عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اردو

مؤلف
علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام
الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و
امامیہ اور آثار صحابہ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ذ"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الذال المعجمۃ

ذ - حروفِ تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے نواں حرف ہے۔ حسابِ جمل میں اس کا عدد سات سو ہے۔

بابُ الذال مع الہمزۃ

ذا - اسم اشارہ ہے۔ جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر متوسط[1] ہو تو:

ذَاکَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):

ذٰلِکَ کہتے ہیں یا ذَائِکَ (تو ذٰلِکَ میں ذَا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے۔ اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے کبھی ذَا پر ہائے تنبیہ لاتے ہیں تو ھٰذَا کہتے ہیں۔

ذٰلِکُمَا اور ذٰلِکُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو کہیں گے (بعض نے کہا ہر حال میں ذَالِکَ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ کاف مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔

ذَأْبٌ - جمع کرنا، ہانکنا، ڈرانا، تحقیر کرنا، برائی کرنا، گیسو بنانا، زور سے آواز کرنا۔

اِنَّکَ کُنْتَ مِنْ ذَوَائِبِ قُرَیْشٍ۔ تو قریش کے معزز اور اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے۔

ذَوَائِبُ (جمع ہے ذُؤَابَۃٌ کی بمعنی) گیسو۔

ذُؤَابَۃُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی (پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف وکمال کے لئے استعمال کرنے لگے)۔

[1] یعنی نہ زیادہ دور نہ زیادہ قریب۔ ۱۲ منہ

خَرَجَ مِنْکُمْ اِلَیَّ جُنَیْنٌ مُّتَذَائِبٌ۔ تمہارے پاس سے میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا۔

تَذَاءَبَتِ الرِّیْحُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی (ادھر ادھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی، کمزوری کے ساتھ۔

ذِئْبٌ۔ بھیڑیا لانڈگا (اس کی جمع اَذْؤُبٌ اور ذُؤْبَانٌ ہے)۔

مُسِخَ الذِّئْبُ وَکَانَ اَعْرَابِیًّا دَیُّوْثًا۔ بھیڑیا اصل میں ایک گنوار تھا دیوث جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بھیڑئیے کو ذِئْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے)

ذُؤَابَۃٌ۔ بالوں کا وہ حصہ جس کو لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو عَقِیْصَۃٌ کہیں گے۔ اس کی جمع ذَوَائِبُ ہے۔ جو اصل میں ذَءَائِبُ تھی دو ہمزوں کو ثقیل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)۔

اَلْغُلَامُ الْمُذَأَّبُ۔ گیسو والا لڑکا۔

اَلشَّیْبُ فِی الذَّوَائِبِ شَجَاعَۃٌ۔ گیسوؤں میں سپیدی بہادری کی نشانی ہے

ذُؤَابَۃٌ۔ عمامے کے کنارے (اور کوڑے کے پھندنے کو بھی کہتے ہیں۔

کَانَ اَبِیْ یُطَوِّلُ ذَوَائِبَ نَعْلَیْہِ۔ میرے باپ جوتوں کے گیسوؤں (تسموں) کو لمبا رکھتے تھے۔

Marfat.com

ذَأَرٌ ۔ ڈرنا، کنیانا، جرأت کرنا، عادت کرنا، شرارت کرنا، غصہ ہونا۔

لَمَّا نَهَى عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ ۔ جب آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا، تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہو گئیں (شرارت کرنے لگیں)

ذَأْفٌ ۔ جلدی سے مرجانا (جیسے ذَافَانٌ ہے)۔

إِذْآفٌ ۔ جلدی سے مار ڈالنا۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ أَسِيرٌ فَلْيُذْئِفْ عَلَيْهِ ۔ جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْيُدَئِفْ عَلَيْهِ دال مہملہ سے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)

ذَأَلٌ یا ذَأَلَانٌ ۔ جلدی جلدی یا اترا کر چلنا۔

ذُؤَالَةٌ ۔ بھیڑیا یا گیدڑ۔

مَرَّ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ وَهِيَ تُرَقِّصُ صَبِيًّا لَهَا وَتَقُولُ ذُؤَالُ يَا ابْنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَةُ فَقَالَ لَا تَقُولِي ذُؤَالُ فَإِنَّ ذُؤَالَ شَرُّ السِّبَاعِ ۔ آنحضرت ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے، وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی، اور یہ کہہ رہی تھی، ذؤال سردار کے بیٹے ذؤال! آپ نے فرمایا اری ذؤال مت کہہ، وہ تو بڑا خراب درندہ ہے (نہایہ میں ہے کہ ذُؤَال ترخیم ہے ذُؤَالَةٌ کی۔ اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے أُسَامَةُ شیر کا۔)

ذَأْمٌ ۔ عیب کرنا، حقارت کرنا، ہانک دینا، ذلیل کرنا۔

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ (حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے فرمایا جب انھوں نے السلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامٌ الف سے اور ذَأْمٌ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے۔ ایک روایت میں دال مہملہ سے، جس کا بیان اوپر ہو چکا)۔

ذَامَهُ یا ذَمَّهُ (دونوں مترادف ہیں یعنی) اس کی برائی کی مذمت کی:

ذَأْنٌ ۔ حقیر ہونا، ذلیل سمجھنا۔

ذُؤْنُونٌ ۔ ایک لمبی گھانس ہے اس کا سرا گول ہوتا ہے بعض گنوار لوگ اس کو کھاتے ہیں۔

تَذَأْنُنٌ ۔ ذؤنون چننا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أَتَاكَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتِدِ أَوْ مِثْلُ الذُّؤْنُونِ يَقُولُ اتَّبِعْنِي وَلَا أَتَّبِعُكَ ۔ (حذیفہ نے جندب بن عبد اللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو جب ایک کیل یا ذؤنون کی طرح دبلا پتلا، حقیر نوجوان کمسن شخص تمھارے پاس آئے گا (اور) کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمھاری پیروی نہیں کر سکتا (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ ایک گمراہ شخص جو کثرت عبادت و ریاضت سے دبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے، وہ تم لوگوں کے پاس آ کر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کمسن ہوگا مگر معمر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواہشمند ہوگا)۔

خَرَجُوا يَتَذَأْنَنُونَ وَيَتَطَرْثَثُونَ وَيَتَمَغْفَرُونَ ۔ وہ نکلے ذؤنون اور طرثوث اور مغافیر چننے کو (طرثوث بھی ایک گھانس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرفط کے درخت سے بہتا ہے، شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدبو دار)۔

بَابُ الذَّالِ مَعَ الْبَاءِ

ذُبَاحَةٌ ۔ دبلی پتلی ملیح چھوکری۔

ذَبٌّ ۔ دفع کرنا، روکنا، مارے مارے پھرنا، خشک ہو جانا، دبلا ہو جانا، سوکھ جانا۔

رَأَى رَجُلًا طَوِيلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ ۔ آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا ایک نحوست ہے یا قائم رہنے والی برائی ہے (اہل عرب کہا کرتے ہیں کہ:

أَصَابَكَ ذُبَابٌ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ ۔ تجھ کو اس بات سے ہمیشہ کی ایک برائی لگ گئی۔

Marfat.com

شَرُّهَا ذُبَابٌ۔ اُس کی بُرائی قائم رہنے والی ہے۔

رَاَیْتُ اَنَّ ذُبَابَ سَیْفِیْ بُسِرَ فَاَوَّلْتُهٗ اَنَّهٗ یُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر میں نے یہ دی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا (آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)۔

صَلَبَ رَجُلًا عَلٰی ذُبَابٍ۔ ایک شخص کو ذباب پر سُولی دی (ذُباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)

عُمْرُ الذُّبَابِ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا۔ مکھی کی عمر چالیس دن کی ہوتی ہے۔

ذُبَابٌ۔ مکھی (اور وہ کئی قسم کی ہوتی ہے، گدھے کی مکھی کتے کی مکھی، شیر کی مکھی، نیلے رنگ کی مکھی۔ محیط میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے، اس کی جمع اَذِبَّۃٌ اور ذِبَّانٌ اور ذُبٌّ آتی ہے۔ بعض نے کہا ذُبَابٌ ماخوذ ہے ذُبٌّ سے چونکہ وہ ہٹی جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے)

اَلذُّبَابُ فِی النَّارِ۔ مکھی دوزخ میں جائے گی (نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو، بلکہ دوزخیوں کے عذاب کے لئے اُن پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی)۔

فَاِنَّمَا ھُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُهٗ مَنْ شَآءَ۔ شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اُگلتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہدہ شبیکہ کا شہد کا دسواں حصہ جو آنحضرتؐ کو دیا کرتا تھا دیتا رہے، تب تو جنگل اُس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھانس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے، اس لئے کہ جب گھانس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی)۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءٍ فَلْیَغْمِسْهُ۔ جب مکھی کسی برتن میں گرے تو اُس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری وجراثیم کا بازو ڈبوتی ہے، یہ ایک الہام الٰہی ہے، اس قسم کی عقل اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو دی ہے۔ جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے۔ بیا اپنا نشیمن کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنو لا کر اس میں روشنی کرتا ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے، شیریں علیحدہ کھاری الگ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سکھا دیتی ہے، ان کو کاٹ ڈالتی ہے تاکہ وہ اُگے نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے، تو یہ خلاف قیاس نہیں، کئی جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہٗ نے رکھی ہے۔ مثلاً شہد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے ڈنک میں زہر ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اسی بچھو کو کچل کر ڈنک زدہ مقام پر لگا دو تو اس کے زہر کی دوا ہے۔ سانپ کو دیکھو اُس کا زہر سم قاتل ہے اور اس کا گوشت اثراتِ زہر کو زائل کر دیتا ہے۔)

فَاِنَّهٗ یَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ۔ وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے۔

وَاَذْنَابُهَا مَذَابُّهَا۔ اُن کی دُمیں، اُن کے پنکھے ہیں، (دُم ہلا کر وہ مکھیوں اور کیڑوں کو دفع کرتے ہیں)۔

لَوْ کَانَ لِیْ عَشَرَۃٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا لَاَزَلْتُ ابْنَ اٰکِلَۃِ الذُّبَّانِ۔ اگر میرے طرفدار تیس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خورنی کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بننے دیتا) یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ محض افترا ہے جناب امیر پر، کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے متعدد اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے۔ خود ابو سفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیرؓ سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان

Marfat.com

میں چلی گئی، اگر آپ اُٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیتا ہوں، لیکن جناب امیر نے قبول نہ کیا، بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رض کی فضیلت اور قدامتِ صحبت اور رفاقتِ نبوی کا انکار نہ تھا۔ مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہؓ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصل کر لیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رض جناب امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا پھر مسجدِ نبوی میں علیٰ رؤس الاشہاد آکر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابوبکر صدیق رض سے بیعت کر لی)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَرِيْمِهٖ۔ جو شخص اپنی جورو اور زنانہ کو (دشمنوں کی زیادتی سے) بچائے۔

ذَبْحٌ یا ذَبَاحٌ چیرنا۔ پھاڑنا، کاٹنا، نحر کرنا، گلا گھونٹنا۔

تَذْبِيْحٌ۔ بہت ذبح کرنا۔

مَنْ وُلِّيَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ

جو شخص قاضی (جج یا مجسٹریٹ) بنایا جائے، وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح و سالم معلوم ہوگا، مگر اس کا دل اور ایمان تباہ ہو جائے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو حلق آرام سے کٹ جاتا ہے، لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے۔ یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدۂ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے، لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل و انصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَهٗ۔ پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوایا اُس کو ذبح کیا۔

ذِبْحٌ بہ کسرۂ ذال، وہ جانور جس کو ذبح کریں۔ اور بہ فتحۂ ذال مصدر ہے، یعنی کاٹنا۔

وَاَعْطَانِيْ مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا۔ (یہ اُم زرع کی حدیث میں ہے (مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے یعنی اونٹ گائے بیل بکری اور بھیڑ میں سے) ایک ایک جوڑا دیا (شہور روایت ذَابِحَةٍ ہے)

نَهٰى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ۔ آنحضرتؐ نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے، تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں، گویا یہ جانور جنات کو بھینٹ میں دیا جاتا۔ ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں، اس کو وہاں کاٹتے ہیں، اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ مرد سے محفوظ رہیں گے۔ خیر مشرکوں کو تو بھاڑ میں ڈالو۔ نام کے مسلمان بھی اُن ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ کنواں کھودتے وقت خضر یا خواجہ الیاس کے نام کی نیاز کرتے ہیں، ایک بکرا کاٹتے ہیں، یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں۔ جن سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا۔ درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی بادشاہ یا اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ "وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ۔ ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں، وہ یوں ہی حلال ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کثرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)

ذَبْحُ الْخَمْرِ الْمِلْحُ وَالشَّمْسُ وَالنِّيْنَانُ۔ شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور مچھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھ دو تو وہ شراب نہیں رہتی، جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈالنے

سے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ مرکہ ہو جاتا ہے اس میں نشہ نہیں رہتا)۔

اَخَذَتْهُ الذُّبَحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَعَطَهٗ بِالنَّارِ۔ ابراء بن معرور کو خناق ہوگیا (حلق کا ورم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے۔

كُوِيَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِيْ حَلْقِهٖ مِنَ الذُّبَحَةِ۔ اسعد بن زرارہ کو بھی خناق کی وجہ سے حلق پر داغ دیا گیا۔

اِنِّيْ لَاَحْسِبُ قَوْلَهٗ وَفِعَالَهٗ يَوْمًا وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ذُبَاحًا۔ میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن، خواہ مدت کے بعد ہو قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت ذباحا ہے، یعنی اس کے قول وفعل کو ادھوائی سمجھتا ہوں)۔

ذُبَاحٌ۔ ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھا لینے سے مر جاتے ہیں۔

اَدْخِلُوْهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب نے کہا) اس کو حجرے میں لیجا یا محراب میں (اور توراۃ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهٰى عَنِ التَّذْبِيْحِ فِي الصَّلٰوةِ۔ رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے منع فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَدْبِيْح ہے دال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا۔ ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لئے ذبح کرے (کیوں کہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے، دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی، جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو، تو وہ کافر ہو گیا)۔ اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لئے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا، کیونکہ یہ شرک فی العبادۃ ہے اس حدیث کا یہ

مطلب نہیں ہے کہ قصاب تجارت کے لئے جانور نہ کاٹے، یا مہمان کو کھلانے کے لئے یا دوست احباب کی ضیافت کے لئے کوئی جانور نہ کاٹے، یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاب کو گوشت کا بیچنا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لئے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لئے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ ہی کے لئے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہئے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کرو محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کرو یا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھلاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا، گو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لئے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقراء کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہوگا۔ بعض نے کہا کہ وما اهل به لغير الله کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے، مثلاً حضرت مسیح ؑ کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھاکروں کا یا اوتاروں کا، ایسا جانور تو بالاتفاق سب کے نزدیک مُردار اور حرام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر نصاریٰ مسیح ؑ کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے اہل کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مُردار یا سور کھائیں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ۔ ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدرآباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی، مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کاٹا؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لاحول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مُردار اور حرام ہو گیا۔ افسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مرکاٹا

Marfat.com

یہ کرتے ہو لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی، شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے تیار کی جائے اور اس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً گھڑے پیر کی جلیبیاں یا خواجہ نجم الدین کا توشہ یا قطب صاحب کے کاک یا روٹے یا شیخ کُشا کے گلگلے یا امام حسینؑ کا شربت، تو اس کا کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ وما اھل بہ لغیر اللہ میں "ما" کا لفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے، بعض نے کہا "ما" سے مراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق و سباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مشتبہ ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لئے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَيُذْبَحُ بِالْمَوْتِ۔ پھر موت کو ذبح کیا جائے گا (جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہوگی)۔

ذَبَحَ الْمَطَرُ الْأَرْضَ تَذْبِيحًا۔ بارش نے زمین کو آراستہ کر دیا یا سنوار دیا۔

فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ۔ (جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو) اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے، تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

اَلذِّبْحُ الْعَظِيمُ الْحُسَيْنُ۔ ذبح عظیم سے اس آیت میں وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ امام حسینؑ کی شہادت مراد ہے (یہ تفسیر امامیہ کی ہے)۔

أَرَادَ إِبْرَاهِيمُ أَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ إِسْمٰعِيلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي حَمَلَتْ أُمُّ رَسُولِ اللّٰهِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو اس مقام میں ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب جمرۂ وسطیٰ ہے (منیٰ میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئی تھیں۔

أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسماعیلؑ جن کی اولاد میں تمام عرب ہیں، دوسرے حضرت عبد اللہ آپؐ کے والد ماجد، اس لئے کہ عبد المطلب آپؐ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا۔ اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے، انھوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبد اللہؓ پر آیا آخر میں سو اونٹ ایک طرف کئے اور دوسری طرف حضرت عبد اللہؓ کو اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا۔ عبد المطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے۔ اس طرح حضرت عبد اللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبیح ہوئے، اب اگر ذبیح حضرت اسحاقؑ ہوں، جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے (عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ) كَانَ عَلِيٌّ إِذَا رَأَى الْمَحَارِيبَ فِي الْمَسَاجِدِ كَسَرَهَا وَيَقُولُ كَأَنَّهَا مَذَابِحُ الْيَهُودِ۔ حضرت علیؓ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور فرماتے، یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے، پھر اس کو اٹھا ڈالتے، اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں، مگر کون سنتا ہے۔ لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں، الا ماشاء اللہ۔

فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبَحَةِ۔ (امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظمؑ کی شکایت ہارون رشید سے کیا کرتے) آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر خناق کی بیماری بھیجی (امامیہ کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اثنا عشری کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم۔ اور اسماعیلیہ کہتے ہیں، امام اسماعیل یا ان کے بیٹے

Marfat.com

اِدِّخَارٌ اصل میں اِذْتِخَارٌ تھا۔ تا کو دال سے بدل دیا پھر ذال کو دال سے اور دال کو دال میں ادغام دیدیا۔ بعضوں نے تا کو ذال سے بدلا اور دال کو ذال میں ادغام دیدیا۔ اسی طرح اِذِّخَارٌ بنا معنی وہی ہیں جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

اُمِرُوْا اَنْ لَّا يَدَّخِرُوْا فَادَّخَرُوْا۔ اصحاب مائدہ کو یہ حکم ہوا تھا کہ، سینت کر نہ رکھیں، لیکن انھوں نے سینت کر رکھا۔

اَرْجُوْ ذُخْرَهَا۔ میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا۔ اے اللہ! اس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر (یعنی آخرت میں ہمارا شفیع بنے اور اس کی جدائی پر صبر کرنے کا ثواب ہم کو آخرت میں ملے)

مِنَ الْاَمْرِ الْمُدَّخَرِ اِلَّا تَمَامٌ فِي الْحَرَمَيْنِ۔ حرمین[1] میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔

اِذْخَرٌ۔ ایک خوشبودار گھاس ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے

بابُ الذّال مع الراء

ذَرْءٌ۔ پیدا کرنا، دانت گر جانا۔

اِذْرَاءٌ۔ غصہ کرنا، ڈرانا، بہانا، لاچار کرنا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ۔ میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

ذَرْءٌ اور خَلْقٌ کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذَرْءٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)۔

لَا اَظُنُّكُمْ اٰلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْءَ النَّارِ۔ (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید رضؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا

مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریر اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔ اس لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ ان دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وجاهدوا في الله حق جهاده ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اتری ہے یعنی بنی اُمیہ اور بنی مغیرہ سے) ایک روایت میں ذَرْوُ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذَرَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ سے نکلا ہے۔ یعنی ہوا نے خاک کو بکھیر دیا۔

ذَرَارِي الْمُشْرِكِيْنَ۔ مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مر جائے، آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میرے دو بچے جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں۔ انھوں نے کہا پھر آپ سے جو دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيْ۔ بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا۔

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِي الذُّرِّيَّةِ۔ حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بدمعاش اور آوارہ نکلتی ہے)

ذَرْبٌ۔ تیز کرنا، جیسے ذَرَبٌ حدت اور تیزی، بگڑ جانا، پیپ بہنا۔

فِيْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَبْوَالِهَا شِفَاءٌ لِلذَّرَبِ اونٹ کے دودھ اور موت میں ذرب کی تمہید رہتی ہے۔

ذَرَبٌ۔ معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طرح پر ہضم نہیں ہوتی۔ یعنی (ڈس پاپ سیا) بدہضمی۔ محیط میں ہے کہ ذرب اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست و قے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست

[1] یہ کتاب "لغات الحدیث" مدینہ طیبہ حرم نبوی میں مکمل ہوئی، روضۂ اقدس کے سامنے۔ یا اللہ اس کو میرے لئے آخرت میں ذخیرہ کر۔ ۱۲ منہ

آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مزمن نہیں ہوتی، ذرب کی بیماری مدت تک رہتی ہے)۔

اِلَیْکَ اَشْکُوْ ذِرْبَةً مِّنَ الذِّرَبِ (یہ اعشیٰ شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں، یا بدزبانیوں میں سے ایک بدزبانی کی۔ (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بدزبان ہے)۔

اِنِّیْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ۔ میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سست کہہ بیٹھتا ہوں)۔

شَکَا ذَرَبَ لِسَانِهٖ۔ اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی۔

ذَرِبَ النِّسَاءُ عَلٰٓی اَزْوَاجِهِنَّ۔ عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہوگئیں (ایک روایت میں ذَئِرَ النِّسَاءُ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

مَا الطَّاعُوْنُ قَالَ ذَرَبٌ کَالدُّمَّلِ۔ طاعون کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک زخم ہے دُمّل کی طرح (مجمع میں ہے کہ مذرب وہ مرض جو اچھا نہ ہو) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ذَرَبَ الْجُرْحُ۔ جب زخم لاعلاج ہوجائے، کسی دوا سے چنگا نہ ہو۔

شَکَوْتُ اِلٰٓی اَبِیْ جَعْفَرٍ ذَرِبًا وَّجَدْتُهٗ۔ میں نے امام ابوجعفر سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ ذَرِبٌ بکسرۂ را جگر کی ایک بیماری اور ذَرَبٌ بفتحۂ را معدہ کی بیماری جس سے کھانا ہضم نہ ہو)۔

لِسَانٌ ذَرِبٌ۔ فصیح زبان یا فحش زبان۔

اِمْرَأَةٌ ذَرِبَةٌ۔ زبان دراز عورت۔

ذَرْحٌ۔ اڑا دینا، پھیلا دینا۔

ذُرَّاحٌ۔ کیڑا اڑانا۔

ذُرَّاحٌ اور ذُرْذُحٌ اور ذَرِیْحٌ اور ذُرُّوْحٌ اور ذُرُوْحٌ اور ذُنَّاحٌ اور ذُرَاحٌ اور ذُرَّحٌ اور ذَرِیْحَةٌ اور ذُرْنُوْحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرَّحْرَحٌ اور ذُرَحْرَحٌ یہ سب ایک کیڑے کے نام ہیں جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس پر کالے نشان ہوتے ہیں، اڑتا ہے یہ کیڑا زہریلا ہوتا ہے۔

ذُرَّاحٌ۔ گیہوں کے کیڑے یا صنوبر کے کیڑے کو بھی کہتے ہیں

مَا بَیْنَ جَنْبَیْهِ کَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَاَذْرُحَ۔ حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جربی اور اذرح میں (یہ دونوں ملک شام میں ہیں، ان کے درمیان تین دن کا راستہ ہے)۔

ذَرٌّ۔ بکھیر دینا، پھیلا دینا، پھٹ جانا، مولکہ نکالنا، پیشانی کے بال سفید ہوجانا۔

ذِرَارٌ۔ غصہ کرنا، غصہ سے منہ پھیر لینا۔

ذَرٌّ۔ چھوٹی لال چیونٹی۔

ذَرَّةٌ۔ یہ "ذَرٌّ" کا مفرد ہے (کہتے ہیں کہ یہ سو چیونٹیاں ایک جو کے وزن میں ہوتی ہیں)۔

ذَرَّةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہوا میں باریک باریک نظر آتا ہے۔

لَا تَقْتُلْ ذُرِّیَّةً وَّلَا عَسِیْفًا۔ آنحضرتؐ نے لڑائی میں ایک عورت کو دیکھا جو قتل کی گئی تھی، فرمایا خالدؓ سے کہہ دو کہ) عورتوں بچوں کو اسی طرح مزدوروں کو مت مارو۔

ذُرِّیَّةٌ۔ کہتے ہیں، نسلِ انسانی کو مرد ہو یا عورت (حدیث میں عورتیں مراد ہیں)۔

حُجُّوْا بِالذُّرِّیَّةِ وَلَا تَاْکُلُوْا اَرْزَاقَهَا وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَهَا فِیْٓ اَعْنَاقِهَا۔ عورتوں کو حج کراؤ اور ان کی روٹی کھا کر گلوں کے لٹکن ان کے گلوں میں مت چھوڑ (یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کا فرض ان پر باقی رہے، اس کو گلے کے لٹکن سے تشبیہ دی، بعض نے کہا کہ ارباق سے بوجھ مراد ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے فرائض کا بوجھ)۔

رَاَیْتُ یَوْمَ حُنَیْنٍ شَیْئًا اَسْوَدَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ فَوَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ فَدَبَّ مِثْلَ الذَّرِّ وَهَزَمَ اللّٰهُ

الْمُشْرِكِيْنَ۔ میں نے جنگ حنین کے دن ایک کالی چیز دیکھی (دوسری روایت میں ہے کالی کملی کی طرح) جو آسمان سے اُتر رہی ہے، آخر وہ زمین پر آ رہی، اس میں سے چھوٹی چھوٹی لال چیونٹیوں کی طرح کوئی چیز رینگتی ہوئی چلی اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو بھگا دیا۔ (شاید یہ فرشتے ہوں گے چیونٹیوں کی شکل میں)۔

وَسَبٰی ذَرَارِیَّھُمْ (اُن میں جو لوگ لڑنے والے تھے اُن کو تو قتل کیا) اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔

اَقْبَلَتْ ھَوَازِنُ بِنَعَمِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ۔ ہوازن کے لوگ اپنے مویشی اور عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر آئے (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب جم کر لڑنا چاہتے تو عورتوں بچوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ کوئی بھاگنا گوارا نہ کرے، اس خیال سے کہ عورتیں بچے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیں گے)

وَلْیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ ذَرَّةً اَوْ شَعِیْرَةً۔ بھلا ایک دانہ تو اناج کا پیدا کریں یا ایک چیونٹی تو بنائیں، ایک جو تو پیدا کریں (یعنی نہ نباتات پیدا کر سکتے ہیں نہ حیوان)۔

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ۔ ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر (ایک روایت میں ذُرَةٌ ہے، یعنی جوار کا دانہ)

سُئِلَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے بچوں کو آپ سے پوچھا، وہ کہاں رہیں گے، (بہشت میں رہیں گے یا دوزخ میں؟)۔

ذَرَارِیُّ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کے بچے۔

وَیَسْتَبِیْحُ ذَرَارِیَّکُمْ۔ اور تمہاری عورتوں بچوں کا مالک بن جائے (ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے)۔

کُلُّ ذُرِّیَّةٍ ذَرَأَھَا۔ ہر ایک خلقت جس کو بنایا۔

لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نچھاور ہوتا رہتا ہے (جیسے بادشاہوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جو غلام اچھی خدمت بجا لاتا ہے اس کے سر پر سے زر و جواہر نثار کرتے ہیں)

ایک روایت میں لَیُذَرُّ ہے ذال مہملہ سے۔ یعنی اس پر رحمت الٰہی کا فیضان ہوتا رہتا ہے۔

یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ۔ (قیامت کے دن) مغرور لوگ چیونٹیوں کی طرح حشر کئے جائیں گے (تاکہ ذلیل و خوار ہوں لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگرچہ ان کی صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر جثہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے چیونٹی! یہ تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ لوٹائے جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے، قُلْفَہ (ذکر کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے) وہ بھی لگا دی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اجزائے اصلیہ کو چھوٹا کر کے چیونٹی کے برابر کر دے)۔

طَیَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِہٖ بِذَرِیْرَةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت ذریرہ کی خوشبو لگائی (ذریرہ ایک خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا وہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند سے آتا ہے، جہاں پر یہ اگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں بعضوں نے کہا عبیر)۔

یُنْثَرُ عَلٰی قَمِیْصِ الْمَیِّتِ الذَّرِیْرَةُ۔ میت کی قمیص پر ذریرہ پھیلا دیا جائے۔

تَکْتَحِلُ الْمُحِدُّ بِالذَّرُوْرِ۔ سوگ والی عورت سوکھی دوا کا سرمہ آنکھ میں لگا سکتی ہے۔

ذُرِّیْ وَاَنَا اَحِرُّ لَکِ۔ تو ہانڈی میں آٹا ڈال، میں تیرے لئے حریرہ بناؤں۔

اَلذَّرَّةُ تَخْرُجُ مِنْ جُحْرِھَا تَطْلُبُ رِزْقَھَا۔ چیونٹی اپنے سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے۔

فَذَرَّ عَلٰی کُلِّ ثَوْبٍ شَیْئًا مِّنْ ذَرِیْرَةٍ وَّکَافُوْرٍ۔ میت کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریرہ اور کافور چھڑک دے۔

اَبُوْذَرٍّ۔ مشہور صحابی ہیں، جو کامل درویش اور تارک الدنیا تھے۔

Marfat.com

الشیطٰن یقارن الشمس اذا ذرّت و تبدّت و اذا غربت۔ شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہوجاتا ہے، ایک تو طلوع کے وقت، دوسرے استوا کے وقت تیسرے غروب کے وقت۔

ذرّ البقل۔ ترکاری بھاجی کا کونپا نکلا (یعنی مولکہ ہوا)

ذرّت الناقۃ فھی مذارٌ۔ اونٹنی کی عادت بد ہوگئی

ذرع۔ ہاتھ سے ناپنا، غلبہ کرنا، سفارش کرنا، اونٹ کے ہاتھ پر پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے، پیچھے سے گلا گھونٹنا

ذراع۔ ہاتھ سے ناپنا، سفارش قبول کرنا، تھک جانا۔

تذریع۔ پیچھے سے گلا گھونٹنا، اقرار کرنا۔ خبر دینا، اونٹ کا ہاتھ باندھ دینا، ہاتھوں کو ہلانا۔

مذارعۃ۔ لانا، ناپ کر بیچنا۔

اذراع۔ صاحب اولاد ہونا، افراط کرنا، ہاتھ سے لینا۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذرع ذراعیہ من اسفل الجبۃ۔ آنحضرت صلعم نے جبہ کے تلے سے اپنی دونوں باہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں، چڑھ نہیں سکتی تھیں)۔

وعلیہ جمازۃ فاذرع منھا یدہ (ایک روایت میں فاذرع ہے) آپ اُن کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ اس میں سے نکالا۔

حسبک اذ قلبت لک ابنۃ ابی قحافۃ ذریعتیھا (حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپ کو تو یہ کافی ہے کہ ابو قحافہ کی بیٹی (حضرت عائشہ کی طرف اشارہ ہے۔ ابو قحافہ ان کے دادا تھے) اپنی چھوٹی باہیں الٹ دے (یعنی آپ تو اسی کی محبت میں سرشار ہیں، دوسری بیویوں کی پرواہ نہیں کرتے)

قلّدوا امرکم رحب الذراع۔ اپنا سردار ایسے شخص کو مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سرداری اس پر زیب دے) (اصل میں ذراع کہتے ہیں باہنہ کو یعنی کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی کے سرے تک۔ اس کی جمع اذرع اور ذُرعانٌ ہے۔ فقہاء کے نزدیک ذراع ۲۴ مساوی ہے ۲۴ انگلیوں کے، یعنی ملی ہوئی ۲۴ انگلیوں کے برابر۔ اسی کو ذراع الکرباس کہتے ہیں۔)

فکبُر فی ذرعی۔ اُس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہوگیا۔ (یعنی میں نے اس کو باوقعت سمجھا)۔

فکسر ذلک من ذرعی۔ اس نے میری ہمت توڑ دی۔ میرے عزم کو روک دیا

اوحی اللہ الیہ ان ابن لی بیتا فضاق بذلک ذرعا۔ اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم کو وحی بھیجی کہ میرے لئے ایک گھر بنا! وہ تنگ دل ہوگئے یا عاجز ہوگئے نہ بناسکے۔

کان ذریع المشی۔ آنحضرتؐ قدم بڑھا کر جلدی جلدی چلا کرتے۔

فاکل اکلا ذریعا۔ جلدی جلدی بہت سا کھا گیا

ذرعہ القیٔ فلا قضاء علیہ۔ اگر روزہ دار کو آپ ہی آپ قے ہوجائے (خود اپنے ارادہ سے قے نہ کرے) تو اس پر روزے کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)

کانوا بمذارع الیمن۔ وہ یمن کے اُن گاؤں میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع ہیں۔

خیرکن اذرعکن للمغزل۔ تم میں بہتر وہ عورت ہے جو چرخہ خوب کاتتی ہو۔

موتا ذریعا۔ جلدی کی موت یا وسیع موت۔

کان صلی اللہ علیہ وسلم یحب الذراع آنحضرتؐ دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے، میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے۔ بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں۔

Marfat.com

مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ اِلَّا ذِرَاعٌ - اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے)۔

نَاوَلَتْنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا - اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست۔

لَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ - اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے۔

اِمْرَأَۃٌ ذَرَاعٌ - خوب چرخہ کاتنے والی عورت۔

ذَرْعُ الرَّجُلِ - آدمی کی طاقت۔

لَنَا مَسْئَلَۃٌ وَقَدْ ضِقْنَا بِھَا ذَرْعًا - ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے)۔

مَصِیْرُکُمْ اِلٰی اَرْبَعَۃِ اَذْرُعٍ - تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضروری ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں ۔ اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا، بس وہی اپنا، باقی سب جھگڑا)۔

اَکْثَرُ مَنْ تَمُوْتُ مِنْ مَوَالِیْنَا بِالْبَطْنِ الذَّرِیْعِ ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مریں گے، (یعنی اسہال سے)۔

اَذْرِعَاتٌ - شام میں ایک مقام کا نام ہے۔

ذَرْفٌ - یا ذَرَفَانٌ یا ذُرُوْفٌ یا ذَرِیْفٌ یا تَذْرَافٌ بہنا، سستی سے آہستہ چلنا۔

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی لوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے)۔

ھَا اَنَا اَلْاٰنَ ذَرَفْتُ عَلَی الْخَمْسِیْنَ - اب تو میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی)

وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ - آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَالَکَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا فَقُلْتُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ حَمْرَاءَ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، میں نے کہا خیر تو ہے (آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسینؑ کو) میں نے کہا ہائیں اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسینؓ شہید ہوئے)۔ اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرط پر۔ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین العابدین سے روایاتِ صحیحہ مستندہ موجود ہیں۔ جن سے امام حسین کا قتل ہونا ثابت ہے۔ اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ انھوں نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا۔ سبب پوچھا تو فرمایا۔ میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسینؑ مارا گیا اور تمام مورخین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسینؑ کربلا میں شہید کئے گئے۔ اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا۔ بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے۔

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے۔ کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے۔ یہ بھی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک مدینہ طیبہ میں قبلہ اہل بیت میں مدفون ہے اور جسد مبارک بالاتفاق کربلائے معلیٰ میں ہے۔ دمشق میں عجیب اتفاق ہوا۔ جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعہ شہادت کا تصور بن گیا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے۔ میرا رونا تھمتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا ہائے ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا

ہوئے اگر اس وقت ہوتے، جب آپ کربلائے معلےٰ میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر سے تصدق ہو جاتے، پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَرَفَتْ عَیْنٌ۔ جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار۔

ذَرَفَ اور ذَرَّفَ۔ دونوں کے ایک معنی ہیں۔

ذَرَّفَ عَلَی الْمِائَةِ تَذْرِیْفًا۔ سو سے بڑھ گیا

ذَرْقٌ یعنی ذَرْقٌ۔ یعنی پرندے کا بیٹ کرنا۔

قَاعٌ کَثِیْرُ الذُّرَقِ۔ ایک میدان جس میں ذُرَق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حَنْدَقُوْق کہتے ہیں)۔

ذَرْوٌ یا ذَرْیٌ۔ اڑا دینا، پھیلا دینا، بکھیر دینا، توڑ ڈالنا، جدا کر دینا، جلدی سے گزر جانا۔

اِذْرَاءٌ۔ اڑا دینا، بکھیر دینا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ رِیْحًا مِنْ دُوْنِهَا بَابٌ مُغْلَقٌ لَوْ فُتِحَ ذٰلِكَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رکی ہوئی ہے، اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اڑا دے۔ (ایک روایت میں لَذَرَتِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ہے یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اڑا دے)۔

ذَرَتِ الرِّیْحُ اور اَذْرَتْ اور تَذْرُوْ اور تُذْرِیْ سب کے ایک معنی ہیں، یعنی اڑا دیا اور اڑاتی ہے۔ قرآن میں ہے تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ ہوائیں اس کو اڑا دیتی ہیں۔

تَذْرِیَةُ الطَّعَامِ۔ اناج کو بھوسا نکالنے کے لئے اڑانا۔

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ جب میں مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا۔ پھر (راکھ) کو آندھی میں اڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پائے گا تو سخت عذاب کرے گا، ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا) (ایک روایت میں ذُرُّوْنِیْ ہے بضمہ ذال، معنی وہی ہیں، یعنی آندھی میں پھیلا دینا)۔

یَذْرُو الرِّوَایَةَ ذَرْوَ الرِّیْحِ الْهَشِیْمَ۔ روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے، جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اڑاتی ہے (یعنی جلدی جلدی بے سوچے سمجھے)۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ النَّارَ ذُوْ ثَرْوَةٍ لَا یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰهِ پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مال دار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔

ذَرْوَةٌ و ثَرْوَةٌ۔ مال داری اور تونگری۔

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ غُرِّ الذُّرٰی۔ آنحضرت کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے۔

ذُرٰی جمع ہے ذِرْوَةٌ کی یعنی کوہان کی بلندی اور ہر چیز کی بلندی۔

ذِرْوَةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی

ذُرْوَةُ الْجَبَلِ (محیط میں ہے کہ ذِرْوَةٌ بضمہ ذال اور بکسرہ ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِیْ ذِرْوَةِ الشَّرَفِ۔ وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)۔

عَلٰی ذِرْوَةِ کُلِّ بَعِیْرٍ شَیْطٰنٌ۔ ہر اونٹ کے کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے۔

سَأَلَ عَائِشَةَ الْخُرُوْجَ اِلَی الْبَصْرَةِ فَاَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا زَالَ یَفْتِلُ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْهُ حضرت زبیر رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے درخواست کی، تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت علی رضؓ کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور سب مل کر ان سے حضرت عثمان رضؓ کے باغی قاتلوں کو مانگیں گے) انھوں نے نہ مانا (خلیفۂ وقت کی مخالفت بری سمجھی) لیکن (زبیر رضؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے، وہاں کے بال ملتے رہے یہاں تک کہ، حضرت عائشہ رضؓ راضی ہو گئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت

Marfat.com

زبیرؓ کے پھسلانے میں آگئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جب کوئی اونٹنی شریر اور ضدی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال کھینچتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں، وہاں کے بھی بال مسلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر حضرت عائشہؓ کو پھسلا لیا ان کو نکلنے پر راضی کر لیا)۔

بَلَغَنِیْ عَنْ عَلِیٍّ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علیؓ کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی (یعنی ادھوری اور نامکمل)۔

کَیْفَ حَدِیْثُ کَذَا اُرِیْدُ اَنْ یُّذَرِّیَ مِنْہُ (ابو الزناد اپنے بیٹے عبد الرحمن سے پوچھتے) فلانی حدیث کیونکر ہے۔ ان کا یہ مطلب ہوتا کہ لوگ عبد الرحمن کی قدر و منزلت کریں (کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)۔

اُذَرِّیْ حَسَبِیْ اَنْ یُّشْتَمَ۔ میں اپنے حسب نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اس کو برا کہے۔

بِئْرُ ذَرْوَانَ۔ ایک کنواں تھا بنی زریق کا مدینہ میں (اس کنوئیں میں آں حضرتؐ پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا)۔

ذَرْوَانُ ایک مقام کا نام ہے جو قُدَید اور جحفہ کے درمیان واقع ہے۔

اَطْوَلُ مَا کَانَتْ ذُرًی۔ وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے، توانا اور فربہ اونٹ تھے)۔

اِنَّا فِیْ ذِرْوَۃٍ مِّنْ قَوْمِہٖ۔ اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں۔

شَرَابٌ مِّنَ الذُّرَۃِ۔ جوار کی شراب۔

لِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَۃٍ۔ جوار کا ایک فرق (فرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)

مِذْرَوَانِ۔ دونوں چوتڑوں کے کنارے۔

ذُرْوَۃُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُہُ الْجِھَادُ۔ اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)

ذُرَی الْاَکَامِ۔ ٹیلوں کی چوٹیاں۔

بَابُ الذَّالِ مَعَ الْعَیْنِ

ذَعْتٌ۔ گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے دَعْتٌ ہے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ عَرَضَ لِیْ یَقْطَعُ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَذَعَتُّہٗ۔ شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دی، میں نے اس کا گلا گھونٹا یا زور سے اس کو دھکیل دیا (نہایہ میں ہے کہ ذَعْتٌ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں)۔

کَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ یَّشْتِمُ الشَّیْخَیْنِ فَرَاٰی عُمَرَ فِی الْمَنَامِ فَذَعَتَہٗ فَلَوَّثَ ثِیَابَہٗ فَجَآءَنَا تَآئِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کو برا کہا کرتا تھا۔ ایک بار اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انھوں نے اس کا گلا گھونٹا، یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہو گیا (اٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اس نے ہمارے پاس آ کر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے ایک شخص درود شریف میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا۔ چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا۔ اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا آپ اس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرتؐ کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپؐ سید العالمین ہیں۔ اس شخص نے توبہ کی؛ ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مر گئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا کہو کیا حالت ہے؟ انھوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں، اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بٹھا لیا گیا تھا لیکن اب مجھ کو بوہرہ لے جانے کا حکم ہوا وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے۔ میں اس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا

Marfat.com

ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا۔ اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے۔ ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو برا کہنا شروع کیا۔ میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بدتہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابوبکر صدیق رضؓ کو پہنچا دے اور وہ آنحضرتؐ سے میری سفارش کریں، تو شاید میں دوزخ میں جانے سے بچ جاؤں۔

اِن خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ، اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضیِ الٰہی تصرفات ہوتے ہیں، اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اِس پر اتفاق ہے۔ اور اتفاق کے ساتھ یہ تواتر ان سے اِس قسم کے واقعات منقول ہیں، جن کا انکار نہیں ہو سکتا۔ گر بعض اہلِ ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں، اِن امور کا انکار کیا ہے۔

ذَعْذَعَۃٌ۔ جدا کرنا، بانٹ دینا۔

ذَعْذَعَتْهَا النَّوَائِبُ وَفَرَّقَتْهَا الْحُقُوْقُ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علی رضؓ نے اُس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اُس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا، اور حقوق نے اُن کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے، وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے، تب حضرت علی رضؓ نے فرمایا یہ تو اچھے مصرف میں صرف ہوئے)۔

ذَعْذَعَتْ بِهٖ صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ۔ جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا۔

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْمُذَعْذَعُ (امام جعفر صادق نے فرمایا) ہم اہلِ بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعذع ہوگا۔ (لوگوں نے عرض کیا مذعذع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا، ولد الزنا اور نطفۂ حرام۔ باقی جو نطفۂ حلال سے ہوگا وہ ضرور آنحضرتؐ کے اہلِ بیت سے محبت رکھے گا اور اُن کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)۔

ذُعْرٌ۔ ڈرانا، دھمکانا۔

ذُعِرَ۔ ڈر گیا۔

مَذْعُوْرٌ۔ ڈرا ہوا۔

ذَاعِرٌ۔ ڈرنے والا، خبیث۔

ذُعْرٌ۔ خوف۔

وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ۔ (آنحضرتؐ نے جنگِ احزاب میں زبیر رضؓ سے فرمایا۔ ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چپکے چپکے، ان کو خبر نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ تو اُن کو ڈرائے، وہ میری طرف متوجہ ہوں۔

كَذَا اَنْ لَا تَذْعَرُوْا عَلَيْنَا (ہم اندر اُن کے پھل سے کھیل رہے تھے، ایک دوسرے کو مار رہے تھے، حضرت عمر رضؓ آئے تو انہوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اٹھیں)۔

لَا يَزَالُ الشَّيْطٰنُ ذَاعِرًا مِّنَ الْمُؤْمِنِ شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے۔ دوسرے مومن اذان اور تکبیر کہتا ہے۔ شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)۔

مَا ذَعَرْتُهَا۔ میں نے اُس کو نہیں ڈرایا۔

لَقَدْ رَاٰى ذُعْرًا۔ یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔

كَاَنَّهٗ مَذْعُوْرٌ۔ جیسے وہ خوف زدہ ہے۔

اَذْعَرْتُهَا۔ میں نے اس کو ڈرایا، یا بھڑکا دیا۔

فَائْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ قریش (کی کارروائیوں) کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے۔ تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے، بیٹھے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُوْ الْاَذْعَارِ۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اُس کا یہ لقب اِس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی، لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ اُن کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن مانس کو پکڑ لایا تھا، لوگ اُس سے

Marfat.com

ڈر گئے۔

ذِعْلِبٌ یا ذِعْلِبَۃٌ۔ تیز رفتار اونٹنی۔

تَذَعْلَبَ الرَّجُلُ۔ چھپکے سے چلا۔

اَلذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ۔ تیز رفتار سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے کلّہ والی اونٹنی۔

باب الذال مع الفاء

ذَفَرٌ۔ باس نکلنا، بو پھوٹنا خواہ اچھی ہو یا بری، بغل کی بدبو۔

وَطِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ۔ اس حوض کی کیچڑ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی۔

تُرَابُھَا مِسْکٌ اَذْفَرُ۔ بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے۔

فَمَسَحَ رَأْسَ الْبَعِیْرِ وَذِفْرَاہُ۔ اونٹ کے سر پر اور اس کے کانوں کی جڑوں پر ہاتھ پھیرا۔

اِنَّہٗ جَزَعَ الصُّفَیْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِیْ ذَفِرَانَ۔ آپ نے صفرا وادی کو طے کیا پھر ذفران میں اتر پڑے۔

ذَفِرَانُ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفرا وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَذْفِرِیْ بِثَوْبٍ۔ پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اس کا استعمال کر (ایک روایت میں اِسْتَدْفِرِیْ دال مہملہ سے۔ یعنی بدبو رفع کر۔ مشہور روایت اِسْتَثْفِرِیْ ہے یعنی لنگوٹ کس لے، جیسے اوپر بیان ہو چکا۔)

وَتَحْتَشِیْ وَتَسْتَذْفِرُ۔ اور پھاہہ رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسْتَذْفِرُ اصل میں تَسْتَثْفِرُ تھا ثا کو ذال سے بدل دیا)۔

ثُمَّ اذْفِرْہُ بِالْخِرْقَۃِ۔ پھر ایک چیتھڑے سے اس کو باندھ دے۔

ذَفٌّ یا ذِفَافٌ۔ اڑانا، جلدی کرنا، ہلکا کرنا۔

سَمِعْتُ ذَفَّ نَعْلَیْکَ فِی الْجَنَّۃِ۔ (بلال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور دَفَّ ہے دال مہملہ سے)

وَاِنْ ذُفِّفَتْ بِہِمُ الْھَمَالِیْجُ۔ اگرچہ ترکی گھوڑے ان کو جلدی جلدی لیجا کر چلیں۔

اِنَّہٗ اَمَرَ یَوْمَ الْجَمَلِ فَنُوْدِیَ اَنْ لَا یُتْبَعَ مُدْبِرٌ وَلَا یُقْتَلَ اَسِیْرٌ وَلَا یُذَفَّفَ عَلٰی جَرِیْحٍ۔ حضرت علیؓ جنگ جمل کے دن منادی کرائی، جو شخص پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کرلیا جائے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)

فَذَفَّفْتُ عَلٰی اَبِیْ جَھْلٍ۔ میں نے ابوجہل کا کام تمام کیا۔ (وہ زخموں سے چور سسک رہا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر کاٹ لیا)۔

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَھْلٍ وَذَفَّفَ عَلَیْہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخم لگا کر (مار کر) گرا دیا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا کام تمام کیا۔

سُلِّطَ عَلَیْھِمْ اٰخِرَ الزَّمَانِ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِیْفٍ۔ اخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی (وبا) بھیجی جائے گی۔

وَھُوَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً خَفِیْفَۃً ذَفِیْفَۃً کَاَنَّھَا صَلٰوۃُ مُسَافِرٍ۔ (میں انس بن مالکؓ کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے)۔

نَھٰی عَنِ الذَّھَبِ وَالْحَرِیْرِ فَقَالَتْ شَیْءٌ ذَفِیْفٌ یُرْبَطُ بِہِ الْمِسْکُ۔ آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ایک تھوڑا سا ریشمی کپڑا ہے جس میں مشک باندھی جاتی ہے

مَوْتٌ ذَفِیْفٌ یَحْزُنُ الْقَلْبَ۔ جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے۔ (ایک روایت میں دَفِیْفٌ ہے)۔

باب الذال مع القاف

ذَقْنٌ۔ چپت لگانا جیسے صَقْعٌ اور قَفْدٌ ہے ٹھوڑی پر مارنا، ٹھوڑی رکھنا۔

Marfat.com

ذَقَنٌ اور ذِقْنٌ۔ ٹھوڑی۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ۔ آنحضرتؐ نے میری ہنسلی (وگلی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے، آپ کا سر مبارک ان کے سینے سے لگا ہوا تھا)۔

فَوَضَعَ عُوْدَ الدِّرَّۃِ ثُمَّ ذَقَنَ عَلَیْھَا وَقَالَ ھَاتِ (عمران بن سوادہ نے حضرت عمرؓ سے کہا، چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے۔ یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے اپنی ٹھوڑی درّے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

بابُ الذال مع الکاف

ذِکْرٌ یا تَذْکَارٌ۔ بیان کرنا، ذہن میں محفوظ رکھنا، یاد کرنا۔

تَذْکِرَۃٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

مُذَاکَرَۃٌ اور تَذَاکُرٌ۔ گفتگو کرنا۔

اِذْکَارٌ اور تَذْکِیْرٌ۔ یاد دلانا، نصیحت کرنا۔

ذُکْرٌ۔ یاد رکھنا۔

اَلرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَیُقَاتِلُ لِیُحْمَدَ کوئی آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں۔

وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ۔ قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر)۔

ثُمَّ جَلَسُوْا عِنْدَ الْمَذْکَرِ حَتّٰی بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ پھر ذکر کے مقام (یعنی حجر اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے مراد اس سے اللہ کی یاد ہے، یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثنا اور صفت وغیرہ)۔

یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔ خطبہ سنتے ہیں۔

ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَی الْمُذَکِّرِ۔ پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے۔

اِنَّ عَلِیًّا یَذْکُرُ فَاطِمَۃَ۔ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں)۔

مَا حَلَفْتُ بِھَا ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔ پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی، نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے۔

اَلْقُرْاٰنُ ذَکَرٌ فَذَکِّرُوْہُ۔ قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا، اس کی عزت کرو!

اِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ اَذْکَرَا جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا، نرینہ اولاد)۔

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَۃِ اَذْکَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ جنتی ہے۔ (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں)۔

ھَبِلَتْ اُمُّہٗ لَقَدْ اَذْکَرَتْ بِہٖ۔ اس کی ماں اس پر روئے اس نے اس کو نر جنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط)۔

وَاللّٰہِ مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْکَرَ مِنْکَ۔ خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں جنا (یعنی جوان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کہا)۔

اِبْنُ لَبُوْنٍ ذَکَرٌ۔ دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں، تو ذکر تاکید کے لئے ہے۔ بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے ابن آوی (گیدڑ) ابن عرس (نیولہ) اس لئے ذکرہ کہہ کر اشکال رفع کر دیا)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ ذُکُوْرٌ۔ ایک برس کے نر اونٹ ذُکُوْرٌ

Marfat.com

کا جز ملی الجوار ہو - ایک روایت میں ذُکُورًا ہے)

لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ - جو مرد نز قریب رشتہ کا ہو اس کے لئے (حالانکہ مرد نر ہی ہوتا ہے - اس صورت میں ذَکَرٍ تاکید ہوگی بعض نے کہا ذَکَرٍ اس لئے فرمایا کہ خنثیٰ نکل جائے، جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصبہ ہونے کی تخصیص نر سے ثابت کریں یعنی عورت عصبہ بنفسہا نہیں ہوسکتی یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے)۔

کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ وَیَغْتَسِلُ مِنْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَذْکٰی - آنحضرتؐ اپنی بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار غسل کرتے اور فرماتے، یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارتِ غریزی بڑھتی ہے اور باہ کو تحریک ہوتی ہے - اس حدیث سے آنحضرتؐ کی قوت رجولیت معلوم کرنا چاہیئے، اس وقت جب آپؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور ایسی قوت کے ساتھ آپ نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی - اس موقعہ پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی - مولوی علی رضا خاں صاحب ام - اے جو ایک متدین حق پرست عہدہ دار تھے، ان سے اور مولوی چراغ علی صاحب شاگرد رشید سر سید سے تعدادِ ازواج کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی - دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے - مولوی علی رضا خاں نے فرمایا، ہاں جو کوئی ہیزا اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیز ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس کرے، اس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب خاموش ہو رہے)۔

کَانَ یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَۃِ الطِّیْبِ - آنحضرتؐ مردوں کی خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا، جیسے مشک عود اور عنبر وغیرہ - اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے، جس میں رنگ ہو، جیسے زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ صحابہؓ عورتوں کی خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ - مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں، جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اِنَّ عَبْدًا اَبْصَرَ جَارِیَۃً لِسَیِّدِہٖ فَغَارَ السَّیِّدُ فَجَبَّ مَذَاکِیْرَہٗ - ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی، مالک کو غیرت آئی، اس نے غلام کی (ذوتِ) مردمی کے آلے کٹوا دیے (یعنی اس کو ہیجڑا کر دیا)۔

فَغَسَلَ مَذَاکِیْرَہٗ - مردمی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر اور خصیوں اور ان کے حوالی کو)

فَذَکَرْتُ قَوْلَ سُلَیْمَانَ - میں نے سلیمانؑ کی دعا یاد کی (انھوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو قیامت تک نہ ملے، اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا، ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں، اُن کا رد ہے)

وَاُتُّھِمَ الْحَدِیْثُ یُذْکَرُ مَعَ النُّھْبَۃِ - اور حدیث کو لوٹ کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا)۔

فَاذْکُرْھَا عَلَیَّ - تو میرا پیغام اُس کو دے -

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَھَا - آنحضرت صلعم نے اس کو پیغام دیا ہے -

لِیُذَکِّرَہٗ مِنْ کَذَا - اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو (جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا، نماز میں شیطان یاد دلاتا ہے)۔

اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ - قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے رہو

جَارِیَۃً تُذَکِّرُکَ بَعْضَ مَا مَضٰی - تمہاری شادی ایک جوان چھوکری سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلادے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فَلَانَۃٌ تَذْکُرُ - فلاں عورت حضرت عائشہؓ کی

Marfat.com

تعریف کرتی تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں۔ یا فُلَانَۃٌ تُذْکَرُ (یعنی فلاں عورت کی تعریف کی جاتی ہے)۔

اِجْتَمَعْنَ وَذَکَرْنَ۔ آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی ہے)۔

ذَکَرْتُہٗ لِطَاؤُسَ فَقَالَ تَزْرَعُ۔ میں نے مزارعت کا بیان طاؤسؒ سے کیا کہ لوگ اس کو ناجائز جانتے ہیں، انھوں نے کہا تو مزارعت کر۔

ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ۔ تو نے ہر دن ہم کو یادِ الٰہی میں رکھا۔

اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّہٗ جُنُبٌ یَخْرُجُ کَمَا ھُوَ۔ جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اس کو نہانے کی حاجت ہے، تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے۔

ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ۔ لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا بلندی پر آگ روشن کر دیا کرو اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے۔ کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح بگل بجا دیا کرو)۔

ذَکَّرَنَا ھٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اس شخص (یعنی حضرت علیؓ) نے ہم کو آنحضرتؐ کی نماز یاد دلا دی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے، لیکن حضرت عثمانؓ ضعف یا کبرسنی کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے، معاویہؓ کو یہ گمان ہوا کہ انھوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں تو معاویہؓ نے ان کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہؓ کی پیروی کی، حضرت علیؓ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)

کَانَ اَبُوْ قِلَابَۃَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَذَکَرُوْا۔ ابو قلابہ عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا۔

اَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ اَنْ تَذْکُرَ شَیْئًا آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے (جو آپ کے زمانہ کی شان کے خلاف ہو)۔

وَبَقِیَتْ حَتّٰی ذُکِرَ۔ ام خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اس قمیص کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرتؐ نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلافِ عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)۔

وَیُذْکَرُ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃَ وَرَفَعَہٗ وَلَا تَھْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہو (یعنی چھوڑ دینا) بعض نسخوں میں رَفَعَہٗ بلا واو ہے تو یُذْکَرُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ وہی ہوگا)

وَذَکَرَ جِیْرَانَہٗ۔ اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)۔

وَلَا یَذْکُرْھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ۔ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے، اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد، نماز اور تلاوتِ قرآن اور حدیث و تدریس اور تالیف و ترجمہ کتبِ دین اور سعی اقامتِ دین سب پر محیط ہے)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ۔ جو لوگ تم میں مر جائیں ان کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو)۔

وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّھْمِ۔ جب تو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پڑھے تو دل میں یہ خواہش رکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)۔

فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ۔ (اس کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)۔

اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ۔ جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور اعانت اور مدد سے

Marfat.com

(اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذاتِ الٰہی زمین پر ہے، کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی۔ امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنے فضل وکرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے)

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)۔

اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ کنکریاں مارنا یا صفا مروہ میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکرِ الٰہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)۔

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ۔ لوح محفوظ میں لکھا۔

اِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبتِ الٰہی اور ذوق وشوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرما دی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے ولی کو جھوٹے مدعیِ ولایت سے ممیز کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادتِ الٰہی میں داخل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ، حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)

فَذَكَرَنِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا۔ مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرتؐ سے پوچھا اتنی عبارت محذوف ہے)؟

وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا۔ عقیقہ کے جانور نر ہوں یا مادہ، کچھ قباحت نہیں۔ اسی طرح قربانی کے جانور بھی۔

كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ۔ مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا، اِس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکرِ الٰہی کے لئے طہارت مستحب ہے۔ حالانکہ سلام علیکم کے جواب میں ذکرِ الٰہی نہیں ہے کیونکہ وعلیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے اس لئے باطہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا۔ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ اللہ کی یاد ہر حال میں کرتے رہتے اِس لئے تلاوتِ قرآن یا دوسرے اذکار حالتِ حدث میں بھی جائز ہیں، گو اَولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں)۔

قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا، کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا، چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتلایئے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد کرنا (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصود اصلی ہے)۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ سب ذکروں میں افضل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (یعنی کلمۂ توحید۔ پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر)، اس میں علماء اختلاف ہے کہ صرف اللہ! اللہ! کہنا کیسا ہے۔ حضراتِ صوفیہ نے اس کو بھی ذکرِ الٰہی میں داخل کیا ہے اور اِس آیت سے دلیل لی ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرتؐ اور صحابۂ کرام سے ثابت نہیں ہے اور اس آیت کا منشا یہ نہیں ہے کہ اللہ! اللہ! کہتا رہ، بلکہ وہ جواب ہے اِس سوال کا قل من انزل الکتٰب الذی جاء بہ موسی الاٰیۃ یعنی تو کہدے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اُتارا۔ تو بہتر یہی ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے، یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تاکہ فریقین کے نزدیک اجور اور ثواب ہو۔ میں کہتا ہوں حضراتِ صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ اور شاید علمائے ظاہر نے اِس حدیث پر خیال نہ کیا۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com

مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے۔

مَنْ ذُكِّرَ وَعِيدًا فَانْتَهَى۔ جو ذکر کیا گیا پھر جا گیا ڈر گیا۔

وَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَيُعَادُ رُوحُهُ۔ آنحضرتؐ نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا۔ اس کے بعد یہ فرمایا کہ اُس کی روح لوٹائی جاتی ہے۔

ذِكْرٌ۔ یاد رکھنا۔

ذِكْرٌ۔ ذکر پر مارنا۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الذِّكْرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ بُرائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں۔

فَكَانَ كَلَامُهُمْ ذِكْرًا۔ اُن کا کلام ذکرِ الٰہی ہو گا۔

كُنْتُ ذَكُورًا فَصِرْتُ نَسِيًّا۔ میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہو گیا ہوں۔

ذَكًا یا ذُكُوًّا یا ذَكَاءً۔ آگ کا روشن ہونا، شعلے مارنا، ذہن کا تیز ہونا۔

ذَكَاةٌ۔ جانور کا ذبح کرنا۔

ذُكَاءٌ۔ آفتاب۔

ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ۔ پیٹ کے بچہ کی زکوٰۃ اس کی ماں کی زکوٰۃ ہے بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذَكَاةَ أُمِّهِ پڑھا ہے تو اس قرأت میں معنی یہ ہوں گے کہ، پیٹ کے بچہ کی زکوٰۃ اس کی ماں کی زکوٰۃ کی طرح ہے (یعنی جب وہ پیٹ سے زندہ نکلے تو اُس کو بھی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہئے بعض نے ذَكَاةَ الْجَنِينِ ذَكَاةَ أُمِّهِ دونوں کو منصوب روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں۔)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہئے، صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے۔

كُلْ مَا أَمْسَكَتْ عَلَيْكَ كِلَابُكَ ذَكِيًّا أَوْ غَيْرَ ذَكِيٍّ۔ تیرے تمام کتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو) جس جانور کو پکڑ لیں اُس کو کھا، خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کر لے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) اِس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی۔ دوسرے اگر اُس کا منہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا، اس لئے کہ اس کا لعاب جانور کے رگ و پوست میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا۔ امام بخاریؒ اور محققین اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ لیکن جمہور علماء کتے کے جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اُس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اِس لحاظ سے کہ بعض کتے کے منہ میں زہر ہوتا ہے۔ اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور مٹی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دوسرے سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے، اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا، حالانکہ ایسا کوئی حکم شارع ؑ نے نہیں دیا)۔

ذَكَاةُ الْأَرْضِ يُبْسُهَا۔ زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے (یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے)۔

فَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا۔ اُس کی ہوا نے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا۔

ذَكَتِ النَّارُ تَذْكُو ذَكًا۔ جب آگ شعلے مارنے لگی۔

عرب کہتے ہیں ذَكَّيْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ کو خوب روشن کیا وہ شعلے اڑانے لگی۔

قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِي آدَمَ۔ اللہ تعالےٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)۔

Marfat.com

دِبَاغُهَا ذَكٰوتُهَا۔ کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہے (جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ کھال حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی یا مُردار کی، سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ سور کی کھال جدا ہی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح آدمی کی بھی۔ مگر کسی طور سے اگر جدا کر لی جائے اور دباغت کر لیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہوگا۔ اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جزو بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہئے۔ ناگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں، جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی پاک ہیں)۔

كُلُّ يَابِسٍ ذَكِيٌّ۔ ہر خشک چیز پاک ہے۔

قَبْرُ عَلِيٍّ بَيْنَ ذَكَوَاتٍ بِيضٍ۔ حضرت علی رضؓ کی قبر سفید مشتعل کنکروں کے درمیان ہے۔

ذَكْوَانُ۔ ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

ذَكِيٌّ۔ ذہین، روشن طبع (اس کے مقابل غبیٌّ ہے۔)

باب الذال مع اللام

ذَلْذَلَةٌ۔ یا تَذَلْذُلٌ مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا۔

يَخْرُجُ مِنْ ثَدْيِهِ يَتَذَلْذَلُ۔ اس کے پستان سے نکل کر تھل تھل کرتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے ذَلَاذِلُ الثَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا نیچا کنارہ جو لٹکتا ہو۔ محیط میں ہے کہ ذَلْذِلٌ اور ذَلْذُلَةٌ اور ذُلْذُلٌ اور ذُلَذِلٌ اور ذِلْذِلٌ اور ذُلْذِلَةٌ سب کے یہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا ذَلَاذِلُ وہ کپڑے تلے اوپر پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے والے سے چھوٹا ہو تاکہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے۔)

ذَلَفٌ۔ ناک چھوٹی ہونا، اس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی اور چھوٹی ہونا نتھنے پھیلے ہوئے۔

اَذْلَفُ۔ جس شخص کی ناک چھوٹی یا چپٹی ہو۔

ذُلْفٌ۔ اَذْلَفُ کی جمع ہے (جیسے حدیث میں ہے:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی اس کی نوک برابر ہوگی (مراد ترک لوگ ہیں)۔

ذَلُوقٌ۔ پرندے کا بیٹ کرنا۔ جیسے ذَرْقٌ اور زَرْقٌ اور سَلْحٌ ہے۔ تیز ہونا، تیز کرنا، ناتوان کرنا۔

ذَلَقٌ۔ تیز ہونا، روشن کرنا، گھبرانا، پیاس سے مرنے کے قریب ہونا۔

ذَلَاقَةٌ۔ تیزی (ذَلْقٌ سے ہی مشتق ہے)۔

ذَلِيْقُ اللِّسَانِ۔ تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا جیسا کہتے ہیں:

فُلَانٌ ذَلِيْقُ اللِّسَانِ يَا طَلِيْقُ اللِّسَانِ فَصِيْحُ الْبَيَانِ۔ وہ بڑا زبان آور، زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا۔

لِسَانٌ ذَلْقٌ طَلْقٌ۔ تیز زبان بڑی چلتی ہوئی۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ۔ جب پتھروں کی مار نے اُن کو (یعنی ماعز اسلمی کو) بے قرار کر دیا یا ناتوان کر دیا۔

كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَذْلَقَهَا الصَّوْمُ۔ حضرت عائشہ رضؓ سفر میں بھی روزہ رکھتی تھیں، یہاں تک کہ روزہ نے اُن کو گلا دیا (ضعیف کر دیا کمزور کر دیا)۔

اِنَّهٗ ذَلِقَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَطَشِ۔ وہ اُحد کے دن پیاس کی وجہ سے مرنے لگے۔

اَذْلَقَنِيَ الْبَلَاءُ فَتَكَلَّمْتُ (حضرت ایوبؑ نے اپنی دعا میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو مجبور کر دیا، آخر میں نے عرض کیا (صبر کی انتہا ہو گئی، اب صبر نہ کر سکا)۔

يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ حَتّٰى اَذْلَقَهٗ۔ تلوار کے قبضے (مٹھے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کر دیا۔

Marfat.com

جَاءَتِ الرَّحِمُ فَتَكَلَّمَتْ بِلِسَانٍ ذُلَقٍ طُلَقٍ. ناطہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اُس نے بات کی (اہل عرب کہتے ہیں :

لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ یا طَلِيقٌ ذَلِيقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ. (سب کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی) تیز اور چلتی ہوئی زبان

ذَلْقُ كُلِّ شَيْءٍ. ہر چیز کی دھار۔

عَلَى حَدِّ سِنَانٍ مُذَلَّقٍ. جیسے تیز نیزہ کی انی (نوک) (مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے نیزے کی نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا یعنی بالکل بے قراری اور اضطراب کے ساتھ)۔

فَكَسَرْتُ حَجَرًا وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ. میں نے ایک پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہو گیا (یعنی دھار دار ہو گیا، کاٹنے لگا)

أَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيجَ وَنَنْحَرِ الْمِذْلَاقَةَ الرُّفُدَا. کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنی کو جس کے دودھ سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا۔

ذُلُقْيَةُ. ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے)

ذَوْلَقِيَّةٌ. تین حروف ہیں را اور لام اور نون۔ شَفَوِيَّةٌ تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں، با اور میم اور فا،

ذُلٌّ یا ذُلَالَةٌ یا مَذَلَّةٌ یا ذَلَالَةٌ یا ذِلَّةٌ. رسوائی بے عزتی (یہ ضد ہے عِزَّةٌ کی)۔

تَذْلِيلٌ اور إِذْلَالٌ. آسان کرنا، تابعدار کرنا، ذلیل کرنا۔

تَذَلُّلٌ. تواضع، فروتنی، تابعدار ہو جانا۔

اَلْمُذِلُّ. اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعِزٌّ عزت دینے والا۔

كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ. ابو الدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کئے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ توڑنے میں آسانی ہو۔ ایک روایت میں عَذْقٍ ہے بفتح عین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں، تو معنی یہ ہوں گے کہ ابو الدحداح کے لئے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے، یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بآسانی توڑ سکتا ہے)۔

يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي. مدینہ کو اچھی طرح میوے نزدیک لٹکے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے، صرف جنگلی جانور وہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلُلَ السَّحَابِ. یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (نہ اُن میں چمک ہو نہ گرج)۔

ذُلُلٌ جمع ہے ذَلُولٌ کی۔ یعنی نرم، ملایم، ہموار (اس کی ضد صَعْبٌ ہے یعنی سخت) یہ ذِلٌّ بکسرۂ ذال سے مشتق ہے۔

إِنَّهُ خُيِّرَ فِي رُكُوبِهِ بَيْنَ ذُلُلِ السَّحَابِ وَصِعَابِهِ فَاخْتَارَ ذُلُلَهُ. ذو القرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملایم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرو یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملایم بادلوں کو پسند کیا۔

مَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلَى أَذْلَالِهِ. اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے۔

أَذْلَالٌ جمع ہے ذِلٌّ کی بکسرۂ ذال (اہل عرب کہتے ہیں رَكِبُوا ذِلَّ الطَّرِيقِ. اچھے صاف رستے میں گئے)

إِذَا رَأَيْتُمُونِي أُنْفِذُ فِيكُمُ الْأَمْرَ فَأَنْفِذُوهُ عَلَى أَذْلَالِهِ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا، تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)

بَعْضُ الذُّلِّ أَبْقَى لِلْأَهْلِ وَالْمَالِ. کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل و عیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اُس پر

ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت پر صبر کرے اور خاموش رہے تو اس کا جان و مال محفوظ رہے گا، اور اگر غصہ کرکے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے، تو جان اور مال کے تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہئے)۔

كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَذِلُّوا. ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

مَوْتُ الْعِزِّ خَيْرٌ مِنْ حَيَاةِ الذُّلِّ عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے: مال صدقہ جان و جان صدقہ آبرو۔ شریف آدمی جان دینا بہتر سمجھے گا مگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا، اسی طرح عزت دار قوم لڑکر مرجانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)۔

إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الذُّلَّ (جب جہاد چھوڑ دیں گے تو) اللہ تعالیٰ ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کھیتی باڑی میں مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے، اب حاکم ان پر طرح طرح کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیئے ہوئے قانون سے لاپرواہ ہوکر اپنا قانون ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے رہیں گے۔ کیونکہ اللہ کے قانون کے لئے جہاد ترک کرچکے ہوں گے)۔

الذُّلُّ فِي نَوَاصِي الْبَقَرِ. گائے بیل کی پیشانی میں ذلت دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے بیل وہی لوگ زیادہ رکھتے ہیں جو رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ حاکموں کے محکوم اور تختۂ مشق بنے رہتے ہیں۔ اس کے برخلاف عزت اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور محنت کش جنگی لوگ ہوتے ہیں وہ دوسروں پر حکومت کرتے ہیں نہ کہ محکومی کی زندگی بسر کریں)

حَائِطٌ ذَلِيلٌ. پست دیوار۔

بَيْتٌ ذَلِيلٌ. پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)۔

لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ. مومن کو نہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (بلکہ پروردگار پر بھروسہ کرکے اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی مدافعت کرنا چاہئے، اگر مارے گئے یا قید ہوئے تو سبحان اللہ۔ اپنے ایمان اور حق و سچائی کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی جانب سے جو تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لئے قند سے زیادہ شیریں ہونی چاہئے)۔

أُمُورُ اللَّهِ جَارِيَةٌ عَلَى أَذْلَالِهَا. اللہ کے کام اپنے مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر۔

تَذِلُّ الْأُمُورُ لِلْمَقَادِيرِ حَتَّى يَكُونَ الْحَتْفُ فِي التَّدْبِيرِ. سب کام تقدیر کے تابع ہیں کبھی آدمی کی موت اس کی تدبیر ہی سے ہوتی ہے (وہ موت سے بچنے کی ایک تدبیر کرتا ہے لیکن اس کی موت اسی میں مقدر ہوتی ہے، تدبیر الٹی پڑتی ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہئے نہیں تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہئے مگر بھروسہ اللہ کی تقدیر پر رکھنا چاہئے، اپنے ساز و سامان اور ذرائع و وسائل پر یا اصابتِ رائے پر مغرور نہ ہونا چاہئے۔ اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب تدبیر کرکے ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں ہوتا آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر میں کامیابی نہ تھی، اور جو لوگ تقدیرِ الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے، صرف تدبیر ہی پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی تو بسا اوقات خودکشی کرلیتے اور جان دیدیتے ہیں۔)

ذَلِيٌّ. پینا۔

اِذْلَوْلَى. دوڑا، چلا۔

مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ فَاذْلَوْلَيْتُ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَهُ. میں نے ایک کہنے والے کا کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے، یہ سنتے ہی میں بھاگی (دوڑ کر چلی) اور میں نے آپ کا چہرۂ (منور) دیکھا۔

بابُ الذّال مع المیم

ذَمْرٌ. ملامت کرنا، ابھارنا، برانگیختہ کرنا۔

تَذَمُّرٌ. اندازہ کرنا (بمعنی تقدیر ہے)۔

Marfat.com

تَذَامُرٌ۔ دلاوری پر اُبھارنا۔

تَذَمُّرٌ۔ ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا۔ غصہ ہونا، ڈرانا۔

ذِمَارٌ جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہئے (جیسے عزت آبرو، عصمتِ زناں نگہداشت اطفال وغیرہ)

اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ فَضَحَ الذِّمَارَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَہْ (حضرت علیؓ نے کہا) عثمان نے تو ذمار کو رسوا کیا (یعنی تو جنگِ اُحد میں آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرتؐ نے فرمایا خاموش رہ۔

حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ۔ ذمار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ ابوسفیان کا قول ہے، یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی اُن چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)

فَخَرَجَ یَتَذَمَّرُ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَتَذَمَّرُ عَلٰی رَبِّہٖ۔ حضرت موسیٰؑ اپنے پروردگار پر جرأت کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے۔ کبھی جذبات میں وہ باتیں منہ سے نکال بیٹھتے تھے جو دوسرے لوگ ہرگز بارگاہِ الوہیت میں منہ سے نہیں نکال سکتے۔ جیسے ربنا انک اتیت فرعون وملاءہ زینۃ و اموالا فی الحیٰوۃ الدنیا، الایۃ یا اتھلکنا بما فعل السفہاء منا ان ھی الا فتنتک۔ یہ باتیں حضرت موسیٰؑ ہی کو سزاوار تھیں، جو پروردگار کے خاص پیدا کردہ غلام اور لاڈلے تھے)۔

اِذَا اُمُّہٗ تَذَمَّرُہٗ وَتَسُبُّہٗ (حضرت طلحہؓ جب مسلمان ہوئے تو) اُن کی ماں اُن پر غصہ کرنے لگیں، اُن کو بُرا کہنے لگیں یا ان کو اسلام سے پھر جانے پر اُبھارنے لگیں۔

وَاُمُّ اَیْمَنَ تَذَمَّرُ وَتَصْخَبُ۔ امِ ایمنؓ (آنحضرتؐ کی آیا، کھلائی) غصہ کرنے اور غل مچانے لگیں (ایک روایت میں تُذَمِّرُ ہے)

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا۔ اتنے میں حضرت عمرؓ ڈراتے ہوئے آئے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ ذَمَّرَ حِزْبَہٗ۔ شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی اُبھارا۔

فَتَذَامَرَ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا ھَلَّا کُنَّا حَمَلْنَا عَلَیْھِمْ وَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ اب مشرکین پچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اُس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ارے بیوقوفو یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پاکر اُس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَہْلٍ۔ میں نے ابوجہل کے مونڈھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود زخمی حالت میں پڑا تھا)۔

ذِمَارٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے ملک یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمَلٌ یا ذُمُوْلٌ یا ذَمِیْلٌ یا ذَمَلَانٌ۔ اونٹ کی ایک قسم کی چال (رفتار) ہے جو "عنق" سے زیادہ ہے۔

یَسِیْرُ ذَمِیْلًا۔ نرم چال چلتا ہے

ذَمٌّ یا مَذَمَّۃٌ۔ برائی کرنا (یہ ضد ہے مَدْحٌ کی)۔

ذِمَّۃٌ۔ عہد، امانت اور ضمانت۔

تَذَمُّمٌ۔ بہت برائی کرنا (نہایہ میں ہے کہ "ذمہ" اور "ذمام" دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق۔ اور جو کافر دار الاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں، ان کو ذِمّی اور "اہل الذمہ" کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

یَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ۔ ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک غلام کی امان سالم

کافروں کے لشکر پر جا پڑی (سبحان اللہ اسلام کیسا عمدہ دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دغابازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں ہے بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کرے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔

اُوْصِيْهِ بِذِمَّةٍ۔ میرے بعد جو خلیفہ ہو، میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہلِ ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو طرح امان میں رکھے، اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)

اَقِلْنَا بِذِمَّةٍ۔ ہم کو امن کے ساتھ اپنے گھر پہنچا دیجئے۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ اس سے اللہ کی امان اُٹھ گئی (اور اب اللہ اس کو ذلیل اور خوار اور ہلاک کرے گا)۔

لَا تَشْتَرُوْا رَقِيْقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَ اَرْضِيْهِمْ ذمی کافروں کے غلام لونڈی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے، تو مسلمانوں کو ان سے زیادہ جزیہ (ٹیکس) وصول ہوگا، اگر مسلمان ان کی جائیداد خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دارالاسلام سے چلے جائیں گے، تب بھی جزیہ کا نقصان ہوگا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لئے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے)۔

مَا يَحِلُّ مِنْ ذِمَّتِنَا ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے۔

ذِمَّتِيْ رَهِيْنَةٌ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ۔ میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔ دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا فرمایا، ایک بردہ اس کو دینا غلام ہو یا لونڈی (اگرچہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دی جاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے، اس لئے فرمایا کہ اُجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑانے وقت دیدیا تو اُس کا پورا حق ادا ہو جائے گا۔ ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا، کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور، جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے۔)

اَلتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ اَنْ يَّحْفَظَ ذِمَامَهٗ۔ عمدہ خصلتوں میں تذمم بھی ہے۔ یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی بُرائی سے اپنے آپ کو بچانا۔ جس صورت میں ذمہ توڑا جائے۔

اِحْفِرْ زَمْزَمَ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ (عبدالمطلب سے خواب میں کہا گیا، تم زمزم کو کھودو اُس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اُس کی بُرائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے نہ اُس کا پانی کم ہوگا)۔ یہ بِئْرٌ ذَمَّةٌ سے ماخوذ ہے یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)۔

فَاَتَيْنَا عَلٰى بِئْرٍ ذَمَّةٍ۔ ہم ایک کنوئیں پر پہنچے، جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور بُرائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا، تو ذَمَّةٌ بمعنی مَذْمُوْمَةٌ ہے یعنی بُرائی کیا گیا)۔

فَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَذَمَّتْ۔ اُن کی اونٹنی خستہ ہو گئی (چلنے کے قابل نہیں رہی، گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہو گئی، وہ کہتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے)۔

خَرَجْتُ عَلٰى اَتَانٍ لِّيْ تِلْكَ فَلَقَدْ اَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہو کر نکلی، اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سست تھی دیر میں چلتی تھی۔ یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انّا کا ہے)

وَاِذَا فِيْهَا فَرَسٌ اَذَمُّ۔ ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)۔

اِنَّ الْحُوْتَ قَاءَهٗ رَذِيًّا ذَمًّا۔ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو اُگل دیا وہ ناتوان مُردے کی طرح ہو گئے تھے (بہت بُری حالت

دَمُوْهَا ذَمِيْمَةً۔ (کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جاکر رہے تھے، جب ہم پہنچے تھے تو ہماری تعداد زیادہ تھی اور مالی حیثیت بھی اچھی تھی۔ پھر ہماری تعداد بھی گھٹ گئی، مال بھی کم ہوگیا۔ یہ سُنکر آپ نے فرمایا ایسا ہے تو) اُس خراب گھر کو چھوڑ دو! (وہاں سے اٹھ جاؤ کسی دوسرے گھر میں جاکر رہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر منحوس ہوتا ہے بلکہ ان کے عقیدہ کی اصلاح کرنا منظور تھا۔ ایسا نہ ہو وہ اس گھر میں رہیں اور دوسرے آدمی مریں اور اگر مال کا بھی مزید نقصان لاحق ہو تو سمجھیں کہ یہ گھر کا اثر ہے اور اس خیال کی وجہ سے گنہگار ہوں۔ کذا فی النہایۃ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہو جانے میں بھی پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ اگر انتقالِ سکونت کے بعد کوئی مالی وجانی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی اُن پر آئی وہ سابقہ مکان ہی کی وجہ سے تھی۔ تو صحیح توجیہ یہ ہے کہ انسان کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آگیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آگئی۔ پس اگر وہیں رہتے تو یہ وہم اور قوی ہوکر ان کو بیمار کردیتا، ان کی صحت پر بُرا اثر ڈالتا، اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اُٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک، مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہوکر روٹی کمانے سے لاچار ہو جاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں، اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ۔ لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے چوہے مر رہے ہوں تو وہاں سے اُٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے۔ اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جاکر رہ جانا منع نہیں)

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا ان کے مزاج کے ناموافق ہوگی، اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا۔

هُمْ يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّ اَنَا مُحَمَّدٌ۔ (اللہ تعالےٰ نے مشرکوں کی گالی گلوج سے مجھ کو کیسا بچایا، وہ مُذَمَّمٌ (یعنی جس کی مذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمدؐ ہوں (یعنی سراہا گیا تعریف کیا گیا)

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَّذِمَامٌ۔ ہم پر اُن کا حق ہے، اُن کی حرمت لازم ہے۔

اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذِمَامَةٌ۔ اُن کو اپنے ساتھی سے حیا آئی، ملامت کا ڈر ہوا۔

فَاَصَابَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّاْخُذَنِيْ (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرما گیا قریب تھا کہ اس کی بات کا مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں) (جھوٹوں، دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے، دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہوسکے) اس سے دور رہے! میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلئے قادیان میں مدعی مہدیت اور نبوت سے مل کر آئیں! انھوں نے کہا، ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)

فَاِنَّ لَهٗ ذِمَّةً وَّرَحِمًا (معاویہؓ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسینؓ سے متعرض نہ ہونا) اُن کا ذمہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسینؑ کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیجدو)

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِذِمَّتِهٖ۔ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آگیا، اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالےٰ یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی، اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، تم نے اُس کو کیسے ستایا، میری امان میں خلل ڈالا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے، یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔ اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی ہتک حرمت ہو، اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اس نے حرام کئے ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے۔)

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ۔ اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا، ہمارا کاٹا ہوا جانور کھایا، بس وہ مسلمان ہے، اللہ کی امان میں ہے)

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ۔ جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ہے ایک رات کے شروع میں، گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ۔ جس شخص نے عمداً (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا، وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے نکل گیا (اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اس عہد کو اس نے توڑ ڈالا۔ اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہو گیا۔ بعض نے کہا اس کا قتل درست ہو گیا، اب اس کو امان نہ رہی)۔

اَصْبَحْتُ فِي ذِمَّتِكَ۔ میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (نہ کٹہرا نہ منڈیر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے سوتے لڑھک کر نیچے آ رہے)۔

مِنَ الْمَكَارِمِ التَّذَمُّمُ لِلْجَارِ۔ عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمسایے کی حفاظت کرے اس کو تکلیف سے بچائے)

بَابُ الذَّالِ مَعَ النُّوْنِ

ذَنْبٌ۔ گناہ، پیچھے جانا۔

تَذْنِيْبٌ۔ دُم لٹکانا۔ عمامہ کا سرا لٹکانا۔ کھجور کا ایک طرف سے پکنا۔

يَكْرَهُ الْمُذَنَّبَ مِنَ الْبُسْرِ۔ آنحضرتؐ نیم پختہ کھجور کو برا جانتے تھے (یعنی گدر کھجور) اس کا نبیذ بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے کیونکہ کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے جس کو خلیط کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا خلیط کی طرح ہے)

كَانَ لَا يَقْطَعُ التَّذْنُوْبَ مِنَ الْبُسْرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَفْتَضِخَهٗ۔ حضرت انسؓ جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر بھگونا چاہتے تو اس کا پکا ہوا ٹکڑا نہ کاٹتے (جو دم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)۔

كَانَ لَا يَرٰى بِالتَّذْنُوْبِ اَنْ يُفْتَضَخَ بَاْسًا۔ اگر نیم پختہ کھجور بھگوئی جائے (اس کا نبیذ بنایا جائے) تو سعید بن مسیب اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

مَنْ مَاتَ عَلٰى ذُنَابٰى طَرِيْقٍ فَهُوَ مِنْ اَهْلِهٖ۔ جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کر لیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہو گا، جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین میں)

ذُنَابٰى۔ ذنابیٰ دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دم اگتی ہے۔ بعض نے کہا خود دم کو۔

كَانَ فِرْعَوْنُ عَلٰى فَرَسٍ ذَنُوْبٍ۔ فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دم دار گھوڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دم بہت لانبی تھی بہت بالوں والی)

حَتّٰى يُدْرِكَهَا اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ فَلَا يَمْنَعُ ذَنَبَ تَلْعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لاتیں کھلائے گا وہ کسی

Marfat.com

ٹیکے دم کو (یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا (مطلب یہ ہے کہ ذلیل و خوار ہوگا، اس کا کوئی غمخوار نہ ہوگا)۔

اَذْنَابُ الْمَسَائِلِ۔ نالوں کے نشیبی حصے۔

یَقْعُدُ اَعْرَابُهَا عَلٰی اَذْنَابِ اَوْدِیَتِهَا۔ وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے آنے نہ دیں گے)

مَذَانِبُ بھی اَذْنَابٌ کے ہم معنی ہے۔

وَذَنَبُوْا خِشَانَهٗ۔ جو زمینیں سخت تھیں وہاں سے نالے نکالے۔

فَاِذَا کَانَ ذٰلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چلدے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)۔

فَاَمَرَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ۔ آپ نے حکم دیا، ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا۔

فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ۔ انھوں نے (یعنی ابوبکر صدیق رضنے) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رعب و داب ان کے وقت میں نہ ہوگا۔ ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول، چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے)

طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا۔ مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے (دونوں کے ایک معنی ہیں۔ بعضوں نے کہا ذُنُوْب حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں)

يَنْفِي الذُّنُوْبَ۔ گناہوں کو دور کر دیتا ہے (میٹ دیتا ہے یا پاک صاف کر دیتا ہے)۔

اِذَا تَصَافَحَا لَمْ تَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ۔ جب دو مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں تو دونوں کا کینہ نہیں رہتا۔

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ۔ اگر تم (بالفرض) معصوم ہوتے، گناہ نہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے منجملہ ان صفات کے ایک صفت غفاری ہے، یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گنہگار نہ ہو تو شان غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفت قہاری کا ظہور نہ ہوگا۔ ایمان اور کفر اور گناہ اور بے گناہی، ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے رہیں گے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

گناہ من ار نامدی در شمار + ترا نام کے بودی آمرزگار

ذُنُوْبٌ کے معنی حصہ اور قبر اور سرین کے گوشت کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے، بعض سے غضب الٰہی کا نزول ہوتا ہے، بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے، بعض سے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں، بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی، بعض سے بلا اترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرت بارش اور سیلاب، بعض سے بداخلاقیوں کی پردہ دری، بعض سے عمر گھٹ جاتی ہے، بعض سے ہوا میں شدت تیزی اور تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا انفعال و ندامت اور احساس کمتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت دری اور رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سارے گناہوں کی اصل چار چیزیں ہیں حرص و حسد اور شہوت و غضب۔ جو کوئی ان چاروں دشمنوں کو مارے گا اس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ۔ بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقوف کے ہونے نہیں اترتے۔

وَتَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ۔ تم اونٹوں کی دموں کا پیچھا کرو گے (یعنی دنیا کے دھندوں تجارت، زراعت وغیرہ میں مصروف ہو جاؤ گے)۔

وَاتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ۔ تم بیلوں کی دُمیں تھامو گے

Marfat.com

اپنی ذات سے اُترتا ہے (یعنی حقیقۃً اُترنا مُراد ہے) بلا تاویل نہیں کہ اس کی رحمت اُترتی ہے یا فرشتے اُترتے ہیں، جیسے معتزلہ اور بعض اہلِ کلام نے تاویل کی ہے۔ ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر رحمت کا اُترنا مُراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ٹھہر جانا ہمارے حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے۔

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ۔ آپس میں محبت اور اُلفت رکھنا۔

فَلَمَّا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن ایسا ہوا۔

اَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ۔ اپنے شوہر کے مال و اسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی، محافظت کرنے والی۔

ذَوْدٌ۔ ہانکنا، دُور کرنا، تین سے لے کر دس تک یا پندرہ یا بیس یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک۔

مَا تَکْرَہُ مِنَ النَّاسِ فَذُدْہُ عَنْھُمْ۔ جو تو لوگوں کی طرف سے بُرا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی مکروہ بات اُن کو پیش آئے، وہ ان سے دور کر)

اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْہُ لِاَھْلِ الْیَمَنِ۔ میں حوضِ کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤں گا یمن والوں کے لئے (پہلے اُن کو آبِ کوثر پلاؤں گا۔ اِس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، یمن میں اکثر اہلِ حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں، ابھی تک یمن میں اہلِ حدیث کثرت سے ہیں یہ حدیث شریف کے اتباع کی برکت ہوگی کہ حوضِ کوثر سے پہلے وہ سیراب ہوں گے دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) (نووی نے کہا انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے، یمن سے آکر مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے، تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ ہٹائے جائیں گے کیونکہ انھوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر پر سے دشمنوں کو ہٹایا تھا)

کَمَا یُذَادُ الْغَرِیْبُ مِنَ الْاِبِلِ۔ جیسے غیر (پرایا اونٹ (جو اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانکد یا جاتا ہے، ذکر آئی نے کہا یہ لوگ جو حوضِ کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے یا بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)۔

وَاَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّۃَ فَقَادَۃٌ ذَادَۃٌ۔ ہمارے بھائی بنی اُمیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں)۔

فَلَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ۔ میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَا یُذَادَنَّ ہے یعنی ایسا مت کرو کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)

فِیْ خَمْسٍ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاۃٌ۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

ذَوْدٌ۔ دو اونٹوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فِیْ خَمْسٍ ذَوْدٍ ہے تو ذَوْد بدل ہوگا خَمْسٌ سے)۔

لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مَذَادٌ اور مِذْوَدٌ۔ جہاں جانوروں کا چارہ ہو۔

Marfat.com

مِذْوَدٌ ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ - ڈرانا ۔ ذعرٌ

ذَوْطٌ - گلا گھونٹنا

لَوْ مَنَعُوْنِیْ جَدْیًا اَذْوَطَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ ۔ اگر ایک بکری کا بچہ بھی کی ٹھوڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑونگا (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا)۔ دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَذْوَط جس کا اُوپر کا تالو لمبا ہو نیچے کا چھوٹا۔

ذَوْفٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا، ملانا۔

وَتُذِیْفُوْنَ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ ۔ تم اس میں قطیعاء جو ایک قسم کی کھجور ہے، ملاتے ہو (مشہور روایت دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزر چکا)

ذَوْقٌ - چکھنا، آزمانا، کھینچنا۔

اِذَاقَةٌ ۔ چکھانا۔

لَمْ یَكُنْ یَذُمُّ ذَوَاقًا ۔ آنحضرتؐ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھا لیتے، ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا ۔ میں نے کچھ نہیں کھایا، چکھا تک نہیں

كَانُوْا اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ لَا یَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ ۔ صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے۔ اس کو تشبیہ دی ذَوَاقٌ یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے، کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے روح کی)۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُّعَفَّرًا قَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ ۔ ابوسفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو اُحد کے دن مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا، ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا، اب اس کا مزہ چکھ۔ یہ مجاز ہے، جیسے، ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ اور فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهٖ اور فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ اس لئے کہ چکھنا حقیقۃً جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے۔ اُردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں، اب اپنے کئے کا مزہ چکھو!)

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔ اللہ ان مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

اَلصَّائِمُ یَذُوْقُ الْمَرَقَ ۔ روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھے گر تھوک دے، اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ روزہ دار ہو)۔

لَا یَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ ۔ وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں، اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)

ذَوْقٌ اور مَذَاقٌ حظ اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

ذُوِیٌّ - سوکھ جانا۔

كَانَ یَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ بِعُوْدٍ قَدْ ذَوِیَ ۔ آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی سے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِیٌّ یَمَانٍ لَیْسَ مِنْ ذِیْ وَلَا ذُوْ ۔ مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہوگا، ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہوگا جن کے نام پر ذُوْ کا لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے۔ اگلے یمنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْ یَزَن اور ذُوْ رُعَیْن اور ذُوْ كَلَاع اور ذُوْ الْقَرْنَیْن گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر ذُوْ کا لفظ تھا)۔

یَطْلُعُ عَلَیْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ ذِیْ یَمَنٍ عَلٰی وَجْهِهٖ مَسْحَةٌ مِّنْ ذِیْ مُلْكٍ ۔ تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے

Marfat.com

چہرے پہ بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی جو یمن سے آئے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذی کا لفظ اس میں زائد ہے۔ بعض نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے سرے پر ذو تھا جیسے ابھی گزر چکا)۔

باب الذال مع الہاء

ذَهَابٌ یا ذُهُوبٌ یا مَذْهَبٌ۔ چلنا، جانا، مرجانا، گزرجانا

اِذْهَابٌ۔ لے جانا۔

ذَهَبٌ۔ سونا۔

تَذْهِيبٌ۔ سونا کاری، سونا چڑھانا۔

مَذْهَبٌ۔ پاخانہ یا وضو یا استنجا کا مقام، دین، طریق، اعتقاد۔

ذِهْبَةٌ۔ ہلکی یا بہت بارش۔ جھڑی۔ تھوڑی یا بہت برسات۔

ذَهَبَةٌ ذُهَيْبَةٌ۔ سونے کا ٹکڑا یا سونے کا سکہ۔

ذِهَابه۔ عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن۔

مُذَهَّبٌ۔ سونا چڑھایا ہوا

رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ۔ میں نے آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک دیکھا ایسا چمکتا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہایہ میں ہے کہ مُذْهَبَةٌ ماخوذ ہے ذَهَبٌ سے بمعنی سونا، یا فَرَسٌ مُذْهَبٌ سے یعنی وہ گھوڑا جس کی سرخی پر زردی چڑھ گئی ہو۔ اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)

بَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ۔ حضرت علی رضؓ نے یمن سے ایک چھوٹا ٹکڑا سونے کا بھیجا۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّفْتَحَ لَهُمْ كُنُوْزَ الذِّهْبَانِ لَفَعَلَ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْغَائِطَ اَبْعَدَ الْمَذْهَبَ۔ آپ پاخانہ کرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا۔ اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے، جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)۔

لَا قَزَعٌ رَبَابُهَا وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔ اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں نہ اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے ذِهْبَةٌ بالکسر کی: یعنی ہلکا مینہ)

سُئِلَ عَنْ اَذَاهِبَ مِنْ بُرٍّ وَاَذَاهِبَ مِنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ يُضَمُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ تُزَكّٰى۔ عکرمہ سے پوچھا گیا، اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انھوں نے کہا سب کو اکٹھا کرکے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں۔

ذَهَبٌ۔ ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا، غلہ ناپنے کا۔

لَا تَذْهَبُوْا تَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔ تم جاکر ایسا نہ کہو، ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)۔

كَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ۔ وہ ایسا ہوگیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالا، نیست و نابود کردیا)۔

وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ۔ قسم اس خدا کی جو آنحضرتؐ کو اٹھا لے گیا۔

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ۔ ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے، یہاں تک کہ مغرور ہوجاتا ہے اور خود پسند)

اِذْهَبْ بِهَا الْآنَ۔ اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنیؓ کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کردیا اس کا دھیان رکھ، یا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا، کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو

Marfat.com

سُنادیا)۔

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ موجود ہیں۔ حضرت علیؓ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا۔ تم نے معاویہ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا۔

أَذْهِبِ الْبَأْسَ۔ اے پروردگار بیماری دُور کر دے۔

أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ۔ جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن ویسا ہی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے۔ اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں۔ یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

فِيْ إِحْدٰى يَدَيْهِ حَرِيْرٌ وَفِي الْأُخْرٰى ذَهَبٌ۔ (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری اُمت کے مَردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)۔

ذَهَبَ يَسُبُّنِيْ۔ وہ مجھ کو سخت سُست کہنا چاہتا تھا۔

أَكْلُ السَّمَكِ يُذْهِبُ الْجَسَدَ۔ مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت خارشت پیدا کرتی ہے یہ مجرب ہے طبّاً مچھلی کا گوشت فسادِ خون پیدا کرتا ہے، گو یہ حدیث نہیں ہے)

لٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُ بِالتَّوَكُّلِ (اکثر بے علم لوگ فسادِ خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر نامبارک اور منحوس خیال کر لیتے ہیں، عورتیں کہا کرتی ہیں "اچھی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بد فالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے۔)

أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ۔ یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے (یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے۔)

فَإِنَّهٗ لَنْ يَذْهَبَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ یہ وہم (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا، یہاں تک کہ تو چل دے (اور شیطان سے کہے بلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو نہ کی، مگر میں تیرے کہے سے تو اُس کو پورا کرنے والا نہیں۔ یہ عمدہ علاج ہے وہم کا)

ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ۔ (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ پیغمبر بھی شک کرنے لگے (یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اُن سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقۃً ان کے دل میں شک سما گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے شیطان کا کام وسوسے پر ہی روک دیا)۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ تَذْهَبُ بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِي النَّهَارِ۔ رات کی نماز دن میں جو بُرے کام کئے اُن کو مٹا دیتی ہے۔

كَانَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَذْهَبِ۔ حضرت علیؓ جب حاجت کو جاتا تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے۔

ذَهِبَ الرَّجُلُ۔ آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اُس کی آنکھیں تیر اگئیں سونے کی چمک سے)

ذَهْلٌ یا ذُهُوْلٌ چھوڑ دینا، بھول جانا۔ دہشت سے غافل ہو جانا۔

ذُهْلٌ۔ ایک قبیلے کا نام ہے۔ اور ایک درخت بھی ہے (بعضوں نے کہا "بشام" کا درخت)۔

ذِهْنٌ۔ تیز ذہن ہونا۔

مُذَاهَنَةٌ۔ ذہن آزمائی۔

Marfat.com

ذِهْنٌ سمجھ، عقل، یادداشت، حافظہ، چربی، طاقت۔

بابُ الذال مع الیاء

ذَيْتَ وَذَيْتَ جیسے كَيْتَ وَكَيْتَ۔ ایسا ایسا، یہ الفاظ کنایہ ہیں۔ بعض نے کہا كَيْتَ وَكَيْتَ باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتَ وَذَيْتَ افعال میں)

كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ ذَيْتَ وَذَيْتَ۔ ایسا اور ایسا حال اس پر گزرا۔

كَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ ذَيْتَ وَذَيْتَ۔ اس نے ایسی ایسی باتیں کیں۔

ذِيْخٌ۔ کبر اور غرور۔

كَانَ الْاَشْعَثُ ذَا ذِيْخٍ۔ اشعث بن قیس مغرور (متکبر) آدمی تھا۔

ذِيْخٌ۔ نر بجو بہت بال والا، بھیڑیا۔

فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ (حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بجو ہے کیچڑ اگو میں لتھڑا ہوا (اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیمؑ اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اس لئے کہ ان کی سبکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)

ذِيْخَةٌ۔ بجو کی مادہ (بعض نے اس حدیث کی صحت میں قدح کیا ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فلما تبین له انه عدو لله تبرأ منه

وَالذِّيْخُ مُحْرَنْجِمًا (اس تحفے نے) بجو کو سمٹا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَيْعٌ یا ذُيُوْعٌ یا ذَيْعُوْعَةٌ یا ذَيَعَانٌ پھیلنا، منتشر ہونا، مشہور ہونا۔

اِذَاعَةٌ بمعنی اِشَاعَةٌ مشہور کرنا، فاش کرنا، منادی کرنا۔

مِذْيَاعٌ۔ جو شخص پیٹ کا ہلکا جو راز نہ چھپا سکے، اس کی جمع مَذَايِيْعُ ہے۔

لَيْسُوْا بِالْمَذَايِيْعِ الْبُذُرِ۔ اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سنیں وہ کہہ دیں) نہیں ہوتے، (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے، بری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے ہیں)

مَنْ اَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيْثَنَا سَلَبَهُ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ۔ جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا، اِذَاعَةٌ کی ضد تَقِيَّةٌ ہے۔

ذَيْفَانٌ یا ذِيْفَانٌ یا ذَيَفَانٌ زہر قاتل (ذُؤْفَانٌ ہمزے کے ساتھ بھی مستعمل ہے)

يُقْدِيْهِمْ وَوَدُّوْا لَوْ سَقَوْهُ مِنَ الذَّيْفَانِ مُتْرَعَةً مَلْاٰ بِهَا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَيْلٌ۔ لٹکانا، دامن دار ہونا۔

تَذْيِيْلٌ۔ دامن لگانا، کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِيْلُ يُعَاتِبُنِيْ فِيْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ جبریل رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَهٰى عَنْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بیل کی طرح بوجھ لاد دے یا گاڑی میں جوتے)

اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ۔ لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامانِ جنگ ان پر سے اتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَيُذَيِّلُ يُمْنَةَ الْيَمَنِ (حضرت مصعب بن عمیرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) عنبر کا تیل خوشبودار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کمبل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے

Marfat.com

پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)

کِتَابَۃٌ طَوِیْلَۃُ الذَّیْلِ- ایک لمبی تحریر

ذَیْمٌ- عیب برائی (جیسے ذَامٌ ہے)

مَادَتْ مَحَامِدُہٗ ذَامًا- اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ- تم ہی مرو تم ہی پر برائی پڑے۔ (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انھوں نے السلام علیکم کے بدلے "السام علیکم" کہا تھا بڑے شریر تھے، کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَہٗ- اس کی برائی بیان کی (جیسے ذَمَّہٗ)۔

ذِیْنٌ- عیب۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الزَّیْنِ وَالذَّیْنِ- وہ ہنر اور عیب میں فرق نہیں کرتا۔ **ذِیْ**- یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے تِیْ مؤنث قریب کے لئے)

تمت

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ
کی قابلِ قدر دینی وعلمی کتابیں

سنن ابن ماجہ (عربی) محشی مع رسالہ ما تمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ
سنن ابی داؤد (عربی) محشی
تفسیر بیضاوی مع الحواشی المفیدہ (عربی)
التوضیح والتلویح مع حاشیہ التوشیح کامل ۲ جلد
نور الانوار مع قمر الاقمار و سوال جواب (عربی)
جامع ترمذی شریف (عربی) مع الثواب الحلی تتمہ المسلک الذکی۔
موطا امام مالک (عربی) محشی۔
موطا امام محمد (عربی) محشی
حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح (عربی)
شرح معانی الآثار (طحاوی شریف) کامل ۲ جلد
دیوان حماسہ (عربی)
الحسامی بالنامی (عربی)
الحسامی مع شرح نظامی (عربی)
درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو (عربی)
مفتاح العربیہ کامل چار حصہ
ریاض الصالحین (عربی) جدید ایڈیشن مع تخریج الاحادیث۔

سنن نسائی شریف (عربی) محشی مع اسماء الرجال
شرح تہذیب (عربی)
شرح ابن عقیل (عربی)
شرح عقائد نسفی (عربی)
شرح مأۃ عامل (عربی) کلاں
شرح وقایہ (عربی) اولین مع حاشیۃ عمدۃ الرعایہ وآخرین مع تکملہ
قطبی (عربی)
گلستان (فارسی) بہ حاشیہ اردو
بوستان (فارسی) بہ حاشیہ اردو
مالابد منہ (فارسی)
اللباب فی شرح الکتاب (میدانی)
مختصر المعانی بحواشی شیخ الہندؒ
مختصر الوقایہ فی مسائل الہدایۃ
مراقی الفلاح شرح نور الایضاح
المختصر القدوری مع حلہ المسمی التوضیح الضروری (عربی)
مسلم الثبوت مع حاشیہ مفاتح البیوت (عربی)
مسند الامام اعظم مع شرح تنسیق النظام (عربی)
المفردات فی غریب القرآن (عربی)

کمال صحت، اضافات مفیدہ، حسن کتابت اعلیٰ کاغذ اور دیدہ زیب طباعت "میر محمد کتب خانہ" کا روایتی طرۂ امتیاز ہے۔
(فہرست کتب مفت طلب فرمائیں)

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو) ۶/-

فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ (فارسی - اردو)
تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد۔ ۵۰/-

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۴/-

معجز نما متوسط قرآن مجید بدو ترجمہ مع کامل تفسیر
اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز) ۱۱۲/-

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۲۴/-

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہارویؒ
کامل ۴ حصہ۔ اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پہ) مجلد ریگزین
سنہری ڈبل ڈائی ۱۸۶/-

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد
ریگزین سنہری ڈائی ۴۰/-

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۴۰/-

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات
صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۲/-

لغات الحدیث (عربی۔ اردو)

مجلد پارچہ	جلد اول	(ا - ح)	۶۲/-
″ ″	جلد دوم	(خ - ز)	۶۲/-
″ ″	جلد سوم	(س - ض)	۶۲/-

مالا بد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۶/-

مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۲/-

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مصباح العوامل (شرح اردو شرح ماۃ عامل) مع شرح و ترکیب
بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ۔
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۱۲/-

معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مفتاح عربی (عربی صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمن ایم اے
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔
مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔ ۸۸/-

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۸/-

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۴۰/-

میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و
مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۷۲/-

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۰/-

نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین
(معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی ۱۲۰/-

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الراء المہملۃ

ر۔ یہ دسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے، حساب جُمل میں اس کا عدد دو سو ہے۔

باب الراء مع الہمزہ

رَأْبٌ۔ درست کرنا، جوڑ دینا، صلح کرانا۔ (اہل عرب کہتے ہیں) رَأَبَ الصَّدْعَ۔ شگاف کو ملا دیا۔

رَأَبَ الشَّیْئَ۔ اس کو نرمی سے جوڑ دیا، باندھ دیا۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ رَأْبًا (حضرت علی رضؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا، یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں جو پھوٹ پڑ گئی تھی، اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہلِ عرب کو ایک دین پر قائم کر دیا)۔

یَرْأَبُ شَعْبَہَا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) دین کے پھٹن کو وہ جوڑتے تھے۔

وَرَأَبَ النَّأْیَ یا رَأَبَ الثَّأْیَ۔ انہوں نے بگڑے کو بنا دیا۔ یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا۔

لَا یُرْأَبُ بِہِنَّ اِنْ صَدَعَ یا صُدِعَ۔ اگر اس میں رخنہ پڑ جائے تو پھر ان سے نہ جڑے۔

اَللّٰہُمَّ ارْأَبْ بَیْنَہُمْ۔ یا اللہ! ان میں میل جول کر دے (ان کو جوڑ دے، ملا دے)۔

اِرْتِئَابٌ۔ جوڑنا، ملا دینا۔

رُؤْبَۃٌ۔ لکڑی کی چیپ (گوندھ)، جس سے برتن جوڑا جائے، اور ایک شخص کا نام ہے۔

رِئْدٌ۔ ہمسن، ہم عمر (جیسے تِرْبٌ اور قِرْنٌ ہے)۔

رَائِدُ الضُّحٰی۔ دن چڑھے کا وقت (یعنی شَبَابُ النَّہَارِ)۔

رَأْرَأَۃٌ۔ آنکھیں پھرانا، تیز نظر کرنا۔

رَأْرَأُ الْعَیْنِ۔ جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے۔

رَأْسٌ۔ سر یا سر پہ مارنا۔

کَانَ یُصِیْبُ مِنَ الرَّأْسِ وَھُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرتؐ روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے)۔

اَلَمْ اَذَرْکَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا، لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں):

رَأَسَ الْقَوْمَ رِیَاسَۃً۔ وہ لوگوں کا سردار بن گیا (اسی سے ہے)۔

رَئِیْسٌ۔ بمعنی سردار، پیشوا، حاکم۔

رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ۔ کفر کی چوٹی پورب کی طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجّال جو مشرق سے نکلے گا، بات یہ بھی کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی جانب واقع ہیں، اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر میں مبتلا تھیں)؛

وَارَأْسَاہُ۔ ہائے سر پھٹا جاتا ہے، یا ہائے سر گیا۔

Marfat.com

فَاِنَّ رَأْسَ مِأَتَہ سَنَۃٍ مِّنْہَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ۔ آج سے سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اِس وقت زمین پر ہیں، ان میں سے کوئی نہ رہے گا (سب مرجائیں گے، ایسا ہی ہوا ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ بھی جو صحابہؓ میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سنہ وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)

تَوَفَّاہُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ۔ اللہ تعالٰی نے آپ کو ساٹھ برس کے آخر پر اٹھالیا (ایک روایت اِسی طرح پر کہ آنحضرتؐ کی عمر شریف ساٹھ سال کی ہوئی۔ اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)۔

اِنَّ اللہَ یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ اللہ تعالٰی ہر صدی کی چوٹی (یعنی اخیر) پر ایک ایسے شخص کو (میری امت میں سے) اُٹھائے گا جو دین کو نیا کردے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کردی ہوں گی، ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا، بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا۔ ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) (ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالٰی نے اِس دین میں پیدا کئے ہیں۔ جنھوں نے احیائے سنت اور اماتتِ بدعت کی، دین کو از سرِ نو حیاتِ تازہ بخشی، مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم) ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجال کا پیش خیمہ کہنا چاہیے، نمودار ہوا۔ علاوہ دعوۂ مجددیت کے اُس نے عیسویت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا اور بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اُس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کردیا وہ اپنی مجددیت پر اِس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا۔ اس بے علم کاذب کو اتنی خبر بھی نہ تھی کہ "رأس" سے شروع صدی مراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے۔ اور اس کاذب مدعی کا نشوونما چودھویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۲۶ھ میں دنیا سے گزر گیا۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر ہر اقلیم میں جہاں صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزرا ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہو، اشاعت سنت کی ہو، اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)۔

رَأْسُ الشَّھْرِ۔ مہینے کا پہلا دن۔

رَأْسُ السَّنَۃِ۔ محرم کا مہینہ مسلمانوں میں، اور جنوری کا انگریزوں میں، اور فروردی کا پارسیوں میں، اور چیت کا ہندوؤں میں۔

رَأْسُ الْمَالِ۔ اصل لاگت یا اصل خرید۔

رَأْسُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

رَأْسٌ۔ اصطلاحِ جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو سمندر میں گھسا چلا گیا ہو، جیسے راس الرجا یا راس کماری وغیرہ۔

رَأْسًا بِرَأْسٍ۔ برابر سرابر، نہ عذاب ہو نہ ثواب۔

اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُھَّالًا لوگ اپنے سردار اور مقتدر جاہلوں کو بنالیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رُؤَسَاءَ ہے، جو رئیس کی جمع ہے)۔

خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ فِی الرَّأْسِ۔ پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں (حالانکہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق منہ میں ہوتے ہیں، مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے، جیسے کہتے ہیں قَطَعَ رَأْسَہٗ۔ اُس کا سر کاٹ ڈالا۔

خَطَبَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الرُّؤُسِ۔ آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا۔

اَلرِّیَاسَتَانِ۔ شمشیر اور قلم۔

رَأْفَۃٌ۔ یا رَآفَۃٌ۔ مہربانی رحم (بعضوں نے کہا یہ رحمت سے بڑھ کر ہے۔ بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا، اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں ٹالنا) اللہ تعالٰی کا ایک نام رؤف بھی ہے، یعنی بہت مہربانی

Marfat.com

بڑی محبت کرنے والا۔

رَؤُوْفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا۔

رَأْلٌ۔ شترمرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْؤُلٌ اور رِئْلَانٌ اور رِئَالَةٌ اور رِئَالٌ ہے)۔

رَأَمَ۔ محبت کرنا، الفت کرنا، زور سے بٹنا، درست کرنا، جُڑ جانا۔

تَرْأَمُهُ وَيَأْبَاهَا۔ دنیا حضرت عمرؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر طرف سے اُن کے پاس سمٹ کر آتی تھی، مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)۔

كَمَا تَرْأَمُ الْأُمُّ وَلَدَهَا وَالنَّاقَةُ حُوَارَهَا

جیسے ماں اپنے بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اُس کو سونگھتی ہے اور چاٹتی ہے)۔

رِئْمٌ۔ سفید ہرنی (اُس کی جمع آرَامٌ اور اَرْآمٌ ہے)۔

رَأْمَةٌ۔ حُب کا تعویذ۔

رُؤْثُوْدٌ۔ مقعد۔

رَوَائِمُ۔ چولھے کے پتھر (جن کو اَثَافِيْ کہتے ہیں)۔

رِئَةٌ۔ پھیپھڑا۔

وَلَا تَمْلَأُ رِئَتِيْ جَنْبِيْ۔ میرا پھیپھڑا میرے پہلو کو نہیں بھرتا (یعنی میں نامرد اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت خوف کی وجہ سے میرا پھیپھڑا پھول جائے)۔

رَأْيٌ یا رَاءَةٌ یا رَأْيَةٌ یا رُؤْيَةٌ یا رُؤْيَانٌ۔ دیکھنا آنکھ سے ہو یا دل سے، گمان کرنا، سُلگانا، پھیپھڑے پر مارنا، گاڑنا۔

لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا۔ مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا چاہئے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہئے کہ جب دونوں آگ سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ کو دیکھیں، نہایہ میں ہے کہ، آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو مکروہ رکھا، اس لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو امان ہے) (تراءی رؤیت سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَاءَى الْقَوْمُ۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور

تَرَاءَى لِيَ الشَّيْءُ۔ وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی اور دیکھنے کی نسبت آگ کی طرف مجازاً ہے۔ جیسے کہتے ہیں دَارِيْ تَنْظُرُ اِلٰى دَارِ فُلَانٍ یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے (مطلب یہ ہوا کہ آمنے سامنے، بالمقابل ہے) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلاتی ہے اور مشرک کی آگ شیطان کی طرف، تو دونوں ایک جگہ میں کیسے رہیں گے؛ بعضوں نے کہا نَار کے معنی یہاں علامت اور نشان کے ہیں۔ یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں، مثلاً قشقہ، زنار وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہ حدیث اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرنے میں، اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے)۔

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ۔ بہشت کے لوگ اوپر والوں کو اس طرح سے دیکھیں گے، جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے۔

تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ۔ ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر آتا ہے یا نہیں؟)

اِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِيْنَ۔ ہم نے طواف میں رمل کرکے (اکڑ کر چلنا مونڈھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو دکھلایا کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ مدینہ کی آب و ہوا نے مسلمانوں کو کمزور سست اور ناتوان کر دیا ہے)

اِنَّهُ خَطَبَ فَرُئِيَ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعْ۔ آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا پھر گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سُنایا۔

Marfat.com

(یعنی سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں رویت بمعنی ظن کے ہے، اس کے دو مفعول آتے ہیں۔

حَتّٰی رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَکَّهٗ۔ آپ کے چہرے پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو کھرچ ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیا تھا)۔

فَمَا رُئِیَ بَعْدُ عُرْیَانًا۔ اس کے بعد پھر کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا

أُرَاهُمْ أُرَاهُمْ شَبَّهَنِیَ الْبَاطِلُ شَیْطَانًا۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے اُن کو یہ سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل رستہ پر چلتا ہے) رکہنا یوں چاہیے تھا أُرَاهُمْ إِیَّایَ اور أُرَاهُمُوْنِیْ تو اس عبارت میں دو شذوذ ہیں، ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لانا دوسرے واؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)۔

تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ کَأَنَّا رَأْیَ عَیْنٍ۔ آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سناتے گویا ہم ان دونوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے کَأَنَّا نَرَاهُمَا رَأْیَ عَیْنٍ) عرب لوگ کہتے ہیں)

جَعَلْتُ الشَّیْءَ رَأْیَ عَیْنَیْکَ۔ میں نے اس چیز کو تیری آنکھوں کے سامنے کر دیا

فُلَانٌ مِنِّیْ مَرْأًی وَمَسْمَعٍ۔ فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی تیری آنکھوں کے سامنے ہے)۔

فَإِذَا رَجُلٌ کَرِیْهُ الْمَرْآةِ۔ ناگاہ ایک بد صورت و بد وضع شخص نظر آیا (مجمع میں ہے کہ مَرْآة بمعنی منظر اور ظاہر اور لائق)۔

حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهٗ رِئْیُهُمَا۔ یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے لگیں۔

أَرَأَیْتَ اور أَرَأَیْتَکُمَا اور أَرَأَیْتَکُمْ یعنی مجھ کو بتلاؤ، مجھ سے بیان کرو (أَلَمْ تَرَ تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)۔

أَنْتَ الَّذِیْ أَتَاکَ رَئِیُّکَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی شخص ہے، جس کے پاس اُس کا ہمزاد (جن) آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اُس نے کہا ہاں (نہایہ میں ہے کہ جو جن تابع ہوتا ہے اس کو رَئِیٌّ کہتے ہیں: بروزن فَعِیْلٌ یا فَعُوْلٌ، کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے، بعضوں نے کہا کہ یہ رَأْیٌ سے نکلا ہے)۔ اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ رَئِیُّ قَوْمِهٖ۔ فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب الرائے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر مہم میں اُس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)۔

فَإِذَا رَئِیٌّ۔ یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب اور جان کہتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں)۔

اِرْتَأَی امْرُؤٌ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا شَاءَ أَنْ یَرْتَئِیَ (متعہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور آغاز خلافت عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دوڑائی جس طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی رائے یہ قرار پائی کہ متعہ حرام ہے)۔

وَفِیْنَا رَجُلٌ لَهٗ رَأْیٌ۔ ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث اور اقوال صحابہ سے نہیں کرتا تھا، بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا۔ مراد خارجی لوگ ہیں اور اہل حدیث، قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب الرائے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو وہ امام اہل الرائے کہتے تھے۔ حالانکہ ان کا اصول یہ ہے

Marfat.com

کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوالِ صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے۔ بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رح ۱۵۰ھ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں، لہٰذا ان کو بہت سے مسائل میں حدیث نہ ملی تو انھوں نے قیاس کیا، لیکن اپنے متبعین کو یہ وصیت کر گئے کہ میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رَدّ کر کے حدیث پر عمل کرنا، وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہوگئے، مگر اُن کے متبعین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرد امام صاحب کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا۔ بلکہ امام صاحب کی رائے کی تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی، گویا اپنے امام کے قول کو اصل کا درجہ دیدیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب اہلِ حدیث نے "اصحابُ الرائے" رکھا)۔

اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ هٰذِهٖ۔ تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد رکھو، یا اُس رات کا حال مجھ سے کہو، اس کی تاریخ یاد رکھو (اس کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)۔

خَرَجْنَا لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ۔ ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا قصد تھا (ایک روایت میں لَا نُرٰى ہے بہ صیغۂ مجہول یعنی لوگ ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لئے جا رہے ہیں)۔

فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ۔ مجھ کو (شبِ معراج میں) تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مَردوں کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت صلعم مل کر چل رہے تھے۔

یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِیْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ وہ سمجھتے تھے اِس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے۔ (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں، کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رَدّ کر چکے تھے)۔

اَرَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ قَالَ اُتْرُكْ اَرَاَیْتَ بِالْیَمَنِ. اُس نے کہا بتلائیے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجرِ اسود کو نہ چھو سکوں؟) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا، بتلائیے وتلائیے یمن میں چھوڑ آ (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا، تو حضرت عبداللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہو، یہ ہو وہ ہو، تو انھوں نے خفا ہو کر کہا، یہ باتیں یمن میں کر، جب تو یہاں طریقۂ سنت دریافت کرنے کے لئے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتادیا تو اب اس پر عمل کر، غیر ضروری سوالات اور بلاوجہ کرید کرنے کی زحمت نہ کر)۔

رَاَیْتُ مِنْهُ کَرَاهِیَةً۔ اُن کی ناراضی معلوم کی۔

کَرَاهِیَتَهٗ لِذٰلِكَ وَشِدَّتَهٗ۔ ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ کَرَاهِیَةً بلا اضافت کہا یا کَرَاهِیَتَهٗ اضافت کے ساتھ۔)

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا۔ تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہو ایسا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بعضوں نے کہا کہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں، بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلافِ قیاس نہیں ہے کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالےٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے۔ کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اُجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کئے ہیں، وہ سب مخدوش اور قابلِ اعتراض ہیں۔ غور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب کیا ہے اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کُنہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا نری بے وقوفی

Marfat.com

اور نادانی ہے)۔

لَا رَاهُ مُؤْمِنًا۔ میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا ایمان دار ہے)

اُرِيْتُ النَّارَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی۔

مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّاهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ۔ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا، یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی، جیسے حضرت عائشہؓ سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے۔ انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سُن کر یہ معلوم کیا ہوگا)۔

رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔ میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا۔ (یعنی حقیقۃً آپ کے لئے کشف کی گئیں۔ جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا اُن کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں، اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کردے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے۔ اب یہ شبہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں، مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے، ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شکبیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے، سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکر مرتسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکما قائل ہیں کہ بعبارت انطباع سے ہوتی ہے۔ بعض نے کہا رؤیت سے مراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو رؤیت کہا۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوتِ بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لاکر کھڑا کر دیا۔)

مَا اَرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ۔ (جابرؓ کے والد حضرت عبد اللہؓ نے اپنے بیٹے جابرؓ سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوۂ اُحد میں) میں پہلے مارا جاؤں گا (ان کا قیاس یا الہام صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل مبشر بن عبد المنذرؓ کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ عبد اللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو" عبد اللہ نے یہ خواب آنحضرتؐ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر شہادت ہے)۔

اِلَّا رَاَيْتُهٗ صَائِمًا وَّمُفْطِرًا اَوْ مُصَلِّيًا وَّنَائِمًا۔ میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ، اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے، کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)۔

اُرُوا اللَّيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ۔ اُن کو شب قدر (رمضان کی اخیر سات راتوں میں یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی گئی (یعنی خواب میں)۔

فَرَاَيْتُ شَيْئًا۔ میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا۔ دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا)۔

فَنَرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ ہم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے۔ بعض نے کہا باپ کی رضاعی خالہ مراد ہے)۔

رَاَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَمِيْنِهٖ رَجُلَيْنِ۔ میں نے آنحضرت کے داہنے اور بائیں دو مردوں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)

مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ۔ جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے، وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے فرمائی، یعنی اللہ تم اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آکر ملے گا۔ یا مراد یہ ہے کہ وہ آخرت

میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی بہ طریق کشف اور صفائی قلب کے، جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رؤیت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو۔ بعض نے کہا نہیں، جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے، وہ آپ ہی کی رؤیت ہوگی، نووی نے کہا یہی صحیح ہے)۔

لَا یَتَرَاٰیٰ بِیْ۔ شیطان میں اتنی جرأت نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے۔

فَتَرَاٰءٰی لِیْ ذُرِّیَّتَہٗ۔ اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لئے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رؤیا کہتے ہیں اور برے کو حُلُم۔ رؤیا کی کئی قسمیں ہیں، ایک ظاہراً اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو، جیسے پیغمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہراً اچھا، جیسے باجوں اور راگ کے آلات کا سننا۔ تیسرے دونوں طرح برا، جیسے سانپ کا کاٹنا، مرغ کا ٹھونگ لگانا، گلے میں طوق و زنجیر پڑنا۔ چوتھے ظاہراً برا باطناً اچھا، جیسے لڑکے کا ذبح کرنا۔ پاؤں میں بیڑیاں پڑنا۔ خواب میں رونا)۔

اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ خواب نبوت کے اجزا میں سے ایک جزء ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں سے ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شروع زمانۂ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا، صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی، اسی لئے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لئے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء کو جھوٹ بناتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لئے خواب بھی ایک جزء ہے ان کی پیغمبری کا، اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جزء نہیں کہیں گے۔ مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جزء کہیں گے اور نبوت کا ایک جزء حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرتؐ پر ختم ہو گئی اب اس کا جزء کیسے باقی رہے گا ایک روایت میں یوں ہے کہ "اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جزء ہے"۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَۃٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطٰنِ وَ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ۔ خواب تین طرح کے ہیں۔ ایک تو دل کے خیالات (جیسے "کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں، اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا، یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے، یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کا دیکھنا، یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ سے ملاقات)۔

اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ یَکْذِبُ۔ جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو، تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا (اکثر صحیح ہوگا)۔

مَنْ کَرِہَ التَّعْبِیْرَ لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ اس بات میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)۔

اَلرُّؤْیَا عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ تُعَبَّرْ۔ خواب گویا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے، جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا اسی لئے آدمی کو چاہیے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے

Marfat.com

بیان کرے تاکہ وہ ٹھیک تعبیر دے، مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بُری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی بُرائی خواب دیکھنے والے کے لئے پیدا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیرِ الٰہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید تقدیرِ الٰہی معلق ہو اس کی تعبیر پر۔ اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ بُرا ہو)۔

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے (حضرتؐ نے اس خواب کی تعبیر دی کہ یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈرانا تھا۔ اور اہلِ تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہوگا یا تو رنج و غم سے یا حکومت سے یا عزیز و اقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)۔

هَلْ رَاٰی مِنْكُمْ رُؤْيَا۔ تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ۔ زیادہ سچا وہ خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی اخیر رات میں کیونکہ اس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بدخوابی جو شکم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ مومنین صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کرکے شہواتِ نفس کو شادیتے ہیں، ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)۔

اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا۔ تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث ہر زمان و مکان کو محیط ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت ہے کیونکہ اس وقت علمِ دین دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)۔

كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ۔ آنحضرتؐ اکثر صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَّلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ مَعَهُمْ۔ ایک دن لوگوں پر ایسا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ پسند ہوگا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گو ایک ہی لحظہ کے لئے ہو ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگا)۔

فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَهٗ۔ پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)۔

لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ۔ میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی، اور حضرت موسیٰؑ کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے پھر آسمانوں پر جو حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی، یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ روح ایک ایسی سریع الحرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر، دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰؑ آنحضرتؐ سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے) (بعض نے کہا کہ روح میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو یا کئی مقاموں سے تعلق رکھے۔ مثلاً اولیاء اور انبیاءؑ کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں۔ پھر جو کوئی اُن کی قبر پر جاکر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سُن لیتے ہیں، اور جواب دیتے ہیں، لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سُنتے)۔

رَاَيْتُ نُوْرًا۔ میں نے نورِ الٰہی دیکھا (یعنی حق تعالیٰ کو دیکھا۔ ابن عباس اور امام احمد اور ابوالحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرتؐ نے شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ لیکن حضرت عائشہ رضؓ نے اس کا انکار کیا ہے۔ نووی نے کہا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ اور وہ ابن عباسؓ سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تھیں تو اکثر علماء کے نزدیک راجح

Marfat.com

یہی ہے کہ آنحضرتؐ کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالٰے نے بلا واسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟۔ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعتِ علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا (امام احمدؒ نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہؒ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شبِ معراج میں آنحضرتؐ نے اللہ تعالٰے کو نہیں دیکھا تھا۔ بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا۔ اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے۔)

کَاَشْبَہِ مَنْ رَاَیْتُ۔ میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ہے ان میں بہت زیادہ مشابہ

اِنْ رَاَیْتَ ذٰلِکَ۔ اگر تم کو اس کی ضرورت ہو۔

فِیْ اَدْنٰی صُوْرَۃٍ مِنَ الَّتِیْ رَاَوْہُ فِیْہَا۔ اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالٰے کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں، پھر پہلی صورت میں)۔

لَا اَرَاہَا اِلَّا یَثْرِبُ۔ میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں۔

وَاُرِیَ مَالِکَ۔ اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)۔

لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ۔ اس پر سفر کا نشان (مثلاً گرد و غبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا۔

تَرَائَیْنَا الْہِلَالَ۔ ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)۔

لَیَرَانِی اللہُ مَا اَصْنَعُ۔ اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا (ایک روایت میں لَیَرَیَنَّ اللہُ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَیُرِیَنَّ اللہُ ہے۔ یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا، جو میں کروں گا (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مارا جاؤں)۔

یَرٰی سَبِیْلَہٗ یا یُرٰی سَبِیْلُہٗ۔ وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)

رَاٰی فِیْہِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ۔ آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا اُحد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)۔

وَلَمْ یَقُلْ بِرَاْیٍ وَّلَا بِقِیَاسٍ۔ آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا بہ وحیِ الٰہی تھا)۔

لِلرُّؤْیَا الَّتِیْ رَاَیْتُ۔ اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا (عبداللہ بن عباس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میرے لئے مقرر کر دیا)۔

مَتٰی یَرَاکَ النَّاسُ تَخَلَّفْتَ۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لئے نہیں نکلے (تو وہ بھی نہ نکلیں گے اور مسلمان قافلہ کو لوٹ لیں گے۔ یہ ابوجہل نے اُمیہ بن خلف سے کہا اور اس طرح پر اُس ڈرتے ہوئے کو نکلنے کے لئے اُبھارا)۔

اِتَّہِمُوا الرَّاْیَ۔ تم اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو (بلکہ اس کو غلط خیال کرو۔ یہ سہل بن حنیف نے کہا، جب دوسرے صحابہؓ نے اُن کو ملامت کی، جنگِ صفین میں شریک نہ ہونے پر)۔

اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ۔ آنحضرت جب بات کرتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے ایک نور کی طرح کچھ دیکھا جاتا

اَیْنَ اُرَاہُ السَّائِلُ۔ میں گمان کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُہٗ اِلَّا رَاَیْتُہٗ فِیْ مَقَامِیْ ہٰذَا۔ جتنی چیزیں مجھ کو نہیں دکھائی تھیں۔ ان سب کو میں نے اس جگہ میں دیکھ لیا۔

حَتَّی الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ بہشت کو بھی دیکھ لیا۔

اَیُرٰی فِیَّ یا اَیُرٰی فِیَّ شَیْئًا مَا شَانِیْ۔ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات دیکھی جاتی ہے جو تباہی کی موجب ہو، میرا

کیا حال ہے۔

لَوْ رَأَیْتَ مَکَانَهُمَا لَا بْغَضْتَهُمَا۔ اگر تو ان کا ٹھکانا دیکھے تو اُن کو بُرا سمجھے، اُن سے بیزار ہو جائے۔

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْیِهٖ۔ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور قیاس سے کرے (اور احادیث نبوی کو چھوڑ دے اور کہے کہ میں لغت کی رو سے جو معنی ہیں وہ لیتا ہوں اگرچہ حدیث میں اس کے خلاف وارد ہو یا صحابہ نے اس کی تفسیر دوسری طرح کی ہے، تو اس نے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لیا، اس لئے کہ وہ گمراہی میں پڑے گا۔ اور صحابہ اور تابعین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا مسلک نکالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں ایسے شخص کو دوزخی فرمایا۔ ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیراً)۔

حَتّٰی یَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ۔ یہاں تک کہ فارغ ہو، میں سمجھتا ہوں یعنی موذن۔

لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ۔ ان دونوں سورتوں کے مانند کوئی سورت نہیں دیکھی گئی (یعنی معوذتین کی طرح کہ ان کی تمام آیتیں تعویذ ہیں)۔

یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔ ان میں کوئی ایسی آرزو کرے گا کہ کاش وہ اپنے سب مال اور گھر والوں کو تصدق کر کے مجھ کو دیکھ لے (گویا میرا عاشق زار ہوگا)۔

قَدْ رَاَیْتُنِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِیْنٍ مِنْ صَبِیْحَتِهَا۔ میں نے اپنے تئیں (خواب میں) دیکھا شب قدر کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔

یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُهٗ۔ کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ (شجاعت اور بہادری میں) اپنا درجہ دکھائے (لوگوں میں عزت اور شہرت اور ناموری ہو)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهٗ رَأْیُ عَیْنٍ۔ جس کو یہ خوشی ہو کہ قیامت کا دن اس طرح دیکھ لے جیسے چشم دید (آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز)۔

فَلْیُرِنِي امْرَءٌ خَالَهٗ۔ کوئی آدمی اپنا ماموں مجھ کو دکھلائے (جس کی عزت اس نے اس طرح کی ہو، جیسے میں نے اپنے ماموں کی عزت کی)۔

سَاُرَاهُ عَلٰی فِرَاشِي۔ میں اس کو اپنے بستر پر عنقریب دیکھ لوں گا (اس لئے محنت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے)۔

سَاُرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ۔ میں عنقریب اس کو چت لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا (جب چاند دو تین روز میں بڑا ہو جائے گا)۔

یَرٰی مِنْ خَلْفِهٖ کَمَا یَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ یا یَرٰی مَنْ خَلْفَهٗ کَمَا یَرٰی مَنْ بَیْنَ یَدَیْهِ۔ آپ اپنے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتے، جیسے آگے سے دیکھتے یا پیچھے کی چیزوں کو سامنے کی چیزوں کی طرح دیکھتے۔

اُرِیْتُ النَّارَ اَکْثَرُ اَهْلِهَا النِّسَاءُ۔ مجھ کو دوزخ دکھائی گئی، اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔

اِنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ۔ انھوں نے کل چاند دیکھا یعنی انتیسویں تاریخ کی شام کو۔

اَرَاَیْتَ الصَّدَقَةَ مَا ذَا هِيَ۔ بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں اَلصَّدَقَةُ برفع ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَاذَا هِيَ اس کی خبر)۔

یَا مَنْ لَا یَرَاهُ الْعُیُوْنُ۔ اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں۔ مراد حق تعالیٰ ہے)۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ۔ تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دور کر دے (اگر اس کی ڈاڑھی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے، اگر کوئی عیب اس کا دیکھے، مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجھا کر وہ چھڑا دے)۔

سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ فَرَأَوْا أَنَّهٗ قَرَأَ الٓمّ تَنْزِیْلُ السَّجْدَةِ۔ آنحضرت نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہؓ نے جان لیا

Marfat.com

کہ آپ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی (والیشکرون تک، یعنی پوری سورۃ نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرتؐ سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مُعَاوِيَةُ۔ اُن سے پوچھا کہ، تمھاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انھوں نے کہا ہاں، جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آجائے اور یہاں آکر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَأَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا۔

أَنَا رُؤْيَا أُمِّي۔ میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے، تمھارے پیٹ میں سردار ہیں)۔

فَلَمْ أَرَ مِثْلَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی، نہ ایسی کوئی بری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی)۔

كَيْفَ رَأَيْتَ۔ تو نے کیا سمجھا، کیا دیکھا؟

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِي لِأَنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي وَلَا فِي صُوْرَةِ أَحَدٍ مِّنْ أَوْصِيَائِي وَلَا فِي صُوْرَةِ أَحَدٍ مِّنْ شِيْعَتِهِمْ۔ جس نے مجھ کو دیکھا اُس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا کی صورت نہ ان کے گروہ کی، لوگوں میں سے کسی کی صورت

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَاهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى سِتَّةٍ جُزْءًا مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔ آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اُس کا خواب دونوں نبوت کے ساٹھ اجزا کے طور پر

(یعنی ٹھیک اور صواب واقعہ کے موافق) (اامیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

يُعْطِي الزَّكٰوةَ عَلٰى مَا يَرٰى۔ زکوٰۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

أَصْحَابُ الرَّأْيِ۔ امام ابو حنیفہ اور ابو الحسن اشعری کے اصحاب (امام ابو حنیفہ نے کہا)،

عِلْمُنَا هٰذَا رَأْيٌ وَهُوَ أَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ قَبِلْنَاهُ۔ ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدور بھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے (اب دیکھنا چاہیے کہ امام ابو حنیفہ مسائل قیاسیہ میں بھی یہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم سے اچھی کوئی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے، پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولیٰ قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کرلیں گے۔ علامہ دمیری نے نوح بن ابی مریم سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ سے سُنا، فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرتؐ سے مروی ہو وہ تو سر اور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو، تو ہم اُن کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کرلیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں) دیکھو خود امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے علاوہ اور دوسرے علماء اور مجتہدین کی تقلید ہمارے لئے ضروری نہیں، وہ بھی آدمی ہیں، ہم بھی آدمی ہیں۔ اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

باب الراء مع الباء

رَبَا۔ بلند ہونا، اونچا ہونا، اٹھانا، درست کرنا، جاسوس ہونا، نگہبان ہونا۔

Marfat.com

فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کر رہا تھا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں اُن پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھیں)۔

مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ۔ میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کی بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار بنا تاکہ اچانک دشمن آ کر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ ایسا شخص کسی پہاڑ یا ٹیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ:

اِرْتَبَأْتُ الْجَبَلَ۔ میں پہاڑ پر چڑھا۔

رَبِيئَةٌ۔ چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پا کر دفعۃً حملہ نہ کرنے پائے)

رَبٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، سردار کرنا، اقامت کرنا، پالنا پرورش کرنا (جیسے رُبٌّ ہے)۔

أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّهَا ہے، یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عورتیں بہت قید ہو کر آئیں گی، لونڈیاں بنیں گی، ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو گی، جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہایہ میں ہے کہ رَبٌّ کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مُربّی اور گھر کا بند و بست کرنے والا اور احسان کرنے والا، مُنعم۔ اور جب اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مُراد اللہ تعالےٰ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے، ان کو ذلیل اور حقیر سمجھیں گے، ان کی نافرمانی کریں گے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہو گی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہو گی، کوئی عزت نہ ہو گی۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهَا کی روایت میں تا تانیث کی ہے، اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالکہ بنے گی، تو بیٹے بہ طریق اولیٰ ماں پر حکومت کریں گے۔ بعضوں نے کہا رَبَّتَهَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہو اور تانیث باعتبار نَسَمَہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ اُم ولد کو بھی بیچیں گے۔ یہاں تک کہ بکتے بکتے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی مِلک میں آئے گی اور اس کو خبر نہ ہو گی کہ وہ اس کی ماں ہے۔ ایک روایت میں حَتّٰى تَلِدَ الْأَمَةُ بَعْلَهَا۔ یعنی عورت اپنے خاوند کو جنے گی؛ مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں کی کثرت ہو گی، اور بکتے بکتے کوئی لونڈی اپنے بیٹے کی مِلک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں، اور اس کو خبر نہ ہو گی۔ مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری توجیہ عمدہ ہے اور وہی قرائن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے بہت کم ہو گیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں، بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں، جن کی مائیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ۔ اے پوری دُعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)۔

لَا يَقُلِ الْمَمْلُوْكُ لِسَيِّدِهٖ رَبِّيْ۔ غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے، میرے رَبّ (گو رَبّ کے معنی مجازی مالک اور مولیٰ کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرتؐ نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا، ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوندِ نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہو گا۔ اگرچہ یہ شرکِ اکبر نہ ہو گا مگر شرکِ اصغر اور مکروہ ہو گا اور اس کی دلیل یہ ہے، لَا يَقُلِ الْمَمْلُوْكُ الخ مذکورۂ بالا اور .... حَتّٰى تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔ اور قرآن میں ہے:

اُذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ. یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کیجیو۔ اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا۔

اور دوسری حدیث میں ہے :

رَبُّ الصِّرْمَةِ وَرَبُّ الْغُنَيْمَةِ. اونٹوں کے گلّے کا مالک یا بکریوں کے منڈے کا مالک (اور ایک حدیث میں ہے)۔

حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔ (یعنی، کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔

فَاَنْكَرَ قَوْمُهٗ دُخُوْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ الرَّبَّةَ (عروہ بن مسعود رض مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے، یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہلِ قوم نے اِس کو بُرا سمجھا، یعنی پہلے "ربّہ" کے پاس جانا تھا ربّہ ایک بُت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلۂ ثقیف کے لوگ پوجتے تھے معاذ اللہ اِس جہالت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادرِ مطلق کی پرستش چھوڑ کر جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پوجا کریں)۔

كَانَ لَهُمْ بَيْتٌ يُسَمُّوْنَهُ الرَّبَّةَ. ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا۔ جس کو وہ خانۂ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اُس کو ربّہ کہتے تھے (مغیرہ نے اُس کو گرا کر برابر کر دیا)۔

لَاَنْ يَّرُبَّنِيْ بَنُوْ عَمِّيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّرُبَّنِيْ غَيْرُهُمْ. (عبد اللہ بن عباس نے کہا، جب عبد اللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا، بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بُلانے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تاکہ ان کو خائف کیا جا سکے) اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو اُمیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں، مجھ پر سرداری کریں۔ (آخر عبد اللہ بن زبیر کی ایسی ہی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عبد الملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی)۔

وَاِنْ رَبُّوْنِيْ رَبَّنِيْ اَكْفَاءٌ كِرَامٌ. اگر مجھ پر (بنی اُمیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں۔ جس خاندان کے عبد اللہ بن زبیر تھے)۔

لَاَنْ يَّرُبَّنِيْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّرُبَّنِيْ رَجُلٌ مِّنْ هَوَازِنَ. اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن امیہ نے حنین کے دن ابو سفیان سے کہا)۔

اَلَكَ نِعْمَةٌ تَرُبُّهَا. کیا تیرا کوئی احسان ہے، جس کی تو پرورش کرتا ہے۔

لَا تَاْخُذِ الْاَكُوْلَةَ وَلَا الرُّبّٰى وَلَا الْمَاخِضَ تو زکوٰۃ میں اُس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہے (بعض نے کہا رُبّٰی وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو۔

مَا بَقِيَ فِيْ غَنَمِيْ اِلَّا فَحْلٌ اَوْ شَاةٌ رُبّٰى. میری بکریوں میں اب نر رہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے۔

نَدَعُ لَكُمُ الرُّبّٰى. ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو۔

لَيْسَ فِي الرَّبَائِبِ صَدَقَةٌ. ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)

رَبَائِبُ ۔ جمع ہے رَبِيْبَةٌ[1] کی یعنی پلیر و پرورش یافتہ گیرلو "ربیبہ" اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیساتھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے

كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَهُمْ رَبَائِبُ ہمارے

[1] اس کی جمع رُبَابٌ بضمِ را ۱۲ منہ

کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پلی ہوئی بکریاں تھیں (دُ
ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔
اِنَّمَا الشَّرْطُ فِي الرَّبَائِبِ۔ (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی
ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو خاص
ربیبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح
کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔
لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي۔ اگر ابو سلمہ کی بیٹی میری ربیبہ
نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی۔ کیونکہ ابو سلمہ آنحضرتؐ
کے رضاعی بھائی تھے)
أُسُدٌ تَرَبَّبُ فِي الْغَيْضَاتِ أَشْبَالًا۔ شیر ہیں جو بچپن
سے جھاڑیوں میں پرورش پا رہے ہیں۔
اَلرَّابُّ كَافِلٌ۔ ماں کا شوہر ہی اپنے بچوں کا کفیل
ہوگا (یعنی ان بچوں کا جو سابقہ شوہر سے ہوں)
كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةَ رَابِّهِ
مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے
شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے
جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے
کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ
ٹھیری)۔
حَمْلُهَا رِبَابٌ۔ وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے
پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی زچگی دو مہینے یا بیس دن کے اندر
ہی۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے
تک پھر حاملہ نہ ہو)۔
إِنَّ الشَّاةَ تُحْلَبُ فِي رِبَابِهَا۔ بکری کا دودھ حمل
کی حالت میں بھی دُوہا جاتا ہے۔
فَإِذَا فَوْقَهُمْ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ۔ یکایک
تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک محل دکھلائی دیا۔
وَأَحْدَقَ بِكُمْ رَبَابُهُ۔ موت کے ابر نے تم کو گھیر لیا
لَا قَزَعَ رَبَابُهَا۔ اُس کا ابر ٹکڑے ٹکڑے (یعنی پھٹا

ہوا) نہ ہو۔
تَدَاوَلَتْهُ الْأَيْدِي مِنْ رِبٍّ إِلَى رِبٍّ۔ اس کو
ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اس نے پھر اُس نے)۔
رِبِّيُّونَ۔ بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے
رِبِّيٌّ کی یعنی ہزاروں آدمی، اور رِبَّةٌ ایک جماعت کثیر)
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنًى مُبْطِرٍ وَفَقْرٍ مُرِبٍّ
یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تونگری سے جو غرور پیدا کرے
اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک
روایت میں مُلِبٍّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں:
أَرَبَّ بِالْمَكَانِ اور أَلَبَّ بِالْمَكَانِ۔ جب کسی جگہ
میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔
عَالِمٌ رَبَّانِيٌّ۔ اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا
کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل
ہو، لوگوں کو تعلیم کرتا ہو) (بعض نے کہا یہ رب بمعنی تربیت سے
ماخوذ ہے، یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے
بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے۔)
مَاتَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ (جب عبداللہ بن
عباسؓ فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے
ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔
كَانَ عَلٰى صَلَعَتِهِ الرُّبُّ مِنْ مِسْكٍ وَعَنْبَرٍ
ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا
جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رُبّ وہ
دوا جو آگ پر پکا کر جمائی جائے، جیسے رُبُّ السُّوس وغیرہ،
مُرَبَّبٌ اور مُرَبّٰی اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)
اِسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ: حجرے کی مالکہ سن
(مراد حضرت عائشہؓ ہیں)۔
لَا يَقُلْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ
کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا (کیونکہ
رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک

Marfat.com

کو سید اور مولیٰ کہے (وہ بھی رب نہ کہے یہ نہی تنزیہی ہے)۔

کَانَ مَا اَصَابَهٗ عَلٰی رَبِّهٖ۔ اُس پر جو آفت آئے اس کی جو کم مال کے مالک پر ہوگی (یعنی بائع پر)۔

وَکَانَتْ رَبَّةَ بَیْتٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی، اس زمانہ میں بھی ایک الگ گھر کی بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللّٰهَ یا رَبُّنَا اللّٰهُ یا رَبَّنَا اللّٰهُ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ۔ مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے۔

وَاِنَّ رَبَّهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو، جس کی وجہ سے اُس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو۔ مثلاً تصویر، آئینہ یا آگ وغیرہ۔ (میں) نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یا اللہ یا محمد تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ اور اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور پیغمبر صلعم معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں، یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ۔ جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ۔ چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے۔

یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے۔

رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ صُوْرَةِ شَابٍّ اَمْرَدَ۔ میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور بروت کی صورت میں دیکھا

(سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)۔

اَمَّکُمْ بِکِتَابِ رَبِّکُمْ۔ وہ یعنی امام مہدیؑ تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق، یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے، مجتہد مطلق ہوں گے)۔

رَبُّ الْاَرْبَابِ۔ پروردگار سب صاحبوں کا صاحب مالکوں کا مالک۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّلَدٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ رَبًّا۔ تیری پناہ اُس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح حکومت کرے)۔

لَیْسَ فِی الرُّبّٰی شَیْءٌ۔ دودھ کی بکری جو گھر میں پلی ہوئی ہو، اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

رُبَابٌ۔ امرؤ القیس کی بیٹی امام حسینؓ کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکینہ پیدا ہوئی تھیں۔

رِیًّا یَعَضُّ بِالرِّیِّ رَبَابُهٗ۔ ایسی سیرابی کہ گھانس اس کو خوب زور سے پکڑلے۔

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ مِنْ رَبَابٍ اِلٰی وَاقِمٍ۔ مدینے کے حرم کی حد رباب سے لے کر واقم تک ہے (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بِمَاءٍ عُبَابٍ وَّرَبَابٍ بِالْعُبَابِ۔ پانی کی موج اور برستا ہوا ابر۔

یَا عُقُوْلَ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اے چھپرکھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)

رُبَّ حرف تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے

وَمِیْضُهٗ فِیْ کَنَهْوَرٍ رَبَابٍ۔ اس کی چمک دلدار تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)۔

رَبْتٌ۔ پالنا۔ جیسے تَرْبِیْتٌ۔

رَبْثٌ۔ روکنا۔ جیسے تَرْبِیْثٌ ہے

تَرَبُّثٌ۔ ٹھہر جانا۔ جیسے تَرَبُّصٌ ہے۔

Marfat.com

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا فَيَأْخُذُونَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ فَيُذَكِّرُونَهُمُ الْحَاجَاتِ
جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں۔ (وہ اُن میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آسکتے) (ایک روایت میں یوں ہے "

يَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ لوگوں کو اٹکانے والے کاموں سے اٹکا دیتے ہیں (خطابی نے کہا، یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو تَرَابِيْثُ جمع ہوگی تَرْبِيْثَةٌ کی۔ یعنی ایک بار اٹکانا، جیسے تَقْدِمَةٌ ایک بار آگے بڑھانا)۔

فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ۔ وہ لوگوں کو روکتے ہیں (نماز میں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْثَا۔ ایک مچھلی ہے۔

رِبْحٌ یا رَبَاحٌ۔ فائدہ اُٹھانا، کمانا۔

تَرْبِيْحٌ۔ بندر پالنا، نفع کما دینا۔

مُرَابَحَةٌ۔ نفع دینا۔

اِرْبَاحٌ۔ مہمانوں کے لئے اونٹ کے بچے کاٹنا۔

تَرَبُّحٌ۔ حیران ہونا۔

ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ۔ یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَایِحٌ ہے، اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ و تصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ و تصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ۔ ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں۔ اس سٹہ کی بدولت صدہا آدمی تباہ اور برباد ہوگئے ہیں، گویا یہ بھی ایک طرح کا جوا ہے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاحٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک غلام تھا۔ اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رِبَاحٌ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رِبَحْلٌ۔ طویل القامت شخص، یا بڑی شان والا بہت دینے والا، فیاض۔

وَمَلِكًا رِبَحْلًا۔ اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ۔ شکل سے چلنا، جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا

تِلْكَ الرَّبُوْخُ لَسْتَ لَهَا بِأَهْلٍ (ایک شخص نے حضرت علی رضہ کے سامنے دوسرے شخص پر نالش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو وہ بے ہوش ہو جاتی ہے۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا) یہ عورت تو رَبُوْخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)

رَبُوْخٌ۔ اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے تَرَبَّخَ فِيْ مِشْيَتِهٖ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور سست ہو گیا۔)

رَبْدٌ۔ روکنا۔

رُبُوْدٌ۔ اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ۔ رنگ بدل جانا، ابر آنا۔

اِنَّ مَسْجِدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِرْبَدًا لِيَتِيْمَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو یتیم لڑکوں کا مربد تھا (مربد اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ و بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ یعنی تھان یا کوٹھا۔ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ توڑ کر سکھانے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور مخبس کو بھی مربد کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ۔ آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تیمم کیا۔ (بعض نے کہا مربد النعم ایک

Marfat.com

مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر۔ جیسے دوسری روایت میں ہے
فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ۔ مربد نعم میں عصر کی نماز کا
وقت آگیا۔

حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْ لُبَابَةَ یَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِہٖ
بِاِزَارِہٖ۔ (یا اللہ ہم پر پانی برسا) اتنا کہ ابو لبابہ کھڑا ہو کر اپنے
کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَعْمَلُ رَبَدًا بِمَکَّةَ۔ وہ مکہ میں پانی
کا بند مٹی سے بناتے تھے

رَبَدٌ۔ کیچڑ۔

رَبَّادٌ۔ کیچڑ بنانے والا (بعض نے کہا یہ لفظ رَبْدٌ
سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے، کیونکہ بند بھی پانی کو
بہہ جانے سے روکتا ہے)۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ اِرْبَدَّ وَجْھُہٗ۔
آنحضرتؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو (ہیبتِ الٰہی سے) آپ کا
چہرہ خاکی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رُبْدَةٌ وہ رنگ جو
سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

اَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَھَا صَارَ مُرْبَدًّا۔ جس دل میں وہ سما گئے
وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

اِنَّہٗ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبَدَّ الْوَجْہِ۔ عمرو بن عاص
حضرت عمرؓ کے پاس سے مونہہ تیرہ ہو کر اٹھے (کیا حضرت عمرؓ کو
بھی معاویہ سمجھے تھے)

تَرَبَّدَ وَجْھُہٗ۔ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا
اَسْوَدُ مُرْبَادٌّ۔ کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ
کی طرح، یہ بڑا خراب رنگ ہے)۔

اَرْبَدُ۔ ایک قسم کا سانپ، جس کے کاٹنے سے آدمی کا
رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبَذٌ۔ ہلکا ہونا۔

اِنَّمَا اَنْتَ رِبْذَةٌ مِنَ الرِّبَذِ۔ (عمر بن عبد العزیزؒ
نے اپنے عامل عدی بن ارطاۃ کو لکھا) تو چیتھڑوں میں سے

ایک چیتھڑا ہے۔

رِبْذَةٌ۔ وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے
ہیں یا حیض کا لتہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا
ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے، تیری کوئی وقعت
نہیں)۔

رَبَذَةٌ۔ مدینہ کے قریب ایک بستی ہے، یہیں ابوذر غفاری
کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی
تھی اور شروع زمانۂ اسلام میں آباد تھی۔ اب بالکل مٹ گئی
اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَازَةٌ۔ موٹا ہونا، دلدار ہونا، خوش مزاج اور عقلمند ہونا

تَرْبِیْزٌ۔ بھر دینا۔

اِرْتِبَازٌ۔ پورا ہونا۔ کامل ہونا۔

فَوَضَعْنَا لَہٗ قَطِیْفَةً رَبِیْزَةً۔ (آنحضرتؐ میرے گھر
میں تشریف لائے) ہم نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی
(اہل عرب کہتے ہیں)

کِیْسٌ رَبِیْزٌ۔ یعنی ریز اور موٹی تھیلی۔

صُرَّةٌ رَبِیْزَةٌ۔ اور غافل فربہ مرد کو بھی رَبِیْزٌ
کہتے ہیں (بعض نے زَمِیْزٌ میم سے استعمال کیا ہے۔ جوہری
نے کہا کَبْشٌ رَبِیْزٌ۔ گٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا
بڑے سرین والا، جیسے کَبْشٌ رَبِیْسٌ

رَبْسٌ۔ مارنا بھر دینا۔

اِرْبَاسٌ۔ غصہ دلانے کو چھیڑنا۔

فَجَعَلَ الْمُشْرِکُوْنَ یُرْبِسُوْنَ بِہِ الْعَبَّاسَ۔
جب آنحضرتؐ خیبر کی جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک
شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ
جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیبر نے آنحضرت کو قید کر لیا اور آپ کو
قریش کے پاس بھیجنے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ
خبر سن کر) مشرکوں نے حضرت عباس کو چھیڑنا شروع کیا (ان
کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے، اب ہمارے قبضہ

Marfat.com

میں آنے والے ہیں)۔
جَاءُوْا بِاُمُوْرٍ رُبَّسٍ۔ بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں):
دَاهِيَةٌ رَبْسَاءُ۔ یعنی سخت آفت۔
رَبِيْسٌ۔ وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو
رَبِسَةٌ۔ میلی کچیلی قبیح عورت۔ (جیسے وَسِخَةٌ ہے)
رَبْصٌ۔ انتظار کرنا، برائی یا بھلائی کے لئے، جیسے تَرَبُّصٌ ہے
اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَتَرَبَّصَ بِكُمُ اللّٰهَ وَاٰثِرَ۔ وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے۔
رُبْصَةٌ مدتِ معینہ۔
اَلْمَصْعُوْقُ يُتَرَبَّصُ بِهٖ۔ جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے)، تو توقف کریں، جلدی سے اس کو دفن نہ کریں۔
رَبْضٌ یا رَبْضَةٌ یا رُبُوْضٌ۔ بیٹھ جانا، ٹھہرنا، اقامت کرنا، جم جانا، عاجز ہونا۔
اِرْبَاضٌ۔ سخت گرم ہونا، سیراب کرنا، بھاری کر دینا
فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ۔ پھر ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے، ان کو بھاری کر کے زمین پر لٹا دے سلا دے۔
حَتّٰى تَرْبِضَ الْوَحْشُ فِيْ كِنَاسِهَا۔ یہاں تک کہ جنگلی جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں)۔
اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِيْ دَارِهِمْ ظَبْيًا۔ جب تو اُن کے پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا یعنی اطمینان سے رہ، جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام سے رہتا ہے) (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ، کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا بھی ڈر ہو تو جھٹ بھاگ جا، جیسے کہ ہرن بھاگ جاتا ہے)۔

فَفَتَحَ الْبَابَ فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ۔ دروازہ کھولا، دیکھا تو ایک جانور ہے، اونٹ کے بچھیرے کی طرح جو اطمینان سے بیٹھا ہو
كَرُبْضَةِ الْعَنْزِ یا رِبْضَةِ الْعَنْزِ۔ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر جثہ میں۔
رَاٰى قُبَّةً حَوْلَهَا غَنَمٌ رُبُوْضٌ۔ ایک گنبد دیکھا اس کے گرد بکریاں بیٹھی ہیں۔
كَاَنِّيْ عَلٰى ظَرِبٍ وَحَوْلِيْ بَقَرٌ رُبُوْضٌ۔ جیسے میں ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی ہیں۔
لَا تُبَعِّثُوا الرَّابِضَيْنِ۔ ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور حبشیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ کرو، جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں، کیونکہ یہ دونوں قومیں سخت خونخوار اور جاہل اور وحشی تھیں۔ ایسے لوگوں کو جنگ پر اُبھارنا خوفناک ہے۔ یہ معاویہ کا قول ہے اور آنحضرتؐ سے مرفوعاً منقول ہے اُتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ۔ یعنی ترکوں سے مت بولو ان کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں)
اَلرَّابِضَةُ مَلَائِكَةٌ اُهْبِطُوْا مَعَ اٰدَمَ يَهْدُوْنَ الضُّلَّالَ۔ رابضہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں) اُتارے گئے تھے، وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے تھے۔
مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيْضَيْنِ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں، (وہ کبھی ادھر جانا چاہتی ہے کبھی اُدھر، اور درمیان میں ادھر اُدھر رہتی ہے۔ اسی طرح منافق بھی مذبذب رہتا ہے نہ اس فرقے میں نہ اس فرقے میں) (ایک روایت میں بَيْنَ الرَّبِضَيْنِ ہے۔ یعنی دو گلوں کے (منڈوں کے) بیچ میں۔
وَالنَّاسُ حَوْلِيْ كَرَبِيْضَةِ الْغَنَمِ (حضرت علیؓ نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا منڈ

Marfat.com

اَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ۔ میں بہشت کے گرد اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں۔

كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ۔ آنحضرتؐ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے۔

مَرَابِضُ جمع ہے مَرْبِضٌ کی، وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں۔

فَاَخَذَ الْعَتَلَةَ مِنْ شِقِّ الرَّبَضِ۔ انھوں نے سبّل پائے کے کنارے سے لیا۔

رُبُضٌ اور رَبَضٌ۔ پایہ نیو اساس۔

لَا يَبِيتُ عَزَبًا وَلَهُ عِنْدَنَا رَبَضٌ۔ وہ رات کو تنہائی میں کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں (یعنی بیوی۔ بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو یا ماں یا بہن یا قوت یا معیشت)۔

وَاَنْ يَنْطِقَ الرُّوَيْبِضَةُ فِي اَمْرِ الْعَامَّةِ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ، رویبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں بات کرے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی فکر بردہ، بخیل اور دوں ہمت)

اِنَّهُ اَرْتَبَطَ بِسِلْسِلَةٍ رَبُوضٍ اِلٰى اَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ انھوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔

كَانُوا رَبِيضَةً (یمامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک ہی جگہ مارے گئے۔

اَقَلُّ مَا يَكُوْنُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مَرْبِضُ عَنْزٍ وَاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مَرْبَطُ فَرَسٍ۔ کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے، اور زیادہ سے زیادہ اتنی جگہ میں کہ جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہو۔

اَلْمُنَافِقُ اِذَا رَكَعَ رَبَضَ وَاِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ۔ منافق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح بکری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے، پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا)، اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوّے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

رَبْطٌ۔ باندھنا، سخت ہونا، قوی کرنا، صبر دینا۔

مُرَابَطَه۔ دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جمے رہنا، گوریلا جنگ کرنا) جیسے رِبَاطٌ

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی رباط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ بعض نے کہا رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں۔)

اِنَّ رَبِيْطَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ زَيْنُ الْحَكِيْمِ الصَّمْتُ بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیاوی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حکیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ لہذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بیہودہ، لایعنی، مضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا، وہ حکمت کے عمدہ مقصد کو پا لیتا ہے ؎

نیاموزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم

وَكَانَ لَنَا جَارًا وَرَبِيْطًا۔ وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا۔

رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک

Marfat.com

میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اُس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)؛

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔ (اقامتِ دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک معروف رہنے سے بہتر ہے (سُبحان اللہ، اللہ کے دین کے لئے جدّوجہد کی فضیلت اِس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ۔ میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کا باندھ دینا بھی ممکن ہے۔ اور قرآن میں جو من حیث لا ترونهم آیا ہے، وہ اس حال میں ہے جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہیں دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضہ نے شیطان کو دیکھا اور جنگِ بدر کے دن بھی اس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا)۔

فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَسْتَبْقِیْ نَفْسِیْ۔ میں ایک ٹیلے پر اس سے پیچھے رہ گیا، آہستہ چلنے لگا، میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کہ برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)۔

رَبَطَهَا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ۔ جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا۔

وَهُوَ فِیْ مَرَابِطِهٖ۔ وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں،

رَبَطَ لِلْاَمْرِ جَاشَهٗ۔ اِس کام کے لئے اُس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہوگیا)۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِيْلِ اللهِ۔ جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے۔

فَذٰلِكُمُ الْمُرَابَطَةُ۔ (وہی معنی ہیں جو فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ کے اوپر گزر چکے)

رَابِطُ الْجَاشِ۔ مضبوط دل والا۔

مَرْبِطٌ اور مَرْبَطٌ۔ جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں۔

رِبَاطٌ۔ خانقاہ، فقیروں کی فرودگاہ۔

رَبْعٌ۔ ٹھہرنا، انتظار کرنا، رُک جانا، پتھر اٹھانا۔ زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کرکے بٹنا۔

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْبَعُ وَتَرْاَسُ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)

مِرْبَاعٌ۔ ڈاکوؤں کے سرغنہ کا چوتھائی حصّہ (مسلمان لوگ کہتے ہیں عَشَرْتُهُمْ یا اَعْشُرُهُمْ۔ میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں۔)

اِنَّكَ تَاْكُلُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِیْ دِيْنِكَ۔ تم لوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رُو سے تم کو درست نہیں ہے۔

نَحْنُ الرُّؤُوْسُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ۔ ہم لوگ سردار ہیں اور لوٹ کا چوتھائی حصّہ ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاِنِّیْ لَرُبُعُ الْاِسْلَامِ۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا، اُس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصّہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)۔

كُنْتُ رَابِعَ اَرْبَعَةٍ۔ میں چار میں کا چوتھا تھا۔

اِذَا انْتَكَسَ فِی الْخَلْقِ الرَّابِعِ۔ جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جائے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے جیسے قرآن میں ہے کہ، ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)۔

حَدِّثْ اِمْرَأَةً حَدِيْثَيْنِ فَاِنْ اَبَتْ فَارْبَعْ حورت سے دوبار بات کہہ، اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ، (ایک روایت میں فَارْبَعْ ہے باسقاط ہمزہ، یعنی ٹھہر جا، صبر کر، اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)۔

فَجَاءَتْ عَيْنَاهُ بِاَرْبَعَةٍ۔ ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے۔

لَمَّا رُبِعَ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُلَّتْ يَدُهُ قَالَ لَهُ بَاءَ طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ۔ جب حضرت طلحہؓ کے سر کے کونے اُحد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کئے تو طلحہؓ نے اپنے اوپر روکے، آپ کو بچایا) اُن کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا۔ (انھوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرت کو بچایا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہؓ نے بہشت لے ڈالی (وہ بہشتی ہو گئے، اب جو اُن کو دوزخی سمجھے وہ کمبخت خود ہی دوزخی ہے) (بعض نے رُبِعَ کے یہ معنی کئے ہیں کہ ان کو چوتھیا بخار آنے لگا۔ بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)۔

اِرْبَعِيْ عَلٰى نَفْسِكِ (جب سبیعہ اسلمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آں حضرتؐ نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا۔ اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پا گئی پہلی صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہو گی جو حاملہ کی عدت ابعد الاجلین کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہو گی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب اس کا خاوند جنازہ پر ہو۔ یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو، تب بھی اسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے)۔

فَاِنَّهُ لَا يَرْبَعُ عَلٰى ظَلْعِكَ مَنْ لَا يَحْزُنُهُ اَمْرُكَ۔ تیرے لنگڑے پن (یعنی مصیبت اور دکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا، جس کو تیرے کام کی کوئی فکر (یعنی) اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)۔

اِرْبَعِيْ عَلَيْنَا۔ ہم پر مہربانی کر اور قناعت دے۔

قُلْتُ اَيْ نَفْسُ جُعِلَ رِزْقُكَ كَفَافًا فَارْبَعِيْ فَرَبَعَتْ وَلَمْ تَكَدْ۔ میں نے کہا، ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہٰذا قناعت کر، تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اُٹھانا چھوڑ دیا)۔

اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ۔ اپنے اوپر مہربانی کرو، (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے، بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگِ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ، وہ تمھارے ساتھ ہے۔ کرمانی نے کہا یعنی علم سے۔)

وَيُشْتَرَطُ مَا سَقَى الرَّبِيْعُ وَالْاَرْبِعَاءُ۔ جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہو اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالکِ زمین لے گا)۔

اَرْبِعَاءُ۔ جمع ہے رَبِيْعٌ کی۔ جیسے اَنْصِبَاءُ جمع ہے نَصِيْبٌ کی۔

رَبِيْعٌ۔ وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں۔

وَمَا يَنْبُتُ عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ۔ جو پانی پلانے والی نالی پر اُگے (یہ موصوف کی اضافت ہے، صفت کی طرف یعنی عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ)

فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ۔ وہ نالی کی طرف مُڑ گئے اور طہارت کی۔

كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ۔ وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی کرایہ پر دیتے تھے (یعنی مالکانِ زمین، کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ ٹھہراتا کہ، جس قدر پیداوار نالیوں

Marfat.com

پر ہوگی، وہ میری ہے اور باقی تیری)

وَنُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيعِ - ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے۔

كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ كُنَّا نَغْرِسُهُ عَلَى أَرْبِعَائِنَا۔ ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ جو چقندر ہم اپنی نالیوں پر بوتے، ان کی جڑیں لے لیتی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي۔ یا اللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع کر دے (جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے، ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے۔ بعض نے کہا، ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تر و تازہ ہوتی ہے۔ اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مُرْبِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا، جو ہماری فریاد رسی کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے ہم کو دانہ چارہ کے لئے دوسرے ملک میں جانے کی ضرورت نہ رہے، یا ایسے ابر سے پانی پلا! جو ربیع کی کاشت اگائے۔ یہ أَرْبَعَ الْغَيْثُ سے ہے۔ یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اگائی)۔

إِنَّهُ جَمَّعَ فِي مُتَرَبَّعٍ لَهُ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اترا کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لئے شہر کی شرط نہیں ہے)۔

مَالٌ مِرْبَعٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں بنی حارثہ رہتے تھے۔

مَرْبَعٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب۔

لَمْ أَجِدْ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا۔ میں نے اونٹ کا کوئی پاٹھا نہیں پایا، البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا، مجھ کو ملا (آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک بچھیرا قرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور ادائی میں بہتر مال دینا مستحب اور افضل ہے، اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سود نہیں ہے) امام ابو حنیفہؒ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرض لینا درست نہیں رکھا۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔

مُرْ بَنِيكَ أَنْ يُحْسِنُوا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ۔ اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلائیں (اُن کی ماں کا سب دودھ نہ دُوہ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لئے بھی خود رہنے دیا کریں)۔

رِبَاعٌ جمع ہے رُبَعٌ کی، وہ بچہ جو ربیع میں پیدا ہو یا پہلوٹا بچہ (یعنی پہلی بار کا)۔

تَفَسَّخَ الرُّبَعُ۔ اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اٹھا سکا)

كَأَنَّهُ أَخْفَافُ الرِّبَاعِ۔ گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں۔

فَأَعْطَاهُ رُبَعَةً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا۔ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے صدقہ طلب کیا آپ نے) اس کو ایک اونٹ کا پاٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی۔

إِنَّ بَنِيَّ صِبْيَةٌ صَيْفِيُّونَ أَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهُ رِبْعِيُّونَ۔ میرے بچے تو سب گرمی کی پیدائش ہیں (جس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیدائش ہوں۔

إِنَّهَا مِرْبَاعٌ مِسْيَاعٌ۔ وہ پہلونٹی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی خبر گیری نہ کرو۔ جب بھی خود کو سنبھالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مِرْيَاعٌ ہے یائی تحتیہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رَبْعٍ أَوْ رِبَاعٍ۔ عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ چھوڑا ہے یا سب بچ

Marfat.com

فروخت کر کے کی گئی)۔

مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ۔ گھروں یا مکانات میں سے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ۔ جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں۔

وَنَتَقَبَّلُ رُبُوْعَهَا۔ ہم اس کے گھر قبول کریں گے۔

اَرَادَتْ بَيْعَ رِبَاعِهَا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے گھر بیچنا چاہے۔

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ اَوْ اَرْضٍ۔ شفعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)۔

ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَالرَّبْعَةِ الْعَظِيْمَةِ۔ پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربعہ کی طرح (ربعہ، چوکور برتن)۔

اِنَّهُمْ اُمَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ۔ وہ طرا ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں وا ہل عرب کہتے ہیں

اَلْقَوْمُ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ وَرِبَاعِهِمْ۔ یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں۔

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ۔ اس کی حالت اور کیفیت۔

اِنَّ فُلَانًا قَدِ ارْتَبَعَ اَمْرَ الْقَوْمِ۔ فلاں شخص اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

اَلْمُسْتَرْبِعُ لِلشَّيْءِ۔ اس چیز کی طاقت رکھنے والا۔

هُوَ عَلٰى رِبَاعَةِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَرْبَعُوْنَ حَجَرًا۔ وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لئے) پتھر اٹھا رہے تھے (اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لئے اٹھایا جائے۔ مَرْبُوْعٌ یا رَبِيْعَةٌ کہتے ہیں)۔

اَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوْعِ۔ آں حضرت میانہ قامت سے ذرا بلند تھے اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجُلٌ رَبْعَةٌ یا رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ۔ میانہ قامت مرد۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً۔ آں حضرت میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)۔

مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ۔ لوگوں میں میانہ قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مَرْفُوْعُ الْخَلْقِ ہے، یعنی معتدل الخلقت)۔

اَغِبُّوْا عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَارْبَعُوْا۔ بیمار کی بیمار پرسی بیچ میں دو دن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی، تو ہفتہ اتوار چھوڑ کر پھر چوتھے دن پیر کو اس کے دیکھنے کے لئے جاؤ)۔

فَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ۔ اس کا وہ اونٹ اور کھیڑلی الاجو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں، ہر ایک طرف دو دو)۔

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ۔ غزوۂ احد میں آپؐ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثنایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (کچلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مردود عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جڑ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہو گیا۔ دوسرے مردود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا، اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بدخواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ حَسْنَاءَ۔ آپ چار زانو بیٹھتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آتا (بلند ہو جاتا)

يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہارشنبہ کا دن (یہ کسرۂ با زیادہ فصیح ہے اور فتحہ اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

اَرْبَعُهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ اس کو دودھ سے روکتی ہوں تاکہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلدی سے چھڑانا چاہتی ہوں) حضرت عمرؓ نے پوچھا کیوں، اس نے کہا اس لئے کہ حضرت عمرؓ وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سبب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھٹنے کے بعد وظیفہ جاری ہو)

اَلنِّسَاءُ لَا يُوْرَثْنَ مِنَ التَّبَاعِ شَيْئًا۔

Marfat.com

عورتیں گھر، زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امیہ نے روایت کی ہے)

رَبِیعٌ۔ موسم بہار (یعنی اوائل، سرما، جیسے خَرِیفٌ اوائل گرما)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وہ عورت (یعنی غیلان) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر، اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

یَقَعُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَّاَسْفَلَ۔ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اوپر اور نیچے کے۔

فِي الرَّبَاعِيَةِ مِنَ الْاَسْنَانِ۔ رباعی دانتوں کی دیت۔

اَرْبَعَةٌ۔ چار مرد۔

اَرْبَعٌ۔ چار عورتیں۔

حُمَّى الرِّبْعِ۔ چوتھیا بخار۔

لَمْ يُرَ مُتَرَبِّعًا قَطُّ۔ آنحضرتؐ کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَاَى اَبَا عَبْدِ اللهِ يَاْكُلُ مُتَرَبِّعًا۔ امام ابوعبداللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بربنائے عذر ہوگا یا بیانِ جواز کے لئے)۔

رَبِيعَه اور مُضَر عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں۔

رُبَاعَ۔ چار چار۔

يَرْبُوعٌ۔ جنگلی چوہا۔

لَا تُسْتَاجَرُ الْاَرْضُ بِالْاَرْبِعَاءِ۔ زمین اس پیداوار پر جو نالیوں پر ہوتی ہے، کرایہ نہ دی جائے۔

اَلْاَرْبِعَاءُ اَنْ يُّسَنَّ مُسَنَّاةٌ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ۔ اربعا یہ ہے کہ پانی کا ایک کرڈ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے (اور اُس سے زمین سینچی جائے) یعنی بند۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوعَةَ۔ ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبْعٌ۔ آرام اور ارزانی میں بسر کرنا، کشادہ ہونا۔

اِرْبَاعٌ۔ اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا، جب چاہے پانی پیئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَرْبَعَ فِي قُلُوبِكُمْ عَشَّشَ۔ شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے، اس نے جھونجھ لگا دیا۔

اِرْبَاعٌ۔ فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

هَلْ لَكَ فِي نَاقَتَيْنِ مُرْتَعَيْنِ تَمِيمَتَيْنِ۔ تو دو اونٹنیاں پانی پر جتی ہوئیں مول لیتا ہے۔

رَابِغٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

رَبْقٌ۔ باندھ دینا، گرا دینا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔ جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو گیا (یعنی سنت کو ترک کر کے جماعتی زندگی کی سمت اور اسلام میں اس کی ضرورت اور تاکید کو نظر انداز کیا، اور صرف انفرادی زندگی اختیار کی، نظم جماعت کو بے ضرورت سمجھا، ایسے شخص کا حضرت عمرؓ کے فرمان کے بموجب اسلام نامکمل رہا) اور اس نے اسلام کی رسّی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا۔

رِبْقَةٌ۔ رسّی کا وہ کنڈہ جو جانور کے گلے میں پہنایا جاتا ہے اس کو روکنے کے لئے۔

مترجم کہتا ہے اس مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر اور دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا چاہئے۔

لَكُمُ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ مَا لَمْ تَاْكُلُوا الرِّبَاقَ۔ تم پر اقرار کا پورا کرنا لازم ہے جب تک گردنوں کے پھندوں کو کھا نہ جاؤ (عہد کو گردن کے پھندے سے مشابہت دی اور اس کو کھا جانا عہد کا توڑنا، کیونکہ جانور جب پھندے کو چبا کر

کھاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور بندش سے نکل جاتا ہے)۔
وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَهَا فِي اَعْنَاقِهَا۔ اور اُن کے پھندے ان کی گردنوں میں چھوڑ دو (پھندوں سے مراد وہ گناہ اور جرائم ہیں جو اُن کی گردنوں پر ہوں)۔

اَرْبَاقٌ اور رِبَاقٌ جمع ہے رِبْقٌ اور رِبْقَةٌ کی۔
وَاضْطَرَبَ حَبْلُ الدِّيْنِ فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهُ (حضرت ابوبکر صدیق رضی نے) جب دین کی رسی بگڑ گئی تھی، اس کے دونوں کنارے تھامے اور اس کے جوڑوں میں تمہارے لئے پھندے دیئے (پھر کوئی اس میں سے نکل نہ سکا، (مطلب یہ ہے کہ جب لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور دین بگڑ رہا تھا تو انھوں نے دین کو سنبھالا، مرتدین سے جنگ کی، اور ان کو اسلام پر قائم رکھا)۔

فَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ سِلَاحٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ تُبِيْقَ فَاَرْبِقْهُ (حضرت علی رضی نے موسےٰ بن طلحہ سے کہا جو باغیوں میں کا ایک شخص تھا) تو ایسا کر کہ لشکرِ اسلام میں جا، اور جو ہتھیار یا کپڑا ادہم لوگوں کا ان کے پاس بندھا ہوا ہو (یعنی انھوں نے تم سے لے لیا ہو) اس کو واپس لے لے (کیونکہ حضرت علی رض کا فتویٰ یہ تھا کہ مسلمان باغیوں کا مال ان کو واپس ملنا چاہیئے)۔

اَلدِّيْنُ رِبْقَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ دین کیا ہے اللہ کا پھندا ہے زمین میں (جس میں وہ اپنے بندوں کو اٹکائے رہتا ہے)
اَللّٰهُمَّ انْزِعْ عَنِّيْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ۔ یا اللہ نفاق کا پھندا مجھ پر سے نکال ڈال (عرب لوگ کہتے ہیں:
رَبَقْتُ الْجَدْيَ۔ میں نے بکری کے بچے کے پھندا ڈال دیا۔

رَبْكٌ۔ ملا دینا، درست کرنا، کیچڑ میں دھکیل دینا۔
اِرْتِبَاكٌ۔ مل جانا (بمعنی اختلاط)۔
رَبِيْكَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو خشک دودھ اور کھجور اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔
يَرْكَبُوْنَ الْمَيَاثِرَ عَلَى النُّوْقِ الرُّبْكِ۔ اہلِ بہشت کالی اونٹنیوں پر جن پر زین پوش پڑے ہوں گے سوار ہوں گے۔

رُبْكٌ۔ جمع ہے اَرْبَكْ کی، یعنی کالا اونٹ
تَحَيَّرَ فِي الظُّلُمٰتِ وَارْتَبَكَ فِي الْمُهْلِكَاتِ۔ اندھیروں میں حیران رہ گیا اور ہلاکتوں میں پڑ گیا (اہل عرب کہتے ہیں،
اِرْتَبَكَ فِي الْاَمْرِ۔ جب کوئی کسی آفت میں پھنس جائے اُس میں سے نکل نہ سکے۔
اِرْتَبَكَ وَاللّٰهِ الشَّيْخُ۔ بوڑھا قسم خدا کی پھنس گیا۔

رَبْلٌ۔ بہت ہونا۔
تَرْبِيْلٌ۔ ایک قسم کا درخت ہے رَبَل اُس کو بونا، اُگانا، بہت ہونا۔
رَبَلٌ۔ ایک بھاجی ہے جو بہت سبز ہوتی ہے۔
فَلَمَّا كَثُرُوْا وَرَبَلُوْا۔ جب بہت ہوئے اور پھول گئے (یہ تَرَبَّلَ جِسْمُهُ سے ماخوذ ہے، یعنی اُس کا جسم پھول گیا۔ ورم کر گیا)۔
فَاِنَّهُ كَانَ رِيْبَالًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں ایک ٹھگ تھا جو اکیلا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا۔
رَابِلَةُ الْعَرَبِ۔ عرب کے چور ڈاکو (خطابی نے کہا، رَيْبَلٌ بہ تقدیم بائے موحدہ بر یائے تحتانی مروی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ رِيْبَلٌ ہے بہ تقدیم یائے تحتانی بر بائے موحدہ) (عرب کے لوگ کہتے ہیں):
ذِئْبٌ رِيْبَالٌ اور لِصٌّ رِيْبَالٌ۔ اکیلا بھیڑیا، اکیلا چور (شیر کو بھی رِيْبَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)۔
كَاَنَّهُ الرِّيْبَالُ الْهَصُوْرُ۔ جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا پھاڑنے والا۔

اَرْبَلٌ۔ ایک شہر کا نام ہے۔
رِبَاءٌ یا رُبُوْءٌ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا۔
رَبْوٌ۔ سانس پھول جانا، ہلنا (جیسے رُبُوْتٌ)۔
تَرْبِيَةٌ۔ پالنا، پرورش کرنا۔
مُرَابَاةٌ۔ سود پر روپیہ دینا۔

Marfat.com

اِرْبَاءٌ۔ سُود لینا۔

فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا، اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔

وَالْفَضْلُ رِبُوًا۔ زیادہ سُود ہے۔

مَنْ اَجْبٰی فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیت کو اُس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی (جس کو سُود خواروں نے ایجاد کر لیا ہے کہ ایک چیز سَو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض فروخت کی، پھر وہی چیز اسّی روپے نقد کو اُس سے خرید لی) اُس نے سُود کا معاملہ کیا۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ سُود کے گناہ کے ستّر درجے ہیں، ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سُود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی (قرآنِ حکیم اور احادیثِ رسولِ کریمؐ کی نصوص کی رُو سے سُود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا دونوں، خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے، محتاج ہو یا غیر محتاج۔ اب حنفیہ نے جو کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے یا فتاوٰے قنیہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سُود دینا درست ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

فَتَرْبُوْا فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ وہ پروردگار کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ۔ فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے، اِس سے معلوم ہوا کہ بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)۔

رَبْوَةٌ یا رُبْوَةٌ۔ ٹیلا، ٹبہ

مَنْ اَبٰی فَعَلَيْهِ الرِّبْوَةُ۔ جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اُس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اِس حدیث اور دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے، اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ امام ابنِ قیم نے کتابُ القضاء میں اِس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاکم اسلام سزائے مالی دے سکتا ہے)۔

مَنْ اَقَرَّ بِالْجِزْيَةِ فَعَلَيْهِ الرِّبْوَةُ۔ جو شخص زکوٰۃ کے خیال سے (کہ زکوٰۃ دینا ہوگی) مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا پڑے گا (اُس پر جزیہ (ٹیکس) لگایا جائے گا)۔

اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِمْ رُبِّيَّةٌ وَّلَا دَمٌ۔ اُن کو نہ سود دینا ہوگا نہ جو جاہلیت کے زمانہ میں انھوں نے خون کیا ہو اس کا مواخذہ ہوگا (ایک روایت میں رُبْيَةٌ ہے یہ دونوں رِبَا سے ماخوذ ہیں اور قیاس کی رُو سے رُبْوَةٌ کہنا تھا اب رُبِّيَّةٌ ایک سکّہ کا نام ہے جس کو روپیہ کہتے ہیں۔ چاندی کا سکّہ جو ہندوستان میں رائج ہے)۔

لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ (انصار نے جنگِ اُحد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح ہم کو قریش پر غلبہ ملا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ لیں گے (اس سے دُوگنے اور تین گُنے ان کے آدمی ماریں گے)۔

مَالَكِ حَشْيَا رَابِيَةً۔ تجھ کو کیا ہوا ہے تیرا دم چڑھ رہا ہے، سانس پھول رہی ہے۔

اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ۔ جتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا تھا، اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا تھا۔

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً۔ اُس کی سانس پھول جائے گی (وہ پھونک نہ سکے گا)۔

كَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا كَالرَّابِيَةِ۔ گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح۔

رُبْيَةٌ۔ کے معنی ربا، سُود۔

اَلرِّبٰوا فِی النَّسِيْئَةِ۔ سُود اُدھار میں ہوتا ہے (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں، لیکن ایک نقد ہو

دو۔ الدوحار۔ اور جنس ایک ہو تو بھی سُود ہوگا، جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)۔

لَارِبٰوا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ۔ اگر دونوں طرف نقد النقد ہوں (اور اتحادِ جنس کی صورت میں وزن یا ناپ برابر ہو، اور اختلافِ جنس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہو) تب بھی سُود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقد النقد دونوں طرف تو وہ سُود نہ ہوگا)۔

اٰخِرُ مَا نَزَلَتْ اٰیَةُ الرِّبٰوا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّیْبَةَ۔ سُود کی آیت (اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا) آخر میں اتری ہے (تو اِس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہو سکتی) اِس لئے سُود اور جس میں سُود کا شبہہ ہو دونوں کو چھوڑ دو۔

اِنَّ النَّبِیَّ صلعم قُبِضَ مِنَّا وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا فِی الرِّبَا بَیَانًا شَافِیًا۔ (حضرت عمر رضؓ نے کہا) آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی اور سُود کے باب میں آپ نے اچھا مفصل طور سے بیان نہیں فرمایا۔ (آپؐ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ اُن کو مساویانہ وزن پر بیچو۔ جو زیادہ دے گا یا لے گا، اس نے سُود دیا اور لیا۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں۔ سونا، چاندی، گیہوں، جَو، کھجور، نمک۔ اب اِن چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سُود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سُود کی ایک علت نکالی، کسی نے قدر و جنس، کسی نے طعم و ثمنیۃ، کسی نے اقتیات اور اِدّخار جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہلِ حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارعؑ نے بیان فرمایا، سُود انہی میں منحصر رہے گا۔ اور اللہ تعالٰی اپنی کتاب میں فرماتا ہے لا تقولوا ھٰذا حلال و ھٰذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب)

اَرْبَی الرِّبَا اَلْاِسْتِطَالَةُ فِیْ عِرْضِ الْمُؤْمِنِ۔ سب سے بڑھ کر سُود یہ ہے، کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا۔ (یعنی حق سے زیادہ اُس کی بے عزتی کرنا۔ لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جاتی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے۔ طیبی نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو۔ مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزتی کر دینا درست ہے۔ اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے۔ بعض نے فاسق معلن، یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی غیبت بھی درست رکھی ہے)

وَلَا الرُّبَّا۔ وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے، جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو۔

کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّہٗ۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

اَلرَّبْوَةُ ذَاتُ قَرَارٍ نَجَفُ الْکُوْفَةِ۔ ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کوفہ کا نجف ہے۔

اَلرِّبَا رِبَوَانِ یا رِبَاءَانِ۔ سُود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے، دوسرے کا درست نہیں جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو ہدیہ ارسال کرے۔ اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درم دے اِس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم رَتَبٌ فِی الْجَنَّةِ۔ آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے۔ (ایک روایت میں رُتَبٌ فِی الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)۔

Marfat.com

دِرْهَمُ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعِيْنَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ۔ سُود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے۔

بابُ الراء مع التاء

رَتْبٌ یا رُتُوْبٌ۔ سخت ہونا، سیدھا ہونا، جم جانا۔
عَيْشٌ رَاتِبٌ۔ ہمیشہ قائم رہنے والا عیش۔
رَوَاتِبُ۔ مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو معینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔
تَرْتِيْبٌ۔ ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا۔
اِسْتِتَابٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔
رَتَبَ رُتُوْبَ الْكَعْبِ۔ بھالے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا قوی ہے)۔
كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَحْجَارُ الْمَنْجَنِيْقِ تَمُرُّ عَلٰى اُذُنِهٖ وَمَا يَلْتَفِتُ كَاَنَّهٗ كَعْبٌ رَاتِبٌ۔ عبداللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجنیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) اُن کے کان پر سے گزرتے تھے، وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہ ہو)۔
مَنْ مَاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا۔ جو شخص اِن مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہوا) تو اس کا حشر اسی پر ہوگا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)۔
مَنْ مَاتَ فِيْ وَقْفَاتِهَا خَيْرٌ مِمَّنْ مَاتَ فِيْ مَرَاتِبِهَا (حذیفہؓ نے جس دن حضرت عثمان غنیؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مرجائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے تنگ و تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اِس فتنہ کا بار بار جوش ہوگا اور بار بار دھیما بھی ہونا رہے گا۔ لہٰذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مرجائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے)۔
اَلسُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ۔ وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)۔
يُصَلِّيْ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاَيَّامِ۔ نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر، پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب اور بعد میں عشاء)
قَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ۔ میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے۔
رُتْتَةٌ یا رُتَّةٌ۔ توتلاپن۔
رَتٌّ۔ رئیس، نر سور، قوی۔ (اِس کی جمع رُتُوْتٌ ہے)
رَاٰى رَجُلًا اَرَتَّ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَهٗ۔ آپؐ نے ایک توتلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا، پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔
رَتْجٌ۔ بند کرنا۔
رَتَجٌ۔ زبان بند ہو جانا۔
اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَلَا تُرْتَجُ۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے۔
اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلعم بِاِرْتَاجِ الْبَابِ۔ آنحضرتؐ نے دروازہ بند کر دینے کے لئے ہم کو حکم دیا۔ (عرب کے لوگ کہتے ہیں:
اَرْتَجْتُ الْبَابَ۔ یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا۔
فَقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ اُرْتِجَ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضالین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے رک گئے (آواز بند ہو گئی)
رِتَاجٌ۔ دروازہ کو بھی کہتے ہیں۔
جَعَلَ مَالَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ۔ اُس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)۔
كَانَتِ الْجَرَادُ تَاْكُلُ مَسَامِيْرَ رُتُجِهِمْ۔ ٹڈیاں اُن کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کیلیں کھاتی تھیں۔ (اس قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کیلیں تک کھا گئیں)۔
اَرْضٌ ذَاتُ رِتَاجٍ۔ دروازے والی زمین۔

Marfat.com

دَارِبَجْ۔ مدینہ میں ایک محل کا نام تھا۔
اُرْتِجَ عَلَى الْقَارِیْ۔ پڑھنے والا رُک گیا (آگے نہ پڑھ سکا)
فَاُرْتِجَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلعم اِبْنُكِ اِبْنُكِ (فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں) آنحضرتؐ نے فرمایا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا (یعنی جناب امیر)۔
رَتْعٌ۔ فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا۔
اِرْتَاعٌ۔ کھلانا، پلانا، چارہ اُگانا۔
اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُرْبِعًا مُرْتِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اُگائے۔
فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ۔ اُن میں بعض نے اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔
فِی شِبَعٍ وَرِیٍّ وَرَتْعٍ خوب سیری، تازگی، افراط اور ارزانی کی حالت میں۔
اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ جب تم بہشت کی کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پیو یعنی خوب اللہ کی یاد کرو، جو بہشت کی کیاریوں میں چہک کر کھانے پینے کا سبب ہے)۔
مَنْ يَرْتَعُ حَوْلَ الْحِمٰی يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَهٗ۔ جو محفوظ چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اُس کے اندر بھی گھس جائے (یعنی ممنوعات و محرمات اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں اُن کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہیے، جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک رہے یعنی مشتبہ کاموں کو اختیار کرے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)
اِنِّیْ وَاللّٰهِ اُرْتِعُ فَاُشْبِعُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبرگیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا)۔
اَسْمَنَنِی الْقَيْدُ وَالرَّتْعَةُ یا وَالرَّتَعَةُ۔ مجھ کو بیڑی اور خوب کھانے پینے نے موٹا کر دیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج کے جواب میں کہا، جب اُس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)
فِیْ اَيِّهِمَا كُنْتَ تَرْتَعُ۔ تو کس رمنہ میں چرائے گا؟ (جہاں کی گھانس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھانس ابھی کسی نے چری ہو۔ یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ نے دی)
رَتْقٌ۔ بند کرنا (جیسے فَتْقٌ چیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور حاکم کو اس طرح کہتے ہیں کہ:
اَلْفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ یعنی امور ریاست کو کھولنے اور بند کرنے اور کشادہ اور تنگ کرنے والا۔)
وَارْتُقْ فَتْقَنَا۔ ہماری شکستگی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر خرابی کی اصلاح کر دے)۔
رَتَقٌ۔ عورت کی شرمگاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے۔
رَتْكٌ یا رَتَكٌ یا رَتَكَانٌ۔ اونٹ کا پویہ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر۔
اِرْتَاكٌ۔ اونٹ کا پویہ چلانا (دوڑانا)۔
تُرْتِكَانِ بَعِيْرَيْهِمَا۔ اپنے اونٹوں کو دوڑا رہی تھیں، کُدائی ہوئی جا رہی تھیں۔
رَتَلٌ۔ مرتب ہونا، اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ
رَتِلَ الثَّغْرُ۔ دانت برابر ہیں (اونچے نیچے کھونڈے نہیں)
كَانَ يُرَتِّلُ اٰيَةً اٰيَةً۔ آنحضرتؐ ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے (حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے (اس طریقہ سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں)۔
تَرَتُّلٌ فِی الْقِرَاْءَةِ۔ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ (ایسے ہی تَرْسِیْلٌ اور تَرَسُّلٌ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں۔)
كَانَ فِیْ كَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ یا تَرْتِیْلٌ (راوی کا شک ہے کہ آیا تَرْتِیْلٌ کہا یا تَرْسِیْلٌ کہا اگرچہ معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی ہیں۔ بعض نے کہا تَرْتِیْلٌ یہ ہے

کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے اور ترسیل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے،
ترتیل القرآن حفظ الوقوف وبیان الحروف حضرت علی رضنے فرمایا، قرآن کی ترتیل یہ ہے کہ وقوف کا خیال رکھے (خصوصاً وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑ دینا ضرور ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ سننے والے کو ہر حرف صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ ریتی کی طرح اس کو پھیلا دے امام جعفر صادق نے فرمایا، ترتیل یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے تو اس سے پناہ مانگے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت کا ذکر ہے تو اس کا سوال کرے۔)

ثم قرأ الحمد بترتیل۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھے، ترتیل کے ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے ترتیل کو واجب کہا ہے اس نے ترتیل سے یہ مراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سنائی دے اور ایک دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے۔ میں کہتا ہوں ترتیل کے وجوب میں کیا شک ہے جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورتّل القرآن ترتیلا۔ لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں پہ تراویح میں قرآن کو اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ حرف برابر ادا نہیں ہوتے نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفاظ وقف لازم پر بھی نہیں ٹھہرتے۔ اِس طرح قرآن پڑھنے یا سننے میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے اس طرح پورے قرآن کو ختم کرنے سے کئی درجہ یہ بہتر ہے کہ الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیں۔ اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں ہے اگر عمدہ قاری خوش الحان میسر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار محنت اٹھانا اور وبال مول لینا نری نادانی ہے۔)

رتح۔ توڑنا کوٹنا، ناک توڑنا، پیدا ہونا، رتم کھا کر بیہوش ہو جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گل خیرو کی طرح اور بیج مسور کی طرح ہوتا ہے)۔

فی کل شیء صدقۃ حتی فی بیانک عن الأرتم۔ ہر چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان شکستہ ہو (اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اُس کی طرف سے گفتگو کرنے میں بھی۔ (نہایہ میں ہے کہ أرتم بمعنی أرتّ ہے۔ یعنی جو اچھی طرح پر بات نہ کر سکے توتلا ہو) (ایک روایت میں أرثم ہے ثائے مثلثہ سے، اس کا بیان آگے آئے گا)

نھی عن شدّ الرتائم۔ آپ نے یادداشت کے لئے اُنگلیوں میں تاگے باندھنے سے منع فرمایا۔

رتائم جمع ہے رتیمۃ کی، وہ تاگا جو اُنگلی میں کوئی بات یاد آنے کے لئے باندھا جائے۔

فلم یرتموا۔ انھوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

ما رتم فلان بکلمۃ۔ اُس نے ایک کلمہ بھی منہ سے نہیں نکالا۔

رتن۔ ملانا، خلط ملط کرنا۔

مرتنۃ اور مرتّنۃ۔ چربی لگائی ہوئی روٹی۔

رتو۔ باندھنا قوی کرنا، لٹکانا، کمزور کرنا، اشارہ کرنا، جیسے رتو سے، ملانا۔

راتی۔ اللہ والا عالم متبحر۔

الحساء ترتو فؤاد الحزین۔ ہریرہ، غمگین کے دل کو قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسلی ہوتی ہے۔)

ادنی یا فاطمۃ فدنت رتوۃ ثم قال ادنی یا فاطمۃ فدنت رتوۃ۔ فاطمہؓ نزدیک آ! وہ ایک قدم آگے آئیں۔ پھر فرمایا، فاطمہؓ نزدیک آ، وہ اور ایک قدم نزدیک آئیں۔

یتقدم العلماء یوم القیامۃ برتوۃ۔ اہل علم قیامت کے روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے۔

فیغیب فی الأرض ثم یبدو رتوۃ۔ زمین میں غائب

ہوجاتا ہے پھر ایک تیرگی اوپر نمایاں ہوتا ہے۔

بابُ الراءِ مع الثاءِ

رَثِئَ۔ دودھ کو دہی ڈال کر پھاڑ دینا، گاڑھا کر دینا، ملانا، مارنا، ٹھہر جانا۔

رَثِیْئَۃٌ۔ وہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے یا دہی اُس پر ڈالا جائے۔ اور ہدیہ تحفہ۔

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِیْئَۃً اَوْ صَرِیْفًا۔ میں تو ایک قدح دودھ کا (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) دہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں۔

اَلرَّثِیْئَۃُ تَفْثَاءُ الْغَضَبَ۔ تحفہ اور ہدیہ غصے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)۔

مَا شَیْءٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ تُغِبُّ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْوَدِیْقَۃِ۔ وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہو جس کی گرمی ٹھنڈے صاف ستھرے پانی سے توڑی گئی ہو سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے۔

رَثٌّ۔ پرانا خراب خستہ گھر کا سامان۔

رَثَاثَۃٌ اور رُثُوْثَۃٌ مصدر ہے۔ یعنی پرانا ہونا میلا کچیلا ہونا، بدحال ہونا۔

عَفَوْتُ لَکُمْ عَنِ الرِّثَّۃِ۔ میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرَّثِیْئَۃِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

اِنَّہٗ عَرَّفَ رِثَّۃَ اَھْلِ النَّھْرِ فَکَانَ اٰخِرُ مَا بَقِیَ قِدْرٌ۔ انھوں نے نہر والوں کی بدحالی (مفلسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی

ھٰؤُلَاءِ قَدْ اَخْطَرُوْا لَکُمْ رِثَّۃً وَّ اَخْطَرْتُمْ لَھُمُ الْاِسْلَامَ۔ ان پارسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمھارے پاس رکھا، اور تم نے اسلام کا سا عمدہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بنا لیتے تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دینِ باطل پر رہنے دیا تو انھوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)۔

وَعِنْدَہٗ مَتَاعٌ رَثٌّ وَّ مِثَالٌ رَثٌّ۔ ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور ردّی) سامان تھا اور ایک بچھونا بھی خراب کم قیمت

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ بِہِ الزُّبَیْرُ یَقُوْدُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِہٖ۔ وہ اُحد کے دن زخمی پڑے تھے، حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے۔ (یہ اِرْتِثَاثٌ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں۔ اسی سے ہے رَثِیْثٌ بمعنی جَرِیْحٌ یعنی زخمی، جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)۔

فَجُمِعَتِ الرِّثَاثُ اِلَی السَّائِبِ۔ سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رَثٌّ اور رِثَّۃٌ کی)۔

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ الْجَمَلِ وَبِہٖ رَمَقٌ۔ وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذرا سی جان باقی تھی۔

فَرَاٰنِیْ مُرْتَثًّا۔ مجھ کو شکستہ حال ناتواں کمزور دیکھا

قِرَاءَتِیْ مُرْتَثَّۃٌ۔ میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)۔

فَیُجِیْبُہُ الْاَشْقٰی عَلٰی رُثُوْثَۃٍ۔ وہ بدبخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جواب دے گا رَثَّ اور اَرَثَّ ناتواں ہوا کمزور ہوا، ذلیل و خوار ہوا۔

رَثْدٌ۔ تلے اوپر جمانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا۔

رَثَدٌ۔ گدلا ہونا۔

اِرْثَادٌ۔ تر زمین تک پہنچنا (جس کو ثریٰ کہتے ہیں)

اِرْتِثَادٌ بمعنی رَثَدٌ ہے۔

رِثْدَۃٌ۔ خانہ بدوش لوگ۔

ھَلْ لَکَ فِیْ رَجُلٍ رَثَدَتْ حَاجَتُہٗ وَطَالَ اِنْتِظَارُہٗ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گے، جس کے کام آپ نے تہ بہ تہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی

اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے (آپ نے اُن کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے کہ آپ کب اس کی سنتے ہیں، اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔

مَرْثَدٌ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

رَثَعٌ۔ لالچ، حرص، طمع۔

رَاثِعٌ۔ لالچی، دنی، کم ہمت، خسیس، بُرے لوگوں سے دوستی رکھنے والا۔

يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ مُلْقِيًا لِلرَّثَعِ۔ قاضی ایسا شخص ہونا چاہیے جس نے لالچ کو نکال ڈالا ہو (اس کو روپیہ پیسہ کی طمع نہ ہو)۔

رَثْمٌ۔ توڑنا۔

رَثَمٌ گھوڑے کی ناک یا اوپر کے لب پر سفیدی ہونا جو ناک تک پہنچی ہو۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَرْثَمُ الْاَقْرَحُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی ناک اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو، پیشانی پر بھی سفیدی ہو

بَيَانُكَ عَنِ الْاَرْثَمِ صَدَقَةٌ۔ تو اگر اس شخص کی طرف سے گفتگو کرے جو اچھی طرح بات نہ کر سکتا ہو تو صدقہ کا ثواب ملے گا (یہ رَثِيمُ الْحَصٰى سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ کنکریاں جو چلنے والوں کے پاؤں سے ٹوٹ کر باریک ہو گئی ہوں۔ یا رَثَمْتُ اَنْفَهٗ سے، یعنی میں نے اس کی ناک توڑ کر خون آلود کر دی، گویا اس کا منہ توڑ ڈالا گیا ہے وہ اچھی طرح بات نہیں کر سکتا)۔

رَثْوٌ۔ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَا الْحَدِيْثَ۔ بات کو یاد رکھا، یا اس کو بیان کیا۔

رَثْوٌ بمعنی رَثْيَةٌ بھی آیا ہے، اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

رَثْيٌ یا رِثَاءٌ یا رِثَايَةٌ یا مَرْثَاةٌ یا مَرْثِيَةٌ مُردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا۔

رَثَاْتُهٗ۔ ہمزہ سے بھی مستعمل ہے، بہ معنی رَثَيْتُهٗ۔ یعنی میں اُس پر رویا۔

مَرْثِيَةٌ۔ اس منظوم کلام کو کہتے ہیں، جو کسی متوفی کے حالات اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے اس پر لوگوں کو رُلانے اور رنج دلانے کے لئے کہا جائے۔

مَرْثَاةٌ بھی اسی کو کہتے ہیں۔

مَرَاثِيْ۔ اس کی جمع ہے۔

اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهٖ اِلَيْكَ مَرْثِيَةً لَّكَ مِنْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ۔ (شداد بن اوس کی بہن نے آنحضرت کے پاس افطار کرنے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور کہنے لگی، یا رسول اللہ) دن کا طول اور گرمی کی شدت دیکھ کر میرا دل دُکھ گیا اس لئے میں نے یہ پیالہ بھیجا (کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں تاکہ سارے دن کی بھوک اور پیاس کا ازالہ ہو سکے) یہ رَثٰى لَهٗ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اُس پر رحم کیا، مہربانی کی یا اس کا حال دیکھ کر دل دُکھ گیا، رقت طاری ہو گئی۔ بعضوں نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا۔ مَرْثَاةً لَّكَ کیونکہ اہل عرب زندہ شخص کے لئے اس طرح کہتے ہیں: رَثَيْتُ لَهٗ رَثْيًا وَّ مَرْثَاةً اور مُردہ کے لئے کہتے ہیں: رَثَيْتُهٗ مَرْثِيَةً۔ (کذا فی النہایہ۔)

نَهٰى عَنِ التَّرَثِّيْ۔ آپ نے میت پر رونے سے اس پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ: ہم اہل حدیث حضرات اس حدیث کے بموجب بھی اور اُس حدیث کے تحت بھی، جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہیے، امام حسینؓ کے غم میں مجالس مرثیہ خوانی اور نوحہ اور بکا کو جیسے امامیہ کے یہاں ہوتا ہے، ناجائز جانتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت اور الفت نہیں رکھتے اہل حدیث تو اپنے پیغمبرؐ کے عاشق ہیں اور پیغمبرؐ کے عشق کی وجہ سے آپ کے اہل بیت اور صحابہ سے بھی دلی محبت رکھتے ہیں وکفی باللہ شہیدا۔ پیغمبر صاحب اور آپ کے اہل بیت کرام

Marfat.com

علیہم السلام کی محبت یہ ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں، آپ کی پیروی کو ہر شخص کی پیروی پر مقدم جانیں، افعال اور اقوال اور عادات اور خصائل میں آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی متابعت کرتے رہیں۔ اگر عمل اس طرح پر نہ ہوا تو یہ ادعائے محبت، مثلاً مجلس میلاد کرانا یا مجلس عزا اور مرثیہ خوانی کرانا آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا

يَرْثِي لَهُ۔ آں حضرتؐ (سعد بن خولہ کے لئے) رنج کرتے تھے (کہ باوجود ہجرت کے وہ مکہ میں مر گئے یا مکہ میں بلا عذر ٹھہر گئے)۔

رَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ آنحضرتؐ نے سعد بن خولہ پر رنج کیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا مرثیہ کہا، ان کے مناقب بیان کئے۔ کرمانی نے کہا کیونکہ یہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میت کے محاسن اور مناقب بیان کرنا نظم میں یا نثر میں منع نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ نے آں حضرت کا مرثیہ کہا:-

ماذا علی من شم تربة احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لو انها صبت علی الایام صرن لیالیا

منع یہ ہے کہ رنج کی محفل کرے لوگوں کو رونے رلانے پر برانگیختہ کرے، جیسے امامیہ کیا کرتے ہیں۔)

باب الراء مع الجیم

رَجْبٌ۔ شرم کرنا، ہیبت کرانا، ڈرنا، بڑائی کرنا۔

رَجَبٌ۔ گھبرانا، شرم کرنا۔

أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اس کی ٹاٹ (دہنی) ہوں جس سے خارشت رفع کی جاتی ہے اور میں ہی اس کے کھجور کا وہ درخت ہوں جس کے گرد اڑان بنائی جاتی ہے (اس خیال سے کہ کہیں لمبائی یا میوے کے بوجھ کے سبب وہ گر نہ پڑے۔ بعض نے کہا ترجیب یہ ہے کہ ایک دو شاخہ لکڑی لے کر درخت کو اس پر ٹکا دیں۔ بعض نے کہا درخت کی شاخیں اور پتے باندھ دینا تاکہ ہوا سے اس کو نقصان نہ پہنچے۔ بعض نے کہا درخت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگانا، تاکہ کوئی اس کا میوہ نہ کھا سکے۔ بعض نے کہا ترجیب سے تعظیم مراد ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

رَجَبَ فُلَانٌ مَوْلَاهُ۔ اس نے اپنے مالک کی تعظیم کی (اسی نسبت سے رجب کا مہینہ رجب کہلاتا ہے۔ کیونکہ عرب اس کی تعظیم کرتے تھے)۔

رَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔ قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے (مضر کا قبیلہ رجب کی بہت عظمت کیا کرتا تھا تو یہ مہینہ ان ہی کی طرف منسوب ہو گیا۔ اور یہ جو فرمایا کہ جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان، اس سے مطلب یہ ہے کہ اصل میں رجب کا مہینہ وہی ہے نہ کہ وہ جس کو اہل عرب آگے یا پیچھے کر کے خواہ مخواہ رجب قرار دیتے)

هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجَبِيَّةَ۔ تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ قربانی ہے جس کو رجب کے مہینے میں کرتے ہیں تم اس کو رجبی کہتے ہو۔

أَلَا تُنَقُّونَ رَوَاجِبَكُمْ۔ تم اپنی گھائیاں صاف نہیں کرتے۔

رَوَاجِبُ۔ انگلیوں کی گرہیں اندر کی طرف۔ اور براجم اوپر کی طرف کی گرہیں۔ (یہ رَاجِبَةٌ یا رُجْبَةٌ کی جمع ہے)

رَجَبٌ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ۔ رجب ایک نہر ہے بہشت میں، (اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے)

رَجٌّ۔ ہلانا، حرکت دینا، ہلنا، بنانا، روکنا۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص جوش مارتے وقت (طغیانی کے موسم میں) سمندر میں سوار ہو، اس کی حفاظت کا ذمہ جاتا رہا (کیونکہ اس نے دیدہ و دانستہ ایک خوفناک اقدام کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں اَرْتَجَ ہے مگر یہ محفوظ نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے اگر محفوظ ہو تو یہ اِرْتَاجٌ سے ہوگا بند کرنے کے

Marfat.com

معنی میں یعنی جب سمندر اپنی طغیانی کے سبب سوار ہونے کا سلسلہ بند کر دے)۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا۔ جب زمین زور سے ہلا دی جائے، خوب زور سے۔

فَتَرْتَجُّ الْاَرْضُ بِاَهْلِهَا۔ (جب صور پھونکا جائے گا تو زمین اپنے لوگوں سمیت (جو اس پر رہتے ہیں) خوب ہلے گی (سخت زلزلہ ہوگا)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَجَّتْ مَكَّةُ بِصَوْتٍ عَالٍ۔ جب آں حضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ ہل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سنائی دی)۔

اَمَّا شَيْطٰنُ الرَّدْهَةِ فَقَدْ كَفَيْتُهُ بِصَعْقَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهِ وَرَجَّةَ صَدْرِهِ۔ رَدْہہ (وہ گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہو جاتا ہے بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بے فکر ہو گیا، اس کو ایک شدید چیخ پہنچی، میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سنا، اس کے سینے کی دھک دھک سنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ تحکیم کے خواستگار ہوئے۔ شیطان کے معنی شریر کے ہیں، عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے۔ کیونکہ دوسری روایت میں خود معاویہ اور ان کے طرفداروں کو فرماتے ہیں اخواننا بغوا علینا۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں، بلکہ صرف صحابیت کا لحاظ کرکے ان کے ذکر کو سب و شتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)۔

فَرَجَّ الْبَابَ رَجًّا شَدِيْدًا۔ اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا۔

اَلنَّاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هٰذَا الشَّيْخِ (حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ، باقی لوگ جاہل اور کندۂ ناتراش ہیں۔

رَجَاجٌ۔ کہتے ہیں دبلی اور لاغر بکریوں کو، اور عام کمزور کم قدر لوگوں کو)۔

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّجُ فِيْمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتّٰى يُعْقَدَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَاِذَا عُقِدَ عَلَى الْاِيْمَانِ قَرَّ۔ دل، سینے اور گلے کے درمیان اُلٹا رہتا ہے (حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے (اس کا اضطراب رفع ہوتا ہے۔ اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے کچھ بہرہ اندوز فرمایا ہے، بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطلقاً سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے، دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک بُرے نتیجے کو اپنی سو تدبیری کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح ان تدبیروں میں غلطاں اور پیچاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے۔ اس کو خداوند کریم اور اس کی تقدیر پر تو اعتماد ہوتا نہیں، اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو یہی تردد کیا کم ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ مبادا ایسا نہ ہو کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں۔ برخلاف ایمان دار کے اس کا بھروسا ہر حال میں خداوند کریم پر ہوتا ہے اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہتا ہے، دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہو جاتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں، وہ دنیا کو محض فانی اور چند روزہ سمجھ کر اس کی تکالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش و عشرت کا خیال کرکے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے)

رُجُوْحٌ یا رُجْحَانٌ۔ غالب ہونا، بڑھ جانا، زیادہ ہونا، وزن دیکھنا، بھاری ہونا، حلیم اور بردبار ہونا۔

تَرْجِيْحٌ اور اِرْجَاحٌ زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر

Marfat.com

مقدم رکھنا۔

رَاجِحٌ۔ جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو۔

مَرْجُوْحٌ۔ جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو۔

اِنَّهَا كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ حضرت عائشہؓ زفاف سے پہلے) ایک رسّی پر جھول رہی تھیں۔

اُرْجُوْحَةٌ اور مَرْجُوْحَةٌ۔ وہ رسّی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پہ باندھ دیئے جاتے ہیں اور بچے اُس پر جھولتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے بیچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو بچے بیٹھ کر اُس پر جھولتے ہیں)۔

اِرْجِحْنَانٌ۔ جُھک جانا، مائل ہونا، بھاری ہونا۔

فِيْ حُجُرَاتِ الْقُدْسِ مُرْجَحِنِّيْنَ۔ پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے۔

فَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ۔ اونچا ہونے کے بعد پھر جُھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَةٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا، بے قرار ہونا۔

رِدْفٌ رَجْرَاجٌ۔ وہ سرین جو چلنے میں ہلتا رہے۔

رَجْرَاجَةٌ۔ وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو۔

كَتِيْبَةٌ رَجْرَاجَةٌ۔ بڑا جھنڈا لشکر۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ كَرِجْرِجَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ يا كَرِجْرَارَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ۔ قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی، جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے، پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔

رِجْرِجَةٌ۔ حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہے گدلا کیچڑ ملا ہوا۔

نَصَبَ قَصَبًا عَلَّقَ عَلَيْهَا خِرَقًا فَاتَّبَعَهُ رِجْرِجَةٌ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک سینٹھا (بانس) کھڑا کرکے اس پر چیتھڑے لٹکا دیئے پھر چند پاگل بے وقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجْزٌ۔ وہ منظوم کلام پڑھنا، جس کے سب مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں۔

اُرْجُوْزَةٌ۔ قصیدہ یا منظوم کلام۔

تَرْجِيْزٌ بمعنی رَجْزٌ ہے۔

تَرَجُّزٌ۔ رجز پڑھنا، پے در پے گرجنا، دیر سے حرکت کرنا۔

تَرَاجُزٌ۔ قصیدہ یا بیت بازی کرنا۔

رَاجِزٌ۔ رجز بنانے والا۔

لَقَدْ عَرَفْتُ الشِّعْرَ رَجَزَهٗ وَهَزَجَهٗ وَقَرِيْضَهٗ فَمَا هُوَ بِهٖ (جب قریش نے آنحضرت کو شاعر کہا تو ولید بن مغیرہ کہنے لگا) میں تو شعر کی ہر ایک قسم رجز اور ہزج اور قریض سب پہچانتا ہوں مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعر کی ایک بحر ہے جو میدانِ جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ۔ جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوتِ قرآن کا ثواب نہ ہوگا۔ رجز کو اس بارے میں یوں خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قصیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے)۔

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو "مرتجز" کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)

اِنَّ مُعَاذًا اَصَابَهُ الطَّاعُوْنُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا۔ معاذؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کہنے لگے، میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔

رِجْزٌ۔ (بہ کسرۂ را) عذاب اور گناہ، بلا اور مصیبت۔

رِجْزُ الشَّيْطٰنِ۔ شیطان کا وسوسہ، احتلام۔

كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ۔ صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام اور مشقت اور سفر کی حالت میں، کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ غزوۂ خندق میں صحابہؓ نے رجز پڑھا، اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ حربی نے کہا آں حضرتؐ

Marfat.com

کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی، جو منہوک یا مشطور تھی، اور
خلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں شعر
میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار
موزوں نکل آئے اس کو شعر نہیں کہتے، جیسے قرآن کی کئی آیتیں
موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے کبھی پوری ایک
بیت نہیں پڑھی، پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا اور دوسرا
پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا۔ مثلاً لبید کا یہ مصرعہ پڑھا «الا کل
شیء ما خلا اللہ باطل» اور دوسرا «وکل نعیم لا
محالۃ زائل» چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ «ویاتیک
بالاخبار من لم تزود» پڑھا اور پہلا مصرعہ «ستبدی
لک الایام ما کنت جاھلا» چھوڑ دیا)

اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ۔ طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل
پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انھوں نے حق تعالے کے حکم
کی نافرمانی کی تھی، ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے
مگر مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے جیسا کہ
دوسری روایت میں مذکور ہے)۔

رُجْزٌ۔ پلیدی، بتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب۔

رِجْسٌ یا رَجَسٌ یا رَجِسٌ۔ پلیدی نجاست گناہ، وہ کام جس
پر عذاب ہو، برا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہے کہ رجس
اور نجس دونوں ہم معنی ہیں۔ لیکن رجس کا استعمال اکثر اس
پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر
ہوتا ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو)۔

رَجْسٌ۔ اونٹ کا آواز کرنا، گرجنا۔

اِرْجَاسٌ۔ پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر
سے جو کنویں میں ڈالا جاتا ہے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ۔ میں تیری پناہ میں
آتا ہوں ہر ناپاک پلید سے (فراء کہا جب نجس کا لفظ شروع
میں استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے
تو نجس بہ فتحہ نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لا کر
اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو بکسرۂ جیم استعمال کرتے ہیں۔
مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں رِجْسٌ بہ سکون جیم اور کسرۂ نون پڑھنا
چاہئے بروزن رِجْسٌ کیونکہ رجس کے بعد اس کا استعمال اسی
طرح ہوتا ہے)۔

نَھٰی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِرَوْثَۃٍ وَّقَالَ اِنَّھَا رِجْسٌ۔
آنحضرتؐ نے گھوڑے یا گدھے یا خچر کی لید سے استنجا کرنے کو منع
فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہے (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب
پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں رِکْسٌ
ہے معنی وہی ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْتَجَسَ
اِیْوَانُ کِسْرٰی۔ جب آں حضرتؐ پیدا ہوئے تو کسریٰ (بادشاہ
ایران) کا محل لرز گیا (اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنائی دی
گویا یہ اشارہ تھا ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں
کی حکومت وہاں قائم ہونے کا)۔

اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَوَجَدَ رِجْسًا اَوْ
رِجْزًا۔ جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو، پھر پلیدی کا گمان پیدا
ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو
نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بدبو پائی اُس وقت حدث کا
یقین ہوگا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے، نماز نہ چھوڑے
اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلتے ہیں اور ایک کلی
قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان
سے نہیں ہو سکتا)۔

رَجَسٌ۔ برا کام کیا۔

یَنْھٰی عَنِ التَّرَجُّسِ (روزے میں) نرگس کا پھول
سونگھنے سے منع کرتے تھے۔ شَمُّوا النَّرْجِسَ وَلَوْ فِی الْیَوْمِ مَرَّۃً وَّ
لَوْ فِی الشَّھْرِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی السَّنَۃِ مَرَّۃً وَّلَوْ فِی
الْعُمْرِ مَرَّۃً۔ نرگس کا پھول سونگھو ہر دن میں ایک بار یہ نہ
ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نہ
ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک دانہ ہے جنون اور

Marfat.com

جذام اور برص کا اور اُس کو نرگس ہی کاٹتا ہے)۔

رَجْعٌ۔ پھیر دینا (جیسے مَرْجِعٌ ہے)۔

رُجُوْعٌ۔ لوٹنا۔

تَرْجِيْعٌ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کہنا۔

رَجْعٌ۔ گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش

فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔ (اگر مال میں دو شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق) دوسرے شریک پر رجوع کرلیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں دوسرے کی تیس ملی جلی تھیں، اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے ایک مسنہ لیا اور تیس کے بدل ایک تبیعہ، تو مسنہ والا ۳/۴ اپنے شریک سے اور تبیع والا ۳/۴ اس سے مجرالے، اگر تحصیلدار نے ایک شریک سے ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک سے مجرا نہیں لے سکتا نہایہ میں ہے کہ تراجع کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں، ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ پہچانتا ہو۔ اب تحصیلدار ان میں سے ایک بکری لے لے تو جس شریک کی بکری لی گئی ہو، وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک سے مجرالے)۔

اِنِّي ارْتَجَعْتُهَا بِإِبِلٍ فَسَكَتَ (آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی، تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیل دار کو زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانوروں کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہوگئے (نہایہ میں ہے کہ ارتجاع ۔ یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اُس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔

كَيْفَ تَشْكُوْنَ الْحَاجَةَ مَعَ اجْتِلَابِ الْمِهَارَةِ وَ ارْتِجَاعِ الْبِعَارَةِ (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہؓ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو، تم تو گھوڑوں کے بچھیرے نکالتے ہو، ان کو بیچ کر جوان اونٹ خریدتے ہو۔

رَجْعَةُ الطَّلَاقِ۔ طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھر مل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔

فَاِنَّهُ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَ يُوْقِظَ نَائِمَكُمْ۔ بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجد کی) نماز پڑھ رہا ہو اُس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھالے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اُس کو جگادے (تہجد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) نہایہ میں ہے کہ قائمکم منصوب ہے اور مفعول ہے لیرجع کا اور یرجع لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ یہاں متعدی ہے تاکہ یُوْقِظَ نَائِمَكُمْ کا جوڑ ہو جائے۔ کرمانی نے کہا قَائِمُكُمْ مرفوع اور منصوب دونوں ہو سکتا ہے، مرفوع رجوع سے اور منصوب رجع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا "اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے")

كَانَ يُرَجِّعُ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ آنحضرتؐ فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے، چونکہ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار تھے، لہٰذا اُس کی حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہو گیا)

تَرْجِيْعُ الْاَذَانِ۔ اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) كَانَ لَا يُرَجِّعُ آنحضرتؐ قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی مد شد کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے، جیسے گانیوالوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوٹ اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے۔ اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی۔ اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے، وہ در اصل عمداً نہ تھی بلکہ اونٹ

Marfat.com

کی حرکت سے پیدا ہو گئی تھی)

یُرَجِّعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں، گانے کی طرح آوازیں نکال کر یہ منع ہے۔ دوسری روایت میں ہے :

رَجِّعْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ قرآن پڑھتے وقت خوش آوازی سے پڑھ کیونکہ اللہ تعالےٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ترجیع بمعنی خوش آوازی سے پڑھنا، یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے، لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سُر کے ساتھ، تو یہ منع ہے)۔

نَفَّلَ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ پہلے حملہ میں چوتھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لُوٹ کا (یہ اِس وجہ سے کہ لَوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کرکے غالب آجانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ اَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَاَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے، پھر وہ حج نہ کرے، یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرتے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کر دوں، مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ آنا دشوار ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب کے بعض مشرک رجعت (تناسخ) کے قائل تھے، یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مرجانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے) (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے، وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفعل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں۔ یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا نے جو در اصل یہودی تھا، مسلمانوں کو بگاڑنے اور بہکانے کے لئے اُن میں پھیلایا، اس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں ---- جو اپنے آپ کو اہلِ حدیث کہتے ہیں، ان کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہٗ مرے نہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؒ غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کر چکے ہیں، گو وہ اب مرگیا، اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مرگئے مرکر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا۔ اُس کا یہ کہنا محض ناواقفوں کو دھوکا دینا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو زندہ اور سلامت زمین سے اُٹھا لیا، اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی تو جب حدیث صحیح سے اُن کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور یہ قاعدہ کہ مرکر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدۂ اکثریہ ہے نہ کہ کلیہ۔ حضرت عزیرؑ سو برس تک مُردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب "فیمن عاش من بعد الموت" مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کئی مُردوں کو جلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو۔ اور قرآن میں ہے واحی الموتی باذن اللہ)۔

اِضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَيْكَ۔ مار اور اپنے ہاتھ وہیں رکھ (یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارتے وقت بلند مت کر)۔

حِيْنَ نُعِيَ لَهٗ قُثَمُ اِسْتَرْجَعَ۔ عبداللہ بن عباس کو جب قثم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ (رَجَّعَ اور اِسْتَرْجَعَ دونوں کا ایک

بچ سکتی ہیں، یعنی اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون کہا،

فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّي رَكْعَتَانِ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون کہا (کیونکہ یہ فعل ان کا خلافِ سنت تھا، آنحضرت اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انھوں نے کہا کاش ان چار رکعتوں کے بدلے دو مقبول رکعتیں میرے حصے میں آتیں۔

فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں صفوان رضی اللہ عنہ کے اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی تھی۔

نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نووی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں یہ سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ، ان سب سے استنجا کرنا منع ہے۔ کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید ان کے جانوروں کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔)

غَزْوَةُ الرَّجِيعِ۔ رجیع کا جہاد (جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا، اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلۂ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی

فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ۔ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھے کا اپنی امت کو حکم دو)۔

وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْجِعُ ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب اپنے گھر کو لوٹ کر جاتا تھا۔ (اس تک پہنچ جاتا تھا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مدینہ کی پرلی جانب جاکر پھر مسجد میں واپس بھی آجاتا تھا)۔

لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ ایسا نہ کرنا کہیں میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ، آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں، ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر۔ تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں۔ بعض نے کہا کُفَّارًا سے ناشکرے مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا، محبت عطا فرمائی، اس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو، ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ۔ افسوس ہے کہ اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت تک، اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال و جاہ کی رغبت ان کے دلوں میں سماگئی اور آپس میں لڑنے لگے، جب سے آج تک یہ نااتفاقی برابر قائم ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہوگئے اور سارا ملک و مال جاتا رہا اب ذلیل و محتاج ہوگئے)۔

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ جب ہم (نجاشی بادشاہ والیِ حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا۔

فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ۔ آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں کا جو شخص مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اس کو واپس کردیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا کہ: فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ اس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہوگئی۔ بعض نے کہا یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی۔)

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ۔ آنحضرت صلعم کا جنگِ احزاب سے لوٹنے کا قصہ۔

أَوْ يَرْجِعُ بِمَا نَالَ۔ یا مالِ غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آئے۔

فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ۔ پھر تو دونوں خوب باتیں کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیرخوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل

Marfat.com

سمجھ کر اُس سے باتیں کرنے لگی۔)
فَمَا رَجَعَ اِلَیْہِ السَّیْفَ۔ جب اُس پر تلوار اُٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَفَعَ ہے معنی وہی ہیں۔)
فَسَکَتَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیْہِ۔ خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا۔
لَوْ رَاجَعْتِیْہِ۔ کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا۔
اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا۔ اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آسکتے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اِس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)۔
اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ۔ لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اُٹھک بیٹھک تھی)
فَمَا رَاجَعَہٗ۔ پھر دوبارہ انھوں نے درخواست نہیں دی
وَرَاجَعَ اَبُوْبَکْرٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (جب حضرت علیؓ نے آں حضرتؐ کا خط حضرت ابوبکرؓ سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پاکر) آنحضرتؐ کے پاس آگئے
اَنْ تَرْجِعَ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا۔ ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِقُلُوْبِنَا عِبْرَۃً عِنْدَ تَرْجِیْعِہٖ اے اللہ! جس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اُس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عِبْرَۃٌ بکسر عین، بمعنی نصیحت پذیری اور بفتحہ عین (عَبْرَۃٌ) آنکھوں میں آنسو بھر آنا)۔
مَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا۔ جو ہماری رجعت کا یقین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اُصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیثِ اہلِ بیت دال ہیں۔ میں کہتا ہوں جمہور اہلِ اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہدِ قرآنی جناب امیر کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں امامیہ نے اس باب میں اہلِ بیتؓ سے روایت کی ہیں، وہ اہلِ سنت کے نزدیک مفتری اور موضوع ہیں)۔
فُلَانٌ یُؤْمِنُ بِالرَّجْعَۃِ۔ فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہے (یعنی حضرت علیؓ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)
اَلرَّاجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ۔ دے کر پھر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اس کو چاٹتا ہے۔
اِسْتَرْجَعْتُ مِنْہُ الشَّیْءَ۔ میں نے وہ چیز اُس سے پھیر لی۔
رَجْفٌ۔ ہلانا، متزلزل ہونا، بھونچال کانپنا۔
اِرْجَافٌ۔ ہلانا، جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔
اِرْتِجَافٌ۔ زلزلہ، اضطراب، کپکپی۔
رَاجِفٌ۔ تپ لرزہ۔
جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ پہلا صُور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آگیا جس سے سب لوگ مرجائیں گے) اس کے بعد ہی دوسرا پھونکنا ہے (جس سے پھر لوگ جی اُٹھیں گے) (طیبی نے کہا
رَاجِفَۃٌ۔ ایک بڑی چنگھاڑ ہے زلزلے کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لرز جائیں گے۔)
تَرْجُفُ بِھَا بَوَادِرُہٗ (آنحضرتؐ اِقراء کی آیتیں سُنکر جب لوٹے تو) آپؐ کے مونڈھے اور گردن کی رگیں ڈر سے پھڑک رہی تھیں۔
تَرْجُفُ بِاَھْلِھَا۔ مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر، یا ان کی وجہ سے لرزے گا (تاکہ اُس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجال کے پاس چلے جائیں)۔
رَجَفَ بِھِمُ الْجَبَلُ۔ پہاڑ اُن پر لرزا۔
فَاَخَذَتْنِیْ رَجْفَۃٌ۔ مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی (لرزنے لگا)۔
مِنْ اِرْجَافِ الْمُنَافِقِیْنَ۔ منافقوں کی جھوٹی خبریں اُڑانے سے عرب لوگ کہتے ہیں :

Marfat.com

اَرْجَفَ فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے جھوٹی خبر اڑا دی)۔

اَلْاَرَاجِيْفُ۔ جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ اَكَاذِيْبُ ہے)۔

اِنَّمَا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ اَجْلِ دَعْوَاهُمْ عَلٰى مُوْسٰى۔ بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبا لیا تو ان کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انھوں نے حضرت موسیٰؑ پر کیا (کہ انھوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو مار ڈالا)۔

اَلْاَرَاجِيْفُ الْمُلَفَّقَةُ۔ بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔

رَجْلٌ۔ بچّی کو پاؤں کی طرف سے جننا، چھوڑ دینا، پاؤں باندھ دینا، نر کا مادہ پر کودنا۔

رَجَلٌ۔ پیادہ پا ہونا، بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا (سبط) نہ بالکل گھونگر (جعد)

اِرْجَالٌ۔ مہلت دینا۔ پیدل بنانا۔

تَرَجُّلٌ۔ سواری سے اتر کر پیادہ پا ہونا، مرد بننا، بلند ہونا۔

اِرْتِجَالٌ۔ بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دینا (جس کو فی البدیہہ کہتے ہیں اس کا اکثر استعمال شعر یا خطابت میں ہوتا ہے)۔

نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا، مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں معروف اور اس کے شائق نہ ہو جائیں؛ اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے)۔

مِرْجَلٌ اور مِسْرَحٌ اور مُشْطٌ کنگھی۔

كَانَ شَعْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا۔ آنحضرتؐ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگھر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔

شَعْرٌ رَجِلٌ یا رَجْلٌ۔ لٹکے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی خمی پیدا ہو جائے۔

فَاِذَا هُوَ مُضْطَرِبٌ رَجِلٌ۔ وہ ضمیدہ بالوں کی شکل میں تھا

كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَهٗ۔ میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی

تُرَجِّلُ شَعْرَهٗ۔ آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ۔ آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں کنگھی کی۔

لَعَنَ الْمُتَرَجِّلَاتِ۔ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیس بدلتی ہیں، لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں، لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے "نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد"

لَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)

اِمْرَأَةٌ رَجُلَةٌ۔ وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو۔

اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلَةَ الرَّأْیِ۔ حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پر معنی، فصیح اور بلیغ ہوتی)۔

فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِیَ بِهِمْ۔ ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہو کر) لائے گئے (یعنی عرنیہ والے جو آنحضرتؐ کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے۔ کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انھوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ ذَهَبٍ۔ ان پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دَل (جھنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)

اُمْطِرَ عَلَيْهِمْ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)

كَاَنَّ نَبْلَهُمْ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ۔ ان کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے)۔

دَخَلَ مَكَّةَ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غِلْمَانُ مَكَّةَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوْا لَمْ يَاْخُذُوْهُ۔ مکہ میں ٹڈوں کا ایک دَل گھس گیا وہاں کے لڑکے ان کو پکڑنے لگے

Marfat.com

ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے)۔

اَلرُّؤْیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَھِیَ عَلٰی رِجْلِ طَائِرٍ۔ خواب کی تعبیر وہی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے، خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے (جہاں تعبیر دی وہ گر پڑا اور ظاہر ہوگیا، جیسے کسی پرند کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ اڑتے حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گرا اور ظاہر ہوگیا۔ اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے، بلکہ اسی شخص سے جو علم تعبیر کا جاننے والا اور متقی پرہیزگار (اور صالح ہو) (نہایہ میں ہے کہ رِجْلِ طَائِرٍ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے ماضی پر ہے خیر ہو یا شر)۔

اُھْدِیَ لَنَا رِجْلُ شَاۃٍ فَقَسَمْتُھَا اِلَّا کَتِفَھَا۔ ہم کو بکری کا آدھا حصہ لمبائی میں (یعنی گردن سے لے کر پچھے تک) تحفہ میں بھیجا گیا۔ میں نے سب بانٹ دیا صرف اس کا مونڈھا رہ گیا (یہاں رِجْلُ سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً)۔

اُھْدِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجْلُ حِمَارٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ۔ آنحضرتؐ کو گورخر کا آدھا ٹکڑا یا گورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے)۔

لَا اَعْلَمُ نَبِیًّا ھَلَکَ عَلٰی رِجْلِہٖ مِنَ الْجَبَابِرَۃِ مَا ھَلَکَ عَلٰی رِجْلِ مُوْسٰی۔ میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبر کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں

کَانَ ذٰلِکَ عَلٰی رِجْلِ فُلَانٍ۔ یہ اس کی زندگی میں ہوا)۔

اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اشْتَرٰی رِجْلَ سَرَاوِیْلَ آنحضرتؐ نے ایک پاجامہ خریدا (یعنی اس کے دونوں پائنچے خریدے۔ یہ ایسا ہے جس طرح عرب "زوج خف" یا "زوج نعل" کہتے ہیں۔ حالانکہ مراد دونوں موزے یا دونوں جوتے ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا سَرَاوِیْلُ کو رِجْلُ بھی کہتے ہیں)۔

اَلرِّجْلُ جُبَارٌ۔ جانور اگر لات سے کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کے مالک پر کچھ تاوان نہ ہوگا (طبرانی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا۔ اور خطابی نے کہا یہ شعبی کا قول ہے)۔

اِنَّہٗ لَجَفَاءٌ بِالرَّجُلِ۔ یہ تو آدمی پر ظلم ہے (یعنی خود نمازی پر۔ بعض نے بِالرِّجْلِ روایت کیا ہے، یعنی پاؤں پر ظلم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا در اصل پاؤں پر ظلم کرنا ہے)۔

فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ھُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا وَّرُکْبَانًا۔ اگر جنگ میں اس سے بھی زیادہ خوف ہو (یعنی ایسا سختی کا وقت ہو کہ جماعت ہی نہ کر سکیں اور نماز خوف اس قاعدے پر جو مقرر ہے ادا نہ کر سکیں تو الگ الگ) یا پیادہ یا سوار رہ کر پڑھ لیں (بہرحال نماز ایسی عبادت ہے جو کسی حال میں ساقط نہیں ہو سکتی، جب تک بے ہوش یا دیوانہ نہ ہو جائے۔ امام حسینؑ نے نیزوں اور تیروں کے چلتے وقت عین جنگ میں بھی گھوڑے پر سوار رہ کر نماز ادا کی، اور نماز کی حالت میں ہی آپ شہید ہوئے صلوات اللہ و سلامہ علی محمد و آل محمد)

رِجَالٌ۔ رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پاپیادہ اور رَجُلٌ کی بھی جمع ہے یعنی مرد یا بالغ مرد۔

اَرَاجِیْلُ۔ رِجَالٌ کی جمع ہے۔

عَلَی الرَّجَّالَۃِ یَوْمَ اُحُدٍ۔ جنگ احد کے دن پیدلوں پر۔

حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ یا قَدَمَہٗ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پھر وہ کہے گی کہ میں بھر گئی میں بھر گئی)۔

وَلَا یَمْشِیْ بِوَادِیْہِ اِلَّا رَاجِلٌ۔ اس کی وادی میں لوگ پیدل نہیں چلتے (وہ ایسا سخی ہے کہ سب کو سواری دیتا ہے)۔

حَرَّۃُ رِجْلٰی۔ رجلی کالا پتھریلا میدان۔

Marfat.com

دِجْلٰی۔ ایک مقام کا نام ہے جذام قبیلے کے ملک میں۔

فَکَانَ اِبْلِیْسُ مِثْلِیْ رَجُلًا۔ ابلیس بھی اس دن ایک مرد کی طرح مجھ سے امید وار رہتا ہے (کہ شاید اس پر رحم کرکے اور اس کو دوزخ سے نجات دیدوں)۔

غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ۔ (آنحضرتؐ جب سجدے میں جانے لگتے تو مجھ کو دبا دیتے، میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی (ایک روایت میں رِجْلِیْ ہے یعنی اپنا پاؤں سکیڑ لیتی) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اور شافعیہ کا مذہب باطل ہوتا ہے، انھوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی کوئی دلیل نہیں ہے)۔

مَنْ تَوَکَّلَ مَا بَیْنَ لِحْیَیْہِ وَرِجْلَیْہِ۔ جو شخص دو چیزوں کی ضمانت کرے (کہ اُن سے کوئی گناہ نہ کرے گا)۔ ایک تو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی)، دوسرے اس کی جو دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرمگاہ کی ضمانت)۔

اِنَّھَا تَنْفِی الرِّجَالَ۔ مدینہ (بُرے) مردوں کو نکال دیتا ہے (ایک روایت میں تَنْفِی الدَّجَّالَ ہے، یعنی دجال کو نکال دے گا)۔

لِاَنْصُرَ ھٰذَا الرَّجُلَ۔ تاکہ میں اس مرد کی مدد کروں (مراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

وَکَذَا بَیْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ اٰخَرَ۔ آنحضرتؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیتے ہوئے چلے (دوسرے شخص حضرت علی رضؓ تھے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت علی رضؓ کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ پورے راستہ (یعنی بی بی عائشہ رضؓ کے حجرے) مسجد تک ساتھ میں نہیں رہے کبھی وہ رہے کبھی حضرت اسامہ بن زید، اور حضرت عباس شروع سے آخر تک ہمراہ رہے اور سہارا دیتے رہے۔ ورنہ معاذ اللہ نام نہ لینے کی وجہ کوئی عداوت نہیں کیونکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور ان کی شان اس سے اعلیٰ ہے۔ میں کہتا ہوں اس تاویل کو وہ روایت رد کرتی ہے جس میں عبداللہ بن عباس رضؓ نے کہا کہ تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رضؓ نے نہیں لیا، راوی نے کہا وہ علی رضؓ تھے۔ کیونکہ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت علی رضؓ برابر ساتھ رہے۔ غالبًا صحیح وجہ یہ ہے کہ صحابہ رضؓ معصوم نہ تھے اور بشری کدورتوں سے بالکلیہ پاک نہ تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علی رضؓ سے ہوگئی تھی، ان کا نام نہ لیا۔ اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہرا رضؓ کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے ہوگئی تھی۔ مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابلِ ذم و عیب نہیں ہے کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالےٰ آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے قلوب صاف کردے گا جیسے فرماتا ہے نزعنا ما فی صدورھم من غل۔ واللہ اعلم بالصواب۔

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَی النَّارِ۔ ایک مرد نکل کر کہے گا آؤ دوزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت میں)

ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ۔ پھر ہم نے بڑے سے بڑے مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَحْلٍ ہے، یعنی بڑے سے بڑے کجاوے کو)۔

مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ۔ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آں حضرتؐ کے بارے میں، یہ امتحان قبر میں ہوگا)۔

ھَمَمْتُ اَنْ اُوَلِّیَ عَلَیْکُمْ رَجُلًا یَحْمِلُکُمْ عَلَی الْحَقِّ۔ میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حاکم کروں جو حق کی طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے، مراد ان کی حضرت علی رضؓ سے تھی)

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ۔ ایک شخص اہلِ مدینہ میں سے نکلے گا (مراد امام مہدیؑ ہیں)۔

Marfat.com

ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ
پھر ایک اور شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی ننہیال کلب قبیلہ کی ہوگی (وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی ننہیال والوں کی مدد سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا۔ لیکن امام صاحب کے رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی طرح اس وقت کے دنیادار مولوی، فال کھولنے والے اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کھانے والے، مریدوں کو دھوکا دیکر حلوا مانڈا اڑانے، رنڈیوں کے بھڑوے تعزیہ پرست پیر پرست قبر پرست مجتہد پرست، ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف بن جائیں گے، بلکہ آپ کے کفر کا فتوے دیں گے۔ مگر حق تعالےٰ آپ کو صاحب شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین خوب جوتیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے جائیں گے)۔

أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ۔ اس چھوٹے مرد نے نجات پائی۔
(یہ رَجُلٌ کی تصغیر ہے)۔

يَغْلِي الْمِرْجَلُ۔ پتیلی جوش مارتی ہے یا ہانڈی۔ (مِرْجَل عام ہے پتھر کی ہو یا لوہے کی یا تانبے کی یا مٹی کی)۔

أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوا۔ آنحضرتؐ نے دو مردوں اور ایک عورت کے لئے حکم دیا، ان کو مار لگایا (حد قذف لگائی گئی۔ مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنت جحش تھی)

إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ۔ ایک مرد نے زبیرؓ سے جھگڑا کیا حرہ کی نالی میں (یہ مرد حرقوص نامی تھا یا ذوالخویصرہ جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا، بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا مخلص تھا۔ مگر غصے میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا۔ جیسے حسانؓ، حاطب اور مسطح اور حمنہ سے قصور سرزد ہوئے پھر انھوں نے توبہ کی)۔

وَاكْبَرَتْ رِجَالَاتٌ۔ اور کچھ مرد بڑے ہو گئے (رجالات جمع ہے رِجَالٌ کی۔)

مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ یا مِنْ قَهْرِ الرِّجَالِ لوگوں کے غلبہ یا ستم سے۔

لِلرَّاجِلِ سَهْمٌ۔ پیادہ کو ایک حصہ ملے گا (سوار کو تین حصے)

رَجْلَةٌ۔ خرفہ کی بھاجی

رُجْلَةٌ۔ چلنے کی طاقت۔

رُجُولَةٌ یا رُجُولِيَّةٌ۔ مردمی۔

أَرْجَلُ۔ بڑے پاؤں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو (گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی پر اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو، ورنہ عیب نہ ہوگا)۔

رَجْمٌ۔ مار ڈالنا تہمت لگانا، لعنت کرنا، گالی دینا، چھوڑ دینا ہانک دینا، پتھروں سے مارنا، اٹکل یا گمان سے کوئی بات کہنا

مُرَاجَمَةٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

هَلْ تَرَى رِجَامًا۔ کیا تو پتھروں کو دیکھتا ہے؟

رِجَمٌ اور رِجَامٌ۔ وہ پتھر جو تعمیر کے لئے یا کنویں کی بندش کے لئے جمع کئے جائیں۔

لَا تَرْجُمُوا قَبْرِي۔ میری قبر پر پتھر مت رکھو۔ (یہ رَجْمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوز کر دو، اس کو اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا مت کرو۔ بعض نے کہا لَا تَرْجُمُوا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتیں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا بہ معنی سب و شتم۔ جوہری نے کہا کہ محدثین اسی طرح روایت کرتے ہیں لَا تَرْجُمُوا اور صحیح لَا تُرَجِّمُوا ہے باب تفعیل سے، یعنی اس پر رُجَم مت ڈالو، وہ جمع ہے رُجْمَة کی، یعنی بڑا پتھر اور رَجَمٌ بفتحتین خود قبر کو کہتے ہیں بعض نے کہا پتھر کو)۔

خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لئے بنایا ہے، ایک تو

Marfat.com

آسمان کی زینت کے لئے دوسرے شیطانوں کے مارنے کے لئے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لئے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہایہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیاطین پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں۔ اور آگ ستارے میں سے اس طرح لی جاتی ہے، جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ بدستور رہے گی۔ بعض نے کہا رجوماً للشیاطین کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکات سے طرح طرح کی اٹکلیں لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں، ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں جیسے دوسری آیت میں ہے شیاطین الانس والجن۔ ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا کوئی شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان بادشاہ اور رئیس اللہ اور رسولؐ کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جفاروں کے معتقد بن گئے ہیں، حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں، پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے۔ اللہ جانے ان بادشاہوں کو ہدایت کرے، ایک تو یہ حماقت کہ نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں، دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھروسے سست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز و سامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ کر سارا ملک و مال دبا لیتا ہے، اُس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں۔ لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)۔

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ربِّ کعبہ کی قسم! سب منجم جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلی۔ ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے "ان الکذوب قد یصدق" مشہور مثل ہے۔ اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے حالات اور قرائن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا علم تھا)۔

رَجَمْتُهَا السُّنَّةَ۔ میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا (یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے، پھر رجم کیا تو لوگوں نے کہا تم نے اس کو دو سزائیں دیں، جواب میں آپ نے فرمایا۔ کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے مطابق کیا)۔

فَإِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ تو ملعون ہے (یا انگاروں سے مارا گیا ہے یا پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَا تَجْعَلْ مَهُوْغَةً عَلَيْنَا رُجُوْمًا۔ اُس کا بنانا ہم پر عذاب مت کر۔

لَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ فِيْ زَمَانِهِ إِلَّا رَجَمَهُ بِالْحِجَارَةِ۔ کوئی مومن امام مہدیؑ کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اُس پر کرتے تھے)۔

رَجْنٌ۔ روک رکھنا، باندھ رکھنا۔

رُجُوْنٌ۔ اقامت کرنا (جیسے قطون ہے)۔

Marfat.com

ارتجان۔ خلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔

رجین۔ زہر قاتل۔

رجینۃ۔ جماعت۔

مرجونۃ۔ ٹوپی

لا تحبس الناس اولہم علی آخرہم فان الرجن للماشیۃ علیہا شدید و لہا مہلک (حضرت عمرؓ نے اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روکے مت رکھ کر جو پہلے (دے) آیا ہو وہ اس کے ہمراہ رہے جو اخیر میں آیا تھا ایسا نہ کر (یعنی زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روکے مت رکھ، بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ لے کر ان کو رخصت کر دے۔ اس وجہ سے کہ روک رکھنا جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش رہتے ہیں) (اہل عرب کہتے ہیں:

رجنت الشاۃ رجنا۔ بکری کو باندھ رکھا اور اس کو برا چارہ دیا)

شاۃ راجن جیسے شاۃ داجن۔ وہ بکری جو گھر میں پلی ہو وہیں رہے۔

غطی وجہہ وھو محرم بقطیفۃ حمراء ارجوان حضرت عثمان رضؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا

ارجوان۔ تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے، یعنی لالہ۔ بعض نے کہا ارجوان، ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے، ثوب ارجوان اور قطیفۃ ارجوان)۔

نہی عن میثرۃ الارجوان۔ سرخ ریشمی زینوں پر آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا۔

رجاء یا رجو یا رجاۃ یا مرجاۃ یا رجاوۃ یا رجاءۃ امید رکھنا، ڈر رکھنا۔

رجا۔ بات کرنے سے رک جانا۔

ترجیۃ۔ امید رکھنا۔

ترجی۔ اس میں اور تمنی میں یہ فرق ہے کہ ترجی میں اس امر کا امکان ضرور ہے اور تمنی میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی ہوسکتی ہے، جیسے ولیت الشباب یعود۔

ارجاء۔ ٹال دینا، دیر کرنا۔

وارجاء رسول اللہ صلعم امرنا۔ آنحضرتؐ نے ہمارا مقدمہ ملتوی کر دیا (یعنی ڈھیل میں ڈال دیا)۔

مرجئۃ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرے گا، جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی۔

صنفان من امتی لا نصیب لہم فی الاسلام المرجئۃ والقدریۃ۔ میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں، ایک تو مرجیہ دوسرے قدریہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدریہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے۔)

میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے اُن حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمالِ خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ سب اہلِ قبلہ ہیں اور ہم ان کو کافر نہیں کہتے، اس لئے کہ اُن کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے۔ بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی البتہ ان کو اہلِ بدعت کہیں گے۔ (کذا قال الطیبی وفی تاریخ الخمیس مثل ذلک)۔

الا تری انہم یتبایعون الذہب بالذہب والطعام مرجی۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے

Marfat.com

ہاتھ نقد پر بیچ ڈالتی ہو۔ مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہو۔ پہلے مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں، تو یہ طریقہ خرید و فروخت ناجائز ہو کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفیوں کے بدلے فروخت کیا کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہو کہ ایک شخص نے ایک میعادِ معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپیہ کو فروخت کردیا، تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلہ ہے کمی اور بیشی کے ساتھ اور یہ سود ہے یا پھر غائب کی بیع ہے، حاضر کے ساتھ وہ بیع ناجائز ہے)۔

اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا۔ اس کو امید ہو کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں۔

وَاِلَّا فَلْيَتَرَامَ بِي رَجَاهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (حضرت حذیفہؓ کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا، تو کہنے لگے اگر تمہارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسی کہ امید ہو تو خیر، ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے رہیں گے

كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لوگ معاویہؓ کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کنارے پر آتے (مطلب یہ ہو کہ وہ بڑے متحمل اور بردبار اور سخی داتا تھے یہ ابن عباسؓ کا قول ہو)

اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ۔ مجھ کو امید ہو کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مر جاؤں گا)۔

اَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ۔ مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھنے میں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بشاش ہو اور از سر نو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو)۔

تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ۔ تو نکاح کی اُمید رکھتی ہو (ایک روایت میں تَرْجِيْنَ ہے)

اَرْجُوا اللِّحٰى۔ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو (بڑھنے دو۔ ایک روایت میں اَرْخُوْا ہے، یعنی لٹکنے دو)۔

يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ (یہود آنحضرتؐ کے پاس چھینکتے تھے، اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں، اللہ تم پر رحم کرے (گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت سے ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرتؐ سے دعا کرانا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دُعا قبول ہوتی ہو اگر آپ یرحمک اللہ فرما دیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سما گئی تھی، مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آ کر اسلام سے روکتی تھی، تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبولِ اسلام کی توفیق ہو)۔

مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى۔ میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو، ایسا نہیں کیا۔

اَلْمُرْجِئُ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةٍ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ اُمَّهٗ فَهُوَ عَلٰى اِيْمَانِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ۔ مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ، جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھا دے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ بھی) اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ نیکیوں سے بڑھتا ہو، تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبرئیل اور میکائیل کا ہو۔)

میں کہتا ہوں حنفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے، اللہ ان کو ہدایت کرے، ان کے نزدیک، ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح ہے اور اہلِ حدیث نے ایسا کہنا درست نہ رکھا، ان کے نزدیک ایمان میں اعمالِ خیر داخل ہیں تو نیک اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہو اور گناہ کرنے

Marfat.com

سے گھٹا ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)
أَنْتُمْ أَشَدُّ تَقْلِيدًا أَمِ الْمُرْجِئَةُ۔ تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو یا مرجئہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجئہ سے یہاں عامہ یعنی سنی لوگ مراد ہیں اور یہ خطاب ہے شیعوں کی طرف، کہ دیکھو سنیوں نے اپنی طرف سے ایک امام مقرر کیا، اس کو رئیس بنایا، اس کو خطا سے معصوم نہیں سمجھا مگر اس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علی کو اختیار کیا، ان کو خطا سے معصوم سمجھا، لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں کرتے اور بہتیرے کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو۔ اور سنیوں کو مرجئہ اس لئے کہا کہ انھوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)۔
اَلْقُرْاٰنُ يُخَاصِمُ بِهِ الْمُرْجِئُ وَالْقَدَرِيُّ وَالزِّنْدِيْقُ الَّذِيْ لَا يُؤْمِنُ بِهٖ قرآن (ایسی عجیب کتاب ہے کہ اس) سے مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب اس سے دلیل لاتے ہیں (مگر حدیث شریف قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ جس شخص نے قرآن کو حدیث سے سمجھا، اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا، وہ ورطۂ ضلالت میں پڑ گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا حدیثوں کے تیر ان گمراہ فرقوں پر چلاؤ، یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)
ذُكِرَتِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ وَالْحَرُوْرِيَّةُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تِلْكَ الْمِلَلَ الْكَافِرَةَ الْمُشْرِكَةَ الَّتِيْ لَا تَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى شَيْءٍ۔ مرجئہ، قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو فرمایا، اللہ ان کافر ملتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز سمجھ کر نہیں کرتے۔
فَأَرْجِهْ حَتّٰى تَلْقٰى إِمَامَكَ۔ اس کو ڈھیل میں رہنے دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے) یہاں تک کہ امام سے ملے (اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں متعارض حدیثیں وارد ہیں حل کر دیں گے)۔

يَدَّعِيْ أَنَّهٗ يَرْجُو اللّٰهَ۔ وہ دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (حالانکہ قسم خدائے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے، اس کے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)۔
أَرْجُوْ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ۔ میں اللہ تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں۔
أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ۔ میں تیری پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں، جن کی وجہ سے (تیری بخشش اور رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے۔
خَيْمَةُ اٰدَمَ الَّتِيْ هَبَطَ بِهَا جِبْرِيْلُ أَطْنَابُهَا مِنْ ظَفَائِرِ الْأُرْجُوَانِ۔ آدم کا خیمہ جو جبرئیل بہشت سے لے کر اُترے تھے اس کی طنابیں ارجوان کی کلیوں کی تھیں (ارجوان کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)

بابُ الرّاء مع الحاء

رُحْبٌ یا رَحَابَةٌ۔ کشادہ ہونا۔
تَرْحِيْبٌ۔ کشادہ کرنا۔
مَرْحَبًا۔ تو کشادگی اور آرام میں آیا۔ (بعض نے کہا اس کی تقدیر یوں ہے:
رَحَّبَ اللّٰهُ بِكَ مَرْحَبًا۔ یعنی اللہ تعالےٰ تجھ پر کشادگی کرے، تجھ کو فراخیٔ رزق اور دولت عطا فرمائے (تو «مَرْحَبٌ» «تَرْحِيْبٌ» کے معنی میں ہے) (بعضوں نے کہا مَرْحَبٌ اسم ظرف ہے۔ یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں آیا)۔
عَلٰى طَرِيْقٍ رَحْبٍ۔ کشادہ رستہ پر۔
فَنَحْنُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ فِيْنَا وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (کعب بن مالک نے کہا) ہمارا حال اس آیت کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہو گئی۔
مَرْحَبًا وَأَهْلًا وَسَهْلًا۔ تو اچھی کشادہ آرام کی جگہ

Marfat.com

میں اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہموار زمین میں آیا۔

قَلِّدُوْا اَمْرَکُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ ایسے شخص کو حاکم بناؤ جس کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی سختیوں اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔

اَدْخَلَکُمُ الدُّخُوْلُ فِیْ طَاعَةِ فُلَانٍ (نصر بن سیار نے جب جدیع بن علی کرمانی کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا تو اس کے لوگوں سے کہا اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ ہوا)۔

رَحْبُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ۔ کشادہ ہتھیلیوں اور کشادہ قدم والے۔

ثُمَّ تَعَالٰی فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحْبَةِ الْکُوْفَةِ۔ پھر لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔

رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا صحن (بعضوں نے رَحْبَةٌ بسکون حا روایت کیا ہے)۔

اَتٰی بَابَ الرَّحْبَةِ۔ کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر آئے۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ۔ اللہ ان لوگوں کو کشادگی عنایت فرمائے جنہوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ مَرْحَبًا ایک اُنس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو اور فرد غیریگانگی کے جذبات پیدا ہوں)۔

مَرْحَبٌ۔ یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا)۔

لَا یَغُرَّنَّکُمْ رَحْبُ الذِّرَاعَیْنِ بِالدَّمِ فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ۔ جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذے سے نکل جائے گا) بلکہ اس کا قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)۔

رَحْبُ الرَّاحَةِ۔ سخی داتا۔

رَاحَبَةٌ۔ کوفہ کے ایک محلہ کا نام ہے۔

رَحْرَحَةٌ۔ اشارہ کرنا، صاف نہ کہنا، تہمت پہنچانا

فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ۔ آپ کے سامنے ایک اتھلا پیالہ لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعضوں نے بِقَدَحٍ زُجَاجٍ روایت کیا ہے، یعنی کانچ کا کٹورہ)۔

وَبُحْبُوْحَتُهَا رَحْرَحَانِیَّةٌ۔ بہشت کا درمیانی حصہ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ۔ دھونا، جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْتِحَاضٌ۔ فضیحت ہونا ---- ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ۔ وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں اور پاخانہ و غسل خانہ۔

اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ۔ اگر تم کو مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں، تو ان کو پانی سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کر کے ان میں کھانا پکاؤ یا کھاؤ پیو)۔

اِسْتَتَابُوْهُ حَتّٰی اِذَا مَاتَرَکُوْهُ کَالثَّوْبِ الرَّحِیْضِ اَحَالُوْا عَلَیْهِ فَقَتَلُوْهُ۔ (ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت عثمان غنیؓ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلاف شرع نہیں کریں گے)، جب وہ توبہ کر کے دھوئے ہوئے کپڑے کی طرح پاک اور صاف ہو گئے تو اُن پر چڑھ دوڑے اور شہید کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخداترس تھے حضرت عثمانؓ سالہاسال صحبت، رفاقت اور تربیت پا کر بھی کیا خلاف شرع کام کر سکتے تھے انھوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل سے خدا، رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی ہے)

وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مُرْحَضَةٌ۔ ان خارجیوں کے بدن پر دھلے ہوئے کرتے تھے۔

فَوَجَدْنَا مَرَاحِیْضَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةُ۔ ہم نے دیکھا ان کے پاخانوں کے، قدمچے قبلہ رُخ بنے ہوئے تھے۔

فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ۔ آپ نے اپنے بدن سے پسینہ پونچھا۔

Marfat.com

رُحَضَاءٌ۔ وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ یَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَّجْهِهٖ۔ آپ رضی موت میں پسینے کو اپنے منہ سے پونچھنے لگے۔

رَحِیْقٌ۔ صاف اور عمدہ شراب۔

اَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے، اللہ تعالےٰ اُس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس کے شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب میں سے)۔

رَحْلٌ یا رَحِیْلٌ یا تِرْحَالٌ۔ روانہ ہونا، کوچ کرنا، چلنا، چلانا، منتقل ہونا، ادبر آنا، زین لگانا، صبر کرنا۔

اِرْحَالٌ اور تَرْحِیْلٌ۔ چلانا، روانہ کرنا، کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا۔

اِرْتِحَالٌ۔ کوچ کرنا۔

رِحْلَةٌ یا رُحْلَةٌ۔ کوچ یا جدھر جانے کا قصد ہو۔

تَجِدُوْنَ النَّاسَ کَاِبِلٍ مِّائَةٍ لَیْسَ فِیْهَا رَاحِلَةٌ تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سَو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں نکلتا (سب کے سب لدّو اور باربرداری ہوتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ راحلہ زبردست تیز رَو اونٹ یا اونٹنی (سانڈنی)، اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو قرونِ ثلٰثہ کے بعد والے ہیں، ان میں سَو کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا۔ بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرونِ ثلٰثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور مشرکین کے سَو میں ایک کی بھی نہ تھی بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکامِ شرع میں سب مسلمان برابر ہیں، شریف اور رئیس، امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں، جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں، سو اونٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں)

اَمَرَ لَهٗ بِرَاحِلَةٍ رَحِیْلٍ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کو ایک زوردار تیز رَو اونٹ دلوایا۔

فِیْ نَجَابَةٍ وَّلَا رُحْلَةٍ یا رِحْلَةٍ۔ شرافت اور قوت اور عمدگی میں یا چلنے میں۔

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ۔ جب اتنی بارش ہو یا کیچڑ ہو کہ جوتیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو۔

رِحَالٌ جمع ہے رَحْلٌ کی، بمعنی گھر، مسکن اور منزل۔

وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے پیغمبر کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال واسباب؟)

فَیُشْرِکُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ۔ وہ اُن کو شریک کر لیتے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ غلہ نفع میں کماتے، (بعضوں نے کہا اونٹ نفع میں کماتے، بعضوں نے کہا اونٹ مع غلہ کے)

وَفِی الرِّحَالِ مَا فِیْهَا۔ ٹھکانوں میں جو ہے وہ ہے۔

حَوَّلْتُ رَحْلِیَ الْبَارِحَةَ (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گذشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین اُلٹ دی (یعنی اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے صحبت کی، گو دخول فرج ہی میں کیا۔ نہایہ میں ہے کہ رَحْلٌ اونٹ کا کجاوہ، جیسے سرج گھوڑے کی زین۔ اور "رَحْل" سے یہاں مکان اور ٹھکانا بھی مُراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مَرد کا مکان اور ٹھکانا ہی ہے)

اِنَّمَا هُوَ رَحْلٌ وَّسَرْجٌ۔ یا تو کجاوہ ہے یا زین (کجاوہ پر سفر حج میں بیٹھتے ہیں اور زین پر جہاد میں)۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فَرَکِبَهُ الْحَسَنُ فَاَبْطَاَ فِیْ سُجُوْدِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ سُئِلَ عَنْهُ

Marfat.com

فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ اِرْتَحَلَنِیْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ۔ آنحضرتؐ سجدے میں گئے تو امام حسنؓ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے آپؐ نے سجدے میں دیر لگائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا، آپؐ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اُتارنا پسند نہ کیا (سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا عظمت اور عزت ہوگی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؓ سے کہا جب آپ آں حضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہہ سوار کیسا اچھا ہے۔ قربان امام حسنؓ کے۔ یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؓ کی کفش برداری ہی میں رکھ لے۔

تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ (قیامت کے قریب) عدن کے نشیبی حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرائے گی، اُن کو منزلوں پر اُتارے گی جب وہ چلیں گے تو آگ بھی اُن کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی، اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہو گئی ہے، اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالبًا مکہ سے یمن کو جائے گی۔ اس وقت ایک شاخ عدن سے آ کر اس میں مل جائے گی۔ ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا، اس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھے اور دُور از قیاس معنی بیان کرتے رہے۔ غفر اللہ لہم ولنا)۔

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَّ عَلَیْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ۔ آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے، آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مُرَجَّلٌ ہے جیم معجمہ سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں، مگر یہ صحیح نہیں ہے، صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مُرَحَّلٌ ہے حائے مہملہ سے۔)

فَقَامَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰی مِرْطِهَا الْمُرَحَّلِ۔ ایک عورت اپنی اُس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

كَانَ یُصَلِّیْ وَعَلَیْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں۔

حَتّٰی یَبْنِیَ النَّاسُ بُیُوْتًا یُوَشُّوْنَهَا وَشْیَ الْمَرَاحِلِ۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں، جن کو اونٹ کی زین کی طرح آراستہ کریں (اس کو ترحیل کہتے ہیں)۔

لَتَكُفَّنَّ عَنْ شَتْمِهٖ اَوْ لَاُرَحِّلَنَّكَ بِسَیْفِیْ۔ تو اس کو گالی دینے سے باز آ، ورنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اُٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو ماروں گا)۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ اِن تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں، تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضییع مال اور وقت ہے۔ اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مُردہ سفر کرنا منع نہ ہوگا۔ جیسے طلب علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنٰی منہ مسجد کا لفظ ہے تو اِن تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہوگا۔ اور امام احمد کی ایک روایت میں مستثنٰی منہ بہ صراحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہے۔ اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے ہیں کہ مستثنٰی منہ عام ہے اُن کے نزدیک

Marfat.com

کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصولِ علم کا سفر دوسری حدیثوں سے انھوں جائز رکھا ہے۔ اسی طرح تجارت یا سیر و تفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھتے ہیں کہ یہ سفر طلب و حصولِ ثواب کی خاطر نہیں ہے۔ اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ مگر یہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے اُن کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے، اور انبیاءِ کرامؑ کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداءؒ کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا۔ اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابنِ حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہلِ حدیث کا ہے۔ بالجملہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بڑا جاہل وہ شخص جو اِن مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو بربنائے تشدد و عدم رواداری فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اِس لئے سفر کرنے والے کو مشرک قرار دیا ہے۔ معاذ اللہ! گویا اُس نے اکثر علمائے امتِ محمدیہ اور حفاظِ حدیث کو مشرک اور کافر بنایا۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)۔

اَلرِّحْلَةُ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ۔ ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا۔

فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِيْ يَا يُرَحِّلُوْنَ لِيْ وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)۔

ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ۔ پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا۔

فَاَصُكُّ اَسْهَمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ۔ میں زور سے ایک تیر اس کی زین پر مار دیتا تیر کی پیکان اس کے مونڈھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر پالان کے پیچھے سے مارا جاتا، اس میں سے پار ہو کر سوار کے مونڈھے پر لگتا، ایک روایت میں فِيْ رِجْلِهٖ ہے یعنی اس کے پاؤں میں تیر مارتا، وہ ٹخنے تک پہنچ جاتا)۔

يَاطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ۔ عرش اس کی عظمت سے ایسا چرچراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چرچر بولتی ہے۔

لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُطَّ الرِّحَالَ۔ ہم نفل اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اتار لیں۔

رُحْلَةٌ بضمہ را جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو۔

كَانَ رَحْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِرَاعًا۔ آنحضرتؐ کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی۔

اَلرَّحِيْلُ اَحَدُ الْيَوْمَيْنِ۔ جن دو دنوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہیے، ان میں ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرْحَلَةٌ۔ منزل۔

رُحْمٌ یا رُحُمٌ یا رَحْمَةٌ یا مَرْحَمَةٌ۔ مہربانی کرنا، دردمندی ظاہر کرنا۔

رَحَمٌ یا رَحَامَةٌ۔ زچگی کے بعد عورت کے رحم میں بیماری ہو کر اس سے مر جانا۔

رِحْمٌ اور رَحِمٌ۔ رشتہ، قرابت، ناطہ

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ بہت مہربان رحم والا (نہایہ میں ہے کہ رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں اور رحمٰن رحیم سے بڑھ کر ہے، کیونکہ "رحیم" اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر "رحمٰن" کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)

ثَلَاثٌ يَنْقُصْنَ مِنَ الْعَبْدِ فِي الدُّنْيَا وَيُدْرِكْنَ مِنَ الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ اَلرُّحْمُ وَالْحَيَاءُ وَعِيُّ اللِّسَانِ۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے

Marfat.com

آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اُٹھاتا ہے لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے، ایک تو رحمت اور مہربانی، دوسرے حیاء اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی، اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آوری سے گو دنیا میں آدمی فائدہ اُٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اُٹھائے گا اور ان خصلتوں کی وجہ سے گو دنیا کا کچھ نقصان ہوگا مگر آخرت میں جو فائدہ ہوگا اس کے مقابلہ میں نقصان کوئی چیز نہیں ہے)۔

هِيَ أُمُّ رُحْمٍ۔ کہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو دہاں جاتا ہے اُس پر رحمت الٰہی نزول کرتی ہے۔ بعض نے کہا ام رحم مکہ کا ایک نام ہے)۔

مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی، بیٹا، پوتا نواسا، باپ، دادا، چچا وغیرہ کا۔ یا بہن، بیٹی، پوتی، نواسی ماں، نانی، دادی، پھوپی، خالہ وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)۔

فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ یا مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ۔ یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں۔

يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا حَدَّثَ۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے انھوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ، انھوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)،

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا۔ اللہ تعالےٰ اُس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطا کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی۔

وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ۔ اور امانت و قرابت دونوں بھیجے جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)۔

يَجْعَلُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ۔ اللہ تعالےٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے۔ حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)۔

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ (جو شخص، (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہوگا۔

رَحْمَتِي تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِي۔ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)۔

إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِي میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی۔

إِنَّ رَحْمَتِي أَنْ تَنْطَلِقَا فِي النَّارِ۔ میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لیا پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)۔

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا اور ماں باپ سے ناطا ملانا، اچھا سلوک کرنا، خاص انہی کی رضامندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)۔

لَا يَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ۔ ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی، جن میں کوئی ناطہ کاٹنے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعزا کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے، یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)۔

اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ إِرْحَمُوا

Marfat.com

مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی اُن پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہ جو عرش معلّٰی پر ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے)، یہ حدیث مسلسل بالاولیۃ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے، یعنی مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ سے، انھوں نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی سے، انھوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام الہند سے اخیر تک)

نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔ رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)۔

اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں اُس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں، قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر اُن کو استعمال کرے گا (سبحان اللہ! جب وہ ننانوے درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم و کرم سے بہت کچھ اُمید ہے)۔

رَحْمَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ۔ تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّھَا رَحْمَۃٌ۔ یہ آنسو بہنا رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہے (کچھ اس وجہ سے کہ میں صبر کرنے سے عاجز ہوں)۔

اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ۔ کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے، حالانکہ پروردگار عالم کو اپنے بندوں پر اِس سے سو درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْیَمَامَۃِ۔ مسیلمہ کذاب کا لقب تھا۔

صِلُوْٓا اَرْحَامَکُمْ۔ اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ مِّنْھَا عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر، باپ، دادا، بھائی، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ۔ میری امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا، ان کو سکھانا رحمت ہے (اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے، کیونکہ دین ایک ہی ہے، بعض نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدین امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ "اختلاف العلماء رحمۃ"، کنز العمال میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ۔ اختلاف علماء امتی رحمۃ مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہر حال بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو کافر یا فاسق سمجھے اس کی ایذا دہی پر مستعد ہو، ارے کمبخت یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں یکبارگی خلاف سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبریؒ اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمائیے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے، اب ائمہ اربعہ کی پیروی کرے تو حلالہ کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا، یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوٰتین میں، جس کو اہل حدیث نے حضر میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح عمامہ یا جراب اور پائتابہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے)۔

رَحُوْیٌ۔ چکی چلانا، چکی گھمانا (جیسے رَحیٰ ہے)۔

Marfat.com

رَحَی۔ چکی، سینہ، سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، پلک۔ اونٹ یا ہاتھی کا کھر، اونٹوں کا بھاری منڈا۔
تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِیْنَ سَنَةً فَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ سَنَةً وَاِنْ یَّهْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَکَ مِنَ الْاُمَمِ۔ اسلام کی چکی پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ یا سینتیس ۳۷ برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہوگی، مسلمان سب نفع میں رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہل مصر نے بغاوت کرکے حضرت عثمان رضہ پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگِ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علی رضہ ہی کے زمانۂ خلافت میں جنگِ صفین ہوئی جس میں ہزار دل مسلمان مارے گئے اور جس نے ملتِ اسلامیہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہوگی جو ستر برس تک رہی گی۔ یعنی بنی امیہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام و استحکام سے لے کر اُس وقت تک کہ دولتِ عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ بنی امیہ کے زمانۂ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی۔ اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بطور شرط فرمایا کہ اگر ۳۷ سال کے بعد امت میں نا اتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوئے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہوکر شیرازہ بکھر گیا لہٰذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہوگئے۔ بنی امیہ کا نام و نشان مٹ گیا۔ اس کے بعد دولتِ عباسیہ قائم ہوئی، وہ بھی ہلاکو خاں کے ہاتھ سے برباد ہوئی۔ اس کے بعد دولتِ عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی، یہ اب تک قائم ہے گو اُس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہوگئی ہے اور ہر چہار طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے۔ اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ رہے نام اللہ کا، اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدی ع کے ظہور پر ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرے، اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا سلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ ع کو پہنچا دے، اور ہماری کتاب "ھدیة المھدی"[1] آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)۔

(ایک روایت میں تَزُوْلُ رَحَی الْاِسْلَامِ یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا۔ اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یکجہتی کے بجائے انتشار پیدا ہو گیا)۔

کَیْفَ تَرَوْنَ رَحَاهَا۔ تم اس کی گلائی کیسی دیکھتے ہو؟ (یعنی ابر کی)۔

حِیْنَ فَرَغَ عَلِیٌّ مِنْ مَرْحَی الْجَمَلِ۔ جب حضرت علی رضہ جنگِ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)۔

سَاَصْنَعُ لَکَ رَحًی یَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (ابو لؤلؤ مردود نے حضرت عمر رضہ سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے۔

---

[1] اس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کُل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ "خذ ما صفا ودع ما کدر" پر عمل کیا ہے۔ نہ اہلِ حدیث ہمارے زمانہ کے اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات، نہ آمیہ پسند کہتے ہیں اور نہ ہی نام کے شیعی، میرا بھروسا اللہ جل جلالہ پر ہے۔ اعتزل تلک الفرق کلہا پیش نظر ہے۔ جب امام مہدی ع ظاہر ہوں گے اس وقت اس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

(مردود نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)۔

کَحُسْبَانِ الرَّحَا۔ چکی کی گردش کی طرح۔

عَلَيْهِ تَدُورُ رَحَى السَّمَاءِ۔ ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکی پھری۔

بَابُ الرَّاءِ مَعَ الْخَاءِ

رَخٌّ۔ روندنا، ملانا، گر پڑنا، جھک جانا۔

اِرْخَاخٌ۔ مبالغہ کرنا۔

اِرْتِخَاخٌ۔ لٹک جانا، اضطراب۔

رَخَاخٌ۔ عیش و عشرت، نرم وسیع زمین۔

رُخٌّ۔ شطرنج کا مہرہ، ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ۔[1]

مُرْتَخٌّ۔ نشہ میں چور۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَفْضَلُهُمْ رَخَاخًا أَقْصَدُهُمْ عَيْشًا۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش و عشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہو گا، جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)

أَرْضٌ رَخَاخٌ۔ نرم ملائم زمین۔

رُخْجِي۔ مامون کا ایک وزیر جو امام رضاؑ کا خیرخواہ تھا۔

رُخْصٌ۔ ارزاں ہونا، سستا ہونا۔

رَخَاصَةٌ اور رُخُوصَةٌ۔ نرمی، ملائمت۔

تَرْخِيصٌ۔ سستا کرنا، اجازت دینا۔

رُخْصَةٌ۔ آسانی، شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو۔

رَخِيصٌ۔ سستا۔

أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم۔ آں حضرتؐ نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی۔

فَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ بِالثَّوْبِ۔ ہم کو آپؐ نے کپڑے کے بدلے متعہ کر لینے کی اجازت دی۔

إِلَّا قَبِلْتَ رُخْصَةَ اللّٰهِ۔ تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول نہیں کی۔

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةٍ فَرَخَّصَ۔ ابن عباسؓ نے متعہ کی اجازت دی۔

فَتَرَخَّصَ فِيهِ۔ آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ رکھو کچھ دن افطار کرو۔ عورتوں سے نکاح کرو۔ بعض لوگ یہ سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل ہے۔ حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنت رسول کے موافق ہو)۔

رِخْلٌ یا رَخِلٌ یا رِخْلَةٌ۔ بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور نر کو حَمَلٌ کہتے ہیں۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي مِائَةِ رِخْلٍ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا، ایک شخص نے سو بکریوں کے بچوں میں سَلَم کی (یعنی بیع سلم) انھوں نے کہا یہ بہتر نہیں (کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے، رب السلم کہے گا میں نے لنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے، مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے بچے ٹھہرے تھے)

رَخَمٌ۔ نرم ہونا، ہموار ہونا، انڈے سینا، کھیلنا، رحم کرنا۔

تَرْخِيمٌ۔ دم کاٹنا۔

رُخَامٌ۔ سفید نرم پتھر۔

لَوْ كَانُوا مِنَ الطَّيْرِ لَكَانُوا رَخَمًا۔ اگر رافضی لوگ پرندے ہوتے تو رخم ہوتے۔

رَخَمٌ۔ ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ مکاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے۔ اتنے بلند پہاڑوں میں جا کر انڈے دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے۔

شِعْبُ الرَّخَمِ۔ مکہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

رَخِمَ السِّقَاءُ۔ مشک بدبودار ہو گئی۔

مَجِّدْنِي الْيَوْمَ بِذٰلِكَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّخِيمِ اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر دُھرلی

---

[1] کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریائے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ اسی طرح ہاتھی کو۔ حیوۃ الحیوان میں اسی طرح منقول ہے۔ گر محیط میں ہے کہ یہ بیہودہ خرافات ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

آواز ہے)۔
رُخَامَۃٌ۔ ایک بھاجی ہے۔
رَخْمَۃٌ۔ محبت اور نرمی۔
رَخْیٌ یا رِخْوَۃٌ یا رَخَاوَۃٌ۔ آرام کی زندگی، کشادگی عیش
اُذْکُرِ اللّٰہَ فِی الرَّخَاءِ یَذْکُرْکَ فِی الشِّدَّۃِ۔ اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر، وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)۔
فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا رہے)۔
لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ مُرْخًی عَلَیْہِ۔ ہر آدمی کے لئے رزق کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں، کوئی فراغت میں)۔
اِسْتَرْخِیَا عَنِّیْ۔ پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!
اِسْتَرْخِیْ عَنِّیْ۔ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ (یہ حج میں حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)
اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ۔ میرے پاجامہ کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے (یعنی ٹخنوں سے نیچے آجاتا ہے، شاید چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے، چونکہ وہ بہت ناتوان تھے) (یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمائے)۔
قَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْہَا بَیْنَ کَتِفَیْہَا۔ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکائے۔
اَلْمُؤْمِنُ شَکُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔ مسلمان چین کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور درد کی حالت میں صبر، غرض کسی حالت میں خدا کو نہیں بھولتا۔
رَاخِ الْاِخْوَانَ فِی اللّٰہِ۔ اللہ کی رضامندی کے لئے مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر۔
فَوَاقَۃً اَرْخٰی لِبَالِہَا۔ اس سے اس کے دل کو زیادہ چین رہے گا۔

اَرْخَی السِّتْرَ۔ پردہ لٹکا۔
فَرَسٌ رِخْوَۃٌ۔ نرم مزاج غریب گھوڑا۔
تَرَاخِیْ۔ دیر، وسعت، مہلت۔

بابُ الراء مع الدال

رَدْءٌ۔ مدد دینا، زور دینا، ستون لگانا، اچھی طرح خبرگیری کرنا، مارنا۔
رَدَاءَۃٌ۔ خرابی
اِرْدَاءٌ۔ مدد کرنا، خراب کرنا، بگاڑنا، لٹکانا، ستون لگانا۔
اُوْصِیْہِ بِاَہْلِ الْاَمْصَارِ خَیْرًا فَاِنَّہُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاۃُ الْمَالِ وَغَیْظُ الْعَدُوِّ۔ میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مددگار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (ان سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)۔
وَالْغَنَمُ تَرَدَّتْ عَلٰی مِائَۃٍ۔ بکریاں سو سے زیادہ تھیں۔
رَدْبٌ۔ وہ راستہ جو بند ہو۔
اِرْدَبٌّ۔ اہل مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں۔
رَدْحٌ۔ مٹی کا گلاوہ کرنا، ٹھہرنا، جمنا، مراد کو پہنچنا، حظ پانا، خیمہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا۔
عُکُوْمُہَا رَدَاحٌ۔ اس کی گٹھریاں بھاری ہیں (یعنی ان میں مال و اسباب بہت ہے)۔
رَدَاحٌ۔ اصل میں رداح اس عورت کے لئے بولتے ہیں، جس کے چوتڑ (سرین) بھاری بھرکم ہوں۔
اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اُمُوْرًا مُتَمَاحِلَۃً رُدُحًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ

Marfat.com

ایسے لمبے طویل اور اہم اُمور ہیں (یعنی دیر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ فِتَنًا مُرْدِحَۃً۔ مستقبل میں تم پر بھاری فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دلوں کو ڈھانپ لیں گے (اُن پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اِس صورت میں یہ اَرْدَحْتُ الْبَیْتَ سے نکلا ہے، یعنی میں نے کوٹھری کو چھپا دیا۔

لَاَکُوْنَنَّ فِیْہَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں (ان فتنوں میں بھاری بھرکم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا (کسی کا طرف دار نہیں بنوں گا)۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دورِ فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علی رضؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے، انھوں نے نہ معاویہ سے بیعت کی نہ حضرت علیؓ سے، یہاں تک کہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہوگیا، اس وقت انھوں نے معاویہ سے بیعت کرلی، پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ اور مروان کے اختلاف میں انھوں نے کسی سے بیعت نہ کی، یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہوگیا، اس وقت انھوں نے عبدالملک سے بیعت کرلی۔ اور یزید سے انھوں نے اس لئے بیعت کرلی تھی کہ شروع میں اُس پر سب کا اتفاق ہوگیا تھا، یہاں تک کہ اہلِ مدینہ نے بھی اس سے بیعت کرلی تھی۔ صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی۔ بعد ازاں اہلِ مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کردی، مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی، اِسی سبب سے لشکر یزید کے ظلم و تعدی سے آپ محفوظ رہے)۔

وَبَقِیَتِ الرَّدَاحُ الْمُظْلِمَۃُ۔ ابھی وہ بھاری بھرکم تاریک کردینے والا فتنہ باقی ہے۔

رَدٌّ یا مَرَدٌّ یا مَرْدُوْدٌ یا رِدِّیْدیٰ۔ پھیرنا، خطا بیان کرنا، قبول نہ کرنا، بند کردینا، لوٹا دینا، جواب بھیجنا فائدہ دینا۔

تَرْدِیْدٌ۔ دو کاموں کو بیان کرنا، یا یہ یا وہ، اور بمعنی رَدٌّ بھی آیا ہے۔

تَرَدُّدٌ۔ آگے پیچھے ہونا، شک کرنا۔

تَرَادُدٌ۔ بیع کا فسخ کرنا۔

اِرْتِدَادٌ۔ پھر جانا، اسلام سے برگشتہ ہونا۔

اِسْتِرْدَادٌ۔ طلب کرنا، واپس چاہنا۔

رَادَّۃٌ۔ فائدہ۔

لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا الْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ۔ آنحضرتؐ نہ تو بالکل بدنما لمبے تھے (تاڑ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ میانہ قد اور خوشنما تھے)۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْہِ اَمْرُنَا فَہُوَ رَدٌّ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آنحضرتؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو وہ ناجائز ہے، ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے مگر آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی، جیسے مدارس کا بنانا، خزانہ، مجلس اور دار القضا کی تعمیر، جدید طرز کے آلاتِ حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت، کتبِ دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی و تفسیر عربی و نیز دوسری زبانوں میں کرنا۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کو انجام دیا گیا۔ بہر حال اس حدیث کا منشا یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں، ایسے کام ہر زمانہ میں باطل اور لغو ہیں۔ مثلاً آنحضرتؐ نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ بایں ہمہ کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا صندل، تو ناجائز ہوگا۔ آں حضرتؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے، یا دین

Marfat.com

میں ایسا نیا کام نکالے جو آنحضرتؐ کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی عام قاعدۂ شرعی کے تحت آتا ہے، مثلاً جھنڈے، تعزیے، علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کرکے سوئم، دسواں اور چہلم کرنا۔ صلوٰۃ غوثیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)۔

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ (آنحضرتؐ نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتلاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آ جائے (اُس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو۔

رَدُّ الشَّمْسِ۔ آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا کہتے ہیں شب معراج کی صبح کو اور غزوۂ خندق میں یہ ہوا تھا)۔

فَاُرْدِدَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَرْقُهَا۔ سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیر اگیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا، پیچھے سرکا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ "ردشمس" سے یہ بھی مُراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہو گئی۔)

میں کہتا ہوں یہ ردشمس نہیں ہے بلکہ "حبس شمس" ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آنحضرتؐ کی نشانیوں یعنی معجزات میں سے۔ اس کو طبرانی نے بسند جید جابر بن عبد اللہؓ سے نکالا، ہیثمی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا، اور "ردشمس" کو طبرانی نے روایت کیا معجم کبیر میں اسماء بنت عمیس سے ہیثمی نے کہا، اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے۔ اور طحاوی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں، اور ان کے راوی ثقہ ہیں، اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے، حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا)۔

تَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ۔ تو اُن چیزوں کو جن سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال، اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا

وَلِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهِ اَنْ تَسْكُنَهَا (زبیرؓ نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اِس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)۔

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ مانگنے والے (سائل) کو دے کر واپس کر دو، اگرچہ ایک کھر ہی ہو جلا ہوا۔ (یہاں "رُدُّوا" کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)۔

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔ سلام کیا تو اُس نے سلام کا جواب دیا۔

لَا تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ۔ سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھر ہی دیدو (یعنی خالی مت پھیرو)۔

وَرَدَّ اُوْلَاهَا عَلٰى اُخْرٰهَا۔ اور پہلی جماعت کو پچھلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پچھلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے، بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پچھلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ۔ وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوض کوثر کی حدیث میں ہے۔ مُراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انھوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مُراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آں حضرت کی وفات کے بعد کوئی مُرتد نہیں ہوا بلکہ چند دیہاتی گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ اسدی اگرچہ صحابہ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)۔

وَيَكُوْنُ عِنْدَ ذٰلِكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ۔ اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہوگا۔

لَا رِدِّيْدَىٰ فِي الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ سال بھر میں دوبارہ نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ناممکن ہے (دوسری روایت میں ہے:

لَا ثِنَىٰ فِي الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ (ایک سال میں) دوبارہ نہیں لی جائے گی۔)

اَلصَّدَقَةُ قَبْلَ الرَّدِّ۔ اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اُگل دے گی)۔

اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ۔ کیونکہ انھوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالے خوب جانتا ہے (کہ اس کا کونسا بندہ زیادہ عالم ہے)۔

فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صلعم قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ۔ میں نے اس دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرتؐ کو سنایا (تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو وَنَبِيِّكَ کے بدلے میں نے وَرَسُوْلِكَ پڑھا۔ آپ نے فرمایا نہیں، وَنَبِيِّكَ کہہ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ، ادعیۂ ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہئیں جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ شامل کر لینا خواہ معنیٰ وہی ہوں درست نہیں ہے)۔

رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ۔ صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا، پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو، مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلا دیا۔ چنانچہ مثل مشہور ہے "اوّل خویش بعدہٗ درویش")۔

اَنْ لَا يَرُدَّنِيْ عَلٰى عَقِبِيْ۔ مجھ کو ایڑیوں کے بل اُلٹا نہ پھرائے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)۔

فَلَمَّا عَرَفَ فِيْ وَجْهِيْ رَدَّهٗ هَدِيَّتِيْ۔ جب آپ کو ہدیہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوئے)

تَرُدُّوْا الْقَتْلٰى۔ ہم کشتوں کو (جو لوگ مارے گئے تھے) ان کے گاڑنے کے مقامات پر لانے لگے۔

اِعْتَمَرَ حَيْثُ رَدُّوْهُ۔ آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)

فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيُرَدِّدُهَا۔ قل ہو اللہ پڑھا، بار بار اس کو پڑھتے رہے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ۔ اللہ نے تمہارا کہنا اور کافروں نے جو تم کو جواب دیا، دونوں سُنے۔

فَمَا سَمِعْتُ لَهٗ رَادًّا۔ میں نے کسی کو ان کا رَدّ کرتے نہیں سُنا (بلکہ سب نے قبول کیا)

مَاذَا رُدَّ عَلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ۔ تم کو شفاعت کے باب میں کیا جواب ملا؟۔

سَأَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دو دن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی۔ کیونکہ عام لوگوں کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ اُن کو عملاً کر کے دکھائیں)۔

اَلْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ۔ تیرا بردہ اور تیری بکریاں (جو تو نے اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی۔

بِكُلِّ رَدَّةٍ دَعْوَةٌ۔ ہر بار جب لوٹ کر کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)۔

فَرَدَّ اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ (یہاں ثالثہ سے مجازاً چوتھی بار مراد ہے۔)

فَرَدَّ اِلَى الثَّانِيَةِ (ان دونوں حدیثوں میں رَدّ کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو) اللہ تعالیٰ

Marfat.com

میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ انبیاء ؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ پھر روح پھیر دینے سے کیا مُراد ہے؟ اِس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ، گو انبیاء ؑ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، مگر ان کی ارواحِ مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں، دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے۔ جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اُس وقت اُن کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے۔ تو ردّ روح سے اسکا متوجہ کرنا مُراد ہے)۔

كَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ۔ تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سُنا تھا (کیونکہ وہ ہر فَبِاَيِّ آلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر جواب دیتے جاتے تھے)

لَا يَرُدُّ الْقَضَاۤءَ اِلَّا الدُّعَاۤءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دُعا اور استغفار پروردگار کے سامنے طلبِ مغفرت کرنا، گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے، کیونکہ تقدیرِ الٰہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روزِ ازل لکھی گئی ہے وہ گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی۔ مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیرِ معلق مراد ہے یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالےٰ کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے۔ اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہوگی ورنہ اتنی، تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی۔ اِس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے، یعنی اسکا رزق کم ہو جاتا ہے، گناہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے۔ یہ خیال کرنا چاہئے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب نعمت ملتی ہے تو مسلمان کو بداعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے۔ کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالےٰ دنیاوی آفتوں میں مبتلا کرکے متنبہ کرتا ہے۔ تاکہ وہ توبہ کرکے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خوابِ غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے۔ نتیجہ میں ان کے لئے مرتے ہی عذابِ دوزخ تیار ہے)۔

فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔ آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جو لال رنگ کے کپڑے پہنے تھا۔ اِس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو، اس کا جواب دینا ضروری نہیں)۔

يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ۔ اہلِ بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس تیس برس کی ہوگی۔ یعنی عین شباب و جوانی اور خوشی و نشاط کی حالت، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہو سکتا ہے نہ بچّوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)۔

اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ۔ نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں، اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیئے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے پہلے اپنے مُنہ کے سامنے، اس میں امام کی نیت کرے، دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ تَرَدُّدِيْ عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ۔ مجھ کو کسی بات میں اِتنا تردّد یعنی توقف نہیں ہوتا، جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دو طرف میری توجہ رہتی ہیں۔ ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلاکر اس کو سرفراز کروں، دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر

Marfat.com

دائمی خوشی اور فرحت عطا کردوں)۔

لَا یَخْلَقُ عَلٰی کَثْرَۃِ الرَّدِّ۔ قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَیُخْتَلَجُنَّ دُوْنِیْ (حوض کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، پھر ٹھہرا دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہلِ تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابۂ کرام رض آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے، اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے، جیسے حضرات سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے بحمد اللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دینِ اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں، اپنے مال، اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا۔ حدیث میں "اصیحابی" تصغیر کا لفظ ہے جو تقلیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مراد جماعتِ منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہوگئے تھے اور حضورؐ کی وفات کے بعد الگ ہوگئے، نفاق ہی پر ان کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہوگئی اور وہ قصورِ فہم کی بنا پر ارکانِ اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے، لیکن افہام و تفہیم کے بعد انھوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدید ایمان کی، ایسے لوگوں میں زیادہ تر دیہاتی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرتؐ کے آخری زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے)۔

وَاَرُدُّ فِیْہَا ثُلُثَہٗ۔ باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)۔

وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّہَا اِلَیْنَا فِیْ حِیْنٍ غَیْرِ ہٰذَا۔ اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد جگاتا)۔

یُعْطِیْ بِہٖ بَعْضَ عِیَالِہٖ ثُمَّ یُعْطِی الْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِہٖ یُرَدِّدُوْنَہَا بَیْنَہُمْ۔ صدقۂ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں، اسی طرح الٹ پھیر ہوتا رہے۔

کُلُّ مُسْلِمٍ بَیْنَ مُسْلِمَیْنِ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ[1] آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام سے پھر جائے آنحضرتؐ کی نبوت کا انکار کرے، آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لئے درست ہے، جو کوئی اس سے یہ سنے اور اس کی عورت اس سے جدا ہوجائے گی، پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا، اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی۔ اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے۔ امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جدا ہوجائے گی، اس کا ذبیحہ حرام ہوگا۔ اور تین بار اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا۔ صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو۔ یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں۔ امام جعفر صادق نے فرمایا عورت اگر مرتد ہوجائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پہننے کو موٹا جھوٹا دیں گے (دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم الحبس کریں گے)۔

رِدَّۃٌ۔ بہ کسرۂ را، مرتد ہوجانا، اسلام سے پھر جانا۔

رَدْعٌ۔ باز رکھنا، پھیر دینا، کھول دینا، ملا دینا، جماع کرنا، ٹھونکنا۔

اِرْتِدَاعٌ۔ باز رہنا، بل جانا۔

فَمَرَرْنَا بِقَوْمٍ رُدْعٍ۔ ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کالے تھے (باقی جسم سفید تھے)۔

رُدْعٌ۔ جمع ہے اَرْدَعُ کی یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہلِ عرب یوں کہتے ہیں کہ تَیْسٌ اَرْدَعُ اور شَاۃٌ رَدْعَاءُ۔ یعنی اردع بکرا

[1] یعنی جس کے ماں اور باپ دونوں مسلمان ہوں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور ردعاء بحری۔

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَہٗ فَرَکِبَ رَدْعَہٗ فَمَاتَ (ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اوندھی گری اور گردن ٹوٹ کر مرگئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ وہ اپنے خون پر سوار ہوگئی" یعنی اس کا خون بہنے لگا۔ وہ اسی خون پر گری اُس میں لت پت ہوگئی)

رَدْعٌ۔ اصل میں زعفران کو کہتے ہیں، یہاں اس سے مراد خون ہے، کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے، بعض نے کہا رَدْعٌ سے مجازاً گردن کو مراد لیا۔

لَمْ یُنْہَ عَنِ الْاَرْدِیَۃِ اِلَّا عَنِ الْمُزَعْفَرَۃِ الَّتِیْ تَرْدَعُ عَلَی الْجِلْدِ۔ کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کہ اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آجائے)۔

کُفِّنَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ اَحَدُھَا بِہٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ایک کپڑے میں کچھ زعفران لتھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لئے لگا دی گئی تھی، نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)۔

وَرُدِعَ لَھَا رَدْعَۃً۔ اس کا رنگ بدل گیا زرد ہوگیا

وَعَلَیْہِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ۔ عبدالرحمن بن عوف کے کپڑے یا جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرتؐ نے ان کو منع نہیں فرمایا، کیونکہ وہ قلیل ہوگا، جو دلہن کے کپڑوں سے اُن کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا۔ بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے جو منع فرمایا، اس حکم سے نوشاہ یعنی دولہا مستثنیٰ ہے اور اس کے لئے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہے۔ کذا قال البغوی وکذا فی مجمع البحار)۔

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا، نری سفاہت اور نادانی ہے۔

اَلْمُحْرِمَۃُ لَا تَلْبَسُ الثِّیَابَ الْمُصَبَّغَاتِ اِلَّا صِبْغًا لَا یَرْدَعُ۔ جو عورت احرام باندھے ہو، وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا دھبہ نہ پڑے پختہ رنگ ہونا چاہئے)۔

ثَوْبٌ رَدِیْعٌ یَا مَرْدُوْعٌ۔ جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو

رَکِبَ الْبَعِیْرُ رَدْعَہٗ۔ اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہوگیا (اس کی گردن مڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)۔

اَلدُّنْیَا رَدْغٌ مُّشْتَبِہَا۔ دنیا کا پانی کیچڑ ہے (یہ رِدَاغٌ سے ہے، بمعنی کیچڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں۔ اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کیچڑ ملی ہوئی ہے)

رَدْغَۃٌ یا رَدَغَۃٌ سخت کیچڑ، اس کی جمع رَدَغٌ اور رِدَاغٌ ہے

مَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْہِ حَبَسَہُ اللّٰہُ فِیْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ۔ جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اُس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افترا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھے گا۔ (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا ہے، یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے۔)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ رَدْغَۃِ الْخَبَالِ جو شخص شراب پیئے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کیچڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گی)۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَدَغٍ۔ ایک کیچڑ کے دن ہم کو خطبہ سُنایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور راستوں میں کیچڑ تھی۔ ایک روایت میں فِیْ یَوْمٍ رَدْغٍ یا یَوْمٍ رَدِغٍ ہے معنی وہی ہیں، ایک روایت میں رَزَغٌ ہے، یعنی ابر اور سردی کے دن میں)

نَعَتْنَا هٰذِهِ الرَّدْغُ عَنِ الْجُمُعَةِ يَا هٰذِهِ الرَّزَّغُ
ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کیچڑ نے روک دیا۔

اِذَا كُنْتُمْ فِي الرَّدْغِ اَوِ الثَّلْجِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَوْمِئُوْا اِيْمَاءً۔ جب تم کیچڑ میں گھر جاؤ (کہیں خشکی اور صاف جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آجائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جھک کر اس کو ادا کر لو)۔

حَتّٰی وَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى مَرَادِغِهٖ (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔

مَرَادِغُ۔ جمع ہے مَرْدَغَةٌ کی، یعنی وہ حصہ جسم جو گردن سے لے کر ہنسلی تک ہے (بعض نے کہا سینہ کا گوشت)

رَدْفٌ۔ پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔

رِدْفٌ یا رَدِيْفٌ۔ جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔

تَرَادُفٌ۔ دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا۔ یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا

مُرَادِفٌ۔ وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ سَاَلَهٗ اَنْ يُّرْدِفَهٗ وَقَدْ صَحِبَهٗ فِيْ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ۔ معاویہ نے وائل بن حجرؓ سے کہا (جو حضرموت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے، مجھ کو اپنی سواری پر بٹھالو! (خواصی میں سوار کر لو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواصوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رِدْفٌ کی، یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی داہنی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواصی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو وہ ریاست میں اس کا قائم مقام رہے۔ ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدار المہام)۔

مترجم کہتا ہے، معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرت آموز نمونے کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں ایک عورت نے ان سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے۔ اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواصی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی۔ اقالیم حجاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحل روم اور الجزائر اور آرمینیہ اور آذربیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایلیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگیں تھے۔ سبحان اللہ جلت قدرتہ)

فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آ رہے تھے ان کی مدد کی۔

عَلٰى اَكْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِذِ شَحْمًا تَدْعُوْنَهُ اَنْتُمُ الرَّوَادِفَ۔ ان کے مونڈھوں پر چربی کے ٹکڑے تھے، جن کو تم روادف کہتے ہو۔

اَرْدَفَ الْفَضْلَ۔ آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی خواصی میں بیٹھے تھے۔

مُرْدِفٌ اَبَابَكْرٍ۔ آپ حضرت ابوبکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آ رہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا۔

كُنْتُ رِدْفَهٗ۔ میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔

وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى الرَّاحِلَةِ۔ آں حضرتؐ کے ساتھ صفیہ تھیں، آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے۔

رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمُلْكٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی۔

رِدْفٌ۔ سرین۔

رِدْفَانِ۔ رات دن۔

Marfat.com

رَدْمٌ۔ بند کرنا گوز لگانا ہمیشہ ہونا۔ پھر ہرا ہو جانا۔ بہنا۔
تَرْدِیْمٌ۔ پیوند لگانا، مہربانی کرنا۔
اِرْدَامٌ۔ ہمیشہ ہونا۔
تَرَدُّمٌ۔ پیوند لگانا۔
رَدْمٌ۔ آڑ روک سد۔
رَدِیْمٌ۔ پُرانا کپڑا۔
اَرْدَمٌ۔ ملاح۔
فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ھٰذَا۔ یاجوج اور ماجوج کی سد میں سے (جو ذو القرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھُل گیا (آپ نے نوے کا اشارہ کر کے بتلایا، وہ یہ ہے کہ کلمہ کی اُنگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا جوف رہے طیبی نے کہا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آچکا ہے، یہ حملہ دجال کے نکلنے کے بعد ہوگا۔ بعض نے رِدْمٌ بہ کسرۂ را روایت کیا ہے کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کا شر اور فساد کا زیادہ تر اثر ممالک عرب ہوگا۔ بعض نے کہا کہ یاجوج ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکو خاں کے ساتھی) جنھوں نے امیر المومنین معتصم باللہ کو قتل کیا اور خلافتِ اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا، بعض نے کہا ماجوج سے مراد روس ہے اور یاجوج تاتاری ترک۔ بعض نے کہا یاجوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج روس۔ اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا۔ واللہ اعلم)

کَانَتِ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَیْتَ وَکَانَ رَدْمًا۔ اہلِ عرب خانۂ کعبہ کا حج کرتے تھے، حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تَرَدَّمَ الثَّوْبُ سے ماخوذ ہے یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا۔

اِذَا انْتَھَیْتَ اِلَی الرَّدْمِ۔ جب تو بند پر پہنچے (یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے کر ہیں لگائی گئی تھی)۔

رَدْھٌ۔ پھونک مارنا، بڑائی کرنا، سردار بننا۔
شَیْطَانُ الرَّدْھَۃِ۔ واللہ یہ خارجیوں کا رئیس ردہہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اُتار لائے گا۔
رَدْھَۃٌ۔ پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلہ کی چوٹی)۔
وَاَمَّا شَیْطَانُ الرَّدْھَۃِ فَقَدْ کُفِیْتُہٗ بِصَیْحَۃٍ سَمِعْتُ لَھَا وَجِیْبَ قَلْبِہٖ۔ یہ کنڈے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے بچا دیا گیا، اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سُنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو پنچایت کرانے لگا۔ یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

رَدْیٌ یا رَدَیَانٌ۔ دوڑنا ایک پاؤں اُٹھا کر کودنا۔ توڑنا۔ زیادہ ہونا۔ مارا جانا۔ گرنا۔ ہلاک ہونا۔ (اس کا مصدر رَدًی ہے۔)
اِرْدَاءٌ۔ ہلاک کرنا، گرانا۔
قَالَ فِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ ذَکِّہٖ مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ۔ اونٹ اگر کنوئیں (یا گڑھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے)، تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے (تا اس کا گوشت حلال ہو جائے، ورنہ اگر یونہی گر کر مر جائے گا، تو مُردار ہوگا وہ حرام ہے)۔
مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدّٰی فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ۔ جو شخص اپنے اہلِ قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہلِ قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے اُن ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو: اب اس کو دُم پکڑ کر نکالیں (بھلا دُم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا، اب اُس کا نکلنا

Marfat.com

دشوار ہے۔

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيهِ بُعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین ہے آسمان سے۔

بِجَادَاءَ تَرْدِي حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ۔ جادا میں اس کے دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں۔

فَرَدَيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھروں سے مارا

مِرْدَى اور مِرْدَاةٌ۔ پتھر یا بھاری پتھر۔

مَنْ رَدَاهُ۔ اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے۔

مَنْ أَرَادَ الْبَقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قِيلَ وَمَا خِفَّةُ الرِّدَاءِ قَالَ قِلَّةُ الدَّيْنِ۔ جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب چیزوں کو فنا اور تغیر ہے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے! لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے مسلط ہو جاتا ہے تو کاروبار میں اعتدال باقی نہیں رہتا۔ اس کو مجازاً چادر کہا، جس طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)۔

رِدَاءٌ۔ تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ۔ تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت لٹکائے رہو)

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوْسُ۔ کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے

دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ۔ ام سلیم نے اس کھانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ کو اڑھا دیا (اس کی چادر کر دی)۔

رِدَاءٌ۔ وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے۔

مَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّتِهِ۔ اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہوگی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی (وہی اس کے دیدار سے مانع ہوگی، جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا۔ اور بہشتی لوگوں کو اس کا دیدار حاصل ہوگا)۔

فَجَعَلْتُ أُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ۔ میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کئے (ایک روایت میں أُرَدِّيهِمْ ہے یعنی پتھر مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدَّى فِي قَبْرِهِ أَوْ فِي النَّارِ۔ وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر گیا۔

تَرَدَّتْ مِنْ جَبَلٍ أَوْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ۔ پہاڑ سے گری یا کنوئیں میں گری اور مر گئی۔

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ۔ اگر تو ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (نابینا ہو یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي۔ بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی میرا ساجھی نہیں ہو سکتا، جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں ہوتا)۔

الْعِزُّ رِدَاءُ اللّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ إِزَارُهُ۔ عزت اللہ کی چادر ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے۔

إِنَّ أَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوفُهُمْ۔ مجاہدین کی چادریں ان کی تلواریں ہیں۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَوَى الْمُرْدِي۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک خواہش دوسرے غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی دونوں سے آدمی کو بہکاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا کر دیتا ہے، ہم دوسروں کو ملامت کریں، سچی بات تو یہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر ہو گئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ و جذبات پر ہم قابو نہ پا سکے یا اللہ

ان دونوں پر ہم کو غلبہ دے، تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب ہوں گے)۔

عَشَاءُ اللَّيْلِ لِعَيْنَيْكَ رَدِيٌّ۔ رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا ہے

رَدُأَ۔ خراب ہوا۔

يَرْدُءُ۔ خراب ہوتا ہے۔

رَدَاءَةٌ۔ خراب ہونا۔

رَدِيٌّ۔ خراب۔

بابُ الراء مع الذالِ

رَذَاذٌ۔ خفیف بارش یا ہلکی جھڑی۔

مَا أَصَابَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَوْمَ بَدْرٍ إِلَّا رَذَاذٌ لَبَّدَ لَهُمُ الْأَرْضَ۔ آنحضرتؐ کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی، جس نے زمین کو جما دیا (گرد و غبار نہ رہا)۔

رَذَاذٌ۔ تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں۔

رَذُلَ۔ ذلیل کرنا

رَذِيْلٌ۔ کمینہ، خوار۔

وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خراب عمر تک جینے سے (یعنی سخت بڑھاپے سے جس میں ہوش و حواس نہ رہیں۔ یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسی برس کے بعد یا نوے برس کے بعد، درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سو سال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش و حواس بدستور اور بصارت و سماعت قائم تھی۔ علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں۔ مولانا نذیر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ سو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہٗ سو برس سے متجاوز ہو گئے تھے، ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سو سال سے بھی متجاوز ہو گئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے۔ مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسی سال سے متجاوز ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے۔)

أَرْذَلُ۔ کمینہ اور ہر خراب چیز (اس کی جمع أَرَاذِلُ ہے)۔

رَذْمٌ۔ بھر کر بہہ جانا۔

إِرْذَامٌ۔ بڑھ جانا۔

رَذْمٌ۔ متفرق گروہ۔

فِي قُدُوْرٍ رَذِمَةٍ۔ بھر کر بہتی ہوئی ہانڈیوں میں۔

جَفْنَةٌ رَذُوْمٌ۔ بہتا پیالہ (اس کی جمع جِفَانٌ رُذُمٌ ہے)۔

لَا دَقَّ وَلَا رَذْمَ وَلَا زَلْزَلَةَ۔ (ناپتے وقت) نہ تو ٹھونکنا دبانا چاہیے، نہ اتنا کہ پیمانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ ہلانا چاہیے)۔

رَذِيٌّ۔ بیمار، ناتوان۔

رَذَاوَةٌ۔ بیماری، ضعف، ناتوانی

وَلَا يُعْطِي الرَّذِيَّةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ۔ کمزور اور خراب جانور زکوٰۃ میں نہ دے

لَفَظَهُ الْحُوْتُ رَذِيًّا۔ مچھلی نے حضرت یونسؑ کو نگل لیا وہ ناتوان ہو رہے تھے۔

وَأَرْذَوْا فَرَسَيْنِ فَأَخَذْتُهُمَا۔ دو گھوڑوں کو دُبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا۔ میں نے ان کو پکڑ لیا۔ (ایک روایت میں وَأَرْدَوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کر کے چھوڑ گئے تھے)

بابُ الراء مع الزاء

رُزْءٌ۔ کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں کہ،

مَا رَزِئْتُهُ زُبَالًا۔ اس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اٹھاتی ہے)

Marfat.com

فَلَمْ یَرْزَأْنِیْ شَیْئًا۔ اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)

اَتَعْلَمِیْنَ مَا رَزَأْنَا مِنْ مَّاءِكِ شَیْئًا۔ تو جانتی ہے ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا (جتنا تھا اُتنا ہی ہے)

وَاَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْئِیْ۔ میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں، اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں۔

اِنَّمَا نُهِیْنَا عَنِ الشِّعْرِ اِذَا اُبِنَّتْ فِیْهِ النِّسَاءُ وَتُرُوْزِئَتْ فِیْهِ الْاَمْوَالُ۔ ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی، جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور فحش کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں یعنی ہجو کے ڈر سے شاعروں کو دیں۔ یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَأْنَاكَ عِقَالًا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالےٰ کو عمل کا باطل (بے کار) کر دینا پسند نہیں، تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

اِنْ اُرْزَأْ اِبْنِیْ فَلَمْ اُرْزَأْ حَیَائِیْ۔ اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم و حیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر، میری شرم و حیا کا نقصان تو نہیں ہو سکتا)۔

رُزْءٌ۔ اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔

رُزْءُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی، اسی طرح آں حضرتؐ کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وُفُوْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وُفُوْدُ الْمَرْزِئَةِ۔ ہم تو خوشی کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرَّزِیَّةَ یا فَالرَّزِیَّةُ کُلَّ الرَّزِیَّةِ یا کُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ اَنْ یَّکْتُبَ۔ مصیبت ہے پوری مصیبت جس نے آنحضرتؐ کو (مرض موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر آپ کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا۔ مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہے کہ آپ کتابت نہ کرا سکے) (لوگوں نے غل غپاڑہ مچایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبر کے پاس اس طرح کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضُهُ اللّٰهُ۔ جو شخص میت پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّاٌ۔ مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے، (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا اَرْزَأُ بَعْدَكَ اَحَدًا۔ اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ یہ حکیم بن حزامؓ نے آں حضرتؐ سے کہا تھا)۔

رَزْبٌ۔ کسی سے چمٹ جانا، اس کو نہ چھوڑنا۔

اِرْزَبٌّ۔ بڑا، موٹا، سخت، فرج۔

فَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ یَضْرِبُهٗ بِمِرْزَبَةٍ یا بِمِرْزَبَّةٍ فَیَغِیْبُ فِی الْاَرْضِ۔ ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (دستل) سے مارتا ہے (یا ہتوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جاتا ہے)

وَبِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ۔ اس کے ہاتھ میں ایک ہتوڑا ہے۔

اِرْزَبَّةٌ۔ ہتوڑا (محیط میں ہے کہ مِرْزَبَةٌ اور اِرْزَبَّةٌ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا سنبل (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الْاِرْزَبَّةِ لَا یُصِیْبُهٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اُس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مر جاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَیَضْرِبَانِ یَافُوْخَهٗ بِمِرْزَبَةٍ۔ پھر قبر کے فرشتے اُس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے

Marfat.com

تمام خدا کی مخلوق ڈرجاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْزَبَانٌ یا مُرْزُبَانٌ۔ رئیس، سردار، افسر، بہادر سوار۔

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ۔ وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا، یہ معاذ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

رَزٌّ زمین میں انڈے دینے کے لئے گھسنا، کندہ لگانا، جمانا، گھونسا مارنا۔

تَرْزِیْزٌ۔ صیقل کرنا، بچھانا۔

اِرْتِزَازٌ۔ جمنا، رُکنا۔

رَزَازٌ۔ رانگا۔

رُزٌّ۔ چاول

رِزٌّ۔ دور کی آواز۔ گرج کڑک، پیٹ کی آواز۔

رَزَّازٌ۔ چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِیْ بَطْنِهٖ رِزًّا فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ۔ جو شخص اپنے پیٹ میں کڑکڑ کی آواز سنے، وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے (بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے جو شخص گوز کا زور پائے (وہ نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم استحبابا ہوگا نہ وجوبا، کیونکہ جب تک گوز باہر نہ نکلے وضو نہیں جاتا۔ بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت محذوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت علیؓ سے موقوفاً مروی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعاً ابن عمرؓ سے روایت کیا)۔

اِنْ سُئِلَ اِرْتَزَّ۔ اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جکڑ رہ جائے (شرمندہ ہو کر ٹھہر جائے مگر کچھ دے نہیں، یہ صفت بخیل کی ہے۔ ایک روایت میں اَرَزَّ ہے معنی وہی ہیں)

لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الرُّعَافُ وَرِزٌّ فِی الْبَطْنِ۔ نماز نکسیر پھوٹنے یا پیٹ میں قراقر ہونے سے نہیں ٹوٹتی۔

وَاَرْزَ فِیْهَا اَوْتَادًا۔ اس میں میخیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی میخیں)۔

اَنْتَ یَا عَلِیُّ رِزُّ الْاَرْضِ۔ اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

رَزْغٌ۔ کیچڑ (جیسے رَزَغَةٌ ہے) (محیط میں ہے کہ رَزَغٌ اور رِزَاغٌ جمع ہے رَزَغَةٌ کی)۔

اَمَا جَمَّعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا هٰذَا الرَّزَغُ۔ تم نے جمعہ پڑھا عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کیچڑ نے روک دیا۔ (جمعہ کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

اَرْزَغَتِ السَّمَاءُ فَهِیَ مُرْزِغَةٌ۔ بارش نے کیچڑ کر دی۔

خَطَبَنَا فِیْ یَوْمٍ ذِیْ رَزَغٍ کیچڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)

اِنْ لَّمْ تُرْزِغِ الْاَمْطَارُ غَیْثًا۔ اگر بارشوں نے کیچڑ نہیں کی۔

اَرْزَغَ فُلَانٌ فِیْ فُلَانٍ۔ فلاں شخص نے فلاں کو برا کہا (اس کو ستایا، حقیر جانا یا ناتواں سمجھا)۔

اِسْتَرْزَغَهٗ۔ اس کو ضعیف سمجھا۔

رَزْقٌ۔ روزی دینا، شکر کرنا۔

رِزْقٌ۔ روزی، فائدہ کی چیز، سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ، بارش، شکر۔

رَزَّاقٌ۔ ایک نام اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے، کیونکہ اسی نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق دو طرح کے ہیں، ایک تو ظاہری یعنی خوراک، دوسرے باطنی یعنی علوم و فنون و کمالات)۔

اُکْسُهَا رَازِقِیَّتَیْنِ یا رَازِقِیَّتَیْنِ۔ اس کو دو رازقیہ پہنے کو دو (وہ کتان کا سفید کپڑا ہے)۔

رَازِقِیُّ۔ ہر چیز میں خراب اور کمزور۔

مَرْزُوْقٌ۔ صاحبِ نصیحت۔ بختاور۔ دولت مند۔

هُمْ رِزْقُ عِیَالِکُمْ۔ یہ ذمی کافر تمہارے بال بچوں

Marfat.com

کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمھارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

رُزِقْتُ حُبَّهَا۔ مجھ خدیجہ کی محبت دیا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ كَانَ يُسَمّٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم الْمَرْزُوْق۔ رمضان کے مہینے کو آنحضرت کے زمانہ میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت رزق دیتا ہے)

فَلَا أَرَانِيْ أُرْزَقُ إِلَّا مِنْ دَفِّيْ۔ میں سمجھتا ہوں میری روزی تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ عمرو بن قرہ نے آنحضرت سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا —

مجمع البحرین میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی ہے، اور اُن کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے)

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ آیت ہے قرآن کی تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اللہ تعالیٰ نے شراب کو رزق فرمایا، حالانکہ وہ حرام ہے۔ اور فرمایا وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ پس اگر کسی شخص نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اس آیت کے خلاف ہوا، اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ ان اللہ قسم الارزاق بین خلقہ حلالا ولم یقسمها حراما۔ اس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا، بہرحال اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحب مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ اس بات میں احادیث متعارض ہیں، صحیح نہیں ہے۔

وَاجْعَلْنِيْ فِي الْأَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ۔ مجھ کو ان زندوں میں کر جن کو بہشت میں روزی دی جاتی ہے (یعنی شہیدوں میں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ)۔

رَزْمٌ۔ مرجانا، پکڑنا، غالب ہونا، بیٹھ جانا، جمنا، دیر تک رہنا، اکٹھا کرنا۔

تَرْزِيْمٌ۔ باندھنا، جمع کرنا۔

مُرَازَمَةٌ۔ مدت تک رہنا، ہر روز کھانا، بدلتے جانا۔

إِنَّ نَاقَتَهٗ تَلَحْلَحَتْ وَأَرْزَمَتْ۔ اس کی اونٹنی ٹھہر گئی، اَڑ گئی، آواز کرنے لگی۔

إِرْزَامٌ۔ وہ آواز جس میں منہ نہ کھلے۔

عَلٰى نَاقَةٍ لَّهٗ رَازِمٍ۔ ایک دبلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی۔

تَرَكْتُ الْمُخَّ رِزَامًا۔ میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دبلا کر کے چھوڑ دیا۔

رِزَامٌ۔ جمع ہے رَازِمٌ کی (کذا فی النہایۃ) مگر محیط میں ہے کہ رَازِمٌ کی جمع رُزَّمٌ آتی ہے۔

إِذَا أَكَلْتُمْ فَرَازِمُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو خدا کا شکر کرتے جاؤ (ہر لقمہ پر الحمد للہ کہتے جاؤ (بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ سے یہ مراد ہے کہ نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزہ دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ۔ تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزہ دار غذاؤں کی خوگر نہ ہو جائے، دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ گے تو اس کی لذت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے۔ بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ یہ ہے کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا، کسی دن دودھ، کسی دن کھجور، کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ (اہل عرب کہتے ہیں)

رَازَمَتِ الْإِبِلُ۔ جب اونٹ ایک دن میٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھٹا۔

أَمَرَ بِغَرَائِرَ جُعِلَ فِيْهِنَّ رُزَمٌ مِّنْ دَقِيْقٍ۔ آپ نے حکم دیا غراروں میں آٹے کے پڑے رکھ دیئے گئے (غرارہ اُس تھیلے، گٹھڑے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)۔

رِزْمَةٌ۔ کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رزمۃ غرارہ کا

تیسرا یا چوتھا حصہ ہوتا ہے۔)
کان معی ثوب وشیٔ فی بعض التزدم میرے پاس کسی گٹھڑی میں کچھ نقشین کپڑا تھا۔
اُتی الرضا بِرِزَم ثیاباً۔ امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے۔
اَرزم الرعد۔ بجلی زور سے کڑکنے لگی۔
رَزْنٌ۔ کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اس کو اٹھانا، اقامت کرنا۔
رَزَانۃٌ۔ وقار اور تمکین، بوجھ، عقلمندی۔
رَوْزَنۃٌ۔ سوکھ۔
حصان رزان ما تزن بریبۃ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل۔ (یہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ، وقار اور تمکین والی، اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی، کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)۔
(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وتصبح غرثی من لحوم الغدائل۔ یعنی پورے موٹے تازے اونٹوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے، یعنی کم خوراک ہے، اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)۔
اہل عرب کہتے ہیں،
امرأۃ رزان یا رزینۃ۔ سنجیدہ، متانت والی عورت (اس کی منہ چھوری، پیٹ کی ہلکی)۔
اَرْزَنٌ۔ ایک سخت لکڑی کا درخت ہے، اس کی لاٹھیاں بناتے ہیں۔
رَزْیٌ۔ کسی کا احسان قبول کرنا
ارتزاء۔ آڑ طلب کرنا، پناہ چاہنا۔
المؤمن مرزیٰ۔ مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رزیۃ سے ہے، جس کا بیان اوپر گزرا۔

باب الراء مع السین

رَسَبٌ یا رُسُبٌ۔ وہ تلوار جو مضروب[51] میں گھس جائے اس میں غائب ہو جائے۔
رُسُوبٌ۔ نیچے بیٹھ جانا، اندر گھس جانا۔
راسبٌ۔ حلیم، بردبار، ثابت، مضبوط۔
کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف یقال لہ الرسوب۔ آنحضرت کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رسوب کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)۔
کان لہ سیف سماہ مرسباً۔ خالد بن ولید کے پاس ایک تلوار تھی، جس کا نام انہوں نے مِرسَب رکھا تھا۔ (وہ کہتے ہیں)
ضربت بالمرسب رأس البطریق[52]۔ میں نے برگیڈیئر کے سر پر مِرسَب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)۔
اذا طفت بہم النار ارسبتہم الاغلال۔ جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اچھالے گی، تو ان کے طوق و زنجیر ان کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)۔
فرسب فی الماء اربعین صباحاً۔ وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے۔
ائمۃ العدل ارسب من الجبال الرواسی فی الارض۔ عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (ان کی حکومت کوئی

---

[51] مضروب۔ وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے، خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور۔ ۱۲ منہ
[52] فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں۔ طرخان وہ جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

میٹ نہیں سکتا، کیونکہ ساری رعیت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)۔

رَسْحٌ ۔ سُرین یعنی چوتڑ اور ران پر گوشت کم ہونا۔

اِرْسَاحٌ ۔ دُبلا کرنا۔

رَسْحَاءُ ۔ وہ عورت جس کے سُرین پر گوشت کی کمی ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَرْسَحَ فَهُوَ لِفُلَانٍ ۔ اگر اس عورت کا بچہ دُبلے سرین کا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

لَا تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمُ الرُّسْحَ وَلَا الْعُمْشَ اپنی اولاد کو بن سُرین والی عورتوں کا (جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا جن کی بینائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے دُودھ مت پلاؤ، کیونکہ دودھ سے ان میں بھی یہ خرابیاں پیدا ہوں گی)۔

رَسٌّ ۔ کھودنا، گاڑنا (جیسے دَسٌّ پہچاننا، اصلاح کرنا یا فساد کرانا)۔

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسُّوْنَا الصُّلْحَ ۔ مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ ہے۔ یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ایک روایت میں وَاسَوْنَا ہے۔ یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)

مُوَاسَاةٌ ۔ بمعنی موافقت۔

رَسَسْتُ بَيْنَهُمْ ۔ میں نے اُن میں صلح کرادی۔

بَلَغَنِيْ رَسٌّ مِّنْ خَبَرٍ ۔ مجھ کو اِس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی

اَرُسُّهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاُحَدِّثُ بِهِ الْخَادِمَ ۔ میں اپنے دل میں پہلے اُس کو جمالیتا پھر خادم سے اُس کو بیان کرتا (تاکہ خوب یاد ہو جائے)

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ ۔ کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (یہ حجاج نے نعمان بن زرعہ سے کہا)، زمخشری نے کہا رَسٌّ کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوْا نَبِيَّهُمْ ۔ اصحابُ الرّس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا ‹‹رس›› ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا۔ بعض نے کہا وہی اصحابُ الاخدُود ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ ‹‹رس›› وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو۔ بعض نے کہا کچا کنواں)۔

رَسِيْسٌ ۔ جما ہوا یا سالم

رَسُّ الْحُمّٰى یا رَسِيْسُهَا ۔ بخار کی ابتدا۔

رَسْعٌ ۔ چپک جانا، لٹک جانا، بچہ کے ہاتھ یا پاؤں میں تھیر یا کانچ کا نگ لٹکانا نظرِ بد کے دفعیہ کے لئے۔

رَسَعٌ ۔ پلکوں کا خراب ہونا۔

اِنَّهٗ بَكٰى حَتّٰى رَسِعَتْ عَيْنُهٗ ۔ وہ یہاں تک روئے کہ ان کی پلکیں چپک گئیں، آنکھ خراب ہوگئی۔

تَرْسِيْعٌ بمعنی رَسَعٌ ہے۔

مُرَيْسِيْعٌ ۔ ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے۔

رُسْغٌ یا رُسُغٌ وہ جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ران کے درمیان ہیں۔

رَسْفٌ یا رَسِيْفٌ یا رَسَفَانٌ ۔ اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے

اِرْسَافٌ ۔ بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا۔

اِرْتِسَافٌ ۔ اونچا ہونا۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ ۔ اتنے میں ابو جندل آیا جو بیڑیاں اُٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرتؐ نے فرمایا اَجِزْهُ لِيْ اس کو میرے لئے چھوڑ دے)

رَسْلٌ ۔ بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی اِرْسَالٌ بھیجنا، چھوڑ دینا

مُرَاسَلَةٌ اور رِسَالَةٌ ۔ بھیجنا۔

اِسْتِرْسَالٌ ۔ سیدھا لٹکنا، پیغام طلب کرنا، مانوس ہو کر کھل کر باتیں کرنا۔

اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَرْسَالًا يُصَلُّوْنَ

عَلَیْهِ۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ در گروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا، آپ پر نمازِ (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) (رَسَلٌ "رَسَلٌ" کی جمع ہے)۔

اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاِنَّهٗ سَیُؤْتٰی بِکُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّیْ۔ میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا، تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کئے جاؤ گے۔

رَسَلٌ۔ اونٹ اور بکریوں کا منڈہ، جس میں دس۱۰ راس سے لے کر پچیس۲۵ تک ہوں۔

وَرَقِیْدٌ کَثِیْرُ الرَّسَلِ قَلِیْلُ الرِّسْلِ۔ اور منڈہ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دُودھ کم (بعض ترجمہ اس طرح پر کیا ہے "اور منڈہ جو چارہ کے لئے بہت پھیلتا ہے (یعنی دور دور جاتا ہے قحط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم ہے")

اِلَّا مَنْ اَعْطٰی فِیْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا۔ مگر جو شخص زکوٰۃ دے، دونوں حالتوں میں، جب اونٹ اچھے موٹے تازے ہوں اور جب وہ دُبلے سُوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ)؛

عَلٰی رِسْلِكَ۔ یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں کہ)؛

عَلٰی هِیْنَتِكَ۔ یعنی استقلال اور تحمل رکھ، جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (ازہری نے کہا فِیْ رِسْلِهَا سے یہ مُراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فربہی کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا) (نہایہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوٰۃ دے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ نَجْدَتَهَا وَرِسْلِهَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں۔ تو دشواری قحط کا زمانہ ہوا اور آسانی ارزانی کا زمانہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)۔

رَأَیْتُ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْهِ الرِّسْلُ الْبَیَاضَ اَکْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَأَیْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ عَامٍ کَثُرَ فِیْهِ التَّمْرُ السَّوَادَ اَکْثَرَ مِنَ الْبَیَاضِ۔ میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں کھجور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے۔ (سفیدی سے دودھ مُراد ہے اور سیاہی سے کھجور)۔

عَلٰی رِسْلِکُمَا۔ ذرا ٹھہرو صبر کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کر لو کہ یہ عورت کون ہے۔ آنحضرتؐ نے یہ فرما کر ان کا ایمان بچایا، ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)

عَلٰی رِسْلِکُمْ۔ اسی طرح ٹھہرے رہو۔

اَنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ۔ اچھی طرح اطمینان سے جا (نرمی اور بُردباری کے ساتھ)۔

فَیُبَارَكُ فِی الرِّسْلِ۔ دودھ میں برکت ہو۔

فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلِهَا۔ وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

اَبْغِنَا رِسْلًا۔ ہمارے لئے دودھ تلاش کر۔

فَتَرَسَّلَ۔ ٹھہر ٹھہر کر، الگ الگ کلمہ کہا۔

کَانَ فِیْ کَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ۔ آنحضرتؐ کے کلام میں ترسیل تھی (یعنی ترتیل، وہ یہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑائے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ) ترَسَّلَ فِیْ کَلَامِهٖ وَمَشْیِهٖ۔ بات چیت اور چلنے

Marfat.com

دونوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ۔ جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

اَيُّمَا مُسْلِمٍ اِسْتَرْسَلَ اِلٰى مُسْلِمٍ فَغَبَنَهٗ۔ جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسا کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی دغا دی۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبًوا۔ جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دغا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دغا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُّرَاسِلًا۔ ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر کر چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ):

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ لَا يُبَلِّغُهَا
اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيْبَاتُ الْمَرَاسِيْلُ

یعنی، سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے، جہاں عمدہ ذات والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچا سکتے ہیں۔

مَرَاسِيْلُ جمع ہے مِرْسَالٌ کی، یعنی تیز رو جلد چلنے والا۔

فَاَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً (عبد اللہ بن عمرؓ نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو، یہودی ہو۔

اُرْسِلَ اِلَيْهِ۔ کیا آسمان پر آنے کے لئے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ اس کی بھلائی جس کے لئے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خَيْرِ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالٰی کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی)۔

اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فِيْ رَكْبٍ۔ ابوسفیان جو چند سواروں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

ثَلٰثُ تَسْبِيْحَاتٍ فِيْ تَرَسُّلٍ۔ رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں (بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلْ فِيْ رَأْيٍ۔ مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)

فَاِنَّ سُرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ (پورا بھروسا اپنے بھائی پر مت کر بلکہ خود بھی ہوشیار رہ) اس لئے کہ جلدی سے بھروسا کر لیا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا (بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا، مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آجاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھا چکا ہوں اور اٹھا رہا ہوں، مگر کیا کروں اپنی فطرت سے مجبور ہوں)۔

لَا تَثْنِيْ عِنَانَكَ اِلَى الْاِسْتِرْسَالِ فَيُسَلِّمَكَ اِلٰى عِقَالٍ اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ، نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسی بندھوا دے گا۔

مِنْ فِدَّةِ اِسْتِرْسَالِهٖ۔ آنحضرتؐ کی بے انتہا خوش مزاجی اور نرمی سے۔

اِذَا ذَبَحْتَ فَاَرْسِلْ۔ پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ وہ پھڑپھڑا سکے، اس کو پکڑے رہنا منع ہے)۔

كَانَتْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْعَمَائِمُ الْبِيْضُ الْمُرْسَلَةُ۔ فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے، جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

Marfat.com

اَلدَّابَّۃُ الْمُرْسَلَۃُ۔ چھٹا ہوا جانور۔
اَرْسَلَ یَدَیْہِ۔ اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی لٹکتے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔
اَرْسِلْ نَفْسَکَ فَتَشَہَّدْ۔ اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)
جَاءَتِ الْخَیْلُ اَرْسَالًا۔ سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)
مُرْسَلٌ۔ وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت ﷺ سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعضوں نے منقطع کو بھی مرسل کہا ہے، اس کی جمع مَرَاسِیْلُ ہے۔
رَسْمٌ۔ گھر گرا دینا، اس کا نشان باقی رکھنا، حکم کرنا، اثر ہوجانا، لکھنا، نشان کرنا، رواج، عادت، درجہ اور مرتبہ
رَسْمِیْ۔ سرکاری باقاعدہ۔
تَرْسِیْمٌ۔ لکیریں کرنا۔
تَرَسُّمٌ۔ دریافت کرنا، غور کرنا، یاد کرنا۔
لَمَّا بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ اِذَا النَّاسُ یَرْسِمُوْنَ نَحْوَہٗ۔ جب آپ کراع غمیم میں پہنچے، دیکھا تو لوگ ادھر لپکے آرہے ہیں (تیز قدمی سے) (نہایہ میں ہے کہ):
رَسِیْمٌ۔ ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین نشانات نسبتاً گہرے پڑتے ہیں۔
فَرُسِّمَتْ بِالْقَبَاطِیْ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰی نَزَحُوْھَا۔ اس میں مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکال ڈالا۔
ثِیَابٌ مُرَسَّمَۃٌ۔ وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔
رَسَمَ فِی الْاَرْضِ۔ زمین میں غائب ہوگیا۔
رَسُوْمٌ۔ آنحضرت ﷺ کی ایک تلوار کا نام تھا۔
رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ۔ میں نے تعمیر کے لئے رنگ ڈالا۔
رَسَمْتُ الْکِتَابَ۔ میں نے کتاب لکھ ڈالی۔
قَسَمْنَا عَلٰی رَسْمِ الْقِبَالَۃِ۔ قبالہ کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔
رَسَنٌ۔ رسی باندھنا۔
اِرْسَانٌ۔ رسی بنانا۔
مَرْسِنٌ۔ ناک۔
وَاَجْرَرْتُ الْمَرْسُوْنَ رَسَنَہٗ۔ میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسی کھینچنے دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا، مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا، ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)
وَرُمِیَ بِرَسَنِکَ عَلٰی غَارِبِکَ (تیری خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مرگئیں) اب تیری رسی تیرے مونڈھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہوگیا اب کوئی بری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یزید بن اصم سے فرمایا۔
رَسْوٌ یا رُسُوٌّ۔ جمنا، گڑنا، نیت کرنا، لنگر، کنارہ، رقابت کرنا۔
اِرْسَاءٌ۔ جمانا، گاڑنا۔
فَاَرْسَاھَا بِالْجِبَالِ۔ پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔
اَلْقٰی مَرَاسِیَہٗ۔ اقامت کی۔
بِکُمْ تَسْتَقِلُّ جِبَالُ الْاَرْضِ عَنْ مَرَاسِیْھَا۔ تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔
رَسَتْ اَقْدَامُھُمْ۔ ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَخَتْ اَقْدَامُھُمْ یا ثَبَتَتْ اَقْدَامُھُمْ)۔

باب الراء مع الشین

رَشَأٌ۔ ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے، جماع کرنا۔
رَشْحٌ۔ پسینہ نکلنا، اچھلنا، کودنا، دینا، پسیجنا، ٹپکنا،
تَرْشِیْحٌ۔ اچھی طرح خدمت کرنا، چاٹنا، پالنا۔
رَشِیْحٌ۔ پسینہ۔

Marfat.com

اِرْتِشَاحٌ اور تَرَشُّحٌ پسیجنا، ٹپکنا (جیسے اِرْشَاحٌ ہے)

يَبْلُغُ الرَّشْحُ اٰذَانَهُمْ۔ پسینہ ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشَحٌ بہ فتحتین روایت کیا ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی)۔

رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا (یعنی مُشک کی طرح خوشبودار)۔

يَاْكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا وَيُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا۔ اس کا کٹا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبرگیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔

اِنَّهٗ رَشَّحَ وَلَدَهٗ لِوِلَايَةِ الْعَهْدِ۔ انھوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)

اِحْفِرُوْا لِیْ حَتّٰی تَبْلُغَ الرَّشْحَ۔ میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشْحُ الْجَبِیْنِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمَوْتِ۔ پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِرَشْحِ الْجَبِیْنِ۔ مومن پیشانی کے پسینہ سے مرجاتا ہے۔

رَشَدٌ یا رُشْدٌ یا رَشَادٌ۔ رستہ پانا۔

اِرْشَادٌ۔ سن شعور کو پہنچنا، ہدایت کرنا۔

اِسْتِرْشَادٌ۔ ہدایت چاہنا۔

اُمُّ رَاشِدٍ۔ چوہیا (چوہے کی مادہ)

حَبُّ الرَّشَادِ۔ ہالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو ان کے مفید اور مضر باتیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشید وہ ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح و مشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ۔ تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جانشینوں طریق لازم کرلو (اسی پر چلو۔ خلفائے راشدین سے مراد حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہوسکتا ہے جو ان ہی کے طریقے پر کاربند ہو۔

مترجم کہتا ہے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے، سنت تو آں حضرت ہی کا قول و فعل ہے کیوں کہ آپ خطاسے معصوم تھے اور آپ کے خلفاء معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اُس پر چلے تم بھی اسی پر چلو، کیونکہ وہ دونوں کی سنت ہے)

اِرْشَادُ الضَّالِّ۔ بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنِ ادَّعٰی وَلَدًا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ۔ جو شخص ایسے لڑکے کا دعوےٰ کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو، تو نہ وہ وارث ہوگا، اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔

وَلَدُ رِشْدَةٍ۔ وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو اُس کی ضد۔

وَلَدُ زِنْيَةٍ۔ یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعضوں نے کہا کہ رَشْدَةٌ بہ فتحہ را اور زَنْيَةٌ بہ فتحہ زا زیادہ فصیح ہے)

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ اس کا لڑکا کہلا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہوسکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے اُن حاکموں پر جو ایسے ناجائز اور خلافِ قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو زانیوں کا وارث اور جانشین بناتے ہیں بلاد اور امصارِ دکن میں یہ خرابی عام ہوگئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا۔ آخر ۱۳۲۶ھ غُرّہ ماہِ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا۔ ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہوگیا، ہزاروں آدمی مرگئے اور ہزاروں بے ساز و سامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے۔ اب پھر اُس کی

Marfat.com

از سرِ نو آباد کاری کی تو حقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں، لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یعنی بد اعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز۔ معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ. کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔

اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا. مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ عمدہ اور بہتر ہوتا اسی کو آپ اختیار کرتے۔

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى. وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اُس نے ہدایت پائی۔

اِينَاسُ الرُّشْدِ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فان انستم منهم رشدا اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال و دولت کو لُٹانے اور اُڑانے کو بُرا سمجھنے لگیں)۔

اِسْتَخِيْرُوْا اللّٰهَ يَغْرَمُ لَكُمْ عَلٰى رُشْدِكُمْ۔ اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا

رَشِيْدٌ۔ ہارون بن محمد مہدی خلیفۂ عباسی کا لقب تھا

رَشٌّ۔ چھڑکنا، خفیف بارش۔

رَشَاشٌ۔ جو اُڑ کر آئے، پانی یا پسینا وغیرہ کی چھینٹیں۔

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهٖ۔ پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا ڈالا تاکہ پانی میں اِسراف نہ ہو۔ کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں، جو اسراف میں داخل ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. آنحضرتؐ کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے، اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے۔ بعضوں نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے۔ محققین اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔)

رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا۔

تَرَشُّشٌ۔ تھوڑا تھوڑا ٹپکنا۔

رَشْفٌ یا تَرَشَّافٌ۔ چُوس لینا، سب پی جانا، کچھ نہ چھوڑنا۔

تَرْشِيْفٌ. خوب چُوسنا۔

رَشْقٌ۔ ارنا۔

رَشَاقَةٌ۔ خوش قامتی اور لطافت۔

لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ یہ ہجو مشرکوں پر تیر مارنے سے زیادہ سخت ہے۔

فَالْحَقُ رَجُلًا فَاَرْشُقُهُ بِسَهْمٍ۔ میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا۔

فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا۔ انھوں نے ان پر تیر لگائے۔ (بعض نے رِشْقًا بہ کسرۂ را روایت کیا ہے۔)

رِشْقٌ۔ سب لوگوں کے ایک بارگی تیر چلانے کو کہتے ہیں، (یعنی اُن پر تیروں کی بوچھاڑ کی۔ اور رِشْقٌ اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیر انداز کئی تیر ایک بارگی چلائے۔)

لَا يَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ. ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا۔ یہ ان کی تیر اندازی کی تعریف ہے)۔

مِنْ رِشْقِ بِنَبْلٍ (اگر بہ فتحہ را ہو تو) تیر مارنا (اگر بہ کسرۂ را ہو تو) ایک بارگی کئی تیر مارنا۔

رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ۔ ٹڈی کا ایک دل۔

كَانَ يَخْرُجُ فَيَرْمِي الْاَرْشَاقَ. وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بارگی مارتے تھے۔

اَرْشَاقَ جمع ہے رِشْقٌ کی۔

كَاَنِّيْ بِرَشْقِ الْقَلَمِ فِيْ مَسَامِعِيْ حِيْنَ جَرٰى عَلَى الْاَلْوَاحِ (حضرت موسیٰؑ فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے

Marfat.com

کی آواز جو تختیوں پر چل رہا تھا، سُن رہا تھا (اللہ تعالیٰ تورات شریف لکھ رہا تھا)۔

رَشْقُ الْقَلَمِ۔ صریر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)

فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ فِي الْحَبْسِ اِلَّا رَشَقَهٗ وَحَنَّ اِلَيْهِ قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (یعنی امام محمد باقرؑ سے) علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہوا ہو)۔

رَجُلٌ رَشِيْقُ الْقَدِّ اَنِيْقُ الْخَدِّ۔ مرد خوش قامت خوب۔

رِشْكٌ۔ بڑی ڈاڑھی والا جس کا تیر دوسروں سے دُور جائے

رُشْك۔ فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں۔

يَزِيْدُ الرِّشْكِ۔ ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کی ڈاڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اُس میں گھُس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی۔ بعض نے رَشْكٌ بفتحہ را لکھا ہے چونکہ وہ بڑا غیرت دار تھا۔

رَشْوٌ۔ رشوت دینا۔

رِشَاءٌ۔ ڈول کی رسّی۔

رُشْوَةٌ یا رِشْوَةٌ یا رَشْوَةٌ۔ بادل نخواستہ کاربراری کے لئے کسی صاحبِ اختیار شخص کو کچھ دینا (اگر یہ دینا مجبوری اور کاربراری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)

اِرْتِشَاءٌ۔ رشوت لینا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ اللہ تعالےٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے (نہایہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اُس کا طالب اور لینے والا)

رَائِشٌ۔ وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرار داد کو کمی بیشی کرکے طے کر لے، لیکن جو اُجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حبش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کر لئے گئے تو انھوں نے دو اشرفیاں صرف کرکے رہائی حاصل کی۔ اور ایک جماعتِ تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کر دے تو اِس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قرانطینہ جو سلطانِ روم نے بتقلید نصارٰے حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے، صریح ظلم ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدّہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرانطینہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔ یہ شخص بے جھجک سُبک رفتاری سے ایک طرف کو چلدیا تاکہ اُس کو لوگ مقامی جدہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی شبہہ پاکر اس کے تعاقب میں دَوڑا۔ شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جیب میں رکھ واپس ہو گیا۔ بیچارہ قرنطینہ کی دھوپ اور سختی سے بچکر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔ حق تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہوگا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ قرانطینہ کے جھونپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔ تعریفات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔

رَشَاءٌ۔ ہرن کا بچہ۔

اِسْتِرْشَاءٌ۔ رشوت طلب کرنا۔

بابُ الراء مع الصاد

رَصَحٌ۔ دونوں چوتڑوں کا اُٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَرْصَحُ۔ وہ شخص جس میں رَصَحٌ کی مذکورہ علامات پائی جائیں

اُرَيْصِحٌ۔ اس کی تصغیر ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَيْصِحَ۔ اگر اس کا بچہ اُرَيْصِح پیدا ہو

اَدْشَمُ بھی بمعنی اَسْتَہُ ہے (نہایہ میں ہے کہ لغت کی رُو سے اَزْشَمْ اور اَدْشَمْ وہ ہے جس کے دونوں سُرین پر گوشت کی کمی ہو)۔

رَصْدٌ یا رَصَدٌ۔ تاکنا۔

اِرْصَادٌ۔ تیار کرنا، بدلہ دینا۔

تَرَصُّدٌ۔ انتظار کرنا، تاکنا۔

رَاصِدٌ۔ شیر، رقیب، راستے کا چوکیدار۔

رَصَدٌ۔ عرف میں اُس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دُوربین نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرام فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اِلَّا دِیْنَارًا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ۔ (اگر اُحد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آجائے، اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے، البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

رَصَدْتُہٗ۔ میں اُس کی تاک میں بیٹھا۔)

اَرْصَدْتُ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ۔ میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے کہ:

وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ (یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے، جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑا ہو۔)

فَاَرْصَدَ اللّٰہُ عَلٰی مَدْرَجَتِہٖ مَلَکًا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا۔

جَعَلَہٗ رَصَدًا۔ اس کو نگہبان بنایا۔

فَاَخَذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ۔ ہم پر تاک لگائی یا تاکنے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ رَاصِدٌ کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ رَاصِدٌ کی جمع رَصَدٌ اور رُصَّدٌ دونوں آئی ہیں)۔

مِرْصَادٌ۔ گزرنے کا راستہ

مَرْصَدٌ۔ ناکہ، گزرگاہ، درّہ

مَاخَلَّفَ مِنْ دُنْیَاکُمْ اِلَّا ثَلٰثَ مِائَۃِ دِرْہَمٍ کَانَ اَرْصَدَہَا لِشِرَاءِ خَادِمٍ۔ (امام حسنؑ نے اپنے والد ماجد جناب امیرؑ کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال و اسباب میں سے کچھ نہیں چھوڑا، صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لئے انھوں نے اٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے، بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے، صرف خشک ستو پر روزہ افطار کرتے، حالانکہ ایک بڑی عظیم الشان سلطنت کے حاکم تھے)۔

کَانُوْا لَا یُرْصِدُوْنَ الثِّمَارَ فِی الدَّیْنِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّرْصِدُوا الْعَیْنَ فِی الدَّیْنِ۔ صحابہؓ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں مجرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے، گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جنس کو قرض میں مجرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جنس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، مگر دوسری طرف صاحب نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی)۔

مَنْ حَارَبَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِیْ۔ جو کوئی میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی)، اُس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی۔

یُرْصِدُ بِشَاہِدَیْ عَدْلٍ۔ دو عادل گواہ تیار رکھے۔

ضَرَبَہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ وَقَالَ یَتَرَصَّدُ۔ اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سُننے کا منتظر ہے)

اُذْکُرْ رَصَدًا اَفَاکُوْنَ خَلْفَکَ۔ میں اُن لوگوں کا

خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں (آپ کی حفاظت کے لئے)۔

فَإِنَّ الظَّالِمَ رَصِيْدٌ حَتّٰى أُدِيْلَ مِنْهُ الْمَظْلُوْمَ میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غالب کرتا ہوں (مظلوم کے دن، یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں، یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)۔

رَصٌّ۔ ملا دینا، جوڑ دینا، برابر کرنا، توڑنا۔

تَرْصِيْصٌ۔ رانگ چڑھانا۔

تَرَاصٌّ۔ بن جانا، پیوستہ ہونا۔

رَصَاصٌ۔ سیسہ، رانگا (وہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ سیاہ جس کو اسرب اور ابار کہتے ہیں، اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)

رَصَاصَةٌ۔ بندوق کی گولی۔

رَصَّاصَةٌ۔ بخیل۔

رَصَّةٌ۔ ایک بار۔

تَرَاصُّوْا فِي الصُّفُوْفِ۔ نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو (بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں مونڈھے سے مونڈھا ملا کر)

فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامت صلوٰۃ میں داخل ہے جس کا حکم اس آیت میں ہے أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اسی حدیث میں ہے يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا۔ آپ ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)

رَصَّ الْبِنَاءَ۔ عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (ایک اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)۔

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لَرُصَّ رَصًّا تم پر عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب ٹھونس کیا جاتا (اچھا ٹھونس)۔

فَرَصَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت نے اس کو خوب دبایا (ایک روایت میں فَرَفَصَهُ ہے یعنی آنحضرت ؐ نے اس کو چھوڑ دیا (وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا)۔

لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ۔ اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی (ایک روایت میں رَضْرَاضَةٌ ہے۔)

وَأَشَارَ إِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے) یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور جلدی گرے گا)۔

مَرْصُوْصَةٌ۔ وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو۔

رَصْعٌ۔ ہاتھ سے مارنا، برچھے سے کونچنا، کوٹنا، غائب کر دینا گھونسے کر۔

رَصَاعٌ۔ جماع کرنا۔

رُصُوْعٌ۔ اقامت کرنا۔

إِنْ جَاءَتْ بِهٖ أُرَيْصِعَ۔ اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے چوتڑوں پر گوشت کم ہو۔

أُرَيْصِعَ۔ "أَرْصَعَ" کی تصغیر ہے معنی بھی وہی ہیں۔ (جوہری نے کہا أَرْسَحُ میں ایک لغت أَرْصَعُ بھی ہے۔ اس کا مؤنث رَصْعَاءُ ہے بہ معنی جس عورت کے سرین نہ ہوں (یعنی ان پر گوشت کی کمی ہو)۔

إِنَّهٗ بَكٰى حَتّٰى رَصِعَتْ عَيْنُهٗ۔ وہ یہاں تک روئے کہ ان کی آنکھ خراب ہو گئی (مشہور رَسَعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا)۔

رَصِيْعُ أَيْهُقَانَ۔ ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ۔

تَرْصِيْعٌ۔ ترکیب، زینت دینا۔

سَيْفٌ مُرَصَّعٌ۔ مرصع تلوار۔ (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ ہو)

مُرَصَّعٌ بِالْجَوَاهِرِ۔ جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے ہوں)، (ایک روایت میں رَضِيْعُ أَيْهُقَانَ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)۔

رُصْغٌ۔ (ایک لغت ہے رُسْغٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ (پہنچا)۔

Marfat.com

اِنَّ كُمَّهُ كَانَ اِلَى رُصْغِهٖ۔ آپ کی آستین پہونچے تک تھی۔

رِصَاغٌ۔ رسی۔

رَصْفٌ۔ ملانا، سزاوار ہونا۔

رَصَافَةٌ۔ مضبوطی، پائداری۔

رُصَافَةٌ۔ ایک محلہ ہے بغداد میں۔

اِنَّهٗ مَضَغَ وَتَرًا فِيْ رَمَضَانَ وَرَصَفَ بِهٖ وَتَرَ قَوْسِهٖ۔ آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالتِ روزہ) تانت کو چبایا اور اس سے اپنی کمان کا چلّہ مضبوط کیا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَصَفَ السَّهْمَ۔ جب تیر میں رصاف لگائے (یعنی وہ پٹھ جو تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے۔)

يَنْظُرُ فِيْ رِصَافِهٖ ثُمَّ فِيْ قُذَذِهٖ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اس کے رصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں، لیکن کچھ نہ پائے۔ (خون وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہو ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ میں سے نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں، یہی مثال خارجیوں کی آپ نے بیان فرمائی، وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے، تہجد گزار اور شب بیدار تھے، مگر فرمایا کہ اُن میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین داری کی محبت خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے جو آنحضرتؐ کے محبوب اور چہیتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضؓ اور دوسرے صحابہؓ اُن کو کافر اور فاسق جانتے تھے۔ قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں کرتے تھے، بلکہ اپنی رائے سے معنی بناتے تھے پس درحقیقت دشمنِ خدا اور رسولؐ تھے۔ یہی حال ان بعض مقلدوں کا ہے جو اپنے اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان کو کچھ مطلب ہی نہیں، وہ قرآن و حدیث کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس پر عمل کرنا ہو بلکہ محض تبرک کے لئے، اور عمل کے لئے وہ دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ، شرح وقایہ، درمختار اور منہاج وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بظاہر بڑے اتقا اور پرہیزگاری اور درویشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان کی ساری عبادت بے نور ہے۔)

لَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ اَرْصَفَ مِنْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اُن سے کہتا ہے فلاں زمین خیرات کردے انہوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کردو اور شرط لگادو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اُٹھاتے رہیں)۔

رَصَافَةٌ۔ نرمی اور ملائمت، موافقت۔

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَالتَّرَاصُفِ۔ بُرے قران اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِيْثٌ مِّنْ عَاقِلٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الشُّهْدِ بِمَاءِ رَصَفَةٍ۔ عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رصفہ کے پانی میں شہد ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَصَفَةٌ۔ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کر ندی میں اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْصَافَةٍ وَسْطَ رَاْسِهٖ۔ ایک گرز اس کی چندیا پر مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاَرْفِيِّ۔ رصفہ کا پانی جس میں خالص دودھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِي الصَّفِّ۔ صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

باب الراء مع الضاد

رَضْبٌ۔ چوسنا، برسنا۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رُضَابِ بُزَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم

Marfat.com

گویا میں آنحضرتؐ کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہو گیا تھا۔

بُزَاق۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (یعنی رال)۔ اور رُضَابٌ۔ جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔ (محیط میں ہے کہ رُضَابٌ وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے مُنہ میں، اور برف کے ٹکڑے، مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا پھین اور وہ شبنم جو درخت پر گری ہو۔)

رَضْخٌ۔ توڑنا، کچلنا، دینا، عاجزی کرنا، لیپنا، قبول کر لینا۔

مُرَاضَخَةٌ۔ بادل ناخواستہ دینا، پتھر بازی کرنا۔

تَرَضُّخٌ۔ سُننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاضُخٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ۔ ہم نے ان کو کچھ تھوڑا سا دینے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کر دو۔

رَضِيْخٌ۔ قلیل عطیہ۔

وَيَرْضَخُ لَهٗ عَلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ رَضِيْخَةً۔ وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سا عطیہ دے۔

اِذَا دَنَا الْعَدُوُّ كَانَتِ الْمُرَاضَخَةُ۔ جب دشمن نزدیک آ جائے اس وقت تیر اندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضْخٌ سے نکلا ہے، معنی توڑنا اور کوٹنا ہیں)

فَرَضَخَ رَاْسَ الْيَهُوْدِيِّ۔ آں حضرتؐ نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طمع سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)۔

اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلوایا۔

اِرْضَخْ مَا اسْتَطَعْتَ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

اِنْ اَرْضَخُ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ۔ اگر میں اس مال میں سے جو زبیر مجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لا کر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

شَبَّهْتُهَا النَّوَاةَ تَنْزُوْ مِنْ تَحْتِ الْمَرَاضِخِ۔ اُس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گٹھلی کوٹتے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اچھل کر دور جا پڑتی ہے)۔

مَرَاضِخُ۔ یہ مَرْضَخَةٌ یا مِرْضَاخٌ کی جمع ہے۔ عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گٹھلیاں کوٹتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً رُوْمِيَّةً وَكَانَ سَلْمَانُ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً فَارِسِيَّةً۔ حضرت صہیبؓ باتیں کرتے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مدتوں روم میں سکونت پذیر رہے تھے) اور حضرت سلمان فارسیؓ بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَاخَةٍ۔ اور ایک بڑے پتھر سے مارا ہی (جس پر گٹھلیاں توڑی جاتی ہیں)۔

رَضَائِخُ۔ عطیات و ہدایا۔

رُضِخَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ وَابْنِهٖ مُعَاوِيَةَ۔ ابوسفیان اور اُن کے صاحبزادے معاویہؓ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیفِ قلب کے لئے)

رَضْرَضَةٌ۔ توڑنا یا چورہ کرنا۔

رَضْرَاضُهُ التُّوْمُ۔ حوضِ کوثر کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں۔

رَضْرَاضٌ۔ چھوٹی کنکریاں، موٹا آدمی۔

مَرَرْتُ بِجَبُوْبِ بَدْرٍ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَبْيَضَ رَضْرَاضٍ وَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ بِيَدِهٖ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ يَضْرِبُهٗ بِهَا الضَّرْبَةَ بَعْدَ الضَّرْبَةِ فَقَالَ ذَاكَ اَبُوْ جَهْلٍ۔ میں بدر کے اندھے کنوئیں پر گیا (جن کے اندر کفارِ بدر کی نعشیں ڈال دی گئی تھیں) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتوڑہ ہے وہ اِس سفید رنگ شخص کو مار پر مار لگا رہا ہے۔ پھر کہنے لگا یہ ابوجہل ہے (اس خبیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)۔

رَضَّ ۔ کوٹنا، ریزہ ریزہ کرنا۔

رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ ۔ اُس نے ایک چھوکری کا سر کچل ڈالا۔

نَصَبَ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَرُضَّ ۔ (صحیح لَرُضَّ ہے صاد مہملہ سے، جیسے اُوپر بھی بیان ہو چکا ہے)

خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِيْ ۔ میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اِس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران ستر عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اُس کا چھونا نہ ہو سکتا۔)

فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ آنحضرتؐ نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)۔

رَضْعٌ یا رَضَعٌ یا رِضَاعٌ یا رَضَاعَةٌ یا رِضَاعَةٌ یا رَضِيْعٌ ۔ دُودھ چُوسنا چھاتی میں سے۔

مُرَاضَعَةٌ ۔ دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا، بچہ دودھ پینے کے لئے انّا کے حوالے کرنا۔

اِرْضَاعٌ ۔ دودھ پلانا۔

مُرْضِعَةٌ ۔ دُودھ پلانے والی۔

رَضِيْعٌ ۔ شیر خوار۔

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ ۔ رضاعت اس وقت کی معتبر ہے (حرمتِ نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچے کو دودھ کی بھوک ہو۔ (یعنی کم سنی میں دُو برس کے اندر، لیکن متوسط بن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دُودھ پی لے تو اس سے حُرمتِ رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہ رضؓ بھی اس کی قائل تھیں۔ لیکن اکثر علماء نے اس کو جائز نہیں بتایا)۔

اَنْ لَّا يَاْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ ۔ دُودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو، اس میں زکوٰۃ نہیں۔

اَسْلَمُوا الرُّضَّاعَ وَتَرَكُوا الْمِصَاعَ ۔ اس نے کمینوں کو سُپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا۔

رُضَّاعٌ رَاضِعٌ ۔ کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بدمعاش (بعض نے کہا بخیل "جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سُن کر دوسرے لوگ نہ آ جائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)۔

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ ۔ یہ مار لے (سنبھال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن پاجیوں کی ہلاکت کا دن ہے (سلمہ بن اکوع رضؓ یہ رجز پڑھتے جاتے اور ان لٹیروں کو تیر مارتے جاتے تھے)۔

مَا بِيْ مِنْ لُؤْمٍ وَّلَا رَضَاعَةٍ ۔ نہ میں بخیل ہوں، نہ مجھ میں کمینہ پن ہے۔

رَضَاعَةٌ ۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہ فتحہ را یا کسرہ را دودھ پینا اور رَضَاعَةٌ صرف بہ فتحہ را بہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضُعَ آتا ہے بہ ضمہ ضاد۔

لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْهُ خَشِيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَهٗ ۔ اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ مُنہ سے چُوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹا کروں (مثلاً کہوں کمبخت کیا بخیل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)

اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ ۔ آنحضرتؐ نے ابوحذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اس کی محرم ہو جائیگی (اور ابوحذیفہ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوحذیفہؓ کی بیوی کو دودھ نچوڑ کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا، نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور مُنہ لگا کر پیئے۔ اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھونا بھی معاف رکھا، جیسے بڑے

Marfat.com

میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا، یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا۔

نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (برطرفی موقوفی یا موت) کیا بُری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے، روپیہ ملتا ہے۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے، مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرفی اور موقوفی ہوگی، یا موت آئے گی جب ان تمام ناپائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا۔ اِسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں، مگر انھوں نے حاکم اور قاضی بننا گوارا نہ کیا۔ جیسے امام ابوحنیفہ رہ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدۂ قضا کو قبول نہ کیا۔ اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دیدیتے ہیں۔ البتہ شاذونادر ہی حقیقت شناس اور سلیم الطبع انسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوفی کے بعد بھی انھوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری۔ میں بلاتصنع کہتا ہوں وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا۔ کہ جب میں ہائی کورٹ میں ججی کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی پناہ اگر اللہ تعالے مجھ کو دوسرے اچھے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں معروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا۔ لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو۔ اب تو حق تعالے نے وہ غنا اور طمانیتِ قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی اچہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی)۔

مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِيْنِيْ وَلَا اَخْبَرْتِيْنِيْ۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو (کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)۔

اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔ ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کو جو بحالتِ شیرخوارگی گزر گئے تھے۔ بعض نے کہا، جب آں حضرتؐ کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو امّ المومنین حضرت خدیجہ رضؓ رونے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہہ رہا ہے کاش وہ اِتنا جیتا کہ اس کے دُودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے، تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی۔ تب آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو میں قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سُنا دوں حضرت خدیجہ رضؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانے پر یقین ہے۔ یہ طرزِ فکر حضرت خدیجہ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انھوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ طیبی نے کہا دودھ پلائے جانے سے مُراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لُوٹ رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اِس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اِس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواحِ طاہرہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحیں۔ جنگِ بدر میں جو ایک بچہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچہ تو فردوسِ اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے ان مکانوں میں جو اہل بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)۔

رَضِيْعُ عَائِشَةَ۔ حضرت عائشہ رضؓ کا دودھ (شریک) بھائی۔

رَضِيْعُ اَيْهُقَانَ۔ ایہقان کو دودھ کی طرح (مچھ سے والا) (ایہقان ایک بوٹی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَصِيْعٌ بے صاد مہملہ سے۔ اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے)۔

Marfat.com

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ۔
دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جوان ہونے کے بعد یتیمی ہے۔

یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔
رضاعت سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسب سے ہوتی ہے۔

فَاَتَمَّ اللّٰہُ رَضَاعَهٗ فِی الْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینے کی عمر میں گزر گئے تھے)

رَضْفٌ۔ جلتے ہوئے پتھر، یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا

مِرْضَافَةٌ۔ جلتا ہوا پتھر۔

رَضِیْفٌ۔ گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے۔

مَرْضُوْفٌ۔ وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے۔

کَانَ فِی التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ
آنحضرتؐ اول تشہد میں اس طرح بیٹھتے، جیسے آپ جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)۔

رَضْفٌ کا مفرد رَضْفَةٌ ہے۔

وَذَکَرَ الْفِتَنَ ثُمَّ الَّتِیْ تَلِیْهَا تَرْمِیْ بِالرَّضْفِ
پھر جو فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھال رہا ہوگا — (یعنی بہت سخت فتنہ ہوگا)۔

اُکْوُوْهُ اَوِ ارْضِفُوْهُ۔ اس کو آگ سے چرکا دو یا گرم پتھر سے داغو۔

بَشِّرِ الْکَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ
جو لوگ خزانے سینت کر رکھتے ہیں (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ وہ (پتھر سے) داغے جائیں گے (اس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔

لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِیْفُهُمَا۔ جو جانور ان کو دودھ پینے کے لئے دیا گیا ہے، اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض نے وَرَضِیْفِهِمَا بکسرۂ فا پڑھا ہے یعنی (دو دہیل اونٹنی کا دودھ۔)

فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلِهِمَا وَرَضِیْفِهِمَا۔ وہ اپنے دودھ اور پتھر سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَاْکُلُ الْقُسَامَةَ کَمَثَلِ جَدْیٍ بَطْنُهٗ مَمْلُوْءٌ رَضْفًا۔ جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اجرت کھاتا ہے اس کی مثال اس بکری کے بچے کی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے بھرا ہو۔

فَاِذَا قُرَیْصٌ مِّنْ مَّلَّةٍ فِیْهِ اَثَرُ الرَّضِیْفِ
دیکھا تو ایک چھوٹی سی روٹی ہے جو جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے۔ اس پر پتھر پر بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چکنائی اس پر معلوم ہوتی ہے۔)

اَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِجَدْیَیْنِ مَرْضُوْفَیْنِ (جب ہند بنت عتبہ (معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی تو اس نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَافَةٍ۔ اس کی چندیا پر ہتوڑا مارا ہے (ایک روایت میں مِرْضَافَةٍ صاد سے ہے اس کا ذکر گزر چکا۔)

وَرَضْفَاتٌ یَّاْکُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ۔ اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے (جلائیں گے)

کَانَ صَلْعَمْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ۔ آں حضرتؐ دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نماز میں) ایسے ہوتے جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو۔ (یعنی پہلے تشہد میں تخفیف کرتے۔ بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ آپ چار رکعتی نماز میں پہلی اور تیسری رکعت کے بعد سجدے سے اٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے۔ مگر یہ ترجمانی کچھ وقیع نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کو محدثین تشہد کے باب میں لائے ہیں)

اِذَا ابْتُلِیْتَ بِاَهْلِ النَّصَبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَکُنْ

Marfat.com

كَمَا نَزَلَتْ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى تَقُومَ۔ جب تو ناصبیوں کی صحبت میں گھر جائے (یعنی جو لوگ جناب امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح بیٹھ جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں جلدی اُٹھ جا۔ ایسی ناپاک صحبت سے دُور رہ)۔

رَضْخٌ۔ مشکل سے دوڑنا۔ کھودنا۔ گرنا۔ ارنا۔ بڑے بڑے پتھروں سے بنانا۔ ٹھہر جانا۔

رِضَامٌ۔ بڑے بڑے پتھر۔

رُضَامٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

رَضِيمٌ۔ پتھر سے بنا ہوا۔

رُضَيْمٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ أَتَى رَضْمَةَ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا۔ جب یہ آیت اُتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے، اس کے اوپر چڑھ گئے

رَضْمَةٌ۔ مفرد ہے رَضْمٌ اور رِضَامٌ کا (بعض نے کہا رَضْمَةٌ پتھروں کا ڈھیر جو تلے اوپر رکھے ہوں۔)

وَرَضَمُوا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ۔ (مرتد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اُس پر پتھر چن دیئے (اس کو پتھروں میں دبا دیا)

وَكَانَ الْبِنَاءُ الْأَوَّلُ رَضْمًا۔ (قریش نے کعبے کو لکڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتَّى رَكَزَ الرَّايَةَ فِي رَضْمٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔ انھوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتَّى رَكِبَ الدَّابَّةَ فِي رَضْمٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔ پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوا عَلَيْهِ۔ پتھر اُس پر جوڑ دیئے۔ (نووی نے کہا رَضْمَةٌ بہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ بہ فتحہ ضاد دونوں طرح صحیح ہے۔)

رِضْوٌ یا رِضًی یا رُضًی یا رِضْوَانًا یا رُضْوَانًا یا مَرْضَاةٌ۔ رضامندی۔

مُرَاضَاةٌ۔ کسی کی رضامندی ڈھونڈھنا۔

إِرْضَاءٌ۔ راضی کرنا۔

تَرَاضِي۔ آپس میں رضامندی۔

إِرْتِضَاءٌ۔ پسند کرنا، اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ۔ رضامندی۔

أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ۔ میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

إِذَا قَالَ أُقِرُّكَ عَلَى مَا أَقَرَّكَ اللهُ فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا۔ اگر مالکِ زمین نے قابضِ زمین سے یوں کہا میں تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں۔ جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا تو (اس سے زمین کا ہبہ نہ ہوگا بلکہ) مالکِ زمین اور قابض کی دونوں کی رضامندی پر معاملہ رہے گا (اگر مالکِ زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)

أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔ (اے علیؓ) تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو، جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا (یہ آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب آپ جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے، حضرت علی رضؓ کو حفاظت عیال و اطفال کے لئے مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علی کو عدم شرکت جہاد سے ملال ہوا۔ اُس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس سے اہلِ تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی رضؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلافصل تھے، کیونکہ یہ تشبیہ کل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں کہ جیسے حضرت موسیٰ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ گئے تھے، ویسے ہی آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو زنانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارونؑ تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے۔ دوسرے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت

Marfat.com

آپ نماز پڑھانے کے لئے عبد اللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علی رض ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے۔

رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا۔ ہم اللہ تعالٰے کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ وَالثَّیِّبُ اِلَّا بِرِضَاهَا۔ کنواری یا شوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغہ ہو) بے اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔ (پہلے اُس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے۔

رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا۔ وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اُس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دست سوال پھیلاتا ہے)۔

اَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ۔ اوّل وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے۔

اَرْجٰی اٰیَۃٍ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ (کیونکہ آنحضرتؐ اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے۔ لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امت محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے، وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ آنحضرتؐ کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی تو آپ ان کو بھی نکلوائیں گے۔ بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ۔ میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو۔

وَخُذْ لِنَفْسِكَ رِضَاءً مِّنْ نَفْسِیْ۔ اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لئے کروں، اس پر خوش رہ، میرا شکر بجا لا۔ حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنا چاہئے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)۔

اِرْضَوْا مَا رَضِیَ اللّٰہُ لَهُمْ مِنْ ضَلَالٍ۔ تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے ان کا گمراہ ہونا۔

لَا تَقُوْلَنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْتَهٰی عِلْمِهٖ قُلْ مُنْتَهٰی رِضَاهُ۔ اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے۔ (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو۔

مَنْ رَضِیَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللّٰہُ مِنْهُ الْیَسِیْرَ مِنَ الْعَمَلِ۔ جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالٰے اس سے تھوڑا عمل قبول کر لے گا۔

مَنْ رَضِیَ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُهٗ۔ جو شخص تھوڑے حلال مال پر راضی رہے (حرام کی طمع نہ کرے) اُس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)۔

اَلرِّضَا۔ لقب ہے امام علی بن موسٰی کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے۔ ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے، اسی لئے آپ کا لقب رضا ہوا۔ ۱۴۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اِشْهَدْ عَلٰی رِضَاهَا۔ عورت کی رضا (یعنی اذن) پر گواہ کر۔

بَلِّغْنِیْ رِضْوَانَكَ۔ مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے

Marfat.com

تک پہنچا دے۔

اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ۔ میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا، محبوب کا ہر فعل محب کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)۔

اَشْكُرُكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضٰى۔ میں تیرا شکر یہاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا ہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)۔

سَيِّدِ مُرْتَضٰى۔ شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں، ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا، ۴۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ان کے بھائی سید رضی تھے جنھوں نے کافیہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۶ھ میں فوت ہوئے۔

شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرْضَاةُ الرَّحْمٰنِ۔ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا، اللہ کی رضامندی ہے۔

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ۔ میں اپنی رضامندی تم پر اُتارتا ہوں (جو سب سے بڑی نعمت ہے)۔

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔ پھر مجھ کو اُس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِّنِيْ ہے)

مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا الخ۔ جو اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد صلعم کے پیغمبر ہونے پر) راضی ہوا (یعنی دل سے اُن کو مانا)۔

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ۔ جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی ہوا اور میری بلا پر اُس نے صبر کیا، اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا۔)

باب الراء مع الطاء

رَطَأَ۔ جماع کرنا، پھینک دینا۔

اِرْطَاءٌ۔ چھوکری کا جماع کے قابل ہونا۔

رَطَاءٌ۔ حماقت۔

رَطَاءُ بمعنی حَمْقَاءُ۔ احمق عورت۔

رَطِيْئٌ۔ احمق۔

اَدْرَكْتُ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَّهِنُوْنَ بِالرِّطَاءِ۔ میں نے آں حضرتؐ کے صحابہ کے بیٹوں کو دیکھا، وہ تیل پانی ملا کر لگاتے تھے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ بہت تیل لگاتے تھے)۔

اَرْطٰى۔ ایک قسم کا درخت ہے، جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

رَطْبٌ یا رُطُوْبٌ۔ تازہ چارہ کھلانا۔

رَطَابَةٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

رُطُوْبَةٌ۔ تری۔

رُطَبٌ۔ پکی کھجور۔

تَرْطِيْبٌ۔ کھجور کا پک جانا۔

اِرْطَابٌ۔ کھجور پکنے کا وقت آجانا۔

قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنے باپ دادا اور اولاد پر ایک بوجھ ہیں (ہماری کفالت وہی کر رہے ہیں) تو ہم ان کے مالوں میں سے کیا لے سکتے ہیں؟ فرمایا۔ ترمیوے (جن کو رکھ نہیں سکتے، رکھو تو بگڑ جاتے ہیں، مثلاً ترکاریاں، خربوزے، آم، جام، سیب وغیرہ) اُن کو تم (بغیر اجازت) کھا سکتی ہو اور دوسروں کو ہدیہ کے طور پر بھیج سکتی ہو (نہایہ میں ہے کہ یہ حکم ماں بیٹوں اور باپ بیٹوں میں ہے۔ لیکن شوہر اور بیوی کے بارے میں دوسرا حکم ہے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا ترمیوہ بھی بغیر اجازت کے کھانا درست نہیں۔)

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا۔ جو شخص چاہے کہ قرآن کو نرم آواز سے پڑھے یا آسانی سے بے تکان۔

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا۔ وہ اللہ کی کتاب کو بے تکلف

Marfat.com

پڑھیں گے ہمیشہ اُس کی تلاوت کریں گے یا خوش آوازی سے پڑھیں گے)۔

وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا۔ آپ کا مُنہ ابھی اس سے تازہ تھا (یعنی اس سورت کے اُترتے ہی میں نے آنحضرتؐ سے اُس کو سیکھا، آپ کی تلاوت کے بعد ہی میں نے تلاوت کی ابھی آپ کا تھوک سُوکھا بھی نہ تھا)۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ ہر تازے جگر میں ثواب ہے (یعنی ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا جس امت کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہو۔ اسی امت میں ہونے کے مدعی اپنے پیغمبر کی اولاد کو بربنائے ظلم پانی نہ دیں اور اُس کو پیاسا شہید کریں۔ اُن کو کیا کہا جائے؟ ایسا عجیب واقعہ صفحۂ تاریخ پر نہیں دیکھا گیا۔ میں تو ان اشقیا کو مسلمان نہیں جانتا اگر کوئی جانتا ہے تو جانا کرے) (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے وہ جانور مستثنیٰ ہیں جن کے قتل کا حکم ہے، جیسے سانپ بچھو وغیرہ۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کو سیر کرے یعنی اُس کو کھانا کھلائے۔ یہ مومن اور کافر آدمی اور جانور سب کو شامل ہے۔ ہر ایک کے کھلانے پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا)۔

وَرَطْبُكُمْ وَيَابِسُكُمْ۔ اور تر اور خشک (یعنی دریا والے اور خشکی والے یا درخت اور جمادات)۔

إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ تازہ قبر کی طرف (جس میں مُردہ ابھی دفن ہوا تھا، یا اُس پر تری تھی)۔

رَطْبٌ۔ ہری گھانس۔

أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی یاد سے تیری زبان تر ہو۔

الرَّجُلُ يُصَلِّي عَلَى الرَّطْبَةِ النَّابِتَةِ۔ آدمی ہریالی پہ نماز پڑھے۔

أَرْطَبَ الْبُسْرُ۔ گدر کھجور پک گئی (شیریں ہو گئی)

رَطْلٌ۔ بڑھ جانا، اندازہ کرنا وزن کا۔

تَرْطِيلٌ۔ تیل لگا کر نرم کرنا، لٹکانا، چھوڑ دینا۔ رطل سے تولنا۔

رَطْلٌ یا رِطْلٌ۔ ایک باٹ بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ پاؤ کا)۔

لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِإِحْسَانِهِ وَمُسِيءٌ بِإِسَاءَتِهِ عَنْ تَجْدِيدِ ثَوْبٍ أَوْ تَرْطِيلِ شَعْرٍ۔ اگر (غفلت کا) پردہ اُٹھ جائے (اور آخرت کا حال کھل جائے) تو نیک اور بد سب کپڑا بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے باز آجائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن بدن کا خیال نہ رہے)

غُلَامٌ رَطْلٌ۔ نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)

رَطْمٌ۔ کسی کام میں ایسا پھنسانا کہ اس میں سے نکل نہ سکے، پورا اَڑ کر داخل کرنا۔

اِرْطَامٌ۔ چُپ رہنا۔

رَاطِمٌ۔ لازم۔

اِرْتِطَامٌ۔ ایسا پھنسنا کہ نکل نہ سکے۔

رَطُومٌ۔ وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

مَنِ اتَّجَرَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّهَ ارْتَطَمَ فِي الرِّبَا ثُمَّ ارْتَطَمَ۔ جو شخص بغیر فقہ حاصل کئے (شریعت کے وہ مسائل جو بیع وشریٰ سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے، وہ سُود میں پھنس جائے گا، پھر پھنس جائے گا۔

أَسْأَلُهُ مَسْأَلَةً يَرْتَطِمُ فِيهَا كَمَا يَرْتَطِمُ الْحِمَارُ فِي الْوَحْلِ۔ میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے۔

رِطَانَةٌ۔ عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مُرَاطَنَةٌ ہے)۔

أَتَتِ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ فَرَطَنَتْ لَهُ الرِّطَانَةَ۔ ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات کی۔

Marfat.com

مَرَاطِنٌ۔ وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح مقرر کر کے کریں، عام لوگ اس کو نہ سمجھیں (جیسے ہمارے ملک ہندوستان میں عورتیں زرزری یا دردری بولا کرتی ہیں۔ ہر حرف کے بعد ایک زے یا دال بڑھا دیتی ہیں)۔

اَمَا تَرَىٰ كَيْفَ يَرْطُنُوْنَ بِحِزْبِ اللّٰهِ۔ تو نہیں دیکھتا وہ اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)۔

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ۔ اُس نے حبشی زبان میں کچھ بات کی۔

نَهٰى عَنْ رِطَانَةِ الْاَعَاجِمِ فِي الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں میں عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان میں یا بے فائدہ بک بک کرنے سے)۔

رَطْوٌ یا رَطْیٌ۔ جماع کرنا (جیسے وَطْیٌ ہے)۔

اَرْطَتِ الْاَرْضُ۔ زمین نے "ارطی" اگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)۔

باب الراء مع العین

رُعْبٌ یا رَعْبٌ۔ ڈرانا، ٹھہرنا، کاٹنا۔

اِرْتِعَابٌ۔ ڈرنا۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ۔ میری مدد کی گئی رعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رعب پڑتا ہے)۔

رُعْبٌ اور رُعُبٌ۔ ڈر اور خوف۔

اِنَّ الْاُوْلٰى رَعَبُوْا عَلَيْنَا۔ (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین مہملہ سے، اور مشہور روایت بَغَوْا عَلَيْنَا ہے)۔ یعنی ان کافروں نے ہم پر رعب ڈالا۔

فَرُعِبْتُ مِنْهُ۔ میں اس سے خوف زدہ ہو گیا۔

اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ۔ جو حاکم رشوت کھائیں گے اُن پر رعب کا وبال پڑے گا (حق تعالیٰ اُن کو اس آفت میں مبتلا کرے گا، ہمیشہ ڈرتے اور سہمے رہیں گے۔ کہاں پکڑے جاتے ہیں، کہاں رشوت کھل جاتی ہے، ایسی زندگی پر تف)۔

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَ الرَّوَاعِبَ فَاِنَّهَا تَلْعَنُ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ۔ ان کبوتروں کو پالو جو زور سے غٹرغوں کرتے ہیں وہ امام حسینؓ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔

رُعْبُوْبٌ۔ خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رَعَابِيْبُ ہے)۔

رَعْبَلَةٌ۔ خوبصورت عورت سے نکاح کرنا، کاٹنا، پھاڑنا۔

تَرَعْبُلٌ۔ پرانا ہونا۔

رِعْبِلَةٌ۔ پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِيْلُ ہے)۔

اِنَّ اَهْلَ الْيَمَامَةِ رَعْبَلُوْا فُسْطَاطَ خَالِدٍ بِالسَّيْفِ۔ یمامہ والوں نے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولیدؓ کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولیدؓ لشکر اسلام کے سردار تھے، یمامہ والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالدؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے۔ اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسپا ہو گئے لیکن آخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ مسیلمہ کذاب، وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

تَرْمِي اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا + مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِيْهَا رَعَابِيْلُ۔ اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اُس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھٹا ہوا ہے، ٹکڑے ٹکڑے ہے۔

ثَوْبٌ رَعَابِيْلُ۔ وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو۔

رَعْثٌ۔ کان کے کنارے سفید ہونا، کاٹنا۔

فَكَانَ مُحَلِّيْنَا رِعَاثًا مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤٍ۔ ام زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرتؐ کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں)۔

رِعَاثٌ کا مفرد رَعْثَةٌ اور رَعَثَةٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے)

دُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَةِ الْبِئْرِ۔ اور کنویں میں جو ایک

Marfat.com

پتھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے، اس کے نیچے (یہ جادو کا سامان گاڑ دیا گیا۔ مشہور رَاعُوفَة ہے، اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

تَرَعَّثَتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت نے بالی پہنی۔

بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ الْمَرْأَةَ فَيَنْزِعُ حِجْلَهَا وَقُلْبَهَا وَقِلَادَتَهَا وَرِعَاثَهَا۔ مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب اور کنگن اور ہار اور بالیاں اتار لیتا۔

رَعَجٌ۔ پے در پے چمکنا، گھبرا دینا، مال دار کرنا۔

رَعَجٌ۔ بہت ہونا۔

اِرْتِعَاجٌ۔ لرزہ ہونا، بہت ہونا، بھر جانا۔

فَارْتَعَجَ الْعَسْكَرُ۔ لشکر گھبرا گیا۔

وَلَهُمْ ارْتِعَاجٌ۔ (بدر کے دن قریش کے مشرکین اتراتے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی۔

رَعْدٌ۔ بادل کی آواز (گرج)؛ بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے۔

رَعَدَتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت آراستہ ہوئی۔

اِرْعَادٌ۔ لرزنا، ڈرنا۔

رِعْدَةٌ۔ اضطراب اور لرزہ۔

رَعَّادٌ۔ بہت باتیں کرنے والا۔

فَجِئْ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا۔ وہ دونوں لائے گئے ان کی رگیں (ڈر کی وجہ سے) پھڑک رہی تھیں۔

إِنَّ أُمَّنَا مَاتَتْ حِينَ رَعَدَ الْإِسْلَامُ وَبَرَقَ۔ ہماری ماں اس وقت مر گئی، جب اسلام گرجنے اور کوندنے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کانپنے لگے)

اَلرَّعْدُ مَلَكٌ وَالصَّوْتُ زَجْرُهُ السَّحَابَ۔ رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے، اُدھر ہانکتا ہے)۔

فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُرْعِدَ۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا۔

تَنْطِقُهُ الرَّعْدُ (اللہ تعالیٰ ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے) اس کا بولنا رعد (گرج) ہے (اور اس کا ہنسنا بجلی ہے)۔

رِعْدِيدٌ۔ نامرد، بزدل۔

رَعْرَعَةٌ۔ اُگانا زمین پر لہریں مارنا، سوار ہونا۔

فَلَمَّا شَبَّ وَتَرَعْرَعَ۔ جب جوان ہوا اور سیانا ہو گیا (بڑا ہو گیا)۔

تَرَعْرَعَتِ السِّنُّ۔ دانت ہل گیا۔

لَوْ يَمُرُّ عَلَى الْقَصَبِ الرَّعْرَاعِ۔ اگر لمبے بانس پر گزرے (اس کی آواز نہ سنائی دے)

رَعْرَعٌ۔ نامرد، بزدل۔

صَبِيٌّ مُتَرَعْرِعٌ۔ وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو۔

رَعْرَاعُ أَيُّوبَ۔ ایک بھاجی ہے۔

رَعْزٌ۔ جماع کرنا۔

مُرَاعَزَةٌ۔ انقباض، عتاب۔

رَعْسٌ۔ لرزنا، ضعف سے آہستہ چلنا۔

رِعَاسٌ۔ بکثرت ہلانا۔

اِرْتِعَاسٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاسٌ۔ لرزانا۔

رَعْشٌ۔ لرزنا۔

اِرْعَاشٌ۔ لرزنا۔

رَعِشٌ۔ نامرد۔

رَعْشَةٌ۔ لرزہ، کپکپی۔

مُرْعَشٌ۔ ایک قسم کا کبوتر۔

رَعْصٌ۔ جھاڑنا، ہلانا، کھینچنا (جیسے اِرْعَاصٌ ہے)۔

اِرْتِعَاصٌ۔ پیچ کھانا، گراں ہونا، لرزنا۔

Marfat.com

كَبَّرُوْا ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَتِ الرَّعْلَةُ الثَّالِثَةُ۔ جیسے میں سواروں کی پہلی ٹکڑی (اسکواڈرن) میں ہوں، جب وہ رمنے پر چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی، پھر دوسری ٹکڑی آئی، پھر تیسری ٹکڑی آئی۔ (نہایہ میں ہے کہ سواروں کی ایک ٹکڑی کو رَعْلَةٌ کہتے ہیں اور سواروں کے جتھے۔ کو رَعِيْلٌ کہتے ہیں)

يَسَارُ اعًا إِلَى أَمْرِهِ رَعِيْلاً۔ اپنے کام میں جلدی کرنے والے گھوڑے کے سوار۔

رِعْلٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت کی ہے۔

رَعْمٌ۔ نگہبانی کرنا، تاکنا۔

رُعَامٌ۔ جانور دُبلا ہو کر اس کی ناک بہنا۔

صَلُّوْا فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا۔ بکریوں کے تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور ان کی ناک رینٹ پونچھ ڈالو۔

شَاةٌ رَعُوْمٌ۔ دُبلی بکری جس کی ناک بہہ رہی ہو۔

نَظِّفُوْا مَرَابِضَهَا وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا۔ بکریوں کے تھان صاف رکھو، اُن کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں رَغَامَهَا ہے، غین معجمہ سے، یعنی اُن کے بدن پر سے مٹی (غبار) پونچھ ڈالو۔)

رُعُوْنَةٌ۔ حماقت، لٹک جانا۔

أَرْعَنُ۔ احمق۔

رَعْوٌ۔ پھر جانا رجوع کرنا۔

إِرْعِوَاءٌ۔ باز رہنا، غور کرنا۔

شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِيْ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ۔ سب سے برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے پھر بُرے کام سے باز نہ رہے (اُس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)۔

مَنْ لَمْ يَرْعَوِ عِنْدَ الشَّيْبِ۔ جو شخص بڑھاپے میں بھی بُرے کام سے باز نہ رہے اُس پر (یعنی معاصی پر شرمندہ اور نادم نہ ہو (اُس کی بھلائی کی اُمید نہیں)۔

لَعَلَّهُ يَرْجِعُ أَوْ يَرْعَوِيْ۔ شاید وہ پھر جائے یا باز رہے (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کردے، یہ نہ کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کرلوں، شاید وہ کچھ اور حکم دے)۔

رَعْيٌ۔ چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا، انجام کا خیال کرنا۔

رَاعَتِ الْأَرْضُ۔ زمین میں چارہ بہت ہوگیا۔

رِعَايَةٌ۔ کھلی اٹھانا (اب عرف میں رِعَايَةٌ کہتے ہیں پاس داری اور طرف داری کو)۔

حَتّٰى تَرَى رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ۔ تو بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (رِعَاء جمع ہے رَاعِيْ کی بمعنی چرواہا۔ اور رُعَاةٌ بھی اسی کی جمع ہے)

إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ۔ جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار ہوجائیں۔ دوسرے یہ مطلب ہے کہ کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر ہوں)۔

كَأَنَّهُ رَاعِيْ غَنَمٍ۔ گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت اور بدسلیقگی میں)۔

إِنَّمَا هُوَ رَاعِيْ ضَأْنٍ مَالَهُ وَلِلْحَرْبِ۔ وہ تو بھیڑوں کا گڈریا (دھنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا جانے)۔

أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ۔ (قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گرہست اور کفایت شعار ہیں)

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔ تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مراد وہ لوگ

Marfat.com

ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے۔
اصل میں رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راعی یعنی چرواہے سے متعلق ہو۔ بادشاہ راعی ہے اور جو لوگ اُس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی رعیت ہیں۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور حاکمیت حاصل ہے۔ اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر ہے، اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضاء و جوارح اور اپنی ذات پر حاکمیت موجود ہے)۔

مَنِ اسْتَرْعٰى فَلَمْ يَنْصَحْ۔ جس شخص سے حفاظت اور نگہبانی کی درخواست کی جائے مگر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے (بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)۔

اِلَّا اِرْعَاءً عَلَيْهِ۔ مگر اس پر مہربانی اور توجہ کرنے کے لئے۔

لَا يُعْطٰى مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِيْلٍ۔ لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے، مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ بتلانے والے کو (راعی سے مراد اپنا جاسوس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)۔

اِذَا رَعَى الْقَوْمُ غَفَلَ۔ جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل رہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ لوگوں کی حفاظت کرے، ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ پڑے)

اَكُنْتَ تَرْعٰى۔ کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ سے تو پیلو کے کچے اور پکے پھل کو آپ پہچانتے ہیں۔ جس کی شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)۔

هَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے۔ خطابی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور شہزادوں اور رئیسوں کو نہیں دیا۔ بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے جن کو دنیادار لحاظ دنیا کے بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت داؤدؑ ایک غریب شخص کے بیٹے تھے، حضرت ایوبؑ درزی تھے حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔)

كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْاِبِلِ۔ اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا (باری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)۔

رُوَاةُ الْكِتَابِ كَثِيْرٌ وَرُعَاتُهٗ قَلِيْلٌ۔ قرآن کے روایت کرنے والے بہت ہیں، لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)۔

اَلْعُلَمَاءُ يُحْزِنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَايَةِ۔ علماء کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا رنج میں ڈالے گا۔

لَيْسَ مِنْ رُعَاةِ الدِّيْنِ۔ وہ دین کا خیال کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

وَاسْتَرْعَاكُمْ اَمْرَ خَلْقِهٖ۔ تم کو اس نے اپنی خلق کے کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا۔

باب الراء مع الغين

رَغِبَ یا رُغْبٌ یا رَغْبَةٌ۔ کسی کام کی خواہش کرنا۔ حرص کے ساتھ اس کو چاہنا۔

رَغِبَ عَنْهُ۔ اس سے نفرت کی، اس کو نہیں چاہا۔

رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ۔ اُس کو دوسروں پر فضیلت دی۔

رَغِبَ اِلَيْهِ رَغَبًا یا رَغْبٰی یا رُغْبٰی یا رَغْبَاءَ یا رَغَبُوْتًا یا رَغَبُوْتٰی یا رَغَبَانًا یا رُغْبَةً یا رَغْبَةً۔ عاجزی کی، زاری کی، سوال کیا۔

رَغُبَ الرَّجُلُ يَرْغُبُ رُغْبًا وَرَغْبًا۔ بہت کھانے والا ہے۔

رَغِيْبُ الْبَطْنِ۔ بڑا پیٹو، کھاؤ۔

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ سب سے بہتر ثواب کا کام اُن اونٹنیوں کا دینا ہے، جو بہت دودھ دیتی ہیں، خوب کھاتی ہیں، اُس کے ثواب کا حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جَوْفٌ رَغِيْبٌ۔ کشادہ پیٹ۔

وَادٍ رَغِيْبٌ۔ کشادہ میدان۔

Marfat.com

طَعَنَ بِهِمْ اَبُوْبَکْرٍ طَعْنَةً رَغِيْبَةً ثُمَّ طَعَنَ بِهِمْ عُمَرُ كَذٰلِكَ
حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا (یا مہم فتح کیا، شام پر لشکرکشی کی) پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کوچ کرایا (انھوں نے تو شام اور عراق اور سیکڑوں شہر فتح کیے، مزاحمتوں کو جو اشاعتِ اسلام میں پیش آرہی تھیں، ختم کردیا گیا)۔

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَى الدِّيْنِ قَلْبٌ نَخِيْبٌ وَبَطْنٌ رَغِيْبٌ۔
دین کے خلاف بُری مدد یہ ہے کہ دل تو بودا ہو اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امدادِ دین کے بارے میں کیا توقع ہوسکتی ہے جو خورونوش میں لذات بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا)۔

اِئْتُوْنِيْ بِسَيْفٍ رَغِيْبٍ۔ میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جس کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا، جب سعید بن جبیرؒ کو اس نے شہید کرنا چاہا۔ آخران کو ناحق قتل کردیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؒ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہلِ بیت کرام سے الفت تھی اور ملت میں جو بگاڑ پیدا کیا جارہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کردیا گیا)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ۔
اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہوجائے گا اور مانگ کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دینگے دنیا کی طلب پر ان کو حرص ہوگی، خوب مانگتے پھریں گے)۔

رَغِبَ يَرْغَبُ رَغْبَةً۔ (باب سمع یسمع سے ہے۔ بہ معنی) حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً۔ میری ماں میرے پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کہ کچھ ملے گا)۔

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ۔ تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ "رَهْبَةً" کا تعدیہ من سے ہوتا ہے مگر رغبۃ کا تعدیہ الیٰ سے ہوتا ہے۔ تو دونوں کو جمع کرکے ایک ہی کا تعدیہ قائم رکھا جیسے وَزَجَّجْنَ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُوْنَا اور مُتَقَلِّدًا سَيْفًا وَّرُمْحًا)۔

رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ۔ (جب حضرت عمر فاروق رضؓ کا آخر وقت ہوا۔ تو لوگ آپ کے پاس آئے، آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سُنکر حضرتؓ نے فرمایا) تم میں سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے۔ کوئی میرے ڈر سے۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ کے ہاں جو ملے گا اُس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جارہا ہے اور میری مہلت کار ختم ہوچکی اس لئے تمھاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا اِن الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کئے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کونسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے آخری وقت میں ابنِ عباس رضؓ سے یہ فرمایا "میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اِس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو بڑا غنیمت ہے۔" بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کررہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا بار اُن پر نہ پڑجائے)

كَانَ يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ وَالرُّغْبٰى اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ
عبداللہ بن عمر رضؓ لبیک میں اتنا مزید اضافہ کردیا کرتے تھے والرغبی الیك والعمل (ایک روایت میں والرغباء الیك ہے یعنی تیرے ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے، تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَا تَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبَ۔ فجر کی دو رکعت سُنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہے جس کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔

صَلٰوةُ الرَّغَائِبِ۔ وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی

Marfat.com

جاتی ہے۔ اس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں، وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوٰۃ التسبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اختلاف ہے۔

اِنِّی لَاَرْغَبُ بِكَ عَنِ الْاَذَانِ۔ میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

اَلرَّغَبُ شُؤْمٌ۔ دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (کم بختی)

وَكُنْتُ امْرَءً بِالرُّغْبِ وَالْخُبِّ مُوْلَعًا۔ میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اسی کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں بِالزُّغْبِ ہے، یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا۔)

مَا بِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا۔ مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے۔

عَبْدُ رَغَبٍ۔ طمع اور حرص کا بندہ۔

رَغَائِبُ۔ ذخائر، گراں بہا عطیے۔

اِلَيْكَ يَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ۔ رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں۔

لَا تَجْتَمِعُ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ فِيْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش، اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی۔

رَغْثٌ۔ دودھ پینا، پے در پے کونچا مارنا۔

رُغْثٌ۔ چھاتی کی رگ میں بیماری ہوئی۔

رُغَثَاءُ۔ چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے۔

رَغُوْثٌ۔ دودھ پلانے والی۔

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَرْغَثُوْنَهَا۔ آنحضرتؐ کی تو وفات ہوگئی، تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ:

رَغَثَتِ الْجِدَاءُ اُمَّهُ۔ بکری کے بچے نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا) ایک روایت میں تَلْعَقُوْنَهَا ہے۔ یعنی اب تک دنیا کو کھا رہے ہو)۔

لَا يُؤْخَذُ فِيْهِ الرَّغُوْثُ۔ زکوٰۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دودھیل)

رَغْدٌ یا رَغَادَةٌ۔ کشادہ اور وسیع ہونا۔

اِرْغَادٌ۔ ارزانی ہونا، عیش و آرام میں ہونا، جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے۔

عِيْشَةٌ رَغْدٌ یا رَغَدٌ۔ اچھی بافراغت زندگی۔

طَعَامٌ رَغْدٌ۔ پاکیزہ اور مرغوب کھانا۔ (رَغْدٌ جمع ہے رَاغِدٌ کی)۔

رَغِيْدٌ۔ کشادہ، وسیع۔

رَغِيْدَةٌ۔ وہ دودھ جس پر آٹا چھڑکا جائے۔

رَغْسٌ۔ بہت دینا برکت دینا (جیسے اِرْغَاسٌ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو۔

اِنَّ رَجُلًا رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا۔ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد بہت دی، یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاشَهُ ہے یعنی دیا۔)

رَغْلٌ۔ دودھ پینا، لقم کرنا۔

رَغْلَةٌ۔ جس کا طمع کیا جائے۔

اِرْغَالٌ۔ خطا کرنا۔

رُغْلٌ۔ ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرمق۔ رُغْلٌ کی جمع اَرْغَالٌ ہے)۔

كَانَ يَكْرَهُ ذَبِيْحَةَ الْاَرْغَلِ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ مقلوب ہے اَغْرَلٌ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں:

رَغَلَ الصَّبِيُّ۔ بچے نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا

اَرْغَلْتَ۔ کیا تو پھر شیر خوار بچہ بن گیا؟ (جو غلط پڑھنے لگا یہ قاری عاصم نے مسعر سے کہا، جب انہوں نے قرأت میں غلطی کی

ؒ ایک قسم کا چنا ۱۲ منہ

Marfat.com

رَغْمٌ۔ ناراض ہونا، پسند نہ کرنا، زبردستی کرنا، کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا، جبراً اطاعت کرنا، ذلیل و خوار ہونا۔

رَغَمٌ۔ زبردستی۔

تَرْغِیْمٌ۔ ذلیل کرنا۔

مُرَاغَمَۃٌ۔ غصے ہونا، دُور ہو جانا، چھوڑ دینا، دشمنی کرنا۔

اِرْغَامٌ۔ ذلیل کرنا، غصہ دلانا۔

تَرَغُّمٌ۔ غصہ ہونا۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا حَیًّا وَّلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو)، اس کی ناک میں مٹی لگے، اس کی ناک میں مٹی لگے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ کس شخص کے؟ فرمایا، اُس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے) بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور ان کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُلْزِمْ جَبْھَتَہٗ وَاَنْفَہُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ الرُّغْمُ۔ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے، تاکہ اُس کی ذلت (بارگاہِ الٰہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع البحرین میں ہے۔ یہاں تک کہ اُس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَغْمٌ یا رِغْمٌ یا رُغْمٌ۔ زبردستی کرنا، ناراض ہونا، ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کا لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ زمین پر کرے تاکہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلودہ ہوں اور بارگاہِ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَغَامٌ۔ مٹی۔

وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ اگرچہ ابو درداءؓ کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی گو ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَغَمَ اَنْفِیْ لِاَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلودہ ہوئی (یعنی میں اُس کے حکم کو بجا لایا، اس کی اطاعت کی)۔

کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ۔ یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا، اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کیے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کفِ افسوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کر کے راندۂ بارگاہِ الٰہی ہوا اور یہ آدمی سجدہ کر کے پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادتِ الٰہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو بنی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا، یہاں ترغیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَاَرْغِمْہُ۔ اس کو ذلیل کر، مٹی ڈال دے۔

بُعِثْتُ مُرْغِمَۃً۔ میں مشرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ رَاغِمَۃً مُّشْرِکَۃً اَفَاَصِلُھَا قَالَ نَعَمْ۔ میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی، مشرک رہ کر میرے پاس آئی، کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی، کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی" بعضوں نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی، جیسے قرآن میں ہے "مراغماً کثیراً وسعۃ" یعنی بھاگنے کی بہت جگہ)۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ابوذر کے ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یا رائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی۔)

اَلسِّقْطُ یُرَاغِمُ رَبَّہٗ۔ کچا بچہ اپنے پروردگار سے بحث کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے ماں باپ کی مغفرت کیوں

نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیجدے گا۔)

فَلَمَّا اَرْغَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْغَمَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ مَا فِیْ فِیْہِ۔ جب آنحضرتؐ نے لقمہ پھینک دیا تو بشر بن براء نے بھی منہ میں جو (لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر آنحضرتؐ کو تحفہ بھیجا تھا، آپ کو تو اللہ تعالے نے بچا دیا، لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

صَلِّ فِیْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحِ الرَّغَامَ عَنْھَا۔ بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُعَامٌ ہے، عین مہملہ سے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَاَصْلِحْ رِغَامَھَا۔ وہاں کی مٹی درست کر

رَغِمَ اللّٰہُ بِاَنْفِکَ۔ اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے۔

اَتَتْہُ الدُّنْیَا رَاغِمَۃً۔ دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر (جبراً قہراً) خود آئے گی۔

فَمَضٰی اَبُوْہُ وَھُوَ یُرَاغِمُہٗ۔ اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا۔

رَغْنٌ۔ کان لگا کر سننا، قبول کرنا، طمع کرنا، اچھی طرح کھانا پینا، عیش کرنا۔

اِرْغَانٌ۔ طمع دلانا، آسان کرنا۔

رَغْنَۃٌ۔ نرم ہموار زمین۔

رُغْنٌ اور اَرْغُوْنٌ۔ ایک باجہ کا نام ہے۔

اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ اَیْ رَغَنَ۔ زمین کی طرف جھکا یعنی مائل ہوا (ایک روایت میں رَعَنَ ہے عین مہملہ سے۔ خطابی نے کہا یہ غلط ہے)۔

رُغُوْءٌ۔ اونٹ کا بڑبڑانا، بہت رونا۔

تَرْغِیَۃٌ۔ دودھ میں پھین (جوش) آنا، غصہ دلانا۔

لَا یَاْتِیْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِبَعِیْرٍ لَہٗ رُغَاءٌ۔ قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (یعنی میری زکوٰۃ اس نے دنیا میں نہیں دی)۔

وَقَدْ اَرْغَی النَّاسُ لِلرَّحِیْلِ۔ لوگوں نے کوچ کرنے کے اونٹوں کو چلوایا (یعنی اُن پر بوجھ لادنا شروع کیا۔ اونٹ کی عادت ہوتی ہے، جب اس پر بوجھ لادتے ہیں زین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے)۔

لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِیًا حَتّٰی یَکُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ کُلُّ مَنْ اَتٰی عَلَیْہِ اَرْغَاہُ۔ آدمی اس وقت تک پرہیزگار (خدا ترس مسکین) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے، اس کو اپنا تابعدار بنائے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے، جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

فَسَمِعَ الرَّغْوَۃَ خَلْفَ ظَھْرِہٖ فَقَالَ ھٰذِہٖ رَغْوَۃُ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ۔ انہوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی، کہنے لگے یہ تو آنحضرتؐ کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے۔

اِنَّھُمْ وَاللّٰہِ تَرَاغَوْا عَلَیْہِ فَقَتَلُوْہُ۔ قسم خدا کی انہوں نے جمع ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا۔

مَلِیْلَۃُ الْاِرْغَاءِ۔ بہت باتیں کرنے سے تھکانے والی (اس کی آواز کو رُغاء یعنی اونٹ کی آواز سے تشبیہ دی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے۔ بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے تو اس معنی میں یہ رَغْوَۃٌ سے ہوگا، جوش اور پھین کے معنی میں جو دودھ پر آتا ہے)۔

Marfat.com

باب الراء مع الفاء

رفاءٌ - کنارے سے قریب کرنا، پھٹا ہوا جوڑنا، امان دینا، ٹھہرانا، صلح کرانا۔

نَهٰى اَنْ يُّقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ۔ آں حضرتؐ نے نوشاہ کو یہ کہنے سے منع فرمایا "بالرفاء والبنین" (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دولہا کو یہی کہتے تھے)۔

رِفَاءٌ کے معنی جڑنا، متفق ہو جانا، برکت، افزائش (یہ رَفَأْتُ الثَّوْبَ رَفْأً اور رَفَوْتُهٗ رَفْوًا سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا۔ جہاں جہاں پھٹا تھا اس کو جوڑ لیا)

بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا ملا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی برا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ کفار کی رسم تھی، دوسرے ان الفاظ میں یہ تصور بھی کار فرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس طرح کہو بارک اللہ لکما وجمع بینکما بخیر)۔

كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ۔ آنحضرتؐ جب کسی آدمی کو (شادی کی) مبارکباد دیتے (اور کلماتِ خیر کہنا چاہتے) تو یوں فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملاپ رکھے۔

كُنْتُ لَكَ كَاَبِيْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ۔ (عائشہؓ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لئے (جو اپنی بیوی کو بہت خوش رکھتا تھا اور اس کو مالامال کر دیا تھا)

لَيُرَفِّئُهُمْ بِاَحْسَنِ مَا يَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ۔ ان کو اچھی باتیں بتانے، اور تسلی و تشفی دینے لگا۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ قَالَ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ۔ ایک شخص نے شریحؒ سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے اس عورت سے نکاح کیا انھوں نے کہا، تم میں ملاپ رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شریح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا انھوں نے ایسا کہنا جو ترجمہ اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا۔ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد کرنا اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس سے راہ و رسم ترک کر دینا اس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور تابعین کے طرز کے خلاف ہے۔ حالانکہ "بالرفاء والبنین" کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے۔ مگر شریح نے یہ لفظ کہا اور شریح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا۔ تو جن امور کی ممانعت صریح حدیث میں وارد نہیں ہے اور ان کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے، ان پر کسی مسلمان کو برا کہنا، اس سے دشمنی کرنا، اس سے ترکِ ملاقات کرنا، اس کی دعوت میں نہ جانا نری جہالت اور نادانی ہے)۔

اِنَّهُمْ رَكِبُوا الْبَحْرَ ثُمَّ اَرْفَاُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ وہ سمندر میں سوار ہوئے، پھر انھوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز لگایا (لنگر باندھا)۔

حَتّٰى اَرْفَاَبِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ۔ یہاں تک کہ اس کو وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اتار ہوتا ہے۔ وہاں جا کر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں۔ (جب آگے سے پانی روک دیتے ہیں)۔

فَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُرْفَاَةِ فِي الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْاَمْوَاجُ۔ (قیامت کے دن) زمین اس کشتی کی طرح ہو جائے گی، جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو موجیں اس کو مار رہی ہوں (وہ ہل رہی ہو تلے اوپر ہو رہی ہو)۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِرْفَاءِ۔ آن حضرتؐ نے بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مردوں کا کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں مصروف رہے، نہ ایسا کرے کہ بالکل

سر جھاڑ منہ پھاڑ۔ اعتدال کے ساتھ رہے ایک دن بیچ کنگھی کرنا اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

بِالرِّفَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (حضرت خدیجہ رضؓ نے فرمایا) یا رسول اللہؐ آپ کا جوڑا مبارک (ایک روایت میں بِالْوَفَاءِ ہے)۔

رَفْتٌ۔ توڑنا، کوٹنا، کٹ جانا، چھوڑ دینا۔

اِرْفِتَاتٌ۔ کٹنا، لوٹنا۔

رُفَاتٌ۔ چورہ، ریزہ۔

اِنَّ الْوَرَسَ یَرْفُتُ (عبد اللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرا کر اس کو ورسؒ کی لکڑی سے بنانا چاہا۔ تو لوگوں نے کہا) ورس کی لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے)۔

رَفَثٌ۔ جماع کرنا، فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا۔ عبد اللہ بن عباس رضؓ نے احرام کی حالت میں یہ شعر پڑھا ؎

وَھُنَّ یَمْشِیْنَ بِنَا ھَمِیْسًا
اِنْ یَصْدُقِ الطَّیْرُ نَنِكْ لَمِیْسَا

یعنی وہ پھس پھس ہم کو لئے جا رہے ہیں، اگر فال سچ نکلا تو ہم لمیس سے صحبت کریں گے۔" لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت میں "رفث" کرتے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفث تو وہ ہے جس میں عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع کے متعلق باتیں کرنا ہی رفث ہے اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ رفث نہیں ہے۔ یہ ابن عباس رضؓ کی رائے تھی۔ اور اکثر لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رفث عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ۔ فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شور و غل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

ؒ ورس ایک درخت کا نام ہے۔ یمن میں بکثرت ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ اَخَا لَّكُمْ لَا یَقُوْلُ الرَّفَثَ۔ تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں بکتا۔

طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ۔ روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

یَكْرَهُ لِلصَّائِمِ الرَّفَثُ۔ روزہ دار کو فحش بکنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)

تَرْفِیْحٌ۔ بالرفاء والبنین کہنا۔

كَانَ اِذَا رَفَّحَ اِنْسَانًا قَالَ بَارَكَ اللّٰہُ عَلَیْكَ آنحضرتؐ (شادی کے بعد) جب کسی کو دعا دیتے تو یوں فرماتے بارک اللہ علیک (اصل میں یہ لفظ رفأ تھا ہمزہ کو حا سے بدل دیا (بعض نے رفّح قاف سے روایت کیا ہے)

تَرْقِیْحٌ بمعنی اصلاح معیشت۔

رَفْدٌ۔ دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِیْدٌ۔ سردار بنانا۔

مُرَافَدَةٌ۔ مدد۔

اِرْفَادٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

اِرْتِفَادٌ۔ کمانا۔

تَرَافُدٌ۔ مدد کرنا۔

اَعْطٰی زَكٰوةَ مَالِهٖ طَیِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ رَافِدَةً عَلَیْهِ۔ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں اداس ہو کر دے)۔

یَرْفِدُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ۔ محتاج کو دیتے ہیں اس کی مدد کرتے ہیں۔

اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ فَارْفِدُوْهُ۔ جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔ (اس کو دو)

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْ لَا اَقُوْمُ اِلَّا رِفْدًا۔ تم نہیں دیکھتے میں بغیر مدد کے اٹھ نہیں سکتا۔

Marfat.com

رِفَادَۃً۔ وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سا روپیہ جمع کرکے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایام حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَۃِ۔ مدد اور اعانت پر۔

حُشُدٌ رُفُدٌ۔ کھلانے والا دینے والا۔

وَاَنْ یَکُوْنَ الْفَیْءُ رِفْدًا۔ ملک کا محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو جی چاہے دے گا، کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی، جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش وعشرت میں اور نقالوں، رنڈیوں، بھانڈوں، مسخرے مصاحبوں اور جاہل کندۂ ناتراش رفیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرتا دیکھ کر بھی اُن کی خبر نہیں لیتے یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔ شریعت اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنھوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اُس کو بچاتے ہیں، ان سے معارضہ کرتے ہیں، ان سب میں یہ خزانہ علیٰ قدر حقوق تقسیم ہونا چاہیے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اُس میں سے لے سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت کیا ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہل یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر اُن کو بڑا ناز ہے، اسلامی جمہوریت اُس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کے تحت جو ۳۰ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اُس پر عمل ہوتا رہا، مگر یزید نے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہت سے بدل دیا۔ بدقسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔ اب مسلم قوم کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم ملک میں اسلامی جمہوریت کے تحریکیں چل رہی ہیں۔ مگر طاغوتی زور اور علماء سو آڑے آرہے ہیں۔ اور بعض مقامات پر علمبرداران حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے۔ خدا مدد کرے)۔

نِعْمَ الْمِنْحَۃُ اللِّقْحَۃُ تَغْدُوْ بِرِفْدٍ وَّتَرُوْحُ بِرِفْدٍ۔ دودھیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے۔ صبح کو ایک قدح دودھ کا لو شام کو ایک قدح۔

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِیْجَ وَنَنْحَرُ الْمِذْلَاقَۃَ الرُّفُدَا
کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاٹا۔

دُوْنَکُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔ تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے۔ بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا دادا تھا، حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)۔

اِلَّا لِرِفَادَۃٍ۔ مگر مدد کرنے کے لئے۔

جَاءَ رِفْدُكَ۔ تیری مدد آگئی۔

اَلْمَانِعُ رِفْدَہٗ۔ اپنی عطا کو روکنے والا۔

نَاقَۃٌ رَفُوْدٌ۔ بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُدٌ آئی ہے)۔

رَفْرَفَۃٌ۔ پرندے کا بازو پھیلا دینا، آواز دینا۔

رَفٌّ (یہ مستعمل نہیں ہے)۔

فَرُفِعَ الرَّفْرَفُ فَرَاَیْنَا وَجْھَہٗ کَاَنَّہٗ وَرَقَۃٌ۔ پردہ اٹھایا گیا۔ ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا۔ گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں) نہایہ میں ہے کہ رفرف بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہو اس کو موڑ دیں، اس کو بھی رفرف کہتے ہیں)

رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ الْاُفُقَ۔ آنحضرت نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا (لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کی تفسیر میں ابن مسعودؓ نے

Marfat.com

پر کہا۔ بعضوں نے کہا رفرف جمع ہے رفرفہ کی، پھر اس کی جمع رفارف ہے۔ ایک قرأت یہ بھی ہے متکئین علی رفارف خضر۔ معراج کی حدیث میں بھی رف رف کا ذکر آیا ہے۔ مراد وہی فرش ہے۔ بعض نے کہا اصل میں رفرف ریشمی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہو کہتے تھے۔ پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا رفرف سے حضرت جبرئیلؑ کے پنکھ مراد ہیں جو انھوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)۔

رَفْرَفَتِ الرَّحْمَةُ فَوْقَ رَأْسِهٖ۔ رحمت نے اُن کے سر پر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اُتری۔ اصل میں رفرف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرنا چاہتا ہے)

وَهِیَ تُرَفْرِفُ مِنَ الْحُمّٰی۔ وہ بخار سے لرز رہی تھی۔ (کانپ رہی تھی)۔

فِیْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ۔ رفرف کے جوڑے میں (رفرف ابر کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرتے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)۔

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ رَأْسِ الْحَاكِمِ تُرَفْرِفُ بِالرَّحْمَةِ۔ اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اُتارتا رہتا ہے

كُلْ مِنَ الطُّيُوْرِ مَا دَفَّ وَلَا تَأْكُلْ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پر بچھا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا۔

رَفٌّ۔ مچان۔

اَلرَّجُلُ يُصَلِّیْ عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ دو دیواروں پر جو مچان معلق ہو، اُس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

رَفْرَافٌ۔ ایک پرندہ ہے۔

رَفْسٌ۔ لات مارنا۔

رَفْشٌ۔ اچھی طرح کھانا پینا، کوٹنا۔

رَفْشٌ اور رُفْشٌ اور مِرْفَشَةٌ۔ پھاوڑا جس سے مٹی اُٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (اہل عرب کہتے ہیں:

مِنَ الرَّفْشِ اِلَى الْعَرْشِ۔ یعنی پھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا۔ پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا۔

اِنَّهٗ كَانَ اَرْفَشَ الْاُذُنَيْنِ۔ سلمان فارسیؓ چوڑے کان والے تھے (اُن کے کانوں کو پھیلاؤ میں پھاوڑے سے تشبیہ دی)۔

رَفْضٌ یا رَفَضٌ۔ چھوڑ دینا۔

رُفُوْضٌ۔ اکیلے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو، دُور سے دیکھ رہا ہو)۔

اِرْفِضَاضٌ۔ کشادہ ہونا بہہ نکلنا۔

ثُمَّ ارْفَضَّ عَرَقًا وَاَقَرَّ (براق نے شب معراج میں آنحضرتؐ سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسولؐ سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہو گیا اور غریب ہو گیا (شوخی چھوڑ دی)

حَتّٰی يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ۔ یہاں تک کہ اُن پر بہہ آئے۔

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا (ایک عورت ناچ رہی تھی، بچے اُس کے گرد جمع تھے، اِتنے میں حضرت عمرؓ آن پہنچے) تو لوگ اُس کے پاس سے الگ ہو گئے (حضرت عمرؓ سے ڈر کر سب چل دیئے)۔

رُبَّمَا ارْفَضَّ فِیْ اِزَارِهٖ (مرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتا۔ انھوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون پھوٹتا ہے)

لَوْ اِنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ۔ تم جو بڑے بڑے کام کرتے ہو اگر ان کی نحوست سے اُحد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو تعجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفینِ اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے بُرا چاہتے ہو۔ آپس ہی میں نفاق اور پھوٹ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

فَارْفِضِیْ عُمْرَتَكِ۔ عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کر لینا، حج کے کام شروع کر دے)۔

Marfat.com

فَرَفَضَ الْاَرْضَ. اس نے وہ زمین چھوڑ دی. (مجمع البحار میں ہے رَفَضَهَا بِرِجْلِهٖ یعنی پاؤں سے اس کو مارا).

ثُمَّ ارْفَضَّتْ عَيْنَاهُ. پھر اُن کی آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے).

لَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَرَقًا (امام زین العابدینؒ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اُٹھاتے تھے کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے (سُبحان اللہ، قربان اپنے پیارے امام کے)

رَفَضُوْنَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ (امام زید بن علی بن حسینؓ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلی آباءہ السلام نے ہشام بن عبد الملک پر خروج کرنا چاہا سچے شیعہ اولیٰ یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی، یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال و زر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے، اور ہشام کو مغصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا. آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اب رافضی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؓ (یعنی حضرات ابوبکر و عمرؓ) پر تبرا کرو تو ہم تمھارا ساتھ دیں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر اور مُشیر اور خاص رفیق تھے، تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔ اِن لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں۔ اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سُولی پر چڑھائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنھوں نے امام حسینؓ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابنِ زیاد بدنہاد سے مِل گئے۔ خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بُزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو اُبھارتے ہیں، ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں، مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ارے کمبختو اگر سچ پوچھو تو امام حسینؓ امام زید اور دوسرے ساداتِ کرام کے قتل کے باعث تم ہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؓ کو طلبی کے خطوط لکھتے، نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا. جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَافِضَةٌ اور رُفَّاضٌ آئی ہے).

رَفْعٌ. اُٹھانا، لینا، حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچانا.

رَافِعٌ. (اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی) درجہ بلند کرنے والا (اس کی ضد خَافِضٌ ہے۔ یعنی پست کرنے والا).

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ فَقَدْ حَرَّمْتُهَا اَنْ تُعْضَدَ اَوْ تُخْبَطَ. جو جماعت ہماری بات لوگوں کو پہنچائے (وہ یہ بھی اُن کو پہنچا دے) کہ میں نے مدینہ کے درخت کاٹنا یا اس کے پتے جھاڑنا حرام کر دیا ہے (ایک روایت میں مِنَ الْبُلَّاغِ ہے یعنی پہنچانے والوں میں جو جماعت ہماری بات دوسروں کو پہنچائے وہ یہ بھی پہنچا دے (اُن کو سُنا دے). اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَعَ فُلَانٌ عَلَى الْعَامِلِ. اس نے حاکم کی بات مشہور کر دی یا سُنا دی.)

رَفَعْتُ فُلَانًا اِلَى الْحَاكِمِ. میں اس کا مقدمہ حاکم تک لے گیا (اس کی فریاد رسی کے لئے).

فَرَفَعْتُ نَاقَتِيْ. میں نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا (ذرا جلد چلایا).

رَفْعٌ. کم ہے مَدٌّ سے یعنی دوڑنے سے.

فَرَفَعْنَا مَطِيَّتَنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهٗ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهٗ. ہم نے اپنی اونٹنیوں کو تیز کیا اور آں حضرتؐ نے بھی تیز کیا اور ام المومنین صفیہؓ آپ کے پیچھے بیٹھی تھیں.

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ. جب رمضان کا آخر دہا آتا تو آں حضرتؐ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند اُٹھاتے (یعنی اونچا کر کے باندھتے مطلب یہ ہے کہ عبادت کے لئے زیادہ مستعدی اور اہتمام کرتے بعضوں نے

کیا مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے الگ ہو جاتے ان دونوں میں ان سے صحبت نہ کرتے)۔

مَا هَلَكَتْ أُمَّةٌ حَتّٰى تَرْفَعَ الْقُرْآنَ عَلَى السُّلْطَانِ ۔ کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوئی، جب تک اس نے بادشاہ وقت پر قرآن نہیں اٹھایا (قرآن کو بلند کر کے اس کی امان چاہی جیسے معاویہ کی فوج نے شکست کے وقت کیا تھا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تاویل کر کے اس سے لڑنا اور بغاوت کرنا جائز کیا)۔

تَلَاحَى اثْنَانِ فَرُفِعَتْ ۔ دو آدمی جھگڑا کرنے لگے۔ اس میں شب قدر (میرے دل سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا کہ وہ کونسی رات ہے۔ بعض نے کہا شب قدر بالکل دنیا سے اٹھالی گئی یہ غلط ہے کیونکہ اگر بالکل اٹھ جاتی تو دوسری حدیثوں میں آخری عشرہ میں اس کے ڈھونڈھنے کا آپ کیوں حکم دیتے)

فَيُرْفَعُ الْعِلْمُ ۔ پھر علم اٹھا لیا جائے گا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے دنیا سے گزر جائیں گے)

فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ ۔ آں حضرتؐ نے اس پانی کو جہاں تک ہاتھ سے اونچا ہو سکتا تھا اونچا کر کے اٹھایا (تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ آپ افطار کر رہے ہیں وہ بھی افطار کریں۔ بعض نے کہا "إِلَى" یہاں "عَلَى" کے معنی میں ہے یعنی اس کو ہاتھ کے اوپر اٹھالیا)۔

لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا عورتو! تم سجدے سے اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ کہ مرد جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں (کیونکہ اس زمانہ میں مردوں کے تہبند چھوٹے تھے۔ آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرم گاہ پر نہ پڑے)۔

فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ ۔ ایک بڑا پتھر ہم کو دکھلایا گیا۔

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ۔ یعنی اس رجز کا آخری کلمہ (أَبَيْنَا) آپ پکار کر آواز دراز کر کے کہتے۔

فَارْتَفَعَا عَنِ الْجَنَّتَيْنِ ۔ وہ دونوں مینڈیں جن میں پانی رک کر دونوں باغوں میں آتا تھا مٹ گئیں (پانی دوسری طرف نکل گیا باغ سوکھ گیا)۔

زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ ۔ میرے خاوند کا ستون بلند ہے (یعنی اس کا مکان بلندی پر واقع ہے۔ وہ لوگوں میں مشہور ہے سخاوت اور کرم کے ساتھ یا اس کی شرافت کا ستون بلند ہے اپنی قوم میں بڑا شریف اور نجیب گنا جاتا ہے)۔

فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ وَرُفِعَ عَنْهُ ۔ آپ پر وحی اتر آئی اور وحی اترنے سے پہلے جو سختی آپ پر ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی۔

يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ ۔ وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمانؓ کو پہنچایا کرتے تھے۔

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وہ اس حدیث کو آں حضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا (یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو)۔

يُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ رَفَعَهُ ۔ تمیم سے مرفوعاً روایت ہے

فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ۔ مجھ کو بیت المعمور دکھلایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے، وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں)۔

رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ ۔ بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے بڑھا دیا ہے (آنحضرتؐ تک پہنچا دیا ہے)۔

عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ ۔ اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ ۔ دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی ابھی آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پروردگار تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھائے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھائے جاتے ہیں)۔

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ ۔ پھر آں حضرتؐ بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے۔

Marfat.com

رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ. بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اُٹھائے تھا (یعنی دُعا کے لئے) تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا بدعت ہے۔ اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہاتھ اُٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے۔ تو انہوں نے اس کو بُرا سمجھا اور کہا کہ آنحضرتؐ صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے، جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)۔

يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ. کبھی بلند کرتے کبھی پست۔

فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. ہم اس کو کھالیں گے اور آنحضرتؐ تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اُس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ ہم اس کو کھالیں گے اور سینت کر نہ رکھیں گے)۔

لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَا إِلَى الْأَرْضِ. جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ بعضوں نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالاجماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحباباً ہوگا)

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ. آنحضرتؐ اپنے ہاتھ دُعا میں نہیں اُٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دُعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دُعاؤں میں اتنا بہت نہیں اُٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اُٹھاتے، جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اُٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اُٹھائے کہ سر سے اونچے ہو جائیں)۔

لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ. آں حضرتؐ نے ہاتھ نہیں اُٹھائے مگر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اُٹھانا نہیں دیکھا۔ نووی نے کہا تیس سے زیادہ مقاموں میں آنحضرتؐ کا ہاتھ اُٹھانا منقول ہے)۔

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى إِلَى أَصْلِ الْمِنْبَرِ. پھر آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور اُلٹے پاؤں منبر کے نیچے اُترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر رہ کر نہیں ہو سکتا تھا۔ معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ. فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)۔

فَإِنَّهَا الرَّفِيْعُ. کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دنیا کا آسمان مراد ہے۔)

كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ. آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اُس کے شوق میں اوپر دیکھتے)۔

رُفِعَ لَهُ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ. آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا۔

وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ. قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالےٰ تو سب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)۔

إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ. تمہارا ہاتھ اُٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اُٹھائے یعنی سینے تک اُٹھائے)۔

رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا. آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا (اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹا نہیں۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. میں قیامت

Marfat.com

کے دن پہلا وہ شخص ہوں گا جس کو سجدے سے سر اُٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے۔ معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)۔

یُرْفَعُ فِیْهَا اَعْمَالُهُمْ۔ شب برأت میں اُن کے نیک اعمال (جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں) لکھ لئے جاتے ہیں اور پروردگار کے پاس اُٹھائے جاتے ہیں۔

فَرَفَعَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ۔ حضرت آدمؑ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔

وَیَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثِ (آں حضرتؐ وتر کے بعد تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے (تاکہ دوسرے لوگ بھی سُن لیں وہ بھی یہی کہیں)۔

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا، اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ النَّائِمِ وَالصَّبِیِّ وَالْمَعْتُوْهِ۔ تین آدمیوں سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے (یعنی اُن کے بُرے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص، دوسرے نابالغ، تیسرے باولا دیوانہ (بُرے کاموں کی قید۔ اس لئے لگائی کہ نیک کام بچہ کے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا، کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ قَوْمًا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)۔

رُفِعَتْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی۔ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ دکھائی گئی۔

رَفَعْتُهٗ اِلَی السُّلْطَانِ۔ میں نے اُس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)۔

رَفَعَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے۔

رَفَعَ یَدَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھلائی)۔

یَکْرَهُ الرِّفْعَةَ۔ مسلمان بلندیٔ شان کو بُرا جانتا ہے۔ (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)۔

رَفْغٌ۔ نرم

رَفَاغَةٌ۔ کشادگی، فراغت۔

اِنْ کَانَ اَجَلِیْ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِیْ۔ اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی میری بیماری دُور کر دے مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)

مِنَ السُّنَّةِ نَتْفُ الرُّفْغَیْنِ۔ دونوں بغلوں کے بال اُکھیڑنا سنت ہے۔

رُفْغٌ کہتے ہیں بغل یا چڈھے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل کچیل جمع ہوتا ہے۔

اَرْفَاغٌ اور رُفُوْغٌ۔ رُفْغٌ کی جمع ہے۔

رُفْغُ اَحَدِکُمْ بَیْنَ ظُفْرِهٖ وَاَنْمُلَتِهٖ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخن اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل کچیل جمع رہتا ہے)۔

رُفْغٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا الْتَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں چڈھے (مرد اور عورت کے مل جائیں یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہوگیا۔

اَرْفَغَ لَکُمُ الْمَعَاشَ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں

عَیْشٌ رَافِغٌ۔ اچھے آرام کی زندگی)۔

Marfat.com

النِّعَمُ الرَّوَافِغُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

اَلرِّفْدُ الرَّوَافِغُ۔ کشادہ عطائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ:

رُفْغٌ۔ شرم گاہ کے گرداگرد کو اور کبھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَشَافٌ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا۔ خدمت کرنا۔ گھیر لینا۔ دودھ پینا۔ آرام لینا۔ پنکھ پھیلانا۔ پھڑکنا چمکنا۔ چوسنا۔ ہر روز پینا۔ لہلہانا۔

رَفِیفٌ۔ باریک اور پتلا ہونا۔

اِرْفَافٌ۔ پروں کو پھیلانا۔

اِرْتِفَافٌ۔ چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں

مَالَہٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْیَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے رتبہ کو گھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے۔ جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلاد خوانوں کی عادت ہے وہ نہ صرف پیغمبرؐ کی تعریف میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَ عَیْنِیْ مِثْلَہٗ قَطُّ یَرِفُّ رَفِیْفًا یَقْطُرُ نَدَاہُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا ابھرا ہو کر لہلہا رہا تھا کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَّ رَفِیْفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہا رہا ہو۔

اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِیًا فَتَدَعَ اَوَّلَہٗ یَرِفُّ وَاٰخِرُہٗ یَیْقَفُ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا پہلا (سرا) تو خوب ہرا بھرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہؓ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَکَانَ فَاہُ الْبَرَدُ یَرِفُّ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفُّ غُرُوْبُہٗ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَرُفُّ شَفَتَیْہَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انھوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

اَلرَّفُّ وَالْاِسْتِنْزَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جنب ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا) عورت کے چوسنے اور صحبت کرنے سے۔

وَاِذَا سَیْفٌ مُعَلَّقٌ فِیْ رَفِّ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ رَفَّ۔ میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے، تو بہت کھا جاتا ہے۔

بِعْ تَمْرَ رَفِّکَ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہو اسے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو بیچ کر وا دے، یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

اِلَّا شَطْرَ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِیْ۔ مگر تھوڑے سے جَو جو میرے مچان پر رکھے ہوئے تھے۔

اِنَّ رَفَّنَا لَیَنْقَصِفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَۃٍ یَغِیْبُ فِیْہَا الْفِہْرُ۔ میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں (اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کھلی غائب ہو جاتی ہے (ایسی نرم اور خمیر ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی نے فخریہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرَّفِّ وَالْوَقِیْرِ۔ بہت سارے اونٹ اور بہت ساری بکریوں کے بعد (یعنی تونگری اور مالداری کے بعد)۔

کُلْ مِنَ الطُّیُوْرِ مَا رَفَّ وَلَا تَاْکُلْ مَا صَفَّ۔ وہ

Marfat.com

پرندہ کہا جو اُڑنے میں اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور وہ مت کہا جو پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ۔ دو دیواروں پر جو لکڑی رکھی ہو (یعنی مچان پر)۔

رِفْقٌ یا مَرْفِقٌ یا مِرْفَقٌ۔ مہربانی، لطف اور کرم، نرمی و ملائمت۔

رَفْقٌ۔ فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ۔ رفاقت کرنا۔

اِرْتِفَاقٌ۔ بھر جانا۔

اِسْتِرْفَاقٌ۔ رفاقت کی درخواست کرنا۔

اَلرَّفِيقَ ثُمَّ الطَّرِيقَ۔ پہلے رفیق حاصل کرلے پھر سفر کر (ورنہ اکیلے پریشان ہوگا)۔

اَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى۔ مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں (ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملادے۔

رَفِيقٌ کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے صَدِيقٌ اور خَلِيطٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقًا۔ وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ رَفِيقٌ بِعِبَادِهٖ۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى۔ میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے، آخرت کو پسند کرتا ہوں)۔

وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا۔ آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے (ایک روایت میں رَقِيقًا ہے رِقَّت سے)۔

لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْاٰنِ۔ میں اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رِفْقَةٌ۔ سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔

ثُمَّ اُدْخِلَ النَّاسُ رُفْقَةً۔ پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کئے گئے۔

نَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا۔ آپ نے ہم کو ایسے کام سے منع کیا، جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا یعنی مزارعت سے)۔

مَا كَانَ الرِّفْقُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ جس چیز میں نرمی ہو اُس کو آراستہ کردیتی ہے (جو آدمی نرم مزاج ہو وہ اچھا ہے)۔

اَنْتَ رَفِيقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيبُ۔ تو مہربان ساتھی ہے اور طبیب تو اللہ تعالیٰ ہے (شفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِي اِرْفَاقِ ضَعِيفِهِمْ وَسَدِّ خَلَّتِهِمْ۔ ناتوان پر مہربانی کرنے اور خلل کو بند کرنے میں (یعنی جو رخنہ پڑے اس کو موندنے میں)

هُوَ الْاَبْيَضُ الْمُرْتَفِقُ۔ وہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے ہوئے (اصل میں مِرْفَقٌ اور مَرْفِقٌ کہنی کو کہتے ہیں۔ تکیہ کو مِرْفَقَةٌ کہا۔ کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اُس پر سہارا دیتے ہیں)۔

اِشْرَبْ هَنِيئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِقًا۔ خوب پی، چتا بچھا، تجھ پر تاج (ٹیکا ڈیک) لگائے ہوئے ہے (یعنی تاج بادشاہی تیرے سر پر ہے)

مَا لَمْ تُضْمِرُوا الرِّفَاقَ۔ جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ گے۔

وَجَدْنَا مَرَافِقَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةُ۔ ہم نے اُن کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رُخ بنائے گئے تھے۔

مِرْفَقٌ اور مُرْتَفَقٌ۔ پاخانہ کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی جائے ضرور کو)۔

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔ اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا۔ اور جس نے رفیق

Marfat.com

کو اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا، اُس کا قول غلط ہے)۔

تَبْدَاُ بِمَرَافِقِہٖ فَتَغْسِلُہَا۔ پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کر، اُن کو دھو (بعض نے کہا "مرافق" سے دونوں شرمگاہیں مراد ہیں۔ مگر مرافق کے یہ معنی کسی لغت میں نہیں دیکھے گئے۔ شاید یہ لفظ مَرَافِغِہٖ ہو، راویوں نے مَرَافِقِہٖ کردیا۔ جب تو شرمگاہ کے معنی درست ہوں گے)۔

اِذَا کَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا کَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) وخُرْق: بالضم ضد ہے رِفْق کی)۔

اَلرَّفِیْقُ نِصْفُ الْعَیْشِ۔ رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں۔ میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے۔ پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ۔ ہرچند کتاب کو رفیق بناتا ہوں اور کبھی نفس کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے، پروردگار تیرا رفیق ہے۔ پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے، یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رُو، خوش خصال، خوش آواز، نیک بخت اور صالح اور ایمان دار ہو۔ اللّٰہم استجب)۔

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَیْشِ۔ نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تُلَیِّنُ اَصَابِعَہٗ بِرِفْقٍ۔ میت کی انگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

کَانَتْ مِرْفَقَتُہٗ مِنْ اَدَمٍ آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا

لَا بَاْسَ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مِرْفَقَۃٌ۔ اگر نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں۔

رَافِلٌ یا رَفَلَانٌ کپڑے ہلا کر اترانا، پلو لٹکانا، جمع ہو جانا تَرْفِیْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور سردار بنانا، بڑا کرنا، ذلیل کرنا، مالک بنانا۔

رِفْلٌ۔ پلو (دامن)

رُفِّلَ عَلٰی قَوْمِہٖ۔ اپنی قوم کا سردار بنایا گیا۔

مَثَلُ الرَّافِلَۃِ فِیْ غَیْرِ اَھْلِہَا کَالظُّلْمَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر، باپ بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اترائے (ناز و نخرے سے پلو لٹکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے۔

یَرْفُلُ فِی النَّاسِ۔ ابوجہل لوگوں میں اتراتا ہوا اِدھر اُدھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں یَزْدُلُ ہے، یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا۔ اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا)۔

یَسْعٰی وَیَتَرَفَّلُ عَلَی الْاَقْوَالِ۔ دوڑ رہا تھا، کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)

رَافِنٌ۔ اِتراتا یا نبض۔

رِفَنٌّ۔ لمبی دُم والا گھوڑا۔

اِنَّ رَجُلًا شَکَا اِلَیْہِ التَّعَزُّبَ فَقَالَ لَہٗ عَفِّ شَعْرَکَ فَفَعَلَ فَارْفَاَنَّ۔ ایک شخص نے آں حضرت سے مجردی کا شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو منڈوا اور کتروا نہیں) اُس نے ایسا ہی کیا۔ تب اُس کو قرار آ گیا (یعنی قوتِ باہ کی شدت جاتی رہی)۔ (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا مونڈنا، خصوصاً زیرِ ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا باہ میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)۔

اِرْفَاَنَّ اور اِرْفَھَنَّ دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی اُس کو سکون اور اطمینان ہو گیا۔

رَفْہٌ یا رِفْہٌ یا رُفُوْہٌ۔ خوش ایامی۔ آرام سے بسر کرنا۔ فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا۔

رَفَاھَۃٌ اور رَفَاھِیَۃٌ۔ خوش گزرانی۔ عیش و عشرت۔ امن و چین سے بسر اوقات۔

نَھٰی عَنِ الْاِرْفَاہِ۔ آں حضرت نے ہر روز تیل ڈالنے

اور بالوں میں کنگھی کرنے سے یا فراغت کے ساتھ خوب کھانے پینے سے، چین اور مزے اُڑانے سے منع فرمایا کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی کو راحت اور آسائش کی عادت ہو جاتی ہے۔ پھر وہ سفر یا جہاد کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا۔ دوسرے عورتوں کی طرح اس کا دل بودا ہو جاتا ہے، سارے دن بناؤ سنگار مانگ چوٹی میں معروف رہتا ہے مسلمان کو مردانہ سپاہیوں کی طرح رہنا چاہیئے نہ کہ زنانوں کی طرح رات دن بناؤ سنگار میں بھوک اور پیاس اور محنت و مشقت کی ہمیشہ عادت رکھنا چاہیئے۔ یہ حدیث ایک نصیحت بے بہا تھی، مسلمانوں کے لئے، مگر افسوس مسلمانوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جب اللہ تعالےٰ نے ان کو دنیا کی فراغت دی تو عیش و عشرت میں پڑ گئے۔ موٹا جھوٹا پہننا، سادی غذا کھانا۔ سپاہ گری چھوڑ دی آخر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے کہ اب ہر ملک میں رعیت بن کر گزارہ کرتے ہیں۔ جس قوم نے عیش و عشرت کی عادت ڈالی اور دنیا کی لذتوں میں منہمک ہوگئی۔ اس کی حکومت اور سلطنت اُس قوم نے چھین لی جو محنت اور مشقت اور تعب اور تکلیف کی عادت رکھتی تھی)۔

فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ۔ جب آں حضرتؐ کو آرام ہوا (تکلیف جاتی رہی)۔

اَرَادَ اَنْ یُّرَفِّهَ عَنْهُ۔ اُس کو آرام دینے کا قصد کیا

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ فِی الرَّفَاهِیَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِیْهِ بُعْدَ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

کبھی آدمی عیش و عشرت اور امن و چین کی حالت میں ایک ایسا کلمہ اللہ کو ناراض کرنے والا زبان سے نکالتا ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسا کہنے سے ناراض نہ ہوگا۔ یا اس کا غصہ مجھ پر نہیں اُترے گا) وہ اس کو اتنا گرا دیتا ہے اِتنی دُور پھینک دیتا ہے جتنی دور آسمان سے زمین ہے۔

وَطَیْرُ السَّمَآءِ عَلٰی اَرْفَهِ خَمَرِ الْاَرْضِ یَقَعُ۔

آسمان کے پرندے زمین کی خوب سرسبز اور شاداب جھاڑوں پر گرتے ہیں (خطابی نے کہا ہے کہ ایک روایت میں اُرْفَهِ الْاَرْضِ ہے

اُرْفَهٌ بروزن غُرْفَةٌ۔ حد اور نشان کو کہتے ہیں۔

باب الراء مع القاف

رَقَأٌ یا رُقُوْءٌ۔ خشک ہو جانا، تھم جانا، بلند ہونا، فساد کرانا، اصلاح کرنا، چڑھ جانا۔

اِرْقَاءٌ۔ روک دینا، بلند کر دینا۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِیْهَا رَقُوْءَ الدَّمِ۔ اونٹ کو بُرا مت کہو، ان سے خون تھمتا ہے (یعنی دیت میں مقتول کے وارثوں کو دیئے جاتے ہیں گویا وہ خون کو روکتے ہیں کیونکہ اگر دیت نہ دی جاتی تو قصاص لیا جاتا۔ یعنی خون کے بدلہ خون)۔

فَبِتُّ لَیْلَتِیْ لَا یَرْقَاءُ لِیْ دَمْعٌ۔ میں نے رات اس طرح کاٹی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے (رات بھر برابر روتی رہی)

فَرَقَأَ دَمُهٗ۔ آپ کا خون رُک گیا (اُس کا بہنا بند ہو گیا)

رَقْبَةٌ یا رِقْبَةٌ یا رِقْبَانٌ یا رُقُوْبٌ یا رَقَابَةٌ یا رُقُوْبٌ انتظار کرنا، چوکسی کرنا، گلے میں رسّی ڈالنا، تاکنا۔

مُرَاقَبَةٌ۔ نگہبانی، تاک، ڈر۔

اِرْقَابٌ۔ رُقبیٰ دینا۔

اِرْتِقَابٌ۔ چڑھنا، انتظار کرنا۔

رَقِیْبٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ اس کی نگاہ سب چیزوں پر ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہو سکتی۔

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِیْ اَهْلِ بَیْتِهٖ۔ آں حضرتؐ کا خیال رکھو۔ آپ کے اہل بیت میں (یعنی آپ کا احترام اور ادب کرو یا ان کو دیکھ کر آں حضرتؐ کا خیال کرو۔ آخر ان میں آپ کا خون ملا ہوا ہے۔ پس جس نے اہل بیت سے دشمنی کی، یا ان کی اہانت کی اس نے آنحضرتؐ سے دشمنی کی اور آپ کی اہانت کی۔ اس سے بڑھ کر ملعون اور مطرود کون ہوگا؟

الٰہی بحق بنی فاطمہؓ!
کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ

Marfat.com

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُعْطِیَ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ۔ کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہوا جس کو سات عمدہ شخص نگہبان نہ ملے ہوں (یعنی اس کے حوارین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے، اُس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)

مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِیْکُمْ قَالُوْا الَّذِیْ لَا یَبْقٰی لَہٗ وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرَّقُوْبُ الَّذِیْ لَمْ یُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِہٖ شَیْئًا۔ آنحضرتؐ نے صحابۂ کرام سے پوچھا۔ تم رقوب کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقوب وہ شخص ہے، جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا نہیں (در حقیقت) رقوب وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس نے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مرجانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقوب ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)

اَلرُّقْبٰی لِمَنْ اُرْقِبَھَا۔ جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے، جس کو دیا جائے۔

رُقْبٰی یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مرجاؤں تو مکان تیرا ہو گیا۔ اگر تو مجھ سے پہلے مرجائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا (اس میں فقہا کا اختلاف ہے بعض اس کو ہبہ کہتے ہیں، بعض عاریت۔ رقبیٰ اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔)

کَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَۃً۔ جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا۔ (اصل میں رَقَبَۃ "گردن" کو کہتے ہیں، پھر اس کا اطلاق مجازاً سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے کہ اَعْتَقَ رَقَبَۃً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کیا

ذَنْبُہٗ فِیْ رَقَبَتِہٖ۔ اس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)۔

وَفِی الرِّقَابِ۔ (یعنی زکوٰۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں

لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ۔ زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعاتِ اراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں، مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں۔ ان کی قابضانِ اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)۔

وَالرَّکَائِبُ الْمُنَاخَۃُ لَکَ رِقَابُھُنَّ وَمَا عَلَیْھِنَّ۔ یہ جو اونٹنیاں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور اُن پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے۔

ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِھَا وَظُھُوْرِھَا۔ پھر اُس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا۔ اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ اُن کی خدمت اور خبرگیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی، طاقت سے زیادہ بوجھ اُن پر نہیں لادا۔ اگر وہ خالی جا رہے ہوں تو تھکے درماندہ مسافر کو اُن پر سوار کر لیا)۔

فَغَارَ سَھْمُ اللّٰہِ ذِی الرَّقِیْبِ۔ اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا۔

رَقِیْبٌ۔ جوئے کے تیسرے پانسے کو کہتے ہیں۔ اُس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے۔

ذِی الرَّقِیْبَۃِ۔ خیبر کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

یَرْقُبُ الْوَقْتَ۔ وقت کو تاکتا رہے۔

اَنْفَقْتُہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ۔ میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا۔

وَفِی الرِّقَابِ۔ یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے۔ اس میں بردے خرید کر آزاد کئے جائیں۔

مَنْ رَاقَبَ اللّٰہَ اَحْسَنَ عَمَلَہٗ۔ جو اللہ کا ڈر رکھتا ہوگا وہ نیک عمل کرے گا۔

مُرَاقَبَۃٌ۔ صوفیا کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

Marfat.com

یا اللہ معکم اینما کنتم یا کل من علیہا فان اور
اسی تصور میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات
اور اس کی عجائب آیات میں غور و فکر کرے۔
مِنْ صِفَاتِ اَھْلِ الدِّیْنِ قِلَّۃُ الْمُرَاقَبَۃِ لِلنِّسَاءِ
دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم
دیکھے (عورتوں سے قصداً غضِ بصر کرنا چاہیے)
وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی رِقَابِنَا۔ لوگوں کو ہمارے قتل
پر مت ابھار۔

رَقَاحَۃٌ۔ تجارت اور سوداگری۔
تَرْقِیْحٌ۔ مال کی درستی اور اصلاح۔
تَرَقُّحٌ۔ کمانا، کسب کرنا۔
حَتّٰی کَثُرَتْ وَارْتَقَحَتْ۔ یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ
سے بڑھ گئی، بہت ہو گئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل
عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:
ہِنَاکَ بِنْتُصَاحَۃٍ لَمْ نَأْتِکَ لِلرَّقَاحَۃِ۔ ہم تیرے پاس
خالص تیرے لئے آئے ہیں۔ سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے)
کَانَ اِذَا رَقَّحَ اِنْسَانًا۔ جب کسی آدمی کو شادی کے بعد
مبارکباد دیتے (بہ معنی رَفَّأَ جیسے اوپر گزر چکا۔)

رَقْدٌ یا رُقَادٌ یا رُقُوْدٌ۔ سونا یا رات کو سونا، ٹھہر جانا،
بیکار جانا، پرانا ہونا، غافل ہونا۔
اِرْقَادٌ۔ سلانا، ٹھہرانا۔
اِرْقِدَادٌ۔ جلدی کرنا۔
لَا تَشْرَبْ فِیْ رَاقُوْدٍ وَلَا جَرَّۃٍ۔ مٹھور یا گھڑے
میں پانی مت پی (یعنی اس کاسہ یا گھڑے میں جو روغن دار ہو
اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) (نہایہ میں
بیان ہوا ہے کہ:
رَاقُوْدٌ۔ ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی
روغنی مرتبان)۔
رَقْدَۃٌ۔ ایک نیند۔
رُقَدَۃٌ۔ بہت سونے والا۔
مَرْقَدٌ۔ سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں)۔
مِرْقَدِیٌّ۔ جلدباز۔
یَرْقُوْدٌ۔ بہت سونے والا۔
مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ بَعْدَ نِصْفِ
اللَّیْلِ فَلَا رَقَدَتْ عَیْنَاہُ۔ جو شخص آدھی رات کے بعد عشاء
کی نماز نہ پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے۔

رَقْرَقَۃٌ۔ ہلکے ہلکے بہنا۔
تَرَقْرُقٌ۔ حرکت کرنا۔ آنا جانا، چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں:
تَرَقْرَقَ الشَّمْسُ۔ سورج ایسا چمکا جیسے گھوم رہا ہے
اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ تَرَقْرَقُ۔ سورج نکلتے وقت ایسا
دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے، آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت
افق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حائل ہونے
سے متخیل ہوتی ہے۔ جب اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس
نہیں ہوتی)۔
رَقْرَاقٌ۔ ہر روشن اور چمکدار چیز۔
رَقْرَاقَۃٌ۔ نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی
گویا اس کے منہ سے پانی جاری ہے۔
رَقَارِقُ۔ رَقْرَاق کی جمع ہے۔
رُقْرُقَانُ السَّرَابِ۔ حرکت کرتی ہوئی سراب۔
مُتَرَقْرِقٌ۔ آمادہ و تیار۔

رَقْشٌ۔ نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا۔
تَرْقِیْشٌ۔ آراستہ کرنا، بنانا، سنوارنا۔
لَوْ ذَکَّرْتُکِ قَوْلًا تَعْرِفِیْنَہٗ نَہَشْتِنِیْ نَہْشَ
الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ۔ (ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ
سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں، جس کو تم جانتی
ہو تو تم مجھ کو اس سانپ کی طرح کاٹ لو جس کی پشت پر دھاریاں
اور چتے ہوتے ہیں اور آنکھیں جھکا کر چلتا ہے۔
رَقَاشٌ۔ سانپ، یا دھاریدار چتے والا سانپ۔

Marfat.com

اَرْقَشُ ۔ سفید اور کالے ٹپوں والا ۔

رَقْصٌ ۔ کھیلنا، ناچنا۔

رَقَّاصٌ ـــــ ناچنے والا گھڑیال کا وہ چکّر جو گھومتا ہی رہتا ہے۔

اَشْجَانًا لَهُنَّ رَقْصٌ ۔ ایسے ایسے رنجوں سے جو گردش میں رہیں گے (یعنی ایک فکر جائے گی تو دوسری آئے گی)۔

تَرْقِيصٌ ۔ نچوانا۔

يَرْقُصُوْنَ وَيَلْعَبُوْنَ ۔ ناچتے ہیں، کھیلتے ہیں۔

رُقْطَةٌ ۔ سیاہی میں سفید ٹپے یا سفیدی میں سیاہ ٹپے۔

اَرْقَطُ ۔ چت کبلا (اس کا مونث رَقْطَاءُ ہے)۔

اَتَتْكُمُ الرَّقْطَاءُ وَالْمُظْلِمَةُ ۔ تم پر ایک چت کبلے سانپ کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا یعنی دونوں طرح کے فتنے آئے، ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح خاص خاص لوگوں پر ہوا۔ دوسرے وہ فتنے جن میں سب لوگ مبتلا ہوئے)۔

وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ رُقَطًا كَانَتْ بِفَخِذَيْهَا ۔ اگر چاہوں تو میں ان (داغوں) کا شمار بیان کروں جو اس عورت کی رانوں پر تھے۔ (یہ ابوبکرہؓ نے اپنی گواہی میں کہا۔ یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر دی تھی، ان کو ایک عورت سے متہم کیا تھا)۔

قَدِ اغْفَرَ بَطْنُهَا وَادْرَقَاطَ عَوْسَجُهَا ۔ اُس کے نالے میں منافیر بھر گیا (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر ہوتا ہے) اور اس کی عوسج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہو گئی عرب کہتے ہیں:

اِرْقَطَّ اور اِرْقَاطَّ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ دونوں ہیں)۔

فَلَمَّا انْتَهَيْتَ اِلَى الرَّقْطَاءِ ۔ جب تو رقطاء کو پہنچے (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔

... جلدی چلنا، پیوند لگانا، بُرائی کرنا، نشانہ پر مارنا، کنویں ... کرنا، بجھا دینا۔

رَقَاعَةٌ ۔ حماقت، بیوقوفی۔

تَرْقِيعٌ ۔ پیوند لگانا۔

اِرْقَاعٌ ۔ پیوند لگانے کا وقت آجانا۔

لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ اَرْقِعَةٍ ۔ (آں حضرتؐ نے سعد بن معاذ رضؓ سے فرمایا، جب انھوں نے بنی قریظہ کے باب میں اپنا فیصلہ سنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا۔

اَرْقِعَةٌ ـــ جمع ہے رَقِيْعٌ کی بمعنی آسمان (بعض نے کہا رَقِيْعٌ آسمانِ اوّل کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا)۔

يَجِيْءُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ ۔ تم میں کوئی قیامت کے دن اِس طرح سے آئے گا کہ اُس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اُڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے اُن پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے، جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے۔ کرمانی نے کہا:

رِقَاعٌ سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مُراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں، درِاصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے۔ بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مُراد ہیں جو غنیمت کے مال میں سے اُس نے چُرا لئے تھے)۔

رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَةٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے شطرنج کا رُقعہ اس کی تختی، جس پر مُہرے رکھے جاتے ہیں۔

غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ ۔ یہ غزوہ ۴ھ میں غطفانیوں سے ہوا۔ کہتے ہیں اِس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جُوتے نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں چھید ہو گئے اِس وجہ سے اُن پر چیتھڑے لپیٹ لئے، یہی وجہ ہے کہ اِس غزوہ کا نام "ذاتِ الرقاع" مشہور گیا۔ بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے۔ بعض نے کہا، ایک درخت کا۔ بعض نے کہا اِس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے

Marfat.com

بھنڈوں پر جھنڈے لگاتے تھے)۔

اَلْمُؤْمِنُ وَاہٍ رَاقِعٌ۔ مسلمان (گناہ کرکے) اپنا دین کمزور کرلیتا ہے (وہ شکستہ ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کرکے) اس میں پیوند لگاتا ہے (یا بہ دیگر ندامت و استغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)۔

کَانَ یَلْقَمُ بِیَدٍ وَّیَرْفَعُ بِالْاُخْرٰی۔ معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تاکہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے، پھر اس گرے ہوئے کو بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَکْتَافِ۔ پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانہ قدیم میں، شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ۔ کسی کپڑے کو پرانا سمجھ مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگا کر بھی وہ اس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہو کر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آں حضرتؐ نے بھی پیوند لگایا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے۔ اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَا تَسْتَخْلِفِیْ آیا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کرلے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہو کر شکستہ ہو جائے، تب اس کو ناقابلِ استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَقَّعْتُ مِدْرَعَتِیْ۔ میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اِسْتِخَارَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ۔ کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو امامیہ میں رائج ہے)

رَقِیْعٌ۔ نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّةٌ۔ پتلا ہونا، ناتوان ہونا، محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ۔ غلامی

تَرْقِیْقٌ۔ پتلا کرنا؛ آراستہ کرنا۔

اِسْتِرْقَاقٌ۔ غلام بنانا۔

یُؤَدِّی الْمُکَاتَبُ بِقَدْرِ مَارَقَّ مِنْهُ دِیَةَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا اَدّٰی دِیَةَ الْحُرِّ۔ مکاتب جب سے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو، اس کی دیت اتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی سی دیت ہوگی۔

رَقِیْقٌ۔ غلام یا لونڈی (نہایہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم پہنچائے یا قتل کرے، تو اس کی دیت بقدر حصۂ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصۂ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے۔ مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اس کے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درم آزاد کی نصف دیت اس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابتہ نصف قیمت، اس کے مالک کو دے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے سنن میں ابن عباس سے نکالا۔ اور نخعی کا مذہب یہی ہے اور حضرت علی رضؓ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے لیکن دوسرے سب فقہاء یہ کہتے ہیں کہ، مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اس پر باقی ہے، غلام سمجھا جائے گا)۔

اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِکُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِکُمْ (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر بعض ان غلاموں کو بھی حق ہے، جن کے تم مالک ہو (مراد وہ تین غلام ہیں بنی غفار کے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح ان کو بھی ہر سال تین ہزار درم کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں ان کا

Marfat.com

کبھی بعض کا لفظ کل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔
مَا اَکَلَ مُرَقَّقًا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی۔ آں حضرت نے میدہ کی چپاتی (پتلی باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر۔ اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی منہ سے پھونک کر موٹا موٹا بھوسا اُڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور رَوے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں۔ ارے بیوقوف اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے گیہوں اور جو کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا، یہ بھوسا بھی سیکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اور آٹے کے مُضرِ صحت اثرات کو دفع کرتا ہے۔ میدہ اور رَوہ قابض اور ثقیل، دیر ہضم اور مسدد ہے، میدہ کھانے والے اکثر قولنج، بدہضمی اور نفخ کے امراض میں مُبتلا ہوتے ہیں۔ بواسیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے)۔
مَا خُبِزَ لَنَا مُرَقَّقٌ۔ ہمارے لئے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی۔
رُقَاقٌ۔ جمع ہے۔ یعنی پتلی چپاتیاں (مانڈے)
وَتُخَفِّفُهَا بُطْنَانُ الرِّقَاقِ۔ اس کو نرم اور کشادہ زمین کے شکم میں لے جاتے ہیں۔
کَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِيْنَةِ يَشْتَرُوْنَ الرِّقَّ فَيَأْكُلُوْنَهٗ مدینہ کے فقہا (عام لوگ)، بڑا کچھوا خریدتے، اس کو کھاتے (کیونکہ کچھوا دریائی جانور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ اکثر علما، اور اہلِ حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلادلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)۔
اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِيْقٌ۔ بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیڑ کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ۔ ابوبکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)۔
اَهْلُ الْيَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا۔ یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نصیحت جلد قبول کر لیتے ہیں، قبولِ حق کی استعداد اُن میں موجود ہے، بات کا اثر لیتے ہیں)۔
كَبُرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ۔ میری عمر زیادہ ہو گئی، اور میری ہڈی کمزور ہو گئی (یہ حضرت عثمانؓ یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔
ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ بِشِمَالِهٖ۔ پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا۔
مَرَاقُّ۔ جمع ہے مَرَقٌّ کی۔ پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے۔
فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ۔ ہنسلی سے لیکر پیٹ کے نیچے کے حصوں تک چیر ڈالا۔
اِطَّلٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْمَرَاقَّ وَلِيَ هُوَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ نورہ لگایا (بال اُڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا، تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (سترِ عورت کے خیال سے)۔
اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهٗ (ایک شخص نے عامر شعبی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے۔ اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسن طلب ہے) اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی۔
اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ۔ (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جا کر کہیں مہمان اُترا، لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا، اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیونکر چلوں گا۔ اس کا مطلب حُسنِ طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں، وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ اُس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص در پردہ بات کہنے کے لئے ذو معنی جملہ استعمال کرے۔ اوپر کے جملہ میں شعبی کا مطلب یہ تھا کہ تو بظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خوشدامن

Marfat.com

کا بوسہ لیا اور درحقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خوشدامن سے جماع کیا۔ حنفیہ بھی اِس مسئلہ میں شعبی کے ساتھ متفق ہیں۔ مگر اہلِ حدیث اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں حرام کاری سے، حلال حرام نہیں ہوسکتا۔ مگر اُن پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کی اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، تو کیا زانی اس لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔ حالانکہ اہلِ حدیث کے اصول کے موافق اس سے نکاح جائز ہونا چاہیے۔ اگر یہ کہیں کہ وہ حرّمت علیکم بناتکم کی روسے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا ہو وہ ابن اور بنت نہیں ہوسکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں ہوتی، نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے۔)

وَكَانَ رَحِيمًا رَقِيقًا۔ وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے کہا رَقِيقٌ بہ معنے ضعیف۔ یعنی هَيِّن لَيِّن۔ جدھر کوئی لیجائے اُدھر چلے جائیں۔)

وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ ایک فتنہ ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا۔ بعض نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کردے گا۔ کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے ملتا جلتا ہوگا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دَورہ کرے گا۔ خود جائے گا اُس کو لے کر آئے گا۔ بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے لئے محرک ہوگا۔ ایک روایت میں فَيُرْفِقُ ہے یعنی ایک فساد دوسرے فساد کا رفیق بنے گا۔ ایک میں فَيَدْفِقُ ہے یعنی ایک فساد دوسرے فساد کو دھکیل دے گا)۔

فَذَكَّرَنَا فَرَقَّقَنَا۔ آپ نے ہم کو خطاب کرکے ہمارے قلوب کو رقّت سے نرم کر دیا

فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً۔ (حضورؐ کے پاس جب حضرت زینبؓ نے بطور فدیہ جو ہار اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑانے کے لئے بھیجا تھا، اس کو دیکھ کر سخت رقّت طاری ہوئی (آپ کو حضرت خدیجہ رضؓ کا زمانہ یاد آگیا۔ کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو اُن ہی کا دیا ہوا تھا۔ دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت ملال ہوا اور آپؐ نے ابو العاص کو اس ہار سمیت حضرت زینب کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرالیا کہ وہ مکہ جاکر حضرت زینبؓ کو آپؐ کے پاس روانہ کر دیں)۔

وَبَلَغَنَا أَنَّهُ جَاءَ رَقِيقٌ۔ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام لونڈی آئے ہیں (رقیق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے)۔

وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ۔ وہ باریک کپڑے پہنے تھے (شاید وہ ریشمی ہوں گے، جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے۔ مگر پرہیزگاری اور دینداری کے خلاف ہے۔ مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا چاہیے اور فسق کی نسبت تغلیظ اور تشدّد کے طور پر ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے زنانہ وضع اور روش اختیار کی ہے۔ باریک ململ اور جالیاں پہنتے ہیں اور اپنی اِس وضع پر ناز کرتے ہیں۔ ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب ہندوستانیوں کو ململ اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا یہ عجب بے وقوف قوم ہے، ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اسی غرض سے ہم ان کپڑوں کو ہندوستان کے لئے برآمد کرتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری میں عورتوں سے کم نہیں ہیں، مردانہ کپڑے زین، ٹوئیٹ اور سرج وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں ضرورت ہے کہ ان کی اِس بد ذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ۔ یہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرمی کرتی ہیں رقّت دلاتی ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت)۔

أَرَقَّ أَرْبَعَةً۔ چار کو غلام رکھا۔

وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ۔ ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی

Marfat.com

كُتِبَ لَهُ فِي رَقٍّ ۔ ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے لئے لکھ لیا جائے گا۔

سَجَدَتْ لَكَ تَعَبُّدًا وَرِقًّا ۔ میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی کا سجدہ کیا (یعنی سجدۂ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے اگر پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدۂ عبادت کرے تو کافر اور مشرک ہو جائے گا۔ اور سجدۂ تحیت گو اگلی امتوں میں بادشاہوں اور سرداروں کے لئے جائز تھا۔ مگر ہماری شریعت میں وہ بھی حرام ہوا)۔

مَنْ رَقَّ وَجْهُهُ رَقَّ عِلْمُهُ ۔ جو شخص بہت شرم کرے گا اس کا علم کم ہوگا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیے۔ جو بات معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بلا تکلف پوچھے، خواہ وہ عمر، دولت اور مرتبہ میں کتنا ہی فروتر کیوں نہ ہو)۔

لَيْسَ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ ۔ غلام لونڈیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے (خواہ وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے۔ اسی طرح گھوڑوں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے لئے اسی طرح موتی، مونگا، جواہر اور زیورات وغیرہ مال واسباب میں یہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ اُن ہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آں حضرتؐ نے زکوٰۃ لی، اور وہ اونٹ، گائے، بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے کسی قسم کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں، زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن اکثر فقہا اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں سوداگری کے کل مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ البتہ سواری کے گھوڑے اور خدمت کے لونڈی غلاموں اور گھر کی احتیاج اشیاء میں زکوٰۃ اُن کے نزدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے)۔

رَقٌّ ۔ نر کچھوا ۔ اس کی جمع رُقُوقٌ ہے۔

أَتَتْهُمُ الْأَزْدُ أَرَقُّهَا قُلُوبًا ۔ ازد قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔

فَرَقَّ لَهُمْ ۔ اُن پر شفقت کی

وَارْزُقْنَا فِيهِ الرِّقَّةَ وَالنِّيَّةَ الصَّادِقَةَ يَا اللهُ رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کر دے (ہم اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئیں۔ تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی نیت عطا فرما جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔

رَقَّةٌ ۔ بغداد میں ایک مقام کا نام ہے۔

تَرْقِيقُ الْكَلَامِ ۔ کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔

رَقْلٌ ۔ کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے۔ بعض نے کہا رَقْلٌ اسم جنس ہے)

وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةً ۔ کوئی ان کا کھجور کا لمبا درخت نہیں کاٹے۔

خَرَجَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ الرَّقْلُ فِي يَدِهِ حَرْبَةٌ ۔ ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل القامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لمبا درخت ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔

لَيْسَ الصَّقْرُ فِي رُؤُسِ الرَّقْلِ الرَّاسِخَاتِ فِي الْوَحْلِ ۔ کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو کیچڑ میں گڑے ہوئے ہیں۔

أَرْقَلَتِ النَّاقَةُ إِرْقَالًا ۔ اونٹنی دوڑی (ارقال ایک قسم کی دوڑ ہے جو خبب سے تیز ہے)۔

إِرْقَالٌ وَتَبْغِيلٌ ۔ دوڑنا اور خچر کی چال چلنا۔

كَانَ يُرْقِلُ بِهَا إِرْقَالًا ۔ مِرْقَال (جو ہاشم بن عتبہ زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔

نَاقَةٌ مِرْقَالٌ ۔ دوڑنے والی اونٹنی۔

رَقْمٌ ۔ لکھنا، بیان کرنا، نشان کرنا، لکیر کرنا، قیمت کا اندازہ لگانا۔

تَرْقِيمٌ ۔ لکھنا۔

رَقِمٌ ۔ آفت۔

رَقْمَةٌ ۔ چمن، کیاری۔

رَقْمٌ ۔ ہندسہ، بہت سا مال، نقش و نگار۔

وَجَدَ عَلَى بَابِ فَاطِمَةَ سِتْرًا مُوَشًّى فَقَالَ مَا أَنَا

Marfat.com

وَالدُّنْيَا وَالرَّقْمُ. حضرت فاطمہ رضہ کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اس پر بیل بوٹے بنے تھے) فرمایا دنیا سے اور نقش ونگار سے کیا لگاؤ؟

كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الصُّفُوفِ حَتَّى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ أَوِ الرَّقِيْمِ. آں حضرتؐ صفوں کو تیر کی طرح، یا کتاب کی سطروں کی طرح برابر اور سیدھا کرتے۔

رَقِيْمٌ. بمعنی مرقوم (یعنی مکتوب۔ مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے اسی طرح آپؐ صفوں کو برابر کرتے)۔

مَا أَدْرِي مَا الرَّقِيْمُ كِتَابٌ أَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں جو یہ آیا ہے کہ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا "رقیم" کے کیا معنی ہیں، وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (صحیفہ میں ہے کہ رقیم اُن کے پہاڑ یا گتے یا وادی یا گاؤں کا نام تھا۔ یا "رقیم" سے وہ تختی مراد ہے، جس میں اصحاب کہف کے نام لکھے تھے اور اُن کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے بعض نے کہا ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقْفٌ سَائِرٌ وَرَقِيْمٌ مَائِرٌ. آسمان کیا ہے ایک چھت ہے چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے والا (نقش ونگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا أَنْتُمْ فِي الْأُمَمِ إِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ. تمہارا شمار دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ (اس کا تثنیہ رَقْمَتَانِ ہر جانور میں دو رقمے ہوتے ہیں) (مجمع البحرین میں ہے کہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقْمَةً مِنْ جَبَلٍ. آں حضرت صلعم پہاڑ کی ایک وادی کی جانب چڑھے رَقْمَةٌ (بعض نے کہا کہ) رقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

هُوَ إِذًا كَالْأَرْقَمِ. وہ تو اس وقت اُس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش ونگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کبلے سانپ کی طرح)۔

إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ. مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو مجسم نہیں ہوتی۔ اس سے فوٹوگراف کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے۔) (مجمع البحار میں ہے، جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ کی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو مجسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہو جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف منجر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں دھلوا دیں۔ اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ مجسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی۔ بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے۔ اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں، جن کو مشرک مقدس سمجھ کر اُن کی پوجا کرتے ہیں، ہرگز رکھنا جائز نہیں۔ خواہ عکسی ہوں یا مجسم۔ لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو، مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو ان کی گرفتاری کے لئے اتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا محض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا۔ اگرچہ احتیاط اور تقویٰ اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے۔ خواہ سطحی ہوں یا مجسم۔ البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی، تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے۔ اور مجسم مورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں)۔

مَثَلُ الْأَرْقَمِ إِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ وَإِنْ يُقْتَلْ يَنْقَمْ. اس کی مثال چت کبلے یا پھولدار سانپ کی طرح ہے

Marfat.com

میں کلمۂ شرک نہ ہو۔ اور جو منتر ایسی زبان میں ہو کہ جس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے وہ بھی منع ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ شاید اس میں شرک کا مضمون ہو اب یہ جو حدیث ہے کہ،
لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ یعنی منتر دو ہی باتوں کے لئے ہوتا ہے، نظر لگنے میں یا سانپ بچھو کے ڈنک میں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور آفتوں میں منتر نا جائز ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دو آفتوں میں منتر بہت مفید ہوتا ہے، اور آں حضرتؐ نے اپنے کئی اصحاب کو منتر کرانے کا حکم دیا اور کئی آدمیوں کی نسبت سُنا کہ وہ منتر کرتے ہیں تو منع نہیں فرمایا رہی یہ حدیث کہ بہشت میں بے حساب جانے والے وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، تو اس سے منتر کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی بلکہ اس حدیث میں خاص الخاص بندوں کا ذکر ہے یعنی اولیاء اللہ کا، جن کو پورا بھروسہ اپنے پروردگار پر رہتا ہے وہ دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کچھ نہیں کرتے بلکہ تکلیف اور مصیبت کو بھی رضاء محبوب خیال کرکے اس پر خوش رہتے ہیں یہ درجہ عام مسلمانوں کا نہیں ہے، نہ ہم ایسے لوگوں کا اور عوام کا دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کرنا سب درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ اپنا سارا مال لے آئے اور آں حضرتؐ کے سامنے رکھ دیا کہ اللہ کی راہ میں صرف کریں، آپؐ نے دریافت فرمایا کہ بال بچوں کو کس پر چھوڑا؟ حضرت صدیق رضؓ نے عرض کیا، اللہ پر۔ آپ نے ان کی اس قربانی اور ایثار کو نامناسب نہ سمجھا اُن کا مالی تعاون قبول فرمایا۔ برخلاف اس کے ایک دوسرا شخص کبوتر کے انڈے برابر سونا لایا اور کہنے لگا بس میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، آپؐ نے وہی انڈا ایسے زور سے اس شخص کے مارا کہ اگر اس کو لگتا تو وہ زخمی ہوتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لئے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور اوامر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقاً ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنہوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراط و تفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہلِ حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہلِ توکل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو)۔

فَرَقَيْتُ بِاُمِّ الْكِتٰبِ۔ میں نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

اِنِّيْ لَاَرْقِيْ۔ میں منتر کرتا ہوں۔

مَا يُعْطٰى فِي الرُّقْيَةِ۔ منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے، اس کا بیان۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ۔ وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں (بدفالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے بُرا شگون لینا۔)

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ۔ منتر تین باتوں ہی کے لئے ہوتا ہے، بدنظری یا ڈنک مارنے یا نکسیر پھوٹنے کیلئے

رُقٰی۔ جمع ہے "رُقْيَة"

كَانَ يُرْقٰى بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّنْزَلَ عَلَيْهِ۔ آں حضرتؐ پر بدنظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزولِ وحی سے پہلے۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ نے آں حضرتؐ پر منتر کیا۔ (یعنی قرآن کی آیتیں اور دُعائیں پڑھ کر، ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اہلِ کتاب کے منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیق رضؓ نے اس کو

Marfat.com

جائز رکھا اور امام مالکؒ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اِس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے۔ میں کہتا ہوں لیکن مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک اور کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔)

لَقَدْ رَقِيتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ۔ میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا۔

فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ۔ پھر منبر پر چڑھ گئے۔

حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ۔ اوپر چڑھ کر کتے کو پانی پلایا۔

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا۔ بلال اور عبد اللہ ابن ام مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا بلکہ اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوع فجر سے ذرا پیشتر اذان دیدیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے، جو سو رہا ہو وہ جاگے اور نماز کی طیاری کرے اور اذان کے بعد وہیں ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اُتر آتے اور عبد اللہ ابن ام مکتوم کو جو اندھے تھے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی۔ وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھ کر اذان دیتے۔ اِس حدیث سے فجر کے لئے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے)

فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ۔ میں چڑھا یہاں تک کہ اُس کی بلندی پر پہنچ گیا۔

وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقُوْنَ فِيهِ (یعنی شیطان فرشتوں کی باتیں چرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں (ایک بات اگر کبھی سن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں)۔

كُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ۔ میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا۔

اِقْرَأْ وَارْتَقِ فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ۔ (حافظ قرآن سے کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت) پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا (بہشت کی سیڑھیاں شمار میں اتنی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ اخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے ——— پھر جو قرآن کی ساری آیتیں[1] پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے اخیر آیت پر مقام کرے گا)۔

لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ حُمَةٍ۔ منتر بخار ہی کے لئے ہے (یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں، کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دکھ کے لئے کرنا جائز ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ۔ میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِي رُقْيَةً مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دور کرنے کا منتر عطا فرما۔

رَقَى النَّبِيُّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا۔ آں حضرتؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا۔

رَقِيَ (يَرْقَى)۔ بند ہوا خون یا آنسو۔

مَا لَا يَرْقَى مِنَ الدَّمِ۔ جو خون بند نہ ہو ہمیشہ بہتا رہے۔

رُقَيَّةُ۔ آں حضرتؐ کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ سے منسوب تھیں۔ اسی طرح حضرت ام کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمان رضہ سے منسوب ہوئیں اور امامیہ کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی ربیبہ تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں۔ تمام اہل سیر اور تواریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمانؓ سے جلتے ہیں اس جلن سے ان دونوں

[1] یعنی چھ ہزار دو سو چھپیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ماجزادوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے۔ معاذ اللہ۔

لَا تَسُبُّوا الْإِبِلَ فَإِنَّهَا رَقُوءُ الدَّمِ۔ اونٹ کو برا نہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)۔

باب الراء مع الکاف

رَکْبٌ۔ گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا، اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔

رَکَبٌ۔ گھٹنا بڑا ہونا۔

رُکُوبٌ۔ سوار ہونا، مرتکب ہونا۔

تَرْکِیبٌ۔ سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا، دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا، تلے اوپر رکھنا۔

اِرْتِکَابٌ۔ کوئی کام کر بیٹھنا۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الرُّکُبَ اَسِنَّتَهَا جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو، چرنے دو۔ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو تیز چلاؤ، اور ان کو چرنے نہ دو)۔

رُکُبٌ جمع ہے رِکَابٌ کی۔ یعنی سواری کے اونٹ۔ بعض نے کہا رَکُوبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے۔

اَبْغِنِی نَاقَةً حَلْبَانَةً رَکْبَانَةً۔ میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈھ جو دودھیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو۔

سَیَاْتِیْکُمْ رُکَیْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُوْکُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ۔ تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھوگے (کیونکہ وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو مرحبا کہو (خوشی اور خاطر داری سے ان کے ساتھ پیش آؤ)۔

رُکَیْبٌ تصغیر ہے رَکْبٌ کی جو اسم جمع ہے۔ اگر رَکْبٌ رَاکِبٌ کی جمع ہوتی جیسا بعضوں نے کہا ہے تو تصغیر میں رُوَیْکِبُوْنَ آتا۔ —— لَا تَرْکَبُوا الْبَحْرَ۔ سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)۔

لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے گویا وہ سوار ہے (پیادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشِّرْ رَکِیْبَ السُّعَاةِ بِقِطْعٍ مِّنْ جَهَنَّمَ مِثْلِ قُوْرِ حِسْمٰی۔ جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں کرے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انہوں نے زیادہ وصول کر لیا یا ظلم کیا) اس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے، جو حسمی کے پہاڑ برابر ہوگا۔ (حسمی ایک شہر کا نام ہے بعض نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے، ان سے لوگوں پر ظلم کرائے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو، تو اس کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نُتِجَ رَجُلٌ مُهْرًا لَهُ لَمْ یَرْکَبْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ اگر کسی شخص کا بچھیرا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے لائق ہونے سے پیشتر قیامت آجائے گی (راوی عرب کہتے ہیں کہ)۔

اَرْکَبَ الْمُهْرُ۔ بچھیرا اب سواری کے قابل ہوگیا۔

اِنَّمَا تَهْلِکُوْنَ اِذَا صِرْتُمْ تَمْشُوْنَ الرَّکَبَاتِ کَاَنَّکُمْ یَعَاقِیْبُ حَجَلٍ۔ تم اس وقت تباہ ہوگے جب سر اٹھائے ہوئے بےفکری سے اس طرح چلوگے جس طرح چکور چلتا ہے (چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور مادہ کے ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ مطلب

Marfat.com

یہ ہے کہ تم میں تقلید اور باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی ایسا زور کرے گی کہ اندھا دھند اس کی پیروی کرو گے اور غور و فکر چھوڑ دو گے اُن خس و خاشاک کی طرح، جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا کہیں سے کہیں لا ڈالتا ہے، لوگ جو طرزِ زندگی اختیار کریں گے وہی تم بھی اختیار کر لو گے اور قرآن و حدیث سے اصولِ زندگی کا اخذ کرنا چھوڑ دو گے۔)

فَاِذَا عُمَرُ قَدْ رَكِبَنِيْ۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ مجھ پر سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔

ثُمَّ رَكِبْتُ اَنْفَهٗ بِرُكْبَتِيْ۔ پھر میں نے گھٹنا اس کی ناک پر مارا (گھٹنے سے اس کی ناک پر ضرب لگائی)

اَمَا تَعْرِفُ الْاَزْدَ وَرُكَبَهَا اِتَّقِ الْاَزْدَ لَا يَاْخُذُوْكَ فَيَرْكُبُوْكَ۔ کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچا رہ ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے مارنا بہت مروج تھا)۔

اِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِيْ صُفْرَةَ دَعَا بِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَجَعَلَ يَرْكُبُهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اَعْفِنِيْ مِنْ اُمِّ كَيْسَانَ۔ مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو (ام کیسان ازد کی لغت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رَكُوْبَةَ۔ رکوبہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آں حضرتؐ ادھر تشریف لے گئے تھے)۔

لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشَرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ (حضرت عمرؓ نے کہا رکبہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے رُکبہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں، اس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور ان دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

اُدْخُلْ رِكَابَكَ۔ اپنی سواری کے اونٹوں میں چلا جا۔ رِكَابٌ کا مفرد راحلہ ہے۔

جَعَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آں حضرتؐ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔

رُكُوْبٌ۔ بہ ضمہ را راکب کی جمع ہے اور بہ فتحہ را بہ معنی سواری کا جانور۔

وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔ ارے تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔ (یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لئے مکہ کو جا رہی تھی امام احمد اور اہلِ حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف نہیں، سواری کے لئے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور تکلیف اٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے وقت اس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَّلَا نِيْرَانٍ۔ اپنی عورت کے پاس جانا بغیر سواری اور بغیر آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے صحبت کرنے کے لئے ایک روایت میں بِغَيْرِ رُكُوْبٍ ہے یعنی بغیر سواروں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر دھوم دھام کے چھپاتے جانا)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اُن عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

كُنَّا فِيْ رَكَبَةٍ ہم چند شتر سواروں میں تھے۔

رَكَبَةٌ شتر سواروں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ۔ بنجاروں سے مل کر (جو باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے، اور جب بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اس وقت خرید و فروخت کرنی چاہیے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے

Marfat.com

بجائے گاؤں یا دلالوں کا دیہات میں جاکر سودا کرنے میں عوام اور بنجاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔

صَلُّوْا رِجَالاً وَّرُکْبَانًا ۔ لوگوں نے پیدل اور سواری پر سوار رہ کر نماز پڑھی۔

وَاَرْبَعَۃٌ رَکَائِبُ ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔

رَکَائِب ۔ رَکُوْبَۃٌ کی جمع ہے۔

لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَّحْدَہٗ ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح طرح کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے، جماعت فوت ہوتی ہے)۔

مَسْجِدُ السَّہْلَۃِ فِیْہِ مَنَاخُ الرَّاکِبِ ۔ سہلہ کی مسجد (جو کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے (سوار سے مُراد حضرت خضرؑ ہیں)۔

اِذَا وَضَعْتَ رِجْلَکَ فِی الرِّکَابِ ۔ جب تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھے (یعنی زین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)۔

اِنْ کُنْتُمْ اَثْخَنْتُمْ فِی الْقَوْمِ وَاِلَّا فَارْکَبُوْا اَکْتَافَھُمْ ۔ اگر تم اُن کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ گیا) تو خیر ورنہ ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی شکیں کسو)

وَکَانَ عِنْدَ رَکَائِبِہٖ یُلْقِمُھَا خَبَطًا ۔ حضرت علیؓ اپنی سواری کے اونٹوں کے پاس تھے اُن کو پتے کھلا رہے تھے۔

لَیْسَ عَلٰی رَکَبِہَا شَعْرٌ ۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں

یَوْمُ الْمَرْکَبِ ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔

رَکْحٌ

- اعتماد کرنا، ٹیکا دینا۔

رُکُوْحٌ ۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔

اِرْتِکَاحٌ ۔ ٹیکا لگانا، لاچار کرنا۔

لَا شُفْعَۃَ فِیْ فِنَاءٍ وَّلَا طَرِیْقٍ وَّلَا رُکْحٍ ۔ میدان اور رستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کونا ہوتا ہے اس میں شفعہ نہیں ہے۔

رُکْحٌ ۔ رخیط میں ہے کہ ، رُکْحٌ پہاڑ کا کونا اور گھر کا صحن اور پایہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اَھْلُ الرُّکْحِ اَحَقُّ بِرُکْحِھِمْ ۔ گھر کے کونہ والے اپنے کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَجْعَلَ لَکَ عِلَّۃً تَرْکَحُ اِلَیْھَا (حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاص سے کہا) میں یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک خرخشہ میں پھنسا دوں، تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب کہتے ہیں کہ :)۔

رَکَحْتُ اِلَیْہِ اور اَرْکَحْتُ اور اِرْتَکَحْتُ ۔ یعنی میں نے اُس پر تکیہ کیا، اُدھر مائل ہوا، ادھر رُجوع کیا۔

رُکُوْدٌ

- جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔

نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ ۔ (آنحضرتؐ نے) تھمے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

فِیْ رُکُوْعِھَا وَسُجُوْدِھَا وَرُکُوْدِھَا ۔ نماز کے رکوع اور سجدے اور وقفہ میں (وقفہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

اَرْکُدُ بِھِمْ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ میں چار رکعتی نماز میں) پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آں حضرتؐ کا طریق تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا بھی اچھی طرح نہیں آتا)۔

فَاَرْکُدُ ھُمْ وَاُخِفُّ ۔ میں اُن کے لئے نماز کو لمبا کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں اَحْذِفُ ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں :)۔

رَکَدَ الْمَاءُ وَالرِّیْحُ ۔ پانی تھم گیا ہوا تھم گئی۔

رَکَدَ الْمِیْزَانُ ۔ ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف وزن برابر ہوا)۔

Marfat.com

رَكْزٌ۔ گاڑنا، پیدا کرنا، جمانا، پھڑکنا۔
تَرْكِيزٌ۔ گاڑنا۔
اِرْكَازٌ۔ خزانہ یا کان ہونا۔
اِرْتِكَازٌ۔ پھڑکنا، جمانا، ٹیکا لگانا۔
وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائیگا
(رکاز اہلِ حجاز کی اصطلاح میں اُن خزانوں کو کہتے ہیں، جو
زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ ملیں۔ اور اہلِ عراق اِس لفظ کو
کان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اہلِ عرب کہتے ہیں :۔
اَرْكَزَ الرَّجُلُ۔ جب اُس نے رکاز پائی ایک روایت
میں فِي الرَّكَائِزِ ہے یہ جمع ہے رَكِيزَةٌ یا رِكَازَةٌ کی۔)
اِنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِكْزَةً عَلٰى عَهْدِهٖ فَاَخَذَهَا مِنْهُ
(ایک غلام نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا
پایا، آپ نے اُس سے لے لیا اور بیت المال میں داخل کردیا)
هُوَ رِكْزُ النَّاسِ (ابن عباسؓ نے قسورہ کی تفسیر میں
کہا) وہ لوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہوکر پہنچے۔
بعض نے کہا "قسورہ" تیر اندازوں کی جماعت)۔
يَرْكُزُ بِعُوْدٍ۔ آپ ایک لکڑی کو زمین میں ٹھونس رہے
تھے (تاکہ جم جائے)۔
يَرْكُزُ الْعَنَزَةَ۔ برچھی گاڑ رہے تھے۔
سُئِلَ مَا الرِّكَازُ فَقَالَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ
الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَهٗ۔ آنحضرتؐ
سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے
زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا
مَرْكَزٌ۔ دائرہ کا بیچ کا نقطہ، وطن، اصلی ٹھکانا۔
مَرْكَزُ الرَّجُلِ۔ زین رکھنے کا مقام۔
اَلْوَثِيْمَةُ فِي الرِّكَازِ۔ یعنی قدوم الرجل من مکۃ کذا فی
مجمع البحرین۔
رَكْسٌ۔ اونٹ کو اُلٹ دینا۔
رِكَاسٌ۔ رسّی سے باندھنا۔

اِرْكَاسٌ۔ چھاتی اُبھرنا، اوندھا دینا، لوٹا دینا۔
اُتِيَ بِرَوْثٍ فَقَالَ اِنَّهٗ رِكْسٌ۔ آں حضرتؐ کے پاس
استنجا کے لئے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خچر یا گدھے کا گوہ)
آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہلِ عرب کہتے ہیں :۔
رَكَسْتُ الشَّيْءَ وَاَرْكَسْتُهٗ۔ میں نے اُس کو پھیر دیا
لوٹا دیا، اُلٹ دیا)
اَللّٰهُمَّ ارْكُسْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا۔ یا اللہ ان کو
بلا اور فتنے میں خوب لوٹا دے (اُس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)
اَلْفِتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَاثِيْمِ الْعَرَبِ
فساد عربوں کے جڑوں میں ہجوم کرے گا (ان کے رئیسوں
میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا کبھی امن
چین نہ ہوگا)۔
اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ دِيْنٍ يُقَالُ لَهُمُ الرَّكُوْسِيَّةُ۔ تو اس
دین کا (ایک فرد) ہے جس کو رکوسیہ کہتے ہیں۔ (وہ نصاریٰ اور
صابئین کے درمیان ایک دین ہے)۔
رَكَاسَةٌ اور رِكَاسَةٌ۔ جو رسّی زمین میں گھسیڑ دی جائے
جیسے اخیّۃ ہے۔
رَكْضٌ۔ پاؤں ہلانا، لات مارنا، دفع کرنا، بھاگنا، دوڑنا۔
مُرَاكَضَةٌ۔ گھوڑ دوڑ۔
اِرْتِكَاضٌ۔ حرکت کرنا۔ اضطراب کرنا۔
اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ یہ تو شیطان کی ایک
لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے
عورت کو نقصان پہنچانے کا موقع حاصل کرلیا۔ اب اس کو نماز
روزے وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کیونکہ استحاضہ
اور حیض دونوں میں التباس ہوجاتا ہے)۔
اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنُ اَشَدُّ ارْتِكَاضًا عَلَى الذَّنْبِ
مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِيْنَ يُغْدَفُ بِهٖ۔ ایماندار آدمی کو

۱؎ رِکاس وہ رسّی جو اونٹ کی نکیل سے لے کر اس کے پہونچوں تک
باندھ دی جاتی ہے، اس کا سر معلّق رہ جاتا ہے۔ ۱۲

Marfat.com

گنا ہ ایسی بے چینی ہوتی ہے، جتنی بے چینی چڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھڑکتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو گھبراتا رہتا ہے رونا پیٹتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے)۔

اِنَّا لَمَّا دَفَنَّا الْوَلِيْدَ رَكَضَ فِيْ لَحْدِهٖ۔ جب ہم نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے۔ یہ عمر بن عبد العزیزؒ نے کہا جو ولید کے چچا زاد بھائی تھے اور ولید کی تجہیز و تکفین انھوں ہی نے کی تھی)۔

فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا فَرَكَضَتْنِيْ۔ میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ۔ یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا جیسے مرتے وقت ہوتا ہے)۔

رَكَضَ۔ گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اَرْكَضَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی کا بچہ اس کے پیٹ میں ہلا۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَانِدٌ اَوْ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع و ضرر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر بری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے فرمایا "وما اصابك من سيئة فمن نفسك" اور یہ محاورہ قرآن و حدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے "وما انسانيه الا الشيطان" اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بیوقوف ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے "انبت الربيع البقل" اور ایک کافر نیچری بھی کہتا ہے۔ مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ربیع کو سبب سمجھ کر اس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے۔ برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے

رَكْعَةٌ۔ ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں۔

رُكُوْعٌ۔ نماز پڑھنا، کبڑا ہو جانا۔

نَهَانِيْ عَنْ اَقْرَاءٍ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ۔ رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہئے۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ۔ پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھا دی گئی، ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہو گئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا۔ دو نمازوں کو آں حضرتؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ۔ مغرب اور عشا کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد دوگانہ پڑھتے تھے۔

وَهُمْ رُكُوْعٌ۔ وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُكُوْعٌ۔ رَاكِعٌ کی جمع ہے۔

رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)۔

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (مگر سورۂ فاتحہ فوت ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)۔

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ جس نے

Marfat.com

کو (جن کو دشمن کے روکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبرگیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ اَصَابَهُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ رَكٌّ مِّنْ مَطَرٍ۔ مسلمانوں پر جنگِ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی۔

رَكٌّ۔ پھوار (اس کی جمع رِكَاكٌ ہے)۔

رَكْلٌ۔ ایک پاؤں سے مارنا، ایڑ لگانا۔

رَكْلٌ۔ گندنا۔

فَرَكَلَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ اس کو لات ماری۔

اِنَّهٗ كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ لَاَرْكُلَنَّكَ رَكْلَةً۔ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا، میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا۔

قَضٰى فِيْ اِمْرَأَةٍ رَكَلَهَا زَوْجُهَا۔ ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے شوہر نے لات ماری تھی۔

تَرَكَّلَ۔ پاؤں سے مارا۔

رَكْمٌ۔ جمع کرنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا۔

حَتّٰى رَاَيْتُ رُكَامًا۔ میں نے ابر کو دیکھا جو تہہ بتہہ تھا۔

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَّجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰى رَكَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا۔ لکڑی لایا پھر مینگنی لایا تلے اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا۔

رَكْنٌ۔ چوہا۔

رُكْنٌ۔ زبردست جزو، بڑا امیر جس سے قوت لی جائے، دولت، لشکر وغیرہ۔

رُكُوْنٌ۔ مائل ہونا، جھکنا۔

رَكَانَةٌ اور رُكُوْنَةٌ۔ وزن دار ہونا، باوقار ہونا۔

تَرْكِيْنٌ۔ وزن دار یا باوقار کرنا۔

اِرْكَانٌ۔ اعتماد کرنا بھروسہ کرنا۔

رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا اِنَّهٗ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ۔ اللہ تعالیٰ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ تو ہمیشہ، زبردست حامی کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بدمعاشوں نے ان کو تنگ کیا، تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈھنے لگے یہ بشریت کا مقتضا تھا۔ مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہو ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے، اسی لئے فرمایا کہ اللہ اُن پر رحم کرے × بعض نے کہا کہ حضرت لوطؑ نے مہمانوں سے یہ بطور معذرت فرمایا کہ میں اِس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں، نہ مجھ میں خود اتنی طاقت ہے کہ ان بدمعاشوں کو رفع کر سکوں، نہ کوئی زور دار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤں۔ لیکن حضرت لوطؑ بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے)۔

وَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ۔ اس کے ہاتھ پاؤں (اطراف وجوانب) کہا جائے گا بولو (کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے)۔

كَانَتْ تَجْلِسُ فِيْ مِرْكَنِ اُخْتِهَا وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ (حمنہ بنتِ جحش) اپنی بہن کے لگن میں بیٹھتی تھیں، ان کو استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراجِ خون رہتا)۔

دَخَلَ الشَّامَ فَاَتَاهُ اَرْكُوْنُ قَرْيَةٍ۔ حضرت عمرؓ شام کے ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا (کہنے لگا میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے)۔

لَا يَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ طواف کے وقت کعبے کے) کسی کونے کو (کعبہ کے چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کو (تغلیباً دونوں کو یمانیین کہہ دیا ورنہ حجرِ اسود عراق کا رُخ ہے)۔

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ۔ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان حِجْرٌ بہ کسرۂ حا حطیم۔

فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا۔ جب انہوں نے حجرِ اسود کو ہاتھ لگایا (یعنی طواف و سعی سے فارغ ہوئے) تو حلال ہو گئے (احرام کھل گیا)۔

شَدِيْدُ الْاَرْكَانِ۔ مضبوط بنا۔

لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ۔ ایک کونڈے یا طشت میں بیٹھے (ایک روایت میں مَرْكَزٍ ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے)۔

رُكَانَةُ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

رَكْوٌ۔ کھودنا، درست کرنا، بنانا، پیچھے کرنا، باندھنا، دو بھلے

Marfat.com

بوجھ لادنا، بُرائی کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْکَاءٌ۔ پیچھے ڈالنا، ملتوی کرنا، بُرائی کرنا۔

اُرْکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو پڑا رہنے دو (چھوڑ دو) یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (ایک روایت میں اَرْھِکُوْا ھٰذَیْنِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو کہ آپس میں صلح کرلیں)۔

فَاَتَیْنَا عَلٰی رَکِیٍّ ذَمَّۃٍ۔ ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔

فَاِذَا ھُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ۔ دیکھا تو وہ ایک کنوئیں کے اندر بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے۔

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَکْوَۃٍ فِیْھَا مَاءٌ۔ جابر رضی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے۔

رِکَاءٌ۔ جمع ہے رَکْوَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ رَکْوَۃٌ چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے۔)

اِذَا کَانَ الْمَاءُ فِی الرَّکِیِّ قَدْرَ کُرٍّ لَمْ یُنَجِّسْہُ شَیْءٌ۔ جب کنوئیں میں ایک کر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین بالشت لمبا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (یہ امامیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ جب پانی دو قلہ ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی لیکن صحیح و راجح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا بہت نجس ہی نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے۔)

بابُ الراء مع المیم

رَمٌّ۔ سنوارنا، درست کرنا، ہاتھ پھیرنا۔

رِمْثٌ۔ ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں۔

رَمَثٌ۔ رمث کھانا۔

تَرْمِیْثٌ۔ تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا، بڑھانا۔

اِرْمَاثٌ۔ ارماث اور ترمیث ہم معنی ہیں۔

اِنَّا نَرْکَبُ اَرْمَاثًا لَنَا فِی الْبَحْرِ۔ ہم ارماث پر سمندر میں سوار ہوتے تھے۔

اَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَثٌ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر باندھی جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں۔ اس کو طوف بھی کہتے ہیں۔)

سُئِلَ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَیْضَاءِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا نُھِیَ عَنِ الْاِرْمَاثِ (رافع بن خدیج رضی سے پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کرایہ پر دی جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا لگان روپے یا اشرفی دے) انھوں نے کہا اس میں کوئی بُرائی نہیں، ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا ہو مثلاً مالک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر بشرطیکہ نالیوں کی پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری ہے باقی تیری)۔

رَمَثٌ۔ اُس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے۔

نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَرَابٍ فِی الرِّمَاثِ وَالنَّقِیْرِ۔ میں نے تم کو بہت پُرانے برتن (جس میں مدت دراز سے نبیذ بھگویا جاتا ہو)، یا چوبیں برتن میں پینے سے منع کیا تھا (کیونکہ ایسے برتن میں نبیذ جلدی نشہ دار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آجاتی ہے۔ مجمع البحار میں ہے۔ نَقِیْرٌ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح بناتے ہیں، اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ لائے)

حَبْلٌ اَرْمَاثٌ۔ پُرانی گلی ہوئی رسّی۔

رَمَحٌ۔ بھالا مارنا، لات مارنا، چمکنا۔

سِمَاکُ رَامِحٌ۔ ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بطور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰہِ وَرُمْحُہٗ۔ اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اُس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں

Marfat.com

لوگ آرام پاتے ہیں اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین
سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں
کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے اُن
کو دفع کرتا ہے)۔

رُمْحٌ: نیزہ، برچھا، بھالا۔

رَمْدًا یا رَمَادَۃً۔ سردی سے ہلاک ہونا، جاپڑنا، ہلاک کر ڈالنا

رَمَدٌ۔ آشوب چشم۔

رَمَادٌ۔ راکھ۔

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَى أُمَّتِي سَنَةً فَتَرْمِدَهُمْ
فَأَعْطَانِيهَا۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ میری
امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے جس میں سب راکھ
ہوجائیں (ہلاک ہوجائیں) پروردگار نے منظور فرمائی۔

إِنَّهُ أَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ۔ حضرت عمرؓ نے قحط
کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر مؤخر
کر دیا۔ عام الرمادہ اِس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال
میں راکھ کی طرح ہوگیا تھا)

خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا (اس
قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عاد کی قوم میں سے باقی مت
رکھ) رَمَادٌ رِمْدِدٌ (مبالغہ کے لئے کہتے ہیں، جیسے لَيْلٌ أَلْيَلُ
یا يَوْمٌ أَيْوَمُ یعنی) خوب جلا کر راکھ کی بھی راکھ نکل آئے۔

زَوْجِي عَظِيمُ الرَّمَادِ۔ میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے۔
(یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ
سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے)

شَوَى أَخُوكَ حَتَّى إِذَا أَنْضَجَ رَمَّدَ۔ تیرے بھائی نے
گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا۔ یہ ایک مثل
ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کر
کر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے)
مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں جس شخص پر
احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر برائی کی بلکہ دشمن ہوگیا

سوائے چند افراد کے، میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس
جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہ، احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے
لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں
دروغ گوئی، منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب
کسی کی طرف سے اِن باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے
نفرت ہوجاتی ہے۔ حیدرآباد میں ایک صاحب جج تھے، میں نے
ان کو تسلیم دی، انہوں نے اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا جب وہ
برسرِ عہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انھوں نے مجھ ہی کو نکال باہر
کیا۔ ایک دوسرے بندۂ رحمان الدر تھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی
طرح سمجھ کر تمام وکمال عدالتی انصرام اُن کے حوالہ کر دیا اور ایک
ادنیٰ درجہ سے اُن کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا۔ لیکن اِن بھائی نے
مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ
منتقمِ حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دیدیتا ہے چنانچہ
اوّل الذکر مہمان تو چند ہی روز میں طعمۂ فالج ہوئے اور معذور ہوکر
فانی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا
اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے)۔

وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ رُمْدٌ۔ ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے
گرد آلود) ہو رہے تھے۔

رَمَدٌ۔ ایک پانی کا نام ہے جو آنحضرتؐ نے مقطعہ کے طور
پر جمیل مددی کو دیا تھا۔

يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ۔ آدمی اس پانی سے
وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہوگیا ہو۔

وَكَانَ رَمِدًا حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔

وَهُوَ أَرْمَدُ۔ اُن کی آنکھیں دکھ رہی تھیں (آشوب چشم تھا)

رَمْرَمَۃٌ۔ بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا۔

حَبَسْتِهَا فَلَا أَطْعَمْتِهَا وَلَا أَرْسَلْتِهَا تُرَمْرِمُ مِنْ
خَشَاشِ الْأَرْضِ۔ اس نے کیا بلی کو باندھ دیا نہ اس کو
کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھالیتی (یہ رَمَّتِ
الشَّاةُ اور إِرْتَمَّتْ سے نکلا ہے۔ یعنی بکری نے کھایا)۔

Marfat.com

مَرِمَّۃٌ۔ ہر دار جانوروں میں، جیسے آدمی میں مُنہ۔
فَاِذَا جَاءَ رَبَضَ فَلَمْ یَتَرَمْرَمْ۔ آنحضرتؐ کے آل کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ کہیں چلے جاتے تو وہ کھیلا کودتا آتا جاتا رہتا، جہاں آپ گھر میں تشریف لاتے بس دم بخود ہو کر بیٹھ جاتا پھر حرکت نہ کرتا (سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے، دوسری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا صلعم)۔
رَمْزٌ۔ اشارہ کرنا، بہکانا، بھرنا۔
تَرَمُّزٌ۔ تیار ہونا، زور سے گوز لگانا
لَہٗ فِیْہَا رَمْزَۃٌ وہ اس میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں زَمْرَۃٌ ہے یعنی بجانا۔ یہ مِزْمَار سے ہے۔ ایک میں رَمْرَمَۃٌ ایک میں زَمْزَمَۃٌ ہے یعنی باریک آواز نکالنا۔
رَمَّازَۃ۔ رنڈی، فاحشہ۔
رَمْسٌ۔ چھپانا، گاڑنا، ڈھانپنا۔
اِرْتِمَاسٌ۔ غوطہ لگانا جیسے اِغْتِمَاسٌ ہے بعض نے کہا اِرْتِمَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگا کے جلدی سے سر باہر نکال لے۔ اور اِغْتِمَاسٌ یہ ہے کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے۔
اِنَّہٗ رَامَسَ عُمَرَ بِالْجُحْفَۃِ وَھُمَا مُحْرِمَانِ ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ کے ساتھ جحفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے
اَلصَّائِمُ یَرْتَمِسُ وَلَا یَغْتَمِسُ۔ روزہ دار پانی میں سر ڈبا سکتا ہے۔ لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے۔
اِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِی الْمَاءِ اَجْزَاَہٗ۔ جب جنب پانی میں غوطہ لگا لے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہو گیا)
اُرْمُسُوْا قَبْرِیْ رَمْسًا۔ میری قبر زمین دوز کر دینا، اونٹ کے کوہان کی طرح اونچی نہ رکھنا)۔
رَمْسٌ۔ اُس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود قبر کو بھی کہتے ہیں۔
رَامِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے محارب کے ملک میں جو آنحضرتؐ نے عظیم بن حارث محاربی کو لکھ دیا تھا۔

مَنْ دَانَ اللّٰہَ بِالرَّاْیِ لَمْ یَزَلْ دَھْرَہٗ فِی ارْتِمَاسٍ۔ جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا رہے، (پیغمبرؐ کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا۔
لَا یَرْمُسُ الْمُحْرِمُ رَاْسَہٗ فِی الْمَاءِ۔ جو شخص احرام باندھے ہو، وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں: رَمَسْتُ عَلَیْہِ الْخَبَرَ۔ میں نے اُس کی خبر پوشیدہ رکھی)
رَمْشٌ۔ انگلیوں کے پوروں سے پکڑنا۔
رَمْصٌ۔ نقصان کی تلافی کرنا، صلح کرانا، بیٹ کرنا، جننا کمانا۔
رَمَصٌ۔ آنکھوں سے سفید چیپڑ نکلنا۔
کَانَ الصِّبْیَانُ یُصْبِحُوْنَ غُمْصًا رُمْصًا وَیُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَقِیْلًا دَھِیْنًا۔ دوسرے بچے جب صبح کو اُٹھتے تھے تو آنکھوں میں چیپڑ بھرے ہوئے اور آں حضرتؐ کمسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوتی تھی، فرشتے آپ کی آنکھیں مَیل کچیل سے پاک صاف کرتے، بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں کہ غَمِصَتِ الْعَیْنُ یا رَمِصَتِ الْعَیْنُ۔ آنکھ چیپڑ آلود ہو گئی۔)
رَمَصٌ۔ گیلا چیپڑ۔
غَمَصٌ۔ سوکھا چیپڑ۔
اَغْمَصُ اور اَرْمَصُ۔ جس کی آنکھ میں چیپڑ ہو۔ (ان کی جمع غُمْصٌ اور رُمْصٌ آتی ہے۔
فَلَمْ تَکْتَحِلْ حَتّٰی کَادَتْ عَیْنَاھَا تَرْمَصَانِ۔ انھوں نے سُرمہ نہیں لگایا، یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چیپڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَضَانِ ہے یعنی جلنے کو تھیں)۔
اِشْتَکَتْ عَیْنُھَا حَتّٰی کَادَتْ تَرْمَصُ۔ اُن کی آنکھ

Marfat.com

دُکھنے لگی یہاں تک کہ جبیرہ آلودہ ہونے کو تھی (ایک روایت میں تَرَمَّضُ ہے ضاد معجمہ سے، یعنی جلنے کی قریب ہوگئی)۔

رَمْضٌ۔ دو پتھروں میں رکھ کر کوٹنا، گرمی میں چرانا۔

رَمَضٌ۔ سخت گرم ہونا، سخت گرمی میں چرنا یہاں تک کہ کلیجہ میں زخم آجانا۔

تَرْمِيضٌ۔ سخت گرمی میں چرانا (جیسے کہ)۔

اِرْمَاضٌ۔ درد پہنچانا، جلانا۔

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ۔ اوابین کی نماز اُس وقت ہے جب اونٹ کے بچے دُھوپ کی گرمی سے چرنا چھوڑ کر بیٹھ جائیں (ان کے پاؤں اِس درجہ جلنے لگیں کہ چرنا چھوڑ دیں، یہ وقت چاشت کی نماز کا ہے جب دھوپ کی شدّت ہوتی ہے)۔

عَلَيْكَ الظِّلْفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرَمِّضْهَا۔ تو اپنے جانوروں کو علیظ اور موٹی زمین میں لے جا (جہاں گرمی، سردی کا اثر کم ہوتا ہے) ان کو جلتی گرم زمین میں مت چرا۔

فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ مِنْ شِدَّةِ الرَّمَضِ۔ وہ سایہ ڈھونڈھنے لگے سخت گرمی کی وجہ سے (اسی سے "رمضان" ماخوذ ہے، کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کئے گئے، اس وقت جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا اسی مناسبت سے ویسا ہی نام تجویز کیا۔ اتفاق سے رمضان کا مہینہ سخت گرمی کے زمانہ میں آیا تو اس کا نام رَمَضان رکھ دیا، کذا فی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ یہ رَمِضَ الصَّائِمُ سے نکلا ہے، یعنی روزہ دار کے پیٹ کی حرارت سخت ہوگئی یا اس لئے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا، رمضان اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور اُس کے قائلوں نے اِس طرح پر کہنا مکروہ جانا ہے کہ "رمضان آیا" بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ "رمضان کا مہینہ آیا" امام بخاری نے دونو طرح کہنے کا جواز ثابت کیا ہے)

اِذَا مَدَحْتَ الرَّجُلَ فِيْ وَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَمْرَرْتَ عَلٰى حَلْقِهٖ مُوْسٰى رَمِيْضًا۔ جب تو منہ پر کسی کی تعریف کرے (خوشامد) تو گویا تو نے اس کے حلق پر تیز اُسترہ چلایا۔

حَرُّ الرَّمْضَاءِ۔ جلتی زمین یا جلتی ریت کی گرمی۔

هُوَ يَتَرَمَّضُ الظِّبَاءَ۔ وہ ٹھیک دوپہر میں گرمی کے وقت ہرنوں کو پکڑتا ہے۔ یا ہرنوں کو جلتی ریت میں ہنکا لیجاتا ہے جب وہ گرمی کی وجہ سے پڑجاتی ہیں تو اُن کا شکار کرلیتا ہے۔

فَدَفَعَ اِرْتِمَاضَ نَفْسِهٖ۔ اُس نے اپنے دل کی جلن نکالی۔

رَمْعٌ۔ جلدی بھاگنا۔

رَمَعَانٌ۔ غرور یا غصّے سے ناک کا لرزنا، اشارہ کرنا، بھارنا جننا، مُجھنا۔

رُمَاعٌ۔ پیٹھ کا درد یا عورت کے چہرے کی زردی ایک بیماری کی وجہ سے۔

اِسْتَبَّ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰى خُيِّلَ اِلٰى مَنْ رَاٰهُ اَنَّ اَنْفَهٗ يَتَرَمَّعُ۔ آں حضرتؐ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوج کی، ایک کو ایسا غصّہ آیا کہ دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا تھا کہ اس کی ناک حرکت کر رہی ہے (ایک روایت میں يَتَمَزَّعُ ہے یعنی اس کی ناک پھٹ جاتی ہے (اس قدر غصّے سے پھول جاتی ہے)۔

رِمَعٌ۔ ایک موضع کا نام ہے بلادِ عک میں، جو یمن میں ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ رَدَّ شَهَادَةَ الْمَمْلُوْكِ رَمَعُ وَاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ رَمَعُ۔ سب سے پہلے غلام کی گواہی رمع نے ردکی، اسی طرح فرائض میں عول بھی اسی نے کیا (رمع شاید کسی کا نام ہے، بعض نے کہا یہ کلمہ مقلوب ہے)۔

رَمْقٌ۔ دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا، دیر تک دیکھتے رہنا جیسے تَرْمِيْقٌ ہے۔ تَرْمِيْقٌ کے معنی کلام کو خلط ملط کرنا بھی آیا ہے، جیسے تَلْفِيْقٌ ہے۔

مُرَامَقَةٌ۔ انتظار کرنا، قطعی فیصلہ نہ کرنا۔

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّمَاقَ۔ جب تک تم نفاق اور بغض دل میں نہ رکھوگے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

رَامَقَهٗ رِمَاقًا۔ اس کی طرف دشمنی سے دیکھا۔

Marfat.com

رَمَقٌ۔ تھوڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی آخری سانس۔

اَتَیْتُ اَبَا جَھْلٍ وَّبِہٖ رَمَقٌ۔ میں ابوجہل کے قریب آیا، اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر سسک رہا تھا)۔

اُرْمُقْ نَدْ فَدَھَا۔ اس کا ٹیکرہ دیکھتا رہ (برابر نگاہ اس پر رکھ)۔

لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں آن حضرتؐ کی نماز کو تاکتا رہوں گا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تاکہ میں سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کر سکوں)۔

لِکُلِّ ذِیْ رَمَقٍ قُوَّۃٌ۔ جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپتا ہی ہے کاٹ ہی کھاتا ہے)۔

یَاْکُلُ الْمُضْطَرُّ مِنَ الْمَیْتَۃِ مَا یَسُدُّ بِہِ الرَّمَقَ۔ جو بھوک سے بیقرار ہو وہ اتنا مُردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے (مطلب یہ ہے کہ بقدرِ ضرورت کھا سکتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے، امام مالکؒ اور احمدؒ اور شافعیؒ سے بھی ایک روایت یہ ہے کہ شکم سیر ہو کر کھا سکتا ہے)

عَیْشٌ رَمِقٌ۔ ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مُرَامِقٌ۔ وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت کم ہو گئی ہو۔

رَمَکَۃٌ۔ ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بقائے نسل کے لئے رکھیں۔ اس کی جمع رَمَکٌ اور رِمَاکٌ اور رَمَکَاتٌ اور اَرْمَاکٌ آئی ہے)۔

وَاَنَا عَلٰی جَمَلٍ اَرْمَکَ۔ میں ایک راکھی اونٹ پر سوار تھا (یعنی وہ اونٹ خاکی رنگ کا تھا)۔

اَرْمَکَ اِرْمِکَاکًا۔ راکھ کا سا رنگ ہوا۔

رُمُوْکٌ۔ اقامت کرنا۔

اِسْمُ الْاَرْضِ الْعُلْیَاءِ الرَّمْکَاءُ۔ اوپر والی زمین کا نام رَمْکَاء ہے (یہ تانیث ہے اَرْمَک کی)۔

رَامِکٌ۔ ایک کالی چیز جو مشک میں ملائی جاتی ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَمِیْرِ تُنْزِیْھَا عَلَی الرَّمَکِ۔ میں نے پوچھا اگر گدھے ترکی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (خچر نکالنے کے لئے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

یَرْمُوْکُ۔ ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ۔ ریت ملانا، خون لتھیڑنا، آراستہ کرنا۔

رَمَلٌ یا رَمَلَانٌ یا مَرْمَلٌ۔ دوڑنا

وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِیْنَ۔ لوگ اس وقت بے توشہ تھے (کھانے کے محتاج۔ یہ اِرْمَالٌ سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا، نانِ شبینہ کو محتاج ہونا، گویا ایسا شخص ریت میں مِل گیا جیسے فقیر کو تَرِبٌ کہتے ہیں یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

کَانُوْا فِیْ سَرِیَّۃٍ وَّاَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ۔ وہ لوگ فوج کی ایک ٹکڑی میں تھے اور توشہ ان کا ختم ہو گیا تھا۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَاَرْمَلْنَا۔ ہم ایک لڑائی میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے، ہمارا توشہ ختم ہو گیا۔

دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ عَلٰی رُمَالِ سَرِیْرٍ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا، آپ ننگی چارپائی پر (جو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رُمَالُ حَصِیْرٍ ہے یعنی برہنہ بوریے پر) (اہلِ عرب کہتے ہیں: رَمَلَ الْحَصِیْرَ اور اَرْمَلَہٗ اور رَمَّلَہٗ یعنی بوریا بنا، بعض نے کہا رُمَالٌ جمع ہے رَمْلٌ کی بمعنی مَرْمُوْلٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چارپائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مُتَّکِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ یا رُمَالِ حَصِیْرٍ۔ یعنی ننگے بوریے پر ٹیک لگائے تھے۔

مُفْضِیًا اِلٰی رُمَالِہٖ۔ برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِیْرٌ مُرْمَلٌ وَّعَلَیْہِ فِرَاشٌ۔ ایک چارپائی

Marfat.com

پر جو کھجور کی رسیوں سے بُنی ہوئی تھی اور اُس پر کوئی بچھونا نہ تھا تو یہاں عائشہ نافیہ راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَا عَلَيْهِ فِرَاشٌ)۔

وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ۔ چارپائی کی رسیوں کا نشان آپ کی پشت مبارک پر پڑ گیا تھا (کیونکہ آپ ننگی چارپائی پر لیٹے تھے اس پر کوئی بچھونا نہ تھا)۔

رَمَلَ ثَلٰثًا وَّ مَشٰى اَرْبَعًا۔ آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے، باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

فِيْمَ الرَّمَلَانُ وَ الْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ۔ اب دوڑ کر مونڈھے کھول کر (جیسے پہلوان لوگ چلتے ہیں) چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالٰی نے تو اسلام کو جما دیا (اب کافروں کو ڈرانے اور اُن پر اپنا رعب جمانے کی ضرورت نہ رہی)

رَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ۔ بعض نے کہا رَمَلَانٌ تثنیہ ہے رَمَلٌ کا۔ اور مراد رمل طواف کی اور سعی صفا و مروہ کی ہے، دونوں کو تغلیبًا رَمَلَانٌ کہہ دیا۔ جیسے شَمْسَانِ اور قَمَرَانِ، اور یہ قول صحیح نہیں ہے، کیونکہ طواف کی رمل کا آں حضرتؐ نے نیا حکم عمرۂ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت ہاجرہ کے عہد سے جاری تھی) (نہایہ میں ہے کہ

رَمَلٌ۔ مونڈھے ہلا کر چلنا نہ کہ دوڑ کر۔ اور سعی دوڑنا۔ نووی نے کہا رَمَلٌ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلنا)۔

تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ۔ ریت میں ہوتی ہیں۔

اَنْ يُّرَمَّلَ اللَّحْمُ بِالتُّرَابِ (ہانڈیاں اوندھا دی جائیں) اور گوشت ریت میں لا دیا جائے (تا کہ کھانے کے لائق نہ رہے)

وَ اَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ!

(یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلہ سے پانی مانگا جاتا ہے تیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچانے والے (اُن کو پالنے والے اُن کی خبر گیری کرنے والے) (یہ ابو طالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو اُنھوں نے آں حضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)۔

اَرْمَلُ۔ وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو۔

اَرْمَلَةٌ۔ وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو (اس کی جمع اَرَامِلُ ہے)۔

اَرْمَلُ۔ محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الرَّمَلِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ۔ اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (یا طواف میں) رَمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر مونڈھے ہلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے (کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)۔

يَرْمُلُوْنَ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا۔ اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ۔

تُرِيْدُ اَنْ تُرْمِلَنِيْ مِنْ زَوْجِيْ۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو رانڈ بنا دیں۔

وَ بِرَبِّيَّتِكَ الْمُرْمِلَةِ۔ اور تیری محتاج خلقت۔

اَحْرَمَ مُوْسٰى مِنْ رَمْلَةِ مِصْرَ۔ حضرت موسٰیؑ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں) (اہل عرب کہتے ہیں !

رَمَّلَهٗ بِالدَّمِ فَتَرَمَّلَ۔ اس کو خون میں لتھڑا دہ لتھڑ گیا۔

رَمٌّ۔ درست کرنا مرمت کرنا، کھا لینا، گلجانا (جیسے رِمَّةٌ اور رَمِيْمٌ ہے)۔

تَرْمِيْمٌ۔ مرمت کرنا۔

اِرْمَامٌ۔ گلجانا۔

كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ۔ ہماری درود آپ پر کس طرح پیش کی جائے گی، آپ تو مٹی میں گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے اَرَمْتَ

Marfat.com

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اَرَمَّتْ ہونا چاہئے، تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی۔ یا رَمِمْتَ یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ بعض نے کہا کہ "اَرَمْتَ" صحیح ہے۔ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے اَحْسَسْتَ کا ایک سین حذف کر کے اَحَسْتَ کہتے ہیں۔" مگر بعض کا کہنا ہے کہ "اَرَمْتَّ صحیح ہے، بہ تشدید تا۔ ایک میم کو "تے" میں ادغام دیدیا۔" مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام "تا" میں نہیں ہوتا)۔

نَہٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔ آپ نے لید اور گلی ہوئی ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا!

قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا۔ اس سے پہلے کہ تمام کی طرح (تمام ایک گھاس ہے) ناتوان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے

اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِکَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ۔ تم میں کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَاَزَمَ الْقَوْمُ ہے زائے معجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے)

فَلَمَّا سَمِعُوْا بِذٰلِکَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے۔

وَاَسْبَابُهَا رِمَامٌ۔ دنیا کے سامان سب گلے سڑے ہیں۔ یہ جمع ہے رُمَّةٌ کی یعنی رسی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو۔

اِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ یَّشْهَدُوْنَ وَاِلَّا دُفِعَ اِلَیْهِ بِرُمَّتِهٖ۔ اگر چار گواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رُمَّةٌ۔ وہ رسی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں۔ (اہل عرب کہتے ہیں :

اَخَذْتُ الشَّیْءَ بِرُمَّتِهٖ۔ میں نے اس چیز کو پورا پکڑ لیا)

رُمَّۃ۔ ایک کنواں ہے کہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا۔

فَلْیَنْظُرْ اِلٰی نِسْعِهٖ وَرَمِّهٖ مَادَثَرَ مِنْ سِلَاحِهٖ۔ چاہئے کہ اپنی تسمہ کو دیکھے اور ہتھیار کو جو خراب ہو اس کو درست کرے۔

عَلَیْکُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ کُلِّ الشَّجَرِ تم گائے کا دودھ پیا کرو وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے، جس طرح شہد مختلف بوٹیوں اور پھولوں سے بنتا ہے)۔

حَمَلْتُ عَلٰی رِمٍّ مِّنَ الْاَکْرَادِ۔ میں نے کردوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا (اہل عرب کہتے ہیں :

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ۔ تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لیکر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا)

کُنَّا ذَوِیْ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ۔ ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا (اہل عرب کہتے ہیں :

مَا لَهٗ ثُمٌّ وَّلَا رُمٌّ۔ اس کے پاس نہ گھر کا سامان ہے نہ گھر کی مرمت کر سکتا ہے۔)

تُرَمِّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ زمین کے کیڑوں کو اپنے ہونٹوں سے کھاتی (ایک روایت میں تَرَمْرَمُ)

لَا یَکُوْنُ الْعَاقِلُ ظَاعِنًا اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَاشٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْ لَذَّةٍ فِیْ غَیْرِ مُحَرَّمٍ۔ عقلمند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا توشہ پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے

اَلْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً یُّتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ۔ جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

رَمَّانٌ۔ انار

اَرْمَنُ۔ ایک قوم ہے۔

اِرْمِیْنِیَہْ۔ اون کا ملک۔

مَرْمَنَۃٌ۔ جہاں انار بہت ہوں

یَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ۔ وہ دونوں

یہ عبدالمطلب کی والدہ نے کہا جو بنی نجار میں سے تھیں جب مطلب ان کے چچا نے ان کو چھین لیا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت اُبھرے ہوئے پُرگوشت تھے، جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس کے نیچے سے نکل جاتا اس کے دو بچے دونوں جانب بیٹھے اناروں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا۔ اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند کرتے ہیں جو توانا اور تندرست ہوں، سینہ خوب اُبھرا ہوا اور پستانیں بڑی ہوں اور کولھے پُرگوشت ہوں)۔

رَمَدٌ۔ سخت گرم ہونا، جوز ہندی۔

رَمْهُرْذَةٌ۔ دنیا۔

اَنَا مِنْ رَامَهُرْمُزَ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا) میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں (وہ ایک شہر ہے ایران میں)۔

رَمْیٌ۔ گرانا، پھینکنا، ڈالدینا، بڑھ جانا، مصیبت لانا۔

مُرَامَاةٌ۔ ایک دوسرے کی طرف تیر مارنا یا پھینکنا۔

اِرْمَاءٌ۔ بڑھ جانا، ڈالدینا۔

تَرَامِیْ۔ ایک دوسرے کو تیر یا پتھر وغیرہ سے مارنا، دیر ہونا (جیسے تَرَاخِیْ ہے)۔

رِمِّیَّا۔ ایک دوسرے کو تیر مارنا یا پتھر وغیرہ۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے (نکل جائیں گے) جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔

رَمِیَّةٌ۔ وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں (مطلب یہ ہے کہ دین کا اثر ان میں ذرا بھی نہ ہوگا۔ جیسے تیر زور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکلی آتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)۔

خَرَجْتُ اَرْتَمِیْ یَا اَتَرَمّٰی۔ میں نکلا تیر چلاتا ہوا (ایک روایت میں اَتَرَامٰی ہے معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا اَرْتَمِیْ اس وقت کہیں گے جب شکار پر تیر ماریں اور اَتَرَمّٰی جب نشانہ پر تیر لگائیں)۔

لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمًی۔ اللہ تعالیٰ کے پرے پھر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے مطلب یا مراد چاہتے ہیں (یلا آخری التجا اللہ ہی سے ہوتی ہے اس سے بڑا کون ہے جس سے اس کے بعد فریاد کریں) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت پر خاتمہ ہے پھر اس کے بعد اور کوئی مقصود نہیں ہے)۔

فَتَرَامٰی بِهِ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ صَارَ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَوَهَبَتْهُ لِلنَّبِیِّ صلعم فَاَعْتَقَهٗ (حضرت زید بن حارثہؓ جاہلیت کے زمانہ میں قید کئے گئے تھے) ہوتے ہوتے (یعنی ایک کی غلامی سے دوسرے کی غلامی میں آئے یہاں تک کہ) حضرت ام المومنین خدیجہ کی ملک میں آئے، انھوں نے آنحضرتؐ کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور اپنا بیٹا بنایا)۔

مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ فِیْ رِمِّیَّا۔ جو شخص اندھادُھند تیروں یا پتھروں کی بارش میں مارا جائے (ایسے میں معلوم نہ ہو کہ کس کا تیر یا پتھر اس کو لگا)۔

کَانَ لِیْ اِمْرَاَتَانِ فَاقْتَتَلَتَا فَرَمَیْتُ اِحْدٰهُمَا فَرُمِیَ فِیْ جَنَازَتِهَا۔ (عدی جزامی نے کہا یا رسول اللہ) میری دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑنے لگیں، میں نے ایک کو دیکھ (پھینک کر) اتفاق سے وہ مرگئی (آپؐ نے فرمایا اس کی دیت دے اور تو اس کا وارث نہ ہوگا (کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی)

رُمِیَ فِیْ جَنَازَتِهَا۔ یعنی اپنی تابوت پر ڈالی گئی (مطلب یہ کہ مرگئی) (ایک روایت میں فَرُمِیَتْ ہے باظہار تائے تانیث

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ۔ میں تم پر سود کا ڈر رکھتا ہوں (ایک روایت میں اَلْاِرْمَاءُ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَرْمٰی بمعنی اَرْبٰی یعنی بڑھ گیا سود لیا۔

وَاِنَّ اَحَدَهُمْ دُعِیَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابَ وَهُوَ لَا یُجِیْبُ اِلَی الصَّلٰوةِ۔ اگر ان میں سے کوئی بکری کے دو کھروں پر بلایا جائے یا دو کھروں کے درمیان جتنا گوشت ہو ہے اس پر یا جھوٹے ناکارہ دو تیر دینے کے لئے تو ضرور آئے مگر نماز کے لئے نہیں آتا (جب اذان ہوتی ہے کہ اس کا بلاوہ ...

لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ. میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈالوں گا (تم کو حدیث پر عمل کرنے کے لئے مجبور کروں گا، رات دن اس کو بیان کرتا رہوں گا)۔

سَاَلَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. حضرت موسیٰؑ نے (وفات کے وقت) اللہ سے یہ دعا کی کہ ان کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے۔

فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ. لوگ مجھ کو (غصہ کی نگاہ سے) گھورنے لگے۔

تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ. (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا اُس وقت اونٹ کی مینگنی پھینکتی (زمانۂ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مر جاتا تو اس کی عورت بڑے سے بڑے کپڑے پہن کر ایک تیرہ و تار کوٹھری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھوا لی، اس وقت عدت ٹوٹتی۔ پھر اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول ولا قوۃ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام میں جو چار مہینے اور کچھ دن، عدت مقرر ہوئی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ. آگاہ رہو، اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو! اس سے مراد تیر اندازی ہے (اب تیر اندازی کی جگہ گنوں، بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو اپنی عمدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحہ سے لیس اور مضبوط رہنا چاہیئے۔)

اِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ. جب وہ جانور جس کا تو شکار کرتا ہے گر پڑے۔

اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا. (پیادہ رہ کر) تیر اندازی کرو اور سوار رہو (اس وقت بھالا چلاؤ) اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دُور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گراتا ہے، برخلاف سواروں کے، اسی لئے فوج میں پیادے بہت رکھتے ہیں اور سوار کم)۔

فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ. (آنحضرتؐ نے خاک کی ایک مٹھی لے کر) کافروں کے منہ پر ماری (اور فرمایا شاہت الوجوہ، ان کو شکست ہوئی)۔

رِمَايَةٌ. فن تیر اندازی۔

فَاَرْمَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ. اُس کو گھوڑے سے گرا دیا۔

اَرْمِيَا. علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

باب الراء مع النون

اَرْنَبٌ. خرگوش۔

اَرْنَبَةٌ. ناک کا کنارہ۔

رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ. میں نے آنحضرتؐ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ. آنحضرتؐ پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

اَلْاَرْنَبُ مُسِخَ كَانَتْ اِمْرَاَةً تَخُوْنُ زَوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا. خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے فحش کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہلِ سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔

رَنْحٌ. سر گھومنا۔

تَرْنِيْحٌ. بیہوش کر دینا، مارتے مارتے ہڈیاں نرم کر دینا ہڈیوں میں سستی آ جانا مارے یا ڈر سے یا نشہ سے (اہل عرب کہتے ہیں

رَنَّحَهُ الْخَمْرُ. شراب نے اُس کو سُست کردیا، وہ ایک طرف جھکنے لگا۔

تَرَنَّحَ الرَّجُلُ. شراب پی کر جھکنے لگا۔

اِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْحَرِّ الَّذِيْ اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَيُرَنَّحُ فِيْهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ. سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں لَيُرِيْحُ ہے یعنی ہلاک ہو جاتا)۔

اَلْمَرِيْضُ يُرَنَّحُ وَالْعَرَقُ مِنْ جَبِيْنِهِ يَتَرَشَّحُ. بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّحَ لَهٗ. خدا کی پناہ اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو یہ کرنا چاہتا ہے۔

مُرَنَّحَةٌ. کشتی کا سینہ۔

رَنْفٌ یا رَنَفٌ. بید مشک۔

رَانِفَةٌ. ناک کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَانِفُ. اس کی جمع ہے۔

كَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ عَلَى الْقَصْوَاءِ تَذْرُفُ عَيْنَاهَا وَتُرْنِفُ بِاُذُنَيْهَا مِنْ ثِقَلِ الْوَحْيِ۔ آں حضرتؐ پر جب وحی اُترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور وہ اپنے کان لٹکا دیتی، وحی کے بوجھ سے (جانور کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اُس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا ہے)۔

بَيْنَ الرَّانِفَةِ وَالصَّفَنِ. (کسی نے عبدالملک بن مروان سے کہا کہ میرے ایک پھوڑا نکلا ہے۔ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ کہنے لگا) رانفہ اور صفن کے درمیان۔

رَانِفَہ. سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صَفَنٌ خصیہ (فوطہ) کی کھال۔

رَنْقٌ یا رُنُوْقٌ یا رَنَقٌ. گدلا ہونا۔

تَرْنِيْقٌ. گدلا کرنا، صاف کرنا، اقامت کرنا، ضعیف اور ناتوان ہونا، برابر گھورے جانا، لوٹ جانا، گھومنا لیکن آگے نہ بڑھنا۔

فَتَكُوْنُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُرَنَّقَةِ فِي الْبَحْرِ. صُور پھونکے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ، زمین اپنے رہنے والوں پر لرزے گی اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر گھومتی رہتی ہے، آگے نہیں بڑھتی۔

نہایہ میں ہے کہ تَرْنِيْقٌ کے معنی آدمی کا کھڑا رہ جانا نہ معلوم کر جائے گا یا آئے گا۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ:-

رَنَّقَ الطَّائِرُ. پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز پر (یعنی اُس پر گرنا چاہتا ہے)۔

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الرَّنْقَاءَ. سب پرندوں کو نکالو (وہ ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو انڈوں پر بیٹھے ہوں۔

اِنْ كَانَ مِنْ رَنَقٍ فَلَا بَأْسَ (حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا پانی پر پھونکنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا) اگر گدلے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو بلکہ میلا ہو) تو پھونکنے میں کچھ قباحت نہیں۔

وَلَيْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کو بجز گدلے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو، اور کچھ نہیں ہے۔

رَوْنَقُ السَّيْفِ. تلوار کا پانی، اُس کی صفائی (اب رونق، صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)

اَلدُّنْيَا عَيْشُهَا رَنِقٌ. دنیا کی زندگی گدر ہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

رَنَمٌ. آواز۔

تَرَنُّمٌ. ایسی آواز نکالنا، گانا (جیسے تَرْنِيْمٌ ہے)

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ. اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو

Marfat.com

نہیں سنتا جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے، جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (معلوم ہوا کہ خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالے نے انسانیت دی ہوگی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَنْوِيْنُ تَرَنُّمْ۔ جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً:-

اقلی اللوم عاذل والعتابن
وقولی ان اصبت لقد اصابن

رَنَّةٌ۔ آواز۔

رَنِيْنٌ۔ پکار کر، چلا کر رونا۔ کان لگانا جیسے اِرْنَانٌ ہے۔

فَتَلَقَّانِيْ اَهْلُ الْحَيِّ بِالرَّنِيْنِ۔ قبیلہ کے لوگ چلاتے ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ۔ چلا کر رو رہی تھی۔

لُعِنَتِ الرَّانَّةُ۔ چلا کر رونے والی پر لعنت ہو (جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَّابٌ وَلَا مُتَرَنِّنٌ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ۔ نہ تو چلانے والے ہیں (بازاروں میں) نہ فحش اور بیہودہ بات کہنے والے ہیں۔

بابُ الراء مع الواو

رَوْبٌ یا رُؤُبٌ۔ جم جانا، غلیظ ہونا۔

رَوْبَةٌ اور رُوْبَةٌ۔ پھٹا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا بچا ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ قَالَ الرُّوْبَةُ۔ کیا تم نبیذ میں دُردی ڈالتے ہو، لوگوں نے پوچھا دُردی کیا؟ (امام باقرؒ نے) فرمایا "رُوبہ" (یعنی دودھ کا خمیر جو دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ۔ خرید و فروخت میں ملانا جلانا، فریب کرنا نہیں ہے (اصل میں رَوْبٌ کے معنی خلط ملط کرنا، ملا دینا۔ اسی سے دہی کو رَائِبٌ کہتے ہیں۔ کیونکہ دودھ میں پانی ملا کر دہی بناتے ہیں تاکہ مکھن علیحدہ ہو جائے اور صرف چھاچھ رہ جائے)۔

رَوْبَانٌ۔ حیران، پریشان، مست اور سست۔

رَوْبیٰ۔ "رَوْبَانٌ" کی جمع ہے۔

رَوْثٌ۔ گھوڑے کی لید یا گدھے وغیرہ کی۔

رَوْثَةٌ۔ یہ "رَوْث" کا مفرد ہے۔

نَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔ (آں حضرتؐ نے) لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا۔

رَاثَ يَرُوْثُ۔ لید کی، لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْثًا۔ لید کرنا۔

فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ۔ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا۔

فَضَرَبَ بِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ۔ اس کو ناک کی نوک پر مارا (محیط میں ہے کہ یہ ایک محاورہ ہے) (مثلاً اہلِ عرب چرب زبان آدمی کے لئے یہ محاورہ بھی استعمال کرتے ہیں کہ:

فُلَانٌ يَضْرِبُ بِلِسَانِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ۔ یعنی، بڑا کثیر الکلام بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْثَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِضَّةً۔ آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْثَةُ الْاَنْفِ فَدِيَتُهَا خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ۔ اگر ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹے تو اس کی دیت پانچ سو دینار دینا ہوگی۔

اَلرَّوْثَةُ مِنَ الْاَنْفِ۔ ناک کی نوک بھی ناک میں شامل ہے۔

Marfat.com

رُوَیْثَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

رَوَاجٌ۔ چلنا، نافذ ہونا۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

رَاجَتِ الدَّرَاھِمُ۔ یہ روپے چل گئے۔

تَرْوِیْجٌ۔ چلانا، نافذ کرنا۔

رَائِجٌ۔ چلنے والا (رائج کی ضد رد کاسد یعنی کھوٹا)

رَوْحٌ یا رَوَاحٌ۔ شام کو چلنا (اب اِس لفظ کا استعمال مطلق چلنے کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ عہدِ حاضر میں عرب اہلِ زبان رُحْ کے لفظ کو ”جاء“ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اِذْھَبْ کا استعمال کم ہے)۔

رِیْحٌ۔ بُو پانا۔

رِیْحٌ۔ بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَۃٌ۔ ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا۔ یا ایک پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر۔

رُوْحٌ۔ وہ جوہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے۔ اور رُوح کے معنی قرآن اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی رُوح الامین اور روح القدس کہتے ہیں۔

تَحَابُّوْا بِذِکْرِ اللّٰہِ وَرُوْحِہٖ۔ اللہ کی یاد اور اُس کے رُوح کی وجہ سے محبت رکھو (رُوح سے مُراد وہ شے ہے جس سے خلقت کی زندگی ہو، یعنی ہدایت۔ بعض نے کہا مُراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن۔)

یَتَحَابُّوْنَ بِرُوْحِ اللّٰہِ۔ اللہ کی رُوح (کے اشتراک) کی وجہ سے باہمی الفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظامِ زندگی اساسی قانون ماننے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے) مگر بعض اہلِ علم نے رُوح سے محبت مُرادلی ہے۔[1]

اَلْمَلٰٓئِکَۃُ الرُّوْحَانِیُّوْنَ۔ روحانی فرشتے (یعنی رُوح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتے)۔

اِنِّیْ اُعَالِجُ مِنْ ھٰذِہِ الْاَرْوَاحِ۔ میں اُن رُوحوں کا علاج کرتا ہوں۔ (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی رُوح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاھِدَۃً لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ جو شخص ذمّی کافر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہوا اور امان دی جا چکی ہو) تو وہ (قاتل) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا۔ اسلام میں عہد شکنی اور دغابازی سخت گناہ اور بدترین عیب ہے) اہلِ عرب کہتے ہیں:

رَاحَ یَرِیْحُ اور رَاحَ یَرَاحُ اور اَرَاحَ یُرِیْحُ کسی چیز کی بُو پائی (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اوّل وہلہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔ یا بطور تغلیظ کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر و شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)۔

ھَبَّتْ اَرْوَاحُ النَّصْرِ۔ فتح کی ہوائیں چلیں (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ :

اَلرِّیْحُ لِفُلَانٍ۔ فلاں شخص کی تو ہوا بندھی ہے۔ (یعنی اُس کو غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)۔

اَلرِّیْحُ لِاٰلِ فُلَانٍ۔ فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے۔

کَانَ النَّاسُ یَسْکُنُوْنَ الْعَالِیَۃَ فَیَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَۃَ وَبِھِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَھُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُھُمْ فَیَتَاَذّٰی بِہِ النَّاسُ فَاُمِرُوْا بِالْغُسْلِ (آن حضرتؐ کے مبارک دور میں) لوگ مدینہ کے گاؤں میں (جو بلندی پر واقع) تھے رہا کرتے اور میلے کچیلے ہو کر نمازِ جمعہ کے لئے (مسجدِ نبوی میں) آتے، جب اُن کو ہوا لگتی تو ان کے (بدن اور کپڑوں کی) بُو پھیل جاتی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی اس لئے آپ نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا (اور کپڑے اور بدن صاف اور پاکیزہ رکھنے کا) حکم دیا۔

رَوْحٌ۔ ہوا کا چلنا (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا جھونکا جب

[1] یعنی اُس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے۔

Marfat.com

آتا تو ان کے جسم اور کپڑوں سے مس ہوتا اور اِس طرح بد بُو اور بساندھ پھیلتی)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَّ لَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا۔ (جب تیز ہوا چلتی تو آنحضرتؐ یہ دُعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف کی ہوائیں کردے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے، یعنی رحمت کی ہوائیں) اور (عذاب کی) آندھی مت کر (جو قوم عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)

اَلرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظہ، سانس میں تازہ ہوا کی ضرورت ہے ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں۔ جس طرح دریائی جانور پانی سے نکلتے ہی مر جاتے ہیں۔ اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس بھرے رہتی اور ہم اسی کو پھر سانس میں لیتے۔ اِس لئے ہوائے متحرک یعنی ریح، اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے اسی طرح آندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت ہے وہ سارے کرۂ ہوا کو درہم برہم کرکے ہر جگہ کی ہوا ——— ——— صاف کر دیتی ہیں۔ غرض ہر کام میں اس کی حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا انتظام وہ بھی اِس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود کیونکر ہو سکتا ہے)۔

رَوْحٌ۔ کے معنی، نفس، خوشی، راحت، رزق، ہوا کا جھونکا، مدد اور انصاف کے ہیں۔

ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَاحًا۔ (ایک شخص نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا)۔ پھر ایک دن آندھی کا انتظار کرنا (اس دن میری راکھ آندھی میں اُڑا دینا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

یَوْمٌ رَاحٌ۔ یعنی ہوادار دن۔

لَیْلَۃٌ رَاحَۃٌ۔ ہوادار رات)۔

اِذَا کَانَ یَوْمٌ رِیْحٌ۔ جب ہوادار دن آئے (یعنی جس دن تیز ہوا چل رہی ہو۔)

رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ فِی الضُّحٰی۔ میں نے دیکھا وہ لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پنکھے چلاتے یا اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے۔

کَاَنَّ رَاکِبَھَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَۃٍ اِذَا تَدَلَّتْ بِہٖ اَوْ شَارِبٌ ثَمِلٌ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ایک سانڈنی پر سوار ہوئے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے اِس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے۔

مَرْوَحَۃٌ۔ (بہ فتحہ میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں گزریں۔

مِرْوَحَۃٌ۔ (بہ کسرہ میم) پنکھا، بادکش۔

سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِیْ قَدْ اَرْوَحَ اَیُتَوَضَّأُ مِنْہُ قتادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بُو بدل گئی ہو کیا اس سے وضو کرنا درست ہے۔

مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ فِی السَّاعَۃِ الْاُوْلٰی فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً۔ جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ کی قربانی کی (یہاں رواح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مُراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جُز مُراد ہے تو ایک ہی گھنٹہ میں یہ سب گھڑیاں آ جائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَاحَ اور تَرَوَّحَ یعنی چلا گیا گو کسی وقت میں جائے)۔

لَیْسَ فِیْہِ قَطْعٌ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْمُرَاحُ۔ بکری چُرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو)

Marfat.com

پاؤں کے پنجے دُور دُور رہیں۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی کِنَانَۃَ بْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ قَدْ اَقْبَلَ تَضْرِبُ دِرْعُہٗ رَوْحَتَیْ رِجْلَیْہِ۔ گویا میں کنانہ بن عبد یالیل کو دیکھ رہا ہوں وہ آیا تو اُس کا کُرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی نیچی تھی کہ پاؤں کے پنجے تک لٹک رہی تھی)۔

اُتِیَ بِقَدَحٍ اَرْوَحَ۔ آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جو پھیلا ہوا کشادہ تھا۔

اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَیُرِیْحُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ۔ سرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے۔

وَعِنْدَہٗ اَزْوَاجُہٗ فَرُحْنَ۔ آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں۔

یُرِیْحُنَا مِنْ ھٰذَا الْمَکَانِ۔ ہم کو اس (تکلیف کی جگہ میدان حشر) سے (نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں: یُزِیْحُنَا ہے زائے معجمہ سے۔ یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے دُور کر دے)۔

مُسْتَرِیْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْہُ۔ جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پاکر آرام و راحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار و بدکردار تو اس کے مرجانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے امساکِ باراں ہو جاتا ہے اور بارش نہیں ہوتی، جب وہ مرجاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لئے باعثِ آسائش ہوتی ہے)۔

فَتَرُوْحُ عَلَیْھِمْ سَارِحَتُھُمْ۔ شام کو ان کے جانور ان کے پاس لوٹ کر آتے ہیں۔

فَرَوَّحْتُھَا بِعَشِیٍّ۔ شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا۔

فَاِذَا اَرَحْتُ اِلَیْھِمْ۔ جب شام کو میں جانوروں کو اُن کے پاس واپس لے جاتا۔

نُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا۔ ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں۔

لِیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔ جس جانور کو ذبح کرتا ہے اس کو آرام دے (چھری خوب تیز رکھے اور جلدی چلائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو)۔

فَارْتَاحَ لِذٰلِکَ۔ آپ اس کے آنے سے خوش ہوگئے، آپ کو حضرت بی بی خدیجہ کا زمانہ یاد آگیا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جو اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پورا نہ لے لے (معلوم ہوا کہ حرام و حلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں)۔

یَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ۔ جن آسیب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنون و دیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے)۔[1]

اَیَّتُھَا الرُّوْحُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ اُخْرُجِیْ وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّرَیْحَانٍ۔ اے پاکیزہ جان جو بدن میں تھی نکل اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا بہشت کی روزی ملنا تیرے لئے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف جسم میں، اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے۔ محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ، روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ تعلق باطل ہو جاتا ہے مگر احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ بعض نے کہا سانس کا نام روح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے۔ بہرحال اب تک روح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہوسکی، گو ہزار برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور جس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر اس باب میں اب تک کی مساعی ناکام رہیں)۔

[1] کہتے تھے کہ آدمی جنوں کے ہاتھ لگانے سے دیوانہ ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَیۡتَنِیۡ صَلَّیۡتُ فَاسۡتَرَحۡتُ۔ کاش میں نماز پڑھ کر آرام وراحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لئے وہ راحت اور آرام ہے۔ جیسے قرآن میں ہے "اِلَّا عَلَی الۡخَاشِعِیۡنَ" اور حدیث میں ہے "ارحنا یا بلال" بات یہ ہے کہ جب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے، تو آدمی دنیا کے تفکرات و مشاغل سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں ایک عابد کے لئے سب سے زیادہ راحت اور حلاوت ہے)۔

کَانَ اَجۡوَدَ مِنَ الرِّیۡحِ الۡمُرۡسَلَةِ۔ رمضان کے مہینہ میں تو آں حضرتؐ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لئے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے بلا تخصیص خاص و عام سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آں حضرتؐ کا جود و کرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے متمتع ہوتے)۔

اِنۡتَظِرۡ حَتّٰی تَهُبَّ الۡاَرۡوَاحُ وَتَحۡضُرَ الصَّلٰوةُ۔ ابھی ٹھہر جا (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگیں (سورج ڈھل جائے) نماز کا وقت آجائے۔

لَیَجِدَنَّ لَهَا رَوۡحًا۔ وہاں راحت و آرام پائیں گے

اَلرَّوۡحَةُ وَالۡغَدۡوَةُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) ایک بار شام کو یا ایک بار صبح کو جانا، یا آنا جانا۔

فَیُرِیۡحُهُمَا لَبَنُ مَنۡحَتِهِمَا۔ وہ دودھ جو میں نے دیا ان کو پلا کر آرام دے۔

یَا مُرۡتَاحُ۔ (بمعنی یا مرحوم) اللہ کا ارتیاح (یعنی اس کی رحمت)۔

زَکَا رُوۡحًا وَجِسۡمًا۔ آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک (جسم کی پاکی شق صدر سے ہوئی)۔

لَوۡ رَاَیۡتَنَا وَاَصَابَتۡنَا السَّمَاءُ لَحَسِبۡتَ اَنَّ رِیۡحَنَا رِیۡحُ الضَّاٰنِ۔ اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی سی بو اس لباس میں سے آتی)۔

فَیَخۡرُجُ کَاَطۡیَبِ رِیۡحِ الۡمِسۡكِ۔ پھر مومن کی روح ایسی (معطر) نکلتی ہے جیسے مشک کی عمدہ ترین خوشبو (عالم ارواح میں مومن کے دم سے خوشبو پھیل جاتی ہے)

اَلرَّیۡحَانُ الۡمَشۡمُوۡمُ یُؤۡتٰی بِهٖ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ مِنَ الۡجَنَّةِ فَیَشَمُّهٗ فَیَقُوۡلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ۔ (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے، میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)۔

مَنۡ رَاحَ اِلَی الۡجُمُعَةِ مِنۡ اَوَّلِ النَّهَارِ۔ جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لئے جائے۔

اَرۡوَاحُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِیۡ رَوۡضَةٍ کَهَیۡئَةِ الۡاَجۡسَادِ فِی الۡجَنَّةِ۔ مومنوں کی روحیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں۔

اِنَّ الۡاَرۡوَاحَ فِیۡ صِفَةِ الۡاَجۡسَادِ فِیۡ شَجَرَةٍ مِّنَ الۡجَنَّةِ تَتَسَائَلُ وَتَتَعَارَفُ۔ (مومنوں کی) روحیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال و جواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالم برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) (دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھریوں میں رہتی ہیں، وہاں کا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے (اور جو کوئی شخص دنیا ان کے پاس آتا ہے، اس کو پہچان لیتا ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی روح

Marfat.com

کو دیکھے تو کہدے گا یہ فلاں شخص ہے)۔

اَلْاَرْوَاحُ اِذَا فَارَقَتِ الْاَبْدَانَ تَکُوْنُ کَالْاَحْلَامِ الَّتِیْ تُرٰی فِی الْمَنَامِ فَھِیَ اِلٰی عِقَابٍ اَوْ ثَوَابٍ حَتّٰی تُبْعَثَ۔ جب رُوحیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو اُن کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک اُن کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ ہے کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پر دوسرے لوگوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مُردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب ہوتا رہتا ہے)۔

اِنْ کَانَ الْمَاءُ قَاھِرًا لَھَا لَا یُوْجَدُ مِنْهُ الرِّیْحُ اگر پانی اس پر غالب آئے اُس میں بُو نہ آتی ہو۔

اَلْاَرْوَاحُ خَمْسَةٌ رُوْحُ الْقُدُسِ وَرُوْحُ الْاِیْمَانِ وَرُوْحُ الْقُوَّةِ وَرُوْحُ الشَّھْوَةِ وَرُوْحُ الْبَدَنِ۔ رُوحیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح، دوسرے ایمان کی، تیسرے قوت کی، چوتھے شہوت کی، پانچویں بدن کی۔

اِذَا زَنَی الزَّانِیْ فَارَقَهٗ رُوْحُ الْاِیْمَانِ۔ جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے۔

فَاِذَا اَقَامَ عَادَ اِلَیْهِ رُوْحُ الْاِیْمَانِ۔ جب زنا کر کے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوْحُ الْاِیْمَانِ۔ جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بلا عذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اُس میں سے ایمان کی رُوح نکل جاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اَجْسَادَنَا مِنْ عِلِّیِّیْنَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شِیْعَتِنَا مِنْ عِلِّیِّیْنَ وَخَلَقَ اَجْسَادَھُمْ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اہل بیت کرام) کے بدن علیین سے پیدا کئے اور رُوحیں اس کے بھی اُوپر سے اور ہمارے گروہ (محبین اہل بیت) کی رُوحیں علیین سے بنائیں اور ان کے بدن اس کے نیچے سے۔

یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ خَلَقْتُكَ وَعَلِیًّا نُوْرًا یَعْنِیْ رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَیْکُمَا فَجَعَلْتُھُمَا وَاحِدَةً۔ اے محمدؐ میں نے تجھ کو اور علی رض کو ایک نور بنایا یعنی روح بغیر بدن کے، پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَیْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے روحوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَیْرُ نِسَائِکُمُ الطَّیِّبَةُ الرِّیْحِ۔ بہتر عورت تمھاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَیَّبَ اللّٰهُ رِیْحَكَ وَرُوْحَكَ۔ اللہ تیری بو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ۔ آرام استراحت اور تعطیل۔

اَلْخِضَابُ یَطْرُدُ الرِّیْحَ مِنَ الْاُذُنَیْنِ خضاب کانوں سے ہوا کو نکال دیتا ہے (یعنی بادی کو)

لِلرِّیْحِ رَاْسٌ وَجَنَاحَانِ۔ ہوا کا ایک سر ہے دو بازو (پنکھ) ہیں۔

رِیَاحٌ۔ حضرت علی رض کا غلام تھا۔

اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ (یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب ہوں

رَوْحٌ۔ کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل شگفتہ ہو جائے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِی الْیَقِیْنِ وَالرِّضَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے چین اور آرام، یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

اِنَّ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلتَّھَجُّدُ بِاللَّیْلِ وَاِفْطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْاِخْوَانِ۔ تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں۔ رات کو تہجد پڑھنا، روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

Marfat.com

رَیْحَانٌ - ہر خوشبودار گھانس اور ایک مخصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَیْحَانَتَیَّ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سونگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔

رَاحٌ۔ شراب کو کہتے ہیں۔

مِرْوَحَۃٌ۔ پنکھا۔

مُسْتَرَاحٌ۔ مخرج، پاخانہ اور راحت وآرام کا مقام۔

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِیَۃً اَوْ مُسْتَرَاحًا لَقِلْنَا۔ اگر ہم ظروف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو ذرا سو رہتے۔

اِسْتَرْوَحَ بمعنی اِسْتَرَاحَ یعنی آرام کیا۔

اَلْمَرِیْضُ یَسْتَرِیْحُ اِلٰی کُلِّ مَا اُدْخِلَ بِہٖ عَلَیْہِ۔ بیمار کے پاس جو چیز (بطور تحفہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے)۔

مَنْ کَانَ مُؤْمِنًا اِسْتَرْوَحَ اِلٰی ذٰلِکَ۔ جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔

اَلتَّلَقِّیْ رَوْحَۃٌ۔ قافلہ والوں سے جاکر ملنا (جس سے دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک منزل تک ہے یعنی چار فرسخ تک اس سے دور پر اگر جاکر ملے تو اس کو جلب کہیں گے)۔

رَوْحَاء۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چالیس میل پر۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَھُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِّنَ الرَّوْحَانِیِّیْنَ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا، اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتا ہے۔

اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ فَلَا تُؤَخِّرْ لِشَیْءٍ صَلِّھَا وَاسْتَرِحْ مِنْھَا فَاِنَّھَا دَیْنٌ۔ جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کی ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کر بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)۔

لَا تَعْدِلْ بِھِنَّ عَنْ نَبْتِ الْاَرْضِ اِلٰی جَوَادِ الطُّرُقِ فِی السَّاعَۃِ الَّتِیْ تُرِیْحُ وَتَغْنِقُ۔ (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کو) گھانس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا، ان کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے کے وقت میں) (بعض نے اس حدیث میں تصحیف کی ہے اور تَغْنِقُ کو تَغْبِقُ پڑھا ہے غَبُوْقٌ سے جو شام کے وقت شراب پینے کو کہتے ہیں اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی ہے)۔

مَنْ یُّطِیْقُکَ وَاَنْتَ تُبَارِی الرِّیْحَ۔ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کر سکتا ہے آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جود وسخا میں)۔

رَوْدٌ یا رِیَادٌ۔ طلب کرنا، ڈھونڈنا، کسی چیز کی تلاش میں گھومنا۔

یَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَیَخْرُجُوْنَ اَدِلَّۃً۔ علم کی تلاش میں آتے ہیں اور راستہ بتلانے والے (ہدایت کرنے والے) بن کر نکلتے ہیں (یعنی علم حاصل کرکے بے علموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا راستہ بتاتے ہیں)۔

رَائِدٌ۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے۔

وَسَمِعْتُ الرُّوَّادَ تَدْعُوْا اِلٰی رِیَادَتِھَا۔ میں نے رائدوں کو دیکھا وہ اس کی ریادت کی طرف بلاتے ہیں۔

اَلْحُمّٰی رَائِدُ الْمَوْتِ۔ بخار موت کا پیغام لانے والا ہے (یعنی پہلے سے آکر موت کی خبر دیتا ہے)۔

اُعِیْذُکَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ وَّکُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ۔ میں تجھ کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حسد کرنے والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہے (گویا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)

اِنَّا قَوْمٌ رَادَۃٌ۔ ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور دین کا علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں۔

اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈے

Marfat.com

(جو نرم ہو راستہ سے الگ ہو، اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا تو چھینٹیں اُڑیں گی) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

رَادَ وَارْتَادَ وَاسْتَرَادَ (سب کے ایک معنی ہیں یعنی) تلاش کیا۔

مُرْتَادٌ لَنَا۔ ہمارا پیش خیمہ۔

فَاسْتَرَادَ لِأَمْرِ اللهِ۔ اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے خاوند کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا)۔

حَيْثُ يُرَاوِدُ عَمَّهُ أَبَا طَالِبٍ عَلَى الْإِسْلَامِ۔ اپنے چچا ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست کرتے تھے۔

مُرَاوَدَةٌ۔ طلبگاری، بار بار کہنا، درخواست کرنا۔

قَدْ وَاللهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ۔ میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ حضرت موسیٰؑ نے آں حضرتؐ سے شب معراج میں کہا)۔

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيرِ۔ (اے انجشہ) آہستہ لیجل شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں) نرمی کر

رُوَيْدَ۔ اسم فعل ہے۔ بمعنی مُہلت دے (اور کبھی صفت ہوتا ہے، جیسے سَيْرًا رُوَيْدًا۔ یعنی دھیمی چال۔)

رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔ شیشوں کے چلانے میں آہستگی کر (انجشہ آں حضرت کا غلام تھا۔ جو خوش آوازی سے گاتا، اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے، آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں۔ اس وقت یہ حدیث فرمائی۔ بعض نے کہا آپ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا عورتیں اس پر مفتون نہ ہو جائیں۔ جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ غنا (گانا)، زنا کا منتر ہے۔ مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ یہ گمان کہ وہ ایک غلام پر مفتون ہو جائیں، عقل سے بعید ہے)۔

فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا۔ اپنی چادر چپکے سے لے لی۔ (کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اٹھیں اور تنہائی سے ان کو وحشت ہو)

رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ۔ اپنے بعض فتوے رہنے دے (لوگوں سے بیان مت کر)۔

وَمُرَادًا لِمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا۔ تمام مخلوقات کے حشر کا مقام (اگر مُرَادًا بفتحہ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہو گا کہ "تمام مخلوقات کے حشر کا دن")

إِرَادَةٌ۔ قصد کرنا، چاہنا۔

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ لَمْ يَزَلِ اللهُ مُرِيدًا قَالَ إِنَّ الْمُرِيدَ لَا يَكُونُ إِلَّا لِمُرَادٍ مَعَهُ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِمًا قَادِرًا ثُمَّ أَرَادَ۔ (عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہے؟ انہوں نے کہا ارادہ تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مُراد بھی ہو، یوں کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علم اور قدرت والا ہے، پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام صاحب نے صفاتِ فعلیہ میں رکھا، اور وہ محدثین کے نزدیک حادث ہیں)

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

رُودِسُ۔ ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے، بعض نے رَوْدَسُ یا رُوذُسُ پڑھا ہے۔

رَوْزٌ۔ امتحان کرنا، جانچنا، آزمانا، اندازہ کرنا۔

تَرْوِيزٌ۔ ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا۔

رَازٌ۔ مستری معماروں کا سردار۔

رَازِيٌّ۔ نسبت ہے رے کی طرف، امام فخرالدین رازی بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریا بڑے حاذق طبیب گزرے ہیں۔

مَرَازٌ یا مَرَازَةٌ۔ مقدار، وزن۔

يَرُوزُكَ وَيَسْأَلُكَ۔ صدقات اور خیرات میں تیرا امتحان لیتا ہے، تجھ کو آزماتا ہے، تجھ سے طلب کرتا ہے۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)

رُزْتُ مَا عِنْدَ فُلَانٍ۔ اس کے پاس جو تھا اس کو میں نے آزما لیا۔ معلوم کر لیا۔ اندازہ کر لیا۔

فَاسْتَصْعَبَ فَرَازَهُ جِبْرِيلُ بِأُذُنِهِ۔ براق نے

Marfat.com

پر اتفاق کریں، اس کو ٹھہرالیں۔

اِسْتَرَاحَ۔ کشادہ ہوا۔

مُسْتَرِیْحٌ۔ کشادہ خوش۔

قَدْ جَمَعَ عَلَیْہِ الرَّائِضَۃَ۔ اچھے، تربیت یافتہ، سدھے ہوئے جانوروں کو اکٹھا کردیا۔

رَوْعٌ۔ ڈرنا، ڈرانا، پسند آنا۔

تَرْوِیْعٌ۔ ڈرانا۔

اِرْوَاعٌ۔ چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ مُحَدَّثُوْنَ اَیْ مُرَوَّعُوْنَ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ۔ یا اللہ مجھ کو ڈروں سے بےڈر کردے (یہ رَوْعَۃٌ کی جمع ہے، یعنی ایک بار ڈرنا)۔

ثُمَّ اَعْطَاھُمْ بِرَوْعَۃِ الْخَیْلِ۔ پھر اسپ سواروں کے آنے سے جو وہ ڈر گئے تھے اس کے بدل ان کو کچھ دیا۔

اِذَا شَمِطَ الْاِنْسَانُ فِیْ عَارِضَیْہِ فَذٰلِکَ الرَّوْعُ۔ جب آدمی کے رخساروں پر سفیدی آگئی تو ڈر اور بھی ہے (گویا موت کی علامت ہے)۔

کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَرَسَ اَبِیْ طَلْحَۃَ لِیَکْشِفَ الْخَبَرَ فَعَادَ وَھُوَ یَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا اِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا۔ اہل مدینہ کو ایک بار دشمن کے آنے کا، ڈر ہوا، یہ خبر سنکر آں حضرتؐ ابو طلحہ رضہ کے گھوڑے پر سوار ہوکر خبر گیری کے لئے تشریف فرما ہوئے (سبحان اللہ! اس شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا) پھر لوٹ کر آئے اور فرما رہے تھے، مت ڈرو، مت ڈرو، اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (بہت ہی تیز رفتار اور بے تکان بھاگا یہ آپ کی سواری کی برکت تھی ورنہ وہ گھوڑا سست مشہور تھا) (ایک روایت میں لَمْ تُرَاعُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ لَمْ تُرَعْ۔ فرشتے نے اُن سے (عبداللہ بن عمر رضہ سے) کہا، ڈرو نہیں (ایک روایت میں لَنْ تُرَعْ ہے اور ایک میں لَنْ تُرَاعَ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْکِبِیْ۔ میں ڈر گیا جب ایک شخص نے ناگاہ پیچھے سے میرا مونڈھا پکڑا۔

فَلَمْ یَرُعْھُمْ وَفِی الْمَسْجِدِ خَیْمَۃٌ۔ مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا، وہ اس وقت ڈر گئے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ یَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُھْرًا۔ ہم اس وقت ڈر گئے جب آں حضرتؐ یکایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے آنے کا وقت نہ تھا)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ ضُحًی۔ میں اسی وجہ سے ڈر گئی کہ آں حضرتؐ دن چڑھے ہمارے پاس تشریف لائے (یہ آپؐ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا)۔

حَتّٰی ذَھَبَ عَنْہُ الرَّوْعُ۔ یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا۔

فَارْتَاعَ لِذٰلِکَ۔ آپؐ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہوگئے)۔

مِنْ کَفِّ اَرْوَعَ فِیْ عِرْنِیْنِہٖ شَمَمٌ۔ ایک خوبصورت بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا بانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)۔

اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاھِلَۃِ الْاَرْوَاعِ۔ بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا رعب دار (یہ جمع ہے رَائِعٌ کی)۔

فَیَرُوْعُہٗ مَا عَلَیْہِ مِنَ اللِّبَاسِ۔ اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک بہشتی دوسرے بہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)۔

اَفْرِخْ رَوْعَکَ۔ اپنا خوف دور کردے۔

Marfat.com

كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ كُلَّ زِيْنَةٍ رَائِعَةٍ۔ عطار احرام باندھے ہوئے شخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو، مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو، وہی پروردگار کو پسند ہے)۔

لَا يُرَوِّعُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالنَّارِ۔ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا۔

وَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ رُوْعِيْ۔ میرے دل میں یہ بات آئی۔

غُلَامٌ اَرْوَعُ اللَّوْنِ۔ خوبصورت خوش رنگ لڑکا۔

رَوْغٌ یا رَوَغَانٌ۔ جھکنا، علیحدہ ہونا، چپکے سے کہیں جانا، مائل ہونا، پل پڑنا۔

تَرْوِيْغٌ۔ چکنا کرنا، تر و تازہ کرنا۔

مُرَاوَغَةٌ۔ کشتی کرنا، مکر و فریب کرنا، طلب کرنا۔

اِرَاغَةٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا (جیسے اِرْتِيَاغٌ ہے)

اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ حَرَّ طَعَامِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ وَاِلَّا فَلْيُرَوِّغْ لَهٗ لُقْمَةً۔ جب تم میں سے کسی کا خدمت گار (نوکر ہو یا غلام اور لونڈی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کر دے) تو کھانے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھا لے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے میں سے ایک تر بہ تر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا خود تو کھا لیا جائے، مگر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)

اِنَّهٗ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَاَلَ اُمَّهٗ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُرِيْغُهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سنا، اس کی ماں سے پوچھا یہ کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ يُرِيْغُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ۔ فلاں شخص مجھ سے یہ کام کرانا چاہتا ہے۔

خَرَجْتُ اُرِيْغُ بَعِيْرًا شَرَدَ مِنِّيْ۔ میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا۔

رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ۔ لومڑی کی حیلہ بازی۔

فَعَدَلْتُ اِلٰى رَائِغَةٍ مِّنْ رَّوَائِغِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں (بڑا راستہ چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مڑ گیا۔

رَائِغَةٌ۔ وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو۔

رَوْفَةٌ۔ رحمت اور مہربانی۔

رَوْقٌ۔ صاف ہونا، نتھرا ہوا ہونا، پسند آنا، بھلی لگنا، بڑھ چڑھ کر ہونا۔

تَرْوِيْقٌ۔ صاف کرنا، کوئی چیز فروخت کر کے اس سے اچھی خریدنا۔

اِرَاقَةٌ۔ بہانا۔

حَتّٰى اِذَا اَلْقَتِ السَّمَاءُ بِاَرْوَاقِهَا۔ جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا، وہ سب بصورتِ بارش ان سے خارج ہو گیا)۔

فَضَرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْقَهٗ۔ شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا حجرہ بنایا۔

فَيَضْرِبُ رِوَاقَهٗ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ۔ دجال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جا کر اس سے مل جائے گا۔ (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہوگا صرف ظاہر داری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گنتا ہوگا۔ وہ دجال کے ہوا خواہوں میں شامل ہو جائے گا)۔

تِلْكُمْ قُرَيْشٌ تَمَنَّانِيْ مَا لِتَقْتُلَنِيْ
فَلَا وَرَبِّكَ مَا بَرُّوْا وَمَا ظَفِرُوْا
فَاِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِيْ لَهُمْ
بِذَاتِ رَوْقَيْنِ لَا يَعْفُوْ لَهَا اَثَرٌ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انھوں نے فتح پائی، اگر میں مر گیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہوگی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت

Marfat.com

میں ذَاتِ رَوْقَیْنِ ہے یعنی سخت جنگ۔ اصل میں قرنْ کے معنی سینگ اور آفت ہے اور یہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے)

کَالثَّوْرِ یَحْمِیْ اَنْفَہٗ بِرَوْقِہٖ۔ بیل کی طرح جو اپنی ناک کو سینگ سے بچاتا ہے۔

فَیَخْرُجُ اِلَیْہِمْ رُوْقَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ پھر ان سے لڑنے کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ غُلَامٌ رُوْقَۃٌ اور غِلْمَانٌ رُوْقَۃٌ۔ یعنی، خوبصورت سُرخ سفید لڑکا یا لڑکے۔

مَضٰی رَوْقٌ مِنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ گزر گیا۔

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ یَطُوْلَ مَکْثُہٗ عِنْدَکَ فَرَوِّقْہُ

اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر۔

رَوْمٌ۔ قصد کرنا

تَرْوِیْمٌ۔ ٹھہرنا، دوسرے سے منگوانا۔

تَرَوُّمٌ۔ ٹھٹھا کرنا۔

عَلَیْکَ بِالْمَغْفَلَۃِ وَالْمَنْشَلَۃِ وَالرَّوْمِ۔ تجھ پر لازم ہے عنفقہ (ڈاڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے اوپر ہوتا ہے) اور انگشتری کا مقام (جہاں پر چھنگلی میں انگوٹھی رہتی ہے) اور کان کی لَو (یعنی وضو کرتے وقت اُن پر پانی پہنچنے کا خیال رکھ)۔

بِئْرِ رُوْمَۃَ۔ مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمان رضی نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار درہم کو آپ نے خریدا۔ اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول بھی اس میں پڑنے دے، تو اس کے لئے بہشت ہے)۔

رُوْمَۃٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں دُوْمَۃٌ ہے یعنی دومۃ الجندل)۔

صَاحِبُ الرُّوْمِیَۃِ۔ رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم کے ملک میں، کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دور چوبیس میل تھا)۔

رُوْمٌ۔ نصاریٰ (اس کا مفرد رُوْمِیٌّ جیسے زَنْجٌ اور زَنْجِیٌّ میں زنج جمع ہے اور زنجی مفرد)۔

وَبِعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ۔ اور تیرے عزت کے وسیلہ سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت کسی اور کو ملنا محال ہے۔ بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے۔ تیری عزت کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا۔)

مَرَامٌ۔ مقصد۔

رُوْمَانٌ۔ وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا۔

رَوْنَقٌ۔ چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی۔

رِوَایَۃٌ۔ بات کو نقل کرنا، اُٹھانا، بُننا، پانی لانا، باندھ دینا۔

رَیٌّ اور رِیٌّ اور رِوًی۔ جُھک کر پینا۔

تَرْوِیَۃٌ۔ غور اور فکر کرنا۔ روایت پر برانگیختہ کرنا۔

رَاوِیْ۔ حدیث کا نقل کرنے والا۔

رَاوُوْنَ اور رُوَاۃٌ۔ راوی کی جمع ہے۔

اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَمَّی السَّحَابَ رَوَایَا الْبِلَادِ۔ آں حضرت صلعم نے ابر کا نام شہروں کا پانی اُٹھانے والا رکھا (اصل میں رَوَایَا جمع ہے رَاوِیَہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لاد کر لاتا ہے اور رَاوِیَہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)۔

فَاِذَا ھُوَ بِرَوَایَا قُرَیْشٍ۔ ناگاہ اس کو قریش کے پانی لانے والے اونٹ ملے۔

شَرُّ الرَّوَایَا رَوَایَا الْکِذْبِ۔ بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں۔ یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں۔

رَوَایَا۔ دراصل رَاوِیَۃٌ کی جمع ہے (یعنی جو جھوٹی بات آدمی بنائے)

رَاوِیَۃٌ۔ بہت روایت کرنے والا۔

وَاجْتَھَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ۔ سیراب کرنے والے یا شیریں پانی کو جو چھپا ہوا تھا انھوں نے کھول دیا۔ (یہ جملہ حضرت عائشہؓ نے حضرت صدیقؓ کی تعریف میں کہا)

اِذَا رَاَیْتُ رَجُلًا ذَا رُوَاءٍ طَمَحَ بَصَرِیْ اِلَیْہِ۔

Marfat.com

جب میں کوئی قبول صورت یا تر و تازہ (توانا و تندرست) مرد دیکھتی تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی۔

كَانَ يَأْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِيضَةٍ عِقَالًا وَرِوَاءً۔ ہر زکوٰۃ کے ساتھ (صاحبِ مال سے) ایک پاؤں باندھنے کی رسّی اور ایک وہ رسّی لیتے جس سے دو اونٹ ملا کر باندھے جاتے ہیں۔

رِوَاءٌ۔ ازہری نے کہا اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کستے اور باندھتے ہیں اور جس رسّی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اِس باندھنے کے عمل کو قَرَنٌ اور قِرَانٌ کہتے ہیں۔

وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَأْتُهَا۔ میرے پاس ایک ڈول تھا یا چھاگل تھی، اُس پر ایک چیتھڑا تھا جس میں نے اُس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْ رَوَيْتُهَا ہے اور نہایہ میں ہے کہ یہی صحیح ہے) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ،

رَوَيْتُ الْبَعِيرَ۔ میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی)

كَانَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ۔ آٹھویں تاریخ حج کی لبیک کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی پلا کر سیراب کرتے)۔

لَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز کے ملک سے ایسا بندھ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں رہ جاتی ہے (وہاں پناہ لیتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)۔

أُرْوِيَّةٌ۔ پہاڑی بکری (اس کی جمع أَرْوَى آتی ہے)۔

رِوَايَةٌ۔ یہ حدیث آں حضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)

يَرْوُونَ فِيهَا۔ اس میں پانی پیتے اور پلاتے تھے۔

رَاوِيَةٌ۔ مشک (یہ معنی اس مناسبت سے ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے۔ مگر بعض نے اِس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اُونٹ کے کئے ہیں)۔

حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ۔ یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب جھک کر پانی پی لیا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَوَيْتُ عَلَى الْبَعِيرِ۔ میں نے اونٹ پر پانی لا کر پلایا۔

رَوِيْتُ رِيًّا۔ میں پانی سے سیر ہوا۔

رَوَيْتُ مِنَ الشِّعْرِ۔ میں نے شعر کو روایت کیا۔

نَزَحَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْوِي۔ پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)۔

يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آں حضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بواسطہ)

رِوَايَةً عَنْ رَبِّهِ۔ یہ حدیث آں حضرتؐ نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ کے بغیر، جس کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں)۔

أَرْتَوِي۔ پانی رکھتا ہوں، پینے اور وضو کرنے کے لئے۔

هُوَ أَرْوَى۔ گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (درمیان میں سانس لے لیکر) خوب سیر کرتا ہے (پیاس کو بجھاتا ہے)

حَائِمِينَ رِوَاءً۔ سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گوار پانی پر چکر لگانے والے۔

أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا (بیماریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے)

وَقَدْ رُوِيْنَا۔ ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)

رَوَيْنَا۔ ہم نے روایت کی۔

رَيَّانٌ۔ سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا۔ اور ایک راوی کا نام بھی رَيَّانٌ ہے)

بَابُ الرَّيَّانِ۔ بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ جِبْرَئِيلُ لِإِبْرَاهِيمَ

Marfat.com

تَرَوَّیَ مِنَ الْمَاءِ۔ جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا، تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بعض نے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کرو اسی وجہ سے اس کا نام یوم الترویہ ہوا)۔

فَطَفِقْتُ اَرْتَأِیْ۔ میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)

مَنْ عَمِلَ بِالرَّاْیِ وَالْمَقَایِیْسِ قَدِ ارْتَوٰی مِنْ اٰجِنٍ جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اس نے گدلے بدبودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا (کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے، اُس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اُس نے پیا، اچھے پانی کو چھوڑ دیا (یہ جناب امیرؓ کا قول ہے)

رَیّ ایک ملک ہے ایران میں اس کی نسبت رَازِیّ ہے برخلاف قیاس۔

رِیًّا یَعُقُّ بِالرِّیِّ رَبَابُہٗ۔ ایسی سیرابی عطا فرا جس کا ابر سیرابی کو لازم کرلے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)

رَدِیَّۃٌ۔ جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَدِیٌّ۔ قافیہ کا حرف اور بڑی بڑی بوندوں کا مینہ۔

اَلْجُہَّالُ یَحْزُنُہُمْ تَرْکُ الرِّوَایَۃِ۔ جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنج ہوگا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں نہیں کی (علم دین حاصل کرکے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)

رَایَۃٌ۔ قلادہ یا طوق جو کسی غلام کے گلے میں لٹکایا جائے

اَوْ یَجْعَلُ فِیْ رَقَبَتِہٖ رَایَۃً۔ (اگر غلام بھگوڑا ہو، یا اُس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اُس کے گلے میں طوق پہنائے)

اَوَّلُ مَنْ حَذَفَہٗ ابْنُ اَرْوٰی۔ پہلے جس نے اُس کو موقوف کیا (وہ) اروی کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمان رضؓ خلیفہ سویم)

اَرْوٰی۔ حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

بَابُ الرَّاءِ مَعَ الْہَاءِ

رَہْبٌ یا رَہْبَۃٌ یا رُہْبٌ یا رَہَبٌ یا رُہْبَانٌ یا رَہَبَانٌ۔ ڈرنا، خائف ہونا۔

اِرْہَابٌ۔ ڈرانا، خائف کرنا۔

تَرَہُّبٌ۔ فقیر ہو جانا۔

رَغْبَۃً وَّرَہْبَۃً اِلَیْکَ۔ تیری طرف رغبت کرکے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کرکے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِیْتُ سَنَۃً لَّا اُحَدِّثُ بِہَا رَہْبَتَہٗ۔ میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع کبیر کی) بیان نہ کر سکا۔

لَقَدْ رَہِبْتُ۔ میں ڈر گیا۔

لَارَہْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ یا لَارُہْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو نصاریٰ نے اختیار کی تھی (کہ تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشۂ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا۔ مثلاً خود کو خصی کر ڈالنا، یا گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بھبوت ملا راکھ لگانا۔ ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا، اُلٹے لٹکنا، وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی۔ ہمارے پیغمبرؐ نے صاف فرما دیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں۔ اگر ہم قدرت کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کرکے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بدبخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضروری ہے۔ اور اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اُس پر راضی، خوش اور شکر گزار رہے۔ اگر وہ ہماری سعی کو بار آور کرکے راحت و آرام عنایت فرما دیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے۔ اور اگر سعی لاحاصل

Marfat.com

رہے تو پھر بھی مشیتِ ایزدی پر انشراحِ قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور ناکامیوں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ بہرحال اپنے بندوں کا بہی خواہ ہے)۔

رُهْبَانٌ۔ تارک الدنیا فقراء سنیاسی لوگ (یہ جمع ہے رَاهِبٌ کی)

رَهْبَنَةٌ۔ درویشی۔

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي۔ تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کرلو، میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اس کے اس طرزِ عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے۔ اس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحیتیں کھپاتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے)۔

رَهْبُ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا۔

لَأَنْ يَمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِي إِلٰى رَهَابَتِي قَيْحًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر میرے پیڑو (ناف) سے لیکر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھرے۔

رَهَابَةٌ۔ وہ پٹھا جو زبان کی طرح سینے کے نشیب میں لٹکتا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَانَتِي روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

فَرَأَيْتُ السَّكَاكِيْنَ تَدُوْرُ بَيْنَ رَهَابَتِهٖ وَمِعْدَتِهٖ میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں۔

إِنِّي لَأَسْمَعُ الرَّاهِبَةَ۔ میں خوفناک حالت سن رہا ہوں

أَسْمَعُكَ رَاهِبًا۔ میں سن رہا ہوں تو خوف زدہ ہے۔

إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ۔ ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں)، آپ نے فرمایا ایسا مت کر۔

أَعْطَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيْفِيَّةَ لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدھا دین (دین قیم) جو فطرت کے موافق ہے عنایت فرمایا۔ اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحی (خواہ مخواہ ملک در ملک پھرتے رہنا ایک دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سیاحت جہاد ہے)

رُهْبَانُ اللَّيْلِ أُسْدُ النَّهَارِ۔ (مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (یعنی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)۔

رَهْبَلَةٌ۔ ایک قسم کی دوڑ۔

رَهْبَلٌ۔ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے۔

مُرَهْبِلٌ۔ جو ایسا کلام کرے۔

رَهَجٌ یا رَهْجٌ۔ گرد و غبار۔

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهَجٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامتِ دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا (دوسری روایت میں ہے کہ،

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهَجُ لَمْ يَدْخُلْهُ حَرُّ النَّارِ۔ جس آدمی کے پیٹ میں (سانس کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا) غبار جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَهَدٌ۔ خوب پیسنا۔

تَرَهْيُدٌ۔ بڑی حماقت کرنا۔

رَهَادَةٌ۔ نعمت۔

رَهْرَهَةٌ۔ وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَرَهْرُهٌ۔ سفید چمکدار ہونا۔

فَشُقَّ عَنْ قَلْبِهٖ وَجِيْءَ بِطَسْتٍ رَهْرَهَةٍ۔ آپ کا دل چیرا گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَحْرَحَةٌ تھا بمعنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔ کرمانی

حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا۔ جیسے مَدَحْتُ میں مَدَهْتُ کہتے ہیں۔ ایک روایت میں بَرَهْرَهَة ہے۔ اس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَهْسٌ۔ خوب روندنا۔

تَرَهُّسٌ۔ اضطراب، حرکت۔

اِرْتِهَاسٌ۔ بھر جانا، ہجوم کرنا، اضطراب کرنا۔

وَجَرَاثِيمُ الْعَرَبِ تَرْتَهِسُ۔ اور عرب کے قبیلے بیقرار تھے دھکم دھکا کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے تھے) (ایک روایت میں تَرْتَهِشُ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

عَظُمَتْ بُطُونُنَا وَارْتَهَسَتْ اَعْضَادُنَا۔ ہمارے پیٹ تو بڑھ گئے (پھول گئے) اور بازو لڑکھڑانے لگے (ضعف کے سبب) (ایک روایت میں اِرْتَهَشَتْ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)

رَهَشٌ۔ جانور کے دونوں ہاتھ چلنے میں رگڑ کھانا (جس کو اہلِ ہند اپنی اصطلاح میں "نیور لگنا" کہتے ہیں)۔

رَوَاهِشُ۔ جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلنے میں رگڑ کھاتی ہیں

اِرْتِهَاشٌ۔ لڑنا، لڑائی ہونا۔

فَقَطَعَ بِهِ رَوَاهِشَ يَدَيْهِ۔ (قزمان نامی ایک شخص تھا وہ اُحد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہو گیا، پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں اُس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کر لی، اِس وجہ سے اس کا خاتمہ بُرا ہوا۔ چونکہ آنحضرتؐ فرما چکے تھے کہ یہ دوزخی ہے اس کے اِس عمل سے آپ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہو گئی)۔

رَهِيْشُ الثَّرٰی۔ زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پاپیادہ ہو کر لڑنے والا۔ جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اِس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے مواقع پر اُن کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اُتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تاکہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آسکے)

رَهِيْشٌ۔ دراصل اُس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اُڑتی ہو، اور اِس وجہ سے تھم نہ سکتی ہو۔

اِرْتَهَشَ الدَّابَّةُ۔ جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَهْصٌ۔ زور سے نچوڑنا، ملامت کرنا، زور سے پکڑنا۔

اِرْهَاصٌ۔ اِصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اُس خلافِ عادت کام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ رَهْصَةٍ اَصَابَتْهُ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے، ضعف یا درد کے لئے (اصل میں رَهْصَة وہ درد ہے جو گھوڑے کے سُم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے)۔

فَرَمَيْنَا الصَّيْدَ حَتّٰى رَهَصْنَاهُ۔ ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْقِيْ مِنَ الرَّهْصَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاقِيْ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنْتَ الشَّافِيْ۔ "وہ رہصہ (یعنی ضعف ناتوانی اور ناطاقتی) کے لئے اس دُعا کا منتر کرتے تھے "یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے، تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے"۔

وَاِنَّ ذَنْبَهٗ لَمْ يَكُنْ عَنْ اِرْهَاصٍ۔ اُن کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا (بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا)۔

رَهْطٌ۔ بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَرَهُّطٌ۔ خوب زور سے کھانا۔

اِرْتِهَاطٌ۔ جمع ہونا۔

رِهَاطٌ۔ گھر کا سامان۔

رَهْطٌ۔ قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات یا دس آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو۔

رُهُوْطٌ۔ کھاؤ، بڑے بڑے لقمے اُڑانے والا۔

فَاَيْقَظَنَا وَنَحْنُ اِرْتِهَاطٌ۔ ہم کو بیدار کیا اُس وقت ہم الگ الگ جتھے تھے (مصدر فعل کے معنی میں ہے یعنی نَحْنُ فِرَقٌ مُرْتَهِطُوْنَ۔ ہم الگ الگ گروہ تھے۔

Marfat.com

فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم وَمَعَہُ الرُّھَیْطُ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپؐ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا۔

رُھَیْطٌ۔ تصغیر ہے رہط کی۔

رَھْفٌ۔ پتلا کرنا، باریک کرنا۔

اِرْھَافٌ۔ تیز کرنا۔

کَانَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ مَرْھُوْفَ الْبَدَنِ۔ عامر بن طفیل دبلے بدن کے آدمی تھے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ،

رَھَفْتُ السَّیْفَ۔ میں نے تلوار تیز کی)

فَھُوَ مَرْھُوْفٌ یا مُرْھَفٌ۔ وہ باریک اور تیز ہے۔

خَصْرٌ مُرْھَفٌ۔ باریک دپتلی کمر۔

اَرْھَفَ خَاطِرَہٗ۔ اس کا دل تنگ کر دیا

اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَہٗ بِمُدْیَۃٍ فَاَرْھَفْتُ۔ آپ نے مجھ کو ایک چھری لانے کا حکم دیا، وہ تیز کی تھی۔

اِنِّیْ لَا تُرْھَقُ الْکَلَامَ فَمَا اُرْھِفُ بِہٖ۔ میں جلدی سے بات نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں۔ یہ اصول بہت مناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات پائیدار ہوتی ہے۔ ایک روایت میں فَمَا اُزْھِفُ ہے زائے معجمہ سے یعنی، میں بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا)۔

رَھَقٌ۔ حماقت کرنا، جلدی کرنا، جماع کرنا، حرام کام کرنا، ظلم کرنا، جھوٹ بولنا، نزدیک ہونا، ڈھانپ لینا۔

تَرْھِیْقٌ۔ بدکاری کی تہمت لگانا۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ فَلْیُرْھِقْہُ۔ جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے (یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو)۔

اَرْھِقُوا الْقِبْلَۃَ۔ (نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو۔

غُلَامٌ مُرَاھِقٌ۔ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو۔

فَلَوْ اَنَّہٗ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ اَرْھَقَھُمَا طُغْیَانًا وَّکُفْرًا۔ اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

فُلَانٌ اَرْھَقَنِیْ اِثْمًا۔ فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال دیا، گناہ مجھ پر لاد دیا)

یَرْھَقُہٗ رَھَقًا۔ اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

فَاِنْ رَھِقَ سَیِّدَہٗ دَیْنٌ۔ اگر اس کے مالک پر قرضہ ہو جائے (اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے۔

اَرْھَقْنَا الصَّلٰوۃَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ۔ ہم نے نماز میں دیر کی (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا) اور ہم وضو کر رہے تھے۔

وَقَدْ اَرْھَقَتْنَا الصَّلٰوۃُ۔ نماز کا وقت ہم پر آپہنچا۔

لِمَنْ فَعَلَہٗ مُرَاھِقًا۔ جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی جب وقت تنگ ہو جائے، وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا ڈر ہو)۔

یُرْھِقُ بَعْضُھَا بَعْضًا۔ ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے۔

اِنَّ فِیْ سَیْفِ خَالِدٍ رَھَقًا۔ خالد کی تلوار میں پھرتی ہے، (جلدی اور تیزی)۔

کَانَ اِذَا دَخَلَ مَکَّۃَ مُرَاھِقًا خَرَجَ اِلٰی عَرَفَۃَ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ۔ جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (مثلاً نویں تاریخ) تو سیدھے عرفات کو چلے جاتے، بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت فوت نہ ہو جائے)

اِنَّہٗ وَعَظَ رَجُلًا فِیْ صُحْبَۃِ رَجُلٍ رَھِقٍ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت رکھنے میں (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ

فِیْہِ رَھَقٌ۔ اس میں آزادی اور بدکاری ہے) (اصل میں رَھَقٌ کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)

اِنَّہٗ صَلّٰی عَلَی امْرَاَۃٍ کَانَتْ تُرْھَقُ۔ آنحضرتؐ نے ایسی عورت پر (جنازہ کی) نماز پڑھی، جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔

سَلَکَ رَجُلَانِ مَفَازَۃً اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ بِہٖ رَھَقٌ۔ ایک میدان میں دو آدمی چلے، ایک تو عابد تھا اور دوسرا آزاد و بدکار۔

Marfat.com

فُلَانٌ مُرْهَقٌ۔ اُس آدمی کو لوگ برا بتلاتے ہیں۔ یا نادان اور احمق کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرْهِقٌ ہے معنی وہی ہیں)
حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ اَنْ لَّا يُعْرَفَ بَيْتُكَ
تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں (یعنی تو سب سے جدا جگہ بنا، کنارہ کش اور غیر معروف ہو کر رہے نہ کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھانا کھلائے، کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔
(بعض نے کہا ہے کہ:
راوی نے اس میں تصحیف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے اَنْ لَّا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ۔ یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہ پہچانے)۔
كَانَ يُرْهَقُ۔ لوگ اس کو بدکار رکھتے تھے۔
اَرْهَقَنِيْ اَنْ اَلْبَسَ ثَوْبِيْ۔ اُس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔
رَجُلٌ مُرَهَّقٌ۔ اس کے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔
رَهِقَتِ الْكِلَابُ الصَّيْدَ۔ کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس جا پہنچے)
رَهِيْقٌ۔ شراب۔
رَيْهُقَانٌ۔ زعفران۔
مُرْهَقٌ۔ جس کو قتل کے لئے پکڑ پائیں۔
فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّيْ۔ تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔
فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ۔ فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا۔
يُرْهِقُهُ بِاَعْوَامٍ دَهْرًا۔ اُس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی ہے۔
يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا رَاهَقَ الْحُلُمَ۔ جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے (گو ابھی احتلام اس کو نہ ہوتا ہو)۔
لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا لِرَهَقِهِمَا۔ اُن دونوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهِقَ الذِّئْبُ الشَّاةَ۔ بھیڑیا بکری کے پاس پہنچ گیا۔
رَجُلٌ اَرْهَقَ الصَّلٰوةَ۔ ایک شخص نے نماز میں دیر کی۔ (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)
رَهْكٌ۔ خوب پیسنا، زور سے جماع کرنا، اقامت کرنا۔
اِرْهَاكُ هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو سخت پکڑ یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں کہ:
رَهَكْتُ الدَّابَّةَ۔ یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔
رَهْكَةٌ۔ ناتوان اونٹنی۔
رُهَكَةٌ۔ وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔
رِهْمَةٌ۔ ہلکی بارش یا زور کی بارش۔
وَنَسْتَخِيْلُ الرِّهَامَ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی ہلکی بارشیں ہوں گی۔
رِهَامٌ۔ جمع ہے رِهْمَةٌ کی، یعنی بارشیں۔
مَرْهَمٌ۔ وہ دوا جو اندمال کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔
اَرْهَمَتِ السَّحَابُ۔ ابر نے ہلکا مینہ برسایا۔
رَهْمَسَةٌ۔ خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔
مُرَهْمَسٌ۔ پوشیدہ۔
اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ۔ کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور چھپکے چھپکے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔
رَهْنٌ گروی کرنا، روک رکھنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا۔
اِرْهَانٌ۔ گروی کرنا۔
كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گروی ہے (جیسے گروی کی شے مرتہن کے پاس رکی رہتی ہے اسی طرح بچہ کی بھی رہائی بدون عقیقہ کے نہیں ہو سکتی۔ امام احمد نے کہا ہے کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہوا اور وہ کم سنی میں مرجائے تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا۔ بعض نے کہا گروی ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب عقیقہ

Marfat.com

ہوا تو اس سے پاک صاف ہوا)۔

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ۔ (معنی وہی ہیں۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہو اس بچہ سے پورے طور پر فائدہ نہیں ہوتا، یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، یا اس بچہ کا نشوونما عمدہ طور پر نہیں ہوتا)۔

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ تیری گرویاں بھی دوزخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اس کی سزا سے تجھ کو نجات اور معافی عطا فرمائے۔ آدمی در اصل اپنے اعمال و افعال میں گرو ہے)۔

فُكَّ رِهَانِيْ۔ میری گروی چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات دے)

رَهَنَ صلعم دِرْعَهٗ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ۔ آں حضرت صلعم نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اس سے کچھ غلہ لیا)۔

(اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا اکثر حصہ حرام ہونے کا گمان ہو، اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں جب تک اس بات کا یقین نہ ہو کر جو مال اس سے لیا ہے وہ اس کے قبضہ میں حرام طریقہ سے آیا ہوا ہے۔ البتہ جس شخص کے کل مال کے حرام ہونے کا یقین ہو، جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو حرام کاری کی آمدنی کے سوا کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں ہے تو اس سے معاملہ کرنا درست نہیں نہ اس کی ضیافت کھانا درست ہے۔ بعض نے کہا کہ اگر ایسے شخص سے قرض لے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں یہ حرام روپیہ لے تو لینے والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا۔ کیونکہ تبدلِ ملک سے احکام بدل جاتے ہیں۔ مگر یہ قول ضعیف ہے)

اَرْهِنُوْنِيْ۔ میرے پاس گرو کر دو۔

كَيْفَ نَرْهَنُكَ۔ ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس کیونکر گرو کر دیں۔

رِهَانٌ۔ شرط کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے:۔

فَرَسَيْ رِهَانٍ۔ شرط کے دونوں گھوڑے۔

وَاَنْفُسُكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِاَعْمَالِكُمْ۔ تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں گرو ہیں۔

اَلْاِنْسَانُ رَهِيْنُ مَوْتٍ۔ آدمی موت کے پنجہ میں گرو ہے (اس سے خلاصی ممکن نہیں)۔

رَهْوٌ۔ نرم چال، بلند یا پست جگہ، جماعت لوگوں کی، تھما ہوا کشادہ، وسیع۔

نَهٰى اَنْ يُّبَاعَ رَهْوُ الْمَاءِ۔ اس نشیبی مقام کے بیچنے سے منع فرمایا جہاں لوگوں کا پانی بہہ کر جمع ہوتا ہے (کیونکہ اس کو بیچنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔

سُئِلَ عَنْ غَطَفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبَعُ مَاءً۔ آں حضرت سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا وہ ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اُجڈ ہیں)۔

لَا شُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا رُكْحٍ وَّلَا رَهْوٍ۔ صحن مشترک ہونے سے یا گلی مشترک ہونے سے یا راستہ مشترک ہونے سے، یا پیچھے کا میدان مشترک ہونے سے، یا پانی بہنے کی جگہ مشترک ہونے سے، شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا۔ (جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو۔ یہ حدیث امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کرتی ہے، جن کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے صرف شریک اور حصہ دار کو شفعہ کا حق ہے)۔

وَنَظَمَ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا۔ اس میں جہاں جہاں کشادہ کھلی جگہیں تھیں، ان کو آراستہ کیا۔

اِئْتِكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا۔ (رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا، ایک تو اسی وقت دیدیا اور دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لا کر تجھ کو دیدوں گا (یعنی ٹال مٹول کئے بغیر فوراً لا کر دیدوں گا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

جَاءَتِ الْخَيْلُ رَهْوًا۔ سوار پے درپے آن پہنچے)۔

اِذْ مَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَاتٌ۔ اس دوران میں ایک ابر (کا ٹکڑا) ان پر گزرا، جس نے پانی برسانے کی تیاری کی

Marfat.com

(گو برسا نہیں) اہل عرب کہتے ہیں کہ :
تَرَهْيَا الْقَوْمُ۔ لوگ تیار ہو گئے یعنی تَهَيَّأُوْا)۔

باب الراء مع الباء

رَيْبٌ۔ شک میں ڈالنا، شک، شبہ۔
اِرَابَةٌ۔ شک میں ڈالنا۔
دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔ اُس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو (یعنی اس کی درستی و نادرستی کا فیصلہ نہ ہو سکتا ہو) اور اُس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو (یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے، جس سے صدہا مسئلے نکلتے ہیں) (طیبی نے کہا کہ مشہور روایت یَرِیْبُكَ ہے بہ فتحہ یا)
مَكْسَبَةٌ فِيْهَا بَعْضُ الرِّيْبَةِ خَيْرٌ مِّنَ الْمَسْئَلَةِ (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ) جس کمائی میں کچھ شبہ ہو (یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال ہے یا حرام؟) وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔
عَلَيْكَ بِالرَّائِبِ مِنَ الْاُمُوْرِ وَاِيَّاكَ وَالرَّائِبَ مِنْهَا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) تم ان کاموں کو اختیار کرو جو صاف، پاک اور بلاشبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو۔ (پہلا رَائِبٌ، رَابَ يَرُوْبُ سے نکلا ہے) اہل عرب کہتے ہیں کہ :
رَابَ اللَّبَنُ۔ یعنی دُودھ جم گیا۔ بعض نے کہا رَائِبٌ وہ دُودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو۔ دُوسرا رَائِبٌ رَابَ يَرِيْبُ سے نکلا ہے۔ یعنی شک میں پڑا یا شک میں پڑتا ہے۔
اِذَا ابْتَغَى الْاَمِيْرُ الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کر دے، تو وہ رعایا کو خراب کر دے گا (اِس نامناسب رویہ کا ردِ عمل یہ ہو گا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو بُرا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جوابی طرزِ عمل کیوں اختیار نہ کریں۔ مُدعا یہ ہے کہ اربابِ اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہو کر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک، منزّا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو ملک و قوم کی خدمت میں تعاون واشتراک کی سبیل پیدا ہو سکتی ہے)۔
يُرِيْبُنِيْ مَا يُرِيْبُهَا۔ (فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے) جو چیز اس کو بُری معلوم ہوتی ہے وہ مجھ کو بھی بُری معلوم ہوتی ہے (جس بات سے اُس کو رنج اور قلق ہوتا ہے، مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے) اہل عرب کہتے ہیں کہ :
رَابَنِيْ هٰذَا الْاَمْرُ يا اَرَابَنِيْ۔ یہ کام مجھ کو بُرا معلوم ہوا (یہ حدیث آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا۔ معلوم ہوا کہ آں حضرتؐ کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مباح کام کی وجہ سے ہو)
اِنَّ الْيَهُوْدَ مَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا رَابُكُمْ اِلَيْهِ۔ (کچھ) یہودی آں حضرت صلعم کے پاس سے گزرے (تو) اُن میں سے بعض کہنے لگے کہ آں حضرت صلعم سے کچھ سوال کرو (اُن کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ اُن یہود میں سے) بعض نے کہا، نہیں تم کو ان سے کیا کام (پوچھنے کی کیا ضرورت ہے) (تو رَابٌ یہاں اِرْبٌ کے معنی میں ہے۔ کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے رَابَكُمْ بہ فتحہ با اور بصیغہ ماضی روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں مَا اَرَبُكُمْ ہے، یعنی تمہاری رائے اِس باب میں کیا ہے، پوچھیں یا نہ پوچھیں؟)
مَا رَابَكَ اِلٰى قَطْعِهَا۔ تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے (ابو موسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَا اَرَابَكَ اِلٰى قَطْعِهَا یعنی کسی چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا۔ جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے۔
كَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ۔ بعض لوگ آنحضرتؐ کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہو گئے تھے (مرتد ہونے والے تھے)
يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ۔ میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے (شک دلاتا ہے)۔

Marfat.com

بنانے والے ہو، تم اللہ تعالیٰ کی دین (عطا، روزی) ہو۔

اَمَا اِنَّہُمْ مَبْخَلَۃٌ وَّمَجْبَنَۃٌ وَّمَجْہَلَۃٌ۔ آگاہ رہو! اولاد آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے (کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے، بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے، جان بچاتا ہے، علم و ہنر حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے، جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

ھُمَا رَیْحَانَتَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دنیا میں میری روزی ہیں، چین اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محظوظ ہوتا ہوں)۔

اُوْصِیْکَ بِرَیْحَانَتَیَّ خَیْرًا فِی الدُّنْیَا قَبْلَ اَنْ تَنْھَدَّ رُکْنَاکَ۔ اے علیؓ! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آیو اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے کہا، ایک ستون آپؐ تھے۔ پھر جب حضرت فاطمہؓ گزر گئیں تو کہا، یہ دوسرا ستون تھیں۔ دونوں ریحانوں سے مراد امام حسنؓ اور امام حسینؓ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گروہ میں اٹھائے)۔

اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّہٗ۔ جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو رد نہ کرے (کیونکہ اس کے رکھنے یا لیجانے میں کوئی محنت نہیں ہے وہ ہلکی چیز ہے لہٰذا قبول نہ کرکے دینے والے کا دل دکھانا مناسب نہیں)۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَیْحَانَتَیَّ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَرَیْحَانَہٗ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)

رِیْدَۃٌ۔ مطلب، مراد۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یُرِیْدُ ابْنَ اٰدَمَ بِکُلِّ رِیْدَۃٍ شیطان ہر ایک مطلب سے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے۔

رَیْدَانٌ۔ مدینہ میں ایک محل تھا حارثہ بن سہلی کے خاندان کا

اِنَّہٗ لَمْ یُرِدْ شَیْئًا اِلَّا اَصَابَ الَّذِیْ اَرَادَ

اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کر لیا کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)

لَمْ یُرِدْ ذٰلِکَ مِنَّا۔ یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز میں دیر کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہو جائیں) (ایک روایت میں لَمْ یُرِدْ ہے بہ صیغۂ معروف۔ یعنی آپ کا مطلب یہ نہ تھا)

فَقَالَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَلَمْ یُرِدْھَا۔ آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا (یعنی نہ لینے کا) اور اس کو نہیں چاہا)۔

لَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَہٗ۔ اس کو پلانا نہیں چاہا۔

ذَاکَ اُرِیْدُ۔ میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم تم کو سنا دیا، پہنچا دیا)

اُرِیْدَ عَلٰی اِبْنَۃِ حَمْزَۃَ۔ حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لینے کے لئے مجھ سے کہا گیا۔

فَاَرَدْتُّھَا عَنْ نَّفْسِھَا۔ میں نے اس سے یہ چاہا کہ وہ خود کو مجھے دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)

تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا۔ اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو نعمتیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔

رَیْرٌ۔ ارزال ہونا، موٹا ہونا، پتلا ہونا۔

اِرَارَۃٌ۔ پتلا ہونا۔

تَرَکْتُ الْمُخَّ رَارًا۔ میں نے مغز کو پتلا چھوڑا (یعنی شدت قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دبلے ہو گئے تھے، ان کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہو گیا تھا)۔

رَیْسٌ۔ اڑ کر چلنا، غالب آنا، انتظام کرنا۔

رَیِّسٌ۔ سردار (جیسے رَئِیْسٌ ہے)

رِیِّس۔ جہاز کا کپتان۔

رَیْشٌ۔ مال اور اسباب جمع کرنا، تیر پر پیکان لگانا، کھلانا پلانا، پہنانا، مدد کرنا، مال دار بنانا۔

تَرْیِیْشٌ۔ تیر میں پر لگانا، پرندے کے پر اگنا، خرابی کے بعد خوش حال ہو جانا۔

اِرْتِیَاشٌ۔ خوش حال ہونا۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هٰذَا مِنْ رِیَاشِهٖ۔ شکر اس خدا کا یہ اس کی زینتوں میں سے ہے۔

رِیْشٌ اور رِیَاشٌ۔ جو لباس ظاہر ہو (مجمع میں ہے فاخرہ لباس، ارزانی معاش اور سامان۔)

کَانَ یُفْضِلُ عَلٰی امْرَاَۃٍ مُؤْمِنَۃٍ مِّنْ رِیَاشِہٖ۔ حضرت علیؓ مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے۔

یَفُکُّ عَانِیَهَا وَیَرِیْشُ مُمْلِقَهَا۔ قیدی کو غلامی دلاتے تھے اور مفلس کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا کرتے) اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَاشَهٗ۔ (یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)۔

اِنَّ رَجُلًا رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا۔ ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نے دولت دی تھی (ایک روایت میں رَاسَهٗ ہے سین مہملہ سے مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلرَّائِشُوْنَ وَلَیْسَ یُعْرَفُ رَائِشٌ
وَالْقَائِلُوْنَ هَلُمَّ لِلْاَضْیَافِ

یہ لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا۔ اور مہمانوں کو یوں کہنے والے، "آؤ"

هُمْ کَسِهَامِ الْجَعْبَةِ مِنْهَا الْقَائِمُ الرَّائِشُ۔ حضرت عمرؓ نے جریر سے کوفہ والوں کا حال پوچھا انھوں نے کہا، ترکش کے تیروں کی طرح کوئی تو ان میں سے سیدھا پر دار ہے (اور کوئی کج اور خراب ہے) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ ہیں)۔

اَبْرِی النَّبْلَ وَاَرِیْشُهَا۔ میں تیر کو تراشتا تھا، اُس میں پیکاں لگاتا تھا، عرب کہتے ہیں کہ،

رِشْتُ السَّهْمَ اَرِیْشُهٗ۔ میں نے تیر کو پر لگایا (یا میں پر لگاتا ہوں)۔

لَا بَاْسَ بِرِیْشِ الْمَیْتَةِ۔ مُردار کے پر میں کوئی قباحت نہیں (اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا، کیونکہ وہ پاک ہے، اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ۔ اللہ لعنت کرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلانے والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالی کرے)۔

لَا تَسْجُدْ عَلٰی رِیْشٍ یا رِیَاشٍ۔ پر یا پروں پر سجدہ نہ کر (بعض نے کہا، یہاں ریش سے عمدہ لباس مراد ہے)۔

رَیْطَۃٌ۔ نرم ملایم چادر یا اکہری چادر۔

اِبْتَاعُوْا لِیْ رَیْطَتَیْنِ نَقِیَّتَیْنِ۔ میرے لئے دو صاف ستھری چادریں (کفن کے لئے) خریدیں (انھوں نے کہا نئے کپڑوں کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مُردے کے، کیونکہ کفن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ حقدار ہیں)۔

وَمَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ رَیْطَۃٌ مِّنْ رِیَاطِ الْجَنَّةِ۔ اُن میں سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی۔

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ فَتَمَنْدَلَ بَعْدَ الطَّعَامِ بِهَا۔ کھانے کے بعد ایک کپڑا لایا گیا انھوں نے اس کو تولیہ بنایا (اس سے ہاتھ اور منہ پونچھا)

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ یَتَمَنْدَلُ بِهَا بَعْدَهٗ فَکَرِهَهَا۔ کھانے کے بعد اُن کے پاس ایک کپڑا لایا گیا، تاکہ اُس سے ہاتھ اور منہ پونچھیں (اُس کا تولیہ بنائیں) مگر انھوں نے اس کو پسند نہیں کیا

فَرَدَّ النَّبِیُّ صلعم رَیْطَةً عَلٰی اَنْفِهٖ۔ آپ نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا مجمع البحار میں ہے کہ،

رَیْطَۃٌ۔ وہ چادر جو نفیس نہ ہو۔

وَعَلَیْهِ رَیْطَتَانِ رَیْطَۃٌ مِّنْ اُرْجُوَانِ النُّوْرِ وَرَیْطَۃٌ مِّنْ کَافُوْرٍ۔ حضرت علیؓ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں ایک نور کی دوسری کافور کی۔

مُرْتَدٍ بِرَیْطَتَیْنِ۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے۔

رَیْعٌ یا رُیُوْعٌ یا رِیَاعٌ یا رَیْعَانٌ۔ بڑھنا زیادہ ہونا، پاک صاف ہونا، تڑپنا، ڈرنا، لوٹنا۔

تَرْیِیْعٌ۔ جمع ہونا۔

تَرَیُّعٌ۔ ٹھہرنا، توقف کرنا، حیران ہونا، آناجانا۔

اِسْتِرَاعَةٌ۔ حیران ہونا۔

اَمْلِكُوا الْعَجِيْنَ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ۔ آٹے کو اچھی طرح گوندھو، وہ اُن دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آٹا پسکر گیہوں سے زیادہ ہوجاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے سے)۔

لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدُّ حِنْطَةٍ رَيْعُهٗ اِدَامُهٗ (قسم کے کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مُد دیا جائے، وہ پسکر جو زیادہ ہوجاتا ہے، یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین سالن خرید سکتا ہے)۔

مَآءُنَا يَرِيْعُ۔ ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے۔

اِنْ رَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ فَقَدْ اَفْطَرَ۔ اگر قے میں سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اِنَّهَا الْمِرْيَاعُ مِسْيَاعٌ۔ یہ اونٹنی آدمی کو سفر میں لے جاکر پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے، پانی کی پوری طرح خبرگیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کرلیتی ہے (سقط نہیں ہوتی)۔

رَائِعَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت آمنہ کی قبر وہیں ہے)۔

رِیْعٌ۔ ٹیلہ، ٹبہ یا پہاڑ۔

تَرَیَّعَ السِّمَنُ۔ مٹاپا آیا اور گیا۔

مَرِیْعَةٌ۔ سرسبز زمین۔

رَیْفٌ۔ سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْیَافٌ ہے)۔

تُفْتَحُ الْاَرْيَافُ فَيَخْرُجُ اِلَيْهَا النَّاسُ۔ سرسبز اور شاداب ملک فتح ہوں گے، لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ جمع ہے رِیْفٌ کی۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات ہوں یا جہاں پر پانی ہو)۔

كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ۔ ہم گورودا[illegible] ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں ضرع تھن جانوروں کو پالنے والے، ان کا دودھ پینے والے)۔

هِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا۔ وہ زمین ہماری کھیتی باڑی اور باہر سے غلہ لانے کی ہے۔

اَنْقُلُ عِيَالِيْ اِلٰى بَعْضِ الرِّيْفِ۔ میں اپنے بال بچوں کو کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں۔

وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ۔ اور جب لوگ ایسی زمین کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بکثرت تھے، تو زیادہ شراب پینے لگے اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کی سزا بڑھادی)۔

رَیْقٌ۔ بہنا، چمکنا۔

اِرَاقَةٌ۔ بہانا۔

تَرَیُّقٌ۔ بہنا۔

رِیْقٌ۔ تھوک جو منہ کے اندر ہو[۱]، نہار منہ۔

فَاِذَا بِرَيْقِ سَيْفٍ مِنْ وَرَائِيْ۔ دفعتاً میرے پیچھے سے تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بکسرۂ با اور فتحۂ را اگر بہ فتحۂ با اور بہ کسرۂ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)۔

بَرِيْقٌ۔ چمک۔

كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ۔ (نماز کا وقت آنے سے پہلے) پانی بہادیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کرڈالتے پھر نماز کے وقت) تیمم کرلیتے۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پیشاب کرتے پھر (نماز کے لئے) تیمم کرلیتے (جب پانی نہ ملتا)۔

مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ لِيُهَرِيْقَ۔ کسی شخص کے خون کا خواہاں اس کو بہانے کے لئے (یعنی ناحق خون کرنے کا طالب)۔

اَهْرِيْقُوْهَا۔ ان ہانڈیوں کو بہادو (ان کو الٹ دو، اس میں جو کچھ ہے وہ بہہ جائے)۔

۱ جب منہ سے نکل آئے تو اس کو بزاق کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

آرَاقَ۔ بہایا (ہمزہ کو ہا سے بدل دیا ھَرَاقَ ہوا پھر ہمزہ
کو بھی لے آئے اَھْرَاقَ ہوا۔ مضارع یُھْرِیْقُ ہے)۔
یَمْسَحُ ذَکَرَکَ بِرِیْقِکَ۔ اپنے ذکر پر تھوک مل دے (وسوسہ
دفع کرنے کے لئے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی تری سمجھے
پیشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)
رَائِقٌ۔ چمکدار، بہتر، افضل اور وہ شخص جو نہار منہ ہو۔
رَیْلٌ۔ رال بہنا۔
رِیَالٌ۔ لعاب اور ایک سکہ ہے مشہور۔
رَیْمٌ۔ جھکنا، مائل ہونا، جدا ہونا، دور ہونا، اقامت کرنا۔
لَا تَرِمْ مِنْ مَّنْزِلِکَ غَدًا اَنْتَ وَبَنُوْکَ۔ کل تم اور
تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہوں (مکان ہی میں رہیں)۔
وَالْکَعْبَةِ مَا دَامُوْا۔ قسم کعبہ کی وہ جدا نہیں ہوئے
رِیْمٌ۔ بکسرۂ را ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب
لَا اَرِیْمُ عَنْ مَّکَانِیْ۔ میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا۔
فَلَمْ یَرِمْ حِمْصَ۔ ابھی اس نے حمص کو نہیں چھوڑا
تھا یا ابھی حمص میں نہیں پہنچا تھا (حمص ایک شہر کا نام ہے شام میں،
یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے یار ضغاطر کا خط پہنچا، اس کی رائے بھی
ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں حضرتؐ سچے پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد
ضغاطر تو صدق دل سے مسلمان ہو گیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے
نصرانی ہی رہا۔ امام احمدؒ نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرتؐ کو
تبوک سے لکھا کہ میں مسلمان ہوں، آپؐ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور
ظاہر میں مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)
مَرْیَمُ۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں
سے افضل ہیں۔
لَسْتُ اَرِیْمُ حَتّٰی یَقْدِمَ ابْنُ عَمِّیْ وَاَخِیْ۔ میں یہاں سے
ہلنے والا نہیں جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی (یعنی حضرت
علیؓ) نہ آ جائے۔
رَیْنٌ یا رُیُوْنٌ۔ غالب ہونا، پلید ہونا، جمنا، ڈھانپ لینا۔
اَصْبَحَ وَقَدْ دِیْنَ بِهٖ۔ صبح کی اس نے اس حال
میں کہ قرضوں نے اس کو ڈھانپ لیا ہے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ
رِیْنَ بِالرَّجُلِ رَیْنًا۔ جب وہ ایسی شکل میں پھنس جائے،
جس میں سے نکل نہ سکے)
لِتَعْلَمَ اَیُّنَا الْمَرِیْنُ عَلٰی قَلْبِهٖ وَالْمُغَطّٰی عَلٰی بَصَرِهٖ۔
تاکہ تو جان لے ہم میں سے کس کے دل پر زنگ چھایا ہے اور اس کی آنکھ
پر پردہ پڑ گیا ہے۔
هُوَ الرَّانُ۔ (مجاہد نے وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْئَتُهٗ کی تفسیر میں کہا وہ
ران ہے۔ رَانٌ اور رَیْنٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ جیسے حاب اور
عیب)۔
اِنَّ الصِّیَامَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ۔ روزہ
دار لوگ بہشت میں باب الریان سے داخل ہوں گے۔
رَیَّانُ۔ اس دروازے کا نام ہے جس کو سطر بالا میں بیان کیا گیا
یا یہ رَوَاءٌ سے نکلا ہے یعنی پانی جو آدمی کی پیاس بجھائے۔ (مطلب یہ
ہے کہ روزہ داروں نے چونکہ دنیا میں اپنے کو بھوکا اور پیاسا رکھا، تو
آخرت میں سیرابی کے دروازے سے بہشت میں جائیں گے۔ یعنی بہشت
میں پہنچنے سے پہلے سیراب کر دیئے جائیں گے)
رَیْنٌ۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ رَیْنٌ) موٹے اور کثیف پردہ
کو کہتے ہیں۔

رَیْهُقَانٌ۔ زعفران۔

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ مَّصْبُوْغٌ
بِالرَّیْهُقَانِ۔ آں حضرت صلعم ہمارے درمیان تشریف لائے، آپ
زعفران میں رنگا ہوا قمیص پہنے تھے (شاید یہ واقعہ اس سے پہلے کا
ہو جب زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے مردوں کو آپ نے
منع فرمایا۔ بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی۔ اور بعض
علماء نے نوشاہ کے لئے زعفران کا استعمال جائز رکھا ہے)۔
رَیْئَةٌ۔ آنا جانا۔
رَایَةٌ۔ جھنڈا۔
سَاُعْطِی الرَّایَةَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَرَسُوْلُهٗ۔ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور

Marfat.com

رسولؐ محبت کرتے ہیں (یہ آپؐ نے جنگِ خیبر میں فرمایا۔ ایک روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ سب صحابہؓ انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے یہ کون شخص ہے، بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علیؓ کو بلایا، ان کو جھنڈا دیا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو اُن کے ہاتھ پر فتح کرا دیا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

رَبَّيْتُ الرَّايَةَ۔ میں نے جھنڈا گاڑا۔

اَلدَّيْنُ رَايَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَجْعَلُهَا فِي عُنُقِ مَنْ اَذَلَّهُ۔ قرضہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اُس کی گردن میں پہنا دیتا ہے۔

كَرِهَ لَهُ الرَّايَةَ وَرَخَّصَ فِي الْقَيْدِ۔ جو غلام بھگوڑا ہو اُس کے گلے میں طوق ڈالنا بُرا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی۔

حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِيْ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے۔

يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ۔ اُن کے لئے پانی جوش مارے۔

يُقَيِّدُهُ اَوْ يَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهٖ رَايَةً۔ بھگوڑے غلام کے بیڑی ڈالے، یا اس کی گردن میں طوق پہنائے۔

رَيٌّ۔ ایک ملک ہے ایران میں۔ اُس کی نسبت برخلافِ قیاس، رَازِيٌّ ہے

رِيٌّ۔ خوبصورتی، اچھا منظر۔ رَايَةٌ اس داغ کو بھی کہتے ہیں، یعنی نشان کو جو بھگوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے۔

مطبوعات
میر محمد کتب خانہ
آرام باغ، کراچی
اہلِ علم میں بیحد مقبول
صحت میں بے مثل
طباعت سے مزین
قابلِ قدر نعمت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ز"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالےٰ

بہ تکمیل وتصحیح واضافہ لغات وسعی ما لا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الزاء المعجمہ

ز۔ گیارھواں حرف ہے حروفِ تہجی میں سے، حسابِ جمل میں اس کا عدد سات ہے۔

باب الزاء مع الهمزة

زَأْدٌ۔ ڈرانا۔

فَزُئِدَ۔ ڈرایا گیا۔

زَأْرٌ۔ چیخنا، چلانا (جیسے زَئِیْرٌ اور تَزْاٰرٌ ہے۔ اکثر شیر کے آواز کرنے کو کہتے ہیں۔

مَرْزُبَانُ الزَّأْرَةِ۔ جھاڑی جنگل کا رئیس۔

زَأْرَةٌ۔ جھاڑی کو کہتے ہیں، جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں کیونکہ شیر اکثر ایسے ہی مقام پر رہتا ہے۔

اِنَّ الْجَارُوْدَ لَمَّا اَسْلَمَ وَثَبَ عَلَیْہِ الْحُطَمُ فَاَخَذَہٗ وَشَدَّہٗ وَجَعَلَہٗ فِی الزَّأْرَةِ۔ جارود جب مسلمان ہو گیا تو ظالم چرواہے نے اس پر حملہ کیا، اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی میں ڈال دیا۔

باب الزاء مع الباء

زَبٌّ۔ بھرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بہت باتیں کرنے سے ہونٹوں کے کناروں پر تھوک آجانا۔

زَبِیْبٌ۔ منقیٰ۔

تَزَبُّبٌ۔ سوکھ جانا۔

اِزْدِبَابٌ۔ بھر جانا۔

زُبٌّ۔ عضوِ تناسل۔

زَبَّاءُ۔ ایک عورت کا لقب ہے، اور سخت آفت۔

زَبَّابٌ۔ منقیٰ فروش۔

یَجِیْئُ کَنْزُ اَحَدِہِمْ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ تم میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) گنجے سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا۔ اس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت خوفناک سانپ ہوتا ہے)۔

وَزَبَّبَ شِدْقَاكَ۔ تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا۔

شِدْقَانِ۔ منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملتے ہیں۔

اَنَا اِذًا وَاللّٰہِ مِثْلُ الَّتِیْ اُحِیْطَ بِہَا فَقِیْلَ زَبَابِ زَبَابِ حَتّٰی دَخَلَتْ جُحْرَہَا ثُمَّ احْتُفِرَ عَنْہَا فَاجْتُرَّ بِرِجْلِہَا فَذُبِحَتْ جب تو میں خدا کی قسم اس بجو کی طرح ہوں گا جس کو لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لئے) زباب زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا)۔

زَبَابٌ۔ ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی۔ (شاید بجو اس کو کھاتا ہوگا، جیسے ٹڈی کو کھاتا ہے)۔

کَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ مُعْضِلَةٍ قَالَ زَبَّاءُ ذَاتُ وَبَرٍ وَلَوْ سُئِلَ عَنْہَا اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَعْضَلَتْ بِہِمْ۔ عامر شعبی جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا، تو وہ کہتے یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو زباء ذات وبرہ کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرتؐ

Marfat.com

کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا)۔
زَبَبٌ۔ بہت بال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں بال اور اون دونوں جمع ہیں۔)
يَبْعَثُ أَهْلُ النَّارِ وَفْدَهُمْ فَيَرْجِعُونَ إِلَيْهِمْ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بطور ایلچی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے (کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ دُبلے اور نیچے کا جسم موٹا جیسے استسقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔
حُبْنٌ۔ جمع ہے أَحْبَنٌ کی، وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔
كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ۔ اس کا سر گویا ایک منقی ہے (سوکھا انگور، مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بیوقوف اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر خلیفۂ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہیے، اور سمع و طاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے)

زَبْزُبٌ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر۔
زَبْدٌ۔ مسکہ کھلانا، عطا کرنا، مکھن کھلانا۔
إِزْبَادٌ۔ پھین اٹھانا، جھاگ مارنا، غصہ ہونا۔
زُبَادٌ۔ ایک جانور ہے جس کی دُم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد سے نکالتے ہیں۔
إِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبَدَ الْمُشْرِكِينَ۔ ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے (اہلِ عرب کہتے ہیں۔
زَبَدَهُ يَزْبِدُهُ۔ (بہ کسرۂ با مضارع میں) اُس کو دیا اور دیتا ہے (لیکن يَزْبُدُهُ بہ ضمۂ با اس کے معنی مکھن ہیں۔
خطابی نے کہا، شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے، کیونکہ آپ نے مقوقس کا ہدیہ ماریہ قبطیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے بھیجے ہوئے خچر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومۃ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ مقوقس اور اکیدر اور نجاشی اہل کتاب تھے نہ کہ مشرک، آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تاکہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبولِ اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے، ہدیہ بھیجنے والے کی طرف دل مائل ہوتا ہے، اس کے لئے جذباتِ قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے اِن امور کو پسند نہیں فرمایا)۔
ثُمَّ أَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّيَّارِ۔ پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اڑاتا) ہوا آیا۔
زَبَدٌ۔ پھین اور کف۔
نَهَى عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ۔ مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔
أَبَى اللّٰهُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ وَطَعَامَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

Marfat.com

زُبَیْدَۃ۔ ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے، جس نے مکہ کی نہر بنوائی۔

زُبْدٌ۔ مکھن اور مسکہ۔

زُبْدَۃٌ۔ عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبَدٌ ہے)

زَبْرٌ۔ پتھر مارنا، لکھنا، جھڑکنا۔

تَزْبِرَۃٌ۔ لکھنا۔

اِزْبَارٌ۔ موٹا ہونا، بہادر ہونا۔

زِبْرٌ۔ مکتوب (اس کی جمع زُبُوْرٌ ہے)۔

زَبُوْرٌ۔ کتاب (اس کی جمع زُبُرٌ ہے)۔

وَعَدَّ مِنْهُمُ الضَّعِيْفَ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهٗ۔ اور اُن میں سے اُس کمزور کو گناہ جس میں عقل نہیں ہے (جو بُری بات سے اُس کو جھڑکے اور روکے)۔

فَزَبَرَہٗ۔ اُس کو منع کیا جھڑکا۔

اِذَا رَدَدْتَ عَلَى السَّائِلِ ثَلَاثًا فَلَا عَلَيْكَ اَنْ تَزْبُرَہٗ۔ جب تو مانگنے والے کو تین بار (نرمی سے) جواب دیدے (بھائی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چمٹ کر سلسلۂ طلب جاری رکھے تو ایسی صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا، اگر تو اس کو جھڑک دے (یعنی سختی سے منع کرے)

كَيْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ تم نے زبیر کو کیا پنیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم و ملائم اور ڈھیلا) یا باز کی طرح چالاک اور مستعد تیز رو (یہ جملہ حضرت صفیہ زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِيْ مَرَضِهٖ بِدَوَاۃٍ وَّمِزْبَرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے (اپنے مرضِ موت میں) دوات اور قلم منگوایا (اپنے خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا)

كَانَ لَهٗ جَارِيَۃٌ سَلِيْطَۃٌ اِسْمُهَا زَبْرَاءُ فَكَانَتْ اِذَا غَضِبَتْ قَالَ هَاجَتْ زَبْرَاءُ۔ احنف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبرار تھا، جب وہ غصہ کرتی تو احنف کہتے زبرار کو جوش آگیا (اصل میں زبرار احنف کی بدزبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا، زبرار کہنے لگے نہایہ میں ہے:

زَبْرَاءُ۔ تانیث ہے اَزْبَرُ کی، یہ زُبْرَۃ سے ماخوذ ہے اور ”زُبرة“ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ مُّصَدَّرٍ اَزْبَرَ۔ (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور مونڈھا خوب بڑا تھا۔

اِنْ هِيَ هَرَّتْ وَازْبَارَّتْ فَلَيْسَ لَهَا۔ اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رُوئیں کھڑے ہوگئے تب اس کو یہ نہیں ملے گا۔

زَبِيْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِيْرُ ابن عبدالرحمٰن، بہ فتحہ زا اور کسرۂ با (وہ صحابی ہیں جن کی عورت نے اُن کے نامرد ہونے کی شکایت کی تھی)

زُبَيْرُ بن عوام، عشرۂ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آں حضرت کے پھوپی زاد بھائی تھے۔)

زَبُوْرٌ۔ ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤدؑ پر اُتری تھی۔)

فِيْ زِبْرِ دَاوٗدَ۔ داؤدؑ کی کتاب میں (ایک روایت میں فِيْ زُبُرِ دَاوٗدَ ہے، یعنی ان کی کتابوں میں)۔

اَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُوْرٌ۔ جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتاب الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُنْبُوْرٌ۔ بھڑ جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ یہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کو مسخ کرکے زنبور بنا دیا کذا فی مجمع البحرین)۔

زِبْرِجٌ۔ آراستگی، زینت، سونا، ہلکا ابر جس میں سُرخی ہو۔

Marfat.com

اس کی جمع زَبَارِجُ ہے۔
مُزَبْرَجٌ۔ مزین آراستہ
حَلِيَتِ الدُّنْيَا فِي اَعْيُنِهِمْ وَ رَاقَهُمْ زِبْرِجُهَا۔ دنیا ان کی آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کو اس کی آرائش پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)
زِبْعَمٌ۔ غصے سے بات کرنے والا۔
تَزَبُّعٌ۔ غصہ کرنا، بدخلقی، سخت کلامی۔
لَمَّا عَزَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ يَتَزَبَّعُ۔ معاویہ نے عمرو بن عاص کو مصر کی حکومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت سست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)
زَوْبَعَةٌ۔ بگولا (یعنی وہ ہوا جو شکلِ ستون گرد و غبار کو اوپر لے جاتی ہے)
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو ناگاہ آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔
زَبْقٌ۔ نوچنا، قید کرنا، ملا دینا۔
اِنْزِبَاقٌ۔ داخل ہونا۔
زَابُوْقَةٌ۔ گھر کا کونہ یا چور خانہ (حدیث میں جس زابوقہ کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگِ جمل ہوئی تھی
لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ لِلْجَسَدِ مِنَ الزَّنْبَقِ۔ جسم کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔
كَانَ يَسْتَعِطُ بِالشَّلِيثَا وَالزَّنْبَقِ۔ ناک میں شلیثا اور زنبق ڈالتے تھے (شلیثا ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)۔
زِئْبَقٌ (بہ کسرۂ زائے معجمہ) ایک مشہور دوا کا نام ہے۔
لِحْيَةٌ زَبِقَةٌ یا مَزْبُوْقَةٌ۔ نچی ہوئی داڑھی اکھڑی ہوئی۔
زَبْلٌ۔ کھاد لانا (جیسے تَزْبِيْلٌ ہے)۔
زُبَالٌ۔ چیونٹی یا مکھی (جو منہ میں اٹھائے)۔
زُبَالَةٌ۔ گھر کا کوڑا کچرا، تھوڑا پانی۔

زِبْلٌ اور زِبْلَةٌ۔ گوبر لید وغیرہ۔
زَنْبِيْلٌ۔ تھیلی۔
اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَحَبَسَهَا فِي بَيْتِ الزِّبْلِ۔ ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور نکل بھاگی تو (حضرت عمر نے) اس کو کھاد اور گوبر کی کوٹھری میں قید کیا۔
نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَزْبَلَةِ۔ گھورے پر نماز پڑھنے سے آں حضرت نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا، کچرا، نجاست اور پلیدی ڈالی جاتی ہو)۔
زِبِّيْلٌ۔ زنبیل۔
زُبَالَةُ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں۔
زَبْنٌ۔ دھکیلنا، ہٹانا، پاؤں ارنا دودھ دوہنے کے وقت اور اس میوے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا نہ گیا ہو، فروخت کرنا (جیسے مُزَابَنَةٌ ہے)
نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ۔ آں حضرت نے مزابنہ سے منع فرمایا (مزابنہ یہ ہے کہ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچا جائے۔ اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل کھجوروں میں کمی یا بیشی ہو)۔
كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا۔ جیسے بڑے بڑے کچلیوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں سے (مار کر) ہٹا دیتی ہے۔
رُبَّمَا زَبَنَتْ فَكَسَرَتْ اَنْفَ حَالِبِهَا۔ کبھی دودھ دوہنے والے کو لات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)
نَاقَةٌ زَبُوْنٌ۔ وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کو لات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے۔
لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الزَّبِيْنِ۔ اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ یا پیشاب زور کر رہا ہو اور وہ روک رہا ہو۔
زَبَانِيَةٌ۔ پولیس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں کو

Marfat.com

اس میں ڈھکیل دیں گے۔

زَبُونٌ۔ خریدار، دھکڑ، آشنا۔

زَبْیٌ۔ اٹھانا، ہانک لے جانا۔

تَزْبِیَۃٌ۔ کھودنا (اہل عرب کہتے ہیں

زَبَاہُ بِشَرٍّ۔ اس پر برائی لگائی۔

زَابِیَانِ۔ دو نہریں ہیں فرات کے قریب۔

نَھٰی عَنْ مَزَابِی الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر نوحہ کرنے سے۔ مُردے کے اوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (اہل عرب کہتے ہیں

مَا زَبَاھُمْ اِلٰی ھٰذَا۔ ان کو ادھر کس نے بلایا (بعض نے کہا)

مَزَابِی جمع ہے مِزْبَاۃٌ کی یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ، بلکہ بغلی بناؤ۔ بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَرَاثِی الْقُبُوْرِ پڑھا ہے۔ یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔ سیوطی نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے۔ خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے، مرثیوں سے یہاں وہ مرثیے مراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں، جیسے جاہلیت کا رواج تھا)۔

سُئِلَ عَنْ زُبْیَۃٍ اُصْبِحَ النَّاسُ یَتَدَافَعُوْنَ فِیْھَا فَھَوٰی فِیْھَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ وَتَعَلَّقَ الثَّانِیْ بِالثَّالِثِ وَالثَّالِثُ بِالرَّابِعِ فَوَقَعُوْا فِیْھَا فَخَدَشَھُمُ الْاَسَدُ فَمَاتُوْا فَقَالَ عَلٰی حَافِرِھَا الدِّیَۃُ لِلْاَوَّلِ رُبْعُھَا وَلِلثَّانِیْ ثَلَاثَۃُ اَرْبَاعِھَا وَلِلثَّالِثِ نِصْفُھَا وَلِلرَّابِعِ جَمِیْعُ الدِّیَۃِ فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صلعم بِہٖ فَاَجَازَ قَضَاءَہٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر کا شکار کرنے کے لئے کھودا گیا (جس کو "زُبْیَہ" کہتے ہیں اوپر سے اس کو گھانس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں۔ شیر آ کر اس میں گر جاتا ہے (ہاتھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں) لوگ اس (گڑھے پر دیکھنے کے لئے) دھکم دھکا کرنے لگے کہ دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں، ایک آدمی اس میں گرنے لگا اس نے دوسرے کو پکڑا، اس نے تیسرے کو اس نے چوتھے کو، آخر چاروں اس میں گر پڑے۔ تب شیر نے ان کو پھاڑ ڈالا، وہ مر گئے۔ انھوں نے (یعنی حضرت علیؓ نے) فرمایا، گڑھا کھودنے والے پر دیت لازم ہوگی۔ پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور دوسرے کی تین رُبع، تیسرے کی آدھی، چوتھے کی سالم، اِس فیصلہ کی اطلاع آں حضرتؐ کو دی گئی۔ آپ نے حضرت علی کا فیصلہ بحال رکھا۔

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبٰی۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی ٹیلوں تک پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہوا کہ ٹیلوں تک پہنچ گیا)۔

زُبْیَۃٌ۔ ٹیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے کہا زُبٰی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے، کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لئے بلند مقامات پر کھودے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے)۔

فَقُلْتُ لَہٗ کَلِمَۃً اَزْبِیْہِ بِذٰلِکَ۔ میں نے ایک بات اس کو گھبرانے اور رنج دینے کے لئے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں:

اَزْبَیْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس چیز کو اٹھا لیا۔

زَبْیَتُہٗ۔ معنی وہی ہیں (جب کوئی چیز اٹھائی جاتی ہے تو اپنی جگہ سے سرکائی اور ہلائی جاتی ہے، ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے، تڑپ اٹھتا اور اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔)

باب الزاء مع الجیم

زَجٌّ۔ زیادتی کرنا، پھینک کر مارنا اور زُجّ سے کوچنا۔

زُجٌّ۔ وہ لوہا جو برچھے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں، کبھی کا کنارہ، تیر کی پیکان۔

زُجَاجَۃٌ۔ آئینہ۔

Marfat.com

اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ۔ آں حضرتؐ کی ابرو لمبی اور خمیدہ تھیں، (کمان کی طرح یہ زَجّ سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں)۔

زَجَّاجٌ۔ آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا)۔

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا۔ (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے ہزار اشرفیاں قرض لیں، لیکن وعدے پر قرض دینے والے تک نہ پہنچ سکا۔ بالآخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھودا، اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اُس میں رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کرکے برابر کر دیا۔ (یہ تَزْجِیْج حَوَاجِبُ سے نکلا ہے۔ یعنی ابروؤں کو برابر کرنا، بڑے اور اُٹھے ہوئے بال کتر ڈالنا۔ بعض نے کہا یہ زُجّ سے ماخوذ ہے اور مطلب یہ ہے کہ لکڑی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال کر اس کو بند کر دیا۔)

فَاَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًّا (آنحضرتؐ نے رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر گئی (یعنی جیسے زُجّ سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے۔ اسی طرح مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح لفظ جَأْزًا ہے اس کو اُلٹ کر زَأْجًا کر دیا۔ یہ جَئِزَ بِالشَّرَابِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پینے کی حالت میں اس کو پھندہ لگ گیا۔ مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشستوں کے لئے نہ بن سکا۔ ابوموسیٰ نے کہا احتمال ہے کہ رَاجًّا ہو۔ یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی۔)

زُجَّ لَاوَة۔ نجد میں ایک مقام ہے وہاں آنحضرتؐ نے ضحاک بن سفیان کو دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا تھا۔

زُجٌّ۔ ایک پانی کا بھی نام ہے جو آنحضرتؐ نے قطع کے طور پر عدار بن خالد کو دیا تھا۔

عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ۔ لکڑی اُس پر لوہے کی انی لگی تھی۔ (یعنی بھال پیکان)

لَا تُصَلِّ عَلَى الزُّجَاجِ۔ آئینہ پہ نماز مت پڑھ (کیونکہ اُس سے خشوع میں خلل ہوتا ہے۔ اسی طرح آئینہ سامنے رکھ کر بھی نماز پڑھنا بہتر نہ ہوگا۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ آئینہ نمک اور ریتی سے بنایا جاتا ہے اور نمک کھانے کی چیز ہے)۔

صَلِّ فِي جَمَاعَةٍ وَلَوْ عَلَى رَأْسِ زُجٍّ۔ جماعت سے نماز پڑھ گو برچھے کی انی پر ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز با جماعت پڑھنا لازم کرلے)۔

فَإِنْ جَاءَ بِهَا تَامَّةً وَإِلَّا زُجَّ فِي النَّارِ (جب قیامت کا دن ہوگا تو بندہ بلایا جائے گا اس سے نماز کی پرسش ہوگی) اگر اس کو پوری طرح (شرائط اور ارکان کے ساتھ) ادا کیا ہے تو خیر ورنہ وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا (دھکیلا جائیگا)۔

زَجْرٌ۔ منع کرنا، جھڑکنا، چیخنا، پھینک دینا، پرندے سے نیک یا بد فال لینا، پیشین گوئی کرنا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ زَاجِرٌ۔ جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن تمام کیا، وہ اونٹوں کو بھگانے والا ہے (صحیح رَاجِزٌ جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے)۔

فَسَمِعَ وَرَاءَهُ زَجْرًا۔ اپنے پیچھے چیخ پکار کی آواز سُنی (اونٹوں کے چلانے کی)۔

كَأَنَّهُ زَجَرَ۔ جیسے آپ نے عزل کرنے سے منع فرمایا۔ (حدیث میں جہاں زَجَرَ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد منع کرنا ہے)

كَانَ شُرَيْحٌ زَاجِرًا شَاعِرًا۔ قاضی شریح (پہلے) پرندوں سے فال لیا کرتے تھے (ان کو ایک ڈھیلا مارتے اگر وہ داہنے طرف اُڑتا تو نیک فال لیتے، اگر بائیں طرف اُڑتا تو نحوس سمجھتے، بد فالی خیال کرتے) شاعر تھے۔

ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا۔ پھر اونٹنی کو ڈانٹا اُس تیز چلایا، یہاں تک کہ آبادی کو پیچھے کر دیا (یعنی بستی کے پار نکل گئے)۔

اُزْجُرِ الشَّيْطَانَ عَنْكَ۔ شیطان کو اپنے سے دُور کر۔ (اُس کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے)۔

Marfat.com

یَزْدَجُرْد - ایران کا بادشاہ تھا اس کی تینوں بیٹیاں مسلمان قید کر کے لائے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک بیٹی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو دی گئی، اس سے سالم پیدا ہوئے، دوسری محمد بن ابی بکرؓ کو اس سے قاسم پیدا ہوئے۔ تیسری امام حسینؓ کو، اس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے۔ یہ تینوں آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔)

زَجْلٌ۔ پھینکنا، دھکیلنا، کوچنا، بہانا۔

زَجَلٌ۔ خوشی سے گانا، آواز بلند کرنا، کھیلنا۔

حَمَامُ الزَّاجِلِ۔ پیغامبر کبوتر۔

زَجَّالٌ۔ یہ "الزاجل" کا مبالغہ ہے۔

اَخَذَ الْحَرْبَةَ لِاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ فَزَجَلَهٗ بِهَا۔ آنحضرتؐ نے برچھا لے کر ابی خلف پر مارا (اس کو قتل کر دیا)

فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَلَ بِيْ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو دھکیل دیا۔

لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيْحِ۔ فرشتے بہت بلند آواز سے تسبیح پڑھ رہے تھے۔

سَحَابٌ زَجِلٌ۔ گرجنے والا ابر۔

زَنْجَبِيْلٌ۔ سونٹھ۔

مِزْجَلٌ۔ چھوٹا برچھا۔

مِزْجَالٌ۔ تیر کی لکڑی اس کو بھال پر لگانے سے پہلے۔

زَجْوٌ۔ چلانا، ہلکے سے ہنکانا، آسان ہونا، درست ہونا جیسے زُجُوٌّ اور زَجَاءٌ ہے۔

تَزْجِيَةٌ۔ نرمی کے ساتھ دفع کرنا۔

اِزْجَاءٌ۔ چلانا، ہانکنا۔

كَانَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ سفر میں لوگوں کے پیچھے رہ جاتے اور ناتوان و کمزور کو چلاتے تا کہ قافلہ سے مل جائے)

مَا زَالَتْ تُزْجِيْنِيْ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔ وہ مجھ کو برابر چلاتی اور سرکاتی رہی، یہاں تک کہ میں اس پر داخل ہوا۔

فَاَعْيَا نَاضِحِيْ فَجَعَلْتُ اُزْجِيْهِ۔ میرا پانی لانے کا اونٹ ماندہ ہو گیا میں اس کو ہانکنے لگا۔

لَا تَزْجُوْ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی ناقص ہے اور درست نہیں۔ اسی وجہ سے سورۂ فاتحہ کا ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لئے، اگرچہ جنازہ کی نماز ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَجَّيْتُهٗ فَزَجَا۔ میں نے اس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْجٰى یا مُزْجَاةٌ۔ تھوڑی چیز یا خراب کھوٹی۔

لَوْ اَنَّ سَفِيْنَةً اُزْجِيَتْ۔ اگر ایک کشتی چلائی جائے (اس کو گھسیٹیں)۔

فَتًى مُزَجًّى۔ ضعیف و ناتوان جوان۔

عَطَاءٌ قَلِيْلٌ تَزْجُوْ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَا تَزْجُوْ تھوڑی بخشش جو چل جائے، اس بہت بخشش سے بہتر ہے جو نہ چلے۔

بابُ الزاء مع الحاء

زَحٌّ۔ ہٹانا، ڈھکیلنا، جلدی سے کھینچ لینا۔

زَحِيْرٌ یا زُحَارٌ۔ پیچش ہونا۔

زَحْرَانٌ۔ بخیل (جیسے زُحْرٌ ہے)

اِذَا انْزَحَرَ۔ جب اس کو پیچش ہو۔

زَحْزَحَةٌ۔ دور کرنا، ہٹانا۔

تَزَحْزُحٌ۔ ہٹ جانا، سرک جانا۔

زَحْزَحٌ۔ دور۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا۔

تَزَحْزَحَتْ وَ تَرَبَّعَتْ فَكَيْفَ رَاَيْتَ اللّٰهَ

Marfat.com

مقصد۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل سے لوٹ کر سلیمان بن صرد سے
کہا) تم ہٹ گئے دُور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے، دیکھو اللہ
تعالیٰ نے کیا کیا۔
کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَاِنْ زُحْزِحَ (امام حسنؓ) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے
تو سورج نکلنے تک کسی سے بات نہ کرتے۔ گو لوگ ان کو وہاں سے
سرکانے اور بات کرنے پر مجبور کرتے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زَحْزَحَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
میں تیری پناہ میں آتا ہوں، ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں
دُوری کر دے۔
فَتَزَحْزَحَ لَهٗ۔ اس کے لئے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس
حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس
کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)
زَحْزَحَ نَفْسَهٗ۔ اپنے آپ کو ہٹایا۔

زَحْفٌ یا زُحُوْفٌ یا زَحَفَانٌ۔ گھسٹنا، چوتڑ کے بل
چلنا، تھک جانا (جیسے اِزْحَافٌ ہے)
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔
یا اللہ اس کو بخش دے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو۔
زَحْفٌ اور زَحْفَۃٌ۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ آدمیوں
کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے) (اہل
عرب کہتے ہیں کہ)
زَحَفَ الصَّبِیُّ بچہ گھسٹنے لگا، سرین کے بل سرکنے لگا۔
اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَزْحَفَتْ۔ اس کی اونٹنی خستہ ہو گئی،
تھک گئی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)
اَزْحَفَ الْبَعِیْرُ فَهُوَ مُزْحِفٌ۔ جب تھک کر اونٹ
رک جائے (اور)
اَزْحَفَ الرَّجُلُ۔ جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور
ماندہ ہو جائے (خطابی نے کہا صحیح اس طرح ہے
اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اُزْحِفَتْ عَلَیْهِ بہ صیغہ مجہول (اہل
عرب کہتے ہیں)
زَحَفَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ تھک گیا (اور)
اَزْحَفَهُ السَّفَرُ سفر نے اس کو تھکا ڈالا (اور)
زَحَفَ الرَّجُلُ۔ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا۔
یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ۔ اپنی سرین کے بل گھسٹتے
ہوئے چل رہے ہوں گے۔
مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّ
مِنَ الزَّحْفِ۔ جو شخص یوں کہے، میں اللہ تعالیٰ کی بخشش
چاہتا ہوں، جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ
ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا۔ میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا
ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش
دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگ
آیا ہو (جب کافر دو چند سے زیادہ نہ ہوں، تو ان کے مقابل
سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے۔ البتہ اگر دو چند
زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا۔ لیکن لڑنا اور مقابل
پر جمے رہنا افضل ہے)۔
اَنْهَاكُمْ عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ۔ میں تم کو کافر
کے مقابل میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں۔
صَلٰوۃُ الزَّحْفِ۔ لڑائی کی نماز۔

زَحْلٌ۔ تھک جانا، سرک جانا، دور ہونا، پیچھے ہو جانا۔
زُحُوْلٌ سرک جانا، دُور ہو جانا۔
تَزْحِیْلٌ اور اِزْحَالٌ۔ دُور کرنا۔
تَزَحُّلٌ۔ ہٹ جانا۔
زُحَلٌ۔ ایک ستارہ ہے سات ستاروں سیاروں میں
(چونکہ وہ زمین سے بہت دُور ہے اس لئے اس کا نام زحل
رکھا گیا)
فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یَدُقُّنَا وَیُزَحِّلُنَا
وَرَاءَنَا۔ مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے سے

Marfat.com

(مارتا تھا) اور ہٹاتا تھا (ایک روایت میں یَزْجُلُنَا ہے جیم مہملہ سے۔ یعنی ڈھکیلتا تھا، تیر مارتا تھا) (ایک روایت میں یَدُمُّنَا ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا بھگاتا تھا۔ یعنی عقب سے ہانک کے)

فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ زَحَلَ۔ (حضرت ابوموسیٰ اشعری رض کے پاس حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض آئے اُن سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابوموسیٰ رض پیچھے ہٹ گئے (حضرت عبد اللہ ابن مسعود رض کو آگے کر دیا۔ اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہو سکتا جو بدر کے غزوہ میں آں حضرت صلعم کے ساتھ شریک تھا۔)

فَلَمَّا رَاٰهُ زَحَلَ لَهٗ۔ جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسینؓ کے پہلو میں بیٹھے تھے)۔

اِزْحَلْ عَنِّي فَقَدْ نَزَحْتَنِي۔ (سعید بن مسیبؒ نے قتادہؒ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکو، تم نے مجھ کو بالکل سینچ ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ جیسے کنوئیں کا پانی کوئی کھینچ لے ایک قطرہ نہ رہے)۔

زَحْمٌ یا زِحَامٌ۔ تنگ کرنا، تنگی میں ڈال دینا۔

مُزَاحَمَةٌ۔ تنگ کرنا، روکنا۔

اِزْدِحَامٌ۔ ہجوم کرنا، تنگ ہونا۔

زَحْمَةٌ۔ بمعنی زحام۔

اَبُوْمُزَاحِمٍ۔ ہاتھی یا وہ بیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں، ترک کا نام تھا، جس نے پہلے پہل حربوں سے جنگ کی۔

كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ۔ حجر اسود اور رکن یمانی لوگوں کے ہجوم میں جاتے (گھس گھسا کر)۔

زَحَمْتُهٗ زَحْمًا۔ میں نے اس کو ڈھکیل دیا تنگ جگہ میں دبا دیا۔

بابُ الزّاءِ مع الخاءِ

[زخ] - جماع کرنا، غصہ ہونا، کودنا، پھینکنا، چلنا، گرانا چمکنا زور سے گرنا۔

زَخَّةٌ۔ عورت، غصہ، حسد۔

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُخَّ بِهٖ فِي النَّارِ۔ میرے اہل بیت کی مثال نوحؑ کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اس میں سوار نہیں ہوا) وہ دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا۔ ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر ایرے غیرے کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب ہوگا۔ اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لئے کہ ان کی محبت آں حضرتؐ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپؐ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے۔ یا اللہ ہم کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے غلاموں میں حشر کر)

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْهُ الْقُرْاٰنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ۔ قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا اس کو گردنی دے کر (دوزخ میں) ڈھکیل دے گا۔

فَزُخَّ فِي اَقْفَائِنَا۔ ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا۔ (یعنی معاویہ رض کے پاس سے۔ یہ ابوبکر صحابی نے کہا تھا)

لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزَّخَّةِ وَالنَّخَّةِ شَيْئًا۔ بکری کے بچوں اور کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے بیل یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ یہ حضرت علی رض نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی بچے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہ ہوگی۔ اور اگر بڑے جانوروں کے ساتھ بچے بھی ہوں تو گنتی میں شمار کر لئے جائیں گے، اور زکوٰۃ میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ۔ بعض نے کہا حضرت علیؓ کے مسلک میں بچوں کو گنتی میں بھی شریک نہیں کرتے)۔

اَفَلَمْ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مِزَخَّةٌ يَزُخُّهَا ثُمَّ يَنَامُ

Marfat.com

اَلْفَخْلَةَ۔ وہ شخص بامراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس سے جماع کرے۔ پھر جماع کرکے (مزے سے) سو جائے (محیط میں اس شعر کو اس طرح ذکر کیا ہے)؛

طُوبیٰ لِمَنْ كَانَ لَهٗ مَزَخَّةٌ۔ معنی وہی ہیں مَزَخَّةٌ بہ فتحہ میم اور کسرۂ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو۔

يُزَخُّ فِي قَفَاهُ حَتّٰى يُقْذَفَ بِهٖ فِي نَارِ جَهَنَّمَ اس کو گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

وَيُزَخُّ زَخِيْخًا۔ (اگر حضرت علی رضؓ کا دشمن فرات پر آئے) اُس کا پانی دونوں کناروں تک آگیا ہو اور زور سے اُچھلا جا رہا ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پیئے پھر الحمد للہ کہے جب بھی وہ پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون یا شور)۔

زَخَرٌ۔ جوش مارنا، موج مارنا، بلند ہونا، لمبا ہونا، فخر کرنا بھر دینا، خوش کرنا، اُڑا دینا، موٹا کرنا، آراستہ کرنا۔

مُزَاخَرَةٌ۔ بہ معنی مفاخرۃ۔

تَزَخُّرٌ۔ جوش مارنا۔

فُلَانٌ زُخْرٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ زَاهِرٌ۔ وہ ایک دریا ہے موج مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا۔

فَزَخَرَ الْبَحْرُ۔ سمندر موج مارنے لگا۔

زَخَّارٌ۔ کثرت امواج کے لئے بطور مبالغہ استعمال ہوتا ہے۔

زَخْرَفَةٌ۔ آراستہ کرنا، زینت دینا، خوبصورت کرنا، پورا کرنا، سونے کا ملمع کرنا۔

زُخْرُفٌ۔ سونا (طلاء) زینت۔

زُخْرُفُ الْكَلَامِ۔ وہ باتیں جو بظاہر چرب اور عمدہ ہوں لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط۔ جیسے الف لیلہ اور قصہ امیر حمزہ، بوستانِ خیال اور فسانۂ آزاد وغیرہ۔

لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ حَتّٰى اَمَرَ بِالزُّخْرُفِ فَنُحِّيَ۔ آں حضرت صلعم کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے کہ آپ کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی سے بنائے گئے تھے میٹ نہ دیئے گئے۔

نَهٰى اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ۔ مسجدوں کو سونا چڑھا آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں خلل ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے۔ افسوس کہ اس حدیث کے خلاف مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش ونگار اور سونے کا پانی پھیرنا شروع کر دیا ہے۔ مدینۂ منورہ کی مسجد نبوی میں بھی دیواروں پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے۔ حالانکہ آں حضرتؐ نے اس کی وجہ سے کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اُس کو مٹا نہ دیا۔ اصل یہ ہے کہ مسجد کو جھاڑ پونچھ کر صاف سادہ رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح ضرورت کے موافق اُس میں روشنی کرنا چاہیئے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش ونگار کرنا یا سونے کے پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب منع ہے کیونکہ اسراف میں داخل ہے۔ جو روپیہ اِس واہیات میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کو ثواب تو کجا اور گناہ ہوتا ہے وہ روپیہ غریبوں اور محتاجوں کی پرورش اور دوسرے مفید کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)

لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ تم بھی مسجدوں کو اس طرح آراستہ کروگے، جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (یہ آں حضرتؐ نے پیشین گوئی فرمائی جو سچ ہوئی۔ مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا خیال چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب وزینت کو مایۂ افتخار سمجھنے لگے)

لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اس کے لئے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے وہ آراستہ کر دے۔

فَلَنْ تَاْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرُفٍ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهٗ۔ (آنحضرتؐ نے جب عیاش بن ابی ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھسپھسی دبی وزن

...لی، ہو جائے گی (اُن کی کوئی دلیل نہیں چلنے کی) اور ملمع ...ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب بتائیں ...) پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے گی (اُن کا مکر فریب کھل جائے گا)۔

کُلُّ حَدِیْثٍ لَا یُوَافِقُ کِتَابَ اللّٰہِ فَھُوَ زُخْرُفٌ جو ...ث اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو) وہ ملمع ہے ظاہر میں اچھی اندرونی طور پر خراب اور بے حقیقت۔ مطلب یہ ہے قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات ہو گو اس کا کہنے والا کتنا ہی ...شخص ہو وہ لغو اور واہی گوز شتر ہے)

اِنَّ الْجِنَانَ لَتُزَخْرَفُ۔ بہشت کے باغ آراستہ کئے ...ئے جاتے ہیں۔

زُخْرُبٌ۔ موٹا، زور آور، پُرگوشت۔

وَاَنْ تَتْرُکَہٗ حَتّٰی یَصِیْرَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ زُخْرُبًا خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَکْفَأَ اِنَاءَکَ وَتُوَلِّہَ نَاقَتَکَ (اس بچہ کو چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا ...زہ پرگوشت ہو جائے تو یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا کر دے (اس کی ماں کا دودھ بچہ کے غم ...یا سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو نہ دیکھنے ...سے دیوانی ہو جائے)۔

زُخْمٌ۔ ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب۔

بابُ الزاء مع الراء

...رْبٌ بکریوں کا کٹھرہ بنانا، بکریوں کو کٹھرے میں گھسیڑنا، ...نا۔

تَزَرُّبٌ۔ شرارت اور سرکشی کرنا۔

فَاَخَذُوْا زِرْبِیَّۃَ اُمِّیْ فَاَمَرَبِھَا فَرُدَّتْ۔ انہوں ...میری ماں کی چادر چھین لی۔ پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی، ...نے کہا زِرْبِیَّۃ یا زُرْبِیَّۃ عمدہ رنگ برنگ کا بستر یا ...مسند جس کے حاشیہ پر سرا ہو۔ اس کی جمع زَرَابِیُّ ہے)۔

وَیْلٌ لِلزَّرْبِیَّۃِ قِیْلَ وَمَا الزَّرْبِیَّۃُ قَالَ الَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَ عَلَی الْاُمَرَاءِ فَاِذَا قَالُوْا شَرًّا اَوْ شَیْئًا قَالُوْا صَدَقَ۔ زربیہ کی خرابی ہے۔ لوگوں نے پوچھا زربیہ کون لوگ ہیں۔ کہا وہ لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں) کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بُری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے ہیں "بجا درست، سچ فرمایا۔ ہاں میں ہاں ملانے والے خوشامدی۔ خدا کی مار ان پر، ان ہی لوگوں نے تو ہمارے مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا، ان کو کہیں کا نہ رکھا نہ دین کا نہ دُنیا کا۔ مسلمانی کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں، خواہ اس کا کہنے والا کوئی ہو) مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی بجز نواب سر وقار الامراء مرحوم کے جو حیدرآباد دکن کی وزارتِ عظمیٰ پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور تگ و دو کے محض تقدیراتِ ایزدی سے حاصل ہوئی جب میں پہلی بار ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر جلوہ فگن ہیں اور ان کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے یہ تحقیر گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ وہاں بیٹھ کر میں نواب صاحب کی باتیں سنتا رہا۔ جہاں نواب صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلی، بس ان مصاحبوں نے بجا اور درست پیر و مرشد کی آواز بلند کی۔ یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یا اللہ اِن خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ۔ کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات ماننے کے قابل ہے معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا ہم کو تو اللہ اور رسول ؐ کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی۔ آں حضرت ؐ فرماتے ہیں۔ ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ

Marfat.com

ہے کہ کسی نواب یا امیر یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے
تمام سلطنتیں مشروطہ یعنی پارلیمینٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ
سلامت شاہِ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھا دیئے گئے ہیں،
وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ اسلام ایسی ہی خلافت اور
حکومت سے شروع ہوا تھا۔ ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور
مشورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی
فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا)۔

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ۔ وہ کٹہرے اور
آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ ہے کہ گھر ہی
میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں
ہے)۔

مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَیْرٌ مِّنْ مُحَادَثَةِ
الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِیِّ۔ عالم سے گھورے کچرے پر باتیں کرنا بہتر
ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے۔

زُرْبِیُّ۔ ایک شخص کا نام ہے۔

زَرْدٌ۔ گلا گھونٹنا، زرہ بنانا، نگل جانا۔

زَرَدٌ۔ زرہ۔

زَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا۔

زَرَدِیَّةٌ۔ زرہ

اَنْ یَّزْدَرِدَ رِیْقَهٗ۔ اپنا تھوک نگل جائے۔

اِزْدِرَادٌ۔ نگل جانا۔

زَرٌّ۔ گھنڈیاں باندھنا، جمع کرنا، ہانک دینا، کاٹنا، نوچنا،
کونچنا، روشن ہونا، عقل بڑھنا۔

اِزْرَارٌ۔ گھنڈیاں لگانا۔

زِرٌّ۔ گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ چھپرکھٹ کی گھنڈی کی طرح۔
(ایک روایت میں رِزِّ الْحَجَلَةِ بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ
آیا ہے۔ یعنی چکور کے انڈے کی طرح۔ نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید
اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی
کہ آں حضرت کی مُہرِ نبوت دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک
لال بتوڑی (رسولی) کی طرح تھی۔ کبوتر کے انڈے کے برابر)۔

یَزُرُّهٗ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ۔ اس کے دونوں کناروں کو اٹکا
دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی۔

اَقْبِیَةٌ مُّزَرَّرَةٌ۔ گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک
روایت میں مُزَرَّدَةٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرْدٌ سے ہے
بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا۔)

کَانَ لَهٗ اَزْرَارٌ فِیْ کُمَّیْهَا۔ اس کی آستین میں
بھی گھنڈیاں تھیں۔ (وہ اپنا ہاتھ بھی کھل جانا پسند نہ کرتی تھیں
اس قدر ستر کا خیال تھا)۔

نَعَمْ وَاَزْرِرْهٗ۔ ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی
لگا لے (تا کہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)۔

وَاِنَّهٗ لَعَالِمُ الْاَرْضِ وَزِرُّهَا الَّذِیْ
تَسْکُنُ اِلَیْهِ۔ حضرت علی رض زمین کے عالم تھے اور اس کے
دل کی ہڈی جس سے وہ قائم رہتی تھی۔
زِرٌّ۔ بہ کسرۂ زا ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے ٹھہرا رہتا ہے
(مطلب یہ ہے کہ زمین ان کے علم و فضل کی وجہ سے برقرار تھی۔ یہ
حضرت ابوذر غفاری رض یا حضرت سلمان فارسی رض نے حضرت علی رض کی
تعریف میں کہا (سبحان اللہ حضرت علی رض سپاہ گری اور بہادری
میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم و فضل میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے)
ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)۔

مَا فَعَلَتْ اِمْرَاَتُهُ الَّتِیْ کَانَتْ تُزَارُّهٗ وَتُمَادُّهٗ
اس کی عورت کہاں گئی جو اس کو کاٹتی اور بل دیتی تھی (یعنی اس
پر قابو یافتہ تھی) (اہل عرب کہتے ہیں کہ :-

حِمَارٌ مِّزَرٌّ۔ گدھا بڑا کاٹنے والا۔

زَرِیْرٌ۔ ذہین، ذکی۔

زَرْعٌ۔ کھیتی کرنا، ہل چلانا، بڑھانا۔

تَزْرِیْعٌ۔ ظاہر ہونا۔

اِزْرَاعٌ۔ کھیتی لمبی ہونا۔

Marfat.com

تَزَرُّعٌ۔ جلدی کرنا۔

اِزْدِرَاعٌ۔ کھیتی کرنا۔

زَارِعٌ یا مُزَارِعٌ۔ کاشتکار، کسان، دہقان۔

زِرَاعَةٌ۔ کھیتی کرنا۔

زَرَّاعَةٌ۔ وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَلَّاحَةٌ جہاں نمک پیدا ہو)

زَرَّاعَاتٌ۔ "زَرَّاعَةٌ" کی جمع ہے۔

اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا۔ زمین یا تو خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دو وہ کھیتی کرے (اس سے کچھ مت لو) یا خالی رہنے دو۔

مُزَارَعَةٌ۔ یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی کے لئے دے اِس شرط کو منظور کرا کے کہ، آدھی یا تہائی یا چوتھائی پیداوار میں لوں گا۔ باقی تم لے لینا۔ اِس قسم کا معاملہ اگر درختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں۔

اَكْثَرُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا۔ سارے مدینہ والوں میں زیادہ کھیت رکھنے والے۔

لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔ اپنے بھائی (مسلمان کو بلاعوض) کھیتی کے لئے دے۔

اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ۔ یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا ہو)۔

مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ۔ پیاز کے کھیت پر گزرے۔

هُمُ الزَّارِعُوْنَ كُنُوْزَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ۔ کاشتکار لوگ اللہ کے خزانے اس کی زمین میں بوتے ہیں۔

مَا فِي الْاَعْمَالِ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ۔ کھیتی سے بڑھ کر (دنیا کے) کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام پسند نہیں ہے۔

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا زَرَّاعًا اِلَّا اِدْرِيْسَ فَاِنَّهٗ كَانَ خَيَّاطًا۔ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا بجز حضرت ادریسؑ کے کہ وہ درزی تھے (دوسری روایتوں میں ہے۔ حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے، حضرت داؤدؑ لوہار تھے۔ غرض ان حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور غلامی کرنے میں عزت سمجھے

مَا مِنْ رَجُلٍ يَزْرَعُ زَرْعًا اَوْ يَغْرِسُ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ بَهِيْمَةٌ اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً۔ جو آدمی کھیت بوئے یا درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو بونے والے اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ۔ جو کوئی دوسرے کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے۔

مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ۔ مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو۔ (یعنی مزارعت، اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)

زَرْفٌ۔ کودنا، آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا، اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)۔

زَرَافَةٌ یا زُرَافَةٌ یا زُرَّافَةٌ۔ ایک جانور ہے اُس کے پیر چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ سر اونٹ کے مثل اور سینگ بیل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

اِيَّايَ وَهٰذِهِ الزَّرَافَاتِ۔ میں ان مجمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زَرَافَةٌ کی، بمعنی جماعت (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں، اس کے تشدد سے بچنے کے لئے کوئی راہ نہ سوچ سکیں)۔

كَانَ الْكَلْبِيُّ يُزَرِّفُ فِي الْحَدِيْثِ (محمد بن سائب) کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا۔ (اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے ابن عباسؓ سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کہی ہیں)۔

Marfat.com

زَرْقٌ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)۔ (جیسے زَرَقَ بہ برچھہ مارنا۔ پیچھے ڈالنا۔

زَرَقٌ۔ اندھا ہونا۔

اِنْزِرَاقٌ۔ چت لیٹنا۔

زُرَّقٌ۔ ایک شکاری پرندہ یا سفید باز۔

زَرَقٌ۔ نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے)۔

زَرْقَاء۔ آسمان (جیسے غَبْرَاء زمین۔

اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے، نیلگوں آنکھوں والے (اہلِ عرب نیلی آنکھوں کو بہت بُرا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی نصاریٰ کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں)۔

مِزْرَاق۔ چھوٹا برچھا (حربہ)

اَزَارِقَةٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ، نافع بن ازرق کے پیرو۔

زَوْرَقٌ۔ کشتی۔

زَرْقَاءُ الْعَيْنِ۔ نیلی آنکھوں والی عورت۔

زَرْقَاءُ الْيَمَامَةِ۔ ایک عورت (حذام) کا لقب تھا

زُرْمٌ۔ کاٹنا، جننا۔

زَرَمٌ۔ کٹنا، رُک جانا۔

اَزْرَمُ۔ بلی۔

بَالَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاُخِذَ مِنْ حِجْرِهٖ فَقَالَ لَا تُزْرِمُوْا اِبْنِيْ۔ حضرت امام حسنؓ نے آں حضرت پر پیشاب کر دیا، لوگوں نے (جلدی سے) اُن کو آپؐ کی گود میں سے لے لیا تو آپؐ نے فرمایا، میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَرِمَ الدَّمْعُ وَالْبَوْلُ۔ آنسو رک گئے، پیشاب رُک گیا

اَزْرَمْتُهٗ۔ میں نے اس کو روک دیا، بند کر دیا، اس کا سلسلہ کاٹ دیا۔

بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرِمُوْهُ۔ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اُس کو ہٹانے کے لئے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی، وہ موتتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اُس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا اِس حدیث سے یہ نکلا کہ پانی بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا تو اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اُس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بَدبُو بدل جائے تو اتفاقاً نجس ہے)۔

زُرْمَانِقَةٌ۔ ابنِ مسعودؓ کی حدیث میں ہے اِنَّ مُوْسٰیؑ اَتٰی فِرْعَوْنَ وَعَلَيْهِ زُرْمَانِقَةٌ۔ یعنی حضرت موسیٰؑ فرعون کے پاس آئے بالوں کا جُبّہ پہنے ہوئے! یہ لفظ عبرانی ہے یا فارسی اصل میں "اشتربانہ" تھا۔ یعنی اونٹ والے کا سامان۔

زَرْنَبٌ ایک قسم کی خوشبو یا خوشبودار بوٹی۔ بعض نے کہا زعفران۔

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ۔ میرے خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح مُلائم اور لطیف ہے اور اُس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب کی

زَرْنَقَةٌ۔ چھاگل کو مُنہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا۔ زرنوق کنوئیں پر لگانا اس سے پانی سینچنا، بہانا۔

زَرْنُوْقٌ پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے۔ کنوئیں کے مُنہ پر دونوں جانب دُو لکڑیاں یا دُو دیواریں کھڑی کرتے ہیں، ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چکر لگاتے ہیں۔ وہ گھومتا جاتا ہے تو کنوئیں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا اَدَعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزَرْنَقْتُ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں تو حج چھوڑنے والا نہیں اگر پیسہ نہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں وَلَوْ اَنْ اُزَرْنِقَ ہے۔ بعض نے کہا یہ زَرْنَقَةٌ سے نکلا ہے)۔

زَرْنَقَةٌ۔ کہتے ہیں بیع عینہ کو (بیع عینہ یہ ہے کہ ایک

...ص کو روپیہ کی ضرورت ہو اور بلا سُود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ...ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز جس کی مالیت سَو روپے سے کم ...سَو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ...ہے. پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ یا دوسرے کسی شخص کے ہاتھ نقد ...ت پر جو سَو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ...ہے. اِس صورت کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اِس ...مکروہ رکھا ہے، کیونکہ اس طریقہ کی سُود خوروں نے ایجاد کی ہے ...اور بعض صحابہ نے اِس کو جائز بھی رکھا ہے. مترجم کہتا ہے ہمارے ...زمانہ میں جواز کا فتوےٰ دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اِس زمانہ میں قرضِ ...حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ...ہوگیا ہے. دوسرے یہ کہ سُود کی حُرمت بحکمِ الٰہی برخلافِ قیاس ...ہوئی ہے اور آں حضرتؐ نے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ ...آپؐ کا وصال ہوگیا. اِس لئے جو صراحتاً نصِ شارع سے سُود ہے ...اسی کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہئے. وہ دو سُود ہیں. ایک تو چاندی ...سونا، نمک، گیہوں، جَو اور کھجور. اِن چھ چیزوں کو جب اسی ...جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سُود ہے یعنی چاندی ...کو چاندی کے بدل، اور سونے کو سونے کے بدل، گیہوں کو گیہوں کے ...بدل فروخت کریں. اگر نوع مختلف ہو، جیسے چاندی کو سونے کے ...بدل یا گیہوں کو جَو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سُود نہ ہوگی اسی ...طرح اِن چھ چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیع اور شرا میں گو جنس ...ایک ہی ہو، زیادتی اور کمی سُود نہ ہوگی. دوسرا سُود یہ ہے کہ کسی ...کو روپیہ قرض دے اور جتنا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے، ...ہر مہینے ایک روپیہ یا دو روپے فیصدی اصل سے زیادہ ...ٹھہرائے، یہی اصل سُود ہے جو جاہلیت میں مروج تھا اور ...آں حضرتؐ نے فتح مکہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سُود ...باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا چڑھا ہوا ...وہ بالکل اُڑا دیا گیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے بسندِ ...مروی ہے کہ جاہلیت میں سُود یہ تھا کہ ایک کا قرض دوسرے ...میعادی ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض دار سے

کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سُود دیتے ہو، اگر سُود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا. اِن دونوں سُودوں کی حُرمت نصِ قطعی اور اجماعِ صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے. اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سُود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے. کیونکہ اجماعی اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے. البتہ بعض فقہاء نے بلا دلیل کافر حربی سے سُود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بینک سے سُود لینا. لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نصوصِ حُرمت عام ہیں. واللہ اعلم

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الزَّرْنَقَةَ. حضرت عائشہ رضؓ بیع عینہ کرتی تھیں.

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالزَّرْنَقَةِ عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا بیع عینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے.

اَلْجُنُبُ يَنْغَمِسُ فِي الزُّرْنُوقِ اَيُجْزِئُهُ قَالَ نَعَمْ. عکرمہؓ سے پوچھا گیا کہ اگر جنب زرنوق میں غوطہ لگائے تو کیا کافی ہوگا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟) انھوں نے کہا ہاں.

زُرْنُوقٌ. چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا. مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لئے مجازاً اس کو بھی زرنوق کہہ دیا.)

زَرْيٌ یا زِرَايَةٌ یا مَزْرِيَةٌ یا زُرْيٌ. عیب کرنا عتاب کرنا (جیسے اِزْرَاءٌ اور اِذْدِرَاءٌ ہے.)

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ. یہ زیادہ سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَرَيْتُ عَلَيْهِ زِرَايَةً. میں نے اُس کا عیب بیان کیا اُس پر عیب لگایا.

اَزْرَيْتُ بِهٖ اِزْرَاءً. میں نے اُس کو ذلیل سمجھا، بے حقیقت.

Marfat.com

اِزْدِرَاءٌ اصل میں اِزْتِرَاءٌ تھا۔ تا کو دال سے بدل دیا۔

زَرِیّ اور مُزْرِیّ۔ ذلیل، بے حقیقت شخص۔

مُزْرَاءٌ۔ عیب لگانے والا۔

بابُ الزّاء مع الطاء

زَطٌّ۔ آواز کرنا۔

مُحَلِّقٌ رَأْسَهٗ زُطِّيَّةً۔ اُس نے اپنا سر زُط کی طرح مُنڈایا۔

زُطّ۔ ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی۔ (بعض نے کہا یہ معرب ہے جَتّ کا جَتّ ہندو فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے۔ بعض نے کہا جَتّ، جاٹ کی قوم جو ہندوستان میں مشہور ہے)۔

كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔ گویا وہ زُط کے لوگوں میں سے ایک شخص ہے

فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ اَشْبَاهُ الزُّطِّ۔ ہمارے سامنے وہ لوگ آئے جو زُط کے لوگوں سے مشابہ تھے۔

اَتَاهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا مِّنَ الزُّطِّ۔ (جب حضرت علی رض بصرہ والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستر مرد زُط کے آئے (اور انہوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں کیں)۔

بابُ الزّاء مع العین

زَعْبٌ۔ کاٹنا، بھرنا، بھری ہوئی مشک اٹھانا۔ جماع کر کے عورت میں منی بھر دینا، آواز کرنا، گالیوں کی بوچھار کرنا۔

تَزَعُّبٌ۔ غصہ ہونا، خوش ہونا، بہت کھانا پینا، بانٹ لینا۔

اِزْدِعَابٌ۔ کاٹ لینا۔

زُعْبُوْبٌ۔ کمینہ، پست قد۔

زَعِيْبٌ۔ کوے کی آواز (جیسے نَعِيْبٌ ہے) اور شہد کی مکھیوں کی آواز (یعنی دوی النحل)۔

وَاَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِّنَ الْمَالِ۔ اور تجھ کو میں مال کا ایک ٹکڑا دوں۔

فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ ایک مشک لے کر آیا، جس کو وہ بوجھ کی طرح اُٹھا رہا تھا (بھاری وزن کی وجہ سے اِدھر اُدھر اُس کو سرکاتا تھا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَيُخَوِّصُ لِاٰخَرِيْنَ۔ وہ (حضرت علی رض) بعض کو تو بہت دیتے، بعض کو کم (جیسا مناسب سمجھتے اُس طرح تقسیم کرتے)۔

اِنَّهٗ كَانَ تَحْتَ زَعُوْبَةٍ یا زَعُوْفَةٍ۔ آنحضرت پر جو جادو کیا گیا تھا، اُس کا سامان ایک کنوئیں کے نیچے یا کنوئیں کے پتھر کے نیچے رکھا گیا تھا۔

زَعْجٌ۔ حرکت دینا، چھیڑنا، پریشان کرنا، کھود ڈالنا، ہانک دینا، کھینچنا۔

اِزْعَاجٌ۔ پریشان کرنا، ہلانا، کھود ڈالنا۔

زَعَجٌ۔ قلق اور رنج۔

رَاَيْتُ عُمَرَ يُزْعِجُ اَبَا بَكْرٍ اِزْعَاجًا يَوْمَ السَّقِيْفَةِ (حضرت انس رض کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر رض کو دیکھا وہ سقیفہ کے دن (جہاں صحابہ کرام رض آں حضرت کی وفات کے بعد جمع ہوئے تھے) حضرت ابوبکر صدیق رض کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے دیتے تھے) یہاں تک کہ ان سے بیعت کر لی (حضرت عمر رض کی جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو امام نہ ہونے سے مسلمانوں میں کوئی فساد اُٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک مشکل ہو جائے)۔

اَلْحَلِفُ يُزْعِجُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ۔ قسم کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم پر اعتماد کر کے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے (قسم کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی)۔

Marfat.com

…عَرٌ۔ جاج کرنا، کم ہونا، متفرق ہونا (جیسے اِذْعِرَاسُہٗ ہے)۔
اِنِّیْ اِمْرَأَۃٌ زَعْرَاءُ۔ میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں
زَعَرٌ۔ بالوں کا کم ہونا۔
رَجُلٌ اَزْعَرُ۔ کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زُعْرٌ ہی)
اَخْرَجَ بِہٖ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ۔ اللہ تعالیٰ
…پانی بھیجکر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر
…گھانس اور سبزی کم اُگتی ہے) ہری گھانس اُگائی (اُن پہاڑوں
…کو کم بال والا قرار دیا۔ گویا گھانس کو بالوں سے تشبیہ دی)۔
زُعْرُوْرٌ۔ جنگلی کھجور۔ اس کا مزہ ذرا ترش ہوتا ہے اور
…لی سخت اور گول جس میں گودہ کم ہوتا ہے۔ اور بد اخلاق
…دمی کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِیْرُ آئی ہے)
اَرٰی مِنْہُ زَعَارَّۃً۔ میں اس سے بدخلقی دیکھتا ہوں (ایک
…روایت میں زَعَارَۃٌ بتخفیف را ہے اور ایک میں دَعَارَۃٌ یعنی
…ق و فجور اور فساد۔
…عْفَرَۃٌ۔ زعفران سے رنگنا، زعفران ڈالنا۔
زَعْفَرَانِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے
…عاذ اللہ)۔
نَہٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔ آپ نے مردوں کو زعفرانی
…سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اُس سے رنگنا یا زعفران میں
…ہوئے کپڑے پہننا۔ امام شافعیؒ نے زعفران پر ہر زرد رنگ کو
…کیا ہے اور مردوں کے لئے اُس کو حرام رکھا ہے۔ بغوی نے
…اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال کرنے سے
…لوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے استعمال کی رخصت
…رحمٰن بن عوفؓ کی حدیث سے نکلتی ہے۔) مترجم کہتا ہے کہ
…بھائی بعض اہل حدیث کو اس باب میں سخت تشدد ہے،
…ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا۔ اگر شادی بیاہ کے موقع پر کوئی
…کا استعمال کرے تو اس کو معاف رکھنا چاہئے، جیسے
…حضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر
…فرمایا اور کچھ زجر نہیں کیا۔ جب انھوں نے کہا کہ میں نے نکاح

کیا ہے اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد کو زعفران لگانا یا زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے رنگے ہوئے ہوں۔ اسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں مردوں کے لئے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں کسی مسلمان کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا، یا اُس کو کافر یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ سے ہمارے دین میں ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت کی نیت ہو۔ دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہوگئی ہو۔ مثلاً انگرکھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا اب چونکہ عام طور پر مسلمان بھی اِس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور یہ بات ہمارے شعور میں ہے جس کی بنا پر ہم انگرکھا پہنے ہوئے کسی مسلمان کو ہندو نہیں تصور کرتے لہٰذا ایسی صورت میں انگرکھا پہننا منع نہ ہوگا کوٹ، پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں مسلمانوں میں بالکل رائج نہ تھے اس وقت اُن کا پہننا تشبہ سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اب، جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان ان چیزوں کا عموماً استعمال کر رہے ہیں تو اُن کا پہننا تشبہ بالنصاریٰ نہ ہوگا۔ شادی بیاہ کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں اور لباس وغیرہ میں جو دُنیاوی اُمور کہلاتے ہیں، اسی قاعدے کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ البتہ دین میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و حدیث اور سلف صالحین سے نہ ہو، بدعت اور حرام ہے)

زَعْقٌ۔ چیخنا، چلّانا، ڈرانا، ہانکنا۔
زَعْقَۃٌ۔ چیخ، نعرہ۔
زُعَاقٌ۔ کڑوا پانی غلیظ۔
زَعَلٌ۔ خوشی، نشاط۔
زَعَلَۃٌ۔ جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے۔
زَعْمٌ یا زِعْمٌ یا زُعْمٌ۔ گمان کرنا، جھوٹ بات کہنا۔
زَعْمٌ اور زَعَامَۃٌ۔ ضامن ہونا۔
زَعَمٌ۔ طمع کرنا۔

Marfat.com

مُزَاعَمَةٌ۔ مزاحمت۔

اِزْعَامٌ۔ امکان۔

اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔ جو شخص ضامن ہو اُس کو تاوان دینا ہوگا (وہ ذمّہ دار ہے)۔

ذِمَّتِیْ رَهِيْنَةٌ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ۔ میرا ذمّہ اٹکا ہوا ہے، میں اُس کا ضامن ہوں۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَيْنِ يَتَزَاعَمَانِ فَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ كَفَّرَ عَنْهُمَا۔ (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر سے گزرتے جو ایک شے کا دعویٰ کرتے، پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو اُن دونوں کی طرف سے خود کفّارہ (قسم کا) ادا کرتے (کیونکہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا۔ تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ دیدیتے تاکہ اُن پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)۔

بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا آدمی کی کیا بُری سواری یہ ہے، لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلاتحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا اسطرح سُنا گیا ہے یا کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں العهدة على الراوی۔ آنحضرتؐ نے ایسی بلاتحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا۔ آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی اچھی طرح تحقیق نہ کرلے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو، اُس وقت تک مُنہ سے نہ نکالے۔ یہ جو فرمایا "بُری سواری" تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتا ہے اِسی طرح جھوٹی اور بےبُنیاد باتیں کرکے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)۔

وَيَزْعُمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلْعَمْ۔ اور وہ اس حدیث کو آں حضرتؐ کا فرمودہ جانتا ہے۔

زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّكَ تَزْعُمُ۔ آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں۔

زَعْمٌ۔ جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کہنے کو بھی۔ تو یہ لُغت اضداد میں ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ (حضرت علیؓ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہلِ بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا آئیں ہیں جن کو آنحضرتؐ نے عام طور سے نہیں بتلایا (تو وہ جھوٹا ہے۔ دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے یوں بیان ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے۔ اُس میں زکوٰۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام۔ حضرت علی رضؓ کے اِس قول سے ثابت ہوا کہ اہلِ تشیّع کا یہ گمان کہ آں حضرتؐ نے حضرت علی کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتابُ الجفر والجامع تھا۔ یا اُن کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہؓ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے)۔

زَعَامَةٌ۔ شرف اور ریاست اور ہتھیار اور زرہ اور سردار کا حصہ مال غنیمت میں سے، اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ سے۔

تَزَاعُمٌ۔ اختلاف۔

زَعِيْمُ الْاَنْفَاسِ۔ سانسوں کا وکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانسیں لیتا رہتا ہے، دم اوپر چڑھا آتا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادت حسد کی وجہ سے ہے۔ محسود اچہ کنم کوز خود برنج در است۔ بعض نے کہا کہ سانسوں کے وکیل سے مُراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سُننے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ اُن کے عیوب فاش کرے)۔

وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ۔ لوگوں کا سردار رئیس وہ ہوگا جو اُن سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے عہد میں برسرِ منصب لوگ ہیں یہ بھی منجملہ علاماتِ قیامت کے ایک ہے)۔

كُلُّ زَعْمٍ فِي الْقُرْاٰنِ كَذِبٌ۔ قرآن میں

Marfat.com

لفظ جہاں آیا ہے اس سے مراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذین
کفروا الن یبعثوا وغیرہ)

اَنَا بِحَاجَتِکُمْ زَعِیْمٌ۔ میں تمہاری کمی (حاجات) کا ضامن
ہوں۔

زَعْنٌ۔ مائل ہونا۔

اَرَدْتُ اَنْ تُبَلِّغَ النَّاسَ عَنِّیْ مَقَالَۃً یَزْعَنُوْنَ
بِھَا۔ میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچا دو
لوگ اس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے،
اس نے یَدْعَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا۔ یعنی لوگ اس کی پیروی
کریں۔ ابو موسیٰؓ نے کہا صحیح یَرْکَنُوْنَ ہوگا۔ صاحب نہایہ نے
کہا یہ بعید ہے کہ یَرْکَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا۔ میں کہتا ہوں کہ
لغت میں زَعْنٌ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا۔ غالباً یہ راوی کی تصحیف ہے)

زَعْنَفَۃٌ۔ آراستہ کرنا زینت دینا۔

زِعْنِفَۃٌ۔ ہر چیز کا ایک ٹکڑا، چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا
کنارہ، مچھلی کے بازو، چھوٹا قبیلہ، کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ
کنارہ جو خراب ہو۔

اِیَّاکُمْ وَھٰذِہِ الزَّعَانِیْفَ الَّذِیْنَ رَغِبُوْا
عَنِ النَّاسِ وَفَارَقُوا الْجَمَاعَۃَ۔ تم ان مختلف فرقوں سے
ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنہوں نے عام
مسلمانوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے (یعنی تفرقہ
انداز، ملتِ اسلامیہ سے کٹنے والے)۔

زَعَانِیْفُ جمع ہے زِعْنِفَۃٌ کی اور یا اشباع کے
بڑھا دی گئی۔ اصل میں زَعَانِفُ تھا۔

بابُ الزاء مع الغین

زَغَبٌ۔ نرم روئیں اور بال اور پر نکلنا۔ (جیسے تَزَغُّبٌ ہے)
اُھْدِیَ لَہٗ اَجْرٍ زُغْبٌ۔ آپ کو چھوٹی چھوٹی ککڑیاں
خفیف سا رُواں تھا تحفہ میں بھیجی گئیں (عمدہ اور کچی
ککڑی پر ایسے روئیں ہوتے ہیں)۔ اصل میں زَغَبٌ اُس
روئیں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے،
اَجْرٍ جمع ہے جِرْوٌ کی جیسے اوپر گزر چکا)۔

وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِھَا۔ کبھی ہم نے اس کے روئیں
چُن لئے۔

لَعَلَّھَا دِرْعُ اَبِیْکَ الزَّغْبَاءُ۔ شاید یہ تیرے باپ
کی زرہ ہے۔

زَغْبَاءُ۔ اس زرہ کا نام تھا۔

زَغْرٌ۔ چھین لینا، گہرا ہونا، بڑھنا، بہت ہونا۔

نَھْرٌ زَاغِرٌ وَبَحْرٌ زَاخِرٌ۔ گہری ندی اور گہرا سمندر۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ ھَلْ فِیْھَا مَاءٌ۔ زغر کے
چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو، کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ
کا نام ہے ملک شام میں۔ بعض نے کہا زغر ایک عورت تھی، یہ
چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)۔

ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَ ھٰذَا غَرَقٌ مِّنْ زُغَرَ۔ اس کے
بعد زغر کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے
لوگ ڈوب جائیں گے) (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے)۔

زُغَرُ۔ دوسرا چشمہ ہے بصرہ میں۔

زُغْرٌ۔ بسکون غین مہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے۔

بابُ الزاء مع الفاء

زَفْتٌ۔ بھر دینا، غصہ دلانا، ہانکنا، روکنا، تھکانا، ڈالنا۔

نَھٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ مِنَ الْاَوْعِیَۃِ۔ رال یا لاکھی
برتنوں میں شربت (نبیذ) بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا۔
(کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا
کرتا ہے۔ دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے، تو
آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع
کر دیا تاکہ شراب کا خیال تک نہ آنے پائے)۔

زِفْتٌ۔ قار (رال یا لاکھ)،

زَفْرٌ۔ زور سے، یا پوری سانس نکالنا۔

Marfat.com

زَفِیْرٌ۔ گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَہِیْقٌ اس کا سانس باہر نکالنا۔

وَکَانَ النِّسَاءُ یَزْفِرْنَ الْقِرَبَ۔ عورتیں (جہاد میں) مشکیں پانی کی اُٹھاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں۔

زِفْرٌ۔ مشک۔

کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ۔ اُمِّ سلیط جنگِ اُحد میں ہمارے لئے مشکیں اُٹھاتیں (مردوں کو پانی پلاتی)۔

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِهٖ وَزَافِرَتِهٖ اِنْبَسَطَ (حضرت علی رضؓ جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقرباء میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں کرتے یا خوش مزاج ہوتے۔

زُفَر۔ امام ابو حنیفہ رہ کے مشہور شاگرد کا نام ہے۔ اور شیر، بہادر، دریا کو بھی زفر کہتے ہیں۔

زَفْزَفَةٌ۔ جلدی چلنا، ڈالدینا۔ پنکھ پھیلانا، ہلانا، آواز کرنا، لرزنا۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِهَا وَهِیَ تُزَفْزِفُ مِنَ الْحُمّٰی۔ آنحضرتؐ اُمِّ السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی تھیں (ایک روایت میں تُرَفْرِفُ ہے رائے مہملہ سے، اُس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

مَالَكِ یَا اُمَّ السَّائِبِ تُزَفْزِفِیْنَ (تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ) اے اُمِّ السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ رہی ہے (ایک روایت میں تَزَفْزَفِیْنَ بفتحۂ تا، ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے اور ایک میں تُرَفْرِفِیْنَ ہے معنی وہی ہیں)

زَفٌّ یا زِفَافٌ۔ دلہن بھیجنا۔ گزرانا، چمکنا، جلدی دوڑنا، پنکھ پھیلانا، ڈالدینا۔

زَفَّ الْعَرُوْسَ یا اَزَفَّهَا۔ دُلہن کو دُولہا کے پاس بھیجدیا۔

اُدْخِلِ النَّاسَ عَلَیَّ زُفَّةً زُفَّةً۔ (حضرت فاطمہؓ کے نکاح میں آں حضرتؐ نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا) لوگوں کے جتھے جتھے کرکے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ لوگوں کو دستر خوان پر لا اور اُن کی فراغت کے بعد کچھ دوسرے لوگوں کو۔ سب کو ایکبارگی دستر خوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ ہوگی۔ اِس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی تقریبات میں دُلہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ خلافِ سنت نہیں ہے البتہ دُولہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت کرنی چاہیئے اور قبل از زفاف جو دُولہا والے کھانا کھلائیں وہ سنت نہیں ہے)۔

یُزَفُّ عَلِیٌّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْجَنَّةِ۔ حضرت علی رضؓ میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے (ایک روایت میں یُزَفُّ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ زَفَفْتُ الْعَرُوْسَ اَزُفُّهَا سے ہے، یعنی میں نے دُلہن کو دولہا کے پاس بھیجدیا۔

فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ یَزِفُّوْنَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ستر فرشتے آں حضرتؐ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِیَةُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَكًا یَزِفُّ الْبَرَكَةَ زَفًّا۔ جب عورت جنتی ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجدیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا چلا جاتا ہے۔

یُزَفُّ فِیْ قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے۔

مِزَفَّةٌ۔ دُلہن کا محافہ جس میں سوار ہو کر دُولہا کے یہاں جاتی ہے۔

اَزْفَلَةٌ۔ جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں بوجہ مناسبت لفظی ہو چکا ہے۔ اصل مقام اس کا یہ ہے)۔

زَفْنٌ۔ ناچنا، پاؤں مارنا۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِنُ لِلْحَسَنِ۔ حضرت فاطمہ امام حسنؓ کو نچاتی تھیں (یعنی کمسنی میں پیار سے)۔

قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَةِ فَجَعَلُوْا یَزْفِنُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ حبش کے ایلچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے ہتھیار دکھ

Marfat.com

وَيُبْطِلَ بِهِ اللَّعِبَ وَالزَّفْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے سچا کلام ... اس لئے کہ باطل کو میٹ دے) اور کھیل، کود اور ناچ ... کو۔

اَنْهَاكُمْ عَنِ الزَّفْنِ وَالْمِزْمَارِ۔ میں تم کو ناچنے اور ... بجانے سے منع کرتا ہوں۔

بابُ الزاء مع القاف

زَقْفٌ۔ اُچک لینا۔

تَزْقِيفٌ۔ تالی بجانا۔

تَزَقُّفٌ۔ اُچک لینا، جلدی سے کوئی چیز لے لینا۔

زُقْفَةٌ۔ لقمہ، نوالہ۔

يَأْخُذُ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَتَزَقَّفُهَا تَزَقُّفَ الرُّمَّانَةِ۔ اللہ تعالےٰ ... آسمانوں اور زمین کو قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو اچھال کر پھر) جلدی سے لے لیگا، جیسے کوئی انار کو لے لیتا ہے۔

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَيْنَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَاهُ تَزَقُّفَ الْاُكْرَةِ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی، معاویہؓ ... کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم لوگوں یعنی عبد مناف کے بیٹوں کو پہنچی ... لوگ ان کو خلیفہ بناتے) تو ہم اُس کو اس طرح اُڑا لیتے جیسے گولہ ... گیند) اُڑا لیتے ہیں (جلدی سے اُچک لیتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ تَزَقَّفُوْهَا تَزَقُّفَ الْكُرَةِ۔ ابوسفیان نے بنو امیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اُچک لو جیسے گیند اُچک لیتے ہیں۔

لَمَّا اصْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْجَمَلِ كَانَ الْاَشْتَرُ زَقَفَنِيْ مِنْهُمْ فَاَخَذْنَا فَوَقَعْنَا اِلَى الْاَرْضِ ... اُقْتُلُوْنِيْ وَمَالِكًا۔ (حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف باندھی تو اشتر نے مجھ کو اُچک لیا (جلدی سے اُٹھا لیا) ہم دونوں میں پکڑ ... ہوئی اور پھر) دونوں زمین پر گرے، میں نے (دوسرے لڑنے والوں سے) کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو مار ڈالو۔

زَقٌّ۔ پرندے کا بیٹ کرنا، چونچ سے کھلانا، سر سے پاؤں تک کھال اُتارنا۔

زُقٌّ۔ شراب۔

مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا۔ جس شخص نے دودھ کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لئے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلا قیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاقٌ تنگ گلی کو کہتے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں رستہ بتلایا، چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ دی، مگر یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ هَدٰى، ہدایت یعنی راہ بتلانے سے نکلا ہے نہ کہ هَدِيَّةٌ سے۔ اگر ہدیہ مراد ہوتا تو اَهْدٰى ہوتا۔)

مَالِيْ اَرَاكَ مُزَقِّقًا۔ مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے بال کترے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زَقَّ الْجِلْدَ سے نکلا ہے۔ یعنی چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالے ان کو اُکھیڑا نہیں)۔

اِنَّهٗ رُئِيَ مَطْمُوْمَ الرَّاْسِ مُزَقِّقًا (حضرت سلمانؓ فارسی کو) دیکھا سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے۔

حَلَقَ رَاْسَهٗ زَقِيَّةً۔ اپنے سر کو بال کترا کر منڈایا (یعنی جڑ سے بالوں کو نہیں نکالا صرف قینچی سے کترا دیئے)۔

فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ اَزْقَاقٍ زِقٌّ۔ ہر دس مشکوں میں ایک مشک (زکوٰۃ کی) دینا ہوگی (محیط میں ہے کہ زِق عام ہے، ہر مشک یا مطلق ظرف کو کہتے ہیں۔ اور اگر اُس میں دودھ بھرا ہو تو اُس کو وَطْب کہیں گے۔ اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِحْیٌ کہیں گے۔ اگر شہد بھرا ہو تو عِكَّةٌ کہیں گے۔ اگر پانی بھرا ہو تو شَكْوَةٌ کہیں گے اگر تیل بھرا ہو تو حَمِيتٌ کہیں گے)۔

زِقُّ الْحَدَّادِ۔ لوہار کی دھونکنی۔

تُكْسَرُ الزِّقَاقُ۔ برتن توڑ ڈالے جائیں۔

زُقَّةٌ پانی کا ایک چھوٹا پرندہ ہے۔

Marfat.com

زَقْمٌ۔ نگل جانا۔

اِزْقَامٌ۔ نگلانا۔

اِزْدِقَامٌ۔ نگل جانا۔

زَقُّوْمٌ۔ مسکہ اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے اہلِ جہنم اسی درخت کو کھائیں گے (یعنی ناگ پھنی) (بعض نے کہا زقوم ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار، کڑوا، اس سے زیادہ برا درخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا يُخَوِّفُنَا بِالزَّقُّوْمِ هَاتُوا الزُّبْدَ وَ التَّمَرَ وَتَزَقَّمُوْا (ابوجہل لعین نے کہا جب یہ آیت اتری کہ دوزخی لوگ زقوم کھائیں گے محمد ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا کرو کہ مکھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ لگاؤ (بڑے بڑے نوالے نگلو)۔

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي الدُّنْيَا۔ اگر دوزخ کے زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری دنیا کی چیزوں کو کڑوا کر دے۔ معاذ اللہ)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الزَّقُّوْمِ۔ میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں

زَقْوٌ یا زُقَاءٌ چیخنا۔

زَقْیٌ۔ چیخنا۔

زَاقِیْ۔ مرغ (اس کی جمع زَوَاقِیْ ہے۔

اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ۔ تو تو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے۔ (مرغ صبح کے قریب چلاتا ہے اس وقت رات کے رفیق اور احباب جدا ہو جاتے ہیں۔ جلسہ برخاست ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم کو ناپسند ہے ایک روایت میں زَاوُوْق ہے، جیسے آگے آتا ہے)۔

بابُ الزاء مع الکاف

زَکْتٌ۔ بھر دینا، مشک بھر دینا۔

اِنَّهٗ كَانَ مَزْكُوْتًا۔ (حضرت علی رض علم سے بھرے ہوئے تھے (اہل عرب کہتے ہیں:

زَکَتُّ الْقِرْبَةَ یا اَزْکَتُّهَا۔ میں نے مشک کو بھر دیا (بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ، حضرت علی رض مذّاء تھے۔ یعنی اُن کی مذی بہت نکلتی تھی)۔

اِزْکَاتٌ۔ جننا۔

زُکْمٌ۔ زکام میں مبتلا کرنا، بھر دینا۔

ثُمَّ عَطَسَتُ اُخْرٰی فَقَالَ مَزْكُوْمٌ۔ میں پھر چھینکا یعنی چوتھی بار۔ تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپ نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)۔

اَزْکَمَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اُس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے۔

زُکَامٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے۔ اور دونوں نتھنوں کے آخری حصہ میں ورم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا ہے زکام قوتِ شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں۔

زَکَنٌ۔ سمجھ جانا، دریافت کر لینا، ذہین ہونا۔

اَزْکَنُ مِنْ اِیَاسٍ۔ ایاس بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی تھا) زیادہ ذہین اور سمجھ دار۔ (ایاس بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا۔ ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا۔ عرب میں اس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)۔

مُزَاکَنَةٌ۔ نزدیک ہونا، قریب ہونا۔

اِزْکَانٌ۔ سمجھانا، تعلیم دینا، صحیح گمان کرنا۔

زَکَاءٌ یا زُکُوٌّ یا زَکًی۔ بڑھ جانا۔ عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا، سزاوار ہونا۔

تَزْکِیَةٌ۔ پاک کرنا، بڑھانا، زکوٰۃ دینا۔

زَکٰوۃٌ۔ طہارت، افزائش، برکت، مدح و ثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور غربا پر صرف کیا جائے۔

فَاَدِّيَا زَكٰوتَهُمَا۔ ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا وجوب نکلتا ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے۔ اور شافعی اور اہلِ حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مراد ہے کہ اس کو عاریتاً دو۔ یعنی کوئی مانگے تو اس کو دو۔)

Marfat.com

كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَغَيَّرَهُ وَقَالَ تُزَكِّي نَفْسَهَا۔ زینب کا نام پہلے بَرَّہ تھا (یعنی نیک اور صالح) آں حضرت ؐ نے اُس کا نام بدل دیا اور زینب رکھ دیا) اور فرمایا اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے مُنہ میاں مٹھو۔ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت اور پاکیزگی نکلتی ہو۔ مثلاً ولی اللہ، مقبول الٰہی، صالح، غوث الدین وغیرہ بہتر نہیں ہے)۔

ذَكَاةُ الْأَرْضِ يُبْسُهَا۔ (امام محمد باقر رضؓ نے کہا) زمین کی پاکی اُس کا سُوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑ گیا پھر سُوکھ گئی اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہوگئی۔ اب اس پر نماز پڑھنا درست ہے)۔

فَأَزْكَى الْمَالَ وَمَضَى فَلَقِيَ الْحَسَنَ فَقَالَ قَدِمْتُ بِمَالٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي شُخُوصُكَ أَزْكَيْتُهُ وَهَا هُوَ ذَا۔ (معاویہ رضؓ مدینہ میں رُپے لیکر آئے اور امام حسنؓ کو پوچھا وہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں) انھوں نے روپیوں کو تھیلیوں میں بھرا اور چلے جب امام حسنؓ سے ملے تو کہنے لگے، میں روپیہ لے کر آیا تھا (مگر) آپ کی روانگی کی خبر سُن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں بھروا دیا۔ اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے۔

وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ لَا أُزَكَّى أَبَدًا۔ (اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ) مجھ کو میری ساتھیوں (دوسری اُمّہات) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دینا (حجرے میں دفن نہ کرو) ہرگز نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی۔ اگر حجرۂ نبوی میں مجھ کو دفن کردگے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے کہ یہ بیوی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آں حضرت ؐ کے پاس دفن ہوئیں)۔

زَكَاةُ رَمَضَانَ۔ صدقۂ فطر۔

زَكَّى عَمَلَهُ۔ اس نے عمل اچھا کیا۔

زَكَاةُ الْوُضُوءِ۔ وضو کی برکت اور فضیلت۔

نَفْسٌ زَكِيَّةٌ۔ یہ لقب ہے امام محمد بن عبد اللہ بن حسن کا۔

زَكِيٌّ۔ امام حسن علیہ السلام۔

غُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّاتٍ لِكُلِّ جَنَابَةٍ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ۔ اگر کئی بار عورت سے صحبت کرے یا کئی عورتوں سے تو ہر جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ سب جنابتوں کے بعد ایک ہی غسل کرلے)۔

بابُ الزاء مع اللام

زَلْجٌ۔ جلدی چلنا، دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا۔

مِزْلَاجٌ اور زِلَاجٌ۔ دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے کُھل جائے۔

تَزْلِيجٌ۔ نکالنا، فاش کرنا۔

تَزَلُّجٌ۔ پھسلنا۔

زَلُجٌ۔ چکنا۔

أَمْرٌ زَلِجٌ۔ باطل اور لغو کام

زَلْحَفَةٌ۔ دُور ہونا، الگ ہونا (جیسے اِزْلِحْفَافٌ اور تَزَلْحُفٌ ہے)۔

مَا ازْلَحَفَ نَاكِحُ الْأَمَةِ عَنِ الزِّنَا إِلَّا قَلِيلًا۔ لونڈی سے نکاح کرنے والا زنا سے تھوڑا ہی دُور ہوگا (یعنی اگرچہ زنا کا سا گناہ اس پر نہ ہوگا۔ مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح نہ کرے اور صبر و ضبط سے کام لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ") (اہل عرب کہتے ہیں:

اِزْلَحَفَّ اور اِزْحَلَفَ اور تَزَلْحَفَ سب کے معنی ایک ہیں یعنی دور ہوا، علیحدہ ہوگیا۔

زَلْخٌ۔ پھسلواں مقام جہاں پیر نہ جمے۔ برچھے میں زج لگانا۔

زَلَخَانٌ اور زَلْخَانٌ۔ آگے بڑھ جانا۔

زَلَخٌ۔ موٹا ہونا۔

فَأَكَبَّ لِوَجْهِهِ مِنْ زُلَّخَةٍ زُلِخَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَنَدَرَ سَيْفُهُ (ایک شخص نے آں حضرت ؐ کو دھوکے سے ارڈالنا چاہا۔ ایک موقع پر آپؐ نے دیکھا کہ وہ تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑا ہے۔ آپ نے دعا کی، یا اللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اِس سے

Marfat.com

بچاوے! یہ دُعا کرتے ہی) وہ اوندھے مُنہ گرا اور اُس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں درد پیدا ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی۔

زُلَخَةٌ۔ پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا کہ بعضوں نے زُلَّجَ روایت کیا ہے جیم سے وہ غلط ہے)

زَلْزَلَةٌ یا زِلْزَالٌ یا زَلْزَالٌ یا زُلْزَالٌ۔ ہلانا، کپکپانا۔

تَزَلْزُلٌ۔ ہلنا، مضطرب ہونا۔

زُلَازِلٌ۔ شیریں اور خوشگوار سرد پانی۔

زَلَازِلُ۔ بلائیں۔

زَلْزَالٌ۔ زلزلہ، بھونچال۔

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔ یا اللہ! کافروں کے ان گروہوں کو شکست دے، ان (کے قدموں) کو اُکھیڑ دے ہلا دے (ان کو) مضطرب کر دے، کوئی کام ان کا جمنے نہ پائے،

وَتَكْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ۔ زلزلے اور فساد بہت ہوں گے۔

لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ فِي الْكَيْلِ۔ ماپ میں نہ تو کوٹنا اور دبانا چاہئے نہ ہلانا (اس غرض سے کہ اُس میں زیادہ غلہ سمائے)

حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ۔ یہاں تک کہ وہ پتھر لرزتا ہوا اس کی چھاتیوں کی بھٹنیوں سے باہر نکل جائے گا

إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ۔ جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آ جائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاویہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلزلے قریب آ پہنچے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آ لگیں۔ خلفائے بنی اُمیہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں۔ مدینہ طیبہ کی تباہی، حرم محترم کی بے ادبی، امام حسینؓ کی شہادت، اہل بیتِ نبوی پر ظلم و تعدی مکہ معظمہ کی بے حُرمتی اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی شہادت، وغیرہ وغیرہ)۔

زَلْعٌ۔ فریب سے اُچک لے جانا، جلا دینا۔

زَلَعٌ۔ پھٹ جانا، بگڑ جانا۔

اِزْلَاعٌ۔ کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا۔

اِزْدِلَاعٌ بہ معنی زَلْعٌ یعنی جلا دینا۔

اَزْوَلَعُ جس کی ایڑیاں پھٹی ہوں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزَلَّعَ قَدَمَاهُ۔ آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے تھے کہ (کھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔

مَرَّ بِهٖ قَوْمٌ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ تَزَلَّعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ فَسَاَلُوْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ نُدَاوِيْهَا فَقَالَ بِالدُّهْنِ۔ (حضرت ابوذرؓ کے) سامنے کچھ لوگ گزرے جو احرام باندھے ہوئے تھے (خشکی سے) اُن کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ ہم کیا دوا کریں؟ انھوں نے کہا تیل لگاؤ۔

اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا تَزَلَّعَتْ رِجْلُهٗ فَلَهٗ اَنْ يَّدْهَنَهَا۔ جو شخص احرام باندھے ہو، اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)۔

مُزَلَّعٌ۔ جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو۔

زُلْعُوْمٌ۔ حلقوم۔

زَلْعَمَ الطَّعَامَ۔ کھانا نگل گیا۔

زُلُوْغٌ۔ طلوع، نکلنا اور بلند ہونا۔

تَزَلُّغٌ۔ پھٹ جانا۔

اِزْدِلَاغٌ۔ جل جانا۔

زَلَفٌ۔ آگے ہونا، نزدیک ہونا۔

تَزْلِيْفٌ۔ بڑھا دینا۔

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ۔ اللہ تعالیٰ ایسا مینہ برسائے گا جو زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (اس کی جمع زَلَفٌ اور مَزَالِفُ آئی ہے (بعض نے کہا زَلَفَةٌ عورت۔ مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر اور ہموار

صاف اور پاک کر دے گا۔ بعض نے کہا زَلَفَۃٌ چین۔ ایک روایت میں زَلَقَۃٌ ہے قاف سے۔ بعض نے زُلْفَۃٌ روایت کیا ہے یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار۔

یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ سَیِّئَۃٍ اَزْلَفَہَا۔ (جب آدمی کفر سے توبہ کرکے مسلمان ہو اور اسلام کے ارکان اچھی طرح بجا لائے تو) تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کر دے گا جو اس نے قبولِ اسلام سے پہلے کیا تھا۔

فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ اِلَیْہِ بِاَیَّتِہِنَّ یَبْدَأُ۔ (آنحضرتؐ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے) ہر ایک اونٹ آپ کے نزدیک آنے لگا تاکہ پہلے اس کو قربان کریں (سبحان اللہ جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا شرف ہے۔ ایسے پیغمبر پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بدقسمت ہیں ؎

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد

فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَازْدَلِفْ اِلَی اللّٰہِ بِرَکْعَتَیْنِ۔ جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر۔

فَمِنْکُمُ الْمُزْدَلِفُ الْحُرُّ صَاحِبُ الْعِمَامَۃِ الْفَرْدَۃِ۔ تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بڑھنے والا ہے (یعنی میدانِ جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) جو اکیلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے، تو دوسرے لوگ اس کے احترام اور اعتراف عظمت کے طور پر عمامہ نہیں باندھتے)۔

اِزْدَلِفُوْا قَوْسِیْ اَوْ قَدْ دَنَا میری کمان کے پاس جاؤ۔ یا کمان کے برابر آگے بڑھو۔

مَالَکَ مِنْ عَیْشِکَ اِلَّا لَذَّۃٌ تَزْدَلِفُ بِکَ اِلٰی حِمَامِکَ۔ تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کر دیتی ہے۔

مُزْدَلِفَۃٌ۔ جس کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام مزدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

زُلَفُ اللَّیْلِ۔ رات کی گھڑیاں، یا رات کے حصے (یہ زُلْفَۃٌ کی جمع ہے۔

اِنِّیْ حَجَجْتُ مِنْ رَأْسِ ہِرٍّ اَوْ خَارَکَ اَوْ بَعْضِ ہٰذِہِ الْمَزَالِفِ۔ میں نے راس ہر، خارک یا بعض ان مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آباد زمین کے درمیان ہیں۔

حَتّٰی تُزْلِفَ بِہِمُ الْجَنَّۃَ۔ یہاں تک کہ ان کو بہشت کے نزدیک کر دے۔

زُلْفٰی۔ قرب اور نزدیکی۔

سُمِّیَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَۃً لِاَنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِاِبْرَاہِیْمَ بِعَرَفَاتٍ یَا اِبْرَاہِیْمُ اِزْدَلِفْ اِلَی الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ مشعر حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا۔ ابراہیم مشعر حرام کے نزدیک ہو جاؤ۔ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا، مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے، بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں)

زَلْقٌ۔ پھسلنا، الگ ہو جانا۔

زَلْقٌ۔ دور کر دینا، الگ کر دینا، پھسلا دینا، مونڈھنا۔

تَزْلِیْقٌ۔ مونڈھنا، پھسلا دینا، تیل لگانا، چکنا کرنا۔

رَاٰی رَجُلَیْنِ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقَیْنِ۔ حضرت علیؓ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے چکنے چپڑے ہو کر نکلے (یعنی ان کا جسم میل کچیل سے صاف ہو کر چکنا ہو رہا تھا)۔

کَانَ اسْمُ تُرْسِ النَّبِیِّ صلعم الزَّلُوْقُ۔ آنحضرتؐ کی ڈھال (سپر) کا نام زلوق تھا (یعنی اس پر سے تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)

ہَدَرَ الْحَمَامُ فَزَلَقَتِ الْحَمَامَۃُ۔ کبوتر نے آواز نکالی (مادہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سرین اس کی طرف کر دی (یہ زَلْقٌ سے نکلا ہے۔ جو جانور کے پٹھے کو کہتے ہیں)

اَلزَّلَقُ کیچڑ کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے۔

Marfat.com

مَزْلَاقَةٌ - پھسلواں مقام۔

زَلَقَةٌ - چکنا پتھر، آئینہ۔

نَاقَةٌ زَلُوْقٌ - تیز رو سانڈنی۔

مَزْلَقَةٌ - پھسلواں مقام۔

زَلَقُ الْاَمْعَاءِ - ضعفِ معدہ۔

اِزْلَاقٌ - ہٹانا، نظر لگانا، میعاد سے پہلے جننا، غصہ سے گھورنا۔

زَلَّ یَزِلُّ یا زَلِیْلٌ یا مَزِلَّۃٌ یا زُلُوْلٌ یا زَلَلٌ یا زِلِّیْلٰی یا زَلِیْلَاءُ - پھسلنا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، گزر جانا، وزن میں کم ہونا، ٹلکے ٹلکے بہانا۔

اِزْلَالٌ - پھسلا دینا، پہنچانا۔

زُلَالٌ - ٹھنڈا، شیریں، خوش گوار۔

زَلَلٌ - نقصان۔

زَلَّۃٌ - لغزش، خطا، سہو، گناہ

مَنْ اُزِلَّتْ اِلَیْہِ نِعْمَۃٌ فَلْیَشْکُرْھَا - جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکریہ کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد اس آدمی کا شکریہ جس نے کوئی احسان کیا ہو) (اہلِ عرب کہتے ہیں؛

زَلَّتْ مِنْہُ اِلٰی فُلَانٍ نِعْمَۃٌ یا اَزَلَّھَا اِلَیْہِ فلاں شخص کی طرف سے اس کے پاس نعمت آئی یا فلاں شخص نے اس کو نعمت پہنچائی۔

اَلصِّرَاطُ مَدْحَضَۃٌ مَزِلَّۃٌ - پل صراط پھسلواں ہے (اس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں قدم نہیں جمتے، اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ۔ ژند وستا میں اس پل کو چینود پل لکھا ہے)۔

فَاَزَلَّہُ الشَّیْطَانُ فَلَحِقَ بِالْکُفَّارِ - عبد اللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہِ مستقیم سے) پھسلا دیا (اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر) کافروں سے مل گیا۔

اِخْتَطَفْتَ مَا قَدَرْتَ عَلَیْہِ مِنْ اَمْوَالِ الْاُمَّۃِ اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِیَۃَ الْمِعْزٰی - حضرت علی رض نے عبد اللہ بن عباس رض کو لکھا (تم نے تو جو امت محمدی کا مال پایا اس کو اس طرح اُچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اُچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑیا ہر قسم کی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو تو اس پر خون کی بو پاکر اور جلدی جھپٹتا ہے اس کو فوراً اُچک لے جاتا ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ یا نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ - تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔

زَلَّۃٌ - جو ریزہ اور چورہ دسترخوان پر سے اٹھایا جائے اور مَرَّۃٌ کا بھی مترادف ہے۔

اِسْتَزَلَّنِی الشَّیْطٰنُ - شیطان نے مجھ کو ڈگمگا دیا۔

زَلْمٌ - خطا کرنا، بھر دینا، کم کرنا، کاٹنا۔

تَزْلِیْمٌ - برابر کرنا، نرم کرنا، گھٹانا۔

اِزْدِلَامٌ - کاٹنا۔

فَاَخْرَجْتُ زُلَمًا - میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے لئے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان کے تیروں پر افعل اور لاتفعل لکھتے اور ان کو ترکش میں ڈال دیتے فال کھولتے وقت ایک تیر نکالتے، اگر افعل نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر لاتفعل نکلتا تو نہ کرتے، اگر سادہ تیر نکلتا تو پھر کھولتے۔ افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں اب تک یہ طریقہ باقی ہے اور اس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے۔ وہ کاغذ کے تین پرچے لیتے ہیں ایک پر افعل دوسرے پر لاتفعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں پھر آنکھ بند کرکے ایک پرچہ اٹھاتے ہیں یا کسی بچہ سے اٹھوا لیتے ہیں۔ اگر افعل نکلتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لاتفعل نکلتا ہے تو نہیں کرتے۔ سادہ پرچہ نکل آتا ہے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں)۔

زُلَمٌ اور زَلَمٌ دونوں مستعمل ہیں۔ ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانسے۔

اَمْرٌ فَازْدَلَمَہٗ شَآءُ الْعَنْقِ - یا وہ مرگیا موت کا قدم اس پر جلدی سے آ لگا۔

Marfat.com

اِذْ لَمَّا اصل میں اِذْ کَا مَّ تھا ہمزہ تخفیف کے لئے گرا دیا گیا بعض نے کہا اصل میں اِذْ لَا مَّ تھا الف تخفیف کے لئے ساقط ہو گیا۔

باب الزاء مع المیم

زَمَانَۃٌ۔ وقار، تمکین اور سنجیدگی۔

اِزْمِئْنَانٌ۔ طرح طرح کے رنگ بدلنا۔

زُمَّتٌ۔ ایک پرندہ ہے جو کئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِیْتٌ۔ باوقار، سنجیدہ اور متین۔

زِمِّیْتٌ۔ ”زمیت“ کا مترادف ہے۔ باوقار

کَانَ مِنْ اَزْمَتِہِمْ فِی الْمَجْلِسِ۔ آنحضرتؐ مجلس میں سب سے زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی متحمل مزاج، بردبار، اور بھاری بھرکم تھے) (ایک دوسری روایت میں اِس قدر زیادہ ہے)

کَانَ مِنْ اَفْکَہِ النَّاسِ اِذَا خَلَا مَعَ اَھْلِہٖ (یعنی) جب اپنی بیویوں کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور ظریف ہوتے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ ہیں)

زَمْجَرَۃٌ۔ چیخنا، چلانا، جھڑکنا، آواز کرنا۔

زَمْجَرٌ۔ باریک لمبا تیر، بانسری کی آواز

یَرْمُوْنَ عَنْ عَتَلٍ کَاَنَّھَا غُبُطٌ
بِزَمْجَرٍ یُعْجِلُ الْمَرْمِیَّ اِعْجَالًا

یعنی فارسی کمانوں سے جو پالان کی لکڑیوں کی طرح ہیں باریک اور لمبا تیر مارتے ہیں، جو نشانے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

زُمَّخٌ۔ تکبر اور غرور

زَمْخَرَۃٌ۔ چلانا۔

زَمْخَرٌ۔ بانسری، باجا، تیر، گنجان جھاڑی، رنڈی۔

زَمْخَرِیٌّ۔ لمبا، کھوکھلا

زُمَاخِرِیٌّ۔ کھوکھلا (اجوف)

زَمْرٌ۔ بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا، مشہور کرنا، بھگانا، آواز دینا، بھاگ جانا۔

زَمَرٌ۔ بے مروتی، بالوں کا کم ہونا۔

تَزْمِیْرٌ۔ بانسری بجا کر گانا یا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَھٰی عَنْ کَسْبِ الزَّمَّارَۃِ۔ رنڈی کی خرچی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے۔ دوسری حدیث میں مہر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی رنڈی کی خرچی۔ ایک روایت میں رمازۃ ہے بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے۔ مراد وہی بدکار اور قحبہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بلاتی ہے۔ ثعلب نے کہا

زَمَّارَۃٌ۔ خوبصورت رنڈی، بدکار عورت (اور)؛

زَمِیْرٌ۔ خوبصورت لونڈا (ازہری نے کہا کہ زمارۃ سے گانے والی عورت شاید مراد ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

غِنَاءٌ زَمِیْرٌ۔ اچھا گانا۔

زَمَّرَ۔ گایا۔

زَمَّارَۃٌ۔ بانسری اور بربط کو بھی کہتے ہیں۔

اَبِمَزْمُوْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم یا بِمَزْمَارَۃِ الشَّیْطَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلعم (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ان گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہ رضؓ کے حجرے میں گا بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آں حضرت کے گھر میں، یا آنحضرتؐ کے پاس۔ (کرمانی نے کہا۔ مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گلے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لئے نسبت دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، حضرت صدیق رضؓ نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے۔ شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرتؐ تھوڑے سے گانے بجانے کو خصوصاً کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

Marfat.com

لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔
(آں حضرتؐ نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤدؑ پیغمبر کے مزامیر میں سے ایک مزمار ملا ہے (حضرت داؤدؑ پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے چنانچہ ساری زبور گیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤدؑ خوش آواز بھی تھے۔ آں حضرتؐ نے ابو موسیٰ رضؓ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

كَانَ فِي حَلْقِهِ مَزَامِيرُ يَزْمُرُ بِهَا۔ گویا اُس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طیبی نے کہا کہ:۔

زِمَارَةٌ۔ عود یعنی ستار اس کو شبابہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نوویؒ نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالیؒ اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلاتِ مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے اور صرف آواز سے بغیر مزامیر کے مکروہ ہے اور اجنبی عورت سے سننا اور زیادہ مکروہ ہے۔) "کذا فی مجمع البحار"

أَمَرَ بِمَحْوِ الْمَزَامِيرِ۔ مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔

سَبْعُونَ أَلْفَ زُمْرَةٍ وَاحِدَةٍ۔ ستر ہزار کا ایک گروہ

أُتِيَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ وَفِي عُنُقِهِ زِمَارَةٌ۔ سعید بن جبیرؓ حجاج ظالم کے پاس لائے گئے، ان کی گردن میں ایک پٹہ پڑا تھا۔ (وہ پٹہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں، حجاج مردود ایسے باعظمت عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کرکے بلوایا اور

Marfat.com

آخر اُن کو شہید کر ڈالا)۔

اِبْعَثْ اِلَیَّ بِفُلَانٍ مُزَمَّرًا مُسْتَمْعًا۔ فلاں شخص کو میرے پاس طوق اور بیڑی ڈال کر بھیجدے۔

وَلِیْ مُسْمِعَانِ وَزَمَّارَۃٌ۔ میرے پاس دو بیڑیاں ہیں اور ایک طوق۔

اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَ الْمَزَامِیْرَ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس لئے بھیجا کہ میں باجوں کو میٹ دوں۔

اُمِرْتُ بِمَحْقِ الْمَزَامِیْرِ۔ مجھ کو مزامیر میٹ دینے کا حکم ہوا۔

لَا تَاْکُلِ الزِّمِّیْرَ۔ زمیر (ایک قسم کی مچھلی ہے) مت کھا۔

زَمْزَمَۃٌ۔ گونجنا، آواز کرنا، گنگنانا، اس درجہ آہستہ گائیں یا بجائیں کہ واضح طور پر سمجھ میں نہ آئے۔

وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِہٖ شَفَتَانِ۔ زمیرے لبوں نے اس کو گنگنایا۔

وَانْہَہُمْ عَنِ الزَّمْزَمَۃِ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک عامل کو پارسیوں کے بارے میں لکھا ہے) اُن کو کھاتے وقت گنگنانے سے منع کر۔

زَمْزَمُ۔ ایک مشہور کنواں ہے کہ میں (یہ مَاءٌ زُمَازِمٌ یا زَمْزَمٌ سے ماخوذ ہے۔ یعنی بہت پانی۔ چونکہ اس کنویں میں پانی بہت ہے اس مناسبت سے اس کا نام زمزم رکھا گیا)۔

زَمْزَمَۃٌ۔ شے کی آواز، بجلی کی آواز۔

زِمْزِمَۃٌ۔ جماعت اور پچاس اونٹ یا آدمی یا جنوں کا ایک گروہ یا درندوں کا۔

فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَہٗ فِیْہَا زَمْزَمَۃٌ ایک روایت میں رَمْزَۃٌ ہے یعنی ایک چادر اوڑھے گنگنا رہا تھا۔

زَمَعٌ۔ ڈرنا، دہشت کھانا۔

زَمَعَانٌ۔ جلدی یا دیر میں چلنا، ہلکا ہونا۔

تَزْمِیْعٌ اور اِزْمَاعٌ۔ ایک امر کا مصمم ارادہ کرنا۔

اِنَّکَ مِنْ زَمَعَاتِ قُرَیْشٍ۔ تم تو قریش کے چھوٹے ٹیلوں میں سے ہو (یعنی قریش کے اکابر اور بڑی شاخوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے زَمَعَۃٌ کی یعنی چھوٹا ٹیلہ (ٹیلہ)۔

زَمْعَۃُ۔ ام المومنین حضرت سودہ کے والد کا نام تھا۔

زَمِعٌ۔ بخیل، زود خشم، مکار۔

زُمُوْعٌ۔ جلد باز۔

زَمِیْعٌ۔ جلد باز اور بہادر۔

اَزْمَعُ۔ آفت، مصیبت، زیادہ انگلیوں والا شخص۔

خُذْ مِنْ شَعْرِکَ اِذَا اَزْمَعْتَ عَلَی الْحَجِّ۔ جب تو حج کا قصد کرے تو اپنے بال کتروا لے یا مُنڈا لے۔

زَمْلٌ یا زَمَلٌ یا زِمَالٌ یا زَمَلَانٌ۔ لنگ کرنا، اٹھانا، ساتھ بٹھالینا۔

زُمُوْلٌ۔ متابعت کرنا۔

زَمِّلُوْہُمْ بِثِیَابِہِمْ وَدِمَائِہِمْ۔ اُن کو اُن کے کپڑوں اور خونوں میں لپیٹ دو (یعنی شہدائے اُحد کو۔ مطلب یہ ہے کہ غسل دینا ضرور نہیں) (اہل عرب کہتے ہیں:

تَزَمَّلَ بِثَوْبِہٖ۔ اپنے کپڑے میں لپٹ گیا۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَیْنَ ظَہْرَانَیْہِمْ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ان میں کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں (یعنی سعد بن عبادہؓ)۔

زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ۔ مجھ کو کپڑے سے ڈھانپ (یعنی کپڑا اُڑھا دو)۔

فَلَمْ اٰتِیْ لَا اُزَمِّلُ۔ (مجھ کو اس کے دیکھنے سے سردی اور کپکپی آجاتی) گر میں کپڑا نہیں اوڑھتا تھا۔

لَئِنْ فَقَدْتُمُوْنِیْ لَتَفْقِدُنَّ زِمْلًا عَظِیْمًا۔ اگر تم مجھ کو کھودو گے (یعنی میں مرجاؤں گا) تو ایک بڑے بوجھ کو کھودو گے (یعنی علم و فضل کی گٹھری کو) (ایک روایت میں زُمَّلًا جو صحیح نہیں ہے)

غَزَا مَعَہٗ ابْنُ اَخِیْہِ عَلٰی زَامِلَۃٍ۔ ان کے بھتیجے نے ان کے ساتھ ایک لدو اونٹ پر (جس پر اناج، پانی اور اسباب وغیرہ لادا جاتا ہے) بیٹھ کر جہاد کیا۔

Marfat.com

وَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَزِمَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً۔ آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیق رضؓ کی سواری کا جانور، توشہ اور سامانِ سفر ایک ہی تھا (ملا جلا)

اِنَّهٗ مَشٰى عَنْ زَمِيْلٍ۔ دوسرے کے ساتھ مل کر چلا۔

زَمِیْل۔ اس ہم سفر کو کہتے ہیں کہ جس کا سامانِ سفر اور زادِ راہ تیرے سامان کے ساتھ ایک ہی جانور پر لدا ہو (مثلاً اس زمانہ میں دو شخص شغدف میں ایک اونٹ پر سوار ہوتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے زمیل ہوتے) ہمسفر اور ردیف دونوں کے لئے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔

لِلْقِسِيِّ اَزَامِيْلُ وَغَمْغَمَةٌ۔ کمانوں کی آوازیں اور گنگناہٹ، جھنجھناہٹ آرہی تھی۔

اَزَامِیْل۔ اَزْمَل کی جمع ہے بمعنی آواز۔

زَمِلٌ اور زُمَّلٌ۔ بزدل، ناتوان۔

زَمَلَةٌ۔ عیال و اطفال جیسے اَزْمَلٌ ہے۔

زُمَّلٌ اور زُمَّالٌ اور زُمَّالَةٌ اور زُمَّيْلٌ اور زُمَّيْلَةٌ کے معنی بھی بزدل اور ناتوان کے ہیں۔

اَزْمَلَةٌ۔ بہت۔

اِزْمِيْلٌ۔ برمہ۔

مُزَّمِّلٌ۔ کپڑے میں لپٹا ہوا

زَامَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فِيْ شِقِّ مَحْمِلٍ۔ میں امام جعفرؒ کے ساتھ محمل کے ایک جانب بیٹھا۔

كُنْتُ زَمِيْلَ اَبِيْ جَعْفَرٍ۔ میں امام جعفرؒ کا ردیف تھا (یعنی سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌّ۔ باندھنا، تنگ کرنا، اونچا کرنا، بھر دینا، تسمہ لگانا۔

لَا زِمَامَ وَلَا خِزَامَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں ناک چھیدنا نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے ناکوں میں سوراخ کرکے اس میں نکیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رُو سے ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور ہند کے مسلمانوں نے یہ بُری رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید کر اس میں نتھ یا بُلاق پہناتے ہیں۔ اس سے عورت کی صورت اور بگڑ جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ تَلَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَهُوَ زَامٌّ لَا يَتَكَلَّمُ۔ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کو قرآن پڑھ کر سنایا، وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے ہوئے تھا۔ بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ تھا) (اہلِ عرب کہتے ہیں:

زَمَّ بِاَنْفِهٖ۔ ناک بھوں چڑھائی (یعنی اظہارِ ناراضی کیا)

رَجُلٌ زَامٌّ۔ ڈرا ہوا مرد۔

رَاٰى رَجُلًا يَطُوْفُ بِزِمَامِهِمْ۔ ایک شخص کو دیکھا ڈوری بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو گھسیٹ رہا تھا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹتے ہیں)۔

يُمْسِكُوْنَ اَزِمَّةَ قُلُوْبِ ضُعَفَاءِ الشِّيْعَةِ۔ شیعہ ناتوانوں کو دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں گے)

اَمْكَنَ الْكِتَابَ مِنْ زِمَامِهٖ۔ اپنی عقل سے لکھنے پر قدرت پائی۔

زَمِنٌ یا زُمْنَةٌ یا زَمَانَةٌ۔ لنجا ہونا

اِزْمَانٌ۔ ایک زمانہ گزرنا، اقامت کرنا۔

زَمَنٌ اور زَمَنَةٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا چھ مہینے یا دو مہینے سے لے کر چھ مہینے تک۔

مُزْمِنٌ۔ پرانا۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔ جب دن رات برابر ہوں، یا جب آخری زمانہ ہو (قیامت کے قریب)، تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا۔

يَاْتِيْ زَمَانٌ لَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا۔

زَمَانُ الْمَهْدِيِّ وَنُزُوْلِ عِيْسٰى۔ امام مہدی اور

Marfat.com

زَنَحَهٗ۔ اس کی تعریف کی، اس کو ہٹایا، دفع کیا، معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام سیوطی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے زَنَجَ کو جیم سے ہے۔ اور تَزَنَّجَ کو بمعنی تطاول اور دست درازی کے لکھا ہے حالانکہ زَنَجَ نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا۔ اور نہ تَزَنَّجَ مستعمل ہے)۔

زَنْجٌ یا زِنْجٌ۔ حبشیوں میں ایک قوم ہے۔

مُزَنَّجٌ۔ تھوڑا۔

زَنْجَبِیْلٌ۔ سونٹھ، شراب۔

زَنْحٌ۔ تعریف کرنا، دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ۔ بھر دینا، لکڑی پر لکڑی یا لوہا پتھری پر مار کر آگ نکالنا۔

زَنَدٌ۔ پیاسا ہونا۔

تَزْنِیْدٌ۔ جھوٹ بولنا، چقماق سُلگانا، قصور سے زیادہ سزا دینا، بھر دینا۔

كَانَ يَعْمَلُ زَنْدًا بِمَكَّةَ۔ وہ مکہ میں آگ سُلگانے کا چقماق بناتے تھے (بعض نے زَنْدٌ بسکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زَنْدٌ اُس جوڑ کو کہتے ہیں جہاں پر کلائی اور ہتیلی ملی ہے، یعنی پہونچا)

وَرَتْ بِكَ زِنَادِيْ۔ تمہارے سبب سے میرے چقماق نے آگ دی (یعنی تمہاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مُزَنَّدٌ۔ بخیل۔

زَنْدَوَرْدُ۔ ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے۔

طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ۔ لمبے پہونچے والا۔

تَزَنَّدَ۔ جواب دینے سے عاجز ہوا غصہ ہوا۔

زَنْدَانِ۔ چقماق کے دونوں ٹکڑے (محیط میں ہے کہ)؛ زَنْدٌ۔ وہ لکڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی لکڑی اور نیچے کی لکڑی کو، جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَہ سُفْلیٰ کہیں گے، اس کا تثنیہ زَنْدَانِ اور جمع زِنَادٌ ہے)

زَنْدَقَةٌ۔ بے دینی، الحاد۔

اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ۔ حضرت علیؓ کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنَادِقَةٌ۔ جمع ہے زِنْدِيْقٌ کی۔ یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو دو خداؤں کے قائل ہیں۔ یعنی نور اور ظلمت کے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی یہ لفظ زَنْد سے ماخوذ ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زردشت نے اپنے معتقدین میں پھیلایا تھا۔ اب یہ لفظ زِنْدِيْقٌ ہر ملحد اور بددین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے جملہ میں "زنادقہ" سے عبداللہ بن سبا کے ساتھی مراد ہیں۔ یہ شخص مدینہ کے یہود میں سے تھا اور مکاری سے مسلمان ہوکر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلایا۔ ہزار آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔ پہلے تو حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے لئے لوگوں کو برانگیختہ کیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں شریک ہوکر ان کو بہکایا۔ حضرت علیؓ کو خدا بنایا۔ چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز لوگ حضرت علیؓ کے سامنے لائے گئے تو آپؓ نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو، مگر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی لہٰذا امت کو فتنہ سے نجات دلانے کے لئے آپ نے اُن کو آگ میں جلوا دیا۔

مَنْ تَمَنْطَقَ تَزَنْدَقَ۔ جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرتا اور علم منطق کی بنیاد پر کٹ حجتی کرنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

اَلزَّنَادِقَةُ هُمُ الدَّهْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ۔ زنادقہ دہریوں کو کہتے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ کی کوئی حقیقت ہے۔ یہ لایعنی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے ماضی میں اپنے دل سے گھڑ لیا ہے) اور

Marfat.com

ہم لوگ زمانہ کے گزرنے سے مرتے ہیں۔
(مترجم کہتا ہے کہ ان بے دینوں کے کئی گروہ ہیں۔ دہریہ، طبیعیہ، مادیہ۔ ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچری کہتے ہیں۔ یہ سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیا مادہ کے اجزائے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بن جاتی ہیں۔ پھر جب اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ہلاک ہو کر اسی مادہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں یہی کون وفساد دنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا۔ دنیا کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ قیامت، حشر ونشر، ملائکہ، جن، بہشت اور دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں۔ مفاتیح العلوم میں ہے کہ زنادقہ وہی مانویہ ہیں، یعنی مانی کے پیرو۔ اور مزدکیہ بھی انہی میں ہیں، یعنی مزدک حکیم کے پیرو، جو نوشیرواں کے باپ قباد کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اس نے اباحت اور اشتراک کو جاری کیا تھا۔ یعنی مال وزر اور عورتوں میں سب برابر کے شریک ہیں۔ ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت سے چاہے اس کی رضامندی سے مباشرت کرے۔ اسی طرح دولت و متاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے اس حکیم نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

إِنِّي أَصَبْتُ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ زَنَادِقَةً۔ میں نے ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس طرح ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں، اور اسلام کی بیخ کنی کے خواہاں ہیں۔ یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم میں دینی حمیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی کو چھوڑ کر اہل باطل کے نظریات کو اپنا کر فرزانہ بنیں)۔

زَنْقٌ۔ منہ بند لگانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا۔

زِنَاقٌ۔ وہ چھلہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھ اس میں رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کرے۔

تَزْنِيقٌ۔ جانور کے چاروں پیر باندھ دینا۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ يُقَادُ بِهَا مَزْنُوقَةً۔ دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ کر لائیں گے۔

شِبْهُ الزِّنَاقِ۔ مجاہد نے اس آیت لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا کی تفسیر میں کہا کہ (زناق کے مشابہ (کوئی چیز) اُن پر لگا دوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھاٹے بندھوا دوں گا)۔

إِنَّهُ ذَكَرَ الْمَزْنُوقَ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقُّهُ لَا يَذْكُرُ اللهَ۔ (ابو ہریرہؓ نے) مزنوق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا ہوا اللہ کی یاد نہ کرتا ہو۔

مَنْ يَشْتَرِي هٰذِهِ الزَّنَقَةَ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ۔ کون شخص اس تنگ کوچہ کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے۔

زَنَمَةٌ۔ کان کا وہ ٹکڑا جس کو کاٹ کر لٹکتا چھوڑ دیں، یا گوشت کا لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے۔

زُنَامٌ۔ آفت۔

تَزْنِيمٌ۔ برانگیختہ کرنا۔

زَنِيمٌ۔ وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ اس خاندان سے نہ ہو۔

زَنَمَتَانِ۔ دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں۔

بِنْتُ نَبِيٍّ لَيْسَ بِالزَّنِيمِ۔ پیغمبر کی بیٹی جو زنیم نہیں ہے بلکہ اپنے خاندان کے اشرف الاشراف میں سے ہے۔

اَلضَّائِنَةُ الزَّنَمَةُ۔ لوتھڑے والی بھیڑ (ایک روایت میں زَلَمَةٌ ہے معنی وہی ہیں۔

زَنٌّ۔ سوکھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا۔

تَزَنُّخٌ۔ اش کھانا۔

زِنْخٌ۔ اش۔

Marfat.com

زَنِنٌ ۔ تھوڑا ، قلیل۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَھُوَ زِنِّیْنٌ ۔ تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَلَا صَلٰوۃَ الزِّنِّیْنِ ۔ اللہ تعالیٰ بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی جو پیشاب پاخانہ روکے ہوئے ہو۔

لَا یَؤُمَّنَّکُمْ اَنْصَرُ وَلَا اَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ (نماز کے لئے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو نہ وہ جو پیشاب پاخانہ روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی طرف مائل ہو) نہ وہ جو وسواسی ہو۔

مَا رَاَیْتُ رَئِیْسًا مِحْرَبًا یُزَنُّ بِہٖ ۔ میں نے کوئی جنگی سردار اُن کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علی رض کی مثل، یہ بات آپ کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن عباس نے کہی)

اِنَّا لَنَزُنُّہٗ بِالْبُخْلِ ۔ ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں)

فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ۔ قریش کا ایک جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ ۔ پاک دامن سنجیدہ مزاج جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جا سکتا (یہ حسان بن ثابت رض نے حضرت عائشہ رض کی تعریف میں کہا)

زِنَۃٌ ۔ تول ، وزن (یہ لفظ اصل میں وَزْنٌ تھا مناسبتِ لفظی سے یہاں ذکر کیا گیا)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ ۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی میں ، اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن میں بیان کرتا ہوں۔

زِنًی یا زِنَاءٌ بدکاری جیسے مُزَانَاۃٌ ہے۔

زَنْیَۃٌ اور زِنْیَۃٌ کے معنی بھی بدکاری۔

قُسْطَنْطِیْنِیَّۃُ الزَّانِیَۃُ ۔ قسطنطنیہ جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں۔

نَحْنُ بَنُو الزِّنْیَۃِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَۃِ ۔ (مالک بن ثعلبہ کی اولاد آں حضرت ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں، آپ نے فرمایا نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زنا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں ، اسی وجہ سے آنحضرت ؐ نے ایسا موہم لفظ بُرا سمجھا)۔

زَنْیَۃٌ ۔ آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

وَلَدُ رِشْدَۃٍ ۔ حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)۔

اِذَا زَنٰی بِھَا ۔ اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لئے حرام نہ ہوگی۔

فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ ۔ آنکھ کا زنا بدنیتی سے گھورنا ہے (انجیل شریف میں ہے کہ ، جب تو غیر عورت کو بدنیتی سے گھورے تو بس تو زنا کر چکا) (اس لئے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)۔

کُتِبَ عَلَیْہِ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا ۔ جو زنا کا حصہ اُس کے نصیب میں لکھا ہے (اتنا وہ ضرور کرے گا) (یعنی کوئی تو حقیقۃً زنا کرے گا یعنی دخول ، اور کوئی مجازاً یعنی بدنظری ، بوسہ اور مساس وغیرہ)۔

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِكَ ۔ اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کا تو یہ حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے ، نہ یہ کہ خود اُس کی آبرو ریزی کرے)۔

اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ ۔ نکاح ہو چکنے بعد زنا کرنے والا۔

دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ۔ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے (شرائطِ ایمان کے ساتھ) وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا گو اس نے زنا یا چوری کی ہو۔

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ ۔ مومن ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (عملِ زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے۔ پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے جیسے کہ

Marfat.com

دوسری حدیث میں ہے کہ)،
إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا اقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ۔ یعنی آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اُس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی، مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے۔ بعض نے کہا مُراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہو گیا۔ بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مومن کو زنا کرنا لائق سزاوار نہیں)۔

دِرْهَمُ مِنْ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللهِ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً۔ سود کا ایک درہم لینا اللہ تعالے کے نزدیک ستر بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

لَا تُقْبَلُ صَلوٰةُ زَانٍ۔ زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی (یا جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے جب کہ وہ پاخانہ اور پیشاب روکے ہوئے ہو)۔

باب الزاء مع الواو

زوج (زَوْج)۔ ترغیب دینا، شوہر، بیوی، شکل، رنگ، جفت، جوڑا۔

تَزْوِيجٌ۔ نکاح کر دینا، جوڑا ملا دینا۔

تَزَوُّجٌ۔ نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)۔

زَاجٌ۔ پھٹکری۔

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ اِبْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ قِيلَ وَمَا زَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ اَوْ عَبْدَانِ اَوْ بَعِيرَانِ۔ جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے بہشت کے فرشتے اس کی طرف لپکیں گے (اس کو بہشت میں لیجانے کو) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مُراد ہے؟ جواب میں فرمایا دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو پیسے یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)۔

مَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ۔ جو اللہ کے واسطے ایک جوڑ دے۔

لِكُلِّ زَوْجَتَانِ۔ ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتوں کا ملے گا یا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مُراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)۔

أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجًا
حضرت عائشہؓ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑ تھے)۔

زَوْجًا۔ بالنصب، صفت ہے مملوکین کی (اہل عرب کہتے ہیں، هما زوجان اور هما زوج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اشکال نہ ہوگا۔ (ایک روایت میں زَوْجَيْنِ ہے) (بعض حضرات نے زَوْجٌ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکین سے نکلتی ہے۔ یعنی حضرت عائشہؓ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور اپنی لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)۔

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو دیا ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر۔ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اُجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صلعم۔ اس باب میں آنحضرتؐ کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا۔

تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِينَ۔ تین برس بعد مجھ سے صحبت کی۔

قَالَ اَبُو سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا۔ ابو سفیان نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف اور بے اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں۔ کیونکہ ام حبیبہ سے آپ کا نکاح سنہ ۶ یا سنہ ۷ میں ہوا ہے اور اس وقت ابو سفیان مسلمان نہیں ہوتے تھے بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابو سفیان

Marfat.com

کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کردوں، اپنا دل خوش کرنے کے لئے۔ یا اس کا یہ گمان ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا)۔

فَاِنْ کَانَ زِوَاجًا۔ اگر عقد ہو۔

اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْ لَّہٗ مِنَ الْحُوْرِ اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ سِوٰی اَزْوَاجِہٖ مِنَ الدُّنْیَا۔ اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتّر حوریں ملیں گی۔

وَ یُجْزِئُ الْغُسْلُ لِلْجُمُعَۃِ کَمَا یَکُوْنُ لِلزِّوَاجِ جمعہ کے لئے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لئے کیا جاتا ہے (یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)۔

زَوْدٌ۔ توشہ تیار کرنا۔

تَزْوِیْدٌ۔ توشہ دینا۔

تَزَوُّدٌ۔ توشہ لینا۔

اِزْدِیَادٌ اور اِسْتِزَادَۃٌ۔ توشہ مانگنا۔

زَادٌ۔ توشہ۔

اَزْوَادٌ اور اَزْوِدَۃٌ۔ مِزْوَدٌ کی جمع ہیں۔

اَمَعَکُمْ مِّنْ اَزْوِدَتِکُمْ شَیْئٌ۔ کیا تمہارے پاس تمہارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے۔

فَمَلَأْنَا اَزْوِدَتَنَا۔ ہم نے اپنے توشہ دان بھر لئے (اَزْوِدَۃٌ سے مَزَاوِدُ مراد ہیں۔ یعنی توشہ دان)۔

فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا یا تِزْوَادَنَا۔ ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزْوَادَنَا بہ فتحہ تا پڑھا ہے، اس صورت میں یہ مصدر ہوگا، بمعنی زاد)۔

اُرِیْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ۔ میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجئے۔

تَزَوَّدْ مِنْہُ۔ اس قمیص کو توشہ بنا کر رکھ (یہ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص کے بارے میں کہا)۔

فَاِنَّہٗ زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ کیونکہ ہڈی اور گوبر تمہارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جن کھاتے پیتے ہیں)۔

بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ۔ دو مشکوں کے بیچ میں۔

وَکَانَ مِزْوَدِیْ تَمْرًا۔ میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں۔

فَنِیَ الزَّادُ۔ توشہ ختم ہوگیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)۔

زَوْرٌ یا زِیَارَۃٌ یا زُوَارٌ یا زَوَارَۃٌ یا مَزَارٌ۔ ملاقات کے لئے آنا۔

تَزْوِیْرٌ۔ جھوٹ بات کو آراستہ کرنا، سنوارنا، درست کرنا، خاطر داری کرنا، باطل کرنا، بگاڑنا، تحریف کرنا جھوٹا بنانا، تہمت لگانا۔

اِزْدِیَارٌ۔ زیارت کرنا۔

اِزَارَۃٌ۔ زیارت پر مستعد کرنا۔

تَزَاوُرٌ اور اِزْدِیَارٌ۔ مڑنا، انحراف کرنا، عدول کرنا، ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا۔

اِسْتِزَارَۃٌ۔ ملاقات کی درخواست کرنا۔

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو۔ (مثلاً درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے، عالم نہ ہو مگر جبّہ اور عمامہ مثل علماء کے پہنے۔ بعض نے کہا کہ فریب کے کپڑوں سے یہ مراد ہے کہ اکہرا کپڑا پہنے ہو مگر آستین دوہری رکھے تاکہ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں۔ ایسی چیز سے سیر ہونا جو اس کو نہیں ملی، اس کا مطلب بھی یہ کہ خواہ کھانے کو پیٹ بھر سوکھی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں از راہ تکبر و فخر یہ بیان کرے کہ روز بریانی، پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں۔ یا پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر لوگوں سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق پٹے پڑے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک صاحب نانِ شبینہ سے محتاج تھے، صبح کو گھر سے

Marfat.com

...نے گے تو لبوں کو تر کرنے کے لئے کچھ نہ ملا، چراغ میں تیل بھی
...ا، اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر مل لی۔ ایک ذرا سا بتی کا
...اُن کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی۔ جب اپنے
...ستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لئے کہا۔ آپ کیا
...تے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی ناناجان کے یہاں سویّاں
...دودھ سے خوب سیر ہو کر آیا ہوں۔ یہ سنکر ایک ظریف دوست
...کہہ دیا، جی ہاں، جب ہی تو ایک سنوئی آپ کی مونچھ میں لٹک
...رہی ہے۔ اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے،
...نا فخر اور تکبر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)۔

عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ الشِّرْكَ بِاللهِ۔ جھوٹی
...اہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے
...ادہ سخت ہے، کیونکہ قرآن شریف میں "وَالَّذِيْنَ لَا
...يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" کے بعد "وَالَّذِيْنَ
لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ" فرمایا)

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ۔ جو شخص جھوٹ
...ت بنانا نہ چھوڑے (اس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو
...روزے سے اپنے بندوں کو ضبطِ نفس کا خوگر بنانا اور اُن کا تزکیہ
...نا ہے۔ اس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ
...اللہ کی خشیت ہے)۔

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ شرک کی گواہی نہیں دیتے
...مشرکوں اور اہلِ کتاب کے تہواروں اور عیدوں، میلوں
...ٹھیلوں میں شریک نہیں ہوتے۔ مثلاً ہولی، دیوالی اور جاترا
...وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے۔ بعض فقہا نے تو اس کو
...کفر کہا ہے)۔

تُزِيْرُهُ النُّذُوْرَ۔ اس کو قبروں کی زیارت کی طرف
...تا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے۔ میں اس سے بچنے
...والا نہیں ہوں۔ یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)۔

فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ۔ دونوں ایک دوسرے کی ملاقات
...کو آنے جانے لگے۔

زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ۔ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے
طوافِ زیارت کر لیا۔

يَزُوْرُ الْبَيْتَ اَيَّامَ مِنًى۔ منیٰ کے دنوں میں کعبہ کی
زیارت کرتے رہے۔

لَعَنَ اللهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں
پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات دن
وہاں جاتی اور روتی پیٹتی ہیں۔ بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ
عورتیں مُراد ہیں جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلاّ کر روئیں،
بعض نے عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کو مطلقاً مکروہ رکھا ہے،
طاؤس نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چند روز تک
مُردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)۔

لَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔ اگر تو مرجاتا تو میں تیری
قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آں حضرتؐ نے ان عورتوں پر جو
قبروں کی زیارت کریں لعنت کی ہے)۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔
میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس
کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا۔ خیال کیا کہ مبادا
ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع
کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمہارے دلوں میں راسخ
ہو گئی ہے، شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ یہ
اجازت صرف مردوں کے لئے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور
عورت سب کے لئے)

مَنْ حَجَّ فَزَارَنِيْ۔ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت
کی (تو یہ فا تعقیب کے لئے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی
داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہو آئے) (مجمع البحار میں
ہے کہ امام مالکؒ نے اس طرح کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ
کی قبر شریف کی زیارت کی، اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت
دو طرح کی ہے مشروع وغیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں
کو شامل ہے۔ غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحا

Marfat.com

اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اِس غرض سے کی جائے کہ، وہاں نماز پڑھے یا دُعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مُرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہے۔ کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا، خاص اللہ جل جلالہٗ کے لئے ہے۔)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اِس غرض سے کرنا کہ وہاں جا کر دُعا مانگیں گے یا منت یا مُراد، گو اللہ تعالیٰ ہی سے سہی، مگر یہ طریقہ دُعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے، البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے، اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دُعا کا ارادہ پیدا ہو، وہاں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن مُردوں سے سوال کرنا اور اُن سے وہ اُمور مانگنا جو اللہ تعالےٰ سے خاص ہیں، مثلاً رزق کی کشائش، گناہوں کی مغفرت، اولاد کا دینا اور بیماری سے چنگا کرنا، یہ بالاتفاق شرک ہے، اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جا کر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لئے دُعا کرو، یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرو کہ وہ جل جلالہٗ ہمارا یہ مطلب پورا کردے، تو اِس میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ توسل اور سفارش کا طریقہ بھی دُرست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا۔ جن لوگوں نے اس طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انھوں نے اِس مسئلہ میں غلو اور تشدد سے کام لیا ہے۔ بایں ہمہ ایک جماعتِ علماء اس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے۔ اب زیارتِ قبور کے لئے سفر کرنا تو علماء اہلِ حدیث میں سے ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور اُن کے متبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرتؐ کی قبر شریف کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا انھوں نے ناجائز رکھا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہئے، پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے۔ مگر اکثر علماء نے اہلِ حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا جو تیری زیارت کو آئے اُس کا بھی تجھ پر حق ہے۔

جَاءَنَا زَوْرٌ۔ ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے۔

حَتّٰى اَزَارَتْهُ شَعُوْبُ۔ یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرادی۔

كُنْتُ زَوَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَقَالَةً۔ میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

كَلَامٌ مُزَوَّرٌ۔ یعنی آراستہ کلام۔ درست کیا ہوا۔

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا زَوَّرَ نَفْسَهٗ عَلٰى تَقْوِيْمِهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لئے درست کیا۔ (یعنی ریاضت اور مشقت کر کے نفس کی اصلاح کی، اس کو اخلاقِ حسنہ سے آراستہ اور بُرے اخلاق سے پاک اور صاف کیا)۔

رَاٰهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيْدِ بِاَزْوِرَةٍ۔ اس کو لوہے میں جکڑا رسیوں سے بندھا دیکھا۔

اَزْوِرَةٌ جمع ہے زِوَارٌ یا زِيَارٌ کی۔ وہ رسی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)۔

مَالِيْ اَرٰى رَعِيَّتَكَ عَنْكَ مُزْوَرِّيْنَ۔ (بی بی اُم سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟ (تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے، جیسے حضرت عمرؓ کے انتظام سے خوش اور خرم تھی)۔

اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

اِزْوَرَّ اور اِزْوَارَّ عَنْهُ۔ یعنی اس سے منحرف ہوا منہ پھیر لیا۔

يَاْ خُخَيْلٍ عَابِسَةٍ زُوْرًا مَنَاكِبُهَا۔ (یہ حضرت عروہ کا شعر ہے) گھوڑے لئے ہوئے ترش رو، جن کے مونڈھے ایک طرف جھکے ہوئے۔

زُوْرٌ۔ زَوَرٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی میل اور جھکاؤ۔ تر
فِيْ خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ تَفْضِيْلٌ۔ اس کا پیدا

Marfat.com

دوسرے سینے والوں سے فضیلت ہے۔

زَوْرٌ۔ سینہ۔

بَنَاتُ الزَّوْرِ۔ دونوں جانب سینہ کی پسلیاں۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے دن، تیسری اذان "زوراء" پر بڑھادی۔

زَوْرَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں (بعض نے کہا وہ ایک مینار تھا اور بعض نے کہا ایک پتھر تھا کافی بڑا مسجد کے دروازے کے پاس۔ بعض نے کہا ایک گھر تھا مدینہ کے بازار میں مؤذن اس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)

آنحضرت صلعم کے دورِ مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھیں، پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذان تکبیر منبر سے اترنے کے بعد۔ لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دور دور سے آنا پڑتا تھا، اس وجہ سے حضرت عثمانؓ نے ایک اذان اور بڑھادی تاکہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آجائیں، لیکن اذان کے اس نئے انتظام کے بعد بھی ان دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے۔ اور افسوس ہے وہ لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآنِ حکیم کی رو سے اس اذان کو جو قبل خطبہ دی جاتی ہے بہت بلند آواز سے پکار کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کر دو اور اللہ کی یاد کے لئے جلدو۔ اب ذرا غور فرمائیے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل اذان ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہوگی اور وہ خرید و فروخت بند کیسے ہوگی)۔

تَزَاوَرُوْا وَتَلَاقَوْا۔ ایک دوسرے کی زیارت ملاقات کرتے رہو۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ فِيْ جَانِبِ الْمِصْرِ۔ جو شخص شہر کے ایک گوشہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے۔

حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكْرِمَ زُوَّارَهٗ۔ اللہ کو اپنی زیارت کرنے والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے۔

فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ فِيْ عَرْشِهٖ۔ اللہ تعالیٰ سے اس کے تخت پر زیارت کی۔

زِيَارَةُ اللّٰهِ زِيَارَةُ اَنْبِيَائِهٖ وَحُجَجِهٖ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَ اللّٰهَ۔ اللہ کی زیارت، اس کے پیغمبروں اور اماموں کی زیارت ہے، جس نے ان کی زیارت کی، اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِكَ۔ یا اللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر۔

زُوَّارٌ جمع ہے زَائِرٌ کی جیسے زَائِرُوْنَ اور زُوَّرٌ ہے۔

وَتُنْحَرُ بِالزَّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدَى الضُّحٰى ثَمَانُوْنَ اَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُدْنُ۔ زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک رے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے، جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں۔

زَوْعٌ۔ باگ ہلانا، کھینچنا (تاکہ جانور جلد چلے)۔

زَوْعَةٌ۔ قطعہ

تَزْوِيْعٌ۔ الٹنا، یک جا کرنا، خراب کرنا، بیکار کرنا۔

زُوْعٌ اور زُوَعٌ۔ مکڑی۔

زَاعَةٌ۔ پولس کے لوگ۔

زُوْعَةٌ۔ خراب نکمی چیز۔

زَوْغٌ۔ جھکنا، جھکانا، کج کرانا۔

زَوْفٌ۔ اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا، پنکھ اور دُم زمین پر پھیلا کر چلنا۔

مَوْتٌ زُوَافٌ۔ ناگہانی موت۔

زُوْفَاءُ۔ ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم۔

زُوْقٌ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔

زُوَقٌ اور زَاوُوْقٌ۔ پارہ۔

لَيْسَ لِيْ وَلِنَبِيٍّ اَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا۔

Marfat.com

میرا اور کسی پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے۔

تَزْوِیْقٌ آراستہ کرنا، نقش و نگار کرنا، خوبصورت بنانا۔

تَزْوِیْقٌ دراصل زَاوُوْقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پارہ (کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر چڑھاتے ہیں، پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے)۔

اِذَا رَاَیْتَ قُرَیْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَیْتَ ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ جب تو قریش کے لوگوں کو دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنائیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش و نگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں اس وقت اگر تجھ کو موت آسکے تو مر جا۔ (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہوگی)۔

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زَاقِیَةٌ کی یعنی چیخنے والا)

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّاوُوْقِ۔ تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے۔

زَاوُوْقٌ کو مدینہ والے زِئْبَقٌ کی جگہ استعمال کرتے ہیں پارہ کے معنوں میں۔

زَوْكٌ۔ چلنے میں مونڈھے ہلانا۔

زَوَكَانٌ۔ اکڑنا، اترا کر چلنا۔

زَوَّاكٌ۔ اترانے والا۔

زَوْلٌ یا زَوَالٌ یا زُوُوْلٌ یا زَوِیْلٌ یا زَوَلَانٌ چلا جانا، ہٹ جانا، گھٹ جانا، اونچا ہونا، ڈھل جانا۔

زَوَالٌ۔ سورج ڈھل جانے کا وقت۔

زَوْلٌ۔ عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ اور بہادر اور سخی اور بلا اور خفیف، ظریف، عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جثہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں۔

زَوْلَةٌ۔ ہلکی پھلکی، عقلمند عورت۔

رَاٰی رَجُلًا مُبْیَضًّا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ۔ ایک سفید رنگ کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے)۔

یَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِیْطٌ وَّتَزْیِیْلُ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی اونچا۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ خَالَطَهٗ سَهْمِیْ وَلَوْ كَانَ زَائِلَةً لَتَحَرَّكَ۔ خدا کی قسم میرا تیر اس میں گھس گیا۔ اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو حرکت کرتا۔

زَائِلَةٌ۔ وہ جانور جو اپنی جگہ سے سرکے حرکت کرے

فِیْ فِتْیَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا۔ قریش کے چند نوجوانوں میں، جن میں ایک کہنے والا یوں کہنے لگا، جب وہ (یعنی مکہ والے) مسلمان ہوگئے تو اب جلد و (مدینہ کو چلے جاؤ)۔

اَخَذَهُ الْعَوِیْلُ وَالزَّوِیْلُ۔ اس کو چیخ پکار اور بیقراری شروع ہوگئی۔

یَزُوْلُ فِی النَّاسِ۔ ابوجہل لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ (یعنی بدر کے دن، ایک جگہ نہیں ٹھہرتا تھا)۔

بَزْوَلَةٌ وَّجَبْسٌ۔ ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند یا ظریف خوش مزاج گھر میں بیٹھنے والی۔

زَالَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا۔

مَا زَالَ۔ ہمیشہ۔

لَا یَزَالُ۔ ہمیشہ، کبھی اس کو زوال نہیں۔

زُوِیٌّ یا زَیٌّ۔ ہٹانا، پھیر دینا۔ ایک گوشہ میں کر دینا، روکنا، اکٹھا کرنا، قبض کرنا۔

اِنْزِوَاءٌ۔ گوشہ گیری۔

زَاوِیَةٌ۔ دو خطوں کے ملنے سے جو کونا پیدا ہو۔

زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا۔ میں نے پورب اور

Marfat.com

صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔

كَانَ لَهُ اَرْضٌ زَوَتْهَا اَرْضٌ اُخْرٰى۔ ان کی ایک زمین تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا۔

زَاوِيَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر وہاں پر انس رضی کی زمین تھی اور مکان تھا۔

زَوَايَاهُ سَوَاءٌ۔ اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے (یعنی مربع ہوگا طول وعرض برابر)۔

تَنْزَوِيْ مِنَ النُّخَامَةِ۔ بلغم سے سمٹی جاتی ہے۔

اِنِّیْ لَاَ بْتَلِيْهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَاَزْوِيْ عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ۔ میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزماتا ہوں، اس لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں۔

مَا زَوَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ مِمَّا عَجَّلَ لَهُ فِيْهَا۔ اللہ تعالے نے جو دنیا اپنے مومن بندے سے سمیٹ لی، وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا میں اس کو دے۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ، مومن قیامت کے دن اپنے مالک سے عرض کرے گا۔ پروردگار دنیاداروں نے دنیا میں خوب چین اڑایا، عورتوں سے رغبت کی، نکاح کئے، نفیس عمدہ اور ملائم کپڑے پہنے، لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذائیں کھائیں، عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے۔ عمدہ آرام دہ (رہوار رفتار) سواریوں پر سوار ہوتے رہے (اے کرم فرما!) اب مجھ کو بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا، جتنا میں نے دنیاداروں کو دیا تھا، آغاز آفرینش سے اس کے خاتمہ تک، اور مزید ستر گنا اس کا)

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ اللہ تعالے نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے۔

لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَزْوِيَ الْاِمَامَةَ عَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)

صَلّٰى فِيْ زَوَايَا الْبَيْتِ۔ آں حضرت نے کعبے کے چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز)۔

باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ یا زَهَادَةٌ۔ نفرت کرنا، چھوڑ دینا (بعض نے کہا کہ زَهَادَةٌ دنیا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دین داری یا کم خوری)

تَزْهِيْدٌ۔ نفرت دلانا، بخیل کہنا۔

تَزَهُّدٌ۔ عبادت اور ترک دنیا۔

تَزَاهُدٌ۔ حقیر سمجھنا۔

اِزْهَادٌ۔ کم سمجھنا، حقیر جاننا۔

اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُزْهِدٌ۔ سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال ومتاع کم ہو یا جو دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے۔

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ۔ اس[1] سے حساب نہ ہوگا نہ اس مومن سے جس کے پاس دنیا کا سامان کم ہو۔

فَجَعَلَ يُزَهِّدُهَا۔ آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی دیر تک رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں ہے)

اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ۔ تو تو تھوڑا ہے۔

---

[1] یعنی اس غلام سے جو اپنے سوار اور پروردگار دونوں کا حق ادا کرے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْدَفَعُوْا فِي الْخَمْرِ وَتَنَزَّاهَدُوْا الْحَدَّ۔ (حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں۔

(شراب نوش افراد کے لئے اُس وقت تک سزا یہ تھی کہ، جُوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے۔ یہی سزا عہدِ رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی۔ اِس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہؓ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسّی کوڑے مقرر کی تاکہ، لوگ شراب پینے سے باز رہیں)۔

هُوَ اَنْ لَّا يَغْلِبَ الْحَلَالُ شُكْرَهٗ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرَهٗ (زہریؒ سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انھوں جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے، تو شکرِ خداوندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اُس کا قلب شکر وسپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال، رزق کے خرچ کے وقت رضائے الٰہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے۔ (اگرچہ دوسرے لوگ اس کے سامنے ناجائز طریقوں سے دولت کرکے مال دار ہو رہے ہوں، مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مائگی پر صابر اور قانع رہے)۔

(طیبی نے کہا، زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی۔ اور اِس میں اُس شخص کے قول کا رَد ہے جو کہتا ہے کہ زُہد ترکِ دُنیا کرنے، میلا کچیلا پھرنے اور بدمزہ کھانا کھانے کا نام ہے)۔

اَلزَّهَادَةُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدِكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ۔ زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں اس سے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا بھروسا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسا رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال ومتاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا) دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اِس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا۔ اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت اور آرام سے کہیں بہتر ہے)۔

(حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اتنی خوشی نہیں ہوتی، جتنی مصیبت سے دوچار ہونے میں ملتی ہے۔ کیونکہ نعمت میں ہماری مُراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے۔)

(حضرت نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ، میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور اُن سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے، جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس دن کچھ نہ ہوتا تو فرماتیں کہ، بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں۔ میں خوش ہوکر چلا آتا، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے۔ والدہ روز اُن میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جاکر پوچھتا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں۔ میں اِس پیٹ بھرنے کی صورتِ حال سے تنگ آگیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کرکے وہ گیہوں ختم ہوئے۔ اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انھوں نے کہا "بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں" مجھ کو اِس مہمانی کا سُن کر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالے کا شکر بجالایا۔ سبحان اللہ! یہ بڑے کاملین کا درجہ ہے۔ ہم گنہگاروں کو تو اس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر، اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)۔

اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ۔ افضل درویشی وہ

Marfat.com

ہے کہ اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے (لوگ جانیں یہ دنیادار ہے کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)۔

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مالک چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے، اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ کر نہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)۔

اَعْلٰی دَرَجَاتِ الزُّهْدِ اَدْنٰی دَرَجَاتِ الْوَرَعِ۔ زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے، تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا، یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)۔

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش، تیسرے دنیا۔ تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہویٰ (یعنی خواہشِ نفس) کا اور دال سے اشارہ ہے دنیا کی طرف)۔

زَهْرٌ۔ سفید رنگ، خوبصورت ہونا۔

زُهُوْرٌ۔ چمکنا، روشن ہونا۔

اِزْهَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا، روشن کرنا۔

اِزْدِهَارٌ۔ چمکنا۔

اِزْهِيَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا۔

زَاهِرِيَّةٌ۔ ناز کرنا، اترانا۔

زَهْرَةٌ۔ کلی۔

اَزْهَارٌ اور زُهُوْرٌ اور اَزَاهِيْرُ۔ زَهْرَةٌ کی جمع ہیں، یعنی کلیاں۔

زُهْرَةٌ۔ سفیدی، خوبصورتی۔

كَانَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ۔ آں حضرتؐ سفید رنگ کے، چمکدار تھے (یہ زُهْرَةٌ سے ہے۔ بمعنی تازگی اور حسن اور روشنی اور سفیدی)

اَعْوَرُ جَعْدٌ اَزْهَرُ۔ دجال ایک آنکھ کا کانا گھونگھر بال والا، سفید رنگ ہوگا۔

جَمَلٌ اَزْهَرُ مُتَفَاجٌّ۔ سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)۔

يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ۔ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھا پی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں۔

(یہ جمع ہے اَزْهَرُ کی۔ اس لئے "الزُّهْرِ" کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھاتے پیتے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلاتے)۔

اَزْهَرُ۔ چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی بیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَهْرَاءُ اور جمع زُهْرٌ ہے۔

اَلزَّهْرَاوَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (یعنی چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)۔

اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ۔ جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا۔ مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جب چمکتی اور ترو تازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)۔

اِزْدَهِرْ بِهٖ فَاِنَّ لَهٗ شَاْنًا۔ اس برتن کو حفاظت سے رکھو یہ بہت کام آئے گا (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ):

قَضَيْتُ مِنْهُ زَهْرَتِيْ۔ میں نے اپنی حاجت اس سے

---

۱ ہر چہ اندازمن بتو این است کہ تو طفلی و خانہ رنگین است۔

Marfat.com

زُهْلُوْلٌ چکنا۔

زَهَالِیْلُ "زُهْلُوْلٌ" کی جمع ہے

کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے۔

تَمْشِیْ الْقُرَادُ عَلَیْهَا ثُمَّ یُزْلِقُهُ عَنْهَا لَبَانٌ وَّ اَقْرَابٌ زَهَالِیْلُ۔ یعنی جوں اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسال دیتا ہے اور باریک کریں۔

زَهَمٌ۔ مغزدار ہونا، بہت باتیں کرنا، جھڑکنا، منع کرنا۔

زَهِمٌ۔ چکنا ہونا۔

زُهْمٌ بدبو، چربی۔

زَهِمٌ۔ موٹا چربی دار۔

زُهْمَةٌ اور زَهَمَةٌ موٹے گوشت کی بدبو۔

وَتَجْأَی الْاَرْضُ مِنْ زَهَمِهِمْ۔ زمین ان کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) گوشت کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی (ان کی نعشیں اس کثرت سے زمین پر سڑیں گی)

مِلْأً زُهْمِهِمْ۔ ان کی بدبو بھر کر۔

زَهْوٌ یا زُهُوٌّ یا زَهَاءٌ۔ چمکنا، روشن ہونا، بڑھنا، زیادہ ہونا، جھوٹ بولنا۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یُزْهِیَ یا یَزْهُوَ آنحضرت نے میوہ کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ:

زَهَا النَّخْلُ۔ کھجور کے پھل نکل آئے۔

لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ۔ گدر کھجور کو مت بھگوؤ (اس کا شربت پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔ (ایک دوسری روایت میں گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا)۔

حَتّٰی تَزْهُوَ۔ یہاں تک کہ اس پر پختگی ظاہر ہو (زردی یا سرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مگر خطابی نے کہا کہ صحیح حَتّٰی تُزْهِیَ ہے)

زُهَاءُ ثَلٰثِمِائَةٍ۔ تخمیناً تین سو آدمی ہوں گے۔ (یہ زَهَوْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ کس قدر ہیں)

(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں ساٹھ افراد سے اسّی افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات علیحدہ جمعیتوں کے بارے میں ہیں)۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاسٍ یَاْتُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ اُوْلِیْ زُهَاءٍ یَعْجَبُ النَّاسُ مِنْ زِیِّهِمْ فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ۔ جب تو سنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے مغرور لوگ ایسے آرہے ہیں، جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت آن پہنچی۔

مَنِ اتَّخَذَ الْخَیْلَ زُهَاءً وَّنِوَاءً عَلٰی اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِیَ عَلَیْهِ وِزْرٌ۔ جو شخص ازراہ تکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت سے گھوڑے رکھے، وہ اس پر عذاب ہوں گے (قیامت کے دن یہ گھوڑے اس پر وبال ہوں گے)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ):

زُهِیَ الرَّجُلُ فَهُوَ مَزْهُوٌّ۔ یعنی وہ شخص مغرور ہو گیا (اور زَهَا یَزْهُوْ اس معنی میں کم بولتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلَی الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ اللہ تعالیٰ مغرور فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ فقیر اور تکبر کی دونوں صفات یکجا مجتمع نہیں ہو سکتیں)۔

اِنَّ جَارِیَتِیْ تُزْهٰی اَنْ تَلْبَسَهٗ فِی الْبَیْتِ اس کرتہ کو تو میری لونڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرتی (گھر کے باہر یا تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا)

لَوْلَا اَنْ یَدْخُلَ النَّاسَ زَهْوٌ لَسَلَّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ قُبُلًا۔ اگر لوگوں میں غرور سما جانے کا اندیشہ ہوتا تو فرشتے سامنے آکر تم کو سلام کرتے۔

زُهَاءُ اَلْفٍ۔ اندازاً ایک ہزار۔

Marfat.com

بَابُ الزَّاءِ مَعَ اليَاءِ

…یْبٌ۔ ایک موضع کا نام ہے یافا اور حیفا کے درمیان (وہاں کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔
تَزَیُّبٌ۔ ٹھوس ہونا، جمع ہونا۔
اِزْیَبٌ۔ سخت اور شدید۔
اِزْیَبَّۃٌ۔ بخیل عورت۔
اِسْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ الْاَزْیَبُ وَعِنْدَکُمُ الْجَنُوْبُ۔ (اس ہوا کا نام اللہ کے پاس "ازیب" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو (کروالے جنوبی ہوا کو اَزْیَب کہتے ہیں)۔
…یبقٌ۔ پارہ
زَیْبَقٌ۔ عوام "زِیْبَق" کو بہ فتحہ زا استعمال کرتے ہیں، معنی وہی ہیں۔
…زْیِیْتٌ۔ روغنِ زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کھلانا۔
تَزْیِیْتٌ۔ زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، تیل ملنا۔
اِزْدِیَاتٌ۔ زیتون کا تیل ملنا۔
اِسْتِزَایَۃٌ۔ زیتون کا تیل مانگنا۔
کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَاْکُلُ بِالزَّیْتِ۔ عبد اللہؓ بن …روقی زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی منیٰ کے دنوں میں زیتون کا تیل بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے)۔
…یْحٌ یا زُیُوْحٌ یا زَیَحَانٌ۔ دُور ہونا، چلدینا، کھول دینا۔
اِزَاحَۃٌ۔ دُور کرنا۔
زَاحَ عَنِّیَ الْبَاطِلُ۔ جھوٹ اور باطل میرے پاس سے دور ہو گیا، مٹ گیا۔
…یْدٌ یا زِیْدٌ یا زَیَدٌ یا زِیَادَۃٌ یا مَزِیْدٌ یا …یَدَانٌ۔ بڑھنا، بڑھانا۔
تَزْیِیْدٌ۔ بڑھانا۔
تَزَیُّدٌ۔ بڑھنا (جیسے اِزْدِیَادٌ ہے)۔
عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ۔ اس کا دس گنا ہیں اور بڑھاؤں گا۔ (ایک دوسری روایت میں وَاَزِیْدُ ہے، یعنی اس سے زیادہ)
زِیَادَۃُ الْکَبِدِ۔ جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ لٹکا رہتا ہے (مچھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا وہ ملے گی)۔
لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا۔ میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا، صرف فرض ادا کروں گا۔ اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ شاید راوی اس کو بھول گیا)۔
(بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لئے آں حضرتؐ نے ان کو صرف فرائض بتلائے، سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی، ایسا نہ ہو کہ ان پر بار ہو جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقی مراتب ہوگی، البتہ ان پر نجات موقوف نہیں ہے)۔
مَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَ ظَلَمَ۔ جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھو یا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا۔ اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ، آں حضرتؐ نے اعضائے وضو کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھویا لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگرچہ اولیٰ تین بار دھونا ہے)۔
مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً۔ آں حضرتؐ نے رمضان اور غیر رمضان کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (آٹھ رکعت

Marfat.com

[illegible]ی)۔

زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ۔ حضرت زید بن حارثہ رضؓ مشہور صحابی ہیں، جن کو آں حضرتؐ نے بیٹا بنایا تھا)

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ جب اونٹ [illegible]ک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِیَادَۃً! وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔ تین دن اور زیادہ۔

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے [illegible] اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاریؒ نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے اور آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ اَوْ اَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں مبتلا ہوا۔

مَزَادَۃٌ۔ مشک۔

زِیَادُ بْنُ سُمَیَّۃَ۔ وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیاد اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمرؓ کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے، اگر میں زنا کا اقرار کروں گا شروع میں زیاد حضرت علیؓ کے رفقاء میں سے تھا، پھر معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخر کار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبداللہ بن زیاد نے امام حسینؓ سے جنگ کی اور حادثۂ کربلا پیش آیا)

زَیْد بن علی بن حسینؓ، مشہور امام ہیں ائمہ اہلِ بیت [illegible] سے، ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں ان کے متبعین زیدیہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے [illegible] کے بعد مطالعۂ حدیث کے نتیجہ میں اہلِ سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اثنا عشری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحییٰ، محمد اور ابراہیم وغیرہ کو برا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقرؒ تھے تو زید کا دعویٰ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقرؒ نے اپنی امامت کو کب آشکارا کیا تھا۔ حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا، دشمنوں سے مقاتلہ کیا۔ اِن وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے۔ زیدیہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہو اور تلوار اٹھائے، امامت کا دعویٰ کرے، تو اس کی امامت صحیح ہے۔)

ہم اہلِ سنت بھی یہی کہتے ہیں، صرف دائرۂ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں، یعنی ہر قریشی کی امامت صحیح ہے۔ اگر بنی فاطمہ سے ہو تو اور نورٌ علیٰ نور ہے۔

مُزَادَۃٌ۔ بمعنی زیادت۔

ذُوالزَّوَائِدِ۔ شیر۔

زِبْرٌ۔ عقل اور تدبیر۔

اَلضَّعِیْفُ الَّذِیْ لَا زِبْرَ لَہٗ۔ دوزخی وہ ناتوان اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا رہے) (مشہور روایت لَا زَبْرَ لَہٗ ہے بائے موحدہ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا)

لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ کَاسِرًا وِسَادَہٗ یَتَّکِیُٔ عَلَیْہِ وَیَاْخُذُ فِی الْحَدِیْثِ فِعْلَ الزِّیْرِ۔ تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکیہ توڑتا رہتا ہے، اس پر ٹیکا دیتے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو۔

زِیْرٌ۔ وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلامی اور صحبت پر فریفتہ ہو۔

لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ۔ مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

حضرت ایوبؑ سے فرمایا، ایسا کون شخص ہے جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے)۔

كُنْتُ اَكْتُبُ الْعِلْمَ وَ اُلْقِيْهِ فِيْ زِبْرٍ لَّنَا (امام شافعیؒ نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کرلیتا تھا اور ان کو ایک مٹکے میں ڈال دیتا تھا۔

زیغ یا زَیَغَانٌ اور زَیْغُوْغَةٌ۔ جھکنا۔

اِزَاغَةٌ۔ جھکانا۔

تَزَایُغٌ۔ جھکنا۔

لَا تُزِغْ قَلْبِيْ۔ میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ):

زَاغَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ یعنی راستے سے پھسل گیا، دوسری طرف مڑ گیا۔

اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں آں حضرتؐ کا کوئی کام ترک کردوں (جو آپؐ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہِ سنت کو چھوڑ کر، حق اور جادۂ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)۔

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ۔ جب نگاہیں کج ہو جائیں (پتھرا جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)۔

رَخَّصَ فِي الزَّاغِ۔ کوّے کھانے کی اجازت دی (یہ کوّا سفید ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں۔ معمولی کوّے سے چھوٹا ہوتا ہے، مُردار اور نجاست نہیں کھاتا۔ اس کا کھانا درست ہے)۔

زَاغَتِ الشَّمْسُ۔ سورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے۔ ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں۔)

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے کہا نہیں ہاں۔ اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچسو برس کی راہ طے کی؛ اس حدیث سے قدیم فلاسفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے۔ جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک۔ مگر ہمارے زمانہ میں سب حکماء اور ماہرینِ فلکیات کا اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ۔ میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگمگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں، پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ زَلَّةُ الْعَالِمِ زَلَّةُ الْعَالَمِ یعنی کسی عالم کا پھسلنا ایک دنیا کا پھسلنا ہے)۔

لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ۔ قرآن کو اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی (وہ ہمیشہ تبدیل و تحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَيْغٌ۔ شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔

زَيْفٌ یا زَيَفَانٌ۔ اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔

زَيْفٌ۔ کھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔

زُيُوْفٌ۔ یہ "زَيْفٌ" کی جمع ہے۔

بَعْدَ زَيَفَانٍ۔ اترا کر چلنے کے بعد (یہ زَافَ الْبَعِيْرُ سے نکلا ہے۔ یعنی اونٹ اترا کر چلا)۔

زَافَ الْحَمَامُ۔ کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا اور گھوم گیا۔

اِنَّهٗ بَاعَ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ زُيُوْفًا وَّقَسِيَّةً۔ ابن مسعودؓ نے بیت المال کا نکلا ہوا مال بیچ ڈالا وہ کھوٹے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَيْفٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

اَلطَّاؤُسُ يَمِيْسُ بِزَيَفَانِهٖ۔ مور حرکت کرکے ناچتا ہے (اترا کر گھومتا ہے)۔

زَيَلٌ۔ پھٹنا، سرکنا، دونوں رانوں میں کشادگی ہونا۔

Marfat.com

إِنَّهُ أَزْيَلُ الْفَخِذَيْنِ۔ امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی۔

خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ۔ لوگوں سے ملے رہو، مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرِّبُوا الظُّهُورَ لِلزِّيَالِ۔ دنیا سے سفر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشۂ آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْدَمًا مِزْيَلًا۔ دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے جدا کر دینے والا) عقلمند۔

زَيْمٌ۔ بات کرکے کسی کو خاموش کر دینا۔

تَزَيُّمٌ۔ جدا ہونا۔

زِيَمٌ زِيَمٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے، جُدا جُدا۔

زِيمَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

تَتْرُكُ الْعُجَايَاتِ يَتْرُكْنَ الْحَصَى زِيَمًا۔ ان کے پاؤں کے پٹھے گیہوں رنگ کے کنکریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر جاتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔

هٰذَا أَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّي زِيَمُ۔ یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ حجاج کا مقولہ ہے، زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا أَرِيمُ مَكَانِي۔ میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا۔

زَيْنٌ۔ آراستہ کرنا (جیسے اِزْدَانَةٌ اور تَزْيِينٌ ہے)

زَيْنٌ۔ یعنی خوبصورت، اچھا (اس کی ضد ہے شَيْنٌ یعنی بدنما بدوضع، عیب دار)۔

مُزَيِّنٌ۔ حجام۔

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سُر کے ساتھ پڑھے، یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ،

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے، نہ یہ کہ گانے لگے بعضوں نے کہا قرآن سے قرأت مراد ہے۔ یعنی اپنی قرأت کو آواز سے زینت دو۔

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِنَا زِينَتَهَا۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اتار (یعنی پانی برسا! تاکہ پھل، غلہ اور میوہ جات اُگیں اور زمین میں سبزی پیدا ہو)

مَا مَنَعَنِي أَنْ لَّا أَكُونَ مُزْدَانًا بِإِعْلَانِهِ

مجھ کو اس سے کونسی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کرکے آراستہ ہوں۔

كَانَ يُجِيزُ مِنَ الزِّينَةِ وَيَرُدُّ مِنَ الْكَذِبِ۔ شریح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھاکر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

زِيٌّ۔ شکل، وضع، قطع، عادت۔

إِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْعَجَمِ۔ عجمی لوگوں کی وضع سے بچے رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا، اور باریک ملائم کپڑے پہننا، عیش و عشرت کرنا مت اختیار کرو۔ اپنے درجے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو ان کے معاشرتی تکلفات اور اسبابِ زینت کو دیکھ کر، ان کی طرح بننے کی کوشش نہ کرو۔ اور نہ اُن کے انتظامات کو دیکھ کر تمہارے اندر احساسِ کمتری دپیدا ہونا چاہیے۔

درحقیقت فقر اور تنگی اگر اُس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور تنگی و عُسرت کی زندگی کے کسی نازک دَور میں بھی احساسِ خودی و خودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو، عزتِ نفس کو برقرار رکھ کر خداشناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے +

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

دیوان حماسہ (عربی) مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ	**فصول اکبری** (فارسی) اعلیٰ کاغذ
دیوان متنبی (درسی) عمدہ کاغذ	**الفوز الکبیر** عمدہ کاغذ
زاد الطالبین (عربی) مع حاشیۃ المسماۃ مزاد الراغبین اعلیٰ کاغذ	**قال اقول** (کلاں) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
ریاض الصالحین (عربی) (مع مزید تحقیق و تخریج) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی اعلیٰ کاغذ۔	**القراءۃ العربیۃ الہندیہ** (عربی اردو انگریزی)
ریاض الصالحین (عربی) (جلی قلم مع احادیث نمبر) مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۔ کلاں سائز	**القراءۃ الرشیدہ** (عربی) اول۔ ثانی۔ " " ثالث۔ رابع۔
سراجی فی المیراث محشیٰ (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل	**قطبی** اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
سلم العلوم مع حاشیۃ اصعاد الفہوم عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	**کتاب التحقیق** (شرح حسامی) (المعروف) بغایۃ التحقیق۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔
شرح ابن عقیل مجلد عمدہ اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔	**کریما جلی قلم** عمدہ کاغذ
شرح تہذیب (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل	**مبادی القراءۃ الرشیدہ** (عربی) اول۔ ثانی۔
شرح عقائد نسفی (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل	**گلستان سعدی** (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ
شرح مائۃ عامل (محشی و معرب) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ	**مالا بد منہ** (فارسی) محشیٰ۔ عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل
شرح مائۃ عامل محشیٰ (کلاں) (معہ مفید چار رسالہ) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ۔	**متن الجزریۃ** اعلیٰ زرد کاغذ
شرح معانی الآثار للطحاوی (مع) رسالہ الحاوی سیرت امام طحاویؒ و کشف الاستار کامل دو جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ	**مجموعہ پنج گنج** (محشیٰ عکسی) (فارسی) عمدہ کاغذ
شرح وقایہ اولین کامل مع حاشیۃ عمدۃ الرعایہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔	**المحادثۃ العربیۃ** (الجزء الاول) عمدہ کاغذ
شرح وقایہ آخرین کامل اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی	**مختارات الادب** زیدان بدران (قسم النثر) عمدہ کاغذ
علم الصیغہ (فارسی) عمدہ کاغذ	**المختصر القدوری** مع ملہ المسمے التوضیح الضروری (عربی) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل
عمارۃ: کامل کیلانی ۔ عمدہ کاغذ	**مختصر المعانی** بحواشی شیخ الہندؒ (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر کتب معہ نادر اضافات مفیدہ

مجموعة قواعد الفقه

از: مفتی السید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی

...ھی تحوی علی سبع رسائل

...صاحب علم حضرات اس مفید مجموعہ کو (مجموعہ قواعد الفقہ) کے نام سے ...ب فرمائیں (میر محمد کتب خانہ) نے اس میں تین سو سے زائد صفحات ...مشتمل دو نادر اور مفید رسالوں کا اضافہ کر کے (مجموعۃ القواعد الفقہ) ...متخصصین و فقہاء و مفتیین اکرام و علماء اکرام اور طلباء حضرات ...اس کے آداب کے حامل ہیں ان کے لئے ایک نادر اور معلوماتی مجموعہ ...تیار کیا ہے۔ اضافات درج ذیل ہیں:-

(۱) قواعد الکلیۃ من الاشباہ والنظائر (لابن نجیم المصری ...صاحب البحر (۲) قواعد الکلیۃ من المدخل الفقهی ...العام إلى الحقوق المدنية (المصطفیٰ احمد الزرقاء) ...استاذ القانون المدنی والشریعة اسلامية فی کلیة ...الحقوق بدمشق۔

...کتاب کے شروع میں جناب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ...شیخ الحدیث جامعۃ العلوم اسلامیہ وحضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب ...شیخ الحدیث ومہتمم الجامع الفاروقیہ اور جناب جسٹس مولانا مفتی ...تقی عثمانی صاحب نائب مہتمم دار العلوم کراچی کی تقاریظ بھی شامل ...عمدہ کاغذ اعلیٰ جلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی قیمت۔

...واهر المضیه فی ...قات الحنفیة

تالیف: محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی الوفاء حنفی مصری (متوفی ۷۷۵ھ)

...حنفیہ اور ان کے طبقات کے بارے میں علمی دنیا کی پہلی نایاب ...ب جس میں فقہاء کے تراجم کو حروف کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے ...عمدہ طباعت اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی قیمت۔

...ماجه شریف (عربی)

معہ اضافہ (۱) رسالہ ما تمس ...الحاجه لمن یطالع سنن ابن ماجه (۲) شروط الائمة ...مسة وشروط الائمة الستة (۳) اسکے حاشیہ پر موطا ...الک وشرح موطاء (۴) اسعاف موطاء برجال الموطا از ...(۵) نخبة الفکر از علامہ ابن حجر عسقلانی۔ یہ پانچ خصوصیتیں آج ...ابن ماجہ میں یکجا نہیں تھیں اعلیٰ کاغذ عمدہ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

اصول البزدوی عربی

تالیف: امام فخر الاسلام علی بن محمد البزدوی الحنفیؒ۔ اصول فقہ کی یہ کتاب اپنے مختصر اور جامع طرز بیان کے اعتبار سے فن کی مقبول ترین کتاب ہے حواشی پر حافظ قاسم بن قطلوبغا الحنفی کی تخریج احادیث ہے آخر میں ایک رسالہ اصول الکرخی کا بھی شامل بھی ہے (جدید طبع شدہ) اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

تاریخ الخلفاء

مؤلفہ: الامام الحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی فی عام ۹۱۱ من الهجرة تحقيق الاستاذ محمد محي الدين عبد الحميد۔

گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

تدریب الراوی عربی

مصنف: جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطیؒ۔ مع تحقیق: عبد الوہاب عبد اللطیف۔ درس نظامی کی علوم الحدیث پر عمدہ کتاب ہے۔ تمام عربی مدارس میں داخل نصاب ہے۔ گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ قیمت۔

شرح معانی الآثار للطحاوی

تالیف: علامہ ابی جعفر محمد الطحاویؒ۔ میر محمد کتب خانہ نے اس میں مندرجہ ذیل اضافات شامل کئے ہیں (۱) رسالہ سیرت امام طحاویؒ (۲) تخلیص اسماء الرجال طحاوی مصنفہ علامہ عینیؒ (۳) الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی محدث دہلوی (۴) الدر المنصور فی اسانید شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ (۵) کتاب الضعفاء الصغیر مصنفہ امام بخاریؒ (۶) تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہؒ۔ اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی کامل در ۲ جلدیں۔

التوضیح والتلویح معہ الحاشیۃ التوشیح

التوضیح: صدر الشریعۃ۔ التلویح:- للعلامۃ التفتازانی۔ التوشیح:- عبد الرزاق محمد الشہیر بالامیر علی السید المعظمؒ (معہ اضافہ دو نادر رسالہ) (۱) شیخ الاسلامؒ (۲) ملا خسروؒ۔ جس کی وجہ سے اسکی افادیت بڑھ گئی ہے اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی جلد اول۔ مجلد مکمل دو جلدیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

(تفصیلی فہرست مفت طلب فرمائیں)

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ

کی قابل قدر دینی و علمی کتابیں

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ

(عکس از صحیح نسخہ طبع چاٹگام) اس ایڈیشن میں "میر محمد کتب خانہ" نے مندرجہ ذیل نادر اور مفید متعدد رسالوں کا اضافہ کیا ہے۔

(۱) مقدمہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ مطلب خیز اردو ترجمہ اور حواشی از مولانا محمد شفیع حجۃ اللہ صاحبؒ فرنگی محلی مع تعارف مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحبؒ۔

(۲) العُلالۃ النّاجعۃ (ترجمہ) العُجالۃ النّافعۃ۔ تصنیف:۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ ترجمہ۔ جناب استاذ السید عبدالاحد القاسمی و معہ رسائل عدیدۃ رسالۃ ما یجب حفظہ للناظر" و رسالۃ "بیان ماٰخذ المذاہب الاربعۃ" و رسالۃ نخبۃ الفکر فی مصطلح أھل الأثر" و رسالۃ "لمعات علم الحدیث و تقریظ العلامہ محمد یوسف البنوری صاؒ۔

(۳) خیر الاصول فی حدیث الرسول مؤلفہ مولانا خیر محمد جالندھریؒ معہ رسالہ منظومہ فارسی از مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلویؒ

(۴) مقدمۃ فقہ السّنن و الآثار (المسمّٰی) میزان الاخبار مصنفہ: المفتی السید محمد عمیم الاحسان المجدی البرکتیؒ۔

ایضاح المطالب شرح اردو کافیہ۔
مؤلفہ: مولانا مولوی محمد مشیت اللہ صاحب۔

رسالہ نافع مشق فرائض از مولانا مفتی سید عمیم الاحسان صاحبؒ۔

نادر مجموعہ رسائل جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔
(دس رسائل کا مجموعہ)

الھدیۃ المرضیۃ فی الدروس الانشائیۃ تالیف:۔
حضرت مولانا الاستاذ محمد رحمت اللہ الجلال آبادیؒ۔

لامیۃ المعجزات (مع ترجمہ اردو) موسومۃ البینات (جمیل یکصو معجزات کا مجموعہ ہے) از۔ مولانا اعزاز علی صاحبؒ۔

تیسیر المنطق مصنفہ: جناب مولانا عبداللہ صاحب گنگوہی۔

اشرف المرقی شرح اردو میبذی
از حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند۔

مصباح المنیر شرح اردو نحو میر تالیف مولانا سید حسن صاؒ ابن امام النحو۔

بدر منیر شرح اردو نحو میر مولفہ مولوی عبدالرب صاحب میرٹھی۔

مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند جس میں میر محمد کتب خانہ نے مزید نادر تاریخی اضافات شامل کئے ہیں۔ مصنفہ: سید محبوب رضوی صاحب۔

مکمل جمال القرآن مع حاشیہ تسہیل الفرقان تصنیف:۔ مولانا مولوی محمد اشرف علی تھانویؒ۔

سلعۃ القربہ فی توضیح شرح النخبہ تالیف: مولانا محمد عبدالحی صاحبؒ۔

دلیل الخیرات فی ترک المنکرات و خیر الصلات فی حکم الدعا للاموات : از مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ۔

مراۃ القرآن فی لغۃ القرآن خادم القرآن حافظ عبدالحی صاحبؒ۔

النفائس المرغوبہ فی حکم الدعاء بعد المکتوبہ معہ ضمیمہ کریمہ والصحائف المرفوعہ فی جواب اللطائف المطبوعہ۔

مشکوٰۃ الانوار (شرح اردو) نور الانوار
تالیف: جناب اسلام الحق صاحب

قدسی تنورات شرح اردو قطبی تصورات
تالیف: مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہیؒ

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "س"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ السِّیْنِ الْمُھْمَلَۃِ

س-بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اُسکا عدد ساٹھ ہے، سَ ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ ہے، بعضوں نے کہا سَ کبھی استمرار کے لئے آتی ہے، مُولّد لوگ سین سے بالوں کا صاف کرنا بھی مراد لیتے ہیں۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْھَمْزَۃِ

سَأْ-ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لئے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لئے، ایک مثل ہے عرب میں لَاحَاۃٍ وَلَا سَاءٍ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا۔

سَأْبٌ-گلا گھونٹنا، مار ڈالنا، کشادہ کرنا، سیر ہونا۔

سَأْبٌ-بڑی مشک۔

فَاَخَذَ جِبْرِیْلُ بِحَلْقِیْ فَسَأَبَنِیْ حَتّٰی اَجْھَشْتُ بِالْبُکَاءِ-حضرت جبریل ؑ نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہاں تک کہ میں پکاڑ کر رو دیا۔

سَأْدٌ-گلا گھونٹنا۔

سَأْدٌ-پینا، چھوٹنا۔

اِسْآدٌ-ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا۔

سُؤَادٌ-ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے۔

سُؤْدَۃٌ-جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو۔

سَأْرٌ-کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا۔

سَأَرٌ-باقی رہنا۔

اِسْآرٌ-باقی رکھنا۔

اِذَا شَرِبْتُمْ فَاَسْئِرُوْا-جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اُس میں سے کچھ چھوڑ دو۔ (دوسرے کے لئے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ)۔

لَا اُوْثِرُ بِسُؤْرِکَ اَحَدًا-میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اُس میں ایثار یعنی دوسرے کو دے دینا نہیں ہو سکتا)

سُؤْرٌ-جھوٹا، اُس کی جمع اَسْآرٌ ہے۔

فَمَا اَسْأَرُوْا مِنْہُ شَیْئًا-اُس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے)

Marfat.com

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ حضرت عائشہ رضؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر، (سائر کے معنی باقی کے ہیں، بعضے لوگ اُس کو کُل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

تَبًّالَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اُس میں تو خراب اور تباہ رہے، یہ ابولہب مردود نے آنحضرت ﷺ کو کہا تھا اُس وقت سورۂ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا، مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا، مگر نہایہ والے نے اُس کو غلط بتلایا ہے۔

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِهَا آنحضرت ﷺ عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اُس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اُس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

فَأَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُؤْرًا۔ آنحضرت ﷺ نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا وَأَكْلِهَا۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور اُنکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اُسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكُوْا سُؤْرًا۔ کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُوْرَةٌ۔ قرآن کا ایک حصہ اُس کی جمع سُوَرٌ ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا، بعضوں نے کہا یہ سُؤْرُ الْبَلَدِ سے ماخوذ ہے اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

سَاسَمٌ۔ ایک کالا درخت ہے آبنوس کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں۔

وَالْأَسْوَدُ الْبَهِيْمُ كَأَنَّهُ مِنْ سَاسَمٍ۔ اور کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَأْفٌ۔ یا سَأَفٌ۔ ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گرد کی پھٹ جانا، پوست نکلجانا۔

فَسَئِفْتُ مِنْهُ۔ میں اُس سے ڈر گیا، بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں سَأَفٌ کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَأْفٌ کا معنی ڈرنے کا آیا ہے شاید راوی نے شَئِفْتُ کو سَئِفْتُ کر دیا۔

سَأَلَهٗ۔ یا سُؤَالٌ یا سَآلَةٌ یا مَسْأَلَةٌ یا تَسْآلٌ۔ پوچھنا، مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ۔ مانگنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اُس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہوسکے وہ اُس کو دے اُس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیالدار ہو اور اس لئے اُس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لئے اُس نے رکھا ہو، شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی مؤطا میں یہ حدیث موجود ہے۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ

Marfat.com

مَسْأَلَتِهِ۔ مسلمانوں میں بڑا قصور وار وہ شخص ہے جو (محض بے ضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ بیشک اللہ تعالےٰ کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالےٰ واجب نہ کرے ہم اسکو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لئے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں۔ اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی راہ سے پوچھے لیکن جب کوئی مقدمہ آن پڑے اور پوچھنے کی ضرورت ہو اسوقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

إِنَّهُ نَهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ۔ آنحضرت ؐ نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بے ضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

إِنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا۔ آنحضرت ؐ نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لئے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَمْرِ مَنْ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَأَظْهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ۔ عاصم رض نے آنحضرت ؐ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اسکا چھپانا بہتر ہے)۔

نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ۔ ہم کو (بے ضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی۔

مَا مَنَعَنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ۔ میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرت ؐ کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ ان کے جوابات دیتے۔ لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بے ضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لئے صحابہ رض آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کر لیں)۔

سَلُونِي سَلُونِي۔ اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بے ضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)۔

لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ۔ تم مجھ سے اب جو کوئی بات پوچھوگے میں تم کو بتلا دوں گا (یہ آپنے

Marfat.com

غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات کرینگے اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے وہ ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اُتر آئے آخر حضرت عمرؓ نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہیں اُسوقت آپ کا غصہ فرو ہوا)۔

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا۔ آپ (سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کر دے۔

لَا وَاِنْ كُنْتَ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ۔ کسی سے سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑی تو نیک لوگوں سے سوال کر (وہی تجھ پر رحم کرینگے تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو دیں گے)۔

سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ۔ میں نے ابوسعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے کہا (اُسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اُس نے پانی برسایا۔

اِنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا۔ ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا ہے۔

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ پھر میں نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی صحابہ فتوی دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اُس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتوی دینا درست ہے)۔

يَتَسَاءَلُوْنَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ۔ آپس میں سوالات کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اُس نے سب چیزوں کو پیدا کیا (پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے آخر شیطان اُن کو گمراہ کر دیگا جو باتیں ہماری عقل سے باہر ہیں اُس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اُس پر یقین کر لینا بس یہی نجات کا رستہ ہے اور عقل سے چہ میگوئیاں کرتے جانا بال کی کھال نکالنا اندیشہ ناک ہے، شیطان ہمارا دشمن کمین میں لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڈھے میں ہمکو گرا دیگا اگر شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اُس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اُسی کو کہتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اُس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ ہو وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم ہو اگر اُسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ کہا سے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہو گیا، امام فخرالدین رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلیٰ درجہ کا منطقی ہے اُن سے بحث کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا اُن کے مرشد ایک ولی کامل شخص تھے اُسوقت اُن کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخرالدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وجہ سے تو ہم نے سب چیزوں

Marfat.com

پہچاننا اللہ کے پہچاننے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہم کو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا شئی ہے تو اُسکا جواب جوتی اور لات ہے)۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ۔ لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھینگے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)۔

یَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ۔ آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ اُن کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ رض کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ رض پر رشک تھی آنحضرت ص اُن سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اُس پر بشر کا اختیار نہیں ہو سکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)۔

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عبداللہ بن عمر رض سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے (نہیں کر سکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)۔

فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا۔ جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اُس کا فضل [illegible] چاہو وہ فرشتے کو دیکھکر بانگ دیتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اُس میں قبولیت کی زیادہ

ہے شاید وہ آمین کہیں)۔

دَخَلَا عَلَى عَائِشَةَ لِيَسْأَلَاهَا۔ حضرت عائشہ رض کے پاس پوچھنے کو گئے۔

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ اگر مرد اپنی جورو کو (اُس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اُس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا پنکھے سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کر دے یا ہڈی توڑ ڈالے۔

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ۔ انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرت ص نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں۔

فَأَقِمْ عَلَيَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ۔ (ایک شخص نے آن کر آنحضرت ص سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلائیے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرت ص نے اُس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اُس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتی ہیں اور چونکہ اُس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لئے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے۔

Marfat.com

اَلَّذِیْ یَسْأَلُ بِاللّٰہِ وَ لَا یُعْطِیْ۔ جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق اللہ تو جتنا ممکن ہو اُس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہو گئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)۔

لَا تَسْأَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃَ۔ اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر انکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اُس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اُسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلاً یوں نہ کہیں مجھکو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دلواؤ کیونکہ اُس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعضے جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ رہ کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع ، یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ہے لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اُس کے غلام اور بندے اور اُس کی جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ شیئاً بحق الشیخ عبد القادر گو، بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)

فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ۔ قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور جب عذاب کی آیت آئے تو اُس کے عذاب سے بچنے کی دعا کرے مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیسا مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحا اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کی مصلح کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح سے متعل ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے ۔ او حاکموں اور بادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ اُن کو اپنے اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر اُن کو غلبہ عط فرمائے۔

سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَ الْمُحْرِمُ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا احرام والا کیا لباس پہنے۔

اِنَّا سَأَلْنَا ذٰلِکَ۔ ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس بات کو پوچھا کہ اُن کی روحیں کہاں ہونگی۔

Marfat.com

لَا تَسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تَسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ۔ اے عمرؓ ایسے موقع پر (جب کوئی مرجائے) اُس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی بُری اعمال اُس کے بیان نہ کر) بلکہ اُس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مُردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو (یعنی اُن کی اچھی باتیں بیان کیا کرو اور جو برائیاں اُن میں ہوں اُن سے سکوت کرو۔

لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ۔ مجھ سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو۔

وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہٗ سُؤَالَہٗ رَبَّہٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ حضرت نوح ؑ اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تونے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچادیگا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)۔

اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ کَدٌّ اِلَّا اَنْ یَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْہُ۔ سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کرسکتا ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا روزینہ یا وظیفہ دیں انکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر اُن کے مال کا زیادہ حصہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ زیادہ ہے یا حرام حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اُس امر کے لئے سوال کرسکتا ہے جس کے بغیر گریز نہیں (یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا

مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھاتا ہو یا رشوت لیتا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اُسکی دعوت کھانا اُس صورت میں درست ہے جب اُس کے مال کا اکثر حصہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو نہ اُس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اُسکا عطیہ لینا، البتہ اُس سے قرض لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے، اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اُس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کرلے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اُس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہوجائے تو اُسکا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہوجائے گا، کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کردیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کرکے دو چار پیسے حلال سے کما کر اُس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خدائے کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں

Marfat.com

لاکھوں برس گذر تے جاتے ہیں اور زمین و آسمان، چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ۔ اللہ تعالےٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اُٹھائے۔

لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ۔ ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہانتک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیا رہے، اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہائی بے حیائی اور بدشرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کر کیا سکتے ہیں اُس کے کارخانۂ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اُسکا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہماری پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رذیل ارزل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخشدے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل و کرم والا۔

فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ۔ پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ اُن سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار اُن کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِيٌّ لِسَائِلٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ غَيْرَ اللّٰهِ۔ ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علیؓ نے اُس سے کہا تو اس دن اور اسجگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْيَسْأَلْهُ۔ یعنی آنحضرت صلعم سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ جب اُس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اُس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ۔ جو اپنی طرف سے آپ پروردگار سے قتل کئے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ۔ اللہ سے اپنی ہتھیلی اوپر کر کے سوال کرو یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رکھے اور پشت اُس کی نیچے، بعضوں نے کہا استسقا یا رفع بلاء کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر رکھے مگر اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ یا سُؤَلَةٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاؤُلٌ۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِيْنِيْ مِنْ مَالِيْ۔ (فاطمہ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے میں بچا نہیں سکتا)۔

Marfat.com

سَأَمٌ یا سَأَمٌ یا سَآمَۃٌ یا سَأَمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہو جانا، نارچ ہونا، اُکتا جانا، رنجیدہ ہو جانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْأَمُ حَتّٰی تَسْأَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاتے ہو (رنج ہو جاتے ہو) تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہو سکے اُتنا ہی کرو اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَا حَرٌّ وَّلَا قَرٌّ وَّلَا سَآمَۃَ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کیطرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خورم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اُکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَسْأَمُ۔ یہانتک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرتؐ کے پاس گئے کہنے لگے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَأمٌ ہمزہ سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اُکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّأْمَۃَ وَالْفَتْرَۃَ۔ اُس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کر دے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْبَاءِ

سَبْأٌ یا سِبَاءٌ یا مَسْبَاءٌ۔ شراب پینے کے لئے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لئے خریدے تو سِبَاءٌ بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اُتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے اُن میں شراب پینے کے لئے رکھا یا اس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا یمن میں جہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعضوں نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّۃٌ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ کو خدا بنایا تھا آپ نے اُس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیْ سَبَا یا اَیَادِیْ سَبَا۔ یعنی سب متفرق اور تتر بتر ہو گئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا جیسے سِبِّیْبٰی ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سبب طیار کرنا۔

مُسَابَّۃٌ۔ اور سِبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

Marfat.com

كُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ يَنْقَطِعُ - جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئیگا) مگر میرا سببی اور نسبی رشتہ، اصل میں سَبَبٌ اُس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے۔

اِنْ كَانَ رِزْقُهٗ فِي الْاَسْبَابِ - اگر اُس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے۔

كَاَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ - انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسّی آسمان سے لٹکائی گئی، بعضوں نے کہا سبب اُس رسی کو کہیں گے جسکا ایک کنارہ دوسری طرف یعنی چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو۔

لَيْسَ فِي السُّبُوْبِ زَكٰوةٌ - باریک کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لئے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لئے۔ بعضوں نے کہا صحیح سُيُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوٰۃ۔

فَاِذَا سِبٌّ فِيْهِ دَوْخَلَّةُ رُطَبٍ - ایک باریک کپڑا ہے اُس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی۔

سُئِلَ عَنْ سَبَائِبَ يُسْلَفُ فِيْهَا - اگر کوئی شخص کپڑوں میں سلم کرے (بیع سلم اور سَلَفٌ یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اُس سے مال لینا ٹھہرائے اُس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیبہ کی بعضوں نے کہا سبیبہ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

فَعَمَدَتْ اِلٰى سَبِيْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ السَّبَائِبِ فَحَشَتْهَا صُوْفًا ثُمَّ اَتَتْنِيْ - وہ ان کپڑوں میں سے ایک کپڑے کیطرف گئی اُس میں بال بھر کر میرے پاس لائی۔

دَخَلْتُ عَلٰى خَالِدٍ وَّعَلَيْهِ سَبِيْبَةٌ - میں خالد ابن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے۔

رَاَيْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمَرَ وَعَيْنَاهُ تَنْضَمَّانِ وَسَبَائِبُهٗ تَجُوْلُ عَلٰى صَدْرِهٖ - میں نے حضرت عباس رض کو دیکھا وہ حضرت عمرؓ سے بھی لمبے تھے اُن کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور اُن کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر رض استسقاء کے لئے نکلے اور حضرت عباس رض کو اپنے برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی یااللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں یعنی اُن کے وسیلہ سے پانی برسا، حضرت عمر رض کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحبؐ کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباسؓ زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے اُن کا توسل کیا) بعضے نسخوں میں یوں ہے وَقَدْ طَالَ عُمُرُهٗ یعنی حضرت عباس رض کی عمر بہت ہو گئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبائب جمع ہے سبیبہ کی یعنی گیسو۔

سَبِيْبُ الْفَرَسِ - گھوڑے کی پیشانی۔

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ - مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر

Marfat.com

شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر ہتھیار اٹھائے بعضوں نے کہا یہ بر سبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقۃً فاسق یا کافر ہو جائے گا۔

مترجم۔ کہتا ہے حقیقۃً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اس کے فسق میں کوئی شک نہیں، اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ان سے لڑنا حقیقۃً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو کرمانی نے کہا اس حدیث سے مرجئہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا۔

لَا تَمْشِیَنَّ اَمَامَ اَبِیْكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهٗ وَلَا تَدْعُهٗ بِاسْمِهٖ وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهٗ۔ اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ۔ (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اس کو گالی دلوا (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا۔

مترجم: کہتا ہے افسوس ہے عرب پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا ان کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید ان کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو۔

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ وَکَیْفَ یَسُبُّ وَالِدَیْهِ قَالَ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسری کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کھلواتا)۔

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِیْهَا رَقُوْءَ الدَّمِ۔ اونٹوں کو برا مت کہو ان سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)۔

اَلسَّبَّابَةُ۔ کلمہ کی انگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں۔

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔ جو مسلمان مر گئے ہوں ان کو برا مت کہو کس لئے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کئے تھے تو راحت اور آرام اٹھا رہے ہوں گے برے کئے تھے تو اس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب ان کی برائی بیان کرنے سے فائدہ کیا، مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظہ تھا کیونکہ اس سے اس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے)۔

اَسُبُّ حَسَّانَ۔ میں حسان بن ثابت کو برا کہوں گا (کس لئے کہ وہ حضرت عائشہ رض کی تہمت میں شریک تھے)۔

فَاسْتَبَّ عَلِیٌّ وَعَبَّاسٌ۔ حضرت علی رض اور حضرت

Marfat.com

عباس رض میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس رض نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی رض کو دغاباز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد دوسرے کی بھی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباس رض نے کہے ان سے بھی اُن کے حقیقی معانی مقصود نہ تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصے سے کہتے ہیں)۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُہٗ ۔ جس مسلمان کو میں نے برا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ آنحضرت ص کی خفگی بھی امت پر ان کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم و کریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے)۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

سُبَّۃٌ سَکَبٌ ۔ لازمی عار اور عیب۔

وَاَرٰی سَبَبًا وَاصِلًا اِلَی السَّمَآءِ ۔ اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے۔

اِسْتَبَّا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ ۔ حضرت عمر رض کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوچ کی۔

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ ۔ تم کو ابو تراب (یعنی حضرت علی رض) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علماء نے اس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ رض نے حضرت علی رض کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقوی ہے یا ان کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم ان کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لئے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی وہ وجہیں بیان کیں جو آنحضرت ص نے حضرت علی رض کی فضیلتیں ارشاد فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع اور بے سود ہوتا ہے کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ رض بر سر منبر حضرت علی رض کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ وہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں معاذ اللہ منبر لعنت کرتے رہیں سچی بات یہ ہے کہ معاویہ رض پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علی رض کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر ان پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن رض نے معاویہ رض سے جن شروط پر صلح کی تھی ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علی رض کو ان کے سامنے رو برو برا نہ کہیں گے، اور حضرت علی رض کیا معاویہ رض کو تمام خاندان رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ

اُمِرُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلصَّحَابَۃِ فَسَبُّوْا ان کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا (یہ اس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے حضرت عائشہ رض کو اور شام والے حضرت علی رض کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں

ع معاویہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ جس نے حضرت علی رض کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا ۱۲ منہ

Marfat.com

کی یہ صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان)۔

یُسَبُّ ابْنُ اٰخَرِنَا۔ ہم میں سے کسی کے لڑکے کو گالی دیجاتی ہے

لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ۔ شاید وہ مغفرت کی دعا کرنے جائے اور اپنے تئیں کوسنے لگے (نیند کی حالت میں)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ۔ دو شخص گالی گلوج کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع میں گالی دی ہو اسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ دوسرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ دونوں گنہگار ہوں گے)۔

وَسَبَّ اٰخِرُ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا۔ اور پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی حکومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ کو برا کہنا شروع کیا ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ ائمہ مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی کہ پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کو برا کہیں گے۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اس حدیث کے بموجب تو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ بن جندب اور ابو سفیان اور مروان کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم اُن کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی ثواب کی توقع نہیں ہے اُس کے بدل اگر ہم تسبیح و تہلیل کریں تو اجر عظیم ملیگا، طیبی نے کہا صحابہ کو برا کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اسکو

سزا دیجائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے۔

مترجم۔ کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو برا کہنے والا بالاتفاق واجب القتل ہے۔

مَنْ سَبَّ الْاَنْبِیَاءَ قُتِلَ۔ جو شخص پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے۔

لَوْ بَایَعَنِیْ بِیَدِہٖ لَعَذَرَ بِسُبَّتِہٖ۔ (حضرت علی رض نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے بیعت کرتا تو اُس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا (ڈر کے مارے ہگ دیتا)۔

اِمْرَاَۃٌ سَبَّتْ جَارِیَتَھَا۔ ایک عورت نے اپنی لونڈی کو گالی دی۔

اَلْمِیْرَاثُ مِنْ جِھَۃِ السَّبَبِ۔ قرابت سببی (نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے۔

اِدْفَعْھَا بِسَبَّابَتِکَ۔ اپنے کلمے کی اُنگلی سے اُس کو ہٹا دے۔

سَبْسَبٌ۔ میدان جنگل، اُس کی جمع سَبَاسِبُ ہے۔

سَبِیْبَہٗ۔ حضرت علی رض کے درّے کا نام تھا۔

کَانَ مَعَہٗ دِرَّۃٌ لَھَا سَبَابَتَانِ۔ حضرت علی رض کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے۔

رَجُلٌ سُبَّۃٌ۔ گالی خور۔

رَجُلٌ سُبَبَۃٌ۔ گالی باز۔

سَبِیْبٌ۔ بالوں کا گچھا۔

سَبْتٌ۔ آرام لینا، کاٹنا، مونڈنا، مارنا، ہفتہ کے دن میں داخل ہونا جیسے اِسْبَاتٌ ہے۔

یَا صَاحِبَ السِّبْتَیْنِ اِخْلَعْ نَعْلَیْکَ۔ اے وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں پہنے ہے اپنی جوتیاں اُتار (یعنی قبروں میں جوتیوں

Marfat.com

اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں۔
تَسَبُّجٌ۔ سُبجہ پہننا۔
سَبِيْجٌ۔ بروزن رَغِيْفٌ معرب ہے شبی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ، بعضوں نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کمبل کا۔
وَعَلَيْهَا سُبَيِّجٌ لَهَا۔ وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِيْجٌ کی۔
سَبْحٌ۔ یا سِبَاحَةٌ۔ تیرنا، فارغ ہونا، تصرف کرنا، تحصیل معاش میں مشغول ہونا، سو جانا، ٹھہر جانا، دور دراز چلنا، کھودنا، پھیل جانا۔
سُبْحَانٌ۔ سبحان اللہ کہنا جیسے تَسْبِيْحٌ ہے، اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں، بعضوں نے کہا میں اللہ کی طاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں، کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں۔
سُبْحَہ۔ نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح۔
اِجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔ جو نماز تم اُن کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اُسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوئی)۔
كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى تُحَلَّ الرِّحَالُ۔ جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اُس وقت تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت پر اُتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے اُن کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اُتار لیتے پھر نماز پڑھتے)۔
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یا سَبُّوْحٌ قَدُّوْسٌ۔ یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرّا جو ذات ہے اُسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں، بعضوں نے کہا قدوس کا معنی برکت والا۔
وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِىْ اُذُنَيْهِ اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی اُنگلی کو سَبَّاحَہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی اُنگلی بھی کہتے ہیں اسیطرح کلمہ کی اُنگلی کیونکہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت اُس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اُسکو سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی اُنگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جانکر اُسکا نام سباحہ رکھا)۔
لِلّٰهِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَوْ دَنَوْنَا مِنْ اَحَدِهَا لَاَحْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْهِ رَبِّنَا۔ اللہ تعالےٰ عرش کے پاس ستر پردوں میں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم اُن میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اُسکے چہرۂ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جلکر بھسم ہو جائیں گے)۔
حِجَابُهُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ۔ پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اُس پردے کو اُٹھا دے تو اُسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اُس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اُسکی

Marfat.com

نگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے۔ نہایہ میں ہے کہ سُبحات جمع ہے سُبحہ کی، یعنی اُس کی جلال اور عظمت۔ بعضوں نے کہا اُسکے چہرے کی چمک، بعضوں نے کہا اُسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے، بعضوں نے کہا سبحات وجہہ بیچ میں جملہ معترضہ ہے بمعنی سبحان اللہ، اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالٰے کے انوار جلال جو اُس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ ؑ نور الٰہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالٰے نے تجلی فرمائی، انتہی ما فی النہایہ۔

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَۃَ الضُّحٰی وَاِنِّیْ لَاُسَبِّحُھَا۔ یعنی آنحضرتؐ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرتؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہرحال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں، اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوٰۃ الاشراق اور صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہر دن چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)۔

اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ۔ مردوں کے لئے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کیلئے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت او قوت سے)۔

لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ۔ (عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں راتبہ سنتیں آنحضرتؐ نے ترک کی ہیں او یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمر کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا

یُسَبِّحُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔ آنحضرتؐ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریمہ کے وقت من قبلہ کیطرف کر لینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے

Marfat.com

نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی
یہی حکم ہے۔
قَبْلَ اَنْ اَقْضِیَ سُبْحَتِیْ۔ اس سے پہلے کہ میں
اپنی نفل نماز پڑھوں۔
یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔
لَمْ یُسَبِّحْ بَیْنَھُمَا شَیْئًا۔ دونوں کے درمیان
سنت نہیں پڑھی۔ یَقْرَءُ
الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ وہ سورتیں پڑھتے جن کے
شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ ہے۔
نِعْمَ الْمُذَکِّرُ السُّبْحَۃُ۔ تسبیح اللہ کی یاد دلانے
اچھی دلانیوالی ہے، اس حدیث سے بعضوں
نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر
یہ حدیث ضعیف ہے، دوسرے سبحہ سے مراد
نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ
لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی
میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بی بی
آنحضرت ﷺ کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی
تھیں اور آنحضرت ﷺ نے اُن پر انکار نہیں کیا
اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابوہریرہ رض کے پاس
تاگا تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے
پڑھے وہ نہیں سوتے تھے، ان روایتوں سے
غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا
مگر اس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے، اور
اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسے
ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے
اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہوسکے کرتا رہے
گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالےٰ کے پاس
سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی
وہ تلف نہیں کرنے کا، دوسری قباحت تسبیح
رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف
کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ
آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس
میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے
ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا
اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت
بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں
بلکہ بعضوں نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد
کرنے کے لئے ایسے کام اُن کے سامنے کئے
ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اُسکو ناجائز
خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقویٰ کا گمان اُن
کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور
بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری
مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا
کردے تو یہ اُس کی عنایت اور پرورش ہو۔
تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان
اللہ کہو اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر
ایک روایت میں ۳۳ بار ۳۳ بار آیا ہے اور اخیر
میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ الملک ولہ الحمد
وہو علیٰ کل شیئٍ قدیر۔
جَلَدَ رَجُلَیْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے
دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں
نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل
پڑھا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اُس وقت نفل
پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔ فَرَسٌ
سَابِحٌ یا سَبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال
بے تکان ہو۔
سَبْحَۃ۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔
کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ صَلٰوۃَ الضُّحٰی

Marfat.com

حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ۔ ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ اونٹوں پرسے کجاوے اُتار لیتے (تاکہ اُن کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعضوں نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے نَحُلَّ کے نُحِلَّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ کجاوے اُتارے جاتے۔

يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔ فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہوجائے تو مرجاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے)۔

كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔ آنحضرت ؐ جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ عَلَيَّ۔ یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں اُن کا کفارہ ہو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اُس کی تعریف اُس کی خلقت کے شمار میں (اُس کے عرش کے وزن میں اُس کی رضامندی کے موافق اُسکے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق

سَبْحَلَةٌ۔ سبحان اللہ کہنا۔

سِبَحْلَةٌ۔ لمبی موٹی عورت

مُسْبَحِلٌ۔ شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَيْرُ الْاِبِلِ السِّبَحْلُ۔ عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھرکم ہو۔

سَبَخٌ۔ فارغ ہونا، خوب غافل سونا، دور ہونا۔

تَسْبِيْخٌ۔ ہلکا کرنا، لپیٹنا، ٹھہر جانا، غافل سونا۔

تَسَبُّخٌ۔ ٹھہر جانا، تھک جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَهَا تَدْعُوْ عَلٰی سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَيْهِ حضرت عائشہ رض ایک چور پر بددعا کر رہی تھیں جس نے اُنکا مال چرایا تھا آنحضرت ؐ نے یہ سنکر فرمایا بددعا کرکے اُس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے لئے بددعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اُسکو خوب سزا ملے گی۔

اَمْهِلْنَا يُسَبِّخْ عَنَّا الْحَرُّ۔ ذرا ہمکو مہلت دو گرمی ہمپر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہوجائے۔

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا۔ اگر تو بصرے پر گذرے اور اُس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اُگتا) بچارہ اور وہاں کی گھانس سے۔

سِبَاخٌ۔ جمع ہے سَبَخَۃ یا سَبِخَۃ کی یعنی کھاری زمین۔

تَنْزِلُ بِبَعْضِ السِّبَاخِ۔ دجال مدینہ کے بعض کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جاسکیگا اب یہ شخص جو اُسکے پاس جائیگا بعضے کہتے ہیں وہ خضرؑ ہونگے)۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ۔ کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسیطرح تیمم بھی اُسپر جائز ہے)

Marfat.com

سَبْدٌ۔ مونڈنا۔

تَسْبِیْدٌ۔ تیل لگانا، چھوڑ دینا، سر منڈانا، بالوں کو تر کرکے جمالینا پھر اُن کو چھوڑ دینا۔

اَلتَّسْبِیْدُ فِیْھِمْ فَاشٍ۔ خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعضوں نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ ہے، یعنی اُن کی نشانی سر منڈانا ہوگا۔ بعضے علماء نے اس حدیث کے رو سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال .... رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خبر گیری نہ کر سکے اُس کو منڈانا بھی جائز ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چند یا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اُس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رہنے دے جیسے بعضے جاہل لوگ اپنے بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور ادھر اُدھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے احلقوا کلہ او اترکوا کلہ میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیماھم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہو تو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہوگئے۔

اِنَّہٗ قَدِمَ مَکَّۃَ مُسَبِّدًا رَأْسَہٗ۔ عبداللہ بن عباس مکہ میں آئے اُنکا سر رو کھا تھا گرد آلود۔

(بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَالَہٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اُس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاش ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑے بال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَذَۃٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْبَذِیِّیْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اسابذہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِستبارٌ ہے۔

مُسْبِرٌ۔ رات کو چلنے والا۔

مُسْبَرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبْرَۃٌ۔ قناعت کرنا۔

یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَھَبَ حِبْرُہٗ وَسِبْرُہٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلیگا جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جلکر بدہیئت اور بدوضع ہوگیا ہوگا)۔

مُرْبَنِیْكَ حَتّٰی یَتَزَوَّجُوْا فِی الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَیْھِمْ سِبْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّنُحُوْلُہٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ اُن پر ابوبکر صدیقؓ کی شباہت اور لاغری چھاگئی ہے (حضرت ابوبکرؓ بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیرؓ کی بیوی حضرت اسماء تھیں جو حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے اُن کی اولاد بھی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف

Marfat.com

اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہو گی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا، یہ جمع ہے سَبْرَۃٌ کی یعنی شدت کی سردی)۔

فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاۃٍ سَبِرَۃٍ۔ آنحضرت ؐ حضرت فاطمہ رض کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَا تَدْخُلْهُ حَتّٰی اَسْبُرَہٗ قَبْلَكَ۔ حضرت ابوبکر رض نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا (جب آپ غار ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اس کا امتحان کرتا ہوں (اس میں کوئی سانپ بچھو موذی شئ تو نہیں ہے اگر ہو گی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں سبحان اللہ ایسے جان نثار رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابوبکر رض کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرت ؐ پر قربان کر دی حضرت عمر رض کہا کرتے تھے ابوبکر رض میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالہ کر دیں تو میں راضی ہوں) عرب لوگ کہتے ہیں سَبَرْتُ الْجُرْحَ۔ میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اس میں سلائی ڈالکر دیکھا)۔

لَا بَأْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ وَفِیْ کُمِّهٖ سَبُّوْرَۃٌ۔ کچھ قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اس کی آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روز مرہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اس کو میٹ دیتے ہیں یعنی سلیٹ، اسی طرح اگر جیب میں پاکٹ بک ہو یا بٹوہ ہو جس میں روپیہ یا ضروری کاغذ رہتے ہوں) بعضوں نے سَنُّوْرَۃٌ نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَیْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِیًّا اَسْتَشِفُّ مَا وَرَاءَہٗ۔ میں نے ابن عباس رض کو ایک مہین باریک کپڑا پہنے دیکھا اس میں سے نظر آتا تھا جو اس کے پیچھے تھا یعنی جسم دکھلائی دیتا۔

سَابِرِیٌّ۔ اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا۔

دُرُوْعٌ سَابِرِیَّۃٌ۔ یعنی سابری زرہیں، یہ بھی اسی کی طرف منسوب ہیں۔ متنبی کہتا ہے

نفذت علی السابری وربما تندق فیہ الصعدۃ السمراء۔

سَبْسَبَۃٌ۔ بہانا، چھوڑ دینا۔

تَسَبْسُبٌ۔ لٹکنا۔

اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِیَوْمِ السَّبَاسِبِ یَوْمَ الْعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کی عید کے بدل (جو نصاریٰ کی عید ہے) عید الفطر کا دن دیا (نصاریٰ اس عید کو سعانین کہتے ہیں)۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَهَا۔ میں اس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت میں بَسْبَسَهَا ہے معنی وہی ہے۔

سَبِطٌ یا سَبْطٌ یا سُبُوْطٌ۔ نرم ہونا، لٹکنا، سیدھا ہونا

Marfat.com

یہ ضد ہے جَعْدٌ کی یعنی گھونگھر۔
سَبَاطَۃٌ۔ بہت ہونا کشادہ ہونا۔
سَبَاطٌ۔ بخار۔
سُبَاطٌ۔ ایک رومی مہینہ ہے اُسکو شُباط بھی کہتے ہیں، انگریزی فیبروری ہے۔
سَبْطُ الْعَصَبِ۔ (آنحضرت ؐ کی صفت ہے) یعنی آپ کی بانہہ اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اُس میں گرہ اور اُٹھاؤ نہ تھا۔
اِنْ جَاءَتْ بِہٖ سَبْطًا فَھُوَ لِزَوْجِھَا۔ اگر وہ لمبے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچہ جنے تو وہ اُسکے خاوند کا نطفہ ہے۔
لَیْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقَطَطِ آنحضرتؐ کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگھر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگھر)۔
اَلْحُسَیْنُ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔ حسین ایک امت ہے امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں۔
اَسْبَاطٌ۔ حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین ؓ پیغمبروں کی اولاد میں جیسے حضرت یعقوبؑ کی اولاد تھی۔ بعضوں نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین ؓ کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیداً یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اُسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رُک نہیں سکتی، آنحضرتؐ کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب و دانہ بال بچوں سمیت شہید کیا اناللہ وانا الیہ راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اُسکے یاد کرنے سے جگر شق ہو جاتا ہے۔
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ آنحضرتؐ کے دو ٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُن کی اولاد میں اللہ تعالٰے برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہو جائے گی، ایسا ہی ہوا ہزارہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاہزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسی گم ہوئی جیسے گدہے کے سر سے سینگ۔
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَھُمْ دَوَابَّ۔ اللہ تعالٰے بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو اُن کو مسخ کر کے جانور (چوپایہ) بنادیا (بندر سوٗر وغیرہ)۔
کَانَتْ تَضْرِبُ الْیَتِیْمَ یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِھَا حَتّٰی یَسْبُطَ۔ حضرت عائشہ رضؓ جس یتیم کو پرورش کرتیں اُس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہو جاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہو جاتا، جورِ اُستاد بہ زمہر پدر)۔
اَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ آنحضرتؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈالدیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہکر وہاں پیشاب کیا اس لئے کہ بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بعضوں نے کہا آپکے گھٹنوں

Marfat.com

میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو آکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اُس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے البول قائما احصن للدبر کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے اُس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے، اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا بُرا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے ہی پر پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)۔

سَابَاط۔ چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اُس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مثل ہو گئی۔

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط۔ یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے شغل۔

سِبَطْرٌ۔ عالی حوصلہ، بڑے بڑے کام کرنے والا لمبا آدمی، شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو۔

سِبَطْرَی۔ اترا کر ناز سے چلنا۔

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ وَاسْبَطَرَّتْ فَهُوَ لَهَا۔ اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہلنے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کی) تو بچہ اُسی کو ملے گا۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِيْحَةِ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبَطِرَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ۔ عطاء سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اُس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے (کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جبتک ذبح کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا نہ ہوجائے اُس وقت تک اُس میں سے گوشت کاٹنا یا اُس کی کھال نکالنا منع ہے)۔

حَوْبَةٌ مُسْبَطِرَّةٌ۔ اُس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں برسے)۔

اِسْبَطَرَّ۔ لیٹ گیا دراز ہو گیا۔

سَبْعٌ۔ سات، ساتواں ہونا، ساتواں حصہ لینا، پھینکنا، ڈرانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، دانت سے کاٹ کھانا، چرانا، اُچک لے جانا، مبہوت کر دینا۔

تَسْبِيْعٌ۔ سات گونے کرنا، سات بار دھونا، سات رات عورت کے پاس رہنا، سات گنا دینا، سات دن میں قرآن ختم کرنا، سات سو آدمی پورے ہونا، ستر دیہ پورے کرنا۔

مُسَابَعَةٌ۔ گالیاں دینا، جماع کرنا، کثرتِ جماع پر فخر کرنا۔

سِبْعٌ۔ سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا۔

اُوْتِيْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِيْ۔ میں سات مثانی دیا گیا (یعنی سورۂ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثانی اُس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دو بار اتری، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں بعضوں نے کہا سبع مثانی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۂ بقرے سے لیکر سورۂ توبہ تک

Marfat.com

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِىْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ فِى الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحبؐ کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نور الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذری سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لئے یہی غفلت گو ایک لحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لئے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تاریک ہیں اور اس پر صد ہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی۔ میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اُس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے) نہایہ میں ہے کہ سبعین اور سبعہ اور سبعمائۃ کا ذکر قرآن و حدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ، اُس نے سات بالیاں اُگائیں، اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اور اگر اُن کے لئے ستر بار استغفار کرے، اور اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ، ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملیگا۔ ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اُس نے کہا سَبَّعَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ۔ اللہ تعالے تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔ کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اُس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اُس کے پاس تین دن تک رہے (اُس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِىْ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ سے نکاح کیا تو اُن سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ وہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس رہکر پھر سب عورتوں کا دورہ کرونگا (باری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا) مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا، تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تو ثیبہ ہے (شوہر دیدہ) اُس پر میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اُس کا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اُس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرتؐ یوں فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعَتْ سُلَيْمٌ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ جس دن مکہ فتح ہوا اُس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کر لیے۔

اُخِذَ مِنْ سَبُعٍ۔ ابن عباسؓ سے ایک مسئلہ

Marfat.com

پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر اُن کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّہٗ طَافَ بِالْبَیْتِ اُسْبُوْعًا۔ آپ نے خانۂ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے، بعضوں نے کہا سُبُوْعٌ جمع ہے سَبْع یا سُبْع کی۔

اِذَا کَانَ یَوْمَ سُبُوْعِہَا۔ جب نکاح سو ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَّھَا یَوْمَ السَّبُعِ یا یَوْمَ السَّبْعِ۔ (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اُچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت م پیغمبر ہوئے لیکن گڈریے (بکری چرواہے) وہ بکری اُس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جس دن درندہ اسکا نگہبان ہوگا اُس دن اُسکو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کیوقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بکریاں بھی بن وارث پھریں گی اُسوقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی اُن کا نگہبان ہوگا مزے سے اُن کو چٹ کریگا) یا حشر کے میدان میں اُسکا کون نگہبان ہوگا۔

سَبُع۔ بفتحہ سین وسکون بہوہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائینگے۔

نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت م نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی اُن کے پہننے سے کیونکہ یہ تکبر اور غرور والوں کا لباس ہے، بعضوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعی رح کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہوسکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہوجاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اہاب دبغ فقد طہر۔

نَھٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ۔ آنحضرت م نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا چیتا ریچھ لومڑی بوربچہ ترس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلٰی رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سِبَاعٍ کَانَ مِنْهُ فِیْ رَمَضَانَ آپ نے اپنے سر پر پانی بہایا کثرتِ جماع کیوجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سِبَاع۔ جماع کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا کثرتِ جماع کو۔

نَھٰی عَنِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت م نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعضے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا میں نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے، بعضوں نے کہا سباع سے یہاں مراد گالی گلوج کرنا ہے یہ سَبَعَ فُلَانًا سے ماخوذ ہے جب اُسکا عیب بیان کرے اُسکو برا کہے۔

سَبِیْع۔ ایک محلہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب ہے

Marfat.com

بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان کی۔

صَلّٰی لِسُبُوْعِہٖ۔ آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا)۔

اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ۔ قرآن سات طرح پر اُتارا گیا ہے (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سات طرح سے جو اختلافات ہیں اُن سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام، ترک ادغام، تفخیم، ترقیق، اِمالہ، مد، تبیین۔ بعضوں نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعضوں نے کہا سات قراتیں مراد ہیں، اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ جب قرآن کا دور آنحضرتؐ کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کسی طرح سے۔

فَلَقِیَہٗ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ۔ آنحضرتؐ حضرت ابراہیمؑ سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا ہو یا حضرت ابراہیمؑ چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے، یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان پر ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔

فَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی سَبْعٍ۔ آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہانتک کہ رمضان کے .... سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع کیا۔

سَاَزِیْدُ عَلَی السَّبْعِیْنَ۔ (اللہ تعالٰے نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالٰے اُن کو نہیں بخشنے کا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔

ھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا یَکْتَوُوْنَ۔ جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی (میری امت کے اُن کی صفت یہ ہو کہ) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں اُسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں (دوا و علاج پر اُن کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور علاج کرنا جائز ہے اور ہمارے پیغمبر صاحب نے دوا علاج کیا ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہ مؤثر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالٰے کا حکم ہو گا تو دوا اثر کرے گی ورنہ اُلٹا اثر ہو گا۔ از قضا سرکنگبیں صفرا فزود۔ روغن بادام خشکی می نمود، بیمار کرنے والا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں۔

فَاِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ وَمَعَھُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا۔ ایکا ایکی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اُس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے۔

وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ۔ اُنکے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو اُنکے آگے ہونگے۔

اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ۔ کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ سَتّر کے قریب ہیں۔

Marfat.com

مَنْ صَامَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لئے آتا ہے اُس سے عدد مقصود نہیں ہوتا جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)۔

اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ۔ دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے۔

طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔ اللہ تعالےٰ اُس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرَضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ آدَمُ كَآدَمِكُمْ اِلَخ۔ (ابن عباس رضہ نے کہا) اللہ تعالےٰ نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں .... ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوفاً صحیح ہے اُسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُن زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں، ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک اُن کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں بعضوں نے کہا ابن عباس رضہ نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)۔

سَبْعِيْنَ۔ (لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)۔

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا۔ تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار تم پر پورا ہوا اور تم اُن سب میں بہتر ہو۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ۔ خون کے سات رشتے حرام کئے گئے (اُن سے نکاح حرام ہے ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی)۔

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ۔ اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس، بہو، باپ کی جورو، جورو کی بیٹی، اُس کی بہن، پھوپھی، خالہ)۔

فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ۔ یہ ہتھلیاں گویا درندے کی ہتھلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا یہ آپنے اُس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہتھلیاں صاف رکھتی تھی اُن پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زینت سے رہنا بہتر ہے۔

لِيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔ شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈھے۔

اَرْضٌ مُسْبِعَةٌ۔ درندے والی زمین۔

وَلَعْنَتِيْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَلَدِ۔ میری لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر ہوگی، (ساتواں حاکم اس امت میں یزید پلید تھا امام حسن پانچویں حاکم تھے معاویہ چھٹے، یزید ساتواں، ایک روایت میں مِنَ الْوَلَدِ یعنی اُس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)۔

Marfat.com

سُبُوْغٌ۔ پورا ہونا، لمبا ہونا، کشادہ ہونا، جھکنا، ملنا۔
تَسْبِيْغٌ۔ بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد۔
اِسْبَاغٌ۔ پورا کرنا۔
رَجُلَهٗ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِيْ تَرْقُوَتِهٖ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ۔ آنحضرت ص نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اُس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹے کے نیچے۔
تَسْبِغَہ۔ وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے۔
اِنَّ زَرَّتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِيْ خَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڈھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت ص کا کام تمام کر دیا۔
كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُوالسُّبُوْغِ۔ آنحضرت ص کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ۔
اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ۔ اگر اس عورت کا بچہ پورے سرین والا (گوشت ابھرے ہوئے) پیدا ہوا۔
اَسْبِغُوا لِلْيَتِيْمِ فِي النَّفَقَةِ۔ یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اُسکو تنگی میں مت رکھو)۔
اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ)۔
اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ۔ تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا۔

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔ وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کرو۔
وَاَسْبَغَهٗ۔ اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو کہیں بڑھی ہوئی خوب کہا کر مطلب یہ ہے کہ خوب چاق چست بہاری بھر کم بن کر اسکو روندیں گے۔
اَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ۔ اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ۔ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔
رَاجِلٌ سُبَّغٌ۔ پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد۔
سَبْغَہ۔ کشادگی فراغت۔
سَبْقٌ۔ آگے بڑھ جانا، غالب آنا، بلند درجہ ہونا۔
تَسْبِيْقٌ۔ کچا بچہ جننا۔
مَسْبُوْقٌ۔ وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو۔
اِنْسِبَاقٌ۔ بن سوچے ایک بات منہ پر آجانا۔
مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ۔ آگے بڑھنے کی شرط کرنا۔
لَا سَبْقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ۔ آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے۔ مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بد علمی اور نا اتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے

ف ایک روایت میں لَا سَبَقَ ہے۔ سبق یعنی وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اُن سے تعریف کرانے کے لئے تو ریا میں گرفتار ہو گئے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ۔

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ۔ وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کیساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا نہ اُس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا۔ مسلمانو دیکھو غور کرو، باوجودیکہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیزگار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت ص نے اُن کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان اُن میں نہ ہو گا یعنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جس پر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر اُن کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیزگاری سب بیکار ہو گی)۔

فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ۔ پھر اللہ کی تقدیر اُس پر غالب آتی ہے

تَسْبِقُ شَهَادَتُهٗ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ اُس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی، مطلب یہ ہے کہ اُسکو دین کی کچھ پرواہ نہ ہو گی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہو گا کہ اسکو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائیگا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اُس کو کسی سال میں کچھ باک نہ ہو گا۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ۔ میری رحمت میرے غصّے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے)

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ تجھ سے پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعضوں نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے)۔

فَذٰلِكَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ سَوَابِقُ۔ یہی وہ شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آگے سے اچھے مرتبے رکھے ہیں۔

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ۔ ہم ہی آگے بڑھنے والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں اُن سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فُقَرَاءُ هُمْ۔ مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اُسکا یہ مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰن بن عوفؓ یا طلحہ رضؓ یا زبیر رضؓ سے افضل ہو گا جو بہت مالدار تھے)

سَابِقَةُ الْحَاجِّ۔ آنحضرت ص کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا۔

لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ۔ (آپ مجھ سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی آمین

Marfat.com

ساتھ ہوا کرے) آپ آمین مجھ سے پہلے نہ کہئے۔
سَبَقٌ ۔ وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو اُستاد کو سُناتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰہَ یَسْبِقُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا یُسْبَقُ بَیْنَ الْخَیْلِ یَوْمَ الرِّھَانِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑوں میں شرط کیجاتی ہے۔
اَلسَّبْقَۃُ اَلْجَنَّۃُ وَالْغَایَۃُ اَلنَّارُ۔ آگے بڑھنے کے لئے بہشت ہے (اُس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہاں تک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔
وَالْجَنَّۃُ سَبَقَۃٌ۔ بہشت اُس سے آگے بڑھی۔
سَابِقٌ ۔ ایک شخص کا نام ہے۔
سَابِقُ الْحَاجِّ ۔ جو قافلے سے آگے بڑھ جائے اُن کے ساتھ نہ چلے
سَبْکٌ ۔ گلانا، سانچے میں ڈالنا جیسے تَسْبِیْکٌ ہے،
سَبِیْکَۃٌ ۔ گلا ہوا ٹکڑا چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اُسکی جمع سَبَائِک ہے۔
لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَ سَبَائِکَ ۔ اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کی گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھردوں۔
سَبَائِکُ ۔ چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عرب لوگ حُوّاری کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ ۔ گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔
تَسْبِیْلٌ ۔ اللہ کی راہ میں دینا۔
اِسْبَالٌ ۔ لٹکانا چھوڑ دینا، برسنا، بہت باتیں کرنا،
سَبَلٌ ۔ مینہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔
سَبِیْلٌ ۔ راہ، رستہ۔
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ اللہ کی راہ میں ہو نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اُس کے تقرب کیلئے کیا جائے فرض ہو یا نفل اُسکو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اُس کا استعمال جہاد کیلئے ہوتا ہے۔
اِبْنُ السَّبِیْلِ ۔ مسافر۔
حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِّنْ حَوَالَیْھَا لِاَعْطَانِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِیْلِ اَوَّلُ شَارِبٍ مِّنْھَا۔ کنوے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے اور مسافر سب سے پہلے اُس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر اُدھر سے گذرے اُس کو اُس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنوے کا مالک اُس کو پانی پینے سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے جانور کو پلانے سے)۔
فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبُلِہٖ ۔ اُس کے رستوں پر ناگاہ زمین نمودہوئی۔
اَسْبُلٌ ۔ جمع ہے سبیل کی جب وہ مؤنث ہو اگر مذکر ہو تو اَسْبِلَۃٌ ہے۔
اِحْبِسْ اَصْلَھَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَھَا ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی ملکیت

Marfat.com

کو تو قائم رکھو (تو اُسکا مالک بنا رہ اور اُسکا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے، ہر ایک محتاج شخص اُس کو کھالے)۔

ثَلَاثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَلْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ۔ تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالٰے قیامت کے دن دیکھیگا بھی نہیں (اُن پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) اُن تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اُس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آگیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ، مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالٰے کو پسند نہیں ہے کبر اُسی کی شان ہے اُسی کو سزاوار اور زیبا ہے اُس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں، ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں بیکار چنت ڈالکر کپڑا تلف کرتے ہیں، افغانی لوگ پائجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں، بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں یہ سب اسراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا نہیں اُن کو تو فخر اور تجبر کی لت پڑ گئی ہے، لوگ یہ کہیں صاحب بڑے امیر آدمی ہیں ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تیمہ بناتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن جو کوئی فخر اور تجبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اُس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)۔

سَابِلَۃٌ رِجْلَیْھَا بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ۔ ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور لغت کے رو سے مُسْبِلَۃٌ ٹھیک ہے، ایک روایت میں سَادِلَۃٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے۔

مَنْ جَرَّ سَبَلَہٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچیگا (یعنی اُن کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلیگا) تو قیامت کے دن اللہ تعالٰے اُسکی طرف دیکھے گا بھی نہیں، (عنایت اور شفقت کجا اُس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کریگا)

سَبَلَۃٌ۔ لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلَۃٌ اور نَشَرَۃٌ بمعنی مُرْسَلَۃٌ اور مَنْشُوْرَۃٌ، بعضوں نے کہا سَبَلَۃٌ ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے۔

دَخَلْتُ عَلَی الْحَجَّاجِ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ سَبَلَۃٌ۔ میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنا تھا (جیسے اہل اسراف کی عادت ہوتی ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ وَافِرَ السَّبَلَۃِ۔ اُس کی مونچھ کے بال بہت تھے اُس کی جمع سِبَالٌ آئی ہے ہروی نے کہا سَبَلَہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے تلے ہوتے ہیں، سَبَلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اُسکو بھی کہتے ہیں۔

عَلَیْہِ شُعَیْرَاتٌ مِثْلُ سَبَالَۃِ السِّنَّوْرِ۔

Marfat.com

اُس پر بل کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال
تھے۔

اَسْقِنَا غَيْثًا سَابِلًا۔ ہم کو بہت برسنے والے
ابر سے پانی پلا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَتِ السَّمَاءُ
مینہ خوب زور کا برسا۔

اَسْبَلَ الدَّمْعُ۔ آنسو خوب بہے۔

سَبَلٌ۔ اسم ہے اُسکا یعنی خوب برسنے والا۔

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِیٌّ لَهُ سَبَلٌ۔ پانی کی سخاوت
کی ایک کالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا۔

لَا تُسْلِمْ فِی قَرَاحٍ حَتّٰی يُسْبِلَ۔ خالی زمین
میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیع سلم
مت کر یہاں تک کر کھیت بالیاں نکالے۔
سَبَل بمعنی سنبل (بالی کی) ہے۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کا سخت غصہ ہے
اُس شخص پر جسکو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں
(جہاد میں) مارے (کیونکہ اُس نے پیغمبر سے
مقابلہ کیا اور پیغمبر کو مارنا چاہا تو گویا اللہ تعالے
سے مقابلہ کیا۔ اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص
میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہوگا)۔

خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا۔
مجھ سے اللہ تعالے کے حکم حاصل کرو اُسنے
عورتوں کے لئے ایک راہ نکالدی (جس کا
وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کرو اور غیر
محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب
ہو)۔

اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ
لٹکانا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار
اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس
میں جس میں بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ
کیا جائے)۔

اَلسَّبَالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ۔ سبالہ کہتے ہیں
مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف
ہوتا ہے اُسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کتروائے
تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں
چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی اُن میں لگتی ہے حضرت
عمر سبالہ رکھتے تھے اُس کو نہیں کترتے تھے)۔

فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ پھر وہ شخص جس
نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ
میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ سے
یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد یا
طلب علم وغیرہ)۔

مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ
حَتّٰی يَرْجِعَ۔ جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے
کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے تو وہ
اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی
طالب علمی کے زمانہ تک اُس کو مجاہدین کا سا
ثواب ملتا رہے گا)۔

وَمُتَعَلِّمٌ عَلٰی سَبِيْلِ نَجَاةٍ۔ جو شخص نجات کے
رستہ پر علم سیکھ رہا ہو، نجات کا رستہ یہ ہے
کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم
حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم
اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجدد کہیں
یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ
حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيْلُهٗ سَبِيْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ

Marfat.com

حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ وَافِرَ السَّبَلَةِ۔ آنحضرت ص کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے۔

خُذِ السَّلَا فَمُرَّهٗ عَلٰى سِبَالِهِمْ۔ ابوطالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرت ص کی پیٹھ پر رکھدیا تھا) لے کر اُن کی مونچھوں پر پھرا (یہ اُن کی سزا ہے)۔

سُنْبُلَهٗ۔ ایک برج ہے بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آگئی۔

فَلَذَا كَانَ لَهٗ سُنْبُلَةٌ كَسُنْبُلَةِ السِّنَّوْرِ دَ الْغَابِ فَلَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ۔ اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اُسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دُم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اُسکا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِيٌّ۔ بہت لمبا دراز کپڑا۔

سُنْبُلَانُ اور سُنْبُلُ۔ دونوں شہر ہیں ملک روم میں اُن میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے۔

سُنْبُلَانِيٌّ۔ اُس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

سَمْبَنٌ۔ ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

فَلَمَّا رَأَيْتُ السَّبَنِيَّ عَرَفْتُ أَنَّهَا هِيَ السَّبَنِيَّةُ۔ رقیق کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ص نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھکو معلوم ہوا قسی وہی ہے، نہایہ میں ہے کہ سبنی ایک کپڑا ہے جو کتان کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔

سَبَنْتٰى یا سَبَنْدٰی۔ بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اُس پر کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اُس کو تیندوا کہتے ہیں، شماخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اُس میں کا ایک شعر ہے

وَمَا كُنْتُ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ وَفَاتُهٗ ۔ بِكَفَّيْ سَبَنْتٰى أَزْرَقِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ مجھکو یہ امید نہ تھی کہ آپکی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہوگی (مراد ابولؤلؤ مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ کو زخمی کیا، یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)۔

سَبَنْجُوْنَه۔ لومڑی کے کھالوں کی پوستین۔

كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَبَنْجُوْنَةٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ كَانَ إِذَا صَلّٰى لَمْ يَلْبَسْهَا۔ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اُسکو نہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اُس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی، بعضوں نے کہا سبنجونہ

معرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوستین آپ کے پاس تھی)۔

سَبَہٌ۔ بوڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا، سٹھیا جانا، غرور کرنا۔

مُسْبَتَہٌ۔ جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو۔

سَبَہْلَلٌ۔ بیکار، خالی خولی۔

لَا یَجِیْئَنَّ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سَبَہْلَلًا تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی اُس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ یَمْشِیْ سَبَہْلَلًا وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)۔

اِنِّیْ لَاَکْرَہُ اَنْ اَرٰی اَحَدَکُمْ سَبَہْلَلًا لَا فِیْ عَمَلِ دُنْیَا وَلَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ۔

(حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم میں سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے، آدمی کو چاہئے کہ وقت کو عزیز سمجھے، گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بطالت اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا ہو (دنیا کا علوم فنون ہنر سیکھے، کسب معاش کرے زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اُسکی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون گھوڑے کی سواری نشان اندازی بحری لڑائی کے فنون اُس کے سامان جہاز سازی تارپیڈو سب مرائن ہوائی لڑائی کے سامان ایرشپ سی پلین زپلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں سراؤں پلوں مسجدوں شفاخانوں کی طیاری یتیموں اور بیوؤں کی پرورش اور تعلیم کے سامان، غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے، افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم و فنون میں مصروف ہیں، لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں (کھیل کود اور پتنگ بازی شطرنج بازی، چوسر گنجفہ، مرغبازی، بٹیر بازی، بس یہ اُن کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)۔

سَبْیٌ۔ قید کرنا، لوٹنا، غارت کرنا، لونڈی غلام بنانا جیسے سِبَاءٌ ہے دور کرنا، ملک بدر کرنا، مسخر کر لینا، تابعدار بنا لینا۔

سَبْیٌ اور سَبِیَّۃٌ اور سَبَایَا۔ یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں۔

سَبِیَّۃٌ۔ قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں، اُس کی جمع سَبَایَا ہے۔

تِسْعَۃُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَۃِ وَالْجُزْءُ الْبَاقِیْ فِی السَّابِیَاءِ روزی کے نو حصے اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے بکری بھینس گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں لِآلِ فُلَانٍ سَابِیَاءُ اُن کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گورو وغیرہ، اُس کی جمع سَوَابِیُّ ہے، اصل میں سابیا کا معنی وہ جھلی

Marfat.com

ہے جس میں بچہ رہتا ہے۔

اِتَّخِذْ مِنْ ھٰذَا الْحَرْثِ وَالسَّابِیَاءِ قَبْلَ اَنْ یَّلِیَکَ غِلْمَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَھُمْ مَالًا۔ حضرت عمرؓ نے ظبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درم حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا کر (کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جنکی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)۔

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْکَلَامِ یَسْتَبِیْ قُلُوْبَ النَّاسِ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ جو شخص باتیں بنانے کا علم سیکھے (نقالی جگت قافیہ) اُس کی غرض یہ ہو کر لوگوں کا دل مسخر کرلے تو اُس کی نہ فرض قبول ہوگی نہ نفل۔

فَاصْطَفٰی عَلَیَّ سَبِیَّۃً۔ اُس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا اُسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)۔

خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سُبُوْا۔ ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں اُن کو چھوڑ دو۔ ہم اُن کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرت ﷺ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ التَّاءِ

سَتٌّ۔ بری بات، عیب،

سِتَّۃٌ۔ چھ مرد۔

سِتٌّ۔ چھ عورتیں اور عوام لوگ اسکو بمعنی ملکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں۔

اِنَّ سَعْدًا خَطَبَ امْرَاَۃً بِمَکَّۃَ فَقِیْلَ اِنَّھَا تَمْشِیْ عَلٰی سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰی اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ سے کرآتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اُس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار سے کر جاتی ہے۔ (دونوں سرین اور دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اُس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں تھی)۔

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّۃَ آلَافٍ۔ ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)۔

وَنَحْنُ مَا بَیْنَ السِّتِّمِائَۃِ اِلَی السَّبْعِمِائَۃِ۔ ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے۔

سِتَّۃَ عَشَرَ بَدَنَۃً یَا سِتَّ عَشَرَۃَ۔ سولہ اونٹ۔

سِتَّۃُ اَیَّامٍ اَوْ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ اَوْ سِتُّ سِنِیْنَ۔ امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغریٰ مراد ہے کیونکہ غیبت کبریٰ پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گذر چکے ہیں اور بارہویں امام یعنی ..... محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعض امامیہ سے میں نے سنا

Marfat.com

ہے۔ کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے
تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود
ہیں کیا چالیس بھی اُن میں مومن نہیں ہیں۔
اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں۔
پیراں نمی پرند مریدان می پرانند۔ ان اماموں
نے نہ کبھی امامت کا دعویٰ کیا نہ اُن کو امامت
(حکومت) حاصل ہوئی، بنی امیہ اور عباسیہ
کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشۂ عافیت
میں چھپے رہے کیا امامت اس طرح ہوتی ہے
آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبداللہ
نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے
وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے
اسلام کی اشاعت کرینگے، مخالف مولویوں
اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت
اور تعصب سے مالا مال اپنے اپنے خاندانوں اور
بزرگوں کے رسم کے تابع ہیں نہ اُن کو قرآن
سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ تو ایسے
مولویوں اور درویشوں سے بچائے رکھے
سب سے زیادہ دشمن آنحضرت امام مہدیؑ
ہونگے آپ صاحب سیف اور حکومت ہونگے
اس لئے اُن کے سر کوبی قرار واقعی کردینگے
البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائی
مراد لیجائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے
دینی پیشوا اور مقتدی تھے، اللہ تعالےٰ ہمکو
ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی
کی غلامی میں ہمارا حشر کرے، آمین یا رب
العالمین۔

سَتْرٌ۔ چھپانا۔

تَسَتُّرٌ۔ چھپنا۔

سِتَارَۃٌ۔ پردہ۔

سِتَارٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

سَتَّارٌ۔ اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب
کو چھپاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ۔ اللہ تعالےٰ
شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے،
ایک روایت میں سِتِیْرٌ ہے، اسکا بھی معنی
وہی ہے۔

وَکَانَ رَجُلًا سَتِیْرًا یا سِتِّیْرًا۔ وہ بڑا ڈھانپنے
والا چھپانے والا تھا (یعنی نہاتے وقت اپنے
ستر کو چھپاتا تھا)

اَیُّمَا رَجُلٍ اَغْلَقَ بَابَہٗ عَلَی امْرَأَتِہٖ وَ
اُرْخِیَ دُوْنَھَا اِسْتَارَۃٌ فَقَدْ تَوَجَّبَ لَھَا
جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند
کرلیا جو اُس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ
کرلی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیحہ) تو عورت کا پورا
مہر اُس پر واجب ہوگیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے
کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی، امام
ابوحنیفہ رح کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے
نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب
نہیں ہوتا۔

اِسْتَارَۃٌ۔ بمعنی سِتَارَہ یعنی پردہ، اسی حدیث
میں وارد ہوا ہے اگر اَسْتَارَہ ہوتا تو اچھا ہوتا
یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بکسر سین یعنی پردہ۔

اَلَا سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِکَ یَا ھَزَّالُ۔ ارے
مسخرے تو نے اُس کو اپنے کپڑے سے کیوں
نہ چھپایا (یہ آنحضرت ص نے ماعز اسلمی سے فرمایا
جب انہوں نے آپ کے پاس آکر یہ بیان
کیا کہ میں نے زنا کی آپ کا مطلب یہ تھا اگر

Marfat.com

ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اُسکا چھپانا اور آیندہ کے لئے توبہ کرنا بہتر تھا تاکہ مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی)۔

سِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ تم میں جب کوئی پاخانہ جائے تو) جنوں کی آنکھوں سے آڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہکر پاخانہ جائیگا تو جن اور شیطان اُسکا ستر نہ دیکھ سکیں گے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اللّٰهم إني اعوذبک من الخبث والخبائث)۔

وَسَتَرْتُهٗ فَصَبَّ عَلٰى يَدِهٖ۔ میں نے آپ پر آڑ کرلی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر ڈالا (جب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)۔

ثم اتى اُمُّ زُفَرَ عَلٰى سِتْرِ الْكَعْبَةِ۔ ام زفر کو کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اُسپر ٹیکا دئے ہوئے)۔

كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ۔ پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے ستر کھولدیتا تھا، یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا، دوسری روایت میں لا يَتَنَزَّهُ کا یہی معنی ہے ایک روایت میں لا يَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر استنجا نہیں کرتا تھا، اُس کے عضو پر پیشاب رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا رہتا تھا، ایسی حالت میں نہ اُسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ ہے) ایک روایت میں لا يَسْتَنْزِهُ ہے ایک میں لا يَسْتَنْتِرُ ہے نثر سے اُسکا ذکر کتاب النون میں آئے گا۔

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ۔ جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی اُنکا فسق وفجور فاش نہ ہو ظاہر میں نیک اور صالح ہوں تو اُنکا اگر کوئی عیب دیکھے تو اُسکا چھپانا بہتر ہے لیکن جو لوگ فسق وفجور اور شرارت میں مشہور ہوں غریب لوگوں کو ستاتے ہوں تو اُن پر انکار کرنا اور حاکم تک اُن کی شکایت پہنچانا درست ہے اِسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا تو واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)۔

فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ۔ حضرت عائشہ رضہ نے غسل کیا ہم میں اور اُن کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہ رضہ نے غسل کرکے اُن کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس طرح کرنا چاہئے اور پردے کی آڑ میں سے وہ اُن کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ اُن کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)۔

سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا۔ میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ پڑا تھا۔

كَشَفَتِ السِّتَارَةَ۔ پردہ کھولا۔

رَجُلٌ لَهٗ سِتْرٌ۔ جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ ہو (جو اُس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو)۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ۔ دیواروں پر کپڑے مت منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش ونگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیوار پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا

Marfat.com

اور اوڑھنا نا بھی ناجائز ہوگا۔

سُتْرَۃ۔ وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگاتا آڑ کرنے کے لئے۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ۔ جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً زنا کرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالےٰ اُس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ اُس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اُس پر سزا دے (یعنی جب اُس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالےٰ نے اُس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اُس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالےٰ کا اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اُسکو معاف کر دے یا عذاب کرے اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اُسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اُسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اُسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعضے احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اُس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اُس کے لئے توبہ ضروری ہے)۔

سَتْرُ عُرْیَانِہٖ۔ اُس کی برہنگی کو ڈھانپا یعنی اُس کو کپڑا پہنایا۔

تُسْتَرُ۔ ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں۔

سَتُّوْقٌ۔ یا تُسْتُوْقٌ۔ کھوٹا روپیہ۔

مُسْتَقَہ۔ لمبی آستین کی پوستین۔

سَتَلٌ۔ ایک کے پیچھے ایک نکلنا، قطرہ قطرہ بہنا۔

سَتَلَانٌ۔ پیچھے لگنا۔

مَسْتَلٌ تنگ رستہ۔

مَسْتُوْل۔ جہاز کی لمبی لکڑی، یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے، اصل میں ستول کا معنی جس پر سے گوشت نکال لیا گیا ہو۔

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُتَسَایِلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (ابو قتادہ نے کہا ہم آنحضرت ؐ کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستہ سے الگ ہو کر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرت اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)۔

مَسَایِل۔ جمع ہے تنگ راستے۔

سَتْہٌ۔ پیچھے لگنا، کون پر مارنا۔ (گانڈ پر)۔

سُتَاھِی۔ بڑے کون والا۔

سَتْہٌ اور سِتْہٌ اور سَتَہٌ اور سُتْہٌ کون حلقہ دبر کو بھی کہتے ہیں اسی طرح اِسْتٌ ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ مُسْتَھًا جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑ والا گھونگر بال والا پیدا ہوا تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

مَرَّ اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ وَکَانَ رَجُلًا مُسْتَھًا۔ ابوسفیان گذرا اور معاویہ اُس کے پیچھے تھے وہ بڑے بڑے چوتڑ والے آدمی تھے۔

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ۔ اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے چلیں گے۔

وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ۔ گانڈ کا ڈاٹ آنکھیں

Marfat.com

میں (جب سو گئے تو ڈانٹ کھل گیا)۔

بَابُ السِّینِ مَعَ الْجِیْمِ

سَجْبٌ۔ پرانی مشک۔

ثَلٰثُ شُجُبٍ۔ تین پرانی مشکیں۔

سَاجِبٌ۔ پرانی مشک۔ سُجُبٌ جمع ہے سَاجِبٌ کی

سَجَجٌ۔ پاخانہ پتلا ہونا۔

سَجَاجٌ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَرَاحَکُمْ مِّنَ السَّجَّۃِ وَالْبَجَّۃِ اللہ تعالٰی نے تمپر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اور اونٹ کو زخمی کرکے اُس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اُس سے نجات دی، (بعضے کہتے ہیں سجہ اور بجہ دو بتوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کیا کرتے تھے)۔

سَجْحٌ۔ کانا، پیش کرنا

سَجْحٌ اور سَجَاحَۃٌ۔ نرمی، سہولت، کم گوشت ہونا۔

سِجَاحٌ۔ سامنے، مقابل۔

سَجَاحُ۔ حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعوٰی کیا تھا پھر اُس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کرلیا یہ عورت جماع کی بڑی خواہشمند اور پر شہوت تھی یہانتک کہ عرب میں مثل مشہور ہو گئی۔

اَغْلَمُ مِنْ سَجَاحٍ سجاح سے زیادہ پر شہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانۂ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے۔

اَکْذَبُ مِنْ سَجَاحٍ۔ سجاح سے زیادہ جھوٹی

فَامْشُوْا اِلَی الْمَوْتِ مِشْیَۃً سُجُحًا: ف

سُجُحًا۔ حضرت علی رض جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرمارہے تھے چلو موت کیطرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)۔

اِذَا مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ (حضرت عائشہ رض نے جنگ جمل میں حضرت علی رض سے کہا) جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)۔

عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر۔

مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ۔ تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو، یہ امر ہے اِسْجَاحٌ سے یعنی نرمی کرنا۔

سُجُوْدٌ۔ سجدہ کرنا، جھک جانا، سیدھا ہونا۔

سَجْدٌ۔ بھول جانا۔

سَاجِدٌ۔ سجدہ کرنیوالا۔ سُجَّدٌ اُس کی جمع ہے۔

سَجْدَۃٌ۔ ایکبار جھکنا۔

سِجْدَۃٌ۔ پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا، یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت وہ خاص اللہ تعالٰی کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا دوسرے سجدۂ تحیت جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا، فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذ رض نے آنحضرت م کو اور اونٹ نے آنحضرت م کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدۂ

Marfat.com

تحیت تھا، سجدہ عبادت۔

کَانَ کِسْرٰی یَسْجُدُ لِلطَّالِعِ۔ کسریٰ (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اُس کو مُقرطس یعنی اُس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اُس کو عاضد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیرانداز کے سامنے جھک جاتا تھا اُس کی خاطر کرتا تھا ازہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تاکہ تیر اُسکا سیدھا جاکر نشانہ پر پڑے، عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اُس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا۔

وَقُلْنَ لَهٗ اَسْجِدْ لِلَیْلٰی فَاَسْجَدَا۔ انہوں نے اونٹ سے کہا لیلیٰ کے لئے جھک جا تاکہ لیلیٰ سوار ہو جائے) وہ جھک گیا۔

سَجَدَ۔ عاجزی کی۔

سُجُوْدُ الصَّلٰوةِ۔ نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے، اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اُس کے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں

وَهِیَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عائشہؓ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی اُن کو چھو دیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا۔ اُس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)۔

مِنْ اَیْنَ سَجَدْتَ یَا سُجِدَاتٌ۔ تم نے سورہ ص میں کیوں سجدہ کیا یا سورۂ ص سجدہ والی کیونکر ہوئی۔

یُكَبِّرُ وَهُوَ یَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ۔ آنحضرت جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔

سَهَا سَجْدَةً حَتّٰی قَامَ یَسْجُدُ۔ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے)

لَیَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ۔ ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے

صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔ میں نے ظہر کی نماز کے بعد آنحضرت کے ساتھ سنت کا دوگانہ پڑھا، یہ اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے)۔

مَا یُکْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَی الْقُبُوْرِ۔ اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کرکے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے اگر مقبرہ ویران ہو گیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اس میں مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی مسجد کی طرح وقف ہے اسی طرح کسی بزرگ صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لئے نہ اُس کی تعظیم کے لئے اس

Marfat.com

کراہت میں داخل نہ ہوگا کذا فی مجمع البحار۔

مترجم :۔ کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح اُن کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اِس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یادگاری اور میت کے لئے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اِس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہیئے یعنی جیسے آنحضرت ؐ اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا اُن پر چراغ لگانا صندل چادر شیرینی چڑھانا نذر کا روپیہ پیسہ رکھنا اُن کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا اُن سے مرادیں مانگنا، اُنکی منت کرنا، وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالے سے مانگی جاتی ہے جیسے رزق کی کشایش، اولاد دینا، بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہوجائے گا اسلام سے خارج معاذاللہ۔

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ ۔ سورج عرش کے تلے جاکر سجدہ کرتا ہے (یعنی اُس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے، مطلب یہ ہے کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدے سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے، اب ایک اعتراض اور ہی وہ یہ کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں غروب ہوتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اُسکا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے ؟ اُسکا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدۂ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ، پتھر وغیرہ سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدۂ حالی کرکے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں، رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اُس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور اُن کا دورہ اس تحتیت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ اُن کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع

Marfat.com

إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا۔ جب آنحضرت ؐ کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لئے) سجدے میں گر پڑتے، معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سُنو یا کوئی بلا دفع ہو، اور بعض حنفیہ اُسکا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر سجدہ شکر حق تعالےٰ کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدے ہی میں رہنا چاہیئے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے، اُن کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لئے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدۂ شکر اُس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ اُن نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں۔

رَأَى نُغَاشِيًّا فَسَجَدَ۔ آنحضرت ؐ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدۂ شکر کیا کہ حق تعالےٰ نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدۂ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً مگر علما نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اُس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اُسکو رنج نہ ہو، البتہ فاسق معلن کو دیکھکر اُس کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالےٰ نے اُس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اُس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اُس فاسق کو عبرت ہو (اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)۔

نَوْمُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَصْحَابِ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ حضرت علی اور عبد اللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے اُن کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعضوں نے کہا مسجد کو خوابگاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ساتے خواہ مخواہ مسجد میں جا کر سونا اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اُس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانوروں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے ملوث ہو جانے کا ڈر ہو اُسکو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دستر خوان بچھانا بالاتفاق درست ہے، ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لئے آیا اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو دوسری کے مال کو تکے (اُسکو اُڑا لینے کے لئے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اُس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اُسکا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لئے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت کی یَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اُسکے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالاتفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے

Marfat.com

اسی طرح ابوہریرہ رضہ کی وہ حدیث جس کو ابن
ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی
نیک کام کے لئے آئے مثلاً علم دین سیکھنے ، یا
سیکھانے کے لئے تو اُس کو مجاہد فی سبیل
اللہ کا اجر ملیگا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے
اُس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے
کا مال تکے (یعنی اُس کو حسرت ہی حسرت ہوگی
اُس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض
سے مسجد میں آئے علاوہ اُس کے اُس میں
خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجد کا)
البتہ مسجد میں خرید فروخت کرنا مال تجارت لانا،
گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا، مسجد میں
تھوک یا بلغم ڈالنا، اُسکو یہود ونصاریٰ کیطرح
آراستہ کرنا، بے ضرورت نقش ونگار کرنا اُس
میں کوڑا کچرا ڈالنا، بیہودہ شعریں اُسمیں پڑھنا یا
بیہودہ اور فحش باتیں کرنا، کچی پیاز یا لہسن کھا کر
آنا، چیخنا، چلاّنا (اگر ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی
میں) یہ بالاتفاق منع ہے، اور جن اشعار میں خدا
اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور
فسق وفجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں اُنکا
پڑھنا منع نہیں ، اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ
میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہو
اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام
محض بے دلیل ہے)۔

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ۔ تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر لے
شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز
یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے
کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے
میں ، کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل
نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے
جب چاہے کرے اُس میں ثواب ہی ثواب ہے
اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے
یا قیام۔

لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ۔ آنحضرت صلعم
نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ
نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے
قرآن کے آخری حصہ کو)۔

اِذَا رَاَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا۔ جب تم اللہ تعالیٰ
کے عذاب کی کوئی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف
خسوف آندھی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ) تو
سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کردو جیسے دوسری
روایت میں ہے کہ آنحضرت صلعم کو جب کوئی حادثہ
پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کردیتے، سید
نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف
مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ
آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف
سجدہ مراد ہے)۔

اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا
لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ۔ جب تم کسی شخص
کو دیکھو مسجد میں خرید فروخت کرتا ہے (یا دوکان
لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں فائدہ
نہ دے (اُس کیلئے بددعا کرو)۔

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّتْ عَلٰى
بَوْلِهٖ۔ اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کردیا آپ نے
حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کا اُس پر بہا دیا گیا
(معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک
ہوجاتی ہے، بعضوں نے کہا اُسکو کھودنا ضروری
ہے حدیث سے یہی نکلا کہ جس پانی سے نجاست

Marfat.com

وجہ ہوئی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اس میں تغیر نہ ہوا ہو بعضوں کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔

فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ۔ آدم کی طرف منہ کر کے سجدے میں گر پڑو تو لام بمعنی الیٰ کے ہوگا گویا آدمؑ کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کے لئے ہوا اور اس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ آدمؑ کا سجدہ سجدۂ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدۂ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذا فی مجمع البحرین۔

میں۔ کہتا ہوں جو آدمؑ کو صرف سجدہ کا قبلہ قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے کہتے ہیں وہ اگر اس سجدے کو سجدۂ عبادت بھی کہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی۔

سَجَدَ لَہُ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ نے آنحضرتؐ کو سجدہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)

اَعِنِّیْ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ (ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیے مجھ کو بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا) تو بہت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ کر) میری مدد کر (مجھ کو تیرا بہشت میں لے جانا آسان ہو، معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ سب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)۔

سَجَّادَۃٌ۔ سجدہ گاہ (بوریے کا ٹکڑا جس پر نمازی سجدہ کرے۔

سَجَّادٌ۔ امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ آپ بہت سجدے کیا کرتے، ایک روایت میں ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے۔

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰی حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَی الْغَدِ۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدۂ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اخیر تک)

میں۔ کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ۔ سجدۂ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں ایک ایک اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورۂ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الم تنزیل السجدہ اور فصلت اور والنجم اور انشقت اور اقرأ میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جنکو عزائم کہتے ہیں، کذا فی مجمع البحرین۔

مترجم۔ کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کے سب یکساں ہیں یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعضوں نے بے وضو بھی اُسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے۔

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔ اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اَنَسْجُدُ لِقَبْرِيْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو

Marfat.com

انہوں نے آنحضرت ص کو سجدہ کیا آپ ص نے
فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے
شام کے ملک میں دیکھا نصاریٰ اپنے رئیس
کو سجدہ کرتے ہیں اسلئے میں نے بھی آپ کو
سجدہ کیا آپ نے فرمایا اگر تو میری قبر پر گذرے
تو کیا اُس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا
نہیں آپ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر
یعنی مجھ کو سجدہ مت کرو، اس حدیث سے
یہ نکلا کہ سجدۂ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام
ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذ رض کو
تجدید ایمان کا حکم دیتے۔

يَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ۔ صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چار پائے اور
درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ
کریں آپ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندہ کو
کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا
تو عورت کو حکم دیتا وہ اپنے خاوند کو سجدہ
کرے۔

سَجْرٌ یا سُجُورٌ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے
کے لئے۔

سَاجُورٌ۔ وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی
جاتی ہے اُس کی جمع سَوَاجِیر آئی ہے۔

سَجُورٌ۔ ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْجَرَ الْعَيْنِ۔
آنحضرت ص کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ
سُرخی تھی، یہ ماخوذ ہے سُجْرَةٌ سے یعنی سپیدی
میں تھوڑی سی سُرخی ملنا، بعضوں نے کہا
سپیدی میں نیلگونی، اصل میں سَجَرٌ اور سُجْرَةٌ
تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ثُمَّ اَقْصِرْ
فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا۔ نماز
پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے
یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہو اُس لئے کہ
اُس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے
اور اُس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔
(مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز
کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے
ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم یعنی
ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ گرمی کی سختی
دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے، بعضوں نے
کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر
آجاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اُس
وقت شیطان اُس کے نزدیک ہو جاتا ہے
پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید
دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کی
نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی
غرض اُسوقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے
کہ سورج پرستوں کا سجدہ در حقیقت اُسکو
سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے
بھرا جانا سلگایا جانا اور سورج کا شیطان
کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے اُن
الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب
شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتے ہیں
اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اُسکو صحیح
سمجھنا اُن کے موافق عمل کرنا۔

مترجم۔ کہتا ہے ان احادیث میں
کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف
ہو دوزخ موجود ہے اور اُس میں آگ بھی ہے

Marfat.com

پھر اُسکا سلگایا جانا اُس میں اور ایندھن دیا جانا
کیا بعید ہے، رہا گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہونا یہ
بھی بالکل عقل کے موافق ہے زمین کے کسی طبقہ
میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب
زمین پر پڑتی ہیں تو اُس میں سے بھاپ نکلتی
ہے، اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب
جیسے بعضے نادان لوگ خیال کرتے ہیں اگر
قرب آفتاب گرمی کی علت ہو تو اونچے اونچے
پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں
ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون پر چڑھ
وغیرہ میں تھوڑی دور اُڑ کر اوپر جائیے تو وہاں
کی ہوا سرد ہوتی ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے
مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھہ
سمجھو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوتی؛
جتنی دور ہوتی جائے اُسیقدر چولھے کی گرمی
اُس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج
پر رکھنا بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان
ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جاکر سورج
کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اُسکی سورج
کے اِدھر اُدھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے
شیطان خود جسم ناری ہے اُس کو سورج کی گرمی
کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہم کو
کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان
آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج
پرستوں کے درمیان میں آجانا کافی ہے البتہ
ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت
مخالف یہ کرسکتا ہے کہ استوا اور زوال اور
طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن ہر وقت کسی
نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان
ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر
ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اُس کا
نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا
حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے اُسکا جواب
یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑے ہی ہزاروں
شیاطین ہیں پھر ہر ملک میں وہاں کا شیطان
استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے
ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہیں
واللہ اعلم بالصواب۔

سَجَسٌ۔ متغیر ہونا، تیرہ ہونا، گدلا ہونا۔
تَسْجِیْسٌ۔ گدلا کرنا۔
سَجِیْسُ اللَّیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔
وَلَا تَضُرُّوْهُ فِیْ يَقْظَةٍ وَّلَا مَنَامٍ سَجِيْسَ
اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ۔ اُس کو جاگتے سوتے
کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ
تک یعنی ہمیشہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَا
اٰتِيْكَ سَجِيْسَ اللَّيَالِيْ میں تیرے پاس
زمانہ کے آخر ہونے تک نہیں آؤں گا (یعنی
کبھی نہیں آنے کا) تھمے ہوئے پانی کو بھی
سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا
ہے۔

سَجْسَجٌ۔ معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور
وہ وقت جو صبح اور طلوع کے درمیان ہوتا ہے
ظِلُّ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ۔ بہشت کا سایہ
معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی، عرب
لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ
گرم ہے نہ سرد۔
هَوَاءُهَا السَّجْسَجُ بہشت کی ہوا معتدل
ہے نہ گرم نہ سرد۔

Marfat.com

إِنَّهُ مَرَّ بِوَادٍ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ فَقَالَ هٰذِهِ سَجَاسِجُ مَرَّ بِهَا مُوسٰى۔ آنحضرتؐ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گذرے ہیں۔

سَجْعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا، ایک مطلب رکھنا، ایک ہی طرز پر چلنا۔

سَاجِعٌ فِي كَلَامِهِ۔ اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اُس کی ضد جائر ہے۔

سَاجِعٌ۔ لمبی اونٹنی خوب صورت منہ۔

سَجَّاعٌ۔ بہت قافیہ دار کلام کہنے والا۔

تَسْجِيعٌ۔ قافیہ دار کلام کہنا۔

مُسَجَّعٌ۔ مقفی۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ اِشْتَرٰى جَارِيَةً فَأَرَادَ وَطْيَهَا فَقَالَتْ إِنِّي حَامِلٌ فَرُفِعَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا سَجَعَ ذٰلِكَ الْمَسْجَعَ فَلَيْسَ بِالْخِيَارِ عَلَى اللّٰهِ وَأَمَرَ بِرَدِّهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اُس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرتؐ تک پہنچا آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس مقصد پر چلے تو اُسکو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا آپؐ نے حکم دیا تو وہ لونڈی بائع کو پھیر دیگئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اُس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کو دام پھیرنا ہوگا)۔

سَجْعُ الْحَمَامِ۔ کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل۔

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ۔ قافیہ بندی سے پرہیز کرو (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفی نکل آئے تو اُس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے منزل الکتاب سریع الحساب ھازم الاحزاب۔

سَجْعًا كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ۔ دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا تک بندی کرنا یہ آنحضرتؐ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے حکم کے خلاف میں ایک مقفی مسجع کلام کہا تھا۔

وَانْظُرِ السَّجْعَ۔ اور سجع کو دیکھ (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے)۔

سَجْفٌ۔ پردہ ڈالنا۔

إِسْجَافٌ۔ چھوڑ دینا، لٹکانا۔

وَأَلْقَى السِّجْفَ۔ پردہ ڈال لیا بعضوں نے کہا سجف اُس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ۔ یہانتک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں سے چاک تھا۔

سِجَافٌ۔ پردہ۔ اُس کی جمع سُجُوفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے۔

وَجَهْتِ سِجَافَتَهُ۔ تم نے آپ کا پردہ کھول دیا آپ کا راز فاش کر دیا، ایک روایت میں سِدَافَتَهُ ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

Marfat.com

سُجْفَۃ۔ رات کا ایک حصہ، عرب لوگ کہتے ہیں
مَضٰی سُجْفَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ گذر گیا۔
فَاَزْفَعُ هٰذَا السِّجْفَ۔ یہ پردہ تو اُٹھا (دیکھ میں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)۔
سَجْلٌ۔ اوپر سے پھینک دینا، بہانا۔
تَسْجِیْلٌ۔ فیصلہ لکھنا، نقل کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا۔
مُسَاجَلَۃٌ۔ بیت بازی۔
فَاَمَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِہٖ۔ (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ ؐ نے ایک بھرا ڈول پانی کا اُس پر بہا دینے کا حکم دیا۔
سَجْلٌ۔ بھرا ڈول، اُس کی جمع سِجَالٌ ہے
اَلْحَرْبُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَہٗ سِجَالٌ۔ ہم میں اور اُس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اُس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعضوں نے کہا یہ مُسَاجَلَۃ سے نکلا ہے معنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اُس کو۔
سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا۔ پانی کا ایک بھرا ڈول، ذَنُوب بھی اُسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سجل کہا یا ذنوب۔
اِفْتَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ فَسَجَلَهَا۔ سورۂ نساء شروع کی اُس کو مسلسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَاءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگاتار پانی بہایا۔

ہِیَ مُسْجَلَۃٌ لِّلْبِرِّ وَ الْفَاجِرِ۔ (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی ہل جزاء الاحسان الا الاحسان، اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اُس کے بدل اُس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہیے)۔
مُسْجَلٌ کہتے ہیں اُس مال کو جو خرچ کیا جائے۔
وَلَا تُسْجِلُوْا اَنْعَامَكُمْ۔ اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو۔
فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كِفَّۃٍ۔ یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی، (یہ جمع ہے سِجِلّ کی بمعنی بڑی کتاب بعضوں نے کہا سجل طومار یعنی کاغذات کا گٹھا جس کو لپیٹ کر اُس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا سجل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے۔
سِجِّیْلٌ۔ کھنگر، یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلا پتھر۔
عَیْنٌ سَجُوْلٌ۔ بہت پانی بہانیوالا چشمہ۔
ضَرْعٌ سَجِیْلٌ۔ لٹکا ہوا تھن۔
سِجِلَّاطٌ۔ چنبیلی مخدہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یاکتان کے نقشی کپڑے۔
سِنْجِلَاطٌ۔ ایک خوشبودار گھاس ہے۔
اُهْدِیَ لَهٗ طَیْلَسَانٌ مِّنْ خَزٍّ سِجِلَّاطِیٍّ۔ آنحضرت کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)۔
سَجْرٌ۔ یا سُجُوْرٌ۔ دیر کرنا۔ بہانا۔
سُجُوْرٌ اور سِجَامٌ۔ بہنا، بہانا۔ جیسے سُجْمَانٌ اور تَسْجِیْمٌ ہے۔

Marfat.com

أَرْضٌ مَسْجُوْمَةٌ - جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو۔

تَدْمَعُ الْعَيْنُ أَهْوَنُهُ سِجَامٌ - آنکھ کا آنسو اسکا ادنی درجہ بہنا ہے۔

اِنْسِجَامٌ - بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو۔

سَجْنٌ - قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا۔

سَجَّانٌ - داروغہ، محبس جیلر۔

وَيُؤْتَى بِكِتَابِهِ مَخْتُوْمًا فَيُوْضَعُ فِي السِّجِّيْنِ - اُسکا نامۂ اعمال مہر کر کے لایا جائیگا اور سجین میں رکھا جائے گا (سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعضوں نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سوراخدار دوزخ کے نیچے اُس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعضوں نے کہا سجین کافروں اور شیطانوں کے اعمال کا دفتر، بعضوں نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اُس کے لشکر والے رہیں گے)۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلیف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے، بعضوں نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اُس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہے اُس کے حق میں دنیا بہشت ہوئی بعضوں نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکو آخرت کا دھڑکا لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا یا برأت کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اُڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَةَ يُصْعَدُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَتَأْبَى السَّمَاءُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَيُهْبَطُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتَأْبَى الْاَرْضُ اَنْ تَقْبَلَهَا فَتَدْخُلُ سَبْعَ اَرَضِيْنَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ وَهُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ (کعب احبار نے کہا عبداللہ بن عباسؓ سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لیجاتے ہیں آسمان اُس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اُتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی، پھر ساتویں زمین میں اُسکو لیجاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے، مجمع البحار میں ہے کہ گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی، اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں :- کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اُسکا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے، اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ - آئینہ، سونا چاندی اور زعفران کی ڈلا، ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوْجٌ - ٹھہر جانا۔

تَسْجِيَةٌ - ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاةٌ - چھونا، ہاتھ لگانا، علاج کرنا۔

لَمَّا مَاتَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ - جب آنحضرتؐ

Marfat.com

کی وفات ہوئی تو آپ کو ایک یمنی نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُتَسَجِّیْ۔ چھپنے والا۔

لَیْلَۃٌ سَاجِیَۃٌ۔ رات چھپانے والی۔

فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَیْلٌ دَاجٍ وَّلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھپانے والی نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

کَانَ خُلُقُہٗ سَجِیَّۃً۔ آنحضرتؐ کا اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں کر دیئے تھے دوسرے لوگوں کو یہ بات صد ہا ریاضتیں اور مشقتیں اُٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی ایک حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا اُس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کر اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں اُن کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں مولانا فضل الرحمن صاحب قدس سرہٗ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اُڑنے نہیں لگتا ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اُس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّیَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا یُوَارِیْ عَنْکَ لَیْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ مَیِّتٌ فَسَجُّوْہُ۔ جب تم میں کوئی مر جائے تو اُسکو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جبتک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَۃِ قبلہ کی طرف۔

تَرِدُ اَوَّلُہَا عَلٰی اٰخِرِہٖ وَسَاجِیْہَا عَلٰی مَائِرِہٖ۔ اُس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اُسکا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِیَّتُکُمُ الْکَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرتا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تُرْضٰی سَجَایَاہُ کُلُّہَا۔ ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْحَاءِ

سَحْبٌ۔ کھینچنا، زمین پر گھسیٹنا، بہت کھانا پینا۔

یَسْحَبُ ذَیْلَہٗ۔ اِتراتا ہے فخر کرتا ہے۔

سَحَبَ السَّیْفَ۔ تلوار سونت لی۔

کَانَ اِسْمُ عِمَامَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّحَابَ۔ آنحضرتؐ کے عمامہ کا نام سحاب تھا۔ (سحاب کہتے ہیں ابر کو، عمامہ کو اُس سے تشبیہ دی)۔

فَقَامَتْ فَتَسَحَّبَتْ فِیْ حَقِّہٖ۔ وہ کھڑی ہوئی اور اُسکا حق چھین لی (یعنی اُس کی زمین لیکر اپنی زمین میں ملا لی)۔

یَسْحَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ۔ اُس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں۔

یَسْحَبُکَ بِقُرُوْنِکَ۔ تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت

Marfat.com

ابی بکر کو کہلا بھیجا تھا کر آتی ہے تو آور رن میں حکم
دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو
لائیں گے (کیسا حرامزادہ تھا اللہ اکبر لعنہ
اللہ)۔

یَسْحَبُ لِسَانَہٗ۔ وہ اپنی زبان بچھا دے گا
لمبی کرے گا۔ (لوگ اُس پر چلیں گے اُسکو
روندیں گے)۔

صَلّٰی فِیْ یَوْمِ سَحَابٍ۔ ابر کے دن نماز
پڑھی۔

جَعَلَ اللّٰہُ السَّحَابَ غَرَابِیْلَ الْمَطَرِ۔
اللہ تعالٰے نے ابر کو مینھ کی چھلنیاں بنایا
(اُس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر
ایک ہی بار دھڑسے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے
درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین
میں گڑھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے)
اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو
گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اُسکو
نقصان نہ ہو اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ
کبھی اُسمیں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن
بندوں کو چاہتا ہے اُن سے عذاب کرتا ہے
دوسری حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا
اَیْنَ یَکُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے
فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارے
جب اللہ تعالٰے اُس کو روانہ کرنا چاہتا ہے
تو ہوا بھیجتا ہے وہ اُسکو اُٹھاتی ہے اور
پھیلاتی ہے اور فرشتے اُسپر تعینات کرتا ہے
جو کوڑوں سے اُسکو مارتے ہیں یہی کوڑے
بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین۔

سَحْتٌ۔ حرام کمانا، جڑ سے اُکھیڑ ڈالنا، ہلاک کرنا
جیسے اِسْحَاتٌ ہے۔

اِنَّہٗ اَحْمٰی لِجُرَشٍ حِمًی وَکَتَبَ لَھُمْ
بِذٰلِکَ کِتَابًا فَمَنْ رَعَاہُ مِنَ النَّاسِ فَمَا
لَہٗ سُحْتٌ۔ آنحضرت ؐ نے جرش والوں
کو ایک رمنہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک
سند اُس کی لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے
جانوروں کو چرائے تو اُس کا مال مفت
ہوگا (یعنی جو کوئی اُس کو ہلاک کر دے تو
اُسپر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں
مَالُہٗ سُحْتٌ اور دَمُہٗ سُحْتٌ اُس کا
مال بے تاوان ہے اُس کا خون بے تاوان
ہے، یہ سَحْتٌ سے نکلا ہے یعنی ہلاک کرنے
کے۔

سُحْتٌ اور سُحُتٌ۔ حرام اور خبیث کمائی
کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو میٹ دیتی
ہے۔

اَتُطْعِمُوْنَ السُّحْتَ (عبداللہ بن رواحہ ؓ نے
یہودیوں سے کہا جب انہوں نے انکو رشوت
دینا چاہی تاکہ کھجور کم آنکیں انہوں نے صحابہ ؓ کو
بھی اپنی طرح رشوت خوار سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام
کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب روپیہ
لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام
ہے)۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْہِ
السُّحْتُ بِالْھَدِیَّۃِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر
ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ
سمجھ کر حلال بنا لیں گے (رشوت لیں گے
اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت
نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا بھی

Marfat.com

درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اُس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اُس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کہا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہیے۔

فَمَا عَدَا ذٰلِکَ سُحْتًا۔ ان کے سوا سب کو سحت (حرام) خیال کر۔

اَلسُّحْتُ هُوَ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ وَثَمَنُ الْخَمْرِ وَثَمَنُ الْمَيْتَةِ وَحُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَعَسْبُ الْفَحْلِ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَالْاِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ۔ (حضرت علی رض نے فرمایا) سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا، رنڈی کی خرچی، پچھنے لگانے کی مزدوری، شراب کی قیمت، مردار کی قیمت، نجومی کی شیرینی، (جس سے اپنے ستارے اور آئندہ کی باتیں دریافت کرکے اُسکو اجرت دیتے ہیں اُس میں رمال جفار سب کی اجرت آ گئی) نر کو مادہ پر کُدانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً ناچ، رنگ، مجرا، تلتبانی، دیوثی، بھڑوے بھانڈ کی اجرت)

اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَا فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ۔ سحت حرام کی کمائی کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے) یہ امام جعفر صادق رض کا قول ہے)۔

سُحْتُوْتٌ۔ پرانا کپڑا۔

مَسْحُوْتٌ۔ پیٹو، بہت کھانے والا۔

سَحْجٌ۔ پوست نکالنا۔ جیسے تَسْحِيْجٌ ہے۔

سَحْجُ الْاَمْعَاءِ۔ آنتوں کا چھل جانا۔

فَسُحِجَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ (آنحضرت گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ چھل گیا، اکثر روایتوں میں جحش ہے معنی وہی ہے۔

سَحٌّ۔ اوپر سے بہنا، موٹا ہونا، بہانا، مارنا، کوڑے لگانا۔

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَسَحُّحٌ۔ بہنا۔

سَحَاحٌ۔ ہوا۔

سَحَّاحَةٌ۔ بہت بہانے والی۔

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اسکو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اُسکا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے، یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے ہم اُسکی ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور معتزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اُس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)۔

سَحَّاءُ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ۔ اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اُس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جسکو مناسب ہے اُتنا اُسکو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے

Marfat.com

برابر خرچ کر رہا ہے مگر اُس کے ہاتھ کی جمع
کم نہیں ہوتی)۔
أَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ - (ابوبکر رضؓ نے اُسامہ بن زید سے فرمایا) تو اُبنی والوں پر (جنہوں نے اُن کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایکبارگی چھاپہ مار (دفعۃً اُن پر گر پڑ اُن کو مہلت مت دے نہ خبر کر)۔
وَلَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِنْحَةٍ سَاحَّةٍ - دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاةُ سُحُوحًا وَسُحُوحَةً بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہا رہی ہے) مَرَرْتُ عَلَى جَزُوْرٍ سَاحٍّ - میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا۔
يَلْقَى شَيْطَانُ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا أَغْبَرَ مَهْزُوْلًا وَهٰذَا سَاحٌّ - کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اُس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجھا گرد آلود دُبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش خورم رہتا ہے اُسکا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے، اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اُس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کرکے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے غرض شیطان کا داؤں اُس پر نہیں چلتا جتنا مومن اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اُتنا ہی شیطان رنج کے مارے دُبلا ہوتا جاتا ہے مر کم بخت۔ قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا، قرآن و حدیث کا درس رکھنا، شیطان کو مارنا اور سُکھانا ہے اور جہاں حدیث و قرآن کو چھوڑ کر دوسروں کی بات سنی اُس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن و حدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہوگیا)۔
حَتّٰى تَأْتِيَنَا بِإِذْنِ اللّٰهِ سِحَاحًا سِمَانًا - یہانتک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں۔

سِحْرٌ - جادو کرنا، مکر و فریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا، دیوانہ کر دینا۔
إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا - بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لئے سحر بیانی مذموم ہے)۔
وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا - خطبہ مختصر کرو بعضا بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو، مطلب بہت الفاظ تھوڑے)۔
مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ۔ (حضرت عائشہ رضہ
نے کہا) آنحضرت ﷺ میرے سینے اور گردن کی
بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ
نے آپ کا سر مبارک اپنے سینہ سے لگا لیا
تھا) ایک روایت میں شجری ہے معنی وہی ہے
اصل میں سحر پھیپڑے کو کہتے ہیں اور نحر اُس
گڈھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہو۔

اِنْتَفَخَ سَحْرُکَ۔ (ابوجہل نے جنگ بدر
کے لئے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا
جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیپڑا پھول گیا یعنی
تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت
آئی اور وہ مقابلہ کے لئے نکلا اور حضرت حمزہ رض
کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا)۔

سحُوْر۔ کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ
کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے۔

سُحُوْر۔ مصدر ہے یعنی سحری کھانا۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا۔ جب سحری سے
دونوں فارغ ہوئے۔

لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ۔ تم کو سحری کھانے
سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہے کو
اذان دیتے ہیں)۔

فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (سحری کھاؤ) سحری
کھانے میں برکت ہوتی ہے

اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ۔ جب آپ سفر میں
ہوتے اور سحر کو اُٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے۔

سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آنحضرت ﷺ پر جادو کیا گیا اس میں یہ حکمت تھی
کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر
ہونے سے اُن کا خیال غلط ہو گیا، کس لئے
کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر بحکم
الٰہی ہوتی ہے اور جو لوگ اُسکا انکار کرتے ہیں
وہ محض بے وقوف ہیں کلام کی تاثیر اور نگاہ کی
تاثیر بھی جادو ہے اسی طرح خیال کی تاثیر
مسمریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت
کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو
ہے اسی طرح تھیاسوفی کے بعضے اعمال
اور اُس کا سیکھنے والا اور سیکھانے والا
دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا
تو بالاتفاق کافر ہے)۔

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ وَّذَكَرَ مِنْهَا السِّحْرَ۔ آنحضرت
نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں اُن میں
سے ایک جادو کرنا (یعنی جادو چلانا یا اُس کا
سیکھنا یا سیکھانا بعضوں نے کہا اُس کا
سیکھنا جادو توڑنے کے لئے درست ہے)۔

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهٗ بِالسَّيْفِ۔ جادوگر کی
سزا تلوار سے سر اُڑا دینا ہے (ساحر کی سزا
اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی
نے کہا اگر اُسکا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائیگا
بشرطیکہ توبہ نہ کرے سحر کفر ہوا اسکا مطلب
یہ ہے کہ اُس میں ستاروں کی دعوت انکو
پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد
اور استعانت ہو جو شرک ہے، اب بعضے
لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے
ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں
ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے
جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر
اگلے لوگ اُن کو دیکھتے تو سحری سمجھتے مثلاً ریلوے
تار بے لاسلکی تار برقی فونوگراف وغیرہ یہ بھی

Marfat.com

سحر نہیں ہے)۔
مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلٰی بَطْنِیْ۔ پھیپھڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔
سَحْرٌ اور سَحَرٌ اور سُحْرٌ۔ پھیپھڑا (یعنی ریہ)۔
مَسْحُوْرٌ۔ جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیر اگیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سحر کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعضے کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے، بعضے کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے، ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں، اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیاء اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔
وَمَلَأَ سَحْرَاكُمَا۔ اس نے تمہارے پیٹ بھر دیئے۔
يَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَدْ قَتَلْتَ رَجُلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَيْنَ سَحْرِهٖ وَنَحْرِهٖ وَيَقُوْلُ إِنِّىْ لَأَشُمُّ رَائِحَةَ جَنَّةِ عَدْنٍ۔ (عبداللہ بن عمرؓ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تونے ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کے سینے اور گلے کے درمیان آنحضرتؐ بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔
إِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحَرِىْ۔ میں اس سے ناامید ہو گیا۔
سَحْطٌ۔ جلدی سے ذبح کر ڈالنا، گلے میں کھانا اٹک جانا، ملا دینا، چھوڑ دینا، لٹک جانا۔
مَسْحُوْطٌ۔ ملا ہوا۔
فَبَرَكَ عَلَيْهِ فَسَحَطَهٗ سَحْطَ الشَّاةِ۔ اس کے اوپر بیٹھ کر بکری کی طرح اسکو جلدی سے کاٹ ڈالا۔
فَأَخْرَجَ لَهُمُ الْأَعْرَابِىُّ شَاةً فَسَحَطُوْهَا۔ اس گنوار نے ان کے لئے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اس کو ذبح کیا۔
سَحْفٌ۔ نکال ڈالنا، چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا، مونڈنا، جلانا، لیجانا۔
سَيْحَفُ اللِّسَانِ۔ زبان دراز۔
سَحْقٌ، کوٹنا، پیسنا، ملنا، میٹ دینا، پرانا کرنا، نرم کرنا، مونڈنا، مار ڈالنا، ہلاک کرنا، بہانا، دوڑنا۔
سُحْقٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔
فَأَقُوْلُ لَهُمْ سُحْقًا سُحْقًا۔ تب میں ان سے کہونگا جاؤ دور ہو دور ہو۔
مَكَانٌ سَحِيْقٌ۔ جو مکان دور ہو۔
مَنْ يَّبِيْعُنِىْ بِهَا سَحْقَ ثَوْبٍ۔ کون اس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔
إِنْسِحَاقٌ۔ پرانا ہونا، نرم ہونا، عاجزی ظاہر کرنا۔
كَالنَّخْلَةِ السَّحُوْقِ۔ لمبے کھجور کی طرح (جیسے

Marfat.com

میوے تک ہاتھ نہ جا سکے)

مَنْ یَّبِیْعُ عَصِیْرَ الْعِنَبِ مِمَّنْ یَّجْعَلُہٗ حَرَامًا فَاَبْعَدَہُ اللّٰہُ وَاَسْحَقَہٗ۔ جو شخص انگور کا شیرہ اُس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اُس کی بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اسکو دور کرے دور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَاَلَتْہُ امْرَأَۃٌ عَنِ السَّحْقِ۔ ایک عورت نے اُن سے پوچھا سحق کیسا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے، ہندی میں اُس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعض عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کر کے اُسکو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَہْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ۔ اصحاب رس (جنکا ذکر قرآن میں ہے) اُن میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحَاق۔ حضرت ابراہیمؑ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ پانچ برس اُن سے بڑے تھے یا چودہ برس، ایک سواتی برس جئے جب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیلؑ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ حضرت علی رضؓ میں اللہ تعالٰے نے حلول کیا (ہندوں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں)۔

سَحَاقَۃ۔ موٹی بڑی عمر والی عورت جسکی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْكٌ۔ پیسنا۔

اِسْحِنْكَاكٌ۔ تاریک ہونا مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاہُ مُسْحَنْكِكٌ۔ اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک روایت میں مُسْتَحْنِكٌ ہے یعنی جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اِذَا مِتُّ فَاسْحَكُوْنِیْ۔ جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُوْنِیْ ہے ایک میں اِسْهَكُوْنِیْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ۔ بُننا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا، جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِیْلٌ اور سُحَالٌ۔ گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَہ۔ بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ۔ سمندر کا کنارہ۔

اِنَّہٗ كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّۃٍ لَیْسَ فِیْہَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ۔ آنحضرتؐ تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید یا سحول کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ اُن میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اوپر سے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہا نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب رکھا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے

Marfat.com

بجائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں
دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد بھی پیچھا
نہیں چھوڑے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ
نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے
کے بعد بھی مجھکو عمامہ نہیں چاہئے میدان حشر
میں سر ننگے اُٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ حَکِیْمٍ اَتَتْهُ بِکَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَسْحَلُهَا لَهٗ فَاَکَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ ام حکیم بنت زبیر آنحضرت ؐ کے پاس بکری کا دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر آپکو دینے لگیں آپ نے اُس میں سے کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاهَا ہے معنی وہی ہے۔

اُفْتُتِحَ سُوْرَةُ النِّسَاءِ فَسَحَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ ابن مسعود رضؓ نے سورۂ نسا شروع کی اور اُس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھتے گئے) اصل میں سَحْلٌ کا معنی بہانا ہے۔ ایک روایت میں فَسَجَلَهَا ہے اُس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّخَاصِمَنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ وَالسِّحَالَ فِیْ فَمِ الْعَنْقَاءِ۔ (اللہ تعالےٰ نے حضرت ایوب ؑ سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار نہیں ہے البتہ وہ کرے جو شیر کے منھ میں چوکرہ ؎ ڈالے یا عنقاء کے منھ میں لگام۔ بھلا شیر کے منھ میں کون چوکرہ پہنا سکتا ہے اسی طرح عنقاء کے منھ میں جو ایک پرندہ ہے بہت بڑا کہتے ہیں اُس کے انڈے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں، بعضوں نے کہا سیمرغ جو ہاتھی کو چونچ میں اُٹھا کر لے جاتا ہے۔ غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اُس کا سراغ ملتا ہے تو اُس کے منھ میں لگام ڈالنا کیونکر ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے سامنے بڑے بڑے فرشتے تھراتے ہیں اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک قطرۂ ناچیز۔

مِسْحَلٌ۔ بھی بمعنی سحال ہے۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَا یَزَالُوْنَ یَطْعَنُوْنَ فِیْ مِسْحَلِ ضَلَالَةٍ۔ بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی کے باگ میں چلتے رہیں گے (یعنی گمراہی میں گرفتار رہیں گے) عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَ فِی الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِیْ مِسْحَلِهٖ۔ جب کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اُسی پر قائم رہے سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَا تَسْأَلُ عَمَّنْ سُحِلَتْ مَرِیْرَتُهٗ۔ تم اُس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی مضبوط رسی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور طاقت نے جواب دیدیا ہو ضعیف ناتوان ہو گیا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّحَّلِ ایک شخص اس گدر کھجور کے خوشے لے کر آیا ایک روایت میں سُخَّل ہے خائے معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئیگا۔

فَسَاحَلَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِالْعِیْرِ۔ ابو سفیان قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گیا (جب اُس نے سنا کہ آنحضرت ؐ اُسکے

؎ اس کو گزبان بھی کہتے ہیں جو چندہ گھوڑے کے منھ پر پہناتے ہیں تاکہ وہ شرارت نہ کر سکے ۱۲ منہ سلمہ [illegible]

Marfat.com

قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)
اِنْسَحَلَ فِیْ خُطْبَتِہٖ۔ اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی انکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)۔
مِسْحَلَانِ۔ وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں۔
مِسْحَالٌ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تاکہ وہ دودھ نہ پی سکے۔
سُحْمٌ۔ کالک، سیاہی۔
اِسْحَامٌ۔ پانی بہانا۔
سُحَامٌ۔ سیاہی۔
اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ۔ اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے۔
اَسْحَمَ ذَا اِلْیَتَیْنِ۔ کالا بڑے بڑے چوتڑ والا۔
وَعِنْدَہٗ امْرَأَۃٌ سَحْمَاءُ۔ ان کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی۔
شَرِیْکُ بْنُ سَحْمَاءَ۔ اس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی۔
اِحْمِلْنِیْ وَسُحَیْمًا۔ مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ نے اس نے سحیم کہہ کر ان کو یہ وہم دلایا کہ اور ایک آدمی بھی اس کے ساتھ ہے۔
اُسْحُمُ۔ ایک بت کا بھی نام تھا اور خون میں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے۔
سَحْنٌ۔ مل کر نرم کر دینا، توڑ ڈالنا۔
مُسَاحَنَۃٌ۔ اچھی طرح معاشرت کرنا۔
یَوْمُ مِسْحَنٍ۔ بڑے جماؤ کا دن۔

سَحْنَۃٌ اور سَحْنَاءٌ۔ خوشروئی شکل و رنگ
سِیْمَا ھُوَ السَّحْنَۃُ یا اَلسَّحْنَۃُ۔ ان کی نشانی چہرے کی خوش وضعی، ایک روایت میں اَلسِّجْدَۃُ ہے یعنی سجدے کا نشان انکے چہرے پر ہوگا۔
مِسْحَنَۃٌ۔ لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتوڑا)۔
سِحْنٌ۔ پناہ۔
سَحْیٌ۔ چھیلنا، مونڈنا۔
سِحَاءٌ۔ کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا۔
اِسْتِحْیَاءٌ۔ شرم کرنا۔
اَتَتْہُ بِکَتِفٍ تَسْحَاھَا۔ ام حکیم آنحضرتؐ کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں۔
فَاِذَا عَرَضَ وَجْھُہٗ مُنْسَحٍ۔ ایک طرف منہ آپ کا چھل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)۔
خَرَجُوْا بِمَسَاحِیْھِمْ وَمَکَاتِلِھِمْ۔ یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔
یُخْرِجُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ۔ پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا
مِنْ عَسَلِ النِّدْغِ وَالسِّحَاءِ۔ ندغ اور سحاء دونوں درخت ہیں مکھی جب ان کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اگلتی ہے یعنی ندغ اور سحاء کے شہد میں سے۔
لَیْسَ بِمِسْحَاتِکَ عِنْدِیْ طِیْنٌ۔ تمہارے پھاوڑے کے لئے میرے پاس کیچڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ ملنے اس

۰ یہ باب اس سے ذکر کا نہ تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

کی نصیحت نہ سنے

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْخَاءِ

سَخَبٌ۔ چلاّنا، چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے
تُلْقِی الْقُرْطَ وَالسِّخَابَ۔ آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی لَونگ کا ہار (بعضوں نے کہا سخاب وہ ہار جو لونگ اور محلب (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور مشک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اُس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اُس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں۔
اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ۔ کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کر دیا۔
فَأَلْبَسَتْهُ سِخَابًا۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے امام حسن رضؓ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا۔
وَكَأَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ۔ (حضرت زبیر رضؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (قرآن تو ایک مجمل کتاب ہے ہر فریق اُس سے اپنا مطلب نکالتا ہے) بلکہ حدیث سے بحث کر اُن کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے اُن سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لاجواب ہو گئے)۔
خُشُبٌ بِاللَّيْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس و حرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)
كَرِهَ السَّخَبَ فِي الْأَسْوَاقِ۔ بازار میں شور کرنے کو برا سمجھ کر۔
وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ۔ وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا۔ (یہ صفت آنحضرتؐ کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)
يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ مَا لَوْ كَانَ لِي عَدَدُهُمْ سِخَابٌ لَكَانَ إِسْرَافًا۔ تم میں کوئی اتنے خون کرتا ہے کہ اگر اُتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اُسکو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اُس کا کیا حال ہوگا)۔
إِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ سَخَّابًا۔ تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو۔
سَخْبَرٌ۔ ایک درخت ہے سانپ اُسکو بہت پسند کرتے ہیں اُس کی جڑوں میں رہتے ہیں۔
لَا تُطْرِقْ إِطْرَاقَ الْأُفْعُوَانِ فِي أُصُوْلِ السَّخْبَرِ۔ (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا) سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھ ہم سے بے خبر مت ہو جا)۔
سَخُتٌ۔ سخت شدید۔
سُخْتٌ۔ جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے۔
سَخِيْتٌ۔ شدید۔
مَسْخُوْتٌ۔ چکنا۔
سَخٌّ۔ دُم زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا۔
سَخَاخٌ۔ نرم زمین۔

Marfat.com

سُخ - ایک وزن ہے چوبیس رطل کا۔

سَخْلٌ - گرم۔

سُخْدٌ - زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ۔

فَيُصْبِحُ وَكَأَنَّ السُّخْدَ عَلَى وَجْهِهِ - زید ابن ثابت رض رمضان کی سترہویں شب میں جاگتے پھر صبح کو اُن کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)۔

مُسْخَدٌ - بھاری مزاج سوجا ہوا (یعنی سُست ورم کے ساتھ)۔

سَخْرٌ - اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہوا موافق ہونا۔

سِخْرِيٌّ اور سُخْرِيٌّ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا۔

سَخْرٌ اور سَخَرٌ اور سُخْرٌ اور سُخْرَةٌ اور مَسْخَرٌ - ٹھٹا کرنا۔

تَسْخِيرٌ اور تَسَخُّرٌ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا۔

اِسْتِسْخَارٌ - ٹھٹا کرنا۔

سُخْرَةٌ - مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹا کریں۔

سُخَّرٌ - ایک ترکاری ہے خراسان میں۔

سُخْرِيَّةٌ - بیگار، تابعدار۔

أَتَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ - کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اُس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اُس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)۔

أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ - تو مجھ سے ٹھٹا یا ہنسی کرتا ہے، راوی کو شک ہے۔

فِيهِمْ رَجُلٌ يُسْخَرُ بِأُوَيْسٍ - اُن میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹا کرتے ہیں اُسکو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اُس کا نام اُویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تاکہ کوئی اُن سے اعتقاد نہ کرے)۔

سَخَطٌ - غصہ ہونا، ناراض ہونا۔

اِسْخَاطٌ - غصہ کرانا۔

تَسَخُّطٌ - غصہ ہونا۔

سُخْطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ - ناراضی۔

مَسْخُوطٌ - مکروہ ناپسند کام۔

فَهَلْ يَرْجِعُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سُخْطَةً لِدِينِهِ - کوئی اُسکا دین قبول کر کے پھر اُسکو ناپسند کر کے اُس سے پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)۔

وَزَوْجُهَا سَاخِطٌ - اُس کا خاوند اُس پر غصے ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)۔

فَيَظَلُّ سَاخِطًا - جب بھی وہ ناراض رہیگا (حالانکہ اُس کو سو روپیہ دیے جائینگے)۔

فَسَخِطْتُهُ - میں اُس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ يَسْخَطُ لَكُمْ - اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اُس سے ناراض ہوتا ہے۔

Marfat.com

لَا یَسْخَطُہٗ۔ اُس پر غصہ نہ ہو اُس سے ناراض نہ ہو۔

سُخْفٌ۔ اور سُخْفٌ اور سَخَافَۃٌ۔ کم عقل، ناتوانی، کمزوری، بودا پن۔

اِنَّہٗ لَبِثَ اَیَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَۃَ جُوْعٍ۔ ابوذر رض (جب آنحضرت ؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی اُنکو نہیں ہوئی۔

مَنْ سَخُفَ اِیْمَانُہٗ قَلَّ بَلَاؤُہٗ۔ جس کا ایمان ضعیف ہوگا اُس پر بلا کم آئے گی (اور جتنا ایمان قوی ہوگا اُسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)۔

ثَوْبٌ سَخِیْفٌ۔ بودا کپڑا۔

سَخْلٌ۔ جلا وطن کرنا جیسے خَسْلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا۔

تَسْخِیْلٌ۔ عیب کرنا۔

سَخْلَۃٌ۔ بکری کا بچہ۔ اُس کی جمع سَخْلٌ اور سِخَالٌ اور سُخْلَانٌ اور سِخَلَۃٌ آئی ہے۔

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ۔ کمینے رذیل لوگ۔

فَاَهْدَتْ اِلَیْہِ امْرَاَۃٌ رُطَبًا سُخَّلًا۔ (آنحضرت ؐ ینبوع کی طرف تشریف لیگئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا، ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت نہ تھی (آپ نے اُس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں اُن کا محاورہ ہے سَخَلَتِ النَّخْلَۃُ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہوگئی)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبَائِسَ مِنْ ھٰذَا السُّخَّلِ۔ ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور کا لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پلپلی تھی۔

کَاَنِّیْ بِجَبَّارٍ یَعْمِدُ اِلٰی سَخْلِیْ فَیَقْتُلُہٗ۔ میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میرے پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اُسکو مار ڈالیگا اصل میں سخل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو۔

دِیَۃُ سَخْلَتِھَا عَلٰی عَصَبَۃِ الْمَقْتُوْلِ۔ اُس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اُسکی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)۔

مَسْخُوْلٌ۔ رذیل مجہول۔

سَخَمٌ۔ سیاہی۔

تَسْخِیْمٌ۔ بدبودار ہونا، گرم کرنا جیسے تَسْخِیْنٌ غصہ دلانا، کالا کرنا۔

تَسَخُّمٌ۔ کینہ رکھنا۔

سُخَامٌ۔ شراب کولہ، دیگ کی کالک۔

سَخَّمَ الْمَرْاَۃَ۔ عورت کا منہ کالا کیا (یعنی اُس سے زنا کی)۔

اَللّٰھُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ قَلْبِیْ۔ یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنَ السَّخِیْمَۃِ

Marfat.com

یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے۔

تَهَادَوْا تُذْهِبُ الْأَحِنَ وَالسَّخَائِمُ۔ آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائینگی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونیکا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)

مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ عَلٰى طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ۔ جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پاخانہ پھرا (نجاست ڈالی) اُس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور راستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)۔

يُسَخَّمُ وَجْهُهٗ۔ اُس کا منہ کالا کیا جائے۔

نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا۔ ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں انکو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر اُلٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)۔

اَسْخَمُ۔ کالا۔

سُخَامٌ۔ نرم پر جو پرندے کے پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ۔

سُخَامِيٌّ۔ کالا۔

سُخْمٌ۔ اَسْخَم کی جمع ہے۔

حُسْنُ الْخُلُقِ يُذْهِبُ بِالسَّخِيْمَةِ۔ خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے۔

اَلْهَدِيَّةُ تَسُلُّ السَّخَائِمَ۔ ہدیہ کینوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی۔

سَخُنَ۔ یا سُخُوْنَةٌ یا سُخْنَةٌ یا سَخَانَةٌ یا سُخْنٌ گرم ہونا، بخار آنا۔

اِسْخَانٌ اور تَسْخِيْنٌ۔ گرم کرنا۔

سَاخِنٌ اور سَخِيْنٌ۔ گرم۔

اِنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا سَخِيْنَةٌ۔ حضرت فاطمہ رض آنحضرت ص کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی حریرہ) بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حسا سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے، قریش کے لوگ اسکو بہت کھایا کرتے تھے یہانتک کہ اُن کا نام سخینہ ہو گیا۔

اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَمِّهٖ حَمْزَةَ فَصُنِعَتْ لَهُمْ سَخِيْنَةٌ فَاَكَلُوْا مِنْهَا۔ آنحضرت ص اپنے چچا جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر اُن کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اُسکو کھایا

مَا الشَّيْءُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (اُن پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیرالمؤمنین (اُس کا بیان اوپر گذر چکا)

شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِيْنُ۔ برا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو ایک روایت میں سُخَيْخِيْنٌ ہے، شاید یہ راوی کی غلطی ہے۔

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ اِمْرَاَةٌ فَخَرَجُوْا وَ

Marfat.com

تَرَكُوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ رَاَيْتُ سَخِيْنَتَيْهِ تَضْرِبُ اِسْتَهَا۔ کچھ لوگ آئے اُن کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے اُن میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے فوطے (بیضے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اُسکے اُنثیین بار بار عورت کے چوتڑ سے لگ رہے تھے، فوطوں کو سخینتین اس لئے کہا کہ اُن میں گرمی رہتی ہے)۔

دَعَا بِقُرْصٍ فَكَسَرَهُ فِيْ صَحْفَةٍ وَصَنَعَ فِيْهَا مَاءً سُخْنًا۔ آنحضرت ؐ نے ایک روٹی منگوائی اُسکو توڑ کر پیالہ میں ڈالا اوپر سے گرم پانی چھوڑا (تاکہ وہ اُس میں گھل جائے)۔

مَاءٌ سُخْنٌ۔ گرم پانی، اُس کی ماضی تینوں طرح مستعمل ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخُنَ اور سَخِنَ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِيْ مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اُترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اُترا۔

اِنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرت ؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائتابوں پر مسح کریں یہ تسخین کی جمع ہے، بعضوں نے کہا تسخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سُخَاخِيْنٌ۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأُ بِهٖ فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اُس سے وضو مت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِيْ يَسْخُنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اُس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں، شوکانی نے اُن کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے، بعض علما نے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اُس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں کراہت کے ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ یا سَخَاءٌ یا سَخًى یا سُخُوَّةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخْوٌ اور سَخًى۔ راستہ کھولدینا، تھم جانا۔

سَخًى۔ لنگڑا ہونا، چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيٌّ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيْ۔ ایک محدّث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَ النَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اُسکو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اُس سے محبت اور الفت رکھتے ہیں)۔

Marfat.com

اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ کا حبیب ہے گو گنہگار ہو، اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو۔ بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر۔

لَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَالِمٍ بَخِیْلٍ اَوْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرائض ادا کرتا ہو وظیفہ وظائف نوافل اور اوراد ادا نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ (دنیا ہری بھری اور شیریں ہے) جس نے اسکو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

اَلسَّخَاءُ مَا کَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

اَلْمُسْخِیَةُ رِیْحٌ یَبْعَثُهَا اللّٰہُ اِلَی الْمُؤْمِنِ تَسْخِیْ نَفْسُهٗ عَنِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ۔ مسخیہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالے مومن پر بھیجتا ہے اُس سے اُسکا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس جو ثواب اور اجر ہے اُس کو اختیار کرتا ہے۔

سَخْوَاءُ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جود اور کرم داتا ہونا۔

سَخَاوِیْ۔ نرم کشادہ مکان۔ سخی کی جمع اَسْخِیَاءُ اور سُخَوَاءُ آئی ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الدَّالِ

سَذَابٌ۔ معرب ہے سَذَابُ کا جو ایک درخت ہے مشہور اُسکا پھول زرد ہوتا ہے اُسکے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا، زمین پر پھیلا دینا، لٹا دینا، گرا دینا، بٹھانا، بھر دینا، قتل کرنا، اقامت کرنا، خط اُٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ ٹالم ٹولا۔

تَسْدِیْحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا، درست کرنا، مضبوط کرنا، آڑ کرنا، روکنا۔

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا، درست ہونا۔

تَسْدِیْدٌ۔ درست کرنا، سیدھا کرنا۔

اِسْدَادٌ۔ ٹھیک راستہ پانا۔ یا طلب کرنا

اِنْسِدَادٌ۔ بند ہونا، رُک جانا۔ جیسے اِسْتِدَادٌ ہے۔

قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا۔ اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو۔ (یعنی اُتنی عبادت کرو جو نبھ سکے نہ یہ کہ چند روز کر کے پھر اُکتا کر چھوڑ دو بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کے قریب رہو)۔

سَلِ اللّٰہَ السَّدَادَ وَاذْکُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِیْدَكَ السَّهْمَ۔ اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے تیر کے سیدھے پن کا خیال کرو (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالے سے

چاہو)۔
مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ۔
کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں مذموم ہیں، غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دے اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کا، آپ روزہ بھی رکھتے تھے، افطار بھی کرتے تھے، رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی، عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کملی اوڑھے رہتے)۔

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ (ابوبکر صدیق رض سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہیے، انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اُس کے نزدیک رہو، (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے، اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)۔

يُغْفَرُ لِأَبَوَيْهِ إِذَا كَانَا مُسَدَّدَيْنِ۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اُس کے الفاظ صحیح کرتا ہو اُس کے معانی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اُسکے ماں اور باپ بخش دیئے جائیں گے اگر وہ سیدھے رستہ پر قائم ہونگے (یعنی توحید پر)۔

كَانَ لَهُ قَوْسٌ تُسَمَّى السَّدَادَ۔ آنحضرت کے پاس ایک کمان تھی جس کا نام سداد تھا (چونکہ اُسکا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)۔

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ۔ یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کرلے۔

سِدَادٌ۔ بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے۔

سِدَادُ الثَّغْرِ۔ گھاٹی کا بند۔

سِدَادُ الْقَارُوْرَةِ۔ شیشے کا ڈاٹ۔

سِدَادُ الْحَاجَةِ۔ احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج رفع ہو۔

سُدٌّ۔ پہاڑ، ٹیلہ، روک، آڑ جیسے سَدٌّ ہے۔

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ۔ دونوں مقاموں کے نام ہیں۔

سُدٌّ۔ بضمہ سین غطفان قبیلے کا ایک پانی تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرت م نے حکم دیا تھا۔

قِيْلَ لَهُ هٰذَا عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ قَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَأَذِنَ لَهُمَا۔ آنحضرت م سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہ رض دونوں دروازے کے چھجے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے اُنکو اجازت دی۔

سُدَّةٌ۔ وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر بناتے ہیں تاکہ دروازہ پانی اور ہوا سے محفوظ رہے بعضوں نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُس آنگن کو جو دروازے کے سامنے ہوتا ہے۔

Marfat.com

سُدَّةُ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کا سائبان۔
يَسْنُدُوْنَ فِي الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں يَشْتَدُّوْنَ ہے دوڑ رہی تھیں، ایک روایت میں يُسْنِدُوْنَ ہے یعنی پہاڑ کی بلندی پر جا رہی تھیں۔
اَلْعَيْنُ السَّادَّةُ۔ جو آنکھ اپنی جگہ میں ہو۔ (لیکن اُس میں روشنی نہ ہو)۔
قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔ ایک کافر کو قتل کیا پھر ایمان پر قائم رہا۔
حَتّٰى سَدَدْنَا بَعْضَهَا فِي وُجُوْهِ بَعْضٍ۔ ہم نے اُن میں سے کچھ بعضوں کے منہ پر سیدھی کیں (اُن کو مارنا چاہا)۔
هُمُ الَّذِيْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ وَلَا يَنْكِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ۔ حوض کوثر پر آنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی وہ غریب ہیں دنیا دار اُن کو حقیر جان کر اُن کے لئے دروازہ نہیں کھولتے اُن سے ملاقات تک نہیں کرتے اور مالدار خوشحال عورتوں سے نکاح نہیں کرتے (اُن سے شادی کرنے پر کوئی دنیادار عورت راضی نہیں ہوتی)۔
مَنْ يَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ يَقُمْ وَيَقْعُدْ (ابو الدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا تو ابو الدرداء کہنے لگے پادشاہوں کے دروازے پر جو کوئی جائے وہ اٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی پروانگی ملتی ہے)۔

اِنَّكِ سُدَّةٌ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ۔ (جب حضرت عائشہ رض طلحہ رض اور زبیر رض کی فہمائش اور اغواء سے) بصرے جانے لگیں تو حضرت بی بی ام سلمہ رض نے اُن سے کہا) دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرت ص اور آپ کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ محفوظ رہے کوئی اُس میں گھسنے نہ پائے اگر تم بصرے کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تم کو لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت ہو جائے گی وہ آنحضرت ص کے محلوں پر دست درازی کریںگے)۔
مَا سَدَدْتُ عَلٰى خَصْمٍ قَطُّ (شعبی نے کہا) میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی۔ (اُس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا تھا)۔
مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُخْطِئِ السَّدَادَ۔ جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے۔
سَدَّدَ فِيْ رَمْيَتِهٖ۔ تیر اچھی طرح مارا (نشانہ پر لگا)۔
لَا بَأْسَ بِذِبْحِ الْاَعْمٰى اِذَا سَدَّدَ۔ اگر اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے۔
سُدَّتِ الثُّلْمَةُ۔ روزن بند کر دیا گیا (خلل رد کر دیا گیا)۔
مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ۔ جو شخص جہاد سے نفرت کر کے اُس کو چھوڑ دے اُس کے دل پر بندشیں رکھی جائیں گی (دل پر پردہ تاریکی

Marfat.com

کے چڑھا دئے جائیں گے ایمان کا نور اُس کے دل تک نہ پہنچ سکیگا)۔
سُدَّتْ عَلَيْهِ الطَّرِيْقُ۔ اُس پر راستہ بند کر دیا گیا (اُسکو حق بات پہچاننے کی عقل ہی نہیں رہی اندھا ہو گیا)۔
سُدَّةُ اَشْجَعَ۔ ایک مقام کا نام ہے۔
لَا يُصَلِّيْ فِيْ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ۔ مسجد کے گرد جو ٹیلے ہیں اُن پر نماز نہ پڑھے۔
سُدَّةٌ۔ وہ پاخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ جائے، اور ایک بیماری ناک کی جس سے ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے۔
سُدِّیْ۔ ایک مفسر مشہور جو کوفہ کی مسجد کے سائبان میں رہتا، اُسکا نام اسماعیل تھا وہ شیعہ تھا، شیخین کو برا کہا کرتا۔
اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنَا۔ یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر (صواب پر) کر دے۔
وَسَدِّدْنِيْ۔ مجھ کو سچے ٹھیک رستہ پر قائم رکھ۔
مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ۔ مشہور راوی ہیں ابوداؤد اُن سے بہت روایت کرتے ہیں۔
ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِالْاَسْدَادِ۔ اُس نے راستہ گم کر دیا کسی طرف راہ نہیں ملتی۔
سِدٌّ۔ درست اور صحیح کلام۔
سُدَّةٌ۔ مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں۔
سَدْرٌ۔ لٹکانا۔
سَدَرٌ اور سَدَارَةٌ۔ حیران ہونا۔
اِنْسِدَارٌ۔ دوڑتا یا نیچے اترنا دوڑ کر۔
سَادِرٌ۔ حیران۔
سِدْرٌ۔ بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اُس کی جمع سِدَرٌ۔ اور سُدُوْرٌ ہے۔
ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۔ پھر میں بیری کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اُس کے پرے کسی کو کچھ علم نہیں گیا ہے اللہ ہی جانتا ہے یا اُس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا حکم نہیں اور آنحضرتؐ کے سوا کوئی شخص اُس کے پرے نہیں گیا، یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے داہنے جانب) اُٹھایا گیا
اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔ اُسکو پانی اور بیری کی پتی سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے اور میل کچیل دور کر دیتا ہے)۔
مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ اُسکا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ لیتے تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اُس کے سایہ میں آرام پاتے ہوں اُس کے پھل کھاتے ہوں اُس کو کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے تو اُس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری کا درخت کاٹ کر اُس کے دروازے بناتے تھے اور تمام عالموں کا اِس پر اتفاق ہے کہ اس کا کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔
میں؛۔ کہتا ہوں بیری کے حکم میں ...

Marfat.com

ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اُسکو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوقِ خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اُسکو آرام اور آسائش دینے والا بہشتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَسْدَرُ فِی الْبَحْرِ کَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِہٖ۔ جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اُسکو اتنا ثواب ہے جتنا اُس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدَرٌ۔ سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

سَدِرٌ۔ دریا، سمندر۔

نَفَرَ مُسْتَکْبِرًا وَّخَبَطَ سَادِرًا۔ غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

یَضْرِبُ اَسْدَرَیْہِ۔ اپنے دونوں پہلوؤں یا مونڈھوں پر مار رہا تھا یعنی اُسکو فراغت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی۔ ایک روایت میں اَزْدَرَیْہِ ہے ایک میں اَصْدَرَیْہِ ہے معنی وہی ہے۔

رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَلْعَبُ السُّدَّرَ۔ ابو ہریرہ سدرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ سہ در کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اسمیں ہار جیت ہوتی ہے)۔

اَلسُّدَّرُ ھِیَ الشَّیْطَانَۃُ الصُّغْرٰی۔ سدرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے (کیونکہ اُس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ یحیی بن ابی کثیر کا قول ہے اُن کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں میسر اور قمار میں داخل ہیں، اور بعضوں نے تفریح طبع کے لئے اُن کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اُسکی وجہ سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اُسکو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اُسی شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اُسمیں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یاد الٰہی بالکل غافل ہو جائے یا اُس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدِرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُہٗ فِیْ یَدِہٖ۔ پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا۔ اور اُسکا پھاوڑا اُس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ میں تمکو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں)۔

اُوْفِیْھِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ۔ وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اُس کے بدل اُنکو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ اڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علی رض کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اُس سے کئی حصہ زیادہ اُسکا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اُس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کی مقابلہ میں کی تھی اُسکے پہلے یہ ہے انا الذی سمتنی

Marfat.com

اُرتی حیدرہ بکلیث غابات کریہ المنظرہ۔
سَأَلْتُهُ عَنْ اَشْیَاءَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلَی السِّدْرِ
میں نے اُن سے کئی باتیں پوچھیں یہانتک
کہ میں سدرۃ المنتہٰی تک پہنچا۔
سَدِیْر۔ ہرا چارہ، اور ایک مقام کا نام ہے
یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام
ہے حیرہ میں۔
سَدْسٌ۔ چھٹا حصہ لینا، چھٹا ہونا، چھ کرنا۔
تَسْدِیْسٌ۔ مسدس کرنا۔
سُدَاسٌ۔ چھ، چھ۔
اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ جَذَعًا ثُمَّ ثَنِیًّا ثُمَّ
رُبَاعِیًّا ثُمَّ سَدِیْسًا ثُمَّ بَازِلًا۔ اسلام
(اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا
پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس
کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں
اب پورا جوان اونٹ ہو جائیگا) حضرت عمرؓ
نے کہا بازل ہونے کے بعد پھر کیا ہے گھٹاؤ
ہوگا (یعنی اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچنے کے
بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب
سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل
شروع ہوا اور تیرہویں اور چودہویں صدی
میں تو بے انتہا تنزل ہو گیا اسلامی کئی حکومتیں
جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی
مرعوب اور خوف زدہ، اب کوئی امید ترقی
کی بظاہر اُسوقت تک معلوم نہیں ہوتی جبتک
امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری
خرابی مسلمانوں کی عیش و عشرت اور غفلت اور
جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نا اتفاقی کی
وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت ڈالد

اور فرقے فرقے ہو گئے اتحاد اسلامی کو خیرباد
کہدیا۔
سَدِیْسٌ۔ اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں
برس میں لگا ہو۔
شَاۃٌ سَدِیْسٌ۔ چھ برس کی بکری۔
سَدَسٌ۔ وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے
ہوتا ہے۔
سَدْعٌ۔ ذبح کرنا، پھیلانا۔
سَدْعَۃٌ۔ آفت نکبت۔
مِسْدَعٌ۔ راہ بتانے والا دلیل۔
سَدَفٌ۔ تاریکی، روشنی، صبح، اُس کی آمد رات
اُس کی تاریکی، ڈوبنی۔
سَدَفْ۔ ایک آواز ہے جو دنبی کا دودھ دوہنے
کے لئے اُس کو بلانے کو کرتے ہیں۔
کَانَ بِلَالٌ یَاْتِیْنَا بِالسَّحُوْرِ وَنَحْنُ
مُسْدِفُوْنَ فَیَکْشِفُ لَنَا الْقُبَّةَ فَیُسْدِفُ
لَنَا طَعَامًا۔ بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا
اُس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی
دونوں ملی ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب
صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ
کھولدیتے اور روشنی میں ہمکو کھانا دیتے۔
سُدْفَۃٌ۔ روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے
ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی
ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا وقت
ملا ہوا ہے۔
اَسْدِفِ الْبَابَ۔ دروازہ کھولدے تاکہ
روشنی ہو جائے، حدیث کا مطلب یہ ہے
کہ سحری کھانے میں دیر کرتے، صبح کے قریب
کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے

Marfat.com

اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔
فَصَلِّ الْفَجْرَ إِلَى السَّدَفِ۔ صبح کی نماز دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جبتک سورج نہ نکلے اسوقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔
وَكُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرِّيَبِ۔ اُن سے شک و شبہ کی تاریکیاں کھولدی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔
قَدْ وَجَّهْتِ سِدَافَتَهُ۔ (بی بی ام سلمہ رض نے حضرت عائشہ رض سے کہا) تمنے تو پردہ آپ کا ہٹادیا، پردے کی طرف رُخ کیا اُسکو اپنی جگہ سے سرکادیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔
وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ ٭ مِنَ السَّدِيفِ إِذَا لَمْ يُؤْنَسِ الْقَزَعُ ٭
ہم جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔
أَسْدَفَ اللَّيْلُ۔ رات تاریک ہو گئی۔
سَدْكٌ۔ لپٹ جانا، نہ چھوڑنا۔
سَدْلٌ۔ لٹکانا، چھوڑ دینا۔
نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کپڑا لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادریں لٹکاکر نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں اُن کو مونڈھوں پر نہیں اُلٹتے جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ اُن کو اچھی طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے، سر پر ڈال لے یا مونڈھوں پر)۔
إِنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ سَدَلُوا ثِيَابَهُمْ فَقَالَ كَأَنَّهُمُ الْيَهُودُ۔ حضرت علی رض نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی معلوم ہوتے ہیں۔
إِنَّهَا سَدَلَتْ قِنَاعَهَا وَهِيَ مُحْرِمَةٌ۔ حضرت عائشہ رض نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔
يَسْدِلُ۔ بالوں کو پیشانی پر لاکر چھوڑ دیتے تھے (جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے)۔
فَسَدَلَ نَاصِيَتَهُ۔ اپنی پیشانی پر بال لٹکائے (چوٹی کی طرح)۔
بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ۔ ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی۔
فَسَدَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَقَ۔ آنحضرت صلعم شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔
فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِهَا۔ اُسکو میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت پر لٹکایا۔
ثُمَّ غَرَفَ مِلْأَهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَسَدَلَهَا عَلَى أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ۔ پھر کف بھر کر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اُس کو اپنی داڑھی کے

Marfat.com

کناروں پر ڈالا۔

فَاَسْدَلَهَا عَلٰی وَجْهِهٖ۔ اُسکو اپنے منھ پر بہایا۔

اِسْدَالٌ۔ لٹکانا، چھوڑنا۔

مَا لَكُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِيَابَكُمْ كَاَنَّكُمْ يَهُوْدٌ۔ تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا یہودی ہو۔

سَدِيْلٌ۔ وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔

اَرْخَى اللَّيْلُ سُدُوْلَهٗ۔ رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)

سُدُوْلٌ۔ جمع ہے سَدَلٌ کی بمعنی سَدِيْلٌ

سَدَمٌ۔ بند کرنا

سَدَمٌ۔ رنج شرمندگی کیساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ۔ حرص کرنا۔

سَادِمٌ۔ شرمندہ جیسے نَادِمٌ ہے

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اُس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی محتاجی اُس کے آنکھوں کے درمیان رکھدے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)

سَدُوْمٌ۔ حضرت لوط ؑ کی بستی کا نام تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اُلٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسائے۔

سَدْنٌ یا سِدَانَةٌ۔ خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا

سَادِنٌ مجاور یا خادم سَدَنَةٌ اُس کی جمع ہے

سِدَانَةُ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی، چراغ روشن، دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔

سِدْنٌ ہودے کی جھول

سَدَنٌ۔ پردہ

سَدَائِنُ۔ چربی، خون، بال، پردہ۔

كَانَتِ السِّدَانَةُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْلَامِ۔ کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرت ؐ نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت اونہی کے خاندان میں بحال رکھی (اب تک شیبی اُسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)

سَدٰى۔ تانا رات کی تری

اِسْدَاءٌ۔ تانا تننا۔ احسان کرنا۔

تَسْدِيَةٌ۔ تر کرنا۔

مَنْ اَسْدٰى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ۔ جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے تم کو کچھ دے تم بھی اُس کا بدلا کرو (اُس کے احسان کے بدل اُس کے ساتھ احسان کرو)

اَسْدٰى اور اَوْلٰى اور اَعْطٰى سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔

لَهُمُ الذِّمَّةُ وَعَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ بِلَا عَدَاءٍ النَّهَارُ مُدًى وَاللَّيْلُ سُدًى (آنحضرت ؐ نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھدی) کہ اُن کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں اُن کو جزیہ دینا ہوگا (واجبی طور سے) اُن پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یوں ہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں

اِبِلٌ سُدًى۔ چھوٹے ہوئے اونٹ (جو اپنی خوشی سے جہاں چاہیں پھریں)

سُدًى۔ بیکار باطل بے نتیجہ لغو۔

سَدَاةٌ۔ تانا۔

لُحْمَةٌ۔ بانا۔

سَدْوٌ۔ لمبا کرنا۔ پھیلانا۔

Marfat.com

مَا اَحْسَنَ سَدْوُ رِجْلَيْهَا وَ اَوْيُ يَدَيْهَا۔ اس اونٹنی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدًى۔ اللہ نے تیرے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (ان سے کام لے)

سَادِی چھٹا، اصل میں سَادِسٌ تھا۔ سین کو یا سے بدل دیا۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ۔ گھس جانا۔ چل دینا۔ بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر۔ روانہ ہوجانا۔ ناک میں دھواں گھس کر دم رک جانا۔

سُرُوْبٌ۔ بہنا۔ جاری ہونا۔

تَسْرِيْبٌ۔ داہنے بائیں کھودنا۔ مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لئے پھیر دینا۔

سَرْبٌ۔ اونٹ جانور منہ سینہ راستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِیْ بَدَنِهٖ جو شخص دل کے اطمینان اور بے خوفی کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو نہ دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِیْ سَرْبِهٖ ہے بفتحہ سین یعنی راستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں۔ فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ۔ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے۔ (یعنی چین اور آرام سے بےفکر ہے) اور

خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ۔ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ اس کو جانے دے۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ تُخَلّٰى لَهٗ سَرْبُهٗ يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ۔ جب مومن مرجاتا ہے اس کا راستہ کھول دیا جاتا ہے وہ جہاں چاہتا ہے وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا اس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا مچھلی کے لئے وہ ایک سرنگ (پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

كَاَنَّهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ۔ گویا وہ ہرنوں کا ایک منڈ ہیں (گلہ)

سِرْبٌ۔ بکسرۂ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں۔ چونکہ ان کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَیَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِیْ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

اِنِّیْ لَاُسَرِّبُهٗ عَلَيْهِ۔ میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے اس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَّبْتُ اِلَيْهِ الشَّیْءَ میں نے اس کو ایک کے بعد ایک کرکے بھیجا۔

فَاِذَا اَقْصَرَ السَّهْمُ قَالَ سَرِّبْ شَيْئًا۔ جب تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا بھیجدے۔

كَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ۔ آنحضرتؐ کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔

كَانَ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ۔ یہ بالوں کی لکیر باریک تھی۔

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ۔ استنجا

Marfat.com

میں دو پتھر تو دونوں کنارے صاف کرنے کے لئے
اور ایک خاص پائخانہ کے مقام کے لئے (جہاں
سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَہ یا مَسْرُبَہ
کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرْبُ سے جو بمعنی راہ ہے
کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے۔
دَخَلَ مَسْرَبَتَہٗ اپنے بالاخانہ کے سائبان
میں چلے گئے
مَشْرَبہ شین معجمہ سے۔ خود بالاخانہ
فَاِذَا السَّرَابُ یُقْطَعُ دُوْنَهَا۔ وہ سراب کے
پار نکل گئے سراب وہ چمکتی ریتی جو دور سے پانی
معلوم ہوتی ہے۔
فَیُحْشَرُوْنَ اِلَی النَّارِ کَاَنَّهَا سَرَابٌ دوزخی
لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور
سے اُن کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب
(وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اُس کی طرف جائیں
گے انگار میں گر پڑیں گے
مُخَلًّی فِیْ سِرْبِہٖ۔ فارغ البال۔
سُرْبَۃٌ سَائِلَۃٌ مِّنْ سُرَّتِہٖ اِلٰی لَبَّتِہٖ۔
آپ کے پیٹ پر بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف
سے لیکر سینہ تک۔
اُسْرُبٌ۔ سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی
اَلْاُسْرُبُ یُشْتَرٰی بِالْفِضَّۃِ سیسہ کو چاندی
دیکر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ
میں ہوا بندوق اور توپ کے لئے ہزاروں اور
لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں
ہے کہ اُسْرُبٌ یا اُسْرُبٌ سفید رانگا یعنی قلعی
سَرْبَخَۃٌ۔ کود نا ہلکا ہونا، آہستہ چلنا، دوپہر کو چلنا
مَھْمَہٌ سِرْبَاخٌ۔ وسیع میدان۔
مُسْرَنْخٌ۔ دور

وَکَاَیِّنْ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّۃٍ سَرْبَخٍ ہم
نے آپ تک آنے کے لئے کتنے دور کے کشادہ
میدان طے کئے۔
سَرْبَلَۃٌ۔ کرتہ یا زرہ پہنانا۔
لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِیْہِ اللّٰہُ میں تو وہ کرتہ
نہیں اُتارنے کا جو اللہ تعالیٰ نے مجھکو پہنایا یعنی خلافت
رسول ﷺ کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور
بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں
نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست
بردار ہو جاؤ)
سَرَابِیْل جمع ہے سِرْبَالٌ کی جیسے۔ سَرَاوِیْل
جمع ہے۔ سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ بعضوں نے
کہا سَرَاوِیْل۔ مفرد ہے)
اَلنَّوَائِحُ عَلَیْهِنَّ سَرَابِیْلُ مِّنْ قَطِرَانٍ۔
نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن)
تارکول کے کرتے ہوں گے (اُن میں فوراً آگ
لگ جاتی ہے)
شُمُّ الْعَرَانِیْنِ اَبْطَالٌ لَبُوْسُهُمْ مِنْ نَسْجِ
دَاوٗدَ فِی الْهَیْجَا سَرَابِیْلُ اُن کے ناک کے
بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داؤد ؑ کی
بنی ہوئی زرہ اُن کا لباس ہے
تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ اس نے عاجزی کا کرتہ
پہن لیا۔
اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰہُ سِرْبَالَہٗ
جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا کرتہ
پھاڑ دیتا ہے (یعنی اُس کا عیب فاش کر دیتا ہے۔
لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)۔
تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ
وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تارکول کا ایک

Marfat.com

کرتہ پہنے گی (یہ اُس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی۔

سَرُجَ۔ کھنگی کرنا۔ چوٹی نکالنا۔ جھوٹ بولنا۔ زین لگانا۔ خوب رُو ہونا۔

تَسْرِیْجٌ۔ زینت دنیا آراستہ کرنا۔ روشن کرنا۔

اِسْرَاجٌ۔ زین لگانا

سَرْجٌ۔ زین۔ کاٹھی اُس کی جمع سُرُوْجٌ ہے

عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اِس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ۔ اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمر کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے۔ اونہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَةَ۔ میری امت کے چراغ ابوحنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے اور ایسی ہے۔

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ میں ابوحنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی اُن سے محبت رکھے اُس نے مجھ کو محبت رکھی اور جو کوئی اُن سے بغض رکھے اُس نے مجھ سے بغض رکھا یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اُس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں۔

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ اللہ تعالیٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور اُن لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں چراغاں کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اُس کو عرس کہتے ہیں معاذاللہ حدیث شریف کی رو سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعضی عورتیں حضور کے مزار پر آکر اُس کو سجدہ کرتیں ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے۔ بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمر کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبرپرستوں کا سر توڑ دے۔ عہ

مُسْرَجَه۔ چینی پیالہ جسمیں تیل بتی رہتی ہے۔

مُسْرُوْج۔ ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں۔

سُرَیْج۔ ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا۔

مِسْرَجَه چراغدان۔

نَهٰی عَنِ السَّرْجِ فِی الْقُبُوْرِ۔ قبروں میں چراغاں کرنے سے منع فرمایا۔

سَرْحٌ۔ صبح کو چرانا جیسے رَوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا

تَسْرِیْحٌ۔ چرانا چھوڑ دینا رخصت کرنا طلاق دینا آسان کرنا کھول دینا۔

عہ اس تصنیف کے زمانہ میں ایسا ہی تھا مگر موجودہ حکومت آل سعود میں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲ مدیر

Marfat.com

اِنْسِرَاحٌ ۔ چت لیٹنا پاؤں کھول کر ننگا ہونا ۔
اِبِلٌ قَلِیلَاتُ الْمَسَارِحِ کَثِیرَاتُ الْمَبَارِکِ
اُس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور
تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اس کے اونٹ
چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے
تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ اُن کا دودھ پئیں
اُن کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں
کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ
میں جاکر دیکھو تو بالکل کم اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز
وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا
ہے تو اُن کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی ۔
سَرَّحَ الْمَاءَ پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے
ہمسائے کے کھیت میں جائے)
وَلَا یَعْزُبُ سَارِحُهَا ۔ صبح کو جو جانور چرنے
کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا نزدیک
ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آجائے تو اس کے پکڑنے
اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)
لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُكُمْ ۔ تمہارے چرنے والے
جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)
لَا یُمْنَعُ سَرْحُكُمْ تمہارے چرنے والے جانور
روکے نہ جائیں
سَرْحٌ اور سَارِحَةٌ اور سَارِحٌ ۔ سب
کا ایک ہی معنی ہے ۔ یعنی مواشی
بِأَنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَمْ تُجْرَدْ وَلَمْ تُسْرَحْ ۔
اُس جگہ ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں
آئی نہ اُس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ
تراشا گیا)
يَأْكُلُونَ مُلَاحَهَا وَيَرْعَوْنَ سِرَاحَهَا
وہاں کی نمکین کھٹی بوٹی کھاتے ہیں اور وہاں کے درخت

چرتے ہیں ۔
اِنَّهَا رَأَتْ اِبْلِیْسَ سَاجِدًا یَسِیْلُ دُمُوْعُهٗ
كَسَرْحِ الْجَنِیْنِ ۔ انہوں نے ابلیس کو دیکھا
سجدے میں پڑا ہے اُس کے آنسو ایسے بہہ رہے
ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو ۔ عرب لوگ
کہتے ہیں ۔ نَاقَةٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی ۔
مِشْيَةٌ سُرُحٌ آسان اور نرم چال ایک روایت میں
كَسَرِیْحِ الْجَنِیْنِ ہے معنی وہی ہے ۔
سَرَّحَ الرَّجُلُ پائخانہ یا پیشاب کھل کر کیا ۔
سُرُحٌ اور سَرِیْحٌ پیشاب کا کھل جانا رُکنے کے بعد
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّسْبِقُ بَعْضُ
اَعْضَائِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ ۔ جو شخص آسانی سے ایسے
شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضا بہشت
کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔
لَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّسَرِّحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ ۔
جب آنحضرت ؐ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا
چاہا ۔
یُشْرَبُ لَذَّةً وَّیَخْرُجُ سُرُحًا ۔ پانی کا گھونٹ
بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی
سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)
تَحْتَ سَرْحَةٍ ۔ ایک بڑے درخت کے تلے ۔
وَرَاحَ بِسَرْحِهِمْ ۔ اُن کے چرنے والے جانور
لے کر چل دیا ۔
اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ بِالْمَدِیْنَةِ ۔ مشرک
لوگوں کے چرنے والے جانوروں پر مدینہ میں ۔
وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْهِمْ
سَارِحَةٌ ۔ کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے اتریں
گے اُن کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی لیکن
محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ تم پہاڑ

Marfat.com

کو اُن پر گرا دے گی

أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهٖ۔ چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔

رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّى الْاَذٰى سَرْحًا۔ پروردگار میرا پائخانہ آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بڑی بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)

عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِى سَرْحٍ۔ حضرت عثمان کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپؐ نے فتح مکہ کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا (یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تأمل مار ڈالے) پھر حضرت عثمان کی سفارش سے اس کو معافی دی۔

كَاَنَّهٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑئے یا شیر کی دم ہے (یعنی صبح کاذب) اس کی جمع سَرَاحٍ اور سَرَاحِيْنُ آتی ہے

اَلْفَجْرُ الْكَاذِبُ الَّذِى يُشْبِهُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ صبح کاذب جو بھیڑئے کی دم کی طرح ہوتی ہے

سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔

سَرْدٌ۔ ٹانکنا۔ سوراخ کرنا بنّا زرہ کے ساتھ پڑھنا (یعنی فرفر متصل بلا توقف) پے در پے کرنا۔

تَسْرِيْدٌ۔ سوراخ کرنا۔ ٹانکنا

لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ روانی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کے توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)

اِنَّهٗ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ پے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

اِنِّى اَسْرُدُ الصِّيَامَ فِى السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔

سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے زَرَّادٌ ہے۔

ثَلٰثَةٌ سَرْدٌ وَّوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنی رجب۔

سَرْدَجَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سَرْدَحَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سِرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَةٌ۔ اچھی لمبی سانڈنی۔

وَدَيْمُوْمَةٌ سَرْدَحٌ اور نرم زمین کا برابر رہنا خطابی نے کہا۔ صَرْدَحٌ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحٌ نرم زمین۔

سَرْدَقَةٌ۔ قنات باندھنا۔

سُرَادِقٌ۔ قنات اس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے

عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ۔ حجاج کے خیمہ کے پاس

لِسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كُثُفٌ

دوزخ کا احاطہ چار دیواریں ہیں موٹی۔

سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں۔

سَرٌّ۔ خوش کرنا، ناف پر مارنا، آنول کاٹنا

سُرُوْرٌ۔ خوش ہونا۔

تَسْرِيْرٌ اور اِسْرَارٌ۔ خوش کرنا

اِسْرَارٌ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا۔

صُوْمُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ۔ مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد

Marfat.com

وَاللّٰہِ مَا نَجِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا النِّکَاحَ وَ
الْاِسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ
کو پوچھا انھوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب
میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا (متعہ
کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)
شَیْءٌ سَرِیٌّ۔ نفیس چیز۔
تَسَرَّرَتْ۔ لونڈی بن گئی۔
سَرَارِیْ۔ لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّیَّۃ عہ کی۔
فَاسْتَسَرَّنِیْ۔ مجھکو لونڈی بنایا (خواص) بعضوں
نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا تَسَرَّرَنِیْ یا تَسَرَّانِیْ
کیونکہ اِسْتَسَرَّنِیْ کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی
بات کہی۔
مَنْ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ لَمْ یُؤَدِّ حَقَّھَا اَتَتْ یَوْمَ
الْقِیَامَۃِ کَاَسَرِّ مَا کَانَتْ تَکُوْنُ بِاَخْفَافِھَا
جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اُن کا حق ادا
نہ کرے (اُن کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن
وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پن کے ساتھ
جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اُس کو اپنے پاؤں
سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس وقت وہ خوب
موٹے تازے چاق چست تھے ویسی حالت میں وہاں
آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے
کہ موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں۔
اور اُن کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے
بہ نسبت اس کے کہ دُبلے سوکھے ہلکے وزن کے
اونٹ روندیں)۔
سِرُّ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کا مغز گودا اُسی سے یہ نکلا
ہے بعضوں نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے
تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)
کَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَخِیْ
السِّرَارِ۔ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ سے اس طرح
باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا
ہے (جب سے یہ آیت اُتری۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ اُس وقت سے حضرت عمرؓ
نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز
بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے
والے تھے۔
لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ
یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ مِنْ فَرَسِہٖ۔ اپنی
اولاد کو پوشیدہ طور پر مت مارو کیونکہ دودھ پلانے
کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے
اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے
گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے تو گویا
تم نے اس کا خون کرایا تم دودھ پلاتے کے زمانہ
میں اُس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا
نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گرتا نہ مارا جاتا)
ثُمَّ فِتْنَۃُ السَّرَّاءِ۔ پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر
ہی اندر اسلام کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے
پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام اور مسلمانوں کی
ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی
اور بربادی چاہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ سَرَّاءُ
کنکریلا پتھریلا میدان اس صورت میں واقعۂ حرہ
مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ
قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)
یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ خوشی
اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف
کرتے ہیں۔ اُس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور
بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)
یَجْعَلُ سَرِیْرِیْ خَیْرًا مِنْ عَلَانِیَتِیْ۔ میرا باطن

عہ سُرِّیَّۃ وہ لونڈی جسکو جماع کے لئے رکھیں ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

ظاہر سے اچھا کرے ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں
کی شرم وحیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس
پر اُس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ بُرے کام کیا
کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ
نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظاہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر
اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے
اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے
اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ
کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)
فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ - اُس نے آنحضرتؐ
سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل
کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اُس کو
قتل کر ڈالو)-
مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ
اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے
آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار واثق کیا
تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ
خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر
اُن کا یہ خیال ہو گا کہ بیعت عقبہ کی فضیلت اُس
سے بھی زیادہ ہے - کیونکہ یہی بیعت اسلام کی
قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی)-
صَاحِبُ السِّرِّ - آنحضرتؐ کے رازدار (حذیفہ
بن یمان رضؓ آنحضرتؐ نے اُن کو ستّرہ منافقوں
کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے
تھے یہ راز آپؐ نے حذیفہؓ کے سوا اور کسی
پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے
اُن سے پوچھا کیا میرا نام تو اُن میں نہیں ہے
انہوں نے کہا نہیں -
تُسِرُّ اِلَيْهِ كَثِيْرًا - آپ اُن سے چپکے چپکے
بہت باتیں کرتے ہیں -
فَسَارَّ اِنْسَانًا - ایک آدمی سے سرگوشی کی -
حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ يَتَسَارُّ اِلَيْهِ - مجھ سے ایسی
حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے -
اَوَائِلُ السُّوَرِ اَسْرَارُ اللهِ - سورتوں کے
شروع میں جو حروف بھی آئے ہیں (جیسے الٓمٓ، الٓمٓرٰ
حٰمٓ وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں (اُس میں اور اُس
کے پیغمبر کے درمیان اُن کا اصلی مطلب اللہ اور
پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعضے
لوگوں نے اُن کی تفسیر بھی کی ہے -
فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا
مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے
بیان نہیں کروں گا -
سَرِيْرٌ - تخت - پلنگ -
سُرُرٌ اُس کی جمع ہے -
مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُبْلٰى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ - یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت
کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت
میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ) فرمایا سرائر
تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ
وضو غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (اُن
کا آزمانا یہ ہے کہ شرائط اور آداب اور خلوص کے
ساتھ اُن کو ادا کیا یا نہیں)
لَا تُسَارَّ اَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتُتَّهَمَ مجلس
میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے
(کیا کیا گمان کریں گے)
هٰذَا مِنْ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ - یہ تو حضرت محمدؐ کی آل
کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)
سَرِيْرَةٌ - طبیعت طینت -

Marfat.com

سَرَائِر۔ اس کی جمع ہے اور سِرٌّ بعید اُس کی جمع
اَسْرَارٌ ہے
سَارِيَةٌ۔ ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو
حضرت عمرؓ کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہوکر
گیا تھا۔
يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ الْجَبَلَ۔ اے ساریہ دیکھ
پہاڑ کا خیال رکھ (اُدھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت
عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس
کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز
سن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)
وَلَوْ كَانَ خَلْفَ سَارِيَةٍ۔ اگرچہ ایک ستون کی
آڑ میں ہو۔
اُقِيمَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي مِنْ جُذُوعِ النَّخْلِ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھجور کے تنوں
کے ستون کھڑے کئے گئے حَنَّتْ سَارِيَةٌ مِنْ
سَوَارِي الْمَسْجِدِ مسجد کا ایک ستون رونے کی سی
آواز نکالنے لگا جب منبر بن گیا اور آپ نے اُس
ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ
کی مفارقت سے رونے لگا۔
الْمُسْتَسِرُّوْنَ بِدِينِكَ۔ تیرے دین کو چھپانے
والے۔
هَيْهَاتَ اَنْ اُنَوِّرَ بِسَبَبِكُمَا سِرَارَ الْعَدْلِ
اَوْ اُقِيمَ اعْوِجَاجَ الْحَقِّ۔ یہ دور ہے بعید ہے کہ میں
تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کروں یا حق
بات میں جو کجی لگی ہے اس کو سیدھا کروں۔
مَسَرَّةٌ۔ خوشی اور شادمانی
مَاءُ الْوُضُوءِ مَا يَسُرُّنِي بِذٰلِكَ مَالٌ كَثِيرٌ۔
وضو کا پانی۔ اگر اس کے بدلے مجھ کو بہت سا مال
ملے تو اتنی خوشی نہ ہو۔
وَيَقُومُ الْاِمَامُ مَسْرُوْرًا۔ امام نال کٹے
ہوئے پیدا ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)
سُرَّةٌ۔ ناف توندی۔
سَرْطٌ۔ نگل جانا۔
سِرَاطٌ راہ جیسے صِرَاطٌ اور زِرَاطٌ ہے
سُرَاطِيٌّ۔ کھاؤ
سَرَطَانٌ۔ کیکڑا اور ایک برج کا نام ہے بارہ
برجوں میں سے۔
سَرْعٌ یا سُرْعَةٌ۔ جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَةٌ ہے۔
اِسْرَاعٌ۔ جلدی کرنا۔
سَرْعٌ۔ ہری شاخ
فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ۔ جلد باز لوگ تو مسجد
سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)
فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَاَخِفَّاؤُهُمْ۔ جلد باز
اور ہلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ
نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے
کلام کر سکتے ہیں بعضوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے
کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی
ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اہلحدیث کہتے ہیں یہ کہاں
سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے
سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھ کر نماز تمام
ہو گئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ
ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرتؐ نے
جو کلام کیا وہ یہ سمجھ کر میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے
صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہہ کر دیا۔
انہوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز
نہیں جاتی)
فَكَانَتْ سُرْعَتِي اَنْ اُدْرِكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اس کی جلدی
کرتا کہ آنحضرتؐ کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب
یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز
کا وقت قریب آجاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت
کی نماز فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق
ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے
ہیں آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری کھا لیتے ہیں
یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری
کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت
کے موافق ہے۔

كَانَ الْاَذَانُ سُرْعَةً۔ جیسے نماز کی تکبیر جلدی
ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے)
مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا
چاہئے۔ آنحضرتؐ اُن میں کافرون اور اخلاص
پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو اُن میں تطویل قرات
مستحب رکھی ہے یہ اُن کی غفلت ہے احادیث سے)

مَسَارِيعُ فِي الْحُرُوبِ۔ لڑائی میں جلدی دوڑنیوالے
یہ جمع ہے مِسْرَاعٌ کی یعنی بہت جلدی کرنیوالا
کاموں میں۔

كَانَ عُنُقُهُ اَسَارِيعَ الذَّهَبِ۔ آپ کی گردن
کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوعٌ
یا یُسْرُوعٌ کی یعنی ٹکڑا اگلا ہوا۔

كَانَ عَلٰى صَدْرِهِ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَيْنُ
فَبَالَ فَرَاَيْتُ بَوْلَهٗ اَسَارِيعَ۔ آنحضرتؐ
کے سینہ مبارک پر امام حسن یا امام حسینؓ تھے
انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا اُن کے
پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے
کبھی اُدھر)

فَلْنَخُذْ بِهِمْ بَيْنَ سَرُوعَتَيْنِ وَمَالَ بِهِمْ
عَنْ سَنَنِ الطَّرِيقِ۔ وہ اُن کو دو ریت کے
ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے راستہ
سے ایک طرف مڑ گئے اُن کو لے کر۔

مَا اَرَى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ۔ میں
دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ
اس کو جلد پورا کر دیتا ہے (آپ کے اوپر تخفیف
کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْهُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے آنحضرتؐ سے
زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یعنی آپ
جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور
وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑ کر دوسری
روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس
تھی یہ اُس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث
کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے۔ اُس سے
یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ
چلنا۔

يَرُدُّ مُتَسَرِّعُهُمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ۔ اُن کی فوج کی
ٹکڑی جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے وہ جو
لوٹ کماتی ہے اُس میں پیچھے رہنے والوں کو بھی
حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر
تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب لے
مارے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں
کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)

وَسُرْعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَاِلَى اللّٰهِ اَشْكُوْ (حضرت
علیؓ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد کہا)
کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہو گئی میں اللہ تعالیٰ سے
اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

سُرْعَانَ بحرکات ثلثہ در سین اسم فعل ہے بمعنی

Marfat.com

سَرَعٌ یعنی جلدی کی
سَرَعٌ۔ انگور کے خوشے اُن کی جڑوں سمیت کھا جانا
سَرُوعٌ۔ ایک گاؤں ہے وادیٔ تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔
حَتّٰی اِذَا کَانَ بِسَرُوعٍ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)
سَرَفٌ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔
سَرَفٌ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا خطا نادانی۔
اِسْرَافٌ۔ مال لٹانا۔ بُرے کاموں میں خرچ کرنا
فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اس میں کیڑا لگا یہ سُرْفَۃ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کرکے اپنا مکان بناتا ہے اس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔
اَصْنَعُ مِنْ سُرْفَةٍ۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے
اَرْضٌ سَرِفَةٌ جس زمین پر کیڑے بہت ہوں
مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔
اِنَّ لِلَّحْمِ سَرَفًا كَسَرَفِ الْخَمْرِ۔ گوشت کی لت پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں۔
رَجُلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ۔ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو
سَرِفُ الْعَقْلِ۔ کم عقل نادان بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اسکا معنی گناہ بہت کرنا۔
اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہوکر۔
اَرَدْتُكُمْ فَسَرِفْتُكُمْ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)
اِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفٍ۔ آنحضرت صلعم نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم وبیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اس میں خرچ نہ کرکے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں، کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اٹھانا اسراف میں داخل ہے۔
لِلْمُسْرِفِ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ۔ مسرف (فضول خرچ لٹیرا) اس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن پلاؤ قورمہ متنجن روز اڑوائے) دوسرے جو

Marfat.com

پہنا وا اُس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کم ادنیٰ
اور محل پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زربفت
کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اُس
کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ مخواہ بن ضرورت
جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے
کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکًا یَکْتُبُ سَرَفَ الْوُضُوْءِ کَمَا یَکْتُبُ عُدْوَانَهٗ - اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اُس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اُس پر اتفاق ہے مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا۔ حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی اُن کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرت ﷺ کا وضو میں پاؤں دھوتا دیکھا ہوگا اور اُس کو اختیار کیا۔

جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربی نے یہ کہا ہے۔ کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عکرمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے

لَوْ قُتِلَ فِی الْحُسَیْنِ اَهْلُ الْاَرْضِ مَا کَانَ سَرَفًا۔ اگر امام حسینؓ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)

لَیْسَ لِاَهْلِ سَرِفَ مُتْعَةٌ۔ جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اُن کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہیں مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)

اِسْرَافِیْلُ۔ وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے

سَرَقٌ یا سَرِقٌ یا سَرَقَةٌ یا سَرَقَانٌ

تبدیل جامے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چپکے سے لے لینا چرانا۔

وَاَتَیْتُكِ یَحْمِلُكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ (آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) میں نے دیکھا فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرت ﷺ کو حضرت عائشہؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی (یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اُس کے بعد کا)

سَرَقَہ۔ عمدہ ریشمی کپڑا اُس کی جمع سَرَق ہے

اُهْدِیَ اِلَیْهِ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِیْرٍ۔ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا

رَاَیْتُ کَاَنَّ بِیَدِیْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِیْرٍ۔ میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ فَلَا تَشْتَرُوْهُ۔ جب تم ریشمی

Marfat.com

کپڑوں کو اُدھار بیچو تو پھر (نقد قیمت پر اُس سے
کم کو) اُن کو نہ خریدو (یہ عبداللہ بن عباس نے
کہا جب اُن کو خبر پہنچی کہ بعضے لوگ ریشمی کپڑے
اُدھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اُس سے کم قیمت دیکر
نقد خرید لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں
نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اُس کو حرام
یا مکروہ کہا ہے)
اِنَّ سَائِلاً سَأَلَهُ عَنْ سَرَقِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ
هَلَّا قُلْتَ شُقَقَ الْحَرِيْرِ۔ ایک شخص نے اُن
سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے۔
شُقَقَ الْحَرِيْرِ کیوں نہیں کہا اُس کے بھی وہی
معنی ہیں جو سَرَقَ الْحَرِيْرِ کے ہیں مگر فرق یہ ہو
کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔
مَا تَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ۔ تم اُس کی
اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔
تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ۔ جن کیا کرتے ہیں چوری
سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے
ہیں اگر اُن کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے
جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)
قُطِعَ فِي السَّرَقِ۔ چوری میں ہاتھ کاٹا۔
اَسْوَأُ السَّرِقَةِ۔ سب سے بدتر چوری نماز میں
چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور
آہستگی سے ادا نہ کرنا بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا
کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے
مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں
ہے۔
فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ۔ اِس کا بھائی
بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے۔ (پیغمبر چوری
نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسف ؑ نے
لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا تھا۔
جس کو لوگ پوجا کرتے تھے اُن کا مطلب اُن
مشرکوں کو الزام دینا تھا)
اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ
سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو
اُن میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا۔
اِذَا سَرَقَ اَحَدٌ شَيْئًا اُسْتُرِقَّ بِهِ۔ بنی اسرائیل
میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال
کا غلام بنا دیا جاتا۔ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف ؑ کی
پھوپی نے جو اُن کو بہت چاہتی تھیں اُن کی کمر میں ایک
کمر بند چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوب ؑ
اُن کو لے گئے تو پھوپی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی
وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا
اِس نے چوری کی اور حسب قاعدۂ مروجہ یوسف
کو وہ لے گئیں۔
مَا سَرَقُوْا وَمَا كَذَبَ يُوْسُفُ۔ یوسف کے
بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف
نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور
ہو اُن کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا کر
یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)۔
مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اُس کو کہیں گے
جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس
کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے۔
يَلْبَسُوْنَ السَّرَقَ وَالدِّيْبَاجَ ریشمی کپڑا
باریک اور موٹا پہنیں گے۔
سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ مشہور صحابی ہیں جنہوں
نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت ؐ کا تعاقب
کیا تھا۔
اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ۔ چوری سے سنکر کوئی بات

Marfat.com

اُڑالینا۔
سَرْدٌ۔ ایک کلمہ ہے جس سے کُتے کو ڈانٹتے ہیں۔
کہتے ہیں سُرْ مُا سُرْ مُا جیسے ہندی میں دُت
دُت کہتے ہیں
سُرْمان۔ ایک کیڑا ہے اور زنبور
لَا یَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ
وَاسِعِ السَّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ۔ اس اُمّت
کا کام خراب نہ ہوگا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس
کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہوگا (یعنے بہت
کھانیوالا بہت ہگنے والا ہوگا) (شاید معاویہ
مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پُرخوار تھے کہتے ہیں سو
طرح کے کھانے اُن کے دسترخوان پر رکھے جاتے
اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا
لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرتؐ
نے اُن کی نسبت یہ فرمایا اللہ اُس کا پیٹ نہ
بھرے۔ انہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس
میں لڑایا ہزارہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو
اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام
کردیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب
کیا۔
سُرْمٌ۔ پاخانہ کا مقام یعنی معائے مستقیم
کا کنارہ۔
تَسْرِیْمٌ۔ کاٹنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔
تَسَرُّمٌ۔ ٹکڑے۔ ٹکڑے ہونا۔
اِنَّمَا یَفْعَلُ هٰذَا مَنْ اَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ
یہ کام اُس کا ہے جس کی جائے براز تم سے
زیادہ کشادہ ہو۔ (یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو
تم سے زیادہ مالدار ہو)
سَرْمَدٌ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لمبا۔ دراز۔
جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدًا۔ لمبی رات کو سفر
کرنے والا۔
سَرْمَدِیٌّ۔ جس کی ابتدا۔ انتہا نہ ہو جیسے ...
پروردگار یعنی ازلی اور ابدی۔
سَرْوٌ یا سَرْیٌ۔ انڈے دینا کھولدینا۔ گرادینا
بامروت ہونا جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے۔
تَسَرِّیْ۔ بامروت بننا جماع کیلئے لونڈی
رکھنا۔
یَرُدُّ مُتَسَرِّیْهِمْ عَلٰی قَاعِدِهِمْ۔ اُن میں جو
کوئی سَرِیَّہ کے ساتھ جائے وہ بیٹھنے والوں
کو لوٹ کا مال لاکر دیتا ہے (یعنی اُن کو بھی تقسیم
میں شریک کرلیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب خود
ہی مارلے)
سَرِیَّہ۔ لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک
اُس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا کہ اُس میں
فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعضوں
نے کہا۔ اِس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے۔
مگر یہ صحیح نہیں ہے اِس لئے کہ پوشیدہ ہیںؔ
ہے مضاعف اور یہ معتل ہے۔
لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّةِ۔ وہ فوج کے ساتھ
خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں ہم
کو لڑنے کے لئے بھیجدیتے ہیں) بعضوں نے کہا
معنے یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے سفر
میں۔
فَنَكَحْتُ بَعْدَهٗ سَرِیًّا۔ میں نے اُس کے
بعد ایک اور شریف یا سخی بامروت شخص سے
نکاح کیا۔
سَرِیٌّ۔ شریف سردار اُس کی جمع سَرَاةٌ ہے
اَلْیَوْمَ تَسَرُّوْنَ (آنحضرتؐ نے اُحد کے دن

Marfat.com

اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار
مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید
ہوئے)
لَمَّا حَضَرَ بَنِیْ شَیْبَانَ وَکَلَّمَ سَرَاتَهُمْ۔ جب
آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور
اُن کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی۔ نہایہ میں
ہے سراۃ کی جمع پھر سَرَوَات آتی ہے۔
فَلَمَّا افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ۔
اُن کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور اُن کے شریف
اور سردار لوگ مارے گئے
وَکَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ۔ وہ اُن کے شریف لوگوں
میں سے تھا۔
وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ۔ اُن کی
مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں
کی بیٹیاں)
وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ۔ لوی کی اولاد میں
جو شریف اور سردار ہیں اُن پر آسان ہوا (بویرہ
کا جلادینا لوی آنحضرت ص کے جد اعلیٰ تھے)۔
حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرُ۔ بویرہ میں آگ لگا
دینا جو چاروں طرف پھیل ہوئی تھی (اس کا بیان
کتاب الباء میں گزر چکا ہے)
فَاِنَّ سَعْدًا لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّةِ وَلَا یَقْسِمُ
بِالسَّوِیَّةِ وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّةِ (جب تم ہم
کو قسم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی
وقاص رض فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے
اور نامرد ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ
تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل
نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن
ابی وقاص کی حضرت عمر رض سے شکایت کی انہوں
نے اُس کے جواب میں تین بددعائیں اُس کو دیں
جو قبول ہوئیں آنحضرت ص نے فرمایا تھا سعد
مستجاب الدعوۃ ہیں)
یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ۔
شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج
کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ
کرتا ہے۔
اَرَی السَّرْوَ فِیْکُمْ مُتَرَبِّعًا۔ میں دیکھتا
ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چارزانو بیٹھی
ہے)
لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیَ بِسَرْوِ
حِمْیَرَ حَقُّهٗ لَمْ یَعْرَقْ جَبِیْنُهٗ فِیْهِ۔ اگر میں
آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے
کے محل میں جاکر اپنا حق لے لیگا (اُس کی پیشانی
پر پسینہ تک نہیں آنے کا)
سَرْوٌ۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب
میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔
سَرْوٌ۔ حمیر قبیلہ کے محلہ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں
اُن کو میں ایسا نرم کردوں گا کہ ایک چرواہا اپنا
حق اُن سے بے تکلف لے لیگا یہ حضرت عمر رض کا
قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور
جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں
پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار
حضرت عمر کا سا عنایت فرما جو ظالموں اور پاجیوں
کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے۔
مترجم:۔ کہتا ہے مکاڈو شاہ جاپان نے پچاس
سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپین بادشاہوں
کے ہمسر کردیا اور روس ایسی قوی اور زور آور

Marfat.com

رات کا مسافر ہے۔
تَنْفِي الرِّيَاحُ الْقَذَى عَنْهُ وَأَفْرَطَهُ
مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيْضٌ يَعَالِيلُ
ہوائیں اُس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور رات کو برسنے والے ابر اور سفید تہ بر تہ بادلوں کے بھاؤ نے اُس کو بھر دیا۔
نَهَى أَنْ يُصَلَّى بَيْنَ السَّوَارِي۔ جماعت میں ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپ ؐ نے منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جڑ نہیں سکتی)
صَلَّى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ آنحضرت ؐ نے کعبہ کے اندر اُن دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانیوالے کے بائیں ہاتھ کے طرف رہتے ہیں
اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ۔ ستونوں کی طرف لپکے
يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِيِّ أَنْ يَحْمِلَ الشَّيْءَ الدَّنِيَّ۔ شریف آدمی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ حقیر چیز اٹھائے۔
مَثَلُ الصَّلٰوةِ فِيْكُمْ كَمَثَلِ السَّرِيِّ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ نماز کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن، رات، پانچ بار اُس میں غسل کرے (اُس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے کا اسی طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں)۔
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيْهِمْ۔ یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی مدد کر اور اُن کے نکڑیوں کی (جو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)۔
سَرَى الْجُرْحُ إِلَى النَّفْسِ۔ زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)

سَرْوَلَةٌ۔ پائجامہ پہننا یا پہنانا

تَسَرْوُلٌ۔ پائجامہ پہننا۔
إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ آنحضرت ؐ نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پاجامہ چار درم کو خریدا)
رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسَرْوِلَاتِ۔ اللہ تعالےٰ اُن عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے
حَمَامَةٌ مُسَرْوَلَةٌ۔ پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پَر ہوتے ہیں)
فَرَسٌ مُسَرْوَلٌ۔ وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازو اور رانوں سے بڑھ گئی ہو۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الطَّاءِ

سَطْحٌ۔ بچھانا۔ پھیلانا۔ گرا دینا۔ لٹا دینا۔ برابر کرنا، بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا۔
تَسَطُّحٌ۔ برابر ہو جانا، چت لیٹ جانا
فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ۔ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا
فَإِذَا هُمَا بِامْرَأَةٍ بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ۔ یکایک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پکھالوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔
لَحِقَنِيْ عَامِرٌ بِالسَّطِيْحَةِ۔ عامر ایک

Marfat.com

مشک لیکر میرے پاس پہنچا۔

اَلصَّلٰوۃُ فِی السُّطُوْحِ - چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)

اُطْعِمُہُمْ وَاَنَا اَسْطَحُ لَکَ - تو اُن کو (یعنی بچوں کو) کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہوجائے)

سَطِیْحٌ - ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اُس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اُس کو لپیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اُس کی عمر ہوئی۔

مِسْطَحٌ بن اثاثہ ابو بکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہ رض پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر اُن کو بھی حد قذف لگائی گئی۔

سَطَحْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو برابر کر دیا۔

سَطْرٌ - لکھنا، گرا دینا، کاٹنا۔

لَسْتَ عَلَیَّ بِمُسَیْطِرٍ - تو مجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)

اِنَّکَ وَاللّٰہِ مَا تُسَطِّرُ عَلَیَّ بِشَیْءٍ (اشعث نے امام حسن بصریؒ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انھوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا - یہ سَطَّرَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے فلاں شخص پر جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں۔

اَسَاطِیْرُ اور سُطُوْرٌ مزخرف اور واہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اُسْطُوْرَۃٌ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے۔

کَانَ الْبَیْتُ عَلٰی سِتَّۃِ اَعْمِدَۃٍ سَطْرَیْنِ۔ خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں شَطْرَیْنِ ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے۔

مِسْطَرٌ - عرف میں سطروں کا کاغذ۔

سَطْعٌ یا سَطِیْعٌ - اونچا ہونا، پھیلنا، تالی بجانا، چھونا اوڑ کر آنا۔

سَطَعٌ - گردن لمبی ہونا۔ ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ آواز

سَطِیْعٌ لمبا۔

مِسْطَعٌ - فصیح

فِیْ عُنُقِہٖ سَطَعٌ - اُس کی گردن لمبی ہے

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَہِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پو جو پہلی مرتبہ پھوٹتی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا مَا دَامَ الضَّوْءُ سَاطِعًا - جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیے کے دُم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے پورب کی طرف)

اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ - جب صبح کی مشہور روشنی (پو) پھوٹے

بُرْہَانٌ سَاطِعٌ - چمکتی روشن دلیل۔

اَلنُّوْرُ السَّاطِعُ - بلند روشنی۔

سَطْمٌ - بند کرنا موندنا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے

مَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ سِطَامًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کو اُس کے بھائی کا کوئی حق میں دلا دوں ظاہر میں سچا سمجھ کر روئداد مقدمہ پر جیسے عدالت میں کبھی جھوٹا شخص بھی حجت اور دلیل کر کے جیت جاتا ہے تو وہ اس کو نہ لے (یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی

Marfat.com

وجہ سے اُس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہو گیا) (کیونکہ میں اُسکو آگ جلنے اور سلگنے کا چنا دلاتا ہوں (قیامت کے دن وہ اُس سے اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرت ؐ کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا ظاہرا اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے جب آنحضرت ؐ کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جونپور کی کیا حقیقت ہے؟

سِطَامٌ اور سِطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں اَلْعَرَبُ سِطَامُ النَّاسِ عرب لوگ آدمیوں کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں سے بڑھ کر ہیں)

سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ۔ اُن کی بوئیں ناک میں آئیں اُڑ کر۔

سِطَةٌ۔ اصل میں وَسْطٌ تھا جیسے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ تھا اُس کا اصل مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ۔ ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی

كَانَ لَهٗ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيْرَةِ۔ حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (باوقار اور با تمکین صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)

سَاطِنٌ۔ خبیث جیسے شَاطِنٌ ہے اُسْطُوَانَۃٌ ستون جانور کا پاؤں عضو تناسل، اَسَاطِيْنُ سردار اور عالم جیسے سَلَاطِيْنُ بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ۔ اونچا پہاڑ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَةٌ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا بچہ یا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاةٌ۔ سختی کرنا۔

سَاطِیٌّ۔ وہ گھوڑا جو الف ہو۔

لَابَأْسَ اَنْ يَّسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا وَخِيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصری رح نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اُس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اُس کا بدن چھونا درست ہے افسوس صدہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے اُن کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ ہائے مسلمانوں کی بدقسمتی پارسیوں اور ہندؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور اُن کی عورات کو علوم اور فنون حاصل کرنیکی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)

سَطَا عَلَيْهِ۔ اُس پر زور سے غالب ہوا قہر کیا۔

اَمَا لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَّتَحَدَّثُ بِهَا اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (قریش کے لوگو دیکھو یہ سمجھ رکھو) یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے تم پر حکومت کرے گا) جس کا پورب اور پچھم والے تذکرہ کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ ۔ اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں اُن سے)

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْعَيْنِ

سَعْدٌ یا سُعُوْدٌ مبارک ہونا راس ہونا
سَعَادَةٌ ۔ نیک بخت ہونا اُس کی ضد شَقَاوَةٌ ہے
مُسَاعَدَةٌ ۔ موافقت کرنا، مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ۔ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت لَا اِسْعَادَ وَلَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اُس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہو جاتی تو یہ اُس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو نحر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اُس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لیجا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مُردار اور حرام ہے۔

قَالَتْ لَهُ اُمُّ عَطِيَّةَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَتْنِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اُسْعِدَهَا فَمَا قَالَ لَهَا شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاذْهَبِيْ فَاَسْعِدِيْهَا ثُمَّ بَايِعِيْنِيْ ۔ (ام عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرطیہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مُردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اُس کی مدد کر دوں (تو اُس کا حق اتر جائے) یہ سنکر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اُس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھے بیعت کر (کیونکہ بیعت کر کے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے ام عطیہ کو اُس کی اجازت کیونکر دی اُس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارعؑ کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اُس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دے بعضوں نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دیدی کہ اُس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعضوں نے کہا یہ نوحہ شاید اُس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور چونکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہو کر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دیدی اُس کے دل کی خوشی بھی ہو گئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اُس

Marfat.com

تے کرلی واللہ اعلم)۔
سَاعِدُ اللّٰہِ اَشَدُّ وَمُوْسَاہُ اَحَدُّ۔ اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اُس کا استرہ خوب تیز ہے (اگر اُس کو جانور کا کان چیرنا پسند ہوتا تو اُسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اُس کو کیا مشکل تھا)

كُنَّا نُكْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی السَّوَاقِیْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِیْھَا فَنَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ ہم کیا کرتے تھے زمین کو اُس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (بغیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں جھگڑے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی۔

كُنَّا نُكْرِیْ عَلَی السَّعِیْدِ۔ ہم اُس پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو۔

اُنْجُ سَعْدُ فَقَدْ قُتِلَ سَعِیْدٌ زجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بچ جا سعید تو مارا گیا۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اُس کی اصل یوں ہے کہ ضبہ نامی ایک شخص تھا اُس کے دو بیٹے تھے سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مر گیا یا مارا گیا۔ اب ضبہ کا یہ حال ہو گیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید پھر یہ مثل ہو گئی اُس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بری)۔

یُھْتَزُّ كَاَنَّہٗ سَعْدَانَۃٌ۔ وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اُس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)

مَرْعًی وَلَا كَالسَّعْدَانِ۔ چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)

وَحَسَكَۃٌ لَھَا شَوْكَۃٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ یُقَالُ لَھَا السَّعْدَانُ۔ پل صراط پر ایک گوکھرو ہو گا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا۔ میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہو گا جس نے دنیا میں لا الٰہ الا اللہ خلوص سے کہا ہو گا (یعنی موحّد ہو گا گو کیسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اُس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہو گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنے دل سے یقین کر کے خالص خدا کی رضامندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروّت سے یا خالص توحید ہو اُس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں۔ لیکن پھر اُس کے ساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہو گی)۔

اُمِرَ لِسَعْدَیْنِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔ آپ نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اوسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوسی تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)

Marfat.com

مَا زَلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدَتْ ۔ میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میرے بانہہ میں درد ہو گیا۔

اِتَّخِذُوا السُّعْدَ لِاَسْنَانِكُمْ فَاِنَّهٗ يُطَيِّبُ الْفَمَ ۔ سعد کوفی (ناگر موتھا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے۔

مَنِ اسْتَنْجٰى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ ۔ جو شخص سُعد سے استنجا کرے پاخانہ کے بعد (یعنی سُعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا

اَسْعَدُ ۔ آنحضرتؐ کا خود تھا

فَاَصَرَّهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ ۔ اس کو اپنی بانہہ پر پھرایا۔

سَاعِدُ الطَّائِرِ ۔ پرندے کا پنکھ

بُنِيَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّعِيْدَةِ وَالسَّمِيْطِ آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی

سَعِيْدِيَّةٌ ۔ ایک قسم کی یمنی چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں۔

سَعْرٌ ۔ سلگانا، پھیلانا، دوڑانا۔ جلانا، بھڑنا۔

سَاعُوْرٌ ۔ تنور

سَعْرَةٌ ۔ کھانسی م

م ابتدا ۔ شروع

سَعِيْرٌ ۔ آگ یا آگ کی لپٹ

سُعُرٌ ۔ عذاب تکلیف

وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ اس کی ماں کی خرابی (مادر بخطا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے۔

سَعَرَاتُ النَّاسِ یا سَعَرَاتٌ میں نے آگ سلگائی۔

مِسْعَرٌ ۔ وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں

وَاَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ مَسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ ۔ ہمدان کی شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند۔

وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِهٖ ۔ لوگ اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سُعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں۔

اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا حضرت عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی۔ (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں بیوبانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے۔ اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)

اِضْرِبُوْا هَبْرًا وَارْمُوْا سَعْرًا ۔ کاٹنے کی مار لگاؤ اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ اَسْعَرَنَا قَفْزًا ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کر تھکا مارتا اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا۔

Marfat.com

قَالُوا سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے (غلہ کرانہ وغیرہ کا تاکہ بنئے بقال اُس سے کم نہ بیچیں) آپؐ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے دارزانی اور گرانی اُس کے اختیار میں ہے۔ اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے۔

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيْرِ۔ آپؐ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعضے بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم پروری کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے اُس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور وہاں کا منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)۔

نَاقَةٌ مَسْعُوْرَةٌ۔ دیوانی سانڈنی۔

سِعْرٌ۔ نرخ

اَسْعَارٌ اُس کی جمع ہے جَبَلُ سَاعِيْرَ۔ وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی۔

سَعِيْرٌ۔ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔

سَعْسَعَةٌ۔ بکریوں کو سع سع کہہ کے بلانا، بڑھاپے سے گوشت کا تھل تھل کرنا، بوڑھا ہونا۔

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهُ۔ مہینا بوڑھا ہو گیا یعنی ختم ہونے اور گذر جانے کے قریب آگیا اب جتنا باقی ہے اُسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تَشَعْشَعَ ہے شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَعُوْطٌ۔ ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا۔

اِسْتِعَاطٌ۔ ناک میں ڈلوانا۔

اِنَّهُ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ۔ آنحضرتؐ نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی۔

سَعُوْطٌ۔ وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے

اِحْتَجِمُوْا وَاسْتَعِطُوْا۔ پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی۔

لَا يَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَّتَسَعَّطَ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)۔

يُكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ۔ روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے۔

سَعْفٌ۔ مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُسْعِفُنِيْ مَا اَسْعَفَهَا۔ فاطمہؓ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو پہنچتا ہے (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا اُن کو ستاؤ تو مجھ کو ستایا)

رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ۔ آنحضرتؐ نے بی بی اُم سلمہؓ کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اُس کے سر میں بالخورہ تھا۔

سَعْفَةٌ۔ وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اُس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سُفْعَةٌ ہے۔ اُس کا ذکر آگے آئے گا۔

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ۔ اگر وہ ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینہ سے بہت دور ہے اور سَعْفَہ کھجور کی شاخ بعضوں نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازی

Marfat.com

شاخ کو شطبہ کہتے ہیں)
کَرَبُھَا ذَھَبٌ وَّ سَعَفُھَا کِسْوَۃُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اس کی شاخیں (جس میں پتے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)۔
یَتَّبِعُ بِھَا سَعَفَ الْجِبَالِ۔ ان کو لے کر پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت میں سُعُفَ الْجِبَالِ ہے بہ سکون عین مگر لغت کی رو سے اس کے معنے کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری روایت میں شَعَفَ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔
لَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَلٰکِنِ السَّعَالِیْ۔ تیرہ تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعضی عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بھلا دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں البتہ جنوں میں بعضے جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیالی اور وہمی صورتیں دکھلاتے ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعضے مقاموں میں فاسفورسی مادّہ زیادہ ہوتا ہے اس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اس کو غول سمجھتے اکثر قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)
اَخَذَتْہُ سَعْلَۃٌ۔ آپ کو کھانسی آگئی رونے کی وجہ سے۔
سِعْلَاۃ اور سِعْلَاء خبیث جن سہیل نے کہا سِعْلَاۃ وہ آسیب جو دن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول وہ جو رات کو دکھلائی دیتا ہے اس کی جمع سَعَالِی ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعضوں نے کہا سِعْلَاۃ اور سِعْلِی اور سِعْلَاء بھوتنی یعنی جن کا مادہ

سَعْمٌ۔ جلدی چلنا
سَیْلٌ مِّسْعَامٌ یا مُسْعَامٌ۔ جلدی بہنے والا بہیا

سَعْنٌ۔ چربی، خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو
فَجُعِلَ فِیْ سُعْنٍ۔ وہ ایک مشک یا چھاگل میں ڈالا گیا بعضوں نے کہا سُعُنٌ جمع ہے سُعْنَۃٌ کی یعنی مشک یا چھاگل جو کھونٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی ہے۔ محیط میں ہے سُعْنٌ وہ مشک جس کو بیچ میں سے کاٹ لیں اس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح ہو جاتی ہے اس کی جمع سِعَنَۃٌ ہے
سَعْنَۃٌ مبارک میمون یا نامبارک منحوس
مَالَہٗ سَعْنَۃٌ وَّلَا مَعْنَۃٌ اس کے پاس کچھ نہیں ہے (محض قلاش ہے)
اِشْتَرَیْتُ سُعْنًا مُطَبَّقًا۔ میں نے ایک بڑا قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے
وَلَا یَخْرُجُوْا سَعَانِیْنَ۔ سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شَعَانِیْنَ ہے شین معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شیعنا سے ماخوذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔

سَعْوٌ یا سِعْوٌ رات کا ایک ٹکڑا۔

Marfat.com

سُعُورٌ۔ شمع

سَعْیٌ۔ قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوٰۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، آنا۔

سِعَایَۃٌ۔ چغل خوری۔

لَا مُسَاعَاۃَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰی فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِہٖ۔ اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا اُن سے خرچی کموانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کی اُس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے گا اُس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اُس لونڈی پر یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَۃُ۔ یعنی لونڈی نے حرامکاری کی

سَاعَاھَا فُلَانٌ۔ فلاں شخص نے اُس سے زنا کی۔

اِنَّہٗ اُتِیَ فِیْ نِسَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَیْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِھِنَّ اَنْ یُّقَوَّمُوْا عَلٰی اٰبَائِھِمْ وَلَا یُسْتَرَقُّوْا۔ حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرامکاری کر کے) آپ نے اُن کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ اُن کی قیمت لگا کر اُن کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور اُن کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد رہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اُس کے خلاف کہا ہے۔ اُن کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں بربنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اُس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ۔ اور اسی لئے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کی تھی اور زیاد اُسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولد الزنا تھا اور اُس کے بیٹے عبید اللہ نے اپنے باپ کو ولد الزنا ہونے کو ثابت کر دیا۔

نہایہ میں ہے کہ اگر وطی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اُس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وطی اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا۔ اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی۔

اِنَّ وَائِلًا یُسْتَسْعٰی وَیَتَرَفَّلُ عَلَی الْاَقْوَالِ وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے۔

سَاعِیْ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار۔

وَلَتُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اُس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہو گا یا کوئی اُس پر سوار ہو کر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ اُن کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہوگی)

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْہِ۔ جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اُس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اُس میں ہر ادا کر سکے) تو اُس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوگی

رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اُس کو تکلیف نہ دیجئے
لَیَرُدَّنَّہٗ عَلَیَّ سَاعِیْہِ ۔ اُن کا رئیس (یعنی سردار
جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اُس کو پھیر دے گا۔
(جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اُس کو ساعی
کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے
میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اُس کا دین
یعنی اسلام اُس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور
کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی
تو جو اُس کا رئیس اور سردار ہو گا وہ اُس کو تنبیہ
کرے گا اور اُس سے حق دلائے گا)

فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ۔ دیکھو نماز کے
لئے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمول چال
سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ
مل جائے وہ اُس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ
جائے اُس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا
کرلو اور قرآن شریف میں جو ہے ۔ فَاسْعَوْا اِلٰی
ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ اُس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی
طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ ۔ اللہ
کی یاد سے مراد خطبہ کا سننا ہے ۔

مَنْ سَاعَاھَا فَاتَتْہُ ۔ دنیا کا عجب حال ہے
جو کوئی اُس کے لئے کوشش کرتا ہے رات دن
دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اُس کو نہیں ملتی
اور جو کوئی اُس سے بے پرواہی کرتا ہے اُس
کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے ۔

مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضیٰ کا قول
ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا
ہے میں نے کبھی دنیا کے لئے ویسی پیروی اور
کوشش نہیں کی جیسے دنیادار کیا کرتے ہیں کہ
رات دن اُس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی مرتبہ
پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیاداروں نے
اُس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم
نہیں لیتے دوسرے لوگ تو اُس کے لئے زمین آسمان
کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے
کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ وہ دنیا
میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے
پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے ہیں
اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے
ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ
کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے تم اسباب
میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا رکھوں

وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاھِبُ اَلسَّاعِیْ
لِغَیْرِہٖ شُذَّارَۃٌ ۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی
بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے (تاکہ
اُس کو ایذا پہونچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرامزادہ ہے)

اَلسَّاعِیْ مُثَلِّثٌ ۔ جو تحصیلدار ظالم اور چور اور
خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت
کو دوسرے بادشاہ کو تیسرے خود اپنے کو رعیت
کی تباہی تو ظاہر ہے بادشاہ کو اس لئے کہ اس
نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا بے
ایمان عاملوں اور راہلکاروں کا وبال سارا بادشاہ
وقت پر پڑتا ہے اُس سے قیامت کے دن
مواخذہ ہو گا خود اُس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے کہ
ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہو کر ذلیل
وخوار ہو گا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہوا ہے)

یَسْعٰی بِھَا اَدْنَاھُمْ ۔ ایک ادنیٰ مسلمان بھی پناہ
دے سکتا ہے (اُس کی پناہ کو صحیح مانیں گے اور
اُس کا توڑنا درست نہیں)

لَیْسَ السَّعْیُ بَیْنَھُمَا بِسُنَّۃٍ ۔ صفا اور مروے

Marfat.com

کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب
ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے
چلنا چاہیے)۔
اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ۔ بیواؤں کے لئے کوشش
کرنے والا (اُن کی پرورش کے لئے)
فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ۔ حضرت علی رض
تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے
للّٰہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہوگی۔ کیونکہ
بنی ہاشم کو زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست
نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی
گورنری کی خدمت)
نَھٰی عَنِ السَّعْیِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپ ﷺ
نے اُس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا (کیونکہ
دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن
کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہو سکیں)۔
سَعٰی بِہٖ اِلَی الْوَالِیْ۔ حاکم سے اُس کی چغلی کھائے
سُعَاۃُ الصَّدَقَاتِ۔ زکوٰۃ کے تحصیل کرنیوالے۔
رُبَّ سَاعٍ لِّقَاعِدٍ۔ بعضے آدمی کو بیٹھے بیٹھے
وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْغَیْنِ

سَغْبٌ یا سُغُوْبٌ یا سَغَبٌ یا سَغَابَۃٌ یا مَسْغَبَۃٌ
بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ۔
اِسْغَابٌ۔ بھوکا ہونا۔
سَغَبٌ۔ پیاس۔
مُسْغَبٌ اور مُسْتَغَبٌ۔ جائز اور سزاوار شایاں
مَا اَطْعَمْتَہٗ اِذْ کَانَ سَاغِبًا۔ جب وہ بھوکا
تھا تو نے اُس کو کھانا نہیں کھلایا۔
اِنَّہٗ قَدِمَ خَیْبَرَ بِاَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُسْغِبُوْنَ
آنحضرت ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب
آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ ﷺ کے اصحاب اُن
کو کھانے کی احتیاج تھی)۔
سَغْسَغَۃٌ۔ چکنا کرنا، ہلانا، گاڑنا، پھرانا۔
وَصَنَعَ مِنْہُ ثَرِیْدَۃً ثُمَّ سَغْسَغَھَا اور اُس
سے ثرید بنایا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے
میں بھگو کر بناتے ہیں) پھر اُس کو خوب چکنا کیا (گھی یا
تیل ڈال کر) ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین
معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُہٗ فِیْ رَاْسِیْ میں
تو اُس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا
کرتا ہوں)۔
سَغِلٌ یا سَغْلٌ پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا
بد خلق دبلا۔
سَغْمٌ۔ جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال
لینا۔
تَسْغِیْمٌ۔ گھونٹ گھونٹ پلانا۔
سَغْنٌ۔ خراب غذا اُس کی جمع اُسْغَانٌ ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ۔ بہت پینا اور سیر ہونا۔
سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے
مَسْفُوْتٌ۔ کم فائدے والی چیز۔
سُفْتَجَۃٌ ہنڈوی اُس کی جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر
یا بل آف ایکسچینج۔
سَفْجٌ زور سے چلنا۔
سَفْجَرٌ۔ چھوٹی چیزیں اُس کا مفرد نہیں آیا۔
سَفْحٌ۔ بہانا۔ پیٹنا، چھوڑ دینا۔
تَسْفِیْحٌ۔ بے فائدہ کام کرنا۔
مُسَافَحَۃٌ تَسَافُحٌ۔ زنا کرنا۔ بدکاری کرنا۔

Marfat.com

اَوَّلُهٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُهٗ نِكَاحٌ پہلے تو بدکاری
پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت
سے مدت تک زنا کی پھر اُس سے نکاح کر لیا گو یہ
جائز ہے مگر بعضے صحابہؓ نے اس کو مکروہ رکھا ہے
اور بعضے علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی
ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کی
اب اُس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا جب
تک وہ توبہ نہ کرے اہلحدیث نے اسی کو اختیار
کیا ہے)۔

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ ۔ بہتا ہوا خون۔

فَقُتِلَ عَلٰى رَاْسِ الْمَاءِ حَتّٰى سَفَحَ الدَّمُ
الْمَاءَ ۔ اُس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون
نے پانی کو بہا دیا یعنی جب اُس تالاب یا حوض میں
خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے
میں پانی ہو اُس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی
چھلک کر نکل جاتا ہے)۔

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اس پہاڑ کے دامن میں یا
عرض میں۔

سَفَّاحٌ ۔ بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی
ابو العباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا
(گریٹ ایسے شن) اور فصیح الکلام اور بہت
دینے والا کلام پر قادر۔

سَفِيْحٌ ۔ موٹا کمبل

مَسْفُوْحٌ ۔ جو کھیتی پیل پڑ گئی ہو۔

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ۔ یہ شہوت بہانے والے۔

سَفُّوْدٌ ۔ سیخ یا وہ کانٹا جس پر گوشت بھونتے
ہیں۔

سِفَادٌ ۔ نر کا مادہ پر کودنا۔

تَسْفِيْدٌ ۔ گوشت کا سفود پر چڑھانا۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْفَاجِر
اَنْزَلَ مَعَهٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ ۔ موت کا
فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اُترتا ہے
تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اُس
میں اُس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ)

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَعَدَّ
مِنْهَا اِسْتِتَارَهٗ بِالسِّفَادِ ۔ کوے سے تین
باتیں سیکھو اُن میں ایک یہ بات بیان کی کہ چھپ
کر جفتی کرنا (کوا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا
یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے ۔ اَخْفٰى مِنْ
سِفَادِ الْغُرَابِ ۔ کوے کی جفتی سے زیادہ
پوشیدہ)۔

سَفَرٌ ۔ مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا
مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ ۔ جو شخص
قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اُس
کی مثال اُن فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں
یہ سافر کی جمع ہے بمعنی کاتب اُسی سے ہے ـ
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۔ یعنی لکھنے
والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں
بعضوں نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر
اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچا
کے لئے جو فرشتے اُترتے ہیں حدیث سے یہ نکل
ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اُس سے زیادہ
جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا
بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے۔

فِيْ اَوَّلِ سِفْرٍ پہلی کتاب میں سِفْرٌ بکسرہ سین
کتاب اَسْفَار اُس کی جمع ہے

اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ ۔ جب ہم مس
ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْر کہا یا مس

Marfat.com

ہے)
كَانَ يَأْتِينَا بِلَالٌ بِفِطْرِنَا وَنَحْنُ مُسْفِرُونَ جِدًّا - بلال رضؓ اُس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر .... آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)
لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِرَ - کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے -
مِسْفَرَةٌ مِكْنَسَةٌ - یعنی جھاڑو -
إِنَّهُ سَفَرَ شَعْرَهُ - انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا اصل میں سَفْرٌ کا معنی کھول دینا ہے -
قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هٰكَذَا فَاقْرَأْ - معاذ رضؓ نے کہا، میں نے آنحضرت صلعم کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ صلعم نے فرمایا ہاں ایسا ہی پڑھ (یہ ترجمہ اُس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذًّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطیؒ نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کر کے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرتؐ اُس کو کیونکر پسند فرمائیں گے)
میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اُس کا مطلب یہ ہو گا کہ تیزی کے ساتھ پڑھا یعنی رَو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کر کے مد اور شد آداب قراءت کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے - علی الخصوص حافظوں کے لئے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ

بھول جانے کا ڈر ہوتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور اخفا ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالٰے اُن کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالٰے قرآن میں فرماتا ہے -
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا - اُس کا اتباع ضروری ہے -
إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَسْفَرُونِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ - حضرت علی رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا، لوگوں نے مجھ کو تم میں اور اُن میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی اُن کے پیغام پہنچانے والا اُن میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں -
سَفَرْتُ بَيْنَ الْقَوْمِ أَسْفِرُ سِفَارَةً - جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف سے وکالت کرے)
فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ السِّفَارَ فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي رَأْسِهِ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اُس کو لیکر اُس کے سر پر رکھدی سِفَار (بکسرۂ سین زمام یعنی باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں - سَفَرْتُ الْبَعِيرَ اور أَسْفَرْتُهُ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی -
أَبْغِنِي ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ - تین سانڈنیاں میرے لئے تلاش کرو جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مُسْفِرَاتٍ ہے بکسرۂ فا یعنی طاقتور

Marfat.com

خوب سفر کرنے والیاں۔ عرب لوگ کہتے ہیں
أَسْفَرَ الْبَعِيْرُ یا اِسْتَسْفَرَ یعنی اونٹ سفر میں
خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقْ بِجِلَالِ بُدْنِكَ وَسُفُرِهَا۔ قربانی
کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کردو

خَرَجْتُ فِي السَّحَرِ اُسْفِرُ فَرَسًا لِي فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدِ
بَنِي حَنِيْفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق
کرانے کے لئے (تاکہ وہ سفر میں خوب چل سکے)
نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا۔ بعضوں نے
کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِيْرَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اس کو
کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِيْرٌ کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک
روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اَسْقِدُ اس کا ذکر
آگے آئے گا۔

ذَبَحْنَا شَاةً فَجَعَلْنَاهَا سُفْرَتَنَا اَوْ فِي
سُفْرَتِنَا۔ ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا
توشہ بنایا یا اپنے دسترخوان میں رکھا۔

سُفْرَةٌ۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول
چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لئے اس کو بھی
سفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سفرہ مطلق دسترخوان کو
بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا
کھانا تھا جیسے لُهْنَةٌ صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں

صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي بَكْرٍ
سُفْرَةً فِي جِرَابٍ۔ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے
آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کے لئے ایک توشہ دان
میں کھانا رکھ دیا یعنی سفر میں دونوں صاحبوں کے
کھانے کے لئے)

كَانَ يَاْكُلُ عَلَى السُّفَرِ۔ آنحضرتؐ دسترخوانوں
پر کھانا کھاتے تھے (نہ میز اور خوان پر)

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ
الشَّمْسِ۔ اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج
کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ
قومیں جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی ان کے شور وغل
کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی
دیتی بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ
سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں دوسرے
اس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا
ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَہ سے مراد یہاں سورج
کی حرکت ہے اور سَافِرَہ سے مسافر اور دور رہنے
والے لوگ مراد ہیں یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں ان
کے شور وغل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے
حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی
ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیب کا
قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں
سے لگایا)

نَهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن
کے ملک میں قرآن کو لیکر سفر کرنے سے منع فرمایا۔
(ایسا نہ ہو قرآن اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس
کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام
کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لے جانا منع نہیں طیبی
نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھ کر
بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں
پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا
اور قرآن کے بیکار پرزے لکھے ہوئے ان کے جلا
دینے میں قباحت نہیں)

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور
بہتر ہے۔

وَاَسْفَرَتْ حَتّٰى تَمَكَّنَتْ۔ سورج خوب روشن

Marfat.com

ہوگیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَۃٍ اَوْ سَفْرَتَیْنِ ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے ایک ہی بار ابوطالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کیلئے

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهٗ تَقَلَّدَ السِّفَارَةَ۔ نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِيْهَا سَفْرٌ حُلُوْلٌ دنیا میں تو تم مسافر ہو راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے لئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اسکو گھر نہیں بناتا)

كَسَفْرٍ سَلَكُوْا سَبِيْلًا۔ ان مسافروں کی طرح جو ایک راستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَةُ عَنْ وَجْهِهَا۔ عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فَهِيَ سَافِرٌ۔ وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ۔ اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھولدے)۔

اَلتَّوْرَاةُ خَمْسَةُ اَسْفَارٍ۔ توراۃ شریف کی پانچ جلدیں ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنانا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں ان کی تقسیم من وسلوی کا اور ان پیغمبروں کا جنکو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِيْلَةُ الظَّفَرِ۔ سفر کامیابی کا ذریعہ ہے

مِسْفَرٌ۔ بہت سفر کرنے والا

سَفُّوْدٌ۔ ایک محل ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ۔ بڑا عالم پرکھنے والا اخبردار اور سفیر دلال خادم کسی کام کا متولی اسکو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَتْلُو السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرَ۔ اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَةٌ۔ جھوٹا قیاس جو ایسی باتوں سے مرکب ہو اور اس سے غرض احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِيٌّ اور سُوْفَسْطَائِيٌّ۔ وہ شخص جو ایسے قیاسات لگائے

سُوْفَسْطَائِيَّةٌ۔ وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَفَةٌ۔ چھانا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا

سَفَاسِفُ۔ سخت

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْاُمُوْرِ وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والے کاموں کو پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر کاموں کو ناپسند

Marfat.com

کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ رَضِیَ لَکُمْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَکَرِہَ لَکُمْ سَفْسَافَهَا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور بُرے اور پست اخلاق اُس کو ناپسند ہیں اصل میں سَفْسَاف وہ بھوسا جو آٹا چھاننے کے وقت اُڑ جاتا ہے یا گرد و غبار بے معنی اور بُرے شعر کو بھی سَفْسَاف کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ سَفْسَاف پست اور ادنیٰ امور جیسے رستوں میں کھانا، عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔ مترجم کہتا ہے سَفْسَاف کی ضد مَعَالِی اور مَکَارِم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذّات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیرخواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے یہ بھی سَفْسَاف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور اُن کی خیرخواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ سَفَاسِفَهٗ۔ ابو موسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اُس کا معنے بیان نہیں کیا عسکری نے سَفَاسِقَهٗ لکھا ہے اُس کا بھی معنے معلوم نہیں ہوتا نہایہ میں ہے کہ محفوظ اَسْفَاسَتُهٗ ہے۔ یعنی مجھ کو اُس کی لاٹھی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو.... لاٹھی سے نہ مارے اب سَفَاسِفُ اور سَفَاسِفُ یا سَفَاسِقُ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِقَهٗ تلوار کے جوہروں کو کہتے ہیں یعنی فرِند کو محیط میں ہے کہ سُفَاسِق ہر لمبی اور دراز شے

سِفْسِقَةُ السَّیْفِ۔ تلوار کے جوہر

سَفَطٌ۔ عورتوں کی ڈبی جس میں خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں چھوٹا صندوق

سَفَاطَةٌ۔ خوشدل سخی ہونا۔

تَسْفِیْطٌ۔ لیپنا درست کرنا۔

سَفِیْطٌ۔ پاک دل سخی اور کمینہ پاجی بے قدر یہ لفظ اضداد میں سے ہے

سَفْعٌ۔ پکڑنا زور سے کھینچنا، تھپڑ لگانا۔ نشان کرنا داغ دینا جسم کا رنگ بدل دینا

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ الْحَانِیَةُ عَلٰی وَلَدِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَهَاتَیْنِ وَضَمَّ اِصْبَعَیْهِ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کر کے اُن کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا (یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت مشقت کر کے کمائیں اُن کو کھلائیں اور پالیں زیب و زینت ترک کر دیں اُن کے چہرے کا رنگ محنت مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی) مترجم کہتا ہے ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گوئی سبقت لے گئی ہیں اولاد کی محبت میں اُن کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُن کو بیحد ثواب اور اجر دے گا۔
سُفْعَۃٌ۔ ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس
سیاہی میں سُرخی ہو یا دوسرا رنگ۔
اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ ھٰذَا اَرْوِیْ یَا رَاَیْتُ اَتَانًا
تَرَکْتُھَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی
(ابو عمرو شخص جب آنحضرت ؐ کے پاس آئے تو کہنے
لگے) یا رسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے
ایک خواب دیکھا میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی
(مادۂ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ
دیا ہے اُس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ
بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپ ؐ نے فرمایا تو کوئی
لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی۔
اُنہوں نے کہا جی ہاں آپ ؐ نے فرمایا وہ لونڈی
ایک لڑکا جنی ہے جو تیرا بیٹا ہے اُنہوں نے کہا
یا رسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کلوٹا کیوں ہے
آپ ؐ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپ ؐ
نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید
داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے
رکھتا ہے انہوں نے کہا بیشک بے قسم اُس
پروردگار کی جس نے آپ ؐ کو سچائی کے ساتھ
بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اُس داغ کو
(یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی
کو اُس کا علم ہے آپ ؐ نے فرمایا بس رنگ بدلے
ہوئے سے یہ ہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب
کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور
کوئی نہیں دے سکتا اس حدیث میں آپ ؐ کا
ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)
اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ سُفْعَۃً مِّنْ غَضَبٍ
میں تمہارے منہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھتا ہوں غصّے
سے (یعنی غصہ سے تمہارے منہ پر سیاہی آگئی ہے)
لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ۔ بعضے
لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ
سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں
سَفَعْتُ الشَّیْءَ میں نے اُس پر نشان کر دیا۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَۃٌ بِھَا
سُفْعَۃٌ فَقَالَ اِنَّ بِھَا نَظْرَۃً فَاسْتَرْقُوْا لَھَا۔
آنحضرت ؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک
چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے جیسے
آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا
گئی تھی رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اُسکو
نظر لگ گئی ہے تو اُس کے لئے منتر کرو کرمانی نے
کہا سُفْعَۃ کالک یعنے جنوں نے اُس کو چھوا ہے
اُس پر نظر ڈال ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ جنوں کی آنکھیں
بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں
اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں
آیاتِ قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اُس وقت
پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں .....
کی زبان سے پڑھا جائے اس کو طبِّ روحانی کہتے
ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنیوالے کم
رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی
طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ
منتر ہے جس میں شرک کفر کے مضامین یا شیاطین
کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعوےٰ کرتا ہو
کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ
کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے
کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان
کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو
شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے

Marfat.com

کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اُس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اُس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے)
مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں اُن میں شیطانوں یا اگلے اَوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور بعض شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے اُن منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا اُن کا عمل کرائے اگرچہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اُس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اُس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تم ایسے عمل سے بچائے رکھے)
اِنَّ بِهٰذَا سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ اُنہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اُس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تئیں سب سے اچھا

سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے)
اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ كَانَ عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ فَإِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَنَا قَرِيْنُكَ فِي الدُّنْيَا۔ مسلمان جب اپنی قبر سے اُٹھایا جائیگا (یعنی قیامت کے دن) تو اُس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اُس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہیگا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ۔ تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)
سَفٌّ۔ سوکھی پھانک لینا اُس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا
سَفِيْفٌ۔ زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اُڑنا بوریا بننا۔
اِسْفَافٌ۔ ہٹنا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔
اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ اِنَّهٗ سَرَقَ فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپؐ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اُس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اُس کی سرخی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں۔
اَسْفَفْتُ الْوَشْمَ۔ میں نے گودنے کے سوراخوں میں سرمہ بھر دیا۔
شَكَا اِلَيْهِ جِيْرَانَهٗ مَعَ اِحْسَانِهٖ اِلَيْهِمْ

ع۵ جونکوں سے ۱۲ منہ

Marfat.com

فَقَالَ اِنْ کَانَ کَذٰلِکَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ
ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے یہ شکایت کی کہ میں
اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ
مجھ کو ستاتے ہیں آپ ؐ نے فرمایا اگر ایسا ہے
جیسے تو کہتا ہے تو تو اُن کے منہ پر راکھ چھڑکتا
ہے (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوں گے یا آخرت میں
دوزخ کے عذاب میں گرفتار اُن کے منہ راکھ کی
طرح ہوں گے۔)
سَفِفْتُ الدَّوَاءَ۔ میں نے دوا کا سفوف کر لیا
(یعنی اُس کو خشک پیس لیا)
اَسْفَفْتُهٗ۔ میں نے اُس کو خشک دوا پھنکا دی
سَفُوْفٌ۔ وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (پانی
یا شہد وغیرہ میں ملا کر اُس کا معجون نہ بنایا جائے)
سَفُّ الْمَلَّةِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ۔ اس سے تو راکھ
کا چبا جانا بہتر ہے۔
مُسِفٌّ۔ جو شخص کسی چیز کو لازم کرے۔
لَكِنِّيْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسَفُّوْا۔ جب وہ نزدیک
آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا۔
اَسَفَّ الطَّائِرُ۔ پرندہ زمین کے نزدیک
ہو کر گذرا۔
اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ۔ وہ آدمی فلاں کام
کے نزدیک ہوا
مَا فِيْ بَيْتِكَ سَفَّةٌ وَّلَا هَفَّةٌ (ایک عورت
نے حضرت ابوذر غفاری رضہ سے کہا) تمہارے
گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے
کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لئے کچھ ہے اصل
میں ہفہ ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا
گھر بالکل خالی ہے اُس میں کھانے پینے کی کوئی
چیز نہیں ہے۔

کَرِهَ اَنْ يُّوْصَلَ الشَّعْرُ وَقَالَ لَا بَاْسَ
بِالتُّسْفَةِ۔ ابراہیم نخعی نے بالوں کا جوڑنا برا جانا
اور کہتے تھے موباف میں کوئی قباحت نہیں جس کو
باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کر لیتی ہیں
کَرِهَ اَنْ يُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اُمِّهٖ اَوْ
اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ۔ شعبی اس کو برا سمجھتے تھے
کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے
(ایسا نہ ہو شیطان اُس کے دل میں برا خیال ڈالے)
سَفْقٌ۔ پھیر دینا۔ طمانچہ مارنا۔
سَفَاقَةٌ۔ بدنما ہونا۔
کَانَ يَشْغَلُهُمُ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ اُن
لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت
نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شرا اور معاملات میں
معروف رہتے)
سَفِيْقُ الْوَجْهِ۔ بدرو
اَعْطَاهُ سَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ۔ اپنی قسم کا ہاتھ اُس
کو دیا۔
سَفْكٌ۔ بیٹنا بہانا یا بہنا۔
اِنْسِفَاكٌ۔ بہنا۔
سَفَّاكٌ۔ بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی
الکلام جیسے سَفَّاحٌ ہے۔
اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَاءَهُمْ۔ اُن کا خون بہائیں (سیوطی
نے کہا سفک ہر چیز کا بہانا جیسے پانی، آنسو، خون
مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے۔
اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِكَ الْغُيُوْمَ السَّوَافِكَ
تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو
برسایا۔
سَفْلٌ یا سُفْلٌ یا سِفَالٌ اوپر سے نیچے اترنا
جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔

Marfat.com

تَسْفِیْلٌ ۔ نیچے اُتارنا۔

سُفُلٌ ۔ نیچے جھکنا۔

فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سِفْلَةِ النِّسَاءِ ۔ ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی یہ سَفَالَۃٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)۔

سِفْلَہ ۔ جمع ہے تو مفرد کے لئے اُس کا استعمال نہ کریں گے۔

سِفْلَہ کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں۔

ھُوَ سِفْلَۃٌ مِنْ قَوْمٍ سِفْلٍ ۔ مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے۔

سِفْلِیَّہ ۔ نجمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اُس کی ضد عُلْوِیَّہ ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں۔

اَسْفَل اعلیٰ کی ضد اُس کی جمع اَسَافِل ہے۔

ذَھَبَ عَامِرٌ یَسْفُلُ لَہٗ ۔ عامر بن الاکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لئے گئے

سَفَلْتُ لَہٗ فِی الضَّرْبِ ۔ میں نے نیچے سے اُس کو مارا۔

اِنَّ مَسْلَمَۃَ اِسْتَعْمَلَ رُوَیْفِعًا عَلٰی اَسْفَلِ الْاَرْضِ ۔ مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصہ کا نائب بنایا

اِلٰی اَسْفَلِ سُفْلٍ ۔ پست سے پست کی طرف

خَبْلُ الْاَسَافِلِ ۔ وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ ۔ ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص بجائے ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اُس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)

اِیَّاکَ وَمُخَالَطَۃَ السِّفْلَۃِ یا اَلسَّفِلَۃِ ۔ پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اُس کی صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)۔

سِفْلَہ ۔ وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے۔ گالیاں کھائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امارت کے اوصاف اُس میں نہ ہوں۔

سَافِلَہ ۔ مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر۔

اَلْمَیِّتُ یُبْتَدٰی بِغَسْلِ سُفْلَیَیْہِ ۔ مُردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دُبر دھوئیں گے (غسل اُس سے شروع کریں گے)۔

مَنْ صَلّٰی بِقَوْمٍ وَفِیْھِمْ مَنْ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْہُ لَمْ یَزَلْ اَمْرُھُمْ اِلٰی سِفَالٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۔ جو شخص ایک قوم کا امام بنے (اُن کو نماز پڑھائے) اور اُس قوم میں اُس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اُس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک اُن کا تنزل ہی ہوتا رہے گا روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن اُن پر غالب ہوتے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصًا سنیوں میں پھیل گئی ہے۔ عالموں کے ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرأت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں حسد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذلت اور خواری نے اُن کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت نانِ شبینہ کو محتاج ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ وَ

Marfat.com

اَلْمَسْکَنَۃُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ۔
اَلْحَاق ۔ مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم یہاں آنکر دیکھا تو بعضے اہلحدیث نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو پس پشت ڈال دیا غیبت جھوٹ وعدہ خلافی سے مطلق پاک نہیں امامت کے لئے عالموں کو چھوڑ کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اُسی کو رٹتا رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعالیٰ اُن کو نیک توفیق دے۔

سَفْنٌ ۔ زمین پر چلنا ۔ پوست نکالنا چھیلنا۔
تَسْفِیْنٌ ۔ کشتی بنانا۔
سَفِیْنَۃٌ ۔ کشتی جہاز۔
تَرْکَبُ السُّفُنَ ۔ تو کشتیوں پر چڑھتا ہے۔
سَفَنٌ ۔ تراشنے کا پتھر
سُیُفَنَّہ ۔ ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے جس درخت پر گرتا ہے اُس کے سبب پتے کھا لیتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سفینہ کی جمع سفین ہے اور سفین کی سُفُنٌ ہے۔
سَفِیْنَہ ۔ آنحضرتؐ کا غلام تھا اُس کی کنیت ابو ریحانہ تھی۔
سُفْیَان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور صوفیہ اور امام اہلحدیث اور مجتہد مطلق تمام فضائل کے جامع۔
سُفْیَانِیْ ۔ وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے نکلے گا۔
سَفَوَانٌ ۔ ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ میں آنحضرتؐ کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک گئے تھے۔

سَفُہٌ ۔ احمق بنانا۔
سَفَہٌ ۔ بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکلکر سوکھ جانا بہت پینا مشغول ہونا۔
سَفَاھَۃٌ اور سَفَاہٌ بے علمی نادانی
تَسْفِیْہٌ بیوقوف بنانا۔
مُسَافَھَۃٌ ۔ گالی گلوج کرنا۔
سَفِیْہ ۔ احمق بیوقوف غصیلا، مسرف فضول خرچ اُڑاؤ۔
سَفِہَ نَفْسَہ ۔ بیوقوف بن گیا۔
اِنَّمَا الْبَغْیُ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ ۔ بغی یہ ہے کہ حق بات کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے اُس میں فکر نکرے زمخشری نے کہا مِنْ سَفَہِ الْحَقِّ یعنی بغی (گمراہی غاٹاپنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَمَارَۃِ السُّفَھَآءِ میں نادانوں کی سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں جن کے اردگرد خوشامدی اکٹھا رہتے ہیں جو بات وہ کہیں یہ بجا اور درست کا پیر و مرشد کا نعرہ لگاتے ہیں۔ سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی ایک درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا میں داخل ہوں انہوں نے کہا بیشک کیونکہ تو ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک سوئی بیچے (معاذ اللہ یا اللہ میں نے بھی مدت تک دنیادار رئیس کی مصاحبت کی ہے الٰہ حق بات

ف: حالت امامت در مساجد بنگلور
ف: استغفار مترجم از صحبت امراء۔

Marfat.com

ظاہر کرنے میں بہت کچھ مسامحہ اور اغماض کیا ہے اب میں تیری درگاہ میں اُن ایام جاہلیت وجنوں جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم وکرم کا امیدوار ہوں۔

سُفُوْقٌ - جلدی چلنا، جلدی اوڑنا۔

سَفًا اور سَفَاءٌ - پھٹ جانا - پیشانی ہلکی ہونا۔

اِسْفَاءٌ - غصہ دلانا، جرائی کرنا۔

مُسَافَاةٌ - دوا علاج کرنا

سِفَاءٌ - دوا

سَفْیٌ - مٹی اُڑانا، مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِیْ - چغل خور

فَھَلْ اِلٰی جَانِبِہٖ مَاءٌ کَثِیْرُ السَّافِیْ (کعب نے ابوعثمان نہدی سے پوچھا تمہارے ملک میں کوئی پہاڑ ہے جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اُس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں ہے پھر پوچھا کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے جس میں ہوا خوب مٹی اوڑا اوڑا... کر لاتی ہے انھوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجّال گذرے گا۔ اُس پانی کا نام سَفْوَان ہے یہ بصرے سے ایک منزل پر ہے باب مربد کی طرف سے)

جَاءَھُمْ طَیْرٌ سَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ - اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اوڑنے والے آپہنچے (اُن کے سر اور ناخون درندوں کی طرح تھے)

قَبْرٌ سُفِیَ عَلَیْہِ السَّافِیْ - ایک قبر جس کی مٹی ہوا نے اوڑادی تھی۔

بُغَیْلَۃٌ سَفْوَاءُ - تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقْبٌ - قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ - نزدیک ہونا۔ نزدیک کرنا

تَسَاقُبٌ - نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَاقِبٌ نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ - روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کرکے سر پر رکھتی ہے۔ تاکہ لوگ اُس کو دیکھ جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ - پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اُس کو حق شفعہ پہونچتا ہے اس حدیث سے امام ابوحنیفہ رحمتہ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے گو وہ جائداد میں کا حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لئے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ کر یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حقدار ہے۔ بہ نسبت اُس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ کو زیادہ نزدیک ہو)۔

صَقَبٌ بمعنی سَقَبٌ۔

سُقْدَۃٌ - ایک پرندہ ہے سرخ رنگ۔

تَسْقِیْدٌ - گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا۔

سُقْدُدٌ - شرط کے لئے طیار کیا ہوا گھوڑا۔

Marfat.com

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسَقِّدُ فَرَسًا لِّیْ - میں صبح
سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو
شرط کے لئے طیار کر رہا تھا ایک روایت میں
اُسَقِّرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اُس کا ذکر اوپر
گذر چکا ہے
سَقْرٌ - جلا کر کالا کرنا - گلانا گرمی دیکر، ستانا، کٹنا، پاک کرنا
سَاقُوْرٌ - وہ لوہا جس کو گرم کرکے گدھے کو اُس
سے داغتے ہیں -
سَقَر - دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ
وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَشْأٌ يَكُوْنُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
تَحِيَّتُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا التَّلَاعُنُ - اُن میں
سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہؐ سقار کیا معنی فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو
اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی اُن کا سلام ملتے وقت
یہی ہوگا - لعنت کرنا پھٹکار کرنا - اصل میں سقار
اور صقار اُس شخص کو کہتے ہیں جو اُن لوگوں پر لعنت
کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے
صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سبّل (کلنتہ) سے مارنا -
صَاقُوْرٌ - ہتوڑا
سبّل - جس سے پتھر توڑتے ہیں (اس حدیث
میں آپ نے بنی اُمیہ کی پیشین گوئی فرمائی جنھوں
نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا - اُن کو بُرا کہنا
اپنا شعار کر لیا تھا ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر
لعنت کرتے تھے آخر خدا نے اُن کا منھ کالا کیا اُن
کی سلطنت تباہ کر دی اب حضرت علیؓ کی ہر
خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور
بنی امیہ پر لعنت اور پھٹکار برستی رہے گی بعضوں
نے کہا روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے -

جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت
ملامت کرتے ہیں ہماری شریعت میں بلا ضرورت
لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگرچہ کوئی شیطان
ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا ایک
روایت میں سَقَّارُوْنَ کی تفسیر کَذَّابُوْنَ آئی ہے
یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے -
سَقَنْقُوْرٌ - ریگ ماہی جو بحر قلزم کے کنارے
اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں
اُس کا کھانا مقوی باہ ہے وہ بیس انڈے رتی ہے
اور ریت میں چھپا دیتی ہے -
جَاءَ بِالسَّقَرِ وَالْبَقَرِ - اُس نے جھوٹی باتیں بنائیں
سَقْسَقَةٌ - پرندے کا بیٹ کرنا
كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ
عَلٰى رَأْسِهِ عُصْفُوْرٌ فَنَكَتَهُ بِيَدِهِ - عبداللہ
بن مسعود رضؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا نے
آکر سر پر بیٹ کر دی آپ نے ہاتھ سے اُس کو کھرچ
ڈالا - عرب لوگ کہتے ہیں
سَقْسَقَ الطَّائِرُ اور شَقْ فَقَ اور سَقَّ اور زَقَّ
یعنی پرندے نے بیٹ کی
سَقَطٌ - خراب ردی نکمی چیز حساب کی غلطی یا غلط بات
یا غلط کتابت -
سُقُوْطٌ اور مَسْقَطٌ - زمین پر گرنا - غائب ہو جانا -
ڈوب جانا - بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکلنا آنا
یا جانا چلے جانا خطا کرنا - اُترنا -
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ
اَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهُ
اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے
اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں ہر کوئی
اپنے کھوئے ہوئے اونٹ کو (جس پر سفر میں اُس کا

Marfat.com

ہیں۔
سَقِطِی۔ جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔
سَرِیُ سَقَطِیؒ۔ ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی
ہی چیزوں کو بیچکر اپنا گذارہ کرتے سچے درویش
یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری کاریگری سے اپنی
روٹی کماتے اور حق تعالےٰ کی راہ محض خالصاً للہ
لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی
وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کرکے
اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضامندی
کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے دین کے
مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش
جو اپنے علم و تقدس کی روٹی کھاتے ہیں اور اپنے
مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے
کی اُن کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور
طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالےٰ
اُن سے بچائے۔
کَانَ یُسَاقِطُ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وہ اپنی باتوں کے درمیان
اِس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی
حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملاکر بیان کرتے
تھے یہ اَسْقَطَ الشَّیْئَ سے نکلا ہے یعنی اُس
کو پھینک دیا گرادیا۔
اِنَّہٗ شَرِبَ مِنَ السَّقِیْطِ۔ ابوہریرہؓ
نے مٹی کے برتن میں پیا بعض لوگوں نے ایسا ہی
روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِیْط ہے۔
شین معجمہ سے اُس کا ذکر آگے آئے گا اور
سَقِیْط سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم
کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقِیْطٌ ہے
مَرَّ بِتَمْرَۃٍ مَسْقُوْطَۃٍ۔ ایک گری ہوئی کھجور پر۔

گذرے۔
لَا یُلْتَقَطُ سَاقِطَتُھَا۔ وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ
چُنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن
اگر اُس نے جان کر اُس کو چھوڑ دیا ہو تب اُس کا اُٹھا
لینا اور کھانا درست ہے۔
اُسْقِطْتُھُنَّ مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا۔ میں فلانی سورت
میں سے اُن کو بھول گیا ہوں۔
فَسُقِطَ فِیْ نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ
کُنْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ میرے دل میں وہ ندامت
اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا
ہوئی کہ ویسی ندامت نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا
ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں۔
سُقِطَ فِیْ یَدِہٖ۔ شرمندہ ہوا لفظی ترجمہ یہ ہے
کہ اُس کے ہاتھ میں گرا یعنی اُس کا مُنہ ہاتھ میں آیا۔
مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا
ہاتھ دانتوں سے کاٹا۔
اُسْقِطَ فِیْ یَدِہٖ کا بھی یہی معنے ہے
مُسَاقَطَۃٌ گرانا اور۔ مُسَاقَطَۃُ الْحَدِیْثِ
باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے
دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ
رہے۔
مَسْقَطُ الرَّاْسِ۔ جہاں آدمی پیدا ہوا۔
مَسْقَط۔ ایک مشہور بندرگاہ ہے جہاں سے
ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوا بہت
لذیذ ہوتا ہے
یَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ یہ دونوں سانپ حمل
گرادیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت اُنکو دیکھے
لَوْ یَسْقُطْ لَہٗ حَاجَۃٌ۔ اُس کا کوئی کام اٹکا
نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائیں

Marfat.com

تُسَاقَطُ ذُنُوبُ الْعِبَادِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ ۔ بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں۔

اَيُّمَا قَاضٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ قَضٰى فَاَخْطَأَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ ۔ جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اُس سے بھی دور)

سَاقِطٌ کمینہ جس کے حسب و نسب میں فرق ہو۔

سَقَطَہٗ اسی طرح سُقَّاطٌ اُس کی جمع ہے۔

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ ۔ ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اُٹھانے والا ہے۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ مَسْقَطِ رَأْسِهٖ ۔ آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)

سِقَاطٌ گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے۔ حساب میں غلطی۔

يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ ۔ آپ عشا کی نماز اُس وقت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

سُقُطْرٰی ۔ یا سُقُطْرَاءُ یا اُسْقُطْرٰی ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اُس کو سَقُوْطَرَہ کہتے ہیں یہاں ایلوا اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے

سَقْعٌ ۔ چیخنا۔ مارنا۔ جانا۔

اِسْتِقَاعٌ ۔ بدل جانا۔

اِنَّكَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَاَوْضَعْتَ الرَّاكِبَ ۔ تو نے آبرو پر مارا (یعنی الیسی بائیں کیں جو اُن کو

ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اُس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)۔

اَسْقَعُ ۔ ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے۔

خَطِيْبٌ مِسْقَعٌ بمعنی مِصْقَعٌ یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح۔

سَقْفٌ چھت ڈالنا جیسے تَسْقِيْفٌ ہے اور چھت اُس کی جمع سُقُوْفٌ اور سُقُفٌ اور سُقُفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لٹکی داڑھی۔

اَسْقَفَهٗ عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ ۔ اُس کو شام کے نصاریٰ کا پیر "پادری" بنایا یعنی اُسْقُفٌ نصاریٰ کا عالم پیر "پادری" بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقَفٌ سے نکلا ہے بمعنے انحناطول کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں منحنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ۔

لَا يُمْنَعُ اُسْقُفٌ مِنْ سِقِّيْفَاهُ ۔ کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلا خوف و خطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورو مین انتظام قرار دیا ہے) اُسْقُفٌ کی جمع اَسَاقِفَہ آئی ہے۔

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مُسَقَّفٌ بِالسِّهَامِ فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ ۔ اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لیکر آیا اور اُن کی طرف جھکایا (یعنی اُن کے مارنے کو)

سَقِيْفَةُ بَنِيْ سَاعِدَةَ ۔ بنی ساعدہ کا منڈوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے

Marfat.com

بعضوں نے کہا سَقِیْفَہ سایا باط کو کہتے ہیں یعنی دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِف ہے۔
وَ سُقِّفَۃٌ بِالسَّاجِ۔ اُس کا چھت ساگوان کی لکڑی سے بنایا۔
اِیَّایَ وَھٰذِہِ السُّقَفَاءَ (یہ حجاج ظالم نے کہا) روایت ایسی ہی ہے مگر اُس کا معنی معلوم نہیں ہوتا زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءَ ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں کی سفارش کیا کرتے ہیں۔
اُسْقُفٌ۔ لمبا آدمی یا ہتّا کٹا (ڈانڈ کا)
سَقْلٌ۔ جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے
سُقْلٌ۔ کمر۔
سَقَمٌ۔ یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا
اِسْقَامٌ۔ بیمار کرنا۔
سَقِیْمٌ۔ عیب دار۔
فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا مطلب یہ تھا کہ جب یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)۔
اَعُوْذُ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔ میں بُری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔
وَاللّٰہِ مَا کَانَ سَقِیْمًا وَمَا کَذَبَ۔ قسم خدا کی ابراہیمؑ بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا (کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیمار ہی ہے یہ امام جعفر صادق رضؓ اور امام محمد باقر رضؓ کا قول ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ السَّقَمِ۔ میں باری سے تیری پناہ مانگتا ہوں
سُقْمُوْنِیَا۔ مشہور مسہل دوا ہے۔
سِقَامٌ جمع ہے سَقِیْمٌ کی جیسے کِرَامٌ جمع ہے کَرِیْمٌ کی
سِقَۃٌ۔ وسق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا بمعنی وَسْقٌ ہے جیسے عِدَۃٌ بمعنی وَعْدٌ اور زِنَۃٌ بمعنی وَزْنٌ ہے
مَا کَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ سِقَۃٍ مِّنْ تَمْرٍ سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کیلئے تباہ نہیں کرنے کا بعضوں نے ... فِیْ شِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کیلئے نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے خیر اگر سین مہملہ سے ہو تو اُس کا اصلی باب کتاب الواؤ ہے مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں ذکر کر دیا۔
سَقْیٌ۔ پانی پلانا سقاک اللہ کہنا عیب کرنا غیبت کرنا۔ ابر سے پانی اُتارنا۔
تَسْقِیَۃٌ۔ پانی پلانا
کُلُّ مَاثُرَۃٍ مِنْ مَاٰثِرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ اِلَّا سِقَایَۃَ الْحَاجِّ وَسِدَانَۃَ الْبَیْتِ۔ جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روند ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا (حضرت عباسؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے) دوسرے بیت اللہ کی خدمت اور مجاورت (وہاں کی صفائی جھاڑو جھنڈا وغیرہ)
اِنَّہٗ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَقَلَبَ رِدَائَہٗ۔ آنحضرتؐ

Marfat.com

الدُّبَّاءِ آنحضرت م نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تونبی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے اگر نبیذ میں تیزی آجائے گی تو پینے والے کو معلوم ہوجائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھوٹ جائے گی۔ برخلاف تونبی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اُس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہوگی اور دھوکے میں اُس کو کوئی پی جائے گا)

فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ۔ پھر مشکوں میں اُن کو پلایا گیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِی الْاَوْعِیَۃِ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ۔ جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پیئے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْقَوْنَ۔ یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی اُن کو پانی نہ پلاتا۔ (اُن کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مُثلہ کی ممانعت سے پہلے کی ہے بعضوں نے کہا مُثلہ سے نہی تنزیہی ہے)

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ۔ ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آجانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)۔

مَالَکَ وَلَھَا مَعَھَا سِقَاءُھَا۔ تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب (یعنے اُس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی دن کا پانی کھٹا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اُس کو پڑا چرنے دے خود بخود اُس کا مالک آن کر لے لیگا)۔

فَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اُس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرت م نے اُس کا پانی زبردستی لے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں دوسرا آنحضرت م نے اُس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا تیسرے اُس کا پانی کم بھی نہیں ہوا یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)

نَھٰی عَنِ الْاَسْقِیَۃِ۔ آپ م نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا

وَھُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْیَا۔ آپ سقیا میں دوپہر کو سونے والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَابِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تعھن ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے۔

سُقِیَ بَطْنُہٗ ثَلٰثِیْنَ سَنَۃً۔ تیس برس تک اُن کو استسقا کی بیماری رہی اسم مصدر سِقْیٌ ہے بہ کسرۂ سین اور جوہری نے حرف سَقِیَ بَطْنُہٗ اور اِسْتَسْقٰی بَطْنُہٗ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِیَ بَطْنُہٗ بھی مستعمل ہے معنے سب کے ایک ہیں یعنی اُس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا کی بیماری ہوگئی۔

فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقٰی مَا فِیْ بَطْنِہٖ جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں

بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اُگل دیتا ہے۔ كَانَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا۔ آنحضرت ؐ کے لئے میٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا (سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)

إِنَّهُ تَفَلَ فِيْ فَمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ سِقَاءً۔ آنحضرت ؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈال دیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اُس کی سیرابی ہوگا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہوگا)

اَسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ اپنے بندوں اور چارپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ بستی کو زندہ کر دے۔

يُسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔ عورتیں جنگ میں لڑنے والوں کو پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کریں (سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا کہ اُن کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر میں بھی سوا پان تمباکو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر عورتیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاء اللہ ایسا دل گردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اُس کی اشاعت کرنے میں بھی پس و پیش کرتے ہیں حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کو چھپاتے ہیں اُن میں تاویلیں لگاتے ہیں منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتے ہیں

نَزَلَتْ حِيْنَ افْتَخَرُوْا بِالسِّقَايَةِ یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ اخیر تک اُس وقت اُتری جب انہوں نے بیت اللہ میں حاجیوں کو پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علی رضؓ اور عباس رضؓ اور شیبہ رضؓ کے باب میں اُتری عباس رضؓ نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو (پانی شربت) پلاتا ہوں شیبہ نے کہا میں افضل ہوں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اُس کا دربان ہوں حضرت علی نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری اور حضرت علی رضؓ کا کہنا صحیح ہوا۔

سُقْيَا رَحْمَةٍ وَلَا سُقْيَا عَذَابٍ۔ یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر نہ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے گھروں کو گرا دے لوگوں کو ڈبو دے جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کر دے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہو گیا ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے۔ نعوذ باللہ من عذابہ)۔

مَا فِيْهِ بِسِقَائِكَ۔ اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لیکر

Marfat.com

سفر کر۔
کَرِشُہٗ سِقَاءٌ۔ اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)۔
مِسْقَاۃ۔ پانی پلانے کا مقام۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْکَافِ

سَکْبٌ یا تَسْکَابٌ یا سُکُوْبٌ۔ بہانا۔ بہنا۔
اِنْسِکَابٌ۔ بہنا۔
مَاءٌ مَسْکُوْبٌ یعنی سَاکِبٌ۔ خود بخود زمین کھود کر بہنے والا۔
کَانَ لَہٗ فَرَسٌ یُسَمّٰی السَّکْبَ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہر کہیں رکتا نہیں)۔
کَانَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ حَتّٰی یَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فَاِذَا سَکَبَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔
آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (نہایہ اور مجمع کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوع فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہے) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)
اِنَّا نُمِیْطُ عَنْکَ شَیْئًا یَکُوْنُ عَلٰی اَھْلِکَ سُبَّۃً سَکْبًا۔ ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو۔
سُبَّۃٌ سَکْبٌ یعنی لازمی عار۔ نہایہ میں ہے۔ مَا اَنَا بِمُنْطٍ عَنْکَ۔ جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے بھی اس کی پیروی کی ہے حالانکہ اِنطاء کے معنے اعطا یعنی دینے کے آئے ہیں۔ اس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم۔
سَکْتٌ یا سُکُوْتٌ یا سُکَاتٌ یا سَاکُوْتَۃٌ۔ چپ رہنا جیسے صُمُوْتٌ ہے مر جانا ٹھہر جانا۔
اِسْکَاتٌ۔ چپ کرانا جیسے اِنْصَاتٌ ہے۔
سَاکُوْتٌ۔ بہت خاموش رہنے والا جیسے سِکِّیْتٌ ہے۔
فَرَمَیْنَاہُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّۃِ حَتّٰی سَکَتَ پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرّہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔
مَا تَقُوْلُ فِیْ اِسْکَاتَتِکَ۔ آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قراءت نہیں کرتے آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اس میں کیا پڑھتے ہیں۔
یَسْکُتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ اِسْکَاتَۃً تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک سکتہ کرتے اس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے
اِسْکَاتَۃٌ۔ شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سکوتا ہوتا۔
اِسْکَاتُکَ۔ آپ کا چپ رہنا کیا ہے۔ یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اُسْکَاتُکَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں یُسْکِتُ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃِ ہے۔ معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش رہتے۔

Marfat.com

وَأَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيلًا
چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہر
عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَكَتَ بات کی
پھر سکوت کیا جب اُس سکوت کے بعد پھر بات
ہوتی ہے اگر بالکل اُس کے بعد بات ہی نہ کرے
تو اَسْكَتَ کہتے ہیں

قَالَ اُسْكُتْ۔ کہا خاموش۔ یعنی دل میں کہا۔

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ۔ یعنی جب مؤذن آذان
کو کان میں ڈال چکتا۔

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ
فِيْمَا اُمِرَ۔ آنحضرتؐ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے
کا حکم ہوا اُس میں آپؐ نے پکار کر قراءت کی اور
جس نماز میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اُس میں آپؐ
نے آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)

اَنِيْنَ صَبِيٍّ يُسَكَّتُ۔ اُس لکڑی میں سے رونے کی
ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے رونے
کی جس کو خاموش کرتے ہیں۔ (اور تسلی دیتے ہیں وہ
گُن گُن کرکے آہستہ آہستہ روتا ہے)

فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ۔ لوگ خاموش ہو رہے۔

فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ
خاموش ہو رہے (یا آپؐ نے اعراض کیا یا سر جھکا
لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ۔ تیسری بات پر خاموش
ہو رہے۔ (یعنی ابن عباسؓ اور بولنے والے....
سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اُسامہ
کا لشکر طیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اُس
کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ
فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ۔ آنحضرتؐ سے
پوچھا گیا پیر جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے
جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرتؐ
نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اُسی
دن مجھکو پیغمبری ملی اُسی دن مجھ پر قرآن اُترا)

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین
سیوطی اور چند اکابر اہلحدیث نے اسی حدیث سے
جوازِ مجلس میلاد پر دلیل لی ہے لیکن یہ جواز اُسی
صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرتؐ
کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور
آپؐ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو بہ صحت منقول
ہیں اُن کا تذکرہ کیا جائے لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں
بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ
مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں
گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں
ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف
اِس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیرے بھنگیرے سیندھی
شراب پینے والے حقہ اُڑانے والے آجاتے
ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے چلّا چلّا کر پڑھتے
ہیں بیچ بیچ میں ہنستے جاتے ہیں حقہ اور چرٹ اور سگرٹ
بیڑی اُڑاتے رہتے ہیں اور صاحب خانہ اور
متعلقین جنہوں نے اُن کو بلایا ہے مزے سے
سوتے رہتے ہیں نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا
ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے
غرض ساری رات یہ مولودی اہل محلہ کا دماغ
پکا کر اُن کی نیند خراب کرکے صبح کو چل دیتے ہیں۔
اور اپنی فیس لے لیتے ہیں ایسی مولود شریف کرنے
میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی
گناہ سر پر پڑتا ہے۔ آنحضرتؐ کے ذکر مبارک
کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور

Marfat.com

گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔
جَرَی الْوَادِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ سَکَتَ۔ نالہ تین بار بہا
پھر تھم گیا۔
سَکْتَۃٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی مُردے کی
طرح ہو جاتا ہے۔
سُکْتَۃٌ۔ بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا
چسنی شیرینی وغیرہ)۔
اِبْنُ السِّکِّیْتِ۔ ایک راوی ہے اُس کا نام یعقوب
ابن اسحاق ہے۔
سَکْرٌ۔ بھر دینا بند کرنا۔
سُکُوْرٌ یا سَکَرَانٌ تھم جانا۔
سَکَرٌ۔ بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا
جیسے سَکْرٌ اور سُکْرٌ اور سُکُرٌ اور سَکَرَانٌ
سب کا معنے متوالا ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا۔
حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَیْنِهَا وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ
شَرَابٍ۔ شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح
وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعضوں نے
وَالسُّکْرُ مِنْ کُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب
یہ ہوگا کہ خمر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی
اُس کا قلیل و کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں
اُس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے لیکن
نشہ سے کم مقدار میں پینا درست ہے۔
مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہ رح سے ایسا
ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل
ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے
بھی اُن سے اختلاف کیا ہے صحیح حدیث متفق علیہ
سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے
اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے دوسری صحیح حدیث
میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے
اور کھجور سے بھی اور جَو سے بھی اور حضرت عمر رض
نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور
اوپر کتاب الخا میں اس کا ذکر گذر چکا ہے۔
اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ
السَّکَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ
فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ۔ ایک شخص کو صفر کا عارضہ
ہو گیا (پیٹ میں کیڑے پڑ گئے) لوگوں نے اُس کے
لئے شراب تجویز کی آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہ نے
جو چیز تم پر حرام کی اُس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی
(یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)
قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا شَکَتْ اِلَیْهِ کَثْرَۃَ
الدَّمِ اُسْکُرِیْهِ۔ آنحضرت صلعم سے ایک عورت
نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ
اُس کا خون بہت بہتا ہے آپ صلعم نے فرمایا ایسا
کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اُس پر پٹی
باندھ لے یہ سَکْرُ الْمَاءِ سے نکلا ہے یعنی پانی
روکنے کا کٹہ (بند)
کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ۔ ہر نشہ لانے والا شراب خمر
ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا)۔
کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔ ہر نشہ لانے والی چیز حرام
ہے (اُس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اُس
وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے
جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے
سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمے سے تھوڑے
ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے ملکر)
سَکَرَاتُ الْمَوْتِ۔ موت کی سختیوں سے
نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں
بَابُ سَکْرِ الْاَنْهَارِ۔ نہریں بند کرنے کا بیان

Marfat.com

یا نہریں بند کرنے کا دروازہ۔
تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا۔ تم اُس سے یعنی کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)

شُکْرٌ۔ شکر

سِكِّيْرٌ۔ نشہ باز۔

سُكُرْكَة۔ جوار کا شراب۔

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَاخَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ مَالِكٌ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَةُ
پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اُس میں بھلائی نہیں ہے اور اُس کے پینے سے منع کیا امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ہے ان کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)

وَخَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَةُ۔ حبشیوں کا شراب سکرکہ ہے۔

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرُّجَةٌ۔ چھوٹی تشتری یا پیالی
لَا آكُلُ فِيْ سُكُرُّجَةٍ۔ میں تشتری میں نہیں کھاتا یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار، جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اُس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے بعضوں نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے۔
مترجم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن شاہ کاسہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اُسی میں سے ایک ساتھ کھائیں سب کے ہاتھ اُس میں پڑیں اب جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اُس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جوارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چل کر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعفِ معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا۔
آنحضرت ﷺ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں ان میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا اسی طرح باہ مقویاتِ باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں نادانوں بیوقوفوں کے کام ہیں جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدتِ باہ سے ہم بیتاب نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ خدا نے اُس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ ہم حیوانیت کا زور چاہے یہ ساری خرابیاں اُن لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوا لذائذِ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی

Marfat.com

بسر کریں اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی ان لذائذ جسمانی کے بڑھ جانے کی فکر نہ کرتے اور اُن کے کم ہو جانے پر رنج کیا خوشی کرتے واللہ الموفق

سَكْسَكَةٌ۔ ضعف ناتوانی۔

تَسَكْسُكٌ۔ عاجزی اور تضرع کرنا۔

سَكْعٌ یا سَكَعٌ۔ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا۔

وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالٌ قَوْمٌ تَسَكَّعُوا۔ بھلا کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتہ مقصود کیا ہے)

حج مُتَسَكِّعًا۔ اُس نے بن توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)

سَكْفٌ۔ چوکھٹ بنانا۔

اِسْكَاف۔ موچی موزہ بنانے والا۔

اُسْكُفَّه۔ دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں۔

اِسْكَافِيَه۔ معتزلہ کا ایک فرقہ ہے۔

اِسْكَاف۔ ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا اب پانی میں ڈوب گیا ابو جعفر اسکافی اُسی کے طرف منسوب ہے بعضوں نے کہا اُسْكُفَه چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں

سَكٌّ۔ بند کرنا، کھودنا، ڈالدینا، دبانا، کاٹنا۔

اِسْتِكَاكٌ۔ پٹ جانا۔

خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَّأْبُوْرَةٌ۔ بہتر مال کھجور کے پیوندی جھاڑوں کی قطار ہے۔

سِكَّه گلی کوچہ اور **سِكَّةُ الْحَدِيْدِ** یا لوہے کی پٹی جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعضوں نے کہا سِکّہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے ہوں مثلاً سِكَّةُ الْعُلَمَاءِ جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں۔

سِكَّةُ النَّجَّارِيْنَ۔ جہاں بڑھئی رہتے ہوں

اَصْحَابُ السِّكَكِ۔ عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کیلئے بھیجے جاتے تھے۔

نَهٰى عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اُس کو توڑنے سے منع فرمایا (یعنی روپیہ اور اشرفی کو جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)

مَا دَخَلَتِ السِّكَّةُ دَارَ قَوْمٍ اِلَّا ذَلُّوْا۔ جہاں ناگر (ہل) جس سے زمین جوتتے ہیں کسی گھر والوں میں گھسا اُن کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا بس وہ ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعیت بن گئے اور کھیتی باڑی میں معروف رہ کر اب وہ جنگ کے قابل نہیں رہیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے اُن کے حاکم بن کر اُن سے مالگذاری وصول کریں گے صد ہا طرح کے ظلم و ستم اُن پر کریں گے مسلمان شروع سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے اُن کی عزت قائم رہی جب سے کھیتی باڑی میں معروف ہو گئے ذلیل اور خوار۔۔۔ رعیت بن گئے نہایہ میں ہے کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ ساری عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے بیل کے دُموں میں (یعنی سپاہ گری

Marfat.com

اور گھوڑ سواری میں عزت وآبرو ہے اور کسانی کبنی پنے میں ذلت وخواری ہے

إِنَّهُ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ - ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے۔

اُسْتُكَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ أَسْمَعُهُ - اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں

خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ وَهُوَ غَيْرُ مَسْكُوكٍ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں۔

سَكِّی کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَیْرُ مَشْكُوكٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا۔

كُنَّا نُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ - ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سُک کا جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (سُک ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)

قِلَادَةٌ مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ - ایک ہار خوشبو اور سُک کا بعضوں نے کہا سُک وہ دھاگہ جس میں نگ پرو دیئے جاتے ہیں۔

ثُمَّ جَمَعْتُهُ فِي سُكٍّ پھر میں نے اس کو ایک خوشبو میں ملایا۔

كَانَ لَهُ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ بِهَا - آنحضرت ﷺ کی ایک خوشبو تھی آپ اس میں سے خوشبو لگاتے

فَحَمَلُونِي عَلٰى خَافِيَةٍ مِنْ خَوَافِيهِ ثُمَّ دَوَّمَ بِي فِي السُّكَاكِ مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اٹھالیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پھرایا

سُكَاكٌ جَوّ - یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے۔

شَقَّ الْأَرْجَاءَ وَسَكَائِكَ الْهَوَاءِ - کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا۔

سُكَاكٌ - تیر کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے۔

سَكَّاكٌ - کیلیں بنانیوالا۔

سَكَّاءُ - وہ بکری جس کے کان نہ ہوں

يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ - یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمد لشکر سمیت آن پہنچے۔

سَكَنٌ - ٹھہراؤ، اقامت۔

سُكُونٌ - ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا مسکین فقیر ہوجانا۔

مَسْكَنَةٌ اور تَمَسْكُنٌ - محتاجی فقیری۔

مِسْكِينٌ - جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعضوں نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو۔

تَمَسْكَنَ - مسکین بنا۔

إِسْتِكَانَ - عاجزی اور فروتنی کی۔

صَدَقَتِ الْمُسْكِينَةُ - یہ غریب عورت سچ کہتی ہے۔ یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ - یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ۔

تَبَأَّسْ وَتَمَسْكَنْ - آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے اپنی

Marfat.com

ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کر، اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں اگر نماز میں یہ امر نہ ہو تو بڑی چیز فوت ہو گئی اور فروعات اور توابع رہ گئے جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ گئی نہایہ میں ہے کہ قاعدے کی رو سے تسکن ہونا تھا مگر خلاف قیاس بعضے لفظوں میں میم بڑھا دی جاتی ہے جیسے تمدرع اور تمنطق اور تمندل میں عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ۔ تم کو وقار یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کم عقل کی دلیل ہے)

فَلْيَاتِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ۔ نماز کے لئے اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا)

فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ (زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرت م کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپ م کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپ م پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور بیہوشی ہو گئی۔

اَلسَّكِينَةُ مَغْنَمٌ وَتَرْكُهَا مَغْرَمٌ وقار اور سنجیدگی اور متانت ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے بعضوں نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے۔

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم اس بات کو دور از قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے۔

كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ لَا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِينَةَ تَتَكَلَّمُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم حضرت محمدؐ کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمر جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعضوں نے کہا سکینہ سے رحمت الٰہی مراد ہے بعضوں نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الآية بعضوں نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی طرح اور نورانی ہیں بعضوں نے کہا بلی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعضوں نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰؑ کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی مؤید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حق بات کا الہام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہر امت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمرؓ ہیں۔

فَاَرْسَلَ اللهُ اِلَيْهِ السَّكِينَةَ وَهِيَ رِيْحٌ خَجُوْجٌ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ بھیجی یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا۔

وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ تم پر ہر بات میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہو (چھچھورا پن اور جلد بازی سے پرہیز رکھو)

اِقْرَأْ يَا فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِينَةُ اے فلانے قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسمان سے اترتی ہے)

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

Marfat.com

اُن پر آسمان سے سکینہ اُترتی ہے اور رحمت اُن کو
ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے
کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اُس کی صفائی اور نور
ظلماتِ نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق وشوقِ
عبادت اور لقائے خداوندی کا۔
میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور
ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت
یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں
کو عطا فرماتا ہے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے
کہ وہ مرتے وقت رونے لگے لوگوں نے سبب
پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہو
میرا مزہ فوت ہوتا ہو وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت
کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤنگا
اَمَّا صَاحِبَایَ فَاسْتَكَانَا ۔ میرے دونوں
ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔
حَتّٰى اِنَّ الْعُنْقُوْدَ لَيَكُوْنَ سَكَنَ اَهْلِ
الدَّارِ۔ (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت
ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں
کو کفایت کرے گا۔ اُن کو بھوک سے تسلی دیگا
حَتّٰى اِنَّ الرُّمَّانَةَ لَتُشْبِعُ السَّكْنَ ۔ یہاں
تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر
کر دے گا۔
سَكْنٌ ۔ بسکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے
صَحْبٌ صاحب کی۔
اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِنَا سَكَنَهَا ۔ یا
اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اُتار
(یعنی جس سے اُن کو تسلی تشفی اور آرام و راحت ہو
مثلاً وقت پر بارش آب وہوا کی خوبی امن و
امان ارزانی وغیرہ)
اِسْتَقِرُّوْا عَلٰى سَكِنَاتِكُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ
الْهِجْرَةُ ۔ اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت
کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض
تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی کافروں کا
زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ
میں آنحضرتؐ کے پاس آجائیں بعد اس کے جب
اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا مسلمان غالب ہو
گئے اُن کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی
رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے
کی اجازت مل گئی)
سَكِنَاتٌ ۔ جمع ہے سَكِنَةٌ کی جیسے مَكِنَاتٌ
مَكِنَةٌ کی۔
اِئْتِنِيْ بِالسِّكِّيْنَةِ ۔ چھری میرے پاس لاؤ۔
مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے
اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
مَا كُنَّا نُسَمِّيْهَا اِلَّا الْمُدْيَةَ ۔ میں نے چھری
کے لئے سکین کا لفظ اس حدیث میں سنا ہم تو
چھری کو مُدیہ کہا کرتے ہیں۔
وَلَمْ يَذْهَبْ اِلَى السُّكُوْنِ ۔ امام بخاریؒ
اس طرف نہیں گئے کہ مسکنت سکون سے مشتق
ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر مسکنت کا ذکر جو انہوں
نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق
کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ
سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں۔
فَيَسْتَكِيْنَا لِشُرْبِهِمَا ۔ اُن کے پینے کے
لئے وہ عاجزی کریں ایک روایت میں
لِيَسْتَكِيْنَا ہے یعنی چھپ رہیں۔
وَكَانَ الرَّجُلُ اِسْتَكَانَ ۔ جیسے وہ عاجز

Marfat.com

بن گیا اُس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی۔
اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُکْنَی الْمُهٰجِرِیْنَ انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا (جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام کے ساتھ نکلتا وہ اُس کو اپنے گھر میں رکھتا)
فَلَمَّا کَانَ یَرْمِیْ سَکَنَ۔ جب وہ تیر مار رہا تھا اُس وقت مر گیا۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَاکِنِ الْبَیْدَا۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلدیتر ہیں گو وہ آباد نہ ہو۔
وَمَا سَکَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ۔ آسمان اور زمین میں جو چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والی چیزیں بھی اُسی کی ہیں)
اَلسَّکِیْنَةُ رِیْحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَهَا صُوْرَةٌ کَصُوْرَةِ الْاِنْسَانِ تَکُوْنُ مَعَ الْاَنْبِیَاءِ۔ سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اُس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ اُن پر اُتری اور اِدھر اُدھر چلتی رہی۔ انہوں نے پایہ اُس کی حرکت پر رکھا بعضوں نے کہا سکینہ وہ توراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسیٰ لڑائی کے وقت اُس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اُس سے اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعضوں نے کہا ایک صورت تھی زبرجد کی یا یاقوت کی اُس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب

کی تصویریں تھیں واللہ اعلم
مَسْکَنٌ۔ مکان گھر اُس کی جمع مَسَاکِنُ ہے۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلَأَ۔ پکانا، صاف کرنا، نچوڑنا، مارنا۔
کَاَنَّمَا یُضْرَبُ جِلْدُهٗ بِالسُّلَّاءَةِ۔ جیسے اُس کی کھال پر کھجور کا کانٹا مار رہے ہیں۔
سُلَّاءَةٌ کھجور کا کانٹا اُس کی جمع سُلَّاءٌ ہے
سَلْبٌ یا سَلَبٌ اُچک کرلے جانا زبردستی چھین لینا، ننگا کرنا۔
تَسْلِیْبٌ۔ بچہ کا مر جانا یا گر جانا۔
اِسْلَابٌ۔ پتے جھڑ جانا۔
تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرانا۔
اِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا، اُچک لے جانا۔
اِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔
سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَبَ الرَّجُلُ سَلْبًا آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔
تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔ سوگ کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر تیرا جی چاہے وہ کر بعضوں نے کہا سِلَاب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی ہے
اِنَّهَا بَکَتْ عَلٰی حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔
یَحْمِیْ لَهٗ وَادِیْ سَلْبَةَ۔ وادیٔ سلبہ اُس کے لئے محفوظ کردیں (وادیٔ سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کر دینے سے یہ غرض

ہے کو وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔
مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص کسی کافر کو مارے وہی اُس کا سامان (کپڑے ہتھیار وغیرہ) لے لے۔
سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار، سواری کا جانور وغیرہ اُس کی جمع اَسْلَابٌ ہے۔
خَرَجْتُ اِلٰى جَشَرٍ لَّنَا وَالنَّخْلُ سُلُبٌ۔ میں ایک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے) اُس وقت کھجور کے درخت خالی تھے (اُن پر میوہ نہ تھا)
مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان میں پانچواں حصہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل قاتل کا حق ہے)۔
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ مِّرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ اَوْ سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر ٹیکا لگائے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال یا سَلَب بھرا ہوا تھا (سَلَب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں جو یمن میں مشہور ہے اُس کی رسّیاں بناتے ہیں بعضوں نے کہا کوگل کی چھال بعضوں نے کہا ثمام کے پتے (ثمام ایک مشہور درخت ہے)
كَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا سَلَبٌ۔ آپ کا ایک تکیہ تھا یا گدّہ جس میں سلب بھرا ہوا تھا۔
وَاَسْلَبَ ثُمَامُهَا۔ وہاں کی ثمام نے پتے نکالے تھے
سَلِبٌ۔ لمبا۔ ہلکا
سَلَّابٌ۔ سلب کی رسی بنانے والا
سَلُوْبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ فن اُس کی جمع اَسَالِب اور اَسَالِيْبُ ہے۔
سَلْتٌ ہاتھ سے نکال ڈالنا، کاٹ ڈالنا مونڈنا۔ چھیلنا، پونچھنا۔
اِسْتِلَاتٌ۔ اُنگلی سے پونچھنا۔
اِنْسِلَاتٌ۔ بے خبر دیئے چلدینا۔
سَلْتَةٌ۔ ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ مِنِّيْ فَلْتَةً وَّسَلْتَةً۔ وہ مجھ سے آگے نکل کر چلدیا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔
اَسْلَتُ۔ نکٹا۔
اِنَّهٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمَرْهَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اُس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی شابہت کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سُرمہ نہیں لگاتی عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَتَتِ الْخِضَابَ عَنْ يَدِهَا اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اُس کو دور کر دیا
اُسْلُتِيْهِ وَاَرْغِمِيْهِ۔ ہاتھوں کا رنگ نکال ڈال اُس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)
اُمِرْنَا اَنْ نَّسْلُتَ الصَّحْفَةَ۔ ہم کو حکم ہوا رکابی پونچھ لینے کا اُس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو اُس کو انگلیوں سے پونچھ کر صاف کر دینے کا۔
ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا۔ پھر خون کو وہاں سے پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)
فَكَانَ يَحْمِلُهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ حضرت عمرؓ اپنی لونڈی مرجانہ کے بچہ کو اپنے مونڈھے پر اٹھاتے اور اُس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ امام حسینؑ کو اپنے مونڈھے پر اٹھاتے اُن کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے

Marfat.com

پونچھ ڈالتے)
فَيُنفَذُ الْحَمِيمُ إِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا
فِيهَا۔ وہ گرم پانی اُس کے پیٹ میں گھس جائیگا
اور جو کچھ پیٹ میں ہے آنتیں وغیرہ اُس کو کاٹ
دیگا۔
مَنْ تَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا فَقَالَ سَلْمَانُ مَنْ
سَلَتَ اللّٰهُ أَنْفَهٗ۔ حضرت عمرؓ نے کہا
خلافت کو اُس کے حقوق سمیت کون قبول کرتا
ہے سلمان فارسی نے کہا وہی قبول کریگا جس کی
ناک اللہ تعالیٰ کاٹ ڈالے (خلافت اور حکومت
ایسی ہی جوابداری اور ذمہ داری کی چیز ہے تمام
خلقت کا وبال اپنے اوپر لینا ہے بیٹھے بٹھائے
اپنے تئیں مصیبت میں ڈالنا ہے۔ حضرت
عمرؓ نے باوصف اُس عدالت اور ایمانداری
اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے مرتے وقت کہا کاش
میں قیامت کے دن خلافت کے امور سے برابر
سرابر چھٹ جاؤں یعنی نہ ثواب ملے نہ عذاب
ہو اور میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو آنحضرت صلعم
کے ساتھ میں نے کیں ہیں۔
سَلَتَ اللّٰهُ أَقْدَامَهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے
پاؤں کاٹے۔
سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهٗ
آپ سے پوچھا گیا سفید گیہوں کو (جس پر پوست نہ
ہو) پوست دار گیہوں کے بدل برابر برابر بیچنا کیسا
ہے آپ نے اُس کو برا جانا (کیونکہ اُس میں کمی بیشی
ہے ایک طرف گیہوں بوجہ پوست کے کم چڑھیں گے
دوسری طرف زیادہ)
تَسْلُتُ الْعُرُوقَ۔ رگوں کو سونت ڈال۔
فَيَسْلُتُ مَا فِي وَجْهِهٖ۔ اُسکے مُنہ پر جو گوشت وغیرہ

ہے اُس کو گرا دے گا (یعنی دوزخ کا پانی جس کا
ذکر اس آیت میں ہے۔ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِي بُطُونِهِمْ
وَالْجُلُودُ)
سَلَجٌ یا سَلِجَ یا سُلِجَ۔ کھانے سے دست
آنے لگنا۔
سُلَّجٌ۔ ایک گھانس ہے جس کو اونٹ چرتے ہیں
تَسَلُّجٌ۔ نگل جانا۔ غٹ غٹ پی جانا
سُلْجَانٌ۔ حلق۔
سَلَحٌ۔ ہگنا۔ بیٹ کرنا۔
تَسْلِيحٌ ہگانا۔ ہتھیار لگانا۔
تَسَلُّحٌ ہتھیار باندھنا۔
بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَرِيَّةً فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ سَيْفًا۔
آنحضرت صلعم نے فوج کی ایک ٹکڑی بھیجی میں نے اُن
میں سے ایک شخص کو تلوار سے مسلح کیا (یعنی تلوار
لڑنے کے لئے اُس کو دی اُس کی کمر میں لگائی)
سِلَاحٌ۔ ہر ہتھیار جو لوہے سے لڑنے کیلئے
طیار کیا جائے کبھی خاص تلوار کو بھی سلاح
کہتے ہیں۔
إِسْلَاحٌ۔ ہتھیار دینا۔
لَمَّا أُتِيَ بِسَيْفِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ دَعَا
جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَسَلَّحَهٗ إِيَّاهُ۔ جب حضرت
عمرؓ کے پاس نعمان بن منذر کی تلوار آئی تو آپ
نے جبیر بن مطعم کو بلایا اور وہ تلوار اُن سے
لگائی (یعنی انکو باندھنے کے لئے دی)
مَنْ سَلَّحَكَ هٰذَا الْقَوْسَ۔ کس نے یہ کمان
سے تجھکو مسلح کیا۔
بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهٗ مِنَ
الشَّيْطَانِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے لئے چوکیدار بھیجے

Marfat.com

جو شیطان سے اُس کی نگہبانی کریں گے
مَسْلَحَۃٌ ۔ وہ لوگ جو مورچہ یا ناکہ پر رہ کر دشمن کی خبر رکھتے ہیں اور دشمن کے آتے ہی اپنے لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ جنگ کے لئے طیار ہو جاتے ہیں اُس کی جمع مَسَالِح ہے۔
حَتّٰی یَکُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِھِمْ سَلَاحٌ ۔ یہاں تک کہ اُن کا دور ترین مورچہ سلاح ہو گا (جو ایک مقام کا نام ہے خیبر کے قریب،
کَانَ اَدْنٰی مَسَالِحِ فَارِسَ اِلَی الْعَرَبِ الْعُذَیْبُ ۔ فارس کا قریب ترین مورچہ عرب کی طرف عذیب تھا (عذیب بھی ایک مقام کا نام ہے)
مُسَلَّحِیْنَ ۔ ہتھیار بند
کَانَ اٰخِرُ النَّھَارِ مَسْلَحَۃٌ ۔ اخیر دن ایک مورچہ ہو گا ۔
مَسَالِحُ الدَّجَّالِ ۔ دجال کے طلائے ۔ (بلکہ مقدمۃ الجیش)
مَا تَرَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَہٗ ۔ آنحضرت ؐ نے کچھ مال و دولت نہیں چھوڑا صرف اپنے ہتھیار چھوڑے (تلوار نیزہ کمان زرہ خود وغیرہ)
اِنَّکَ اَشْاَمُ سَلْحَۃٍ اَخْرَجَتْھَا اَصْلَابُ الرِّجَالِ اِلٰی اَرْحَامِ النِّسَاءِ ۔ تم تو ایک منحوس نطفہ ہو جس کو مردوں کی پشت نے عورتوں کے رحموں میں ڈالا (یہ امام جعفر صادق نے امام محمد بن عبد اللہ مشہور بہ نفس زکیہ سے فرمایا)
سَلْخٌ ۔ پوست نکالنا، کھال کھینچنا، اُتار ڈالنا گذر جانا، گذار دینا، آخری حصّہ میں ہو جانا۔ کھینچ لینا کینچلی اُتارنا۔
اِنْسِلَاخٌ ۔ گذر جانا ننگا ہو جانا کینچلی چھوڑ دینا ۔
اِسْلِخَاخٌ ۔ لیٹ جانا۔
سَالِخٌ ۔ کالا سانپ جو ہر سال اپنی کینچلی چھوڑتا ہے۔
سَلْخٌ ۔ مہینے کا آخری دن جیسے غُرَّۃٌ مہینہ کا پہلا دن ۔
مَا رَاَیْتُ امْرَاَۃً اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ فِیْ مِسْلَاخِھَا مِنْ سَوْدَۃَ ۔ میں نے کسی عورت کی کھال میں آنا اُس سے زیادہ پسند نہیں کیا جتنا ام المومنین حضرت سودہ کی کھال میں آنا جنھوں نے اپنی ساری عمر گوشہ نشینی اور عبادت میں کاٹ دی کسی جھگڑے سے واسطہ نہیں رکھا اور نہ مردے سروکار بلکہ اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی گویا حضرت عائشہ نے آرزو کی کہ وہ سودہ کے طریق اور خصلت پر ہوتیں ۔
فَسَلَخُوْا مَوْضِعَ الْمَاءِ کَمَا یُسْلَخُ الْاِھَابُ فَخَرَجَ الْمَاءُ ۔ پھر انہوں نے پانی کے مقام پر (جس کو ہدہد نے بتلایا تھا) کھودا مٹی نکالی جیسے کھال نکالتے ہیں اور پانی نکلا ۔
مَا یَشْتَرِطُہُ الْمُشْتَرِیْ عَلَی الْبَائِعِ اَنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سِلَاخٌ وَّلَا مِخْضَارٌ وَّلَا مِعْوَارٌ وَّلَا مِبْسَارٌ ۔ بائع پر مشتری یہ شرط کرے کہ اُس کو وہ گدر کھجور نہیں ملنے کی جو درخت سے جھڑ جائے ۔
مِخْضَارٌ ۔ وہ کھجور کا درخت جس کے گدر پھل گرتے ہیں ۔

Marfat.com

فَوَجَدَ سِلْخَ حَيَّةٍ ۔ ایک سانپ کی کینچلی پائی

سَلْخٌ ۔ تکلے پر جو سوت ہو ۔

رَجُلٌ سَلِيْخٌ مَلِيْخٌ ۔ بہت جماع کرنے والا آدمی لیکن اولاد ندارد

شَیْءٌ سَلِيْخٌ مَلِيْخٌ ۔ بے مزہ چیز ۔

مَسْلَخٌ ۔ کمیلہ (جہاں جانور کاٹے جاتے ہیں) ۔

فَانْسَلَخَ الْاِسْمُ مِنْ لِسَانِهٖ ۔ بلعم بن باعورا کی زبان سے اسم اعظم نکل گیا (یعنی اُس کی تاثیر کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتے رہے کیونکہ اُس نے حضرت موسیٰؑ پر بد دعا کرنا چاہی یہی حال ہر عامل کا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو نقصان پہنچانا چاہے ۔

اِنْتَهَى النَّبِيُّ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ سَلْخِ اَرْبَعٍ ذِي الْحِجَّةِ آنحضرتؐ مکہ میں اُس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر گئے تھے ۔

سَلِيْخَه ۔ ایک قسم کا عطر ہے

مَسْلَخُ الْحَمَّامِ ۔ حمام میں کپڑے اُتارنے کا مقام ۔

سَلَسٌ ۔ گل جانا ۔ بوسیدہ ہو جانا ۔

سُلَاسٌ ۔ دیوانہ ہو جانا ۔

تَسْلِيْسٌ ۔ جواہرات جڑنا مرصع کرنا

اِسْلَاسٌ ۔ مدت سے پہلے بچے نکالنا ۔

سَلَسٌ ۔ سہولت نرمی پیشاب بہتے رہنا ۔

مَسْلُوْسٌ ۔ دیوانہ ، پاگل ، مجنون ۔

اِنَّ الْجَوَادَ اِذَا حَبَاكَ بِمَوْعِدٍ اَعْطَاكَهٗ سَلِسًا بِغَيْرِ مِطَالٍ ۔ سخی وہ شخص ہے کہ جب تجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کرے تو بن ٹالے تو سے (فوراً) دیدے اُس میں حیلہ اور حوالہ نہ کرے ۔

فُلَانٌ سَلِسُ الْبَوْلِ ۔ اُس شخص کا پیشاب نہیں تھمتا (برابر بہتا رہتا ہے)

سَلْسَبِيْلٌ ۔ بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے جس کا پانی بہت خوشگوار ہے ۔

سَلْسَلَةٌ ۔ ملا دینا ۔

سِلْسِلَةٌ ۔ زنجیر ، لوہے کا چکر ۔

سَلَاسِلُ جمع تَسَلْسُلٌ ۔ حدیث کے سب راوی ایک طرح کے ہونا بے انتہا چلے جانا ایک کے بعد ایک ،

عَجِبَ رَبُّكَ مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ ۔ تیرے پروردگار نے اُن لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیروں میں بندھے ہوئے بہشت کی طرف کھینچے جاتے ہیں (مراد وہ کافر ہیں جو دار الاسلام میں قید کر کے لائے جاتے ہیں پھر مسلمان ہو جاتے ہیں ۔ گویا اُن کا قید کر کے لایا جانا اُن کے بہشت میں داخل ہونے کا سبب بنا اسی طرح ہر ایک شخص جس کو کوئی نیک کام کرنے کے لئے مجبور کریں)

فِي الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ ۔ پانچویں زمین میں ریت کے زنجیروں کی طرح سانپ ہیں (ریت کا زنجیر اُس کا سلسلہ جو ایک کے اوپر ایک دور تک چلا جاتا ہے)

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَلِ الْجَنَّةِ ۔ یا اللہ عبدالرحمان ابن عوف کو بہشت کا خوشگوار پانی (جو حلق کے تلے مزے سے اُتر جاتا ہے) پلا ایک روایت میں مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ ہے ۔

فَيَتَسَلْسَلُ ۔ پانی کی طرح بہتا ہے ۔

غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ ۔ ذات السلاسل کی لڑائی یہ ایک چشمہ کا نام ہے جذام کے ملک میں

Marfat.com

سَلْسَلٌ خوشگوار ٹھنڈا پانی جیسے سَلْسَالٌ اور سَلْسَلٌ ہے
سَلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ ۔شیطان زنجیروں میں باندھ دیئے جاتے ہیں (تاکہ اس ماہ مبارک میں مومنوں کو نہ ستائیں)
کَاَنَّہٗ سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ ۔جیسے چکنے پتھر پر ایک زنجیر چلائیں (اس طرح کی ایک آواز فرشتے سنتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے)
حَدِیْثٌ مُّسَلْسَلٌ ۔جس حدیث کے راوی ایک حالت اور ایک طریق کے ہوں یا ایک خاص صفت ہر راوی میں ہو جیسے مسلسل بالمصافحہ وغیرہ۔
سَلِطٌ ۔سخت لمبی زبان بدزبان والا شخص۔
سَلَاطَۃٌ اور سُلُوْطَۃٌ اور سُلُوْطٌ رازداری۔
تَسَلُّطٌ ۔بزور غالب ہونا۔
تَسْلِیْطٌ ۔غالب کرنا بزور قابض بنانا۔
سُلْطَانٌ ۔حجت اور دلیل اور غلبہ اور قدرت اور طاقت اور والی اور حاکم اور بادشاہ ۔
رَاَیْتُ عَلِیًّا وَّ کَاَنَّ عَیْنَیْہِ سِرَاجَا سَلِیْطٍ میں نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا آپ کی دونوں آنکھیں ایسی چمکتی تھیں گویا تیل کے دو چراغ ہیں۔
سَلِیْطٌ ۔زیتوں یا تلی کا تیل بعضوں نے کہا ہر تیل جو کسی دانہ سے نکلے اور فصیح و بلیغ شخص زباں آور۔
سَلِیْطَۃٌ ۔بدزبان عورت ۔
مِسْلَاطٌ ۔کنگھی کے دندانے ۔

اَلْبِذَاءُ وَالسَّلَاطَۃُ مِنَ النِّفَاقِ ۔فحش گوئی اور بدزبانی نفاق میں داخل ہے (یعنی منافقوں کی صفت ہے)
فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ ۔پھر قاتل اس پر غالب نہ کیا جائے گا (اس کو قتل نہ کر سکے گا)۔
سُلْطُحٌ ۔چکنا پہاڑ۔
سُلَاطِحٌ ۔چوڑا۔
اِسْلَنْطَاحٌ ۔وسیع ہونا۔
سَلْطَحَۃٌ ۔چوڑی ۔
سُلْطُوْعٌ چکنا پہاڑ۔
اِسْلَنْطَاعٌ ۔لمبا آدمی۔
سَلْطَنَۃٌ ۔بادشاہت کرنا۔ بادشاہ بنانا ۔
تَسَلْطُنٌ ۔بادشاہ ہونا۔
لَا یُؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے سرداری کے مقام میں امامت نہ کرے (مثلاً صاحب خانہ اپنے گھر میں امامت کا زیادہ حقدار ہے اسی طرح مسجد کا امام اب دوسرا شخص گو اُس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو بے اُس کی اجازت اور رضامندی کے امامت نہ کرے البتہ اگر وہ خود اُس کو امامت پہ مجبور کرے تو امامت کر سکتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ اُس کی امامت اور سرداری میں خلل نہ پڑے اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہو اور لوگوں کو اُس سے نفرت اور مخالفت پیدا نہ ہو مگر اُس شخص کو جو اپنے گھر یا مسجد کا امام ہے لازم ہے کہ جب اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو اُس سے امامت کرائے ورنہ سب کی نماز مکروہ ہوگی جیسے اوپر ایک حدیث میں گذر چکا ہے اسی طرح جب کسی مقام میں جائے

Marfat.com

تو وہاں کے صدر مقام میں جیسے مسند وغیرہ ہے
بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے
یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں جن پر مسلمان
کو چلنا ضروری ہے۔
ذُو سُلطَانٍ مُقسِطٌ۔ ہر حکومت والا جو عادل
اور منصف ہو۔
سُلطَانٌ عَادِلٌ۔ عادل بادشاہ۔
سُلطَانٍ جَائِرٍ۔ ظالم بادشاہ کے سامنے۔
تُصِیبُ اُمَّتِی مِن سُلطَانِهِم شَدَائِدُ
میری امت کو اُنکی حکومت پر تکلیفیں پہنچیں گی
اِلَّا اِذَا سَأَلَ ذَا سُلطَانٍ۔ بادشاہِ وقت
سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست
ہے (اُس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور
شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو
بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اُس کی وجہ سے
حجت قائم ہوتی ہے بعضوں نے کہا یہ سلیط
سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے
ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

سَلعٌ۔ چیرنا۔
سَلَعٌ۔ برص دار ہونا، پھٹ جانا۔
تَسلِیعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا۔
تَسَلُّعٌ اور اِنسِلَاعٌ۔ پھٹنا
سِلعَه۔ مال، متاع، پونجی۔
اَسلَعُ۔ جس کو برص ہو یا اُس کا پاؤں پھٹا ہو۔
فَرَاَیتُهٗ مِثلَ السِّلعَةِ۔ میں نے مہر
نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی یعنی
غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان
میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اُس کی مقدار
ایک چنے سے لیکر ایک خربوزے تک ہوتی ہے
ہندی میں اُس کو گومڑی بھی کہتے ہیں۔
سَلعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔
تَرعٰی بِسَلعٍ فَاَبصَرَت مَوتًا۔ وہ سلع پہاڑ
میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اُس نے دیکھا
ایک بکری مر رہی ہے۔
اِذَا اختَلَفَ البَیِّعَانِ وَالسِّلعَةُ قَائِمَةٌ
جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن
جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ
ہوا ہو)

سَلغٌ۔ کچلنا جیسے ثَلغٌ ہے۔
اَسلَغُ۔ ابرص لئیم بہت سرخ۔

سَلفٌ۔ بکھیرے زمین برابر کرنا
مِسلَفَه۔ بکھر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں
سَلفٌ گذر جانا جیسے سُلُوفٌ ہے۔
سُلَافُ العَسکَرِ۔ مقدمۃ الجیش۔
سُلَافَه۔ شراب۔
سِلفٌ۔ ساڑھو یا دیور۔
مَن سَلَّفَ فَلیُسلِف فِی کَیلٍ مَعلُومٍ اِلٰی
اَجَلٍ مَعلُومٍ۔ جو شخص تم میں سے بیع سلم
کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ۔
(عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفتُ اور اَسلَفتُ
یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد
روپے دے اور اُس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت
کے بعد فلاں مال اس طرح کا ۔۔۔ مجھکو دینا ہوگا اس
میں ضروری ہے کہ اس مال کی نوعیت اور اُس کا
وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان
کرے تاکہ آگے چلکر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔
سَلَفٌ۔ بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض
کو بھی۔

Marfat.com

اِسْتَسْلَفَ مِنْ اَعْرَابِیٍّ بَکْرًا۔ آنحضرتؐ نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ۔ سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپئے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کیلئے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جر منفعة فهو ربوا۔

مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہئے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اُس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اُس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرض حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں دائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود خواروں نے اُس کو نکالا ہے یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اُس کو خرید لے اور۔

میں کہتا ہوں کہ یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم و شفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اُس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اُس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا پھر مُنہ تک نہیں دکھلاتے اِس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا اُن کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپئے خوب مزے سے اُڑائیں گے ہزاروں لاکھوں روپیہ اُن کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے نیارے کریں گے خود اُس کے مالک بنیں گے اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے۔ اُن کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ ماذر رفلیں اور ایک ہزار مشین اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب

Marfat.com

حاصل ہو گویا اُس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعضوں نے کہا سَلَفٌ سے اگلے لوگ مراد ہیں اُس کی باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں یعنی سلف صالحین۔

نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِهَا ہم (مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اُس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں۔

عُبَاب۔ پانی کا بڑا حصہ۔

نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (تجھ سے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)

اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ۔ تو اپنے کفر کی زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھکر مسلمان ہوا (یہ اللہ تم کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)

فِیْ مَوْضِعِ الْجَرِیْرِ مِنَ السَّالِفَۃِ۔ جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں۔

سَالِفَۃ۔ گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز۔

لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِیْ حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ میں تو اُن سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں۔

اَرْضُ الْجَنَّۃِ مَسْلُوْفَۃٌ۔ بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار۔

وَمَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلَفُ مِنَ التَّمْرِ۔ ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں اِلَّا السَّفُّ ہے یعنی ایک بٹی (زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)

اَبْشِرُوْا بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ (امام حسین علیہ السلام نے امام حسن ع سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم اُن سے ملو گے (یعنی آنحضرت اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اُس کے جواب میں فرمایا بھائی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں ہے ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)

سَلْفَعٌ۔ بہادر شجاع کشادہ سینہ والا۔

وَشَرُّ نِسَائِكُمُ السَّلْفَعَۃُ۔ بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو چلانے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)

لَیْسَتْ بِسَلْفَعٍ۔ وہ عورت (جو حضرت موسیٰؑ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)

فَقْمَاءُ سَلْفَعٌ۔ ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت اُن پر نہ پڑیں (زبان دراز کلا کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بیحیا۔

سَلْقٌ۔ ایذا دینا سخت کلامی کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا۔ مارنا۔ جلا دینا چت کر دینا۔ چکنا کرنا۔ خوش

Marfat.com

کرنا گھسیڑنا جماع کرنا طلاق کرنا چیخنا چلانا ۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ اَوْ حَلَقَ ۔ جو شخص مصیبت کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے یا بال منڈائے (جیسے ہند کے مشرکوں میں دستور ہے ان کا کوئی عزیز مرجائے تو اس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے ۔

لَعَنَ اللّٰهُ السَّالِقَةَ وَالْحَالِقَةَ ۔ اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی اور سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی ۔

ذَاكَ الْخَطِيبُ الْمِسْلَقُ الشَّحْشَاحُ وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے ۔

وَقَدْ سَلِقَتْ اَفْوَاهُنَا مِنْ اَكْلِ الشَّجَرِ درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ پک گئے (اس میں بثور نکل آئے یہ سُلاق سے نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے

فَانْطَلَقَا بِيْ اِلٰى مَا بَيْنَ الْمَقَامِ وَزَمْزَمَ فَسَلَقَانِيْ عَلٰى قَفَايَ ۔ وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھکو چت لٹایا (یعنی پشت زمین پر لگائی) سَلْقَهٗ اور صَلْقَهٗ اور سَلْقَاهُ اور صَلْقَاهُ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹایا ۔

فَسَلَقَنِيْ لِحَلَاوَةِ الْقَفَا ۔ مجھ کو گدی کے بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)

فَاِذَا رَجُلٌ مُسْلَنْقٍ ۔ یکا یک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا ۔

فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سَلْقٌ ۔ اپنے ایک کھیت میں سلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑئیے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اس کی جمع سُلْقَانٌ اور سِلْقَانٌ ہے ۔

سِلْقَه ۔ بدزبان فاحشہ عورت ۔

سَلَاقَةٌ ۔ بدزبانی طلاقت لسانی

سَلَاقِیٌّ ۔ زبان آور فصیح الکلام ۔

اِنَّهٗ وَضَعَ النَّحْوَ حِيْنَ اضْطَرَبَ كَلَامُ الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِيْقَةُ ۔ ابو الاسود دئلی نے علم نحو کے قواعد اس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہوگئی (یعنی ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلا لحاظ قواعد جیسا اس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)

سَلِيْقَه ۔ طبیعت، عادت، خصلت ۔

سَلِيْقِيٌّ ۔ اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلا لحاظ قواعد کے بات کرنیوالا ۔

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا ۔ میں نے اپنے گھروالوں کے لئے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے ان کو منع فرمایا کیونکہ بیماری کی نقاہت ان میں باقی تھی ۔

سَلُوْقُ ایک گاؤں ہے یمن میں ۔

تَسَلَّقَ الْحَائِطَ ۔ دیوار پر چڑھ گیا ۔

سَلْكٌ یا سُلُوْكٌ داخل ہونا پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا ۔

اِسْلَاكٌ ۔ داخل کرنا ۔

اِنْسِلَاكٌ ۔ داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ عِلْمًا ۔ جو شخص ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں ۔

Marfat.com

فِیْ سِلْکِ مَضْمُوْنِھَا ۔ اس کے مضمون کی لڑی میں
وَسُلُوْکِ سَبِیْلِ مَنْ قَبْلَھُمْ ۔ اگلے لوگوں کی
راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں
کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی
پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے۔
سَالِکٌ ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیزگار
شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو۔ اور
اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے
ان کو ہدایت اور ارشاد کرے (اس کا درجہ
مجذوب سے بہت زیادہ ہے)
سَالِکٌ ۔ متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں۔
سُلَیْکٌ ۔ عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا
دوڑنے والا اس کی ماں سُلَکَۃُ وہ بھی
دوڑنے میں ضرب المثل تھی۔
مَسْلَکٌ ۔ راستہ۔
مَسَالِکُ جمع سُلْکَی ۔ برچھے کی سیدھی مار
سَلٌّ ۔ سونت لینا، نرمی سے نکال لینا۔
دانت گر جانا۔
لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ ۔ نہ چوری ہے نہ
خیانت (یعنی چھپی ہوئی چوری)۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَلَّ الْبَعِیْرَ فِیْ
جَوْفِ اللَّیْلِ ۔ رات کو چپکے سے اونٹ نکال
لے گیا۔
اَسَلَّ ۔ چھپا کر چوری کی یا چھپی چوری میں دوسرے
کی مدد کی بعضوں نے کہا اِغْلَال ۔ زرہ پہننا
اور اِسْلَال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا
یا رشوت دینا۔
فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ۔ میں چپکے
سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی
سے کے ساتھ)
فَکَرِھْتُ اَنْ اَسْنَحَہٗ فَاَنْسَلَّ مِنْ قِبَلِ
رِجْلَیِ السَّرِیْرِ ۔ مجھ کو برا معلوم ہوا کہ کھڑی
ہو کر آپ کے سامنے آجاؤں میں پلنگ کے
پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی۔
فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِکْتَلِ ۔ مچھلی زنبیل
میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)
فَانْسَلَلْتُ ۔ میں چپکے سے سرک گیا۔
لَاَسُلَّنَّکَ عَنْھُمْ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَۃُ مِنَ
الْعَجِیْنِ ۔ میں آپ کو ان میں سے اس طرح
صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے
نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے
ہجو کروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہوگی آپ کو ان میں
سے نکال لوں گا)
اَللّٰھُمَّ اسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ یا سَخِیْمَۃَ
قَلْبِیْ ۔ یا اللہ میرے دل کا کینہ (کھوٹ) نکال
ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ ۔ عبداللہ جو ابی کا اور
سلول کا بیٹا تھا ابی اس کے باپ کا نام تھا اور
سلول اس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن
لوگوں نے ابن سلول کو ابی کی صفت سمجھ کر جر
پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)
مَنْ سَلَّ سَخِیْمَتَہٗ فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ ۔ جو
شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال
ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)۔
مَضْجَعُہٗ کَمَسَلِّ شَطْبَۃٍ ۔ اس کی خوابگاہ
ایسی ہے جیسے ہری ڈال کا پوست (یعنی بالکل
دبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعضوں نے کہا مَسَلِّ
شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)

Marfat.com

بِسُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ ثَغِبٍ ۔ ایک کنڈ کر صاف
پانی کے ساتھ سُلالہ خالصہ ستھرا صاف اور آدمی
کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی۔

اَللّٰھُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ
یااللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا
پانی پلا یا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں
سَلْسَال ہے ایک میں سَلْسَبِیْل اُن کا ذکر اوپر
گذر چکا ہے۔

غُبَارُ ذَیْلِ الْمَرْأَۃِ الْفَاجِرَۃِ یُوْرِثُ السِّلَّ
بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا
کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپھڑے
میں زخم پڑجاتا ہے کھانسنے میں خون آتا ہے۔
اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دُبلا ہوجاتا ہے
جیسے دق میں مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ
عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ ۔ اُس
کو سل کی بیماری ہوگئی۔

اَسَلَّہُ اللّٰہُ ۔ اللہ اُس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے

سَلِیْل ۔ خالص شراب مغز کوہان۔

مَسِلَّہ ۔ بڑا سوا۔

یُسَلُّ سَلًّا ۔ میت کو پائنتین کی طرف سے
کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)،

اِنَّ رِجَالًا یَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ ۔ کچھ
لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے
ہیں۔

اَللَّجَاجَۃُ تَسُلُّ الرَّأْیَ ۔ لجاجت (یعنی
چاپلوس اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل
کو نکال کر پھینک دیتا ہے (کیونکہ جس کام کے
لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں
ہوتا دوسرے آدمی کو وہم آجاتا ہے کہ کچھ تو دال
میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوس اور خوشامد
کرتا ہے برخلاف اُس کے اپنی عزت قائم رکھکر
بے پرواہی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست
کرے تو قبول ہوجاتی ہے)۔

فَاِذَا انْتَضَتْ اِنْسَلَتْ اِنْسِلَالًا ۔ جب
اُٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔

جُنَادَہ سَلُوْلِی ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَ
اِدْمَانُ الْحَمَّامِ یُوْرِثُ السِّلَّ ۔ ہمیشہ موزہ
پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ
حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔

سِلْسِلَہ ۔ زنجیر۔ لڑی۔

مِنْ رِفْقِ اللّٰہِ بِعِبَادِہٖ تَسْلِیْلُ اَضْغَانِھِمْ
وَمُضَادَّتُہٗ لِھَوَاھُمْ ۔ اللہ کی یہ مہربانی ہے
اپنے بندوں پر کہ ان کے دلوں سے کینہ نکال لیتا
ہے اور اُن کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک
خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہوجاتے)

سَلْمٌ ۔ زنگ مارنا سَلَم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے
چمڑے کی دباغت کرنا، پورا کرنا۔ فارغ ہونا۔

سَلَامٌ اور سَلَامَۃٌ نجات پانا برات حاصل
کرنا بچ جانا۔

تَسْلِیْمٌ ۔ سلام کرنا۔ بچانا۔

مُسَالَمَۃٌ ۔ صلح کرنا۔

اِسْلَامٌ ۔ گردن رکھدینا، تابعدار بن جانا۔

تَسَلُّمٌ مسلمان ہونا لے لینا، وصول پانا۔

اِسْتِلَامٌ ، چھونا یا بوسہ لینا۔

سَلَامٌ ، اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب
اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے

Marfat.com

بہشت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے وہاں کوئی آفت بیماری اور مصیبت نہیں آسکتی۔

اَحَدُهُمْ مَنْ يَدْخُلُ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ تین شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اُن میں سے ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا رہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔

قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى۔ زندہ لوگوں کو سلام کرے تو کہہ السلام علیک لیکن علیک السلام مُردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی عادت تھی مُردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ مقدم کرتے کیونکہ مُردوں کا جواب سننے کی توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب میں کہا جاتا ہے وہ اُن سے کہا گیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اہل القبور یا السلام علی اہل الدیار من المومنین السلام علیکم کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمامی پر السلام علیکم کہنا چاہیے اگر سلام علیکم کہیگا تو بعضوں کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہایہ میں ہے کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن شریف میں سب جگہ سَلَامٌ آیا ہے بہ تنکیر۔

كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اكْتَوَيْتُ (عمران بن حصین نے کہا) فرشتہ مجھکو سلام کیا کرتا تھا (جب تک بیماری میں میں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا یا دوا دارو کرنا منع ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا ادنیٰ درجہ والوں کا کام ہے اور جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہونچ گئے ہیں وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں شفا دینے والا وہی ہے اور دوا دارو طبیب کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں صاحب نہایہ نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید المتوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا اُس کا جواب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اُس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو پر اور دوا دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتی واللہ اعلم۔

فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے سلام موقوف ہوگیا (جب میں نے داغ لیا) پھر جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا (اور حق تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھکو سلام کرنے لگے (اُن کو بواسیر کی بیماری تھی اُسکے دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں نے اُن کو سلام کرنا چھوڑ دیا پھر داغ

احکام اس نے قبول کرنے وسوسہ ڈالنا
اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا اس نے چھوڑ
دیا بعضوں نے کہا فَاَسْلَمَ کا معنی یہ ہے کہ وہ
مسلمان ہوگیا اور حق تعالٰے کی قدرت سے یہ کچھ
عجب نہیں ہے کہ آنحضرت ؐ کا شیطان بھی مسلمان
ہوگیا ہو بعضوں نے کہا فَاَسْلَمُ بہ ضمہ میم پڑھا
ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اُس کے شر سے سلامت
اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر
نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَّشَيْطَانِيْ مُسْلِمًا
حضرت آدم ؑ کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور
میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔ عبداللہ بن مسعود نے
کہا میں سب سے پہلے مسلمان ہوا تھا
(یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان
لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے
پہلے میں مسلمان ہوا تھا۔ کیونکہ سب سے پہلی
حضرت خدیجہ رضؓ اسلام لائیں تھیں اور مردوں
میں حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور لڑکوں میں حضرت
علی رضؓ اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِيْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ
لِيْ وَسَلِّمْهُ مِنِّيْ۔ یا اللہ مجھ کو رمضان میں
سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی
وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو
میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ
آجائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہو جائے)
اور رمضان کو مجھ سے بچا رہے (میں اس میں کوئی
گناہ یا برا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان
کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف
رہوں)۔

وَكَانَ عَلِيٌّ مُسَلِّمًا فِيْ شَأْنِهَا (جب حضرت
عائشہ رضؓ پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علی رضؓ ان
کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں
میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اس کا انکار
کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت
میں مُسْلِمًا ہے بہ کسرہ لام یعنی حضرت علی رضؓ
نے تہمت کو مان لیا (یعنی سُنکر چپ چاپ ہو رہے
یہ نہ کہا کہ محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے
جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا) ایک روایت
میں مُسِيْئًا ہے یعنی حضرت علی اُن کے ساتھ
بُرے رہے مطلب یہ ہے کہ اُن کی حمایت اور
طرفداری نہ کی یعنی زور کے ساتھ اس تہمت
کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف
والوں کی بات سنتے رہے یہ مطلب نہیں ہے
کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک
تھے حضرت عائشہ کو اس بات کا رنج ہوا۔
خصوصاً اُس وقت جب آنحضرت ؐ نے حضرت
علی رضؓ سے رائے پوچھی تو اُنھوں نے کہا یا
رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے یعنی آپ کو اگر
کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق
دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے
کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی پھر اس کو
ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے وہاں
تو نرا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے
اُٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور
ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی
تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی آخر اللہ تعالٰے
نے اُن کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے

Marfat.com

کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی قرآن شریف میں اُن کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اُتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی سلام اللہ علی تحیۃ حبیب اللہ المبرأۃ من فوق سبع سموات۔

تذاکرنا عند ابراھیم الرھن فی السلم۔ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک میعاد مقرر کرکے اُس کے اطمینان کے لئے کوئی چیز اُس کے پاس گرو رکھ دے جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اُس کے پاس گرو رکھ دی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دیکر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اُس کی کوئی چیز بطور گروی کے اپنے پاس رکھ لے

انہ اتی الحجر فاستلمہ آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اُس کا استلام کیا (یعنی اُس کو سلام کیا چوم کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو مُحَیَّا کہا کرتے کیونکہ لوگ اُس کو تحیۃ یعنی سلام کرتے بعضوں نے استلام کو کہا کہ وہ سلام بکسرۂ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمَۃ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں۔

استلم الحجر۔ پتھر کو چھوا اور اُس کو ہاتھ لگایا

کان ابن الزبیر یستلمھن کلھن عبداللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اُٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا مگر خدا حجاج ظالم مردود سے سمجھے اُس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا)

بین سلم واراک۔ سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سلم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے ہیں)

کان یصلی عند سلمات فی طریق مکۃ۔ (عبداللہ بن عمرؓ) سلم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے مکہ کے رستہ میں ایک روایت میں سَلِمات ہے بکسرۂ لام یعنی پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سَلِمَۃ کی یعنی پتھر

علی کل سلامی من احدکم صدقۃ۔ آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے یہ جمع ہے سُلامیۃ کی یعنی انگلی کی پور بعضوں نے کہا سُلامی جوف دار ہڈی۔

حتی آل السلامی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں پھر مغز آگیا۔

من تسلم فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ جو شخص کسی مال میں بیع سلم کرے تو پھر اُس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ٹھہرے اور چاول دے)

کان یکرہ ان یقال السلم بمعنی السلف عبداللہ بن عمرؓ بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا بُرا جانتے تھے (کیونکہ سلم اور اسلام کا مادہ ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے

انھم مروا بماء فیہ سلیم۔ وہ ایک چشمہ پر گذرے وہاں ایک شخص تھا جس کو سانپ یا

Marfat.com

بچھونے کاٹا تھا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَلَمَتْهُ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اُس کو کاٹ کھایا۔

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ۔ اُن لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا۔

سُلَالِمُ۔ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اُس کو سُلَالِم بھی کہتے ہیں۔

اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تو اسلام ... لا (تباہی سے) بچ جائے گا۔

كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔ امیہ بن صلت (جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر) مسلمان کے قریب ہوگیا تھا (اُس کے شعروں میں توحید خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

اَسْلَمْتُ لَكَ۔ میں تیرا تابعدار ہوا (تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)

اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ۔ میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھ دیا (تجھ کو سونپ دیا۔ تیرا تابعدار بن گیا) اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی (یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا)۔

لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ اُن کے ہاتھ کچھ خرید فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرتؐ کو ہمارے سپرد نہ کر دیں (ہم اُن کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا اُس کو سب دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا آنحضرتؐ نے ابوطالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اُس کو تمہارے سپرد کر دوں گا۔ جب اُنھوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی اُس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہوگیا)

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ۔ کھجور کے درخت میں سَلَم کرنے کا بیان۔

بَعَثَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ۔ بنی سُلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستر صحابہ کو مار ڈالا تھا جن کو آنحضرتؐ نے اُن کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا یہ صحابی اصحاب صفہ میں سے تھے

مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ اَسْلَمْتُ۔ کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اُس دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا یہ سعد بن ابی وقاص کا قول ہے۔ مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اُن سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو انہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے

كَانَ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں اُن کی تعداد مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)۔

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ۔ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہوگیا (جو التحیات میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں اور

Marfat.com

بھی سکھا دیجئے)
يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو
يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي - سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو طیبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو اگر کوئی غیر مرد اُس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں مگر ضرورت سے اور اگر سہواً اُن کو سلام کرے تو اپنا سلام پھیرے اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہے فقط انتہٰی اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سُنّی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علی من اتبع الهدیٰ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں وَعَلَيْكُمْ کہو- ایک روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو کے۔
كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلٰثًا وَإِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ جب کوئی بات کہتے تو تین بار کہتے (تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے)
فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ - آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا (یہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)
قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ - اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبد اللہ بن اُبی منافق)
فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا - پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں.....
أَقْدَمُهُمْ سِنًّا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو-
اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا قَبْلَ عِبَادِهٖ السلام علینا اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللہ کے پہلے کہتے لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ - یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنی یہ ہے کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہونچا سکتا کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اُس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)
يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ آنحضرتؐ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے اُن میں فاصلہ کرتے (دو دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تشہد پڑھتے ملائکہ پر سلام بھیجتے
كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرتؐ نے فرمایا یوں کہو السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین - تو اللہ کے کل نیک بندوں کو خواہ فرشتوں کو اور انبیاء اور اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائیگا-
يَقُولُ اللّٰهُ أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھکو سونپ دیئے-

Marfat.com

أَوْ مُسْلِمًا مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنے آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ۔ جب سے ہم نے ان سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں ہوئی کہتے ہیں شیطان سانپ کے منہ میں گھس کر بہشت میں گیا اس لئے کہ فرشتے اس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)

وَإِنْ كَانَ ثَمَرَ أَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اس کا مالک کا قبضہ برقرار رکھا گیا ہو۔

أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مکہ کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ۔ ان کے منہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں) جیسے وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ۔ ان کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ جریر نے کہا میں تو سورۂ مائدہ اترنے کے بعد ہی اسلام لایا (جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا ان پر مسح کرو) باوجود اس کے میں نے آنحضرت ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا بلکہ سورۂ مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان کو دھوؤ جیسے اکثر علمائے اہل سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے بعضوں نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان پر مسح کرے یا ان کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ ان کی دھینگا مشتی ہے ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بتواتر آنحضرت ﷺ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں جیسے سر کا مسح اس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اسی پر مسح کرنا کافی ہے)

أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ۔ تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَإِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ۔ اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہے سلامتی اٹھا لیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام اب یہ جو بعضے لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے

Marfat.com

بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ
نے فرمایا بس وہی ہمارا حرزِ جان ہے اور وہی
کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ سلام
تم پر اے مومن گھر والو یہ آپ نے قبرستان
میں جاکر فرمایا مُردوں کو سلام کیا اُن سے
مخاطبہ کیا معلوم ہوا کہ مُردے اپنی قبروں میں
ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں لیکن وہ ہم کو اپنا
جواب نہیں سنا سکتے اہلحدیث کا قاطبۃً
یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماعِ
موتی کا انکار کیا ہے اُن کے انکار سے کیا
ہوتا ہے اور تعجب ہے اُن اہلحدیث پر جو
لوگوں کو تو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے
ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کی مقلد
بن جاتے ہیں سماعِ موتی کی نفی میں اُن کے
قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث
صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اسی طرح
حرمتِ سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور
ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور اُن احادیث
کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو اُن کے خلاف
وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن
حزم رہ نے استدلال کیا ہے اسی طرح شرک و
بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسمٰعیل
کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی
طرف بالکل توجہ نہیں کرتے۔ ان یتبعون الا
الظن وما تھوی الانفس۔ عجیب بات یہ ہے
کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف
کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطا نہ
تھے۔ انہوں نے بہت سے مسائل میں
خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا
شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی
یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ
میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو
جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا
سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ
تَحْتَ الْمِیْزَابِ)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ۔ ایک شخص کو
چھینک آئی اُس نے (الحمدللہ کے بدل) السلام
علیک یا رسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع
تھا) آپ نے (جواب میں) اُس کی نادانی ظاہر
کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام
(خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے
رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعضے بیوقوفوں نے
یہ شیوہ اختیار کیا ہے بے موقع درود
پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں
کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام
پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے جیسے حیدرآباد
میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ
نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں اللھم صل علی
سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم کوئی تراویح کے بعد
چلا چلا کر آذان کی طرح یہ پکارتا ہے السلام
علیک یا آدم صفی اللہ السلام علیک یا نوح
نجی اللہ اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے
بنگلور میں بعضی مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے
الصلوۃ یا مومنون الصلوۃ سنۃ الجمعہ پکارتے
ہیں کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الجمعہ

Marfat.com

رج الفقراء والمساکین گویا شریعت اُن کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا۔ ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقہ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر خدا ؐ کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کردیں اور نماز تو عبادت ہے اگر اُس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے جیسے آنحضرت ؐ نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ چھینک کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے السلام علیٰ رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے۔

سَلْمَان فَارِسِیؓ۔ مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین بھی آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اُس کی صحبت میں رہے اُس نے مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیجدیا اُس نے تیسرے کے پاس یہانتک کہ آخری پادری نے اُن کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے راہ میں لٹیروں نے اُن کو قید کرلیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک پہنچے ڈھائی سو برس تک زندہ رہے ۳۵ھ میں انہوں نے وفات پائی بڑے مخلص اور عاشق رسول اور محب اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ۔

يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کرکے اُس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھکر کیونکہ اُس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے۔

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ۔ ہم کو سلامتی کے رستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچائیں)۔

اَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا۔ یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں (جو عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)

اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ آنحضرت ؐ جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللھم انت السلام اخیر تک کہیں (اس کے بعد اُٹھ جاتے مطلب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اُٹھاکر نہ کرتے طیبی نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد راتبہ سنت ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشاء لیکن عصر اور فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ؐ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے جہاں فرض پڑھتے)۔

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اُٹھاکر بالالتزام دعا کرنا گو منع نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اُس وقت تک دربار الٰہی میں حاضر ہے

Marfat.com

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی
اُتنی امید نہیں ہے جتنی حضوری دربار کے وقت
میں ہے۔
اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ ۔ تمہارے ملک میں
سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضرؑ
نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)
وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ ۔ جو شخص گھر سے نکلے
اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ
یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچکر اپنے گھر
میں آجائے۔
هُوَ سَلَامُكُمْ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدُّهُمْ
عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكَ عَلٰى نَفْسِكَ ۔ قرآن
شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
اُس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو
وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں
آپ سلام کیا۔
اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهٗ فَاِنْ
كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ
لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۔ جب تم میں سے
کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اُس
کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام
اُن لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں
دِيْنُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ
قَبْلَ اَنْ تَكُوْنُوْا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ اَنْ تَكُوْنُوْا
فَمَنْ اَقَرَّ بِدِيْنِ اللّٰهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ
بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔ اللہ کے دین کا نام
اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے
سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے
کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار
کرے (زبان سے شہادتین ادا کرے) وہ
مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں
پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر
اعمالِ صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)
جَعَلَهٗ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهٗ ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام
کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت
رہے گا (مسلمان اُس کے جان اور مال کو نقصان
نہیں پہنچائیں گے)
اَيْنَ وَادِي السَّلَامِ قَالَ ظَهْرَ الْكُوْفَةِ ۔ وادی
سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر۔
اُمِّ سَلَمَۃ ۔ آنحضرتؐ کی مشہور بی بی۔
اُدْخُلِنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا ۔ مجھ کو بہشت میں سلامتی
کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچاکر)
سَلَامَہ ۔ شاہِ زنان حضرت شہربانو کا لقب
تھا جناب امیر المومنین نے اُن سے پوچھا تیرا نام
کیا ہے انہوں نے کہا جہان شاہ آپ نے فرمایا
تو شہربانو ہے۔
اَسْلُمُ ۔ ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے
يُسْلِمُكَ اِلٰى قَبْرِكَ خَالِصًا ۔ تجھ کو تیری قبر کو
سونپ دے گا اُس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا نہ
عزیز واقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال
اسباب)
وَسَلِّمْهُ لَنَا ۔ رمضان کو ہمارے لئے سلامت
رکھ اُس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف
کھلا رہے تاکہ روزے میں شک نہ واقع ہو
اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ
جو اُن سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح
رکھیں اُن سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو اُن

Marfat.com

بچہ دان میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)

اِنْقَطَعَ السَّلٰی فِی الْبَطْنِ۔ یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مرجاتا ہے۔

جَاءُوْا بِسَلَا جَزُوْرٍ فَطَرَحُوْهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ۔ ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت م کی پشت مبارک پر رکھ دیا آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے یہ بچہ دان لیکر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹے مارنے۔

اَیُّکُمْ یَاتِیْ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ۔ تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لیکر آتا ہے بعضوں نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے اُس کو آدمی میں مشیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سَلَا مگر بات یہ ہے کہ مشیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے بچہ اُس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا بچہ تو بہ قدرت الٰہی اس پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے۔

مَا قَرَأَتْ بِسَلًا۔ کبھی اُس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اُس کو حمل نہیں رہا)

فَرْثُهَا وَدَمُهَا وَسَلَاهَا۔ اُس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے۔

مَرَّ بِسَخْلَةٍ تَتَنَفَّسُ فِیْ سَلَاهَا۔ ایک بکری کے بچہ پر گذرے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا۔

لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَةٍ یَقُوْلُ مَا سَلَّیْتُمُ الْعَامَ وَمَا نَتَجْتُمُ الْاٰنَ۔ کوئی مرد تم میں سے اُس عورت کے پاس۔ نہ جائے جس کا خاوند غایب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں مَا سَلَأْتُمْ تھا ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اکیے سال گھی نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدل دیا

بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ جُدُدٌ فَاَلْقَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْهِ سَلَا نَاقَةٍ فَمَلَؤُا اِیْهَا ثِیَابَهٗ۔ ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے خدا اُن سے سمجھے کمینے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اُس کا بدلہ پایا مسلمانوں کے ہاتھ سے خوب جوتے کھائے مارے گئے تو کتوں کی طرح اُن کی لاشیں اندھے کنوے میں ڈال دی گئیں نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن۔

سَلَا کی جمع اَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔

Marfat.com

بَابُ السِّینِ مَعَ الْمِیْمِ

سَمْاَلٌ۔ سایہ۔
سَمَوْاَلُ۔ ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا
عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفیٰ مِنَ السَّمَوْاَلِ سموأل سے زیادہ وعدے کا سچا۔
سَمْاَلُ الْخَلَقِ۔ سر کے کپڑے کے ساتھ بکھی بھی نکل آئی۔
سَمْتٌ طریقہ، بیچ کا راستہ، اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت، اپنے گمان پر راستہ چلنا، قصد کرنا ایک بات یا رائے طیار کرنا۔
تَسْمِیْتٌ۔ ایک راستہ لازم کر لینا، کسی چیز پر اللہ کا نام لینا، دعا کرنا جیسے تَشْمِیْتٌ ہے شین سے۔
سَمْتُ الرَّاْسِ۔ آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو۔
سَمْتُ الْقِبْلَۃِ۔ اُفق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اُس کی طرف رخ کرے تو اُس کا مُنہ قبلہ کی طرف ہو۔
سَمُّوا اللّٰہَ وَدَنُّوْا وَسَمِّتُوْا۔ (کھانے کے وقت) اللہ کا نام لو اور اپنے پاس کر کھاؤ دوسروں کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روزی رزق میں ترقی کرے، یا یوں کہے اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے۔

تَسْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعضوں نے کہا یہ سَمْت سے نکلا ہے یہ معنی اچھی شکل اور ہیأت کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے اکثر لوگوں نے تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اُس کیلئے دعا کرنا۔
فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِہٖ وَھَدْیِہٖ۔ وہ لوگ اُس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حسن اور جمالِ ظاہری میں بعضوں نے کہا سَمْت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں۔ اِلْزَمْ ھٰذَا السَّمْتَ۔ اِس چال کو لازم کرلے۔
فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ۔ فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے۔
اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ اچھا طریق اور اچھی چال۔
مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّھَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔ (حذیفہ رض نے کہا) ہم آنحضرت ؐ کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں مشابہ عبداللہ بن مسعود رض سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعود رض سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرت ؐ کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے تو ہر بات میں آنحضرت ؐ کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور

Marfat.com

حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)
لَا اَدْرِیْ اَیْنَ اَذْهَبُ اِلَّا اِلٰی اُسَیْمِتٍ
میں نہیں جانتا کہ ہر جا رہا ہوں البتہ یہ کی
راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں
کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان
اور اٹکل اور رائے سے ایک طرف کو جا
رہا ہوں۔

حَقُّ تُحَقِّقَتِ السَّمْتَانِ۔ دونوں صفتیں
ثابت ہوگئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام
آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور
تھے)۔

وَیَتَسَمَّتُ فِیْ مُلَاءَتِہٖ۔ اپنی چادر میں اچھے
لوگوں کے وضع رکھتے تھے۔

خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ
سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ۔ دو باتیں منافق
میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مؤمن کی نشانی
ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی
سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں
باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک
روش ہو (بدکاری اور بد وضعی سے پاک ہو)
وہ تو نور علیٰ نور ہے اور پکا مؤمن ہے۔

مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب
ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اس کے
بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل
کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اس پر
عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی
جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو مل جائے
تو اس کی صحبت اکسیر سمجھے یعنی عالم باعمل
خدا ترس متقی پرہیزگار، متبع سنت بندگان خدا
پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرنج اور مرنجان
سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے
اس سے بیعت کرے وہی سچا درویش اور
فقیر ہے باقی بڑے بڑے نام اور القاب
رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنے والے
ڈینگ مارنے والے اَنَا وَلَا غَیْرِیْ کا دم بھرنے
والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات
اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے اپنے
تئیں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے مسلمانوں
کو کافر بنانے والے کفر کے فتاویٰ بات بات
میں چلانے والے علم و فضیلت ظاہر کرنے کیلئے
ردّ و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے مجدد اور
مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم
کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا
ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے
والے اور ان کو اپنے لئے پسند کرنے والے
بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور
بحث کرنے والے یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں
ان کی صحبت سے بھاگنا چاہیئے چہ جائے
کہ ان کو مرشد یا پیر بنانا یا ان سے بیعت
کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اس
کا امتحان یوں کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور
بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق
ادا کرتا ہے یا نہیں اگر ان میں سے کسی بات
میں خلل پاؤ مثلاً دیکھو کہ اس میں غرور ہے یا
دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے
یا دنیاداروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس
مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطرداری کرتا ہو
یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش

Marfat.com

رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے
جھگڑتا ہے ناشم ناشا مقدمے چلاتا ہے یا
دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے
مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئیں بڑھ
چڑھ کر جانتا ہے اُن کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے
اپنے تئیں بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال
کرتا ہے تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اُس کی
صحبت میں رہو یا اُس کو اپنا مرشد بناؤ اُس
کی صحبت تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد
کرے گی۔

اِلْزَمُوْا سَمْتَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ حضرت محمد ص
کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ نعمت
پر شکر اور مصیبت پر صبر)

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّ
عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ اچھی خصلت
اور اچھی چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی
حرام کاری سے پرہیز خلقِ خدا پر مہربانی اور
شفقت رحم و کرم خوش کلامی شیریں بیانی
ہنس مکھی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ
نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

لِلْمُسْلِمِ ثَلٰثُوْنَ حَقًّا وَعَدَّ مِنْهَا تَشْمِیْتَ
الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان
پر تیس حق ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے
والے کے لئے دعا کرے۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَدَعُ تَشْمِیْتَ اَخِیْهِ اِذَا
عَطَسَ فَیُطَالَبُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔
تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا
جواب نہیں دیتا آخرت میں اُس سے باز پرس
ہوگی مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے
یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک
کا جواب دے سکتا ہے یرحمک اللہ کہہ سکتا
ہے اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے
درود شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعضے علمائے
اہلحدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک
ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ جس کو دعائے شبور بھی کہتے
ہیں امام جواد سے منقول ہے کہتے ہیں یہ دعا
تیر بہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج
ہے واللہ اعلم۔

سَمُجَ۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَۃٌ بمعنی قَبَاحَۃٌ۔ بُرائی بدوضعی۔

تَسْمِیْجٌ بُرا بدوضع بدصورت کرنا

فَاٰتٍ فِیْ کُلِّ جَارِحَۃٍ مِّنْهُ جَدِیْدٌ بِلٰی
سَمَّجَهَا۔ اُس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت
اٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اُس کو بدصورت کر
دیا ہے۔

سَمُحَ یا سَمَاحٌ یا سَمَاحَۃٌ یا سُمُوْحٌ یا سُمُوْحَۃٌ
یا سِمَاحٌ سخاوت کرنا، دینا مراد پوری کرنا نرم
ہونا، سخی ہونا۔

سَمُحَ یا سَمَحَ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِیْحٌ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا، بھاگنا نرمی
کرنا، نرم ہونا۔

اِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمِّحْ۔ جب تجھ کو زور
نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کر (عاجزی اور شیریں
کلامی سے اپنا کام نکال لے)

مُسَامَحَۃٌ۔ نرمی کرنا، درگذر کرنا چشم پوشی
کرنا بخش دینا، غلطی کرنا۔

Marfat.com

أَسْمِحُوا لِعَبْدِي كَإِسْمَاحِهِ إِلَى عِبَادِهِ۔ میرے بندے پردیسی ہی بخشش کرو (اُس کی خطاؤں سے درگزر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔
تسمح اور اسمح کا ایک ہی معنی ہے بعض نے کہا اُتمح کا معنے تابعدار ہونا
اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ۔ تو بندگانِ خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اُن سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔
اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اُس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے کیونکہ لوگ اُس کی دوکان پر بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے دین لین میں سختی کرتا ہے اُس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔
أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا۔ سادی سیدھی اذان دے (اُس میں گانے کی طرح تال سُر نکالنا حرفوں کو بڑھانا، لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے۔
كَانَ سَمْحًا سَهْلًا۔ آنحضرتؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)
اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)
لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو نکلنا آسان ہو (نہ اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے
وَلٰكِنْ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دیکر۔
خِيَارُكُمْ سُمَحَاؤُكُمْ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)
اَلسَّمَاحَةُ الْعَدْلُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ۔ سماحت کیا ہے تنگی اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد رکھنا اُس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے
اَلسَّمَاحَةُ إِجَابَةُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اُس کو خالی نہ پھرانا) اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا۔
سَمْحُ الْكَفَّيْنِ نَقِيُّ الطَّرَفَيْنِ۔ ہاتھوں کے داتا، زبان اور شرمگاہ کے پاک۔
سِمْحَاقٌ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی کے اوپر ہوتی ہے اور اُس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اُس جھلی تک پہنچ جائے۔
سُمْحُوقٌ۔ لمبا کھجور کا درخت۔
سَمَاحِيقُ الْغَيْمِ۔ ابر کے باریک باریک ٹکڑے۔
سَمْخٌ۔ نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا۔
كَانَ يُدْخِلُ إِصْبَعَيْهِ فِي سِمَاخَيْهِ۔ آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے۔
إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ۔ اُن کے کان ٹھپک دیئے گئے (وہ سو گئے)
سَمْدًا۔ ہمیشہ۔

Marfat.com

سُمُوْدٌ۔ غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا
ماہر ہونا، حیران ہو کر کھڑے رہنا، غافل
ہو جانا، سر اٹھانا۔
تَسْمِيْدٌ۔ بال مونڈھ ڈالنا جیسے تَسْبِيْدٌ
ہے۔
اِسْمِيْدَادٌ۔ غصہ سے پھول جانا۔
سَمِيْدٌ۔ میدہ۔
اِنَّهٗ خَرَجَ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ
قِيَامًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ سَامِدِيْنَ ۔
حضرت علی رض باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے
نماز کے لئے اُن کا انتظار کر رہے تھے فرمایا
مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامد
کہتے ہیں اُس شخص کو جو سر اُٹھائے سینہ باہر
نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو)
غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم
لوگ کیوں کھڑے ہوئے حکم تو یہ ہے کہ جب
امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے
ہوں ورنہ بیٹھے رہیں۔
مَا هٰذَا السُّمُوْدُ۔ یہ سامد رہنا کیسا بعضوں
نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور
بیہوشی ہے۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ
اَيْ مُسْتَكْبِرُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا
وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اُس کا معنی یہ ہے تم غرور کی
ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر
قبیلہ کے محاورہ میں اُس کا معنی یہ ہے تم گاتے
رہتے ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔
اُسْمُدِيْ لَنَا۔ یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے
گا جلالین میں ہے وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کا معنی

یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو متوجہ ہو کر نہیں
سنتے کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی
کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے تا کہ آنحضرت
بھول جائیں اور دوسرے لوگ اُس کو سن نہ
سکیں۔
اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُسَمِّدُ اَرْضَهٗ بِعَذِرَةِ
النَّاسِ ایک شخص اپنی زمین میں کھاد کے طور
پر آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا حضرت عمر رض نے
کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اُسکی
پیداوار لوگوں کو کھلائے۔
سَمَادٌ۔ کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ۔
اِسْمَادَّتْ رِجْلُهَا۔ اُس کا پاؤں سوج گیا۔
اِسْمَدَّ اور اِسْمَادَّ۔ ہلاک ہوا، تباہ ہوا۔
سَمَادِيْرُ۔ وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت
میں یا نشہ کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں۔
اِسْمَدَرَّ بَصَرُهٗ۔ اُس کی آنکھ میں سمادیر ہو گئے
سُمْدُوْرٌ۔ بادشاہ۔
سَمَنْدَرٌ۔ ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے اُسکو
سَمَيْدَرٌ بھی کہتے ہیں۔
سَمِيْذٌ۔ میدہ جیسے سَمِيْدٌ دال مہملہ سے۔
سَمَيْذَعٌ۔ سردار کریم النفس شریف اُس کی جمع
سَمَاذِعُ ہے۔
سَمَيْدَعٌ۔ دال مہملہ سے غلط ہے۔
سَمَرٌ یا سُمُوْرٌ۔ جاگنا رات کو باتیں کرنا گرم سلائی
سے آنکھیں پھوڑنا پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا
چرنا، پینا، کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِيْرٌ
ہے۔
مَا سَمَرَ السَّمِيْرُ یا اَسْمَرَ السَّمِيْرُ یعنی ہمیشہ
جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا

Marfat.com

رہے۔
مُسَامَرَۃٌ اور تَسَامُرٌ۔ رات کو باتیں کرنا
اِنَّہٗ کَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ۔ آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید۔
یَرُدُّھَا وَیَرُدُّ مَعَھَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوہنے کے بعد جب اُس کا حال معلوم ہو جائے) کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دیدے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اُس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دیدے تو وہ اور بات ہے ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ ہے یعنی ایک صاع اناج کا دیدے نہ گیہوں کا ایک روایت میں مِنْ طَعَامٍ سَمْرَاءَ ہے یعنی گیہوں کا ایک صاع دیدے ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے مِثْلَ اَوْ مِثْلَیْ لَبَنِھَا قَمْحًا جتنا دودھ لیا ہو اُس کا دوگنا گیہوں دیدے۔
فَسَمَرَ اَعْیُنَھُمْ۔ اُن کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اُس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اُس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)۔
فَمَنْ شَاءَ فَلْیُمْسِکْھَا وَمَنْ شَاءَ فَلْیُسَمِّرْھَا ایک روایت میں فَلْیُشَمِّرْھَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اُس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اُس کو چھوڑ دے۔
مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا ھٰذَا السَّمُرُ۔ ہمارے کھانے کو سوا سَمُر کے اور کچھ نہ تھا سَمُر اسم جمع ہے سَمُرَۃ کی سَمُرَات اُس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا اُس کے پھل کھاتے ہیں یَا اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ۔ اے سمرہ کے لوگو یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اس درخت کے تلے آنحضرتؐ سے بیعت کی تھی یعنی بیعت الرضوان۔
اِذْ جَاءَ زَوْجُھَا مِنَ السَّامِرِ۔ اتنے میں اُس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا سَامِر اسم جمع ہے جیسے باقر اور حامل یعنی گائیں اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَمَرَ الْقَوْمُ یَسْمُرُوْنَ فَھُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ۔ یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں۔ ان بات کرنے والوں کو سُمَّار اور سَامِر کہتے ہیں۔
اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اس لئے کہ سونا موت کی بہن ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے یا اس لئے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی) اصل میں سَمَر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے۔
لَا اَطُوْرُ بِہٖ مَا سَمَرَ سَمِیْرٌ۔ یعنی اُس کو کبھی ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا

Marfat.com

قائم ہے یعنی زمانہ سمیر زمانہ کو بھی کہتے ہیں۔
لَا اَفعلہٗ مَا سَمَرَ ابنا سَمِیرٍ۔ میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں۔
کَانَ یُسْمَرُ عِنْدَہٗ۔ رات کو اُن کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے)
سَمِیْرٌ۔ داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے۔
اَسَلٌ سُمْرٌ۔ گندم گوں، برچھے (نیزے)
اَسْمَرَان۔ پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ
مُسْمُوْرٌ۔ سخت بدن، دُبلا۔
سَامَرْتُ اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ۔ میں نے حضرت علیؓ رات کو باتیں کیں۔
سَمُّوْرٌ۔ ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں۔
فَاَتٰی سَمُرَۃً فَاسْتَظَلَّ بِھَا۔ ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اُس کے سایہ میں بیٹھے۔
وَسُمَارٌ کیل مَسَامِیر جمع۔
سُمْرُ الْعُجَایَاتِ۔ گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے۔
سَمْسَرَۃٌ۔ خرید و فروخت کرنا، دلالی کرنا۔
کُنَّا نُسَمّٰی السَّمَاسِرَۃَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا التُّجَّارَ۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع اور مشتری کے درمیان ہو کر معاملہ کراتا ہے ہمارے ملک میں اُس کو دلال کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)

لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ سِمْسَارًا جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اُس کا درمیانی نہ بنے (یعنی اُس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اُسی کو بیچنے دے اِس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزاں بیچنا چاہے یہ اُس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)
سَمْسَمَۃٌ۔ دوڑنا۔
سُمَاسِمٌ۔ لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔
سَمْسَمٌ۔ لومڑی۔
سَمْسَامٌ۔ بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز۔
فَیَخْرُجُوْنَ مِنْھَا قَدِ امْتَحَشُوْا کَاَنَّھُمْ عِیْدَانُ السَّمَاسِمِ۔ وہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکلیں گے گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح کَاَنَّھُمْ عِیْدَانُ السَّاسَمِ ہے یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہو کر۔
سَمْطٌ۔ گرم پانی ڈال کر بال نوچنا لٹکا دینا تیز کرنا۔
سُمُوْطٌ۔ خاموش رہنا بجھ جانا۔
تَسْمِیْطٌ۔ چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔
سِمْطٌ۔ ہار نگینے یا موتیوں کا۔
سِمَاطٌ۔ دسترخوان صف۔
مَا اَکَلَ شَاۃً سَمِیْطًا۔ آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی۔
شَاۃٌ مَسْمُوْطَۃٌ۔ کھال سمیت بھنی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال لئے گئے ہوں یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے طیبی

Marfat.com

سے نے کہا کھال نکال نے کے بعد جو بکری بھنی جائے اُس کو سمیط کہتے ہیں۔
مِن سُمُطِ اللَّآلیِ۔ موتیوں کی لڑیوں میں سے سِمط کی جمع ہے یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوئے ہوں خالی دھاگے کو سلک کہیں گے۔
رَأَیْتُ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْلَ اَسْمَاطٍ۔ میں نے آنحضرت م کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سَمِیط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔
نَعْلٌ اَسْمَاطٌ جیسے ثَوْبٌ اَخْلَاقٌ اور بُرْمَۃٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں۔
حَتّٰی سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السِّمَاطِ صف کے کنارے تک سلام کیا (یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے)
لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ سِمَاطَیْنِ۔ ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔
سِمَاط کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار اُس کے دونوں کنارے۔
بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ۔ دونوں صفوں کے درمیان
کَانَ فِی السِّمَاطِ صف میں تھا۔
فَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ سِمَاطَیْنِ فَلَبّٰی الْحَجَّ۔ آنحضرت م میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔
فَقَامُوْا یَعْنِی الْحُجَّابَ وَالْبَوَّابَ سِمَاطَیْنِ۔ چوکیدار اور دربان دو صفیں

باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکری رح کے آنے کے ساتھ ہے)
بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَہٗ بِالسَّمِیْطِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالسَّعِیْدَۃِ ثُمَّ زِیْدَ فِیْہِ فَبَنَاہُ بِالْاُنْثٰی وَالذَّکَرِ یَیْنِ آنحضرت م نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)
ھُمْ عَلٰی سِمَاطٍ وَّاحِدٍ۔ وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔
مَا سُمِطَتْ بِہٖ جس سے آراستہ کی گئی۔
سَمْعٌ یا سِمْعٌ۔ سُننا۔
تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ۔ سنانا۔
سَمَاعٌ۔ سُننا اور ذکر جو سنا جانے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو۔
سِمَاعٌ۔ گانا۔
سَمِیْعٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصۂ الٰہی ہے جیسے بَصِیْرٌ۔ ہر چیز کا دیکھنے والا۔
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اُس کی سنتا ہے اُس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے یہاں سماع بمعنے قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں۔
اِسْمَعْ دُعَائِیْ۔ میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر۔
فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰہُ۔ ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں

Marfat.com

نہیں اہلحدیث کا مذہب یہی ہے)۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ ۔ تیری پناہ اُس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا ۔ سننے والے کو چاہیئے کہ سن لے اور گواہ کو چاہیئے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اُس نعمت پر جو اُس نے ہم کو عطا فرمائی یا اُس کی آزمائش اور امتحان پر تو بلاء عرب کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہوتی ہے۔ سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے والا اُس کو دوسروں کو پہنچا دے۔ بعضوں نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا۔ جو ہم نے اللہ کی تعریف کی۔

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی۔ تو مُردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اِس آیت سے سماعِ موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماعِ اجابت مراد ہے۔ جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماعِ موتٰی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہلِ حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں اِسی کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اُس کا انکار کیا ہے مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتی کا معنی یہ ہے کہ تو اُن جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا جن کو اللہ تعالےٰ نے جاہل بنایا ہے تو یہ آیت اُس حدیث کے خلاف نہ ہوگی۔ ما انتم باسمع من ھٰؤلآء۔ یعنی تم اُن سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہوگی۔

اَیُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ ۔ کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اُس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔

فَسَمِعْتُ مِنْہُ کَلَامًا لَمْ اَسْمَعْ قَطُّ وَلَا اَسْمَعُ مِثْلَہٗ ۔ میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اُس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا۔

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ سَامِعَ خَلْقِہٖ ۔ جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہوگا)، تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے اُس کا حال لوگوں کو سنائے گا ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِہٖ ۔ یعنی اللہ تو بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اُس کو سنائے گا ایک روایت میں اَسَامِعَ خَلْقِہٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اُس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے تو اللہ تعالیٰ اُس کا حال اپنی مخلوق پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریاکار ہے بعضوں نے کہا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن صرف اُس کے نیک کاموں کا ثواب اُس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں تو اُس کے نیک کاموں کا بدل اُس کو یہی ملے گا کہ اللہ تو بھی زبانی اُس کو خوش کر دے گا دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک

Marfat.com

بادشاہ کی تعریف میں لکھا اُس کو سنایا خوش کیا بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھکو کل ایک لاکھ روپیہ اِس کے صلہ میں دوں گا جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا تو عجب بیوقوف ہے ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا میں نے بھی ایک بات کہکر تجھکو خوش کر دیا دین لین سے کیا مطلب بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکا حال سب لوگوں کو سنائے گا اُس کو فضیحت کرے گا کہ اُس نے یہ نیک کام میری رضامندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریاکار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا۔

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ۔ جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اُس کے عیب دوسروں کو سنائے گا یعنی چاہ کن را چاہ درپیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اُن کو بدنام کریگا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل و خوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بڑا بول نہ بولو تمکو بھی وہی پیش آئے)

اِنَّمَا فَعَلَهٗ سُمْعَةً وَّرِيَاءً ۔ اُس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا نہ خدا کی رضامندی کے لئے۔

فائدہ :۔ ریاکاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتی ہے اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اُس کا عمل ضائع ہوگا آخرت میں کچھ ثواب اُس کو نہیں ملیگا پر دوسرے کسی مسلمان کو اُس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریاکار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا کمبخت حاسد اور شقی ہے وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اِس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے اگر کوئی بُرا کام کرے تو اُس کو بُرا کہتا ہے اگر نیک کام کرے جب بھی اُس کو بُرا کہتا ہے ریاکار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے وہ اِس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریاکار قرار دیں گے پس یہ شخص مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ہوا نہیں۔ اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستایش کرے تاکہ اُن کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اُس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اگر اُن کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرت ﷺ نے جو اِس حدیث میں فرمایا کہ اُس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی اللہ تعالیٰ آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں۔

اَتُرَوْنِيْ اُكَلِّمُهٗ سُمْعَكُمْ ۔ کیا میں تم کو سناتا ہوا اُن سے بات کروں یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں اُن کو سمجھاتا ہوں تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے ایک روایت میں اِلَّا اَسْمَعْكُمْ ہے ایک میں اِلَّا بِسَمْعِكُمْ

Marfat.com

ایک میں اُسْمِعُکُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں
اُن سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سُنا کر۔
لَا تُخْبِرُ اُخْتِیْ فَتَتَّبِعَ اَخَا بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ
بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا۔ اس بات
کی خبر میری بہن کو مت کرو وہ بکری قبیلے والے
کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور
دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں۔
خَرَجَ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا۔ یعنی
بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل
کھڑا ہوا۔
اَلْقٰی نَفْسَهٗ بَیْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا
اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دیا جس کا حال
کچھ نہیں جانتا زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے۔
یعنی اُن کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سُنتا
ہے نہ دیکھتا ہے۔
مَلَاَ اللّٰهُ مَسَامِعَهٗ۔ اللہ نے اُس کے کان
بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع
ہے یا سَمْعٌ کی۔
اِنَّ مُحَمَّدًا نَزَلَ یَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ
عَلَیْکُمْ نَفَیْتُمُوْهُ نَفْیَ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ
(ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمد یثرب
یعنی مدینہ میں جا کر اترے ہیں وہ تم پر بہت غصے میں
کیونکہ تم نے تو اُن کو ایسا نکال کر پھینک دیا۔
جیسے چیچڑی (گوچڑی) جانوروں کے کانوں
پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال
کم ہوتے ہیں تو گوچڑی اُس پر سے پوری صاف
نکل آتی ہے کوئی حصہ اُس کا کان پر باقی نہیں
رہتا مطلب یہ کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے
ایسا نکالا کہ اُن کا کوئی تعلق اس سرزمین سے

باقی نہیں رکھا ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے
ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے
بال نکال ڈالتے ہیں)
اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُسَمَّعًا۔ فلاں شخص کو
بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیج دے مُسْمِعٌ بیڑی
کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے۔
مُزَمَّرًا۔ گلے میں لکڑی ڈال کر جو آواز دیتی ہو اُس
کا بیان کتاب الزا میں گذر چکا۔
سَمِعَهٗ اَمْ لَا۔ سنا یا نہیں سنا۔
مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔ میں جو
کہہ رہا ہوں اُس کو تم اُن سے بڑھ کر نہیں سنتے۔
(سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں
جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں
ڈال دی گئی تھیں۔ اِس حدیث سے صاف سماعِ
موتیٰ کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ
اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا
آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت
ہے۔ کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے
تھا اور ارواح زندہ تھیں اُن کا جسم مرگیا تھا۔
روح نہیں مری تھی علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ
اُن کو دنیاوی زندگی اُس وقت نہیں تھی ورنہ حرکت
کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم
تھی جس کو حیاتِ برزخی کہتے ہیں پھر قتادہ کا یہ
کہنا کہ اللہ نے اُس وقت اُن کو زندہ کر دیا تھا
بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب
بھی سماعِ موتیٰ ثابت رہے گا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ
نے اُن کو اُس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ
نے اُن سے بات کی تھی ایسا ہی کیا عجب
ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام

Marfat.com

کریں تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدن یا جزء بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہوا ورنہ کیا اینٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے صراحتاً سماعِ موتیٰ کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے مُردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اُس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اُس کا انکار منقول ہے اور اُن کا قول شاذ ہے جیسے معاذ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا)۔

کَاَنَّکَ تَسْمَعُہٗ مِنْ یَحْیٰی۔ تو گویا اس حدیث کو خود یحیٰی سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اُس کو ہو بہو بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے)

عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ۔ مُردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (اُن مُردوں کا چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماعِ موتیٰ کی تائید ہوتی ہے)۔

قَالَ اَبُوْ رَزِیْنٍ یَسْمَعُوْنَ قَالَ یَسْمَعُوْنَ وَلٰکِنْ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یُّجِیْبُوْا۔ ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماعِ موتیٰ کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی)۔

کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا۔ میں اُس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کر وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ اُس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیدینوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا مگر اُس کام میں جس میں اللہ کی رضامندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اُس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کو تجرید اور تفرید اور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے)۔

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اسکو سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں۔

وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَہٗ۔ میں نے اُس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کا کوئی صحابی وہاں باقی نہ رہا)۔

فَیُنَادِیْھِمْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُہٗ مَنْ قَرُبَ کَمَا یَسْمَعُہٗ مَنْ بَعُدَ۔ پھر اللہ تعالیٰ (میدانِ حشر میں) اُن کو آواز سے پکارے گا جس کو دور والا اُس طرح سُنے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہوگی اُس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں میں برابر آواز پہنچا دے)۔

مَا سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّہٗ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ۔ میں نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبداللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے پھر آنحضرتؐ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرتؐ سے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اُس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اوروں کے لئے

Marfat.com

بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرہ مبشرہ امام
حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلال رضی)
كَيْفَ يَسْمَعُوْا .... وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا - کیونکر
سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے۔
فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ - بلانے والا اُن کو سنا
سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر اُن کو
کوئی بلائے تو اُس کی آواز سن لیں)۔
حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا - اگر نماز
میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے
جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ
سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین نہ
ہو جائے کہ حدث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ
حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا شرط
نہیں ہے بالاجماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا
کافی ہے)
اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ
الْحَدِيْثَ - ابن ابی رافع کے پاس ہمارے
ساتھ چلو میں اُن سے حدیث سنوں - ایک
روایت میں فَاَسْمَعُ ہے یعنی اُن سے حدیث
سن لے۔
لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ - اگر میں نے یہ حدیث
آنحضرتؐ سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو
اُس میں شک ہوتی) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا -
(اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی
بار سنے وہ بیان کرنے کے لائق نہیں ہے بلکہ
مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ
حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی - اُس وقت
تک بیان کرنا نہیں چاہیے)

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ - میں اُن کو گرج
کی آواز نہ سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے
پانی برستا رہتا کہ گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا
بھی اُن کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی
رہتی)۔
اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا - حضرت عباسؓ
آنحضرتؐ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا
اُنھوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات
سنی ہے جس پر اُن کو غصہ تھا وہ بات یہ تھی
کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا
کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اُتارا ہوا ہوتا تو دونوں
بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں
پر اُتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف
کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے مردودوں کو یہ
خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی
عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب
اور عقل اور علم تو ان سب باتوں میں آنحضرتؐ
ساری بستی والوں سے افضل تھے)
فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ - باہر نکلے اُن
کے نزدیک پہنچے اُن کی بات سننے کو کہ وہ کیا
کہہ رہے ہیں۔
قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَلَا وَاَنَا
حَبِيْبُ اللّٰهِ - میں نے تمہاری بات سنی اور جو
تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں
(حبیب میں دوسرے پیغمبروں کی تمام فضیلتیں
جمع ہیں جیسے خُلّت حضرت ابراہیم کی اور کلام
حضرت موسیٰ کا اور حُسن حضرت یوسف کا ع آنچہ
خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)

Marfat.com

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ یہ دونوں یعنے حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے (کان اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سُننے اور اُس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سُنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں اُن میں غور کرتے ہیں)

اِنْ کَانَ یَسْمَعُ مَلْجَهْنَا۔ جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اُس کو سُنتا ہے تو جو بات ہم چپکے سے کریں اُس کو بھی وہ سُن لے گا کیونکہ وہ اپنے عرش معلی پر ہے جو کروڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اُس سے برابر ہے اگر وہ سُنتا ہے تو سب سُنتا ہے اور جو نہیں سُنتا تو کچھ نہیں سُنتا

کَلِمَتَهٗ یُسْمِعُ النَّاسَ۔ اُس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا سُئِلَ عَنْ رُکُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ۔ تم نے جابرؓ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو اُن سے پوچھا گیا تھا اُنہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّیْقِ یَا خَیْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَهٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یوں پکارا "یا خیر الناس" یعنی سب آدمیوں میں بہتر اُنہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے سورج جن لوگوں پر نکلا اُن میں عمرؓ سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمرؓ سے افضل ہیں

مترجم کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع وانکسار فرمایا اِن چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بتاتا تھا ایک بار حضرت امام حسین نے ابو بکر صدیق سے پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے اُنھوں نے کہا آپ کے والد ماجد پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا ابو بکر صدیق اسی لئے محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ اِن چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت نہ دینا چاہئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بیان کرنا کافی ہے گو اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت علی مرتضی کے فضائل و مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَئِنْ یَسْمَعَ بَعْضَهٗ لَقَدْ سَمِعَ کُلَّهٗ۔ اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اُس نے سب سنا ہوگا۔

یَکْرَهُ الرِّفْعَةَ وَیَشْنَأُ السُّمْعَةَ۔ مومن بلند پروازی کو بُرا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور سُناوے سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَاَفْشَاهَا۔ جو کوئی مسلمان

Marfat.com

میں بےحیائی کی بات سنے پھر اُس کو مشہور کر دے
(لوگوں میں اُس کا چرچا پھیلائے)
اَلْمَيِّتُ لَا يَقْرَبُ مَسَامِعَهُ الْكَافُوْرُ۔ مُردے
کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔
اِسْمَاعِيْل۔ مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ
کے علاتی بھائی تھے۔
اِسْمَاعِيْل۔ امام جعفر صادقؑ کے بڑے
صاحبزادے تھے وہ اپنے والد کی زندگی میں
گذر گئے اُن کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا
کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے نہیں کسی نے کہا
اُن کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے
اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعضوں نے کہا موسیٰ کاظم
اُن کے چھوٹے بھائی امام ہوئے اثنا عشری فرقہ
اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص
ایران سے بمبئی میں آئے اُن کا نام آغا خاں وہ
ایران کے معززین میں سے تھے اُن کی نسبت
عجیب عجیب باتیں زبان زد خلائق ہیں وہ
اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ
مشرب رکھتے تھے۔ اب تک اُن کے پوتے
آغا خاں ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ
بر گردن راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد
کی تعلیم کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کچھ روپیہ لیکر
رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ
روپیہ لیکر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں
جو کوئی اُن کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضوان
کے نام رقعہ لکھ دیتے ہیں وہ اُس کی قبر میں رکھ
دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہے
اِس کو بہشت میں ایک بالاخانہ دلوا دینا معلوم
نہیں یہ خبر کہاں تک صحیح ہیں۔ انا للہ وانا الیہ
رَاجِعُوْن اگر صحیح ہیں تو اللہ اُن کو ہدایت کرے
اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔
فُلَانٌ مِّنِّيْ بِمَرْأَى وَّمَسْمَعٍ۔ میں فلاں شخص
کو دیکھ رہا ہوں اُس کی بات کو سن رہا ہوں۔
اِسْمَعَدَّ۔ غصے میں بھر گیا اُس کے انگلیوں کی
پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے۔
سَمَعْمَعٌ۔ ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑئے کی
صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمَعْمَعٌ
چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت
اور دبلا۔
سَمَعْمَعٌ كَأَنَّنِيْ مِنْ جِنٍّ۔ میں ہلکا پھلکا تیز
چالاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔
وَرَاْسُهٗ مُتَمَرِّقُ الشَّعْرِ سَمَعْمَعٌ۔ اُس
کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف
ہے (ہلکا پھلکا)
اِسْمِغْدَادٌ۔ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول
جانا جیسے اِسْمِعْدَادٌ ہے۔
سِمَغْدٌ۔ لمبا۔ مغرور۔ احمق۔
اِنَّهُ صَلّٰى حَتّٰى اسْمَغَدَّتْ رِجْلَاهُ۔ آپ
نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک
کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔
مُسْمَغِدٌّ۔ متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔
اِسْمَغَدَّ الْجُرْحُ۔ زخم سوج گیا۔
سَمْكٌ۔ بلند کرنا اوپر اٹھانا۔
سَمَاكَةٌ۔ بلند ہونا۔
تَسْمِيْكٌ۔ بلند کرنا۔ پتلا کرنا۔
تَسَمُّكٌ۔ بلند ہونا۔
سَمَكٌ۔ مچھلی۔
سَامِكٌ۔ بلند اونچا۔

Marfat.com

سَمْكٌ ۔ چھت مکان کی اونچان۔
بَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ ۔ آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔
فَاِذَا هُوَ بِالسِّمَاكِ فَقَالَ قَدْ دَنَا طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَاَوْتَرَ ۔ عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو اُن کو سماک دکھلائی دیا کہنے لگے اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی. سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اُس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اُس کو سماک رامح کہتے ہیں دوسرا جنوب کی طرف اُس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اُس کو سماکِ اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار بعضوں نے کہا سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے. نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برجِ میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماکِ اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)
سَمَكَةٌ ۔ ایک مچھلی۔
سُمَيْكَةٌ ۔ چھوٹی مچھلی۔
مِسْمَاكٌ خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہے
اِيَّاكُمْ وَاَكْلَ السَّمَكِ فَاِنَّ السَّمَكَ يُسِلُّ الْجِسْمَ ۔ بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دُبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو مٹاپے کا عارضہ ہو اُن کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)
سَمْلٌ ۔ کانی صاف کرنا درست کرنا چھوڑنا۔
اُکھیڑنا ۔ صلح کرانا۔
سَمَالَةٌ ۔ پُرانا ہونا جیسے سُمُوْلٌ اور سُمُوْلَةٌ ہے

تَسْمِيْلٌ ۔ کانی صاف کرنا۔
سَمَلَه ۔ تھوڑا سا پانی کانی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے اُس کی جمع سَمَلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُوْلٌ آئی ہے۔
وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ۔ اُن کی آنکھیں پھوڑیں (گرم سلائی سے یا کانٹے سے)
وَلَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ ۔ ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَمَلَ الثَّوْبُ یا اَسْمَلَ کپڑا پُرانا ہوگیا۔
ثَوْبٌ سَمِيْلٌ ۔ پُرانا کپڑا
وَعَلَيْهَا اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ ۔ وہ پُرانی دو چھوٹی چادریں پہنی تھیں۔
مُلَيَّةٌ ۔ تصغیر ہے۔ مُلَاءَةٌ ۔ کی بمعنے تہبند۔
فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْاِدَاوَةِ (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تلچھٹ غلیظ گدلا)
وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ قَدْ نَفَضَتْهُ ۔ دو پُرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے۔
قَضٰى عَلِيٌّ فِيْمَنْ رَاَى الْمَقْتُوْلَ اَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ ۔ جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے (اور قاتل کا شریک اور مددگار رہے) اُس کی آنکھیں پھوڑی جائیں۔
اَبُوْ سِمَالٍ ۔ ایک شخص کی کنیت ہے۔
سَمْلَجَةٌ ۔ ہلکے ہلکے گھونٹ لینا۔

Marfat.com

سُمَالِجٌ - میٹھا دودھ۔
سَمَلَّجٌ - ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا۔
سَمَلَّعٌ - بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں۔ اَنْتَ سَمَلَّعٌ هَمَلَّعٌ۔
سَمْلَقٌ - تپٹر میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو۔ وَيَصِيرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا۔ اُس کے عہد کا مقام ایک تپٹر میدان ہو جائے۔
سَمٌّ - زہر یا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا عذر کرنا۔
سُمُومٌ - جلانا۔
سَمُومٌ - لُوہ۔ گرم ہوا۔
مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ - ہر زہریلے جانور سے جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور، کنکھجورا بس کوپرا وغیرہ اُس کی جمع سَوَامٌّ ہے۔
بَيْضُ السَّامِّ - چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے۔
سَامُّ اَبْرَصَ - گرگٹ۔ بڑی چھپکلی (ببلک)
عَرَفَ ذٰلِكَ الْعَامَّةُ وَالسَّامَّةُ - یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے۔
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ - ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے
يُوْرِدُهُ السَّامَّةُ - اُس کو موت کے گھاٹ پر لاتا ہے نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بتخفیف میم صحیح ہے یہودی آنحضرت ص کو سلام کرتے تھے تو اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہتے یعنی تم مرو حضرت عائشہ نے کہا عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ۔ تم ہی مرو تم ہی بُرے ہو۔
فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ سِمَامًا وَّاحِدًا۔ اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ لیکن ہی سوراخ

میں (یعنی دخول فرج ہی میں کرو نہ دُبر میں)
سِمَامُ الْاِبْرَةِ - سوئی کا ناکہ۔
سَمَامٌ - ہلکا پھلکا تیز
سَمُّ الْفَارِ - سنکھیا۔
سِمَّةٌ - گانڈ۔ جائے براز
سُمَّةٌ - پتوں کا دستر جس پر میوہ درخت کر گرتا ہے۔
مَسَامُّ الْبَدَنِ - بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اُگتے ہیں یہ جمع ہے مَسَمٌّ کی
يَوْمٌ مُسِمٌّ - گرم ہوا کا دن۔
اَهْلُ الْمَسَمَّةِ - عزیز و اقربا یا خاص لوگ۔
مَسْمُومٌ - جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو۔
تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَذْلَقَتْهَا السَّمُومُ۔ حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے ان کو بیتاب کر دیا ناتواں بنا دیا۔
غِذَاءُهَا سِمَامٌ - دنیا کا کھانا قاتل زہر ہے یہ سَمٌّ کی جمع بمعنی زہر۔
جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ - گوشت میں زہر ملایا
شَاةٌ مَسْمُومَةٌ - زہر آلود بکری۔
فِي اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا - مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے سانپ کے مُنھ میں زہر کا دانت ہے اور اُس کا گوشت فادزہر ہے بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اُس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے مکھی کا پہلے

Marfat.com

زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہر جانوروں
کو بھی اللہ نے عقل دی ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک
جمع کرتی ہے جب اُس کے سڑ جانے سے ڈرتی
ہے تو باہر نکال کر اُس کو دھوپ دیتی ہے اگر
اُس کے اُگ آنے کا ڈر ہوتا ہے تو دانے کو بیچ
میں سے چیر کر ڈالدیتی ہے آدمی کے سوا صرف
چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع
کرتی ہے شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی
سے بناتی ہے اور پہرے کے لئے مکھیوں
کا ... ایک جدا گروہ ہوتا ہے شہد لانے کے
لئے ایک الگ گروہ ایک اُن میں بادشاہ ہوتا
ہے ایک کوتوال ایک چھتہ کی مکھی دوسرے چھتے
پر جائے تو مار کر نکالدی جاتی ہے۔ بیّا اپنا گھونسلا
ایسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی
کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے رات کو روشنی کیلئے
اُس میں جگنو لاکر رکھتا ہے غرض پروردگار نے
ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے
اور اُس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)۔

سِمْسِم۔ تل۔

سُمْسُمَہ۔ سرخ چیونٹی سائمہ کے مقابل
جب عائمہ آئے تو اُس کے معنے خاص لوگ
اگر ہائمہ آئے تو زہریلا جانور۔

سَمْنٌ۔ گھی ملانا گھی کھلانا گھی اُس کی جمع اَسْمُنٌ
اور سُمُوْنٌ اور سُمْنَانٌ ہے۔

سِمَنٌ۔ موٹا ہونا۔

سَامِنٌ اور سَمِیْنٌ۔ موٹا

تَسْمِیْنٌ۔ موٹا کرنا گھی دینا۔ گھی ملانا۔

سُمْنَۃٌ۔ موٹا کرنے کی دوا۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّتَسَمَّنُوْنَ۔
اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے، جو
بہت کھا پی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت
مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی
لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں
مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)۔

وَیَظْھَرُ فِیْھِمُ السِّمَنُ۔ اُن میں موٹاپا ظاہر
ہوگا۔

یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ۔ موٹاپے کو پسند کریں
گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا
کر اپنا تئیں موٹا کریں گے اگر خود بخود کوئی
شخص موٹا ہو جائے تو اُس سے یہ حدیث
متعلق نہیں ہے)۔

سَمَّان گھی بیچنے والا روغن فروش۔

وَیْلٌ لِّلْمُسَمِّنَاتِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ فَتْرَۃٍ
فِی الْعِظَامِ۔ جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں
موٹا بنائیں اُن کی قیامت کے دن خرابی ہوگی
ہڈیوں کی ناتوانی سے۔

اُتِیَ بِسَمَکَۃٍ مَشْوِیَّۃٍ فَقَالَ لِلَّذِیْ جَآءَ
بِھَا سَمِّنْھَا۔ حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی
لائی گئی تو اُس نے لانے والے سے کہا ذرا
اِس کو موٹا کر کے لا وہ نہیں سمجھا مطلب یہ تھا
کہ ٹھنڈا کر کے لا۔

اِسْتَسْمَنَہٗ۔ اُس کو موٹا سمجھا۔

سُمَانَی۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔

سُمَنِیَّہ۔ بُت پرستوں کا ایک فرقہ جو جنم کا
قائل ہے محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں
کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار
کو نہیں مانتا۔

سُمَّھَا۔ جھوٹ، لغو، بیہودہ۔

Marfat.com

سَمَهَ الْفَرَسُ۔ سُمُوْهًا۔ گھوڑا ایسا چلاکہ تھکن کو نہیں پہچانا۔
سَمَهَ الرَّجُلُ۔ آدمی دہشت زدہ ہوگیا
اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَيْهَا جب اس امت کے لوگ اِتراتے اور تکبر کرتے چلیں گے
مُسَمَّهُ الْعَقْلِ۔ دیوانہ بے وقوف۔
سُمُوٌّ۔ بلند ہونا، اونچا ہونا۔
سَمَا بِهٖ۔ اُس کو اونچا کیا۔
سَمَا الْقَوْمُ۔ لوگ شکار کے لئے نکلے۔
سَمَا الْبَصَرُ۔ ٹکٹکی لگ گئی۔
تَسْمِيَةٌ۔ نام رکھنا۔
مُسَامَاةٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا بڑائی جتانا۔
اِسْمَاءٌ۔ بلند کرنا۔
وَاِنْ صَمَتَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ۔ اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اُس پر رونق آجائے۔
رَجُلٌ طُوَالٌ اِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُو۔ لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اُس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں)
وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ۔ حضرت زینب ہی آنحضرتؐ کی بی بیوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب و نسب اور حسن و جمال میں)
سَمَا بَصَرِيْ۔ میری نگاہ اُٹھی
اَلْمُنْفَرِدُ بِاسْمِهِ الْاَسْنٰى۔ اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا۔
خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامُوْنَ كَاَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ۔ اپنی تلواریں لیکر اتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نر اونٹ ہیں۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرتؐ نے جب یہ آیت اُتری تو فرمایا اِسکو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے۔ سبحان ربی العظیم۔
صَلّٰى بِنَا فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اُسکو سما کہہ سکتے ہیں اسی لئے مینہ کو بھی سما کہدیا کیونکہ وہ اوپر سے اُترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں
تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ۔ یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو۔ (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا اس لئے کہ اُن کی زندگی بارش پر موقوف ہے اُن کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں)۔
اَقْضِيْ مَالِيْ مُسَمًّى۔ میں قاضی ہوں میرا ہمنام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے)۔
مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا۔ جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اُس پر اطلاق کیا)
تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ۔ میرے نام پر نام رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابوالقاسم کسی کی مت رکھو بعضوں نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے اور ابوالقاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت اُس وقت ہے جب کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابوالقاسم نہ رکھے۔ بعضوں نے کہا

Marfat.com

یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابوالقاسم کہیں گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے بعضوں نے صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا تحریمی واللہ اعلم۔

أَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوا۔ لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ بعضے لوگ گوشت ہماری پاس لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اُس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھالو (یعنی کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے گو ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو کرمانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے اگر کوئی ذبح کے وقت نہ کہے اور کھاتے ..... وقت کہہ لے تو کافی ہو میں کہتا ہوں اکثر علماء اُس کے وجوب کی طرف گئے ہیں البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے۔

سَمَّانَا اللّٰهُ۔ اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَسَمَّانِي۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا یہ اُبی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس پر اُبی بن کعب کو رونا آگیا یہ خوشی کا رونا تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شاہنشاہِ زمین و آسمان مالکِ کون و مکان۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے ہیں)

سَمَّاهُ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا۔ نیا کپڑا پہنے تو اُس کا نام لے عمامہ ہو یا قمیص پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اخیر تک۔

تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ۔ اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام رکھو اور سب ناموں میں پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں جن سے اللہ کی بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے یعنی کھیتی کرنے والا۔

أَسْمَاءُ اللّٰهِ۔ اللہ کے نام جن میں اُس کی صفتیں مذکور ہیں (یہ ننانوے پر نو نام ایک حدیث میں وارد ہیں مگر اُن کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور احادیث میں مذکور ہیں امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں اُن کا ذکر کیا ہے)

سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ۔ اللہ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں میں جب اُن کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو میں نے چھری

بائیں ہاتھ میں لی اور کانٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے لیکن میں نے اُن کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہدیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے)۔

اِسْمُ اَعْظَم۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام (جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے اِس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اسم اعظم ہے بعضوں نے صرف الحی القیوم امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ کے تین سو ساٹھ نام ہیں)۔

سَطَحَ یَبَالُ عَلَیْہِ فَتُصِیْبُہُ السَّمَاءُ۔ ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اُس پر برسات کا پانی پڑے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ۔ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رک جائے مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی اگواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا۔

اِسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ ثَلٰثَۃٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا وَّکَانَ عِنْدَ اٰصِفَ حَرْفٌ وَّاحِدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر حروف ہیں اُن میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمانؑ) کو ایک حرف کا علم تھا اُس سے اُس کی برکت سے بلقیس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے منگوا دیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اُن میں سے بہتّر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا آوہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو اُن میں سے دو حرف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار حرف حضرت ابراہیم کو آٹھ حضرت نوح کو تیرہ اور حضرت آدم کو پچیس اور حضرت محمدؐ کو بہتّر

اَسْمَاءُ۔ بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں اُن کے نطفہ سے محمد اور عبداللہ اور عون کو جنیں جب جعفر شہید ہوئے تو ابو بکر صدیق نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر کو جنیں پھر ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اُن سے نکاح کیا اُن کے نطفہ سے یحییٰ بن علی جنیں۔ اَسْمَاءُ۔ ابو بکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے۔

سُمَیَّہ۔ زیاد کی ماں جس نے ابو سفیان سے زنا کرائی اور زیاد کو جنی اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا جس نے امام حسینؑ کو شہید کرایا۔ لعنۃ اللہ و غضب علیہ و اعدّ لہ عذابا عظیما۔

بَابُ السِّیْنِ مَعَ النُّوْنِ

سَنْبٌ۔ زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بُرْھَۃٌ اور سَنْبَۃٌ ہے۔

سَنَابٌ۔ بڑا شر۔

سِنَابٌ۔ لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا۔

سَنْبَتٌ۔ زمانہ۔

سَنُّوْبٌ یا سَنْبُوْتٌ غصہ والا جھوٹا۔

سُنْبُوْسَقٌ یا سَنْبُوْسَکٌ۔ سموسہ جو آٹے اور گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں۔

سَنَجٌ۔ ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا۔

سِنَاجٌ۔ چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے۔

سَنْجَۃُ الْمِیْزَانِ۔ ترازو کا باٹ پتھر۔

Marfat.com

سَنِجٌ - چراغ

سِنْجَابٌ - ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اُس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور لطیف ہوتے ہیں۔

سُنْجُقٌ - جھنڈا اُس کی جمع سَنَاجِق ہے۔

سُنُوحٌ یا سَنْحٌ یا سُنُوحٌ پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریف کرنا، پھیر دینا، آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا۔ دیر میں ڈالنا۔ چھوڑ دینا۔ بائیں جانب سے داہنی جانب آنا۔

سَانِحٌ - جو داہنی طرف سے آئے اُس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِیدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس۔

سُنْحٌ - یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں۔

أَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ - مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آجاؤں۔

فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيْرِ - میں پلنگ کے پائتیں کی طرف سے کھسک جاتی (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)

كَانَ مَنْزِلُهُ بِالسُّنْحِ - ابوبکر صدیق کا مکان سُنح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے)

أَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَنْحَاءَ - اُن پر ایسا چھاپہ مار جو سامنے سے اُن کو پیش آئے (یعنی یکا ایک ہی اُن کو غفلت میں رکھ کر اُن پر جا گر۔ مشہور روایت سَحَّاءَ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

اَلتَّقْوٰى سِنْحُ الْإِيْمَانِ - پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے سِنح بکسرہ سین جڑ اُس کی جمع اَسْنَاح ہے

کذا فی مجمع البحرین۔

إِنَّا نَجْمَعُهُ إِذَا خَلَوْنَا سُنْحًا لِأَوْلَادِنَا - ہم جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرشتوں کے پروں کو اپنی اولاد کی برکت کے لئے اکٹھا کرتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شکار میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں

سَنَحَ الظَّبْيُ - یعنی ہرن بائیں طرف سے نمود ہوئی داہنی طرف جلتے ہوئے عرب لوگ اول کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں۔

اَلشُّؤْمُ فِيْ خَمْسَةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الظَّبْيَ السَّانِحَ مِنْ يَمِيْنٍ إِلٰى شِمَالٍ - نحوست پانچ چیزوں میں ہے اُن میں سے ایک اُس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے۔

مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَ الْبَارِحِ - اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے۔

سِنْخَفٌ - یا سِنْخَافٌ - بڑا لمبا۔ جوہری نے شِنْخَفٌ بہ شین وخائے معجمتین نقل کیا ہے۔

سَنَخْنَخٌ - جس رات کو نیند نہ آئے۔

سَنَخْنَخُ اللَّيْلِ كَأَنِّيْ جِنِّيٌّ - میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں ایک روایت میں سَمَغْمَغٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

سَنَخٌ - بگڑ جانا، چکنٹ جانا جیسے زَنَخٌ ہے۔

سُنُوخٌ - راسخ ہونا مضبوط ہونا جم جانا، بہت کھا لینا۔

تَسْنِيْخٌ - طلب کرنا۔

سَنَاخَةٌ - بدبوئی۔ سڑاہند چمڑے کی بو

سِنْخٌ - جڑ۔

سَنِخٌ - اونٹ۔

ع ۵ - صاحب مجمع البحرین نے ایسا ہی کہا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کی غلطی ہے سِنْخ کو خاء معجمہ سے بمعنی اصل اور جڑ ہے انہوں نے حاء حطی کر دیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اِهَالَةً سَنِخَةً (ایک درزی نے آنحضرت ؐ کی دعوت کی) اور بدبودار چربی آپ کے سامنے رکھی ایک روایت میں زَنِخَةٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَلَا يَظْمَأُ عَلَى التَّقْوٰى سِنْخُ اَصْلٍ۔ پرہیزگاری پر جو جڑ ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنْخٌ اور اَصْلٌ کا ایک ہی معنی ہے اختلاف الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا۔

اَلتَّقْوٰى سِنْخُ الْاِيْمَانِ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے (صاحب مجمع البحرین نے اس کو حاشیہ حلی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنْخٌ کی جمع اَسْنَاخٌ آتی ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ ہے۔

سَنَدٌ۔ جس پر ٹیکا لگایا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ۔

سُنُوْدٌ۔ اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا، چڑھنا، پچاس برس کے قریب عمر ہونا۔

تَسْنِيْدٌ۔ ٹیکا دینا، مضبوط کرنا، ستون لگانا۔

اِسْنَادٌ۔ چڑھنا، چڑھانا، دوڑنا، ٹیکا لگانا، حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا۔

اِسْتِنَادٌ۔ پناہ لینا، بھروسہ کرنا۔

سِنَادٌ۔ زبردست سانڈنی اور ایک قسم کا جانور ہے جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو ردی سے پہلے قافیہ میں ہو۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يُسْنِدْنَ فِي الْجَبَلِ۔ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں یَشْتَدِدْنَ ہے یعنی دوڑ رہی تھیں اس کا ذکر آگے آئے گا۔

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔ پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید ان کو یاد آگئی)۔

لَيَتَّكِئُنَّ سَبْعِيْنَ مُسْنَدًا۔ ستر مسندیں ٹیکا لگانے کے لئے ہوں گی (یعنی بہشت میں)

ثُمَّ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ فِي مَشْرُبَةٍ۔ پھر ایک بالاخانہ پر اس کے پاس چڑھ گئے۔

خَرَجَ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ وَفُلَانٌ مُتَسَانِدَيْنِ ثمامہ بن اثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دئیے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر۔

اِنَّهُ رَاٰى عَلَيْهَا اَرْبَعَةَ اَثْوَابٍ سَنَدٍ حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے۔ (جو ایک قسم کی یمنی چادر ہے اس کو سَنَدٌ بھی کہتے ہیں اس کی جمع اَسْنَادٌ ہے۔

اِنَّ حَجَرًا وُجِدَ عَلَيْهِ كِتَابٌ بِالْمُسْنَدِ۔ ایک پتھر پر قدیم کتاب پائی گئی بعضوں نے کہا مسند قبیلہ حمیر کے خط کو کہتے ہیں۔

اِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيْثٍ فَاَسْنِدُوْهُ اِلَى الَّذِيْ حَدَّثَكُمْ فَاِنْ كَانَ حَقًّا فَلَكُمْ وَاِنْ كَانَ كَذِبًا فَعَلَيْهِ۔ جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہونچاؤ جس کی وہ حدیث ہے پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وبال راوی پر ہوگا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام جعفر صادق کا قول ہے

دُجَاجٌ سِنْدِيٌّ۔ سند کی مرغی۔

Marfat.com

نَعْلٌ سِنْدِیٌّ ۔ سندہ کا جوتہ مجمع البحرین میں
ہے کہ سندہ ایک دریا ہے ہند میں اور یہ اُس
سندہ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں
یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک
گاؤں ہے بغداد کے نواح میں ایک شخص کو
سندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی
ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں سندی
بن شاہک ایک داروغہ محبس کا نام تھا جس کی
قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا۔

سَنْدَان ۔ لوہار کی وہ سِل جس پر لوہا رکھکر کوٹتا
ہے اصل میں یہ معرب ہے سندان کا جو فارسی
لفظ ہے اُس کی جمع سَنَادِیْن ہے سندان مجے
مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں ۔

سُنَیْد ۔ جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا
بن گیا ہو۔

سُنْدَانِی ۔ عبداللہ بن محمد بڑے محدث مشہور ہیں

سَنْدَرَۃٌ ۔ دوڑنا اور ایک قسم کا ماپ ہے جو بہت بڑا
ہوتا ہے۔

سَنْدَرِیٌّ ۔ جری بہادر لمبا سخت شیر ، عمدہ خراب
ایک قسم کا پرندہ نیلگوں ۔ نیزہ ۔ جلد باز ۔

أَكِيلُكُمْ بِالسَّيْفِ كَيْلَ السَّنْدَرَةِ ۔ میں تم کو
تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ
کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب
قتل کرتا ہوں ایک روایت میں أَوْفِيكُمْ بِالصَّاعِ
كَيْلَ السَّنْدَرَةِ ۔ یعنی میں ایک صاع کے بدل
تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں ۔ صاع چھوٹا ماپ ہے
چار مُد کا یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا
ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں مطلب یہ ہے
کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے
ہو تو میں اُس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا
ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے
حضرت علی رضؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے
ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق
اور شاق تھے آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام
تمام کر دیتے سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں
بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سَنْدَرَۃ
وہ درخت جس کے تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سَنْدَرَۃ عجلت
اور جلدی کو بھی کہتے ہیں مجمع البحرین میں ہے کہ سَنْدَرَۃ ایک مرد
کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا ۔

سِنْدَرُوْسٌ ۔ ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا
کی طرح ارمنیہ سے آتا ہے ۔

سُنْدُسٌ ۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق
موٹا ریشمی کپڑا بعضوں نے کہا ریشمی تکیہ ۔
بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى
عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ ۔ آنحضرتؐ نے حضرت
عمرؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا ۔

سَنَزٌ ۔ بدخلقی ۔

سِنَّوْرٌ ۔ سردار بلاّ دُم کی جڑ اُس کی جمع سَنَانِیْر
ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بلّے کو سِنَّوْر کہتے
..... ہیں اور مادہ یعنی بلّی کو سِنَّوْرَہ یا ہرّہ کہتے
ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں
سِنَّوْرٌ ، هِرٌّ ، قِطٌّ ، ضَيْوَنٌ ، خَيْدَعٌ ، خَيْطَلٌ
دِمٌّ ، نِمْرٌ ، أَهْلِيٌّ ، بِسَّةٌ ۔ وغیرہ ۔

لَا بَأْسَ بِفَضْلِ السِّنَّوْرِ ۔ بلّی کا جوٹھا استعمال
کرنے میں اُس سے وضو یا طہارت کرنے میں
کوئی قباحت نہیں ۔

اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ ۔ بلّی ایک درندہ جانور ہے
(جیسے شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح

Marfat.com

مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ - شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں۔ اور تیرا باپ تو غلام تھا (حسان کا شعر ہے)

هَاتُوْا كَجَزُوْرٍ سَنِمَةٍ فِیْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ - لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں۔

سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰى رُءُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ ایسی عورتیں جنکے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح جوڑے ہونگے یعنی بختی اونٹوں کے کوہان کی طرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حسن ہے ایسا کرنے سے تو اور عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا نتھنی پہننے سے)

ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ - اُس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام۔

ذُرْوَةِ سَنَامِ الْمَجْدِ - شرافت اور بزرگی کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا۔

رَاٰى قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا - آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھی۔ قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اُس کو بلند کر کے کوہان کی طرح بنائے اور تسطیح یہ ہے کہ اُس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو مسطح کیا تھا تو ظاہر یہی ہے کہ تسطیح سنت ہے اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی پیروی اُن کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اُس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کر دو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے کیونکر ہوگا کذا فی المجمع۔

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہو گیا)

اِنْ اَعِشْ تَكُنْ مَعَكُمْ فِی السَّنَامِ الْاَعْلٰى - اگر میں جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا

سَنَّمْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا۔

سَنٌّ - تیز کرنا، صیقل کرنا، برچھے میں بھال لگانا، مسواک کرنا، تیز چلانا، ٹھیکرا بنانا، آسان کرنا، کھولنا برچھے سے مارنا، دانت سے کاٹنا۔ دانت توڑنا اوندھا کرنا جانوروں کو رمنہ میں چھوڑ دینا ایک راستہ پر چلنا - ایک طریق قائم کرنا۔

تَسْنِيْنٌ - تیز کرنا، اچھا کرنا۔ مضبوط کرنا۔

اِسْنَانٌ - بڑی عمر ہونا، دانت اُگنا ایک طریق قائم کرنا۔ بہانا۔

اِسْتِنَانٌ - مسواک کرنا۔

سُنَّةٌ - طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں اُس کام کو جس کا آنحضرت ﷺ نے حکم کیا یا اُس سے منع کیا قولاً یا فعلاً اور قرآن شریف میں اُس کا ذکر نہیں آیا۔

كِتَابٌ وَّسُنَّةٌ - قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے اُن میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہو اُس

Marfat.com

میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اُس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت م نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داہنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام داہنی طرف سے شروع کرنا مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں اندر رکھنا اور نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پاخانہ میں اس کے برعکس کرنا وہکذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت م نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا گو کبھی کبھی ہو آنحضرت م سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ شئی بر سبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہدیٰ ہے اور اُس کا ترک مکروہ اور بُرا ہے اور اگر بر سبیل عادت ہو جیسے آنحضرت م کے عادات اُٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اُس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ بُرا ہے۔

سُنّی "مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت م کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سُنّی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائیں اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفین اسلام کو اسلام پر مضحکہ اُڑانے کا موقع دیتے ہیں بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور

اُن کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہے یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشی قادیانی اور چکڑالوی لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

مَسْنُوْن۔ بدبودار، چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرف میں مسنون اُس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو گو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

اَرْضٌ مَّسْنُوْنَةٌ۔ جس کی گھانس کھائی گئی ہو۔

مَسْنُوْنَةٌ۔ نیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔ مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اُس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا۔ یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابوداؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کس لئے کہ آنحضرت م نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم۔

اِنَّمَا اُنَسّٰی لِاَسُنَّ۔ میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو رستہ بتلاؤں اُن کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو و نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرت م نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے اس لئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہ یہ کہ یہ مَسَنَّتُ

Marfat.com

الْاِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی اچھی طرح خبرگیری رکھی اُن کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ یَسُنَّہٗ۔ آنحضرتؐ منا سے لوٹتے وقت محصّب میں اُترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اُترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداءً بالنبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ بِسُنَّۃٍ۔ آنحضرتؐ نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا اُن کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثر لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طوافِ قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعضے احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے اُن کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پھر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا۔ بعضوں کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے۔

اُسْنُنِ الْیَوْمَ وَغَیِّرْ غَدًا۔ آج ایک طریقہ قائم کر کل اُس کو بدل ڈال بعضوں نے کہا غیّر نکلا ہے غِیَرٌ سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو دیت لے لیجیو مگر آج تو قصاص کا حکم دینا ضروری ہے کیونکہ اسلام کا فروغ زمانہ ہے اگر عرب لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہونے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ اُن کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَکْبَرَ الْکَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَھْلَ صَفْقَتِکَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَکَ۔ بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اُس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اُس سے لڑے (اُس کو مارے) اور اپنے طریقے اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اُس کو توڑنا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اُس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)۔

سُنُّوْا بِھِمْ سُنَّۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ۔ مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اُن سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو بعضوں نے اِسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے۔

لَا یُنْقَضُ عَھْدُھُمْ عَنْ سُنَّۃِ مَاحِلٍ۔ اُن کا عہد کسی چغل خور کی چغلی کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فسادی لڑانے والے کی کاروائی

Marfat.com

پر لحاظ نہ ہوگا)
سُنَّتُ طریقہ سَنَّ کا بھی یہی معنی ہے۔
ایک روایت میں عَنْ شِیْئَةِ مَاجِلٍ ہے معنی وہی ہے۔
اِلَّا رَجُلٌ یُرِیْدُ عَنَّا مِنْ سَنَنِ هٰؤُلَاءِ۔ مگر وہ شخص جو ہم سے اِن لوگوں کی چال پھیرے۔
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ جو شخص میرے طریق سے نفرت کرے اُس سے مُنھ پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو یا عملی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اُس سے مجھ کو وہ تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا ہوں مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہوگیا مراد وہ شخص ہے جو آنحضرت ص کے سنت اور طریق کو بُرا سمجھے اُس کو مکروہ جانے یعنی عمداً جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر نہیں ہوتا مگر دوسرے مسلمانوں کو اُس کی تقلید درست نہیں بلکہ اُس کا قول سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا بڑا ہو یا چھوٹا لاکلام لاَحَدٍ مع اللہ ورسولہ۔
مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ جو شخص مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے اُس کو پسند کرے (مثلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ کوٹنا کپڑے پھاڑنا ڈاڑھی مونچھ منڈا ڈالنا اگرچہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں مگر اُن کو قائم کرنے والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا طیبی نے کہا شرطیہ بازی اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ ہی جانتا ہے۔
اِنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ لہ آنحضرت ص نے اُس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)
فَصَارَ ذٰلِكَ سُنَّةً بَعْدُ۔ پھر اُس کے بعد یہی شریعت قائم ہوئی (کہ تین طلاق والی عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرا خاوند نہ کرے اور اُس سے صحبت نہ کرائے) اگرچہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اُتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاوند کا اُس عورت سے جماع کرنا ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا گو تَنْكِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے
فَلَنْ سَهَا وَاحِدٌ رُدَّ اِلَى السُّنَّةِ۔ اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اُس کو طریقہ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اُس کو جتلا دے۔)
لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ۔ تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (اُن کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی اُنہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا ہر بات میں اُن کی مان لیتے گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی اُنہی کا شیوہ سنہ [illegible] کے بعد اختیار کیا۔ ابو حنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اُس کو آنکھ بند کرکے وحی سمجھتے ہیں

Marfat.com

وغیرہ۔
مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ ۔ جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے۔ قیاس یہ تھا۔ مِنْ سُنَنِیْ بہ صیغۂ جمع مگر روایت بہ صیغۂ مفرد ہے۔
مَنْ کَانَ مُتَّبِعًا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ (عبد اللہ بن مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو اُن لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور اُن کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا اس لئے عبد اللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا۔
مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً ۔ جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادات میں یا آداب و اخلاق میں)
فَاِنَّھَا مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی ۔ وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔
فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)
عَمَلٌ قَلِیْلٌ فِیْ سُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنَ الْاِجْتِھَادِ فِیْ بِدْعَۃٍ ۔ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو۔

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاقّہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں گو اُن سے بھی نفس کی صفائی اور قربت الٰہی پیدا ہوتی ہے مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو اُن لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادات میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوّف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت م کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اُس کے سامنے سب سر اطاعت اور خدمتگذاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح جو سراسر متبع حدیث تھے اُن کی درویشی اور فقیری اس درجہ پر پہنچی کہ اُن کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے اُن کو اپنا سردار مانا اور اُن کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبد اللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اُس مرتبہ کو پہنچے کہ سید الطایفہ اور اولیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)
لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّجْعَلَ الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِسْتِنَانًا ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں

Marfat.com

گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اُس کو پڑھنا چاہئے ذبح یا چھینک کے وقت اُس کا پڑھنا سنت نہیں ہے اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے)۔

اِسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ یا شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ۔ ایک دوڑ یا دو دوڑ اُس گھوڑے نے کی۔

شَرَفَ۔ گھوڑے کا بھاگنا جب اُس پر کوئی سوار نہ ہو۔ یعنی زغن لگانا۔

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسّی میں ایک زغن لگاتا ہے۔

رَاَيْتُ اَبَاهُ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهٖ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ۔ میں نے اُس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لیکر اس طرح سے لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اترا کر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا) طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھائے اور زمین پر رکھے۔ اور پاؤں سے دوڑ جائے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَنُّ بِعُوْدٍ مِّنْ اَرَاكٍ۔ آنحضرتؐ پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے۔

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ۔ اور تیل لگائے مسواک کرے۔

فَاَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسَنَنْتُهٗ بِهَا۔ میں نے وہ ڈالی (عبدالرحمن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک کرائی)۔

فَسَمِعْنَا اِسْتِنَانَ عَائِشَةَ۔ ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر رہی تھیں)

وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ۔ مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اور اُس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہئیں

بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ۔ اُس کنجی سے جس کی دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا۔ اونٹوں کو اچھی طرح چرنے دو (خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسِنَّہ جمع ہوگی سِنٌّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعضوں نے کہا یہ سِنَانٌ کی جمع ہے یعنی نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب اُن کو خوب چرنے اور کھانے دوگے تو وہ موٹے تازے فربہ ہوجائیں گے اور اُن کے کاٹنے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھہ اُس کے حوالہ کر دیا جس سے اُس نے اپنی جان بچائی بعضوں نے کہا سِنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو خوب کھلا پلا کر)

هُوَ سِنُّهٗ وَتِنُّهٗ۔ وہ اُس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ۔ جانوروں کو خوب چرنے دو (اُن کو خاطر خواہ چارہ اور پانی دو)

فَاَمْكَنُوا الرِّكَابَ اَسْنَانًا۔ اُنہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوٰۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مُسِنَّہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو بعضوں نے کہا بکری میں مُسِنَّہ وہ ہی جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی

Marfat.com

مراد ہے اس حدیث میں۔
لَاتَذْبَحُوْا اِلَّامُسِنَّةً۔ یعنی قربانی میں وہی جانور کا ذبح کرو جو مُسِنَّةً ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گایوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں جو چار سال کا ہوکر پانچویں میں لگا ہو بعضوں نے کہا بھیڑ یعنی پٹھا چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

یُنْھٰی مِنَ الضَّحَایَا الَّتِیْ لَمْ تُسْنِنْ۔ قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا جس کے دانت نہ اُگے ہوں (ازہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسْنِنْ بکسرۂ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِیْہِ اَبْوَابًا لَاتَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھَا السَّلَمُ فِی السِّنِّ۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے جیسے جانوروں میں سلم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اُس کے بدل ٹھہرا لینا یہ جائز نہیں ہے کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگی برخلاف غلہ یا پارچہ وغیرہ کے اُن میں جب اچھی طرح صفت بیان کردی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثُ سِنِّیْ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے۔ بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اُس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہوا اور دو سال گذریں تو بازل عامین ہوا مطلب یہ ہے کہ گو میں نوعمر ہوں مگر عقل اور علم اور فہم و فراست میں کامل ہوں جیسے نو یا دس برس کا اور پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)

وَجَاوَزْتُ اَسْنَانَ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا اُن سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے آپ کی عمر اَسّی برس تک پہونچی تھی)

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَہٗ۔ میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَکْرِہٖ۔ اُس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ سچ بیان کردے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لئے چکایا اونٹ والے سے اُس کی عمر پوچھی اُس نے سچ سچ بیان کردی تب یہ خریدار نے کہا اُس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی)۔

فَدَعَا بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّہٗ عَلَیْہِ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اُس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوار نے پیشاب کر دیا تھا۔

سَنَّھَا فِی الْبَطْحَاءِ۔ اُس کو کنکریلے میدان میں بہا دیا (یعنی شراب کو جب اُس کی حرمت اُتری)۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْھِہٖ وَلَا یَشُنُّہٗ

Marfat.com

اُن کے مُنہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ تریڑتے
تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے۔
فَسُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ سَنًّا۔ مجھ پر آہستہ
آہستہ مٹی ڈالو۔
فَقَامَ رَجُلٌ قَبِیْحُ السُّنَّۃِ (آنحضرتؐ نے
صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک
شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا
سُنَّۃٌ چہرے کا وہ رخ جو سامنے ہوتا ہے۔
بعضوں نے کہا رخسارے کا تختہ)
وَکَانَ زَوْجُہَا سَنِیَ فِیْ بِیْرٍ۔ اُس کا خاوند ایک
کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہوگیا تھا) اُسی سے
ہے حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔ سڑی بدبودار کیچڑ بعضوں
نے کہا سَنِیَ سے اَسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ
سے منہ پھرا لینا اُس کو ڈھانپ لینا۔
کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ
السُّنَّۃِ۔ ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی
میں ملاکر پڑھتے (یہ جمع کرنا اہلحدیث اور امامیہ
کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری
کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لئے
لیکن مسافر کو تو بالاتفاق جمع درست ہے صرف
امام ابوحنیفہ نے اُس میں خلاف کیا ہے)۔
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین
یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کرلو (اُن کی
پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے
خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اِس حدیث
کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول
یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرتؐ ہی کا
قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ

ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہٰذا اُن
کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ اُن کی پیروی سنت
رسول کی پیروی ہے۔
ھُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ۔ قابیل پہلا شخص ہے
جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں
اُسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)
اِبْعَثْہَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً سُنَّۃَ اَبِی الْقَاسِمِ
ان اونٹوں کو بھیجدے اور اُن کو کھڑا کرکے پاؤں
باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔
اَلْقِرَاءَۃُ سُنَّۃٌ وَالتَّشَہُّدُ سُنَّۃٌ وَلَا تَنْقُصُ
السُّنَّۃُ الْفَرِیْضَۃَ۔ نماز میں سورت کا پڑھنا
(یعنی سورۂ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد
پڑھنا بھی سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے
سے فرض میں نقصان نہیں آتا مجمع البحرین میں ہے
کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے
وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اِس آیت
سے یعنی فاقرءوا ما تیسر من القرآن سے دلیل
لینا صحیح نہیں ہے۔
اَسْنَانٌ۔ دانت یہ جمع ہے سِنٌّ کی بمعنی دانت مجمع
البحرین میں ہے کہ ۳۲ دانتوں میں سے سامنے
کے چار دانتوں کو ثنایا اور اُن کے بازو کے چاروں
کو رباعیات اور اُن کے بازو کے چار دنکو انیاب
اور اُن کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور اُن
کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ ۱۲
کو رَحی کہتے ہیں۔
سَنٌّ۔ ایک جگہ پانی بہانا۔
شَنٌّ۔ جگہ جگہ پانی پھیلانا۔
اِمْضِ عَلٰی سُنَّتِکَ۔ اپنی ناک کی سیدھ

Marfat.com

پر چلا جا۔
نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی مَسَانِ الطُّرُقِ۔ جو چالو راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی۔
مُسْتَسِنٌّ۔ ایک شخص کا نام ہے اُس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے۔
لَا آتِیْکَ سِنَّ الْحِسْلِ۔ میں تیرے پاس نہیں آوں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی کبھی نہیں آوں گا کیونکہ اُس کے دانت کبھی نہیں گرتے)
کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ۔ کنگھی کے دندانوں کی طرح یعنی سب باتوں میں برابر۔
اَسْنَانُ الْمِنْشَارِ۔ آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں۔
مَرْمَرٌ مَسْنُوْنٌ۔ گچی کا چکنا صاف صحن۔
مُسِنِّیْنَ۔ ہم عمر ہم جولی۔
سِنِیْنَۃٌ۔ جو لمبی رسّی سَنَائِنُ جمع۔
سَنَۃٌ۔ کئی سال گذرنا۔
مُسَانَہَۃٌ۔ سالانہ کوئی معاملہ کرنا۔
سَنِہٌ۔ کئی سال کا پرانا۔
سَنَۃٌ۔ جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَہَۃٌ تھا بعضوں نے کہا سَنْوَۃٌ کیونکہ اُس کی جمع سَنَوَات آئی ہے عام لوگ سَنَوَاتی برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں۔
خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَکَّۃَ فِیْ سَنَۃٍ شَہْبَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں۔
سَنَۃٌ شَہْبَاءُ جیسے لَیْلَۃٌ لَیْلَاءُ یا یَوْمٌ اَیْوَمُ ایک روایت میں سَنَۃٌ شَہْبَاءُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔
اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُضَرَ بِالسَّنَۃِ۔ یا اللہ مضر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے جیسے گھوڑے کو دابّہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو "تے" سے بدل کر اَسْنَتُوْا کہتے ہیں یعنی وہ قحط میں مبتلا ہوئے
اِنَّہٗ کَانَ لَا یُجِیْزُ نِکَاحًا عَامَ سَنَۃٍ حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقولِ شخصے مرتا کیا نہ کرتا)۔
کَانَ لَا یَقْطَعُ فِیْ عَامِ سَنَۃٍ۔ قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔
فَاَصَابَتْنَا سُنَیَّۃٌ حَمْرَاءُ۔ ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے)
اَعِنِّیْ عَلَیْہِمْ بِسِنِیْنَ کَسِنِیِّ یُوْسُفَ۔ میری مدد کر اُن کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے۔
اَنْ لَا اُہْلِکَ اُمَّتَکَ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ۔ میں تیری اُمّت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا
لَیْسَ السَّنَۃُ اَنْ لَا تُمْطَرُوْا۔ فقط قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ بارش ہو کر غلہ پیدا نہ ہو یہ بھی (ہینا) قحط ہے یعنی کثرتِ بارش سے کھیتی تباہ ہو جائے یا بے وقت بارش ہو)
نَھٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ۔ کئی سال تک درخت

Marfat.com

کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم
کی بیع ہے اور اُس میں دھوکا ہے شاید اُن
سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث
میں ہے۔
نَہٰی عَنِ الْمُعَاوَمَۃِ۔ اُس کا بھی یہی مطلب ہو
تَسَنُّہٗ۔ کئی سال گذرنا۔
سَانَہَتِ النَّخْلَۃُ۔ ایک سال آڑ اُس میں میوہ
لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا
ہے ایک سال خالی رہتا ہے۔
سَنْوٌ یا سَنَاوَۃٌ۔ پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چمکنا
کھول دینا۔
بَشِّرْ اُمَّتِیْ بِالسَّنَاءِ۔ میری اُمت کو یہ
خوشخبری دے کہ اُس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک)
بلند ہوگا۔
سَنِیَ یَسْنٰی سَنَاءً۔ بلند ہونا۔
سَنًی۔ بہ قصر چمکنا۔
عَلَیْکُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ۔ تم سَنَا اور
شہد اپنے اوپر لازم کرلو (دونوں بہت عمدہ مخرج بلغم
و مواد غلیظہ ہیں)
یَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا سَنَا۔ اُمّ خالد واہ واہ یعنی
یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں۔
سَنَا سَنَا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ
ایک روایت میں سَنَاہٌ سَنَاہٌ ہے معنی وہی ہے
مَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ فَفِیْہِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔
جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنے
اونٹ یا بیل سے) اُس میں سے بیسواں حصّہ
زکوٰۃ میں لیا جائے گا (یعنی ۵ فیصدی سبحان
اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو
آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اُس میں سے دسواں

حصہ سبحان اللہ اگر شریعتِ اسلامی کے موافق
کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مالگذاری وصول
کرے تو ساری رعیت اُس کی عاشق بن جائے
اور بچہ بچہ مالدار اور غنی بن جائے ہمارے زمانہ
کے بعضے بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا
کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح
طرح کی بٹیاں اُن پر ڈالتے ہیں بیچارے کاشتکار
اکثر ننگے بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں لاحول ولا
قوۃ الا باللہ۔
اِنَّا کُنَّا نَسْنُوْا عَلَیْہِ (ایک اونٹ نے
آنحضرت ؐ سے شکایت کی کہ اُس کے مالک اُس
کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں
دیتے آپ نے اُس کے مالکوں سے پوچھا
اُنہوں نے کہا) ہم تو اُس پر پانی لایا کرتے
ہیں۔
لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اشْتَکَیْتُ صَدْرِیْ
میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری
ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے یہ حضرت شاہزادی
عالم دوعالمیاں جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے آپ
اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے
سارے کام کاج کرتیں حالانکہ دونوں جہان
کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا
حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شیخی کرے یا
خاوند کی خدمت سے کتیائے)۔
اِنَّ لِیْ جَارِیَۃً ھِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا فِی
النَّخْلِ۔ ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت
کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے۔
اِذَا اللّٰہُ سَنّٰی عَقْدَ شَیْءٍ تَیَسَّرَا۔ جب
اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان

Marfat.com

ہوجاتا ہے (بندہ سہل سے اُس کو حاصل کرلیتا ہے)
یہ سَنَّيْتُ سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان
کیا۔
تَسَنّٰى لِی مجھ کو آسان ہوا جیسے تَيَسَّرَ اور تَأَتّٰی
ہے۔
مُسَنَّاةٌ۔ وہ کنڈ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے
لئے بنایا جائے۔
سَنْیٌ۔ کھولنا۔
سَنَاءٌ۔ چمک بلندی رونق۔
تَسْنِيَةٌ۔ سہل کرنا کھولنا۔
مُسَانَاةٌ۔ راضی کرنا۔ خوش رکھنا۔
إِسْنَاءٌ۔ روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اُٹھانا۔
تَسَنِّیْ۔ بگڑ جانا سڑ جانا۔ آسانی کرنا۔ راضی
کرنا مہیا اور طیار ہونا۔
سَنَایَا۔ بلند مرتبہ اور شریف
سَنَایَةٌ۔ کل پوری۔
أَرْضٌ مَّسْنِيَّةٌ۔ جس زمین کو ڈولوں سے پانی
دیا جائے (یعنی کنوئیں سے کھینچ کر یا جانوروں
پر لادکر)
سَنَابَاذ۔ ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے
وفات پائی۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْوَاوِ

سَوْأَةٌ۔ شرمگاہ بُری بات فحش بُری خصلت۔
سَوَاءٌ۔ بُرا ہونا۔
تَسْوِئَةٌ یا تَسْوِيْئٌ۔ بُرائی کرنا عیب کرنا۔
إِسَاءَةٌ۔ بُرائی کرنا۔
سُوْءٌ۔ بُرائی کوڑھ ہر آفت فسق و فجور۔
سَوْءٌ بُری بات کہنا

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوْأَتَكَ إِلَّا أَمْسِ۔ ابھی
کل ہی تو تو نے اپنی جائے براز دھوئی ہے (یہ اُس وقت
کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بیحیائی کی بات
کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں
ایک دغا کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کرکے اُنکا مال
لے لیا تھا یہ اُس کی طرف اشارہ ہے)
يَجْعَلَانِهِ عَلٰی سَوْآتِهِمَا۔ دونوں آدم اور حوا
بہشت کے پتّے اپنی شرمگاہوں پر رکھنے لگے
(جب ممنوع درخت میں سے اُنہوں نے کھایا
اور بہشتی لباس اُتر گیا ننگے رہ گئے)
سَوْآءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِيْمٍ۔ بد
شکل عورت جو جننے والی ہو بچے دیتی ہو اُس
خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔
اَلسَّوْآءُ بِنْتُ السَّيِّدِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ
الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظَّنُوْنِ۔ ایک بدشکل عورت
جو شریف کی بیٹی ہو اُس خوبصورت عورت سے
بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اُس کے نسب
میں عیب ہو)
سُوْءُ الْمَنْظَرِ فِی الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ مال و اولاد
میں بُرا منظر یعنی اُن پر کسی آفت کا آنا جس کے
دیکھنے سے رنج ہو۔
إِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَيْهِ رُؤْيَا فَاسْتَاءَ لَهَا
ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے ایک خواب بیان
کیا آپ کو بُرا معلوم ہوا (کیونکہ اُس سے حضرت
عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت
اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپکو ناگوار
تھی ایک روایت میں فَاسْتَاءَ لَهَا ہے یعنی اُس
نے اِس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت ؐ نے یہ خواب
سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی

Marfat.com

(یعنی تیس برس تک) اُس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی اُمیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغانی یا ایرانی یا مغل ایرے غیرے پچ کلیان کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا۔

فَمَا سَوَّءَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ۔ پھر آپ نے اُس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے بُرا کیا۔

إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ ہم تجھ کو تیری امت کے باب میں خوش کریں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کرنے کے (ان کو دوزخ میں ڈال کر)

إِحْدَى سَوْآتِكَ۔ تیرے ایک بُرے کام کا نتیجہ

سُوْءُ الْعُمُرِ۔ خراب نکمی عمر (یعنی اسی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجائے۔

سُوْءُ الْكِبَرِ یا سُوْءِ الْكِبْرِ۔ خراب بڑھاپا۔

إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ۔ عورت ایک بُرا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں۔

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ۔ یعنی بُرائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہنا صحیح نہیں ہے اسی طرح رَجُلُ السُّوْءِ بضم سین صحیح نہیں ہے البتہ اَلرَّجُلُ السُّوْءُ کہہ سکتے ہیں اور بعضے مولدین اَلْمَرْأَةُ السَّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت

فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ أَخِّرِي عَنِّي۔ جب بُرا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا دور ہو۔

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ۔ جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اُس نے بُرا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)

مَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ جو شخص اسلام لا کر پھر بُرائی کرے تو اُس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی بُرائیوں کا مواخذہ ہوگا۔ دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب بُرائیوں کو گرا دیتا ہے یعنی ڈھا دیتا ہے اُس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے کے بعد پھر بُرائی نہ کرے تو کفر کی بُرائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی بعضوں نے کہا مواخذہ سے یہ مطلب ہے کہ اُس کو کفر کی بُرائیوں پر صرف ملامت کریں گے سزا نہ دیں گے۔ البتہ اسلام کی بُرائیوں پر سزا ملے گی۔

بِأَمْرِ سَوْءٍ۔ ایک بُرائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سوء اور فحشاء کا لفظ ہے سوء سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحشاء سے مراد زنا اور بدکاری ہے۔

سَيِّئَةٌ۔ بُرائی اصل میں سَيْوِئَةٌ تھی۔

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَإِنْسَانِ سَوْءٍ۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں بُرے ہمسائے اور بُرے آدمی سے۔

Marfat.com

اَسَاخَهُ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ اُسکو دھنسا دے۔
بِكُمْ تَسِيخُ الْاَرْضُ الَّتِي تَحْمِلُ اَبْدَانَكُمْ
تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے
جو تمہارے بدنوں کو اُٹھاتی ہے یہ سَاخَ
يَسِيخُ سَيْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی
دھنسنے اور غایب ہونے کے بھی ہیں جیسے
سَوْخٌ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے
بھی۔

ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلَى ابْنِهَا فَاِذَا عَقِبُهُ
تَفْحَصُ فِي مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ
تَرَكَتْهُ لَسَاحَ۔ پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھونڈنے
کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے
پاس آئیں دیکھا تو اُن کی ایڑی پانی کو کھود رہی
ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں) حضرت
ہاجرہ نے اُس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا)
تب وہ تھم گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر
گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ
ہوتا)

سُوْدٌ۔ یا سُؤْدَدٌ یا سِيَادَةٌ یا سَيْدُوْدَةٌ
سردار ہونا، بزرگ ہونا، شریف ہونا۔
سَادَ قَوْمَهُ۔ اپنی قوم کا سردار ہو گیا اُن پر
غالب آیا شرافت میں۔
سَوِدَ۔ کالا ہونا۔
سَادَ سُوَادًا۔ کالا پانی پیا۔
تَسْوِيدٌ۔ کالا کرنا جرات کرنا سیدوں کو قتل
کرنا سردار بنانا۔
مُسْوَدَّہ۔ کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر
کو (یعنی اُسکی کاپی کو مُبَيَّضَه کہتے ہیں)
جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ

فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ۔ ایک شخص آنحضرت م
کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار
ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے
اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا
درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے
سردار تھے مگر آپ نے مُنہ پر تعریف پسند نہیں
کی یہ علامت ہے کمالِ شرافت کی عمدہ لوگ
خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)

لَمَّا قَالُوْا لَهُ اَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا
بِقَوْلِكُمْ۔ جب صحابہ نے آنحضرت م سے
کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے
تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے
نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی
سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں
ہوں ایک روایت میں ہے قُوْلُوْا بِبَعْضِ
قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔
یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سید یا رسول
یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر
کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے
بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ
نے حضرت عیسیٰ م کو جو اللہ کے بندے تھے
خدا کر دیا۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ۔ میں تو اللہ کا بندہ
اور اُس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس
مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت م
کے اِن ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی
کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت م کی تعریف
میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی
زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا

Marfat.com

اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب کہاں ربّ الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی غلط اور شاعرانہ مشرکانہ مداحانہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں نہیں آپ کمال ناراض ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا آنحضرت صلعم انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف ہیں اُن کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر صاحب کا دست شفقت اُن کے سروں پر ہے آنحضرت صلعم کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے میرا رتبہ بلند رکھا ہے یہ اُس کے کرم و فضل کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اُس کا شکر بجالانے کے لئے کرتا ہوں چونکہ اُس نے فرمایا وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ) قَالُوا مَنِ السَّيِّدُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا فِي أُمَّتِكَ مِنْ سَيِّدٍ قَالَ بَلَى مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَرُزِقَ سَمَاحَةً فَأَدَّى شُكْرَهُ وَقَلَّتْ شِكَايَتُهُ فِي النَّاسِ لوگوں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا سردار یعنی شریف کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے (خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور سخاوت عنایت فرمائی وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز و اقربا ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اُس کی شکایت کرنے والے کم ہیں (اُس کا شکر کرنیوالے اور اُس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اُس کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ کسی پر ظلم کرتا ہے ایسے شخص کے شاکی وہی لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اُس کی شکایت کرتے ہوں گے۔ وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اُس کے احسانات کے شکر گذار اور مدّاح ہوں گے یہ اس لئے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان اور سخی اور فیض رسان اور غریب پرور مہربان ہو مگر تب بھی بعضے حاسد خواہ مخواہ اُس کی بُرائی کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اُس کا شاکی نہ ہو ناممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے)

كُلُّ بَنِي آدَمَ سَيِّدٌ فَالرَّجُلُ سَيِّدُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ سَيِّدَةُ أَهْلِ بَيْتِهَا۔ سارے آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس کا نہ گھر بار ہو نہ نوکر چاکر نہ بال بچے وہ بھی اپنے اعضا اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اُس کے

Marfat.com

بال بچے جورو غلام لونڈی نوکر چاکر وغیرہ ہیں اور
عورت کی رعیت اُس کی چھوکریاں ماما ئیں وغیرہ)
مَنْ سَيِّدُكُمْ قَالُوا الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلَى أَنَّا
نُبَخِّلُهُ قَالَ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ
آنحضرت م نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار
کون ہے اُنہوں نے کہا جد بن قیس اتنی بات
ہے کہ ہم اُس کو بخیل پاتے ہیں آپ نے فرمایا
بخیل سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں
ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ
جاتے ہیں کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور
سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب
ڈھنکے رہتے ہیں ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)
إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ یہ میرا بیٹا (امام حسن ع
کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف
النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے
والا) اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو
بڑے گروہوں کو ملا دے گا (اُن میں صلح ہو
جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اُس کی وجہ
سے بچ جائے گی۔ اس حدیث کا ظہور ہوا امام
صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات
ماری اور معاویہ کو دیدی)
قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ - اپنے سردار کی طرف
کھڑے ہو (اُس کو سواری پر سے اُتار لو یہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا جب
سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ
زخمی تھے اِس لئے انصار کو حکم دیا کہ اُنکو جا کر گدھے پر سے
اُتارو اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ
کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لئے
کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت

آئی ہے)
أُنْظُرُوا إِلَى سَيِّدِنَا هٰذَا مَا يَقُولُ - دیکھو تو ہم
نے جو اِس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو) انصار
کا سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں
إِلَى سَيِّدِكُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو
كَانَ سَيِّدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَكْرَهُ رِيحَهُ - میرے سردار یعنی میرے
خاوند آنحضرت م خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے
(یہ حضرت عائشہ نے اُس وقت کہا جب ایک
عورت نے اُن سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)
حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو الدَّرْدَاءِ - میرے سردار
یعنی میرے خاوند ابو الدرداء نے بیان کیا (یہ ام
الدرداء کا قول ہے)
تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا - بزرگ بننے سے
پہلے علم حاصل کر لو (یعنی چھٹپنے میں اور کم سنی
میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ جب تم بزرگ
اور لوگوں کے سردار بن جاؤ گے یعنی تمہاری عمر زیادہ
ہو گی تو اُس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم
آئے گی اور علم سے محروم رہو گے بعضوں نے
کہا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا کا مطلب یہ ہے کہ شادی
کرنے سے پہلے علم حاصل کر لو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ
سے ماخوذ ہے یعنی اُس نے شریف خاندان میں
نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا
زیادہ کیا وَبَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا یعنی بزرگ بننے
کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم
حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی
میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع
نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضرور اور
بہتر ہے جیسے ایک قول ہے۔ اُطْلُبِ الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ

Marfat.com

الی اللحد یعنی نہالچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہ

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَسَوِّدُوْا اَکْبَرَکُمْ - اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اُس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابوبکر صدیق رض کو حضرت علی رض پر مقدم رکھا کیونکہ اُس وقت حضرت علی کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابوبکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمان رض عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لئے وہی خلیفہ بنائے گئے

مَارَاَیْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِیَۃَ قِیْلَ وَلَا عُمَرَ قَالَ کَانَ عُمَرُ خَیْرًا مِّنْہُ وَکَانَ ھُوَ اَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ (عبداللہ بن عمر رض نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے انہوں نے کہا عمر رض اُن سے بہتر تھے مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ اُن سے بڑھ کر تھے۔ (انہی دو باتوں یعنے سخاوت اور حلم کی وجہ لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ اُن کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے ہ

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت ہمہ دردہا را دواست)

نہایہ میں ہے کہ "سَیِّدٌ" پروردگار، مالک، شریف، فاضل، کریم، حلیم، اپنی قوم کی تکلیف اُٹھانیوالا خاوند رئیس کئی معنوں میں آتا ہے۔

لَاتَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ سَیِّدَکُمْ وَھُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُکُمْ دُوْنَ حَالِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَرْضٰی لَکُمْ ذٰلِکَ - منافق کو (جو ظاہر میں مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہو لیکن اُسکے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو۔ (اُس کو سید نا نہ کہو) اس لئے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اُس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اُتر گئے اور اللہ اُس کو پسند نہیں کرتا کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اُس سے بھی بدتر۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہو دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہو یا اُس کا عرش جھوم جاتا ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہو اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں۔ بیدین نیچریوں اور ہندوؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالک حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں۔

اِنْ لَمْ یَکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ کَذَبْتُمْ وَاِنْ کَانَ سَیِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّکُمْ - کافر اور فاسق اگر واقعی سردار نہیں ہے اور تم نے اُس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اُس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ اور مشرکوں کو

Marfat.com

زَادِ الرَّاكِبِ وَهٰذِهِ الْاَسَاوِدُ حَوْلِيْ وَمَا حَوْلَهُ اِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّاِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ - حضرت سلمان فارسی رض بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص اُن کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں دیکھا تو اُن کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق کوچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اُس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو۔ اَسَاوِدُ سے مراد اسباب اور سامان ہے بعضوں نے کہا اَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا - تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اُٹھ کر کاٹنے کے لئے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ - آنحضرت ﷺ نے دو کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

وَمِنَ الْاَسْوَدِ وَالْحَيَّةِ اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ اَسْوَد بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے۔

لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالوں۔ (یعنی کھجور اور پانی کے اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں دونوں کو کالا کہدیا جیسے قمرین اور عمرین اور قمیین وغیرہ)

تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ - آنحضرت ﷺ نے اُس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا اُس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے بعضوں نے کہا کالوں سے مراد رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوا رات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)

خَرَجَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي الطَّرِيْقِ عَذِرَاتٌ يَابِسَةٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّاهَا وَيَقُوْلُ مَا هٰذِهِ الْاَسْوَدَاتُ - جمعہ کی نماز کے لئے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑی ہوئی تھیں وہ اُنکو لانگھنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (مینگنی سوکھ کر کالی ہو جاتی ہے اُس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)

Marfat.com

چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہو گئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہو سکتا اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہو گا کیونکہ اُن کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اُس کے قائل نہیں ہو بلکہ اُن کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور اُن کے مذہب والوں کو اُن کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سِوَادِيْ (آنحضرت ؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا (جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے.... جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لئے یہ ہے کہ پردہ اٹھائے میں جو چپکے چپکے باتیں کر رہا ہوں اُن کو سنے جب تک میں منع نہ کروں اگر منع کروں تو چلے جائیو پھر پردہ چھوڑ دیجیو بعضوں نے سُوادی بہ ضمہ سین بھی جائز رکھا ہے بعضوں نے سَوادی بہ فتحہ سین یعنی تیرا جسم میرے جسم سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبداللہ بن مسعودؓ کی کمال فضلیت اور کمال قربت آنحضرت ؐ کے ساتھ نکلی آپ اُن سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت ؐ کے اہل بیت میں سے سمجھتے چونکہ وہ رات دن آنحضرت ؐ کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اُٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آسکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے

اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ سَوَادًا بِلَيْلٍ فَلَا يَكُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جثہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نامردانہ بنے (اُس سے ڈر نہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اُس کا مقابلہ کرے)

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَجَاءَ بِبَعْرَةٍ حَتّٰى رَكَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا۔ کوئی لکڑی لایا کوئی مینگنی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہو گیا یعنے دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)۔

وَجَعَلُوْا سَوَادًا حَيْسًا۔ سب توشوں کو ملا کر اکٹھا اور نچا کر لیا اُس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)

سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اُس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا جب گناہوں سے پتھر کالا ہو گیا تو دل کیوں کالا نہ ہو گا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اُس پر ہاتھ پھیرا مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں

Marfat.com

ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لئے اُس کی سیاہی قائم رہی دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کی یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے۔

صَاحِبُ السِّوَادِ وَالْوِسَادَةِ۔ تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت ؐ کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبد اللہ بن مسعود رض مشہور روایت میں صَاحِبُ السِّوَاكِ ہے یعنی آنحضرت ؐ کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

عَلٰی يَمِيْنِهٖ أَسْوِدَةٌ۔ اُس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)

لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ۔ میرا بدن اُس کے بدن سے جدا نہ ہوگا جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اُس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے۔

فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ۔ ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا۔

اِذْ اَسْوَادٌ عَظِيْمٌ۔ اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی۔

فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرَةٍ۔ بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ

رَأَيْتُ أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ۔ میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے اُن کے مجمع یا میلے میں شریک ہو وہ اُنہی میں سے ہے۔ اس حدیث سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اُس میں جانے لگا اُس کو منع کیا یہ حدیث سنادی اس پر بھی بعضوں نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سَادَاتُ قُرَيْشٍ۔ قریش کے سردار۔

سَوَادُ الْعِرَاقِ۔ عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لئے اُس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے۔

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُهٗ فَقَالَ هُوَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بنا ڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے۔ ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور اُن کے شاعر نے یوں کہا۔ اگر شہ روز را گوید شب است این بباید گفت اینک ماہ و پروین۔ اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں۔

Marfat.com

سَوَادُ خَیْبَرَ وَ بَیَاضُهَا۔ خیبر کی ہری زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ۔ شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا) اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (حضرت علی رض نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کرو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جدہر ہے اُدہر رہو حق اُنہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اُس کے ساتھ رہو کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علی رض کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ ہی کا گروہ زیادہ تھا مگر حضرت علی نے اُس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں اُن کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اُس کا بھی یہی مطلب ہے۔

سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوَیْدَاءُ الْقَلْبِ۔ دل کا دانہ تَمَکَّنَتْ مِنْ سُوَیْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَشِیْجَةُ خِیْفَتِهٖ۔ اُن کے دلوں کے دانے میں اُس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی۔

اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ۔ عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت و آبرو خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری۔

اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کو کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف۔

اَلْمُحْرِمُ یَقْتُلُ الْاَسْوَدَ۔ احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موذی ہیں)۔

فَاَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ۔ میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بدصورت بدشکل فرشتے۔

سَوْدَہ۔ ام المومنین آنحضرت ؐ کی بی بی تھیں۔

قَدْ خَلَتْ عَلَیْنَا الْمُسَوِّدَةُ۔ ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے اُن کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی)

مَا کُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةٌ وَلَا بَیْضَاءُ شَحْمَةٌ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے۔

فَمَا رَدَّ عَلَیَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ۔ اُس نے مجھ کو کچھ جواب ہی نہیں دیا نہ بُرا نہ اچھا۔

سُوَیْدُ بْنُ غَفَلَةَ۔ حضرت علی کے ساتھیوں میں تھے صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اُس کی ازالہ بکارت کی۔

سَوْرٌ۔ چڑھ جانا۔ کود جانا جیسے سُؤُوْرٌ ہے گھومنا بلند ہونا۔

سُوْ سُوْ۔ یعنی عمدہ کام کر۔

تَسْوِیْرٌ۔ احاطہ فصیل بنانا کنگن پہنانا۔

سِوَارٌ اور سُوَارٌ۔ کنگن اُس کی جمع اَسَاوِرَہ اور اَسْوِرَہ آتی ہے۔

Marfat.com

سُوْرٌ۔ فصیل اور ضیافت دعوت۔
قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْرًا۔ اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت طیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سور اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی زبان کا لفظ بولا)
أَتُحِبِّيْنَ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ۔ کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالٰے (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوٰۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوٰۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
أَخَذَهُ سُوَارُ فَرَحٍ۔ اُس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا
سُوَارٌ۔ کہتے ہیں شراب کی اُس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے۔
مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ أَبِيْ قَتَادَةَ میں چلا یہاں تک کہ ابو قتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا اُسی سے ہے تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ۔ یعنی محراب پر چڑھ کر آگئے۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهُ۔ یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا۔
لَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ أُسَوِّرَهُ۔ اب یہی باقی ہے کہ میں اُس پر چڑھ دوڑوں اُس کو پکڑلوں۔
فَتَسَاوَرْتُ لَهَا۔ میں اُس کو حاصل کرنے کے لئے اونچا ہوا یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلایا جاؤں اُس کے دینے کے لئے۔

فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ۔ میں قریب تھا کہ نماز ہی میں اُن پر حملہ کروں (اُن سے لڑوں اُن کو ماروں)
إِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتْرُكَ الْقِرْنَ إِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ
جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے (اُس پر حملہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اُس کا کام تمام کر دیتا ہے اُس کو مار کر گرا دیتا ہے)
كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدَةٌ مَا خَلَا سَوْرَةً مِنْ غَرْبٍ (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) اُن کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی کر آجاتا ہے)
سَوَّارٌ۔ فسادی جنگجو۔
مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ۔ ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر ملجاتی ہیں ایسا غصہ بُرا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔
مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے کہ غصہ فوراً آجاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اُتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔
مَا مِنْ أَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا إِلَّا سَارَ فِي قَلْبِهِ سَوْرَتَانِ۔ جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اُس

Marfat.com

گھٹیا اور وجع مفاصل اور نقرس کو مفید ہے۔
سَوُسٌ - بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا۔
سُوْسٌ وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ملیٹھی کا درخت۔
سُوَاسٌ اور سَوَسٌ ایک بیماری ہے جانوروں کی
سِیَاسَۃٌ - ملکی انتظام اچھی طرح کرنا۔
کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ بنی اسرائیل کے پیغمبر اُن کی حکومت بھی کرتے تھے۔ (یعنی بادشاہت اور نبوت دونوں اُن میں ہوتی)
اَنْتُمْ سَاسَۃُ الْعِبَادِ - تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو۔
اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّیَاسَۃِ - امام سیاست کو پہچانتا ہے۔
ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَ الدِّیْنِ وَالْاُمَّۃِ لِیَسُوْسَ عِبَادَہٗ - پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو دین اور امت کو سپرد کر دیا تاکہ اُس کے بندوں کی سیاست کرے۔
حِنْطَۃٌ مُسَوَّسَۃٌ - گھن کا گیہوں۔
سُوْسَنُ - ایک پھول ہے یا گھانس۔
سَوْسَنٌ یا سُوْسَنٌ - مشہور خوشبودار پھول اُس کو زَنْبَقٌ بھی کہتے ہیں۔
سَوْطٌ - مِلانا - خلط کرنا، کوڑا مارنا کوڑا
اِسْتِوَاطٌ - اضطراب اور خلط -
اِنِّیْ لَاَخَافُ عَلَیْکُمْ مِنْہُ الْمِسْوَطَ - میں تجھ پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی۔
مِسْوَط - وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں۔ (یعنی ڈوئی) شیطان کو مِسْوَط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے۔ گناہ کے لئے جمع کرتا ہے۔
لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ - تم ہانڈی کی طرح ملائے جاؤ گے (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے لَتُشَاطُنَّ شَوْطَ الْقِدْرِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے
مَسُوْطٌ لَحْمُھَا بِدَمِیْ وَلَحْمِیْ - اُن کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔
۵ لٰکِنَّھَا خُلَّۃٌ قَدْ سِیْطَ مِنْ دَمِھَا فَجْعٌ وَوَلْعٌ وَاِخْلَافٌ وَتَبْدِیْلٌ - اُس کے خون میں تکلیف دینا۔ بہکانا، وعدہ خلافی کرنا، بدل دینا، یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔
فَشَقَّا بَطْنَہٗ فَھُمَا یَسُوْطَانِہٖ - اُن کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اُس کو گھنگول رہے ہیں)
اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ - دوزخ میں سب سے پہلے پولس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں غریبوں پر ستم اور ظلم کرتے ہیں جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں سزا دلواتے ہیں)
لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ فِی الْجَنَّۃِ - بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اُترے مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر سفر میں ٹھہرتا ہے ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت کے

۵ - یعنی گھن والا

Marfat.com

تلے ہم کو بٹھادے تو ہفت اقلیم کی سلطنت ملجانے سے ہم کو زیادہ خوشی ہوگی کیونکہ دنیا کی سلطنت چندروزہ اُس میں بھی ہزاروں آفتیں دُکھ بیماریاں مصیبتیں لگی ہوئی ہیں بہشت کی فقیری یہاں کی بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِیْ تُضْرَبُ رُؤُوْسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰی يَتَفَقَّهُوْا۔ میں آرزو کرتا ہوں کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔

سَوْطُ الْغَدِيْرِ۔ کنٹے کا بچا ہوا پانی۔

سَوِيْطَه۔ ملا ہوا۔

سَوْطَرَةٌ۔ غالب ہونا۔

سَوْعٌ۔ چھٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ۔ ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور مُعَاوَمَةٌ۔ ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ ایک ایک مہینے پر۔

اِسَاعَه بمعنی اِضَاعَه۔ چھوڑ دینا۔ تلف کرنا۔

اِسْوَاعٌ۔ ایک ساعت دیر لگانا۔

سَائِعٌ بمعنی ضَائِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سُوَاعٌ۔ ندی یا وادی اور ایک بت کا نام تھا جس کو حضرت نوح ؑ کے زمانہ میں پوجتے تھے وہ طوفان میں ڈوب گیا پھر شیطان نے اُسکو کھول نکالا اور بنی ہذیل نے اُس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِی السُّوَعَاءِ الْوُضُوْءُ۔ مذی نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)

سَاعَةٌ۔ قیامت اصل میں ساعت دن رات کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرُ عَلٰی نِسَائِهٖ فِی السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰی عَشَرَةَ آنحضرت ؐ ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں (ساعتِ فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو گیارہ تھیں (نو بی بیاں اور دو حرمین ریحانہ اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا باوصف۔ اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں نہ ملتیں مگر اُس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور ہیں۔ (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)

اِنْ اُخِّرَ هٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ آنحضرت ؐ نے ایک چھوٹے بچہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے سے پہلے اِس زمانہ والے سب لوگ مرجائیں گے گویا اُن کی قیامت ہو گئی)

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔ میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل نہیں اسیطرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ بیچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی ہے اُتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے یعنی اُس زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بیچ کی انگلی کا بڑھا

Marfat.com

رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے
مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک
آٹھواں حصہ باقی ہے مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا
اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا
ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی
جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین
لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کلجگ دو
لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم
ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ
نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں
اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا۔ میں
قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اس سے آگے
آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی تیاری
کرلی تھی بلکہ اس کی نشانیاں آرہی تھیں کہ میں اس
سے آگے دنیا میں آگیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا
نشان تھا)

ثُمَّ قَامَ عَلَیْهِ حَتَّی السَّاعَةِ۔ پھر قیامت تک
(یعنی زندگی بھر) اس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ۔ جمعہ کے دن ایک ساعت
ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب
یہ ساعت باقی ہے یا اٹھالی گئی اگر باقی ہے
تو وہ کونسی ساعت ہے اس میں چالیس قول ہیں
مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لیکر غروب تک یا امام
کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لیکر نماز تمام ہونے
تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے
وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰی۔ جو شخص جمعہ کی نماز
کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے
ساعتِ فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت
ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)

مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ۔ جو دوسری
ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)

اِنَّ فِی اللَّیْلَةِ سَاعَةً۔ ہر رات میں ایک
ساعت ایسی ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے)

وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ۔ لیکن
اے حنظلہ ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک
ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اس حالت میں رہو جیسے
میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کاہے کو ہو
فرشتے بن جاؤ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن
کبھی یاد الٰہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے
اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)

مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ
مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ۔ صبح صادق سے طلوعِ
آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں
ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ
ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت
اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے بعضے
کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے امام
محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت
نہ دن کی ہے نہ رات کی فرمایا طلوع فجر سے طلوع
آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے
ایک ساعت ہے۔

سَوْغٌ یا سَوَاغٌ یا سَوَغَانٌ۔ ہضم ہونا رچنا
نرمی سے حلق کے نیچے اترنا یا اتارنا نا منس جانا
اِسَاغَةٌ۔ نرمی سے حلق کے نیچے اتارنا۔
تَسْوِیْغٌ بمعنی تَجْوِیْزٌ۔ جائز رکھنا عطا کرنا۔
سَوَاغٌ۔ حلق سے اتارنے والا۔

Marfat.com

سَوْغٌ۔ جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو
سَیِّغٌ۔ خوشگوار جیسے سَایِغٌ ہے اُس کی ضد
أَجَاجٌ ہے
إِذَا شِئْتَ فَارْكَبْ ثُمَّ سُغْ فِي الْأَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا۔ جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے۔
سَاغَتْ بِهِ الْأَرْضُ۔ زمین اُس کو دھنسا لے گئی۔
سَاغَ الشَّرَابُ فِي الْحَلْقِ۔ شراب حلق کے نیچے آسانی سے اُتر گیا۔
فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا۔ اُس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)
أَطْعَمَ وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا۔ کھلایا اور حلق کے نیچے اُتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کرکے) اور اُس کے (فضلے) نکلنے کے لئے ایک ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پاخانہ کا مقام)
أَسْوَغُ اور مُسْتَسَاغٌ وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو۔
سَوْفٌ۔ سونگھنا۔ صبر کرنا۔ ہلاک ہونا۔
تَسْوِيفٌ۔ ٹالنا۔ دیر لگانا۔ امروز فردا کرنا۔ مختار کرنا۔
مُسَاوَفَةٌ۔ سرگوشی کرنا۔ ساتھ سُلانا۔
إِسَافَةٌ۔ ہلاک ہونا۔
اِسْتِيَافٌ۔ سونگھنا۔
سَايِفَةٌ۔ باریک ریتی۔
سُوَافٌ۔ ہلاکت اور لاگری۔
سُوَافٌ۔ اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت۔
سَوْفَ۔ کلمۂ استقبال ہے اور اکثر اُس کا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعدہ میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدہ میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی۔
مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ۔ فاصلہ دوری۔
مِسْيَافٌ۔ جس عورت کا بچہ مرگیا ہو۔
مُسِيفٌ۔ جس مرد کا اونٹ مرگیا ہو۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ۔ اللہ اُس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند کو ٹالا ٹولا کرے۔ (خاوند اُس کو صحبت کے لئے بُلائے وہ حیلہ حوالہ کرے)
أَكَلَنِي الْفَقْرُ وَرَدَّنِي الدَّهْرُ ضَعِيفًا مُسِيفًا مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا۔
مُسِيفٌ۔ وہ شخص جس کا مال تلف ہوگیا ہو یہ سُوَاف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے۔
مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے ان شاء اللہ آئندہ سال کروں گا یہانتک کہ مرجائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ اُس کو یہودی یا نصرانی اُٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا۔
أَسْوَافٌ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔
اِصْطَدْتُ نُهَسًا بِالْأَسْوَافِ۔ میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا۔ نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت ص نے حرم بنایا
سَوْقٌ۔ پیچھے سے ہانکنا جیسے قَوْدٌ آگے کھینچنا اچھی طرح بات کرنا۔ جان کندنی پنڈلی پر مارنا بھیجنا معاملہ کرنا۔

Marfat.com

تَسْوِيْقٌ۔ شاخیں نکالنا مختار کر دینا۔
مُسَاوَقَۃٌ۔ شرط لگا کر ہانکنا۔
اِسَاقَۃٌ۔ ہانکنا بھیج دینا۔
تَسَوُّقٌ۔ خرید و فروخت کرنا۔
يُكْشَفُ عَنْ سَاقِهٖ۔ اُس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے۔ "کشف ساق" اُس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)۔
عرب لوگ کہتے ہیں۔ شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِہٖ اور كَشَفَ عَنْ سَاقِهٖ یعنی بانہہ پر سے کپڑا ہٹایا اور پنڈلی کو کھولا یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بانہہ سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اُس کو کہیں يَدُہٗ مَغْلُوْلَۃٌ یعنی اُس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے کذا فی النہایہ۔
فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقِهٖ۔ پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا۔ اُس کو دیکھ کر تمام مؤمنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اُس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں یعنی اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا منہ ہے۔ ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مگر یہ چیزیں مخلوقات کے منہ اور ہاتھ اور آنکھ اور پنڈلی سے مشابہت نہیں رکھتے۔ جیسے اُس کی ذاتِ مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے بعضوں نے کہا "ساق" سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے۔
مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں اللہ تعالیٰ جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنی صفات کو جانتا ہے اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات و صفات کو جانتے ہیں دوسرا کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا ہے یا اُس کے رسول نے ہم بھی بلاتکلف و بلاتکیف اُن کا اطلاق اُس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اُس کی ذات اور اُس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اُس کی آنکھ ہماری آنکھ کی سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی اُنہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ پچھلے اہلِ کلام اور جہمیہ کے ساتھ۔
لَا بُدَّ لِيْ مِنْ قِتَالِهِمْ وَلَوْ تَلِفَتْ سَاقِيْ مجھ کو تو اُن سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جلی جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)۔
لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اخیر زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینیا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھود ڈالے

Marfat.com

اُس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لیگا حبشیوں کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں۔
یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَۃِ کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔ اُس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا بعضوں نے کہا یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگا قرطبی نے کہا جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور مصحفوں میں سے اٹھا لیا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو اِس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ امن کا معنی یہ ہے کہ قیامت تک اُس میں امن رہے گا جب قیامت ہی آگئی تو اب کوئی شئے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اِس گھر کا حج ہوا کرے گا اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اُس جائے کا طواف کرلیں گے۔ جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کرچکا ہوگا۔
وَفِیْھِمْ اَسْوَاقُھُمْ۔ اُن میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی۔
۵ اِنِّیْ اُتِیْحُ لَہٗ حِرْبَاءَ تَنْضُبَۃٍ لَا یُرْسِلُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِکًا سَاقًا۔ ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اُس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے۔ ساق سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے۔
اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ۔ لمبی پنڈلی لمبی گردن والا۔
کَانَ یَسُوْقُ اَصْحَابَہٗ۔ آنحضرتؐ اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (اُن کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ سے تھا)
لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اُس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا) یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلیگا اور وہ سختی سے اُن پر حکومت کرے گا عرب کا سارا ملک اپنے تصرف میں کرلے گا۔
فَجَاءَ زَوْجُھَا یَسُوْقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ۔ ام معبد کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دُبلی اور ضعیف اور ناتواں ہوگئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)۔
وَسَوَّاقٌ یَسُوْقُ بِھِنَّ۔ اور نٹوں کو گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اُس کو سَوَّاق کہتے ہیں۔
رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ۔ آہستہ سے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں جو نازک ہوتی ہیں یہ آنحضرتؐ نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی

بھگا رہا تھا اُن پر عورتیں سوار تھیں)

اِنْجَاءَتْ سُوَيْقَةٌ ۔ اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوْقٌ کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے۔

دَخَلَ سَعِيْدٌ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ فِي السَّوْقِ ۔ سعید عثمان کے پاس گئے اُن کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ ۔ ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔

اِنْ كَانَتِ السَّاقَةُ كَانَ فِيْهَا وَاِنْ كَانَ فِي الْحَرَسِ كَانَ فِيْهِ ۔ اگر لشکر کا پچھاڑی کا ٹکڑا ہوا تو اُس میں رہتا ہے اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اُس میں رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اُس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اُس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے

سَاقَةُ الْحَاجِّ ۔ حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی

هَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ ۔ (آنحضرت ص نے ایک جون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اُس کے پاس گئے تو فرمایا اپنی تئیں مجھ کو بخشدے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے دے) (بیوقوف) کیا کہنے لگی بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی پادشاہ بیگم کہیں اپنی تئیں بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخشدیتے ہیں (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اُس نے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا لیکن آنحضرت ص نے اُس کو طلاق دیدیا آپ کی شرف زوجیت سے محروم رہی سچ ہے

ع کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را ۔ اُس عورت کو اتنی عقل نہ آئی کہ تیری حقیقت ہی کیا ہے؟ نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی بھی ہوتی تو بھی آنحضرت ص کے سامنے اُس کی کیا حقیقت تھی ارے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ اور خالق کون و مکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اُس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اُس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اُس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَاقٍ حُطَمٍ

مَا سُقْتَ مِنْهَا ۔ تو نے اُس عورت کے مہر میں کیا دیا یہ آنحضرت ص نے عبدالرحمان ابن عوف رض سے فرمایا جب اُن کے بدن یا کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا۔ عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے کیونکہ یہی اُن کا مال تھا اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہو گیا۔

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ ۔ جانور ہانک لے گئے

سَوِيْقٌ ۔ ستو جو گیہوں بھون کر بناتے ہیں یا جو اور جوار وغیرہ سے بھی۔

فَتَسَاوَقَا ۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ چلے۔

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ۔ جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے تو ایسے مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہوگی)

Marfat.com

يَغْنَا صَلٰوتِ بِالسُّوْقِ - بازار میں تیر کی مشق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعضوں نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنے یعنی تیر مراد ہے۔
عَنْ سُوْقِهِنَّ - اُن کی پنڈلیوں پر سے۔
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ - جب پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا۔
بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ - اُن کی پازیبیں اور پنڈلیاں کھل گئیں (معلوم ہوا کہ مشرک عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہ ہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں نظر پڑ گئی جو کچھ گناہ نہیں ہے)
فَاِنْ سَالَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ فَلَا يُبَالِيْ - پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔
اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَةِ حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں اُن کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید فروخت سے فائدہ ملتا ہے)
شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ - زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازار ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)
وَعَجِّلْ سِيَاقَهَا - اُس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سُوق اور سِیاق نزع روح کو بھی کہتے ہیں۔
لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰى نَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْ - مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اُس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اُس کو حاصل کر لوں)
اَلَا يُفَضَّلُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ مَلِكٌ عَلٰى سُوْقَةٍ

قَالَ لَا اِنَّ الْمَلِكَ وَالسُّوْقَةَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ (جبلہ بن ایہم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کچھ فضیلت نہیں ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اُس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اُس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہوسکتی وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے نصیحت لیں مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الٰہی کے تابع ہوں اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی شریعت کی رو سے محض لغو ہیں۔
لَا تَكُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَيِّقَةً يَسُوْقُكَ حَيْثُ شَاءَ - (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سیّقہ مت بنو وہ جدھر چاہے تم کو ہانک لے چلے سَیّقہ کہتے ہیں اُس اونٹنی کو جس کو دشمن لیکر چلدے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آجاتی ہے مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو بالکل اُس کا کھلونا مت بن جاؤ حضرت عثمان کو جو کچھ نقصان پہونچا وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت خدا اُس سے سمجھے)
مَا مِنْ مَلِكٍ وَلَا سُوْقَةٍ - کوئی بادشاہ یا

رعیت (جو تکلیف اُٹھا کر حج کے لئے آجائے)
سَوِیْق - شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو
سَوَّاق - ستو والا -
سَوْکٌ - مَلنا -
سِوَاکٌ - مسواک کرنا - مسواک کی لکڑی آہستہ چلنا -
تَسَوُّکٌ - مسواک کرنا جیسے اِسْتِیَاکٌ ہے -
تَسَاوُکٌ اور تَسَوُّکٌ - آہستہ ادھر ادھر جھکتے ہوئے چلنا یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)
فَجَاءَ زَوْجُهَا يَسُوقُ أَعْنُزًا عِجَافًا تَسَاوَكُ هُنَّ إِلَّا - ام معبد کا خاوند آیا چند دُبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے اِدھر اُدھر جھک رہی تھیں -
عرب لوگ کہتے ہیں - تَسَاوَكَتِ الْإِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دُبلاپے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں - جَاءَتِ الْإِبِلُ مَا تَسَاوَكُ هُنَّ إِلَّا - اونٹ آئے دُبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے -
اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مسواک مُنہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے -
عرب لوگ کہتے ہیں - سَاكَ فَاهُ یعنی اپنا مُنہ مسواک سے رگڑا اگر مُنہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا

کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے -
میں کہتا ہوں - امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے - لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ - یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں اُن کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ ہے مگر یہ روایت شاذ ہے -
إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ - آنحضرتؐ جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اُس کی اور زیادہ تاکید ہے اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا مُنہ میں بدبو آتی ہو سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اُٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھردری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگرچہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت اُنگلی ہو اور بعضوں نے کہا اُنگلی سے سنت ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی اِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوْئِكَ تیری دو اُنگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)
میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن لگائے

Marfat.com

انگلی سے بھی مُنہ صاف کرسکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا تولیہ سے بہر حال مُنہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے خصوصًا جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آتے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے اُس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا اپنی بیوں سے قربت کرنے میں مُنہ کی صفائی ضرور سمجھتے۔ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

يُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَأُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ آنحضرتؐ مسواک کرکے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اُس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی پھر دھو کر آپ کو دیدیتی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثارِ صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اُس کی رضامندی سے استعمال کر سکتا ہے۔

يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ كَاَسْنَانِهٖ طُوْلًا وَعَلٰى كَرَاسِيِّ اَضْرَاسِهٖ وَسَقْفِ حَلْقِهٖ خَفِيْفًا۔ آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے۔

يَسْتَاكُ عَرْضًا لَا طُوْلًا۔ آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر دلہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز کے وقت معاف ہوگیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا (یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرسکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے)

اَلْاِسْتِيَاكُ بِمَاءِ الْوَرْدِ۔ گلاب سے مسواک کرنا۔

سُؤَالٌ یا سَوَالٌ پوچھنا۔

تَسْوِيْلٌ۔ گمراہ کرنا بہکانا۔ اچھا کر دکھانا۔

سَوَلٌ۔ لٹک جانا

سُوْلٌ یا سُوْلَةٌ۔ پوچھنا مانگنا۔

سُوَلَہ۔ بہت مانگنے والا۔

سَوِيْلٌ برابر والا جیسے عَدِيْلٌ ہے

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ لِيْ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا اَجِدُهٗ اَلْاٰنَ۔ مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اِس وقت نہیں پاتا۔

سَحَابٌ اَسْوَلُ۔ لٹکا ہوا ابر۔

سَوْمٌ۔ قیمت بیان کرنا، چکانا، گذرنا۔ چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا۔

تَسْوِيْمٌ۔ دینا۔ ڈالنا۔ نشان کرنا۔ چھوڑ دینا مختار کرنا، لوٹنا

مُسَاوَمَةٌ۔ چکانا مول تول کرنا۔

اِسَامَةٌ۔ چرانا۔

Marfat.com

سَامٌ۔ حضرت نوح ؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اُسی کی اولاد میں ہیں۔

سَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ۔ تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کرو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)

سُوْمَه اور سِيْمَه۔ علامت اور نشانی۔

اِنَّ لِلّٰهِ فُرْسَانًا مِّنْ اَهْلِ السَّمَاءِ مُسَوَّمِيْنَ اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے۔

سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ۔ اُن خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا ایک روایت میں سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ ہے معنے وہی ہے اگرچہ سارا سر منڈلنا جائز ہے۔ دوسری حدیث سے احلقوا كُلَّهُ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهُ مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے خصوصًا حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بنسبت بال کتروانے کے بعضوں نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے اُن کی یہ نشانی بیان فرمائی۔

نَهٰى اَنْ يَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو صاحب مال اور اُس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اُس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لے لینا چاہے اگر اُس کی گفتگو طے ہو گئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آنکر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھکو دیتا ہوں ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ ا[illegible] مسلمان کو نقصان پہنچاتا ہے۔

نَهٰى عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔ سورج نکلنے سے پیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے بعضوں نے کہا سَوْم سے مراد یہاں چرانا ہے یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑو کیونکہ اُس وقت گھانس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اُس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)

فِیْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ۔ جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں اُن میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لیکر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے۔

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ جو جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اُس کا تاوان نہیں ہے۔ (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَّسُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ۔ یہ ذوالبجادین نے آنحضرت ؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں سے دو آڑا داہنے بائیں گیا ہے)

اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُدْمَةٍ سَخِيْنَةٍ فَاَكَلَ وَمَا سَامَنِیْ غَيْرُهُ وَمَا

Marfat.com

أَكَلَ قَطُّ إِلَّا سَامَنِيْ غَيْرَهُ ۔ حضرت فاطمہ رض آنحضرت ؐ کے پاس ایک ہانڈی لیکر آئیں جس میں ہریرہ تھا آپ نے کھایا اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ کی فرمائش کرتے بعضوں نے کہا مَا سَامَنِیْ کا معنی یہ ہے کہ اُس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ أَلْبَسَهُ اللهُ الذِّلَّةَ وَ سِيْمَ الْخَسْفِ ۔ جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اُس پر لازم کیا جائیگا یعنی عذاب الٰہی اُس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان۔

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا السَّامَ ۔ ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)۔

إِنَّهَا سَمِعَتِ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ ۔ حضرت عائشہ رض نے یہودیوں سے سُنا وہ آنحضرت ؐ کو (بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو اُنہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام اور برائی اور پھٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں یعنی تم مرو مردود یہودی آنحضرت ؐ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبانی مروڑ کر گویا سلام کرتے تھے ۔ حضرت عائشہ کو غصہ آیا اُنہوں نے اُس سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرت ؐ نے اُن کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم جواب میں صرف وَعَلَيْكُمْ کہدیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَعَلَيْكُمْ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَيْكُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ ۔ اُن کو برا عذاب چکھایا۔

سِيْمَاءٌ ۔ نشانی اور علامت جیسے سِيْمَةٌ ہے

سَوِّ مِنِّيْ بِسِيْمَاءِ الْإِيْمَانِ ۔ مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر کر۔

عَلَيْهِ سِيْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ ۔ اُس پر پیغمبروں کی نشانی ہے۔

هَلَكَ السَّوَامُ ۔ چرنے والے جانور مر گئے۔

وَقَفَ عَلَى قَطِيْعِ غَنَمٍ يُسَاوِمُهُمْ وَيُمَاكِسُهُمْ بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوتے اُن کو چکار رہے تھے اُن کی قیمت کم کرا رہے تھے۔

أَسَامَ الْمُشْتَرِيْ اور اِسْتَامَ خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَائِعُ ۔ بیچنے والے نے اُس کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔

بَيْعُ مُسَاوَمَةٍ جس میں قیمت اصلی لاگت پر منحصر ہو

أَسَامَهُ الْخَسْفُ ۔ اُس پر دھنسنے کا یعنی ذلت کا عذاب ڈالے گا۔

أُسَامَةُ بن زید مشہور صحابی ہیں آنحضرت ؐ کی کھلائی اُمّ ایمن کے بیٹے ۔

عِلْمُ سِيْمِيَا ۔ خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسمریزم وغیرہ۔

سَاوَةُ ۔ ایک شہر ہے رَیّ اور ہمدان کے درمیان۔

سِوًى ۔ درست ہونا برابر ہونا۔

Marfat.com

مَکَانٌ سَوَاءٌ۔ یعنی درمیان کی جگہ۔
لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا تَفَاضَلُوْا فَاِذَا تَسَاوَوْا هَلَکُوْا۔ جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم و فضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہر ایک دوسرے سے علم و فضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (یہ دگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متمول ہوں بعضوں نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہو کر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں اُن میں پھوٹ پڑ جائے ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ۔

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اُس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آسایش اور رفاہیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساوات کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کریں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اُس کی رضامندی سے فائدہ اُٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اُس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی آگئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں اُن کا بھی اصلی پیرو یہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اُسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہو گئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اُس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انرکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں وہ بھی انہی نیچروں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں اُن کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لیتخذ بعضهم بعضاً سخریاً اُسی میں اُن کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاسْتَوٰی بَرْزَخًا فَعَادَ اِلٰی مَکَانِهٖ فَقَرَأَ۔ حضرت علی رضہ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے اُنھوں نے پھر دُہرایا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اَشْوٰی ہے شین معجمہ سے یعنی کچھ گرا دیا (نہیں پڑھا)
وَلَمْ یَذْکُرْ سِوٰی بَوْلِ النَّاسِ۔ آنحضرتؐ نے حدیث میں عن بولہ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو آپ نے

آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے
پیشاب کا ذکر نہیں کیا یا امام بخاری کا قول ہے اُن
کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے
جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی
ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں
عَنْ بَوْلِهٖ ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ
اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا نہ جانوروں
کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے
حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں
کا سایہ اُن کے برابر ہوگیا۔
کَانَ رُکُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
مِنَ الرُّکُوْعِ مَاخَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا
مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرتؐ کا رکوع اور سجدہ اور
رکوع کے بعد سر اُٹھانا یہ تینوں برابر سرابر ہوتے
(سوا اُس قیام کے جس میں قرات ہوتی ہے اور
اُس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے یعنی
قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے
باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب
قریب برابر ہوتے مجمع البحار میں ہے بعضوں
نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ
کی نماز معتدل ہوتی جب آپ قیام کو لمبا کرتے
تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف
کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)
لَتُسَوُّنَّ بَیْنَ صُفُوْفِکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ
بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو
(آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ تعالیٰ کے حضور
میں فوج کی قواعد ہے اور اُس کا قانون یہ ہے کہ مونڈھے
سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے
ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق
ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے
دلوں میں اختلاف ڈال دے گا (تم میں پھوٹ پڑ
جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر
کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)
اَوْ یُنْبِذُ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ۔ اُن کو صاف
صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں رہی
جنگ ہے۔
هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ۔ یہ انگلی یعنی خنصر اور یہ انگلی
یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں۔
حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی۔ یہاں تک کہ میں ایک
ہموار بلند میدان پر چڑھا۔
وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔ آنحضرتؐ
نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت
دیکھے اُس کو میٹ ڈالے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اس کو
برابر کر دے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کے
برابر کر دے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے
بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت
اونچا اور بلند بناتے آپ نے اُس کو منع فرمایا باقی
اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا
ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص
تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی
اُن کی قبریں کر دینے میں کوئی قباحت نہیں اس
لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرتؐ یا حضرت
علیؓ کے عہد میں اونچی نہ تھیں)
مَا فِیْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یُسَاوِیْ۔ اُس میں کوئی
اجر نہیں ہے۔
وَزَوَایَاهُ سَوَاءٌ۔ اُس کے چاروں کونے برابر ہیں
(یعنی مربع ہے)
وَاسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔ اونٹنی آپ کو لیکر

Marfat.com

میدی ہوئی یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے
وَاَبْعَدُکُمْ مَسَاوِیکُمْ۔ تم میں جو بُرے ہیں وہ سب سے زیادہ دور ہیں۔
وَلَاقَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ۔ جو قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اُس کو برابر کردے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کردے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کوہانی ہو یا چوکور۔
وَالْمَغْرِبُ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثُ رَکْعَاتٍ۔ یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہئے (اس میں قصر نہیں ہے)
اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو بُری حال میں دیکھوں (اُن پر کوئی آفت آئی ہو)
اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ یا جَارِ السُّوْءِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُری ہمسایہ سے جوہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍ اور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی بُرا آدمی مگر اَلرَّجُلُ السُّوْءُ۔ یہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے۔
کَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰی نُسُکَہٗ عَدَلَ اِلٰی قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَهَا سَایَہ۔ امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)۔
مَسَاوِی بُرائیاں عیوب اُس کی ضد محاسن

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْهَاءِ

سَهْبٌ مبالغہ کرنا۔ دور جانا۔
اِسْهَابٌ۔ لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْهَبَ فِی الْکَلَامِ وَاَطْنَبَ۔ یعنی بہت لمبی تقریر کی۔
اَکَلُوْا وَشَرِبُوْا وَاَسْهَبُوْا کھایا پیا اور خوب چھک کر کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے ساتھ)
بَعَثَ خَیْلًا فَاَسْهَبَتْ شَهْرًا۔ چند سواروں کو بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)
قِیْلَ لَہٗ اُدْعُ اللّٰہَ فَقَالَ اَکْرَہُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْهِبِیْنَ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلام (بہت باتیں کرنا) بُری معلوم ہوتی ہے۔
رَجُلٌ مُسْهَبٌ۔ بہ فتحہ ہا بہت باتیں کرنے والا اور یہ اُن تین لفظوں میں سے ہے جو بہ فتحہ عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے ہیں جیسے سَیْلٌ مُفْعَمٌ اور ماخوذ ہے سَهْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اُس کی جمع سُهُوْبٌ آئی ہے۔
وَفَرَّقَهَا بِسُهْبِ بِیْدِهَا۔ اُس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا۔
ضُرِبَ عَلٰی قَلْبِہٖ بِالْاِسْهَابِ۔ اُس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خبطی اور مجنوں ہو گیا)
تَسْهِیْبٌ عقل ماری جانا۔
اُسْهِبَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد دیوانہ ہو گیا۔
سَهْبَۃٌ۔ بہت گہرا کنواں۔
سَهَجٌ۔ پینا زور سے چلنا سخت ہونا۔
سَیْهُوْجٌ۔ زور کی آندھی۔
مِسْهَجٌ۔ بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے
مَسْهَجٌ۔ ہوا گذرنے کا مقام۔
سَهْدٌ۔ جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا۔

Marfat.com

تَسْہِیْدٌ۔ جگانا سونے نہ دینا۔
سُہَادٌ۔ بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا۔
شَیْءٌ سَہْدٌ مَہْدٌ۔ اچھی چیز۔
سُہُدٌ۔ کم سونے والا۔
سَہْدَۃٌ۔ بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا بھلائی کی طرف رغبت اور توجہ
سَہْدَدٌ اور سَمَہْدَدٌ دور بعید۔
سَہَرٌ۔ جاگنا رات کو نہ سونا۔
اِسْہَارٌ۔ جگانا سونے نہ دینا۔
خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاہِرَۃٌ لِعَیْنٍ نَائِمَۃٍ۔ عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اُس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔
سَاہِرَہ۔ سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا
تَسْہَرُ اِذَا نِمْتَ۔ تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ بعضوں نے کہا سَاہِرَہ دوزخ کا نام ہے۔
سَاہِرِیَّہ۔ ایک قسم کا عطر ہے۔
سَہْفٌ۔ لوٹنا تڑپنا۔
سَہَفٌ۔ بہت پیاسا ہونا۔
سَاہِفٌ۔ ہلاک ہونے والا پیاسا۔
سَہْوَقٌ۔ جھوٹا۔ دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا۔
سَوْہَقَۃٌ۔ کاریز چشمہ۔
سَہْکٌ۔ پیسنا تیزی سے گذرنا۔
سُہُوْکٌ۔ ہلکا چلنا۔
سَہَکٌ۔ سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُہْکَۃٌ ہے۔
سَہَّاکٌ۔ بڑا باتونی تیز کلام۔
سَہْلٌ۔ نرم ہموار زمین۔

سَہَالَۃٌ اور سُہُوْلَۃٌ نرمی اور آسانی جیسے مُسَاہَلَۃٌ
تَسَاہُلٌ سستی کرنا نرمی کرنا چشم پوشی کرنا۔
اِسْہَالٌ۔ پیٹ کو نرم کرنا دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا۔
سَہْلُ الْوَجْہِ۔ جس کے منہ پر گوشت نہ ہو۔
سُہَیْلٌ۔ ایک ستارے کا نام ہے۔
اَنّٰی یَلْتَقِیْ سُہَیْلٌ وَالسُّہٰی۔ سہیل اور سُہا کہاں مل سکتے ہیں سُہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے۔
مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَقَدِ اسْتَہَلَ مَکَانَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جانکر اسکو روایت کیا) اُس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔
ثُمَّ یَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْہِلُ فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ۔ پھر اُتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں اگر قبلہ رخ کھڑا ہو۔
سَہْلٌ نرم ملائم ہموار زمین اُسکی ضد حَزْنٌ ہے
اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَاہُ بِسِہْلَۃٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ۔ حضرت جبرئیل ع آنحضرت ص کے پاس موٹی کھردری ریتی لیکر آئے یا لال مٹی لیکر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین ع جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)۔
اِنَّہٗ کَانَ سَہْلَ الْخَدَّیْنِ صَلْتَہُمَا۔ آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔
مترجم کہتا ہے آنحضرت ص کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹو گراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی

ع ۵۔ محیط میں ہے کہ سِہْلَۃ بہ کسرۂ سین وہ مٹی جس کو پانی بہا کر لاتا ہے۔ ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

Marfat.com

سُہِمَ ۔ اُس کو تیر لگا۔

اِسْهَامٌ ۔ قرعہ ڈالنا جیسے اِسْتِهَامٌ ہے۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ شَهِدَ اَوْ غَابَ ۔ آنحضرتؐ کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اُس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں

مَا اَدْرِيْ مَا السُّهْمَانُ ۔ میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے۔

فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَسْتَفِيْ سُهْمَانَهُمَا ۔ ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم اُن کے حصے لوٹ رہے تھے۔

خَرَجَ سَهْمُكَ ۔ تیرا پانسہ نکلا تو جیتا۔

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ۔ دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار ہو پھر قرعہ ڈالو۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ مُسَهَّمٍ اَخْضَرَ ۔ ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دھاریاں) نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ۔

فَدَخَلَ عَلَيَّ سَاهِمَ الْوَجْهِ ۔ وہ میرے پاس آیا اُس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ ۔ یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی اُم سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)

وَقَعَتْ فِيْ سَهْمِيْ جَارِيَةٌ ۔ میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے)

مُسْهَمَةٌ وُجُوْهُهُمْ ۔ اُن کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے ریاضت اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے اُن کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اُس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ سب محنت اکارت ہو گئی اتباعِ سنت اور محبت خدا و رسولؐ

اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظیفہ پڑھے اور تہجد گزار قائم اللیل صائم النہار ہو اُسکی حالت خوفناک ہے)

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا ۔ اگر لوگ اذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالے نہ ملتیں (تو ضرور اُس کے لئے قرعہ ڈالتے)

هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ ۔ کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے۔

وَاضْرِبُوْا لِيْ سَهْمًا ۔ تم نے جو سورۂ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں اُن میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ۔

وَكَانَ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ ۔ اُن کے حصے بارہ بارہ تھے۔

فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ ۔ اُس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا۔

اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّ اَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ ۔ آپ نے خیبر کی لوٹ میں اُنہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور اُن کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) اُن کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین بچانے کے لئے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے اور جب واپس آئے تو اُن کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا پس آپ نے اُن کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آ گئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے امام اور حاکم

Marfat.com

اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے اُن کا حصہ لگایا۔

اِسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِيْنِ۔ قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کرے لے۔

نَهٰى اَنْ يُّبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقَسَّمَ۔ مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ (مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں کس لئے کہ اُسکی مقدار مجہول ہے)

سَاهَمَ۔ قرعہ ڈالا۔

سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)۔

ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ وَهُمْ يَرَوْنَ مَوْضِعَ سِهَامِهِمْ۔ پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَخْطَأَ اِسْتَاهُمُ الْحُفْرَةَ (عباد بن کثیر نے امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادقؑ سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اُس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ اُن کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے خاک پڑے اُن کی عقل پر اَرے کمبخت یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے احکام اور اوامر بیان کئے جائیں اور جو امر خلاف شرع لوگوں میں جاری ہو اُسکی ممانعت کی جائے آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی بے اصل اور دور از قیاس و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اُس مجلس میں شراب خوار بھنگ خوار داڑھی منڈے تارک الصلوٰۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں وعظ صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک و بدعت کی بُرائی بیان کریں اتباع سنت کی ترغیب دلائیں یہ وعظ کیا ہے درحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشوا لیں گے ایسے واعظوں کے لئے بموجب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ طیار ہے)

سَہٌ۔ مقعد گانڈ "دبر" اصل میں سَتَہٌ تھا

اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ۔ آنکھ گویا مقعد کی ڈاٹ ہے جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتا ہے جہاں سو گیا گویا ڈاٹ کھل گئی اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی۔ اصل اسکے بیان کرنے کا مقام باب الالف مع السین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہمنے یہاں بھی بیان کر دیا۔

سَهْوٌ یا سُهُوٌّ بھولنا۔

مُسَاهَاةٌ غفلت کرنا

اِسْهَاءٌ۔ سہو بنانا۔

سَهْوَةٌ۔ طاق۔ موکھ مچان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی تیز رو اونٹنی۔

سُهَا۔ ایک ستارہ ہے۔

Marfat.com

سَهَا فِي الصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ نماز میں بھول گئے (اُس
میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)
اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ جو لوگ اپنی
نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اُس کو چھوڑ
دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَهَا فِي الشَّيْءِ
جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَهَا عَنْهُ
جب جان بوجھ کر چھوڑ دے۔

لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا۔ اُن دونوں رکعتوں میں بھولے
نہیں (یعنی دل حاضر ہو اور توجہ اور اطمینان کیساتھ
سب ارکان ادا کرے)۔

عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا۔ جس بندے نے غفلت کی
اور کھیل کود میں مشغول رہا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَفِي الْبَيْتِ سَهْوَةٌ
عَلَيْهَا سِتْرٌ۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہ کے پاس
گئے گھر میں ایک موکھا یا دریچہ تھا اُس پر پردہ پڑا ہوا تھا

اِنَّ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ سَهْلَةٌ بِسَهْوَةٍ۔ دوزخیوں
کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب
یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے
جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)۔

حَتّٰى يَغْدُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْبَغْلَةِ السَّهْوَةِ فَلَا
يُدْرِكُ اَقْصَاهَا (کوفہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا
تھا کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو
تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہونچے۔

سَهْوَةٌ۔ نرم رفتار جانور جسکی چال سے سوار کو تکان نہ ہو۔

اٰتِيْكَ غَدًا سَهْوًا رَهْوًا۔ کل میں نرمی سے تھما ہوا تیرے
پاس آؤں گا۔

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي السَّهْوُ وَالْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ
میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف
کردی ہے مجمع البحرین میں ہے کہ سہو اور نسیان
میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شئے حافظہ میں رہتی
مگر اُس پر غفلت کا پردہ پڑجاتا ہے اور نسیان یہ
کہ ذاکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شئے نکل جا

لَا سَهْوَ فِي سَهْوٍ۔ اگر سجدۂ سہو میں کچھ سہو ہو تو
دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کی
دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو
واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں بعضوں نے
کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جا
تو پھر نماز سرے سے پڑھے اُن کے لئے دو سجدے
کرنا کافی نہیں ہے۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْيَاءِ

سَيْءٌ یا سِيْءٌ وہ دودھ جو بچہ آنے سے پہلے نکل
اُس کی جمع سُيُوْءٌ ہے۔

سَيَّأَ النَّاقَةَ۔ اُس نے پہلا دودھ دوہ لیا۔

لَا تُسَلِّمْ اِبْنَكَ سَيَّاءً۔ بُرا چیتنے والے کو اپنا
بیٹا مت سپرد کر (بُرا چیتنے والا جیسے تکیہ کا فقیر
جو چاہتا ہے لوگ مریں اُس کو آمدنی ہو یا کفن فروش)
یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَةٌ سے نکلا ہے یعنی برائی کو بعضوں
نے کہا سَيٌّ سے جس کے معنی بیان ہوئے۔

خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا وَالْحَسَنَةُ بَيْنَ
السَّيِّئَتَيْنِ۔ بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلا
دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کر
اُس کو حد سے بڑھادینا یہ بھی بُرا ہے جیسے اُس میں کمی
اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں برائیاں ہیں ان
کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اور ہم بیان کر آئے
ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ کا ہے باقی سب
مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَلَا السَّيِّئَةُ برا

Marfat.com

کا جواب نیکی سے کر نہ بُرائی سے (نیکی یہ ہے کہ بُرائی پر صبر کرے اُس کا بدلہ نہ لے بعضوں نے کہا احسن افعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کر وہ یہ ہے کہ بُرائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اُس کی ہجو کرے تو یہ اُس کی تعریف کرے)

سَیِّئُ الْمَلِکَۃِ لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔ جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے بُرا سلوک کرے۔ (اُن کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا۔

سَیِّئُ الْاَسْقَامِ۔ بُری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ بعضوں نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے۔

سِیٌّ۔ جوڑ اور مثل برابر والا۔

سِیَّمَا یا لَاسِیَّمَا خاص کر۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں بُرے ہوتے ہیں (تقرب کی وجہ سے اُن کو ایسے کام پر ملامت کیجاتی ہے جنسکو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)۔

سَیْبٌ۔ جانا۔ روانہ ہونا، بہنا، بھاگنا جدہر خوشی ہو اُدہر جانا۔

تَسْیِیْبٌ۔ جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے۔

اِنْسِیَابٌ جلدی سے چلدینا۔

سَائِبَۃٌ۔ وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اُس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا نَاقَتِیْ سَائِبَۃٌ۔ میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کردی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پئے نہ اُس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اُس پر کوئی سواری کرے گا ہندیں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مانکر آزاد کردیا جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہدیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اُس کا وارث ہوتا نہ اُس کی دیت دیتا

رَاَیْتُ عَمْرَوبْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اُسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈ کرنا نکالا (یہ بُری رسم اُسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ اُن سے کام لیں نہ سواری اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعضے کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیجدئے جاتے ہیں جیسے بعضے نیک بندے بہشت میں)۔

اَلصَّدَقَۃُ وَالسَّائِبَۃُ لِیَوْمِہِمَا۔ جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر اُنکو آخرت ہی کے دن کیلئے رکھے (دنیا میں پھر اُن سے منفعت نہ اٹھائے)۔

اَلسَّائِبَۃُ یَضَعُ مَالَہٗ حَیْثُ شَاءَ۔ جو غلام سائبہ ہو (اُسکا مالک سائبہ بنا کر اُس کو آزاد کردے) وہ اپنا پیسہ جسکو چاہے دلوادے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اُس کے مالک کا کوئی حق اُس کے ترکہ میں نہیں رہا)

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یُدْفَعُ بِعَصًا ہُمَا بَدَنَتَانِ اَہْدَاہُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْبَیْتِ فَاَخَذَہُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اُس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرت صلعم کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مانکر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے ڈھکیلا جا رہا تھا (یعنی

Marfat.com

ایک روایت میں بِالْمَذَانِبِ الْبُذَّرِ ہے جو کتاب الباء میں گذر چکی۔

مِسْیَاحٌ - جو چغل خوری کرتا پھرے۔

سِیَاحَةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصِّیَامُ - اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سَیَّاحْ اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صَائِمٌ یعنی روزہ دار کو سَائِحٌ بھی کہتے ہیں)

مَا سُقِیَ بِالسَّیْحِ فَفِیْهِ الْعُشْرُ - جو کھیت بہتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (جسمیں چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اُس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اسکو پانی دیا جائے اُس میں سے بیسواں حصہ (یعنی فیصد ۵) پانچ سبحان اللہ فرمائیے اسلام سے بڑھکر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ساری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے)۔

ثُمَّ سَاحَتْ - پھر اُس کنوئیں کا پانی بہنے لگا جوش مارنے لگا۔

سَیْحَانُ - ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب

سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ - سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ اُن کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعضوں نے کہا سَیْحُوْنُ - ہند کی نہر یا سندھ کی واللہ اعلم)

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہو گیا اسی سے ہے سَاحَةُ الدَّارِ گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی صحن بعضوں نے کہا سَاحَہ وہ خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے ایک روایت میں فَانْسَاخَتْ ہے خائے معجمہ سے جو گذر چکی۔

کَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِیْسٰی اَلسَّیْحُ فِی الْبِلَادِ - حضرت عیسیٰؑ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کر کے اُن میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاریٰ اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل بیٹھے ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمانوں تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا اُن کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑ ہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے اُن کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں بعضے تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی ہوئی محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

سَیْحُوْنُ اَحَدُ الْاَنْهَارِ الثَّمَانِیَةِ الَّتِیْ خَرَقَهَا جِبْرِیْلُ بِاِبْهَامِهٖ - سیحون اُن آٹھ نہروں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے انگوٹھے سے کھود دیا۔

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَسَاحَ - جب غصہ ہوتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے۔

Marfat.com

مُسَيَّحٌ - دھاریدار چادر وغیرہ۔
سَيْخٌ یا سَيَخَانٌ - گھس جانا جم جانا۔
سِيْخٌ - بڑی چھری۔
مَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُسِيْخَةٌ - جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کو) کہیں قیامت نہ آجائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی۔
سَاخَتْ فَرَسِيْ - میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔
فَسَاخَتْ قَدَمَاهُ فِي الْاَرْضِ اُس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔
سِيْدٌ - بھیڑیا۔
اَقْبَلَ كَالسِّيْدِ بھیڑیے کی طرح آیا بعضوں نے کہا سِيْد شیر کو بھی کہتے ہیں۔
سَيْرٌ یا مَسِيْرٌ یا تَسْيَارٌ یا مَسِيْرَةٌ یا سَيْرُوْرَةٌ چلنا۔
سَارَ بِهٖ - اُس کو چلایا جیسے سَارَهٗ ہے۔
تَسْيِيْرٌ - چلانا سیر کرانا جھول اُتار لینا جلاوطن کرنا۔
مُسَايَرَهٗ - ساتھ ساتھ چلنا۔
تَسَيُّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا۔
اِسْتِيَارٌ - پیروی کرنا۔
اِسْتَارَ بِسِيْرَتِهٖ - اُس کے طریق پر چلا۔
اَهْدٰى لَهٗ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ حُلَّةً سِيَرَاءَ - دومہ کے رئیس نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرت ؐ کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا مجمع میں ہے کہ سِيَرَاءَ وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اُس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سَيْر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ بعضوں نے حُلَّةَ سِيَرَاءَ اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔
اَعْطٰى عَلِيًّا بُرْدًا سِيَرَاءَ - آنحضرت ؐ نے حضرت علی رضؓ کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کر دے۔
اِنَّهٗ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا حضرت عمر رضؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرت ؐ سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اُسکو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جسکا آخرت میں کوئی حصہ نہیں)
اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِهٖ وَفَدَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ .... مُسَيَّرَةٌ - حضرت عمر رضؓ کے پاس اُن کا ایک صوبہ دار آیا ایک دھاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اُس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)
رَبَطَ يَدَهٗ اِلَى بِسَيْرٍ - اُس کا ہاتھ ایک تسمے کر باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ - میں ایک مہینے کے فاصلے سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)
وَجَعَلَ لَهٗ تَسْيِيْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ - چار مہینے تک اُس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)
سَيَرٌ - ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرت ؐ نے بدر کی لوٹ تقسیم کی تھی۔
تَسَايَرَ عَنْهُ الْغَضَبُ - اُس کا غصہ دور ہو گیا۔
كِتَابُ السِّيَرِ - جمع ہے سیرت کی بمعنی طریقہ اور روش یعنی اس کتاب میں آنحضرت ؐ کے وہ عادات اور احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں
مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ - تم جہاں جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اجر اور ثواب ہر منزل میں اُن کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے اس حدیث سے یہ نکلا

ہے کہ معذور کو اس کی نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو
وہ عذر کے سبب سے اُس کو بجا نہ لا سکے)

لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ یا لَيْسَ بِسَيْرِ مِثْلِهٖ۔ وہ اُس کے مانند نہیں چلتا۔

مَلٰئِكَةٌ سَيَّارُوْنَ۔ پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جا بجا گھومتے رہتے ہیں)

وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ۔ اور باقی سب اعضا اور جوارح۔

سَيْرُ الْمَنَازِلِ يُنْفِدُ الزَّادَ وَيُسِيْءُ الْاَخْلَاقَ وَيُخْلِقُ الثِّيَابَ وَالسَّيْرُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ۔ بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ برا نہیں ہے)

سَارَ عَلَيْهِمْ سِيْرَةً حَسَنَةً۔ ان پر اچھا سلوک کیا

كَانُوْا يَتَهَادَوْنَ السُّيُوْرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سَيْرٌ کی بمعنی تسمہ۔

نَهْرُ السَّيْرِ۔ ایک نہر کا نام ہے بغداد کی اطراف میں۔

سَيْسٌ۔ گھن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)

حَمَلَتْنَا الْعَرَبُ عَلٰى سِيْسَائِهَا۔ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔

سِيْسَا۔ جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا

سِيْسٌ چنبلی۔

حَمَلَهٗ عَلٰى سِيْسَاءِ الْحَقِّ۔ اُس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔

مَضٰى عَلٰى سِيْسَائِهَا۔ اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)۔

سِيَاطٌ۔ جمع ہے سَوْطٌ کی یعنی کوڑا اصل میں سِوَاطٌ تھا واو کو یا کر بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اَسْوَاطٌ بھی جمع آتی ہے اسکو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا۔

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ۔ اُن کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)

نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَقِسِيِّنَا۔ ہم اسکو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے قیاس یوں تھا بِاَسْوَاطِنَا مگر راوی نے بِاَسْيَاطِنَا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے رِيْحٌ کی جمع اَرْيَاحٌ شاذ ہے اور قیاس کی رو سے اَرْوَاحٌ ہے۔

سَيْطَرَةٌ۔ غالب ہونا۔ ذمہ دار ہونا۔ نگہبان ہونا۔

سَيْحٌ یا سُيُوْحٌ۔ بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی۔

نَاقَةٌ مِسْيَاحٌ مِرْيَاحٌ۔ یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اُسکے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے اچھی طرح اُس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹ کر آتی ہے۔

مِرْيَاحٌ۔ پہلوتی کی جمع ہے اسکا بیان اوپر گذر چکا۔

مِسْيَعَةٌ۔ تھاپی جس پر مٹی یا چونا لگاتے ہیں لیپتے ہیں

سِيْعَاءٌ اور سِيْعَاءٌ۔ رات کا ایک حصہ۔

سِيَاعٌ۔ مٹی بھس کا گلاوہ تَسْيِيْعٌ۔ گلاوہ کرنا۔

سَيْفٌ۔ تلوار سے مارنا تلوار۔

مُسَايَفَةٌ اور تَسَايُفٌ۔ شمشیر بازی۔

سَائِفٌ۔ تلوار مارنے والا۔

فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ۔ پھر ہم سمندر کے کنارے پہونچے (یعنی ساحل پر)

كَانَ وَجْهُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالسَّيْفِ (آنحضرت کا چہرۂ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گولائی نہیں ہوتی)

Marfat.com

مُسَيِّفٌ۔ تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر

دِرْهَمٌ مُسَيَّفٌ۔ نقش مٹا ہوا درہم۔

ثَوْبٌ مُسَيَّفٌ۔ دھاریدار کپڑا یعنی جس پہ کاڑیاں ہوں

سَيْفُ الْبَحْرِ۔ فدک کا ایک مقام ہے۔

سَيْلٌ یا سَيَلَانٌ۔ بہنا۔ لمبا ہونا۔

تَسْيِيلٌ۔ بہانا۔ پگھلانا۔

سَيَّالٌ۔ پگھلنے والا بہنے والا۔

كَانَ سَائِلَ الْأَطْرَافِ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے اُنگلیاں بھی لمبی تھیں۔

مَسِيلُ هَرْشَى۔ ہرشا کا نالہ نشیبی جگہ۔

مَسِيلُ الْمَاءِ۔ پانی کی موہری۔

إِسَالَةٌ۔ بہانا۔

فَإِنْ سَالَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ پھر اگر بہہ کر پنڈلیوں تک آجائے۔

سَيَالَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر۔

سَائِلَ الْخَدَّيْنِ۔ آنحضرتؐ کے رخسار برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپکے مبارک چہرے میں ذرا گولائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کیطرح لمبا بال گھونگھر دار مونڈھوں تک چھٹے ہوئے رنگ کھلا ہوا گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں داڑھی گھنی ہوئی اُس میں ذرا سی سفیدی لب اور ٹھنڈی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم

سُيُوْمٌ۔ ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان مہاجرین سے کہا تھا اُمْكُثُوْا فَاَنْتُمْ سُيُوْمٌ یعنی تم اس ملک میں رہو تمکو امن ہے بعضوں نے کہا سُيُوْمٌ سَائِمٌ کی جمع ہے یعنی چرنے والے بکریوں کیطرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا۔

عَلٰى سِيَةِ تَحِيَّةٍ۔ اپنے بھائی کو چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے یہ ایک لغت ہے سَوْمٌ میں جس کا بیان اوپر گذر چکا۔

لَكُمْ سِيْمَاءُ۔ وضو تمہارا نشان ہے حالانکہ وضو اور اُمتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب منہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا سفید یہ اس امت کا خاصہ ہوگا یعنی قیامت کے دن بعضوں نے کہا وضو خاص اس امت کیلئے شروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیا کیلئے شروع ہوگا نہ اگلی امتوں کیلئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث اُن کے مذہب میں نماز کو مانع ہے۔

سِيَةٌ۔ کمان کا مڑا ہوا کنارہ۔

سِيَتَانِ۔ کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے سِيَاتٌ جمع ہے سِيَةٌ کی اصل میں وِسْيٌ تھا جیسے عِدَةٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے۔

وَفِيْ يَدِهٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِيَتِهَا۔ آپکے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اُسکا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے۔

فَانْثَنَتْ عَلَيَّ سِيَتَاهَا۔ اُس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)

يَطْعَنُهٗ بِسِيَةِ قَوْسِهٖ۔ اُسکو کمان کے کنارے کی مار مارتا تھا

سِيٌّ۔ برابر والا جوڑ مشابہ مانند۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ سِيٌّ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی سے ہیں مشہور روایت شَيْءٌ وَّاحِدٌ ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں۔

هُمَا سِيَّانِ۔ وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں)۔

الحمد للہ کہ بارھواں ۱۲ پارہ انوار اللغۃ کا مقام والیٹر میں بماہ صفر المظفر روز یکشنبہ ۱۳۲۳ھ کو بقلم مترجم عفا اللہ عنہ ختم ہوا اب دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح تیرھویں ۱۳ پارے کو ختم کرا دے آمین ثم آمین یارب السموات والارضین۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ش

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الشين المعجمة

شین حروف تہجی میں سے تیرھواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مؤنث سے بدلا جاتا ہے۔ بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں بولتے ہیں۔ اَکْرَمْتُكِ کو اَکْرَمْتُشِ کہتے ہیں اور وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَیْکِشْ اور اَکْرَمْتُکِشْ اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے ساتھ میں اس کا استعمال نادر ہے۔

باب الشين مع الهمزة

شَأْ : امر ہے شَاءَ سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں۔

شَآبِیْب : جمع ہے شُؤْبُوْبٌ کی یعنی ایک دفعہ کی برسات۔

تَمْرِیْہِ الْجَنُوْبُ دِرَرًا مَآصِیْبِہٖ وَ دُفَعَ شَآبِیْبِہٖ ، اتر کی ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے اسکی برساتوں کی جھڑیوں کو۔

اَفَاضَ عَلَیْہِ شَآبِیْبَ الْغُفْرَانِ : اس پر رحمت اور بخشش کے مینہ برسائے۔

شَأَزٌ : جماع کرنا۔

شَأَزٌ اور شُؤُوْزٌ : غلیظ ہونا، بلند ہونا، سخت بے قرار ہونا۔

اِشْآزٌ : بے قرار کرنا، گھبرا دینا۔

اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا : (معاویہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے۔ معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بے قرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شَأْزٌ کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو۔

شَأْسٌ : سخت ہونا۔

شَئِسٌ اور شَأْسٌ سخت، اس کی جمع شَئِیْسٌ اور شُؤُوْسٌ ہے۔

شَأْشَأَةٌ : اونٹ یا بکری یا گدھے کو شَأْ شَأْ یا شُؤْ شُؤْ کہہ کر ڈانٹنا۔

قَالَ لِبَعِیْرِہٖ شَأْ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰہُ : ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شَأْ شَأْ اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے، معنی وہی ہیں)۔

شَأْفٌ : پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں

Marfat.com

نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہوجاتا ہے، کاٹیں تو آدمی مرجاتا ہے)۔

شَأَفَ اور شَأْفَةٌ: دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا۔

شَأَفَ الْاَصَابِعِ: ناخون کے گرد پھٹ جانا۔

شُئِفَ الرَّجُلُ: ڈرگیا، گھبراگیا۔

خَرَجَتْ بِآدَمَ شَأْفَةٌ فِیْ رِجْلِهٖ: آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا۔

اِسْتَأْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهٗ: اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہوجائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہوجائے، جڑ سے اُکھڑ جائے)۔

لَقَدِ اسْتَأْصَلْنَا شَأْفَتَهُمْ (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ میٹ دیا (یعنے ان کو بالکل تمام کردیا سب کو مار ڈالا)۔

مَنْ حَمَلَ شِيَافَةً: اسکے معنی معلوم نہیں ہوئے بعضے نسخوں میں شَیْئًا قَذِرًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنے جو پلید چیز اٹھائے۔

شَأْمٌ: نحوست لانا۔

تَشْئِیْمٌ: شام کے ملک کی طرف چلادینا۔

مُشَاءَمَةٌ: بائیں طرف لے جانا۔

اِشْأَمٌ: شام کے ملک میں آنا۔

تَشَاءُمٌ: بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف بعضوں نے کہا شام بن نوح وہاں جاکر رہے تھے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ۔

شُؤْمٌ: برکت کی ضد یعنے نحوست۔

شِئْمَةٌ: خصلت، طبیعت، عادت جیسے شِیْمَةٌ ہے۔

مَشْؤُمٌ: منحوس جیسے اَشْأَمُ بہت منحوس۔

حَتّٰی تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِی النَّاسِ: تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے۔

حَتّٰی عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ: یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر اُن کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ: جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنے خوب برسے گا)۔

اَشْأَمَ اور شَاءَمَ: شام میں گیا جیسے اَيْمَنَ اور يَامَنَ یمن میں گیا۔

لَا يَاْتِیْ خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَشْاَمِ اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مُراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے)۔ بائیں ہاتھ کو شُؤْمٰی کہتے ہیں جو اَشْأَمُ کا مؤنث ہے

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ وَاَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ: پر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے۔

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں طرف والے۔

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ: صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی میں اس کا تجربہ کرچکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گذارنا تمام خوبیوں اور

Marfat.com

اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ: میرے سب کام بنا دے (درست کر دے)۔

مَا شَأْنُ النَّاسِ: لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں (یعنے سورج گہن کے وقت)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ فَهُوَ فِيْ شُؤُوْنٍ يُبْدِيْهَا لَا يَبْتَدِيْهَا: (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَأْنٍ کا کیا مطلب ہے. بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جفّ القلم بما هو كائنٌ الٰی يوم القيامة یعنے قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعہ سب لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے. حسن نے کہا كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعہ کو روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعضے گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں (یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذ اللہ)۔

لَفِيْ شَأْنٍ: وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنے عزت میں۔

شَأْنَانِ: سر کی دو رگیں جو ابرو پر اتری ہیں۔

مَاءُ الشُّؤُوْنِ: آنسو۔

اِشْأَنْ شَأْنَكَ: جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَأَنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ: وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہو گیا۔

مَا شَأَنْتُ شَأْنَهٗ: میں نے اس کی کوئی خبر نہ لی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُؤُوْن: حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَأْوٌ: آگے بڑھ جانا قدم اور حد اور غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَأْوًا وَاَسِيْرُ شَأْوًا: میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا، کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَكْتُمَا سُنَّتَهُمَا شَأْوًا بَعِيْدًا: (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنے تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شَوٰى رَأْسِهٖ: یہ لڑکا جس کے سر کی مانگیں ابھی اکٹھا نہیں ہوئیں۔

باب الشین مع الباء

شَبٌّ یا شُبُوْبٌ: سلگانا، روشن کرنا، روشن ہونا، بلند ہونا، بڑھنا۔

شَبَابٌ اور شَبِيْبَةٌ: جوان ہونا۔

شِبَابٌ اور شَبِيْبٌ اور شُبُوْبٌ: ہاتھ اٹھانا، خوش ہونا، کھیلنا کودنا، بڑھانا، ظاہر کرنا۔

تَشْبِيْبٌ: جوانی کے حالات بیان کرنا، عیش نشاط کا تذکرہ کرنا، کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا، اس کی محبت کا کنایہ کرنا۔

اِنَّهٗ اِتَّزَرَ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادُهَا يَشُبُّ بَيَاضَهٗ وَجَعَلَ بَيَاضُهٗ يَشُبُّ سَوَادَهَا: آنحضرتؐ نے ایک سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سپیدی کو سج رہی تھی اور آپ کی سپیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی

Marfat.com

ایک روایت میں یوں ہے: اِنَّہٗ لَبِسَ مِدْرَعَۃً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ مَا اَحْسَنَہَا عَلَیْکَ یَشُبُّ سَوَادُھَا بَیَاضَکَ وَبَیَاضُکَ سَوَادَھَا آنحضرتؐ نے ایک کالا کرتہ پہنا تو حضرت عائشہؓ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مَشْبُوْبٌ: جب کوئی مرد سفید رو سیہ بال والا ہو یہ شَبَّ النَّارُ سے نکلا ہے یعنے آگ کو روشن کیا وہ چمکنے لگی۔

اِنَّہٗ یَشُبُّ الْوَجْہَ فَلَا تَفْعَلِیْہِ (جب ابو سلمہ مر گئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہؓ نے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگایا) آپ نے فرمایا ایلوا منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو مت لگا۔

فِی الْجَوَاھِرِ الَّتِیْ جَاءَتْہُ مِنْ فَتْحِ نَھَاوَنْدَ یَشُبُّ بَعْضُھَا بَعْضًا: حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو نہاوند؏ سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن دے رہے تھے۔

اِلَی الْاَقْیَالِ الْعَبَاھِلَۃِ وَالْاَذْوَاعِ الْمَشَابِیْبِ موروثی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی طرف۔

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَۃُ وَشَیْبَۃُ وَالْوَلِیْدُ بَرَزَ اِلَیْھِمْ شَبَبَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: جب (جنگ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعضوں نے غلطی سے شَبَبَۃٌ کو سِتَّۃٌ پڑھا ہے یعنے چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں) کُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَیْرِ فِیْ شَبَبَۃٍ: میں اور عبداللہ بن زبیر جوان لوگوں میں سے تھے۔

شَابٌّ: جوان (اس کی جمع شَبَابٌ اور شَبَبَۃٌ اور شُبَّانٌ آئی ہے)۔

تَجُوْزُ شَھَادَۃُ الصِّبْیَانِ عَلَی الْکِبَارِ یُسْتَشَبُّوْنَ: بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپنے میں کیا ہو۔

اِسْتَشِبُّوْا عَلٰی اَسْوُقِکُمْ فِی الْبَوْلِ: اپنی پنڈلیوں پر (اکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے)۔

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْھَاتِفِ شَبَّبَ یُجَاوِبُہٗ: جب حسان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس کو جواب دینے لگے۔

اِنَّہٗ کَانَ یُشَبِّبُ بِلَیْلٰی بِنْتِ الْجُوْدِیِّ فِیْ شِعْرِہٖ: وہ اپنے شعروں میں لیلیٰ جودی کی بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خط و خال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے)۔

اِنَّھَا دَعَتْ بِمِرْکَنٍ وَشَبٍّ یَمَانٍ: انہوں نے ایک کونڈا اور پھٹکری منگوائی۔

فَشَبَّبَ: انہوں نے تشبیب کی۔

اَنْ تَشِبُّوْا وَلَا تَھْرَمُوْا: تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو۔

اَشَبُّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدُھُمْ: سب لوگوں

؏ ایک شہر کا نام ہے ملک فارس میں ۱۲

Marfat.com

میں کم سن اور طاقتور۔

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ : میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط، اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں، مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر بیٹھوں۔

وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ : ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے۔

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ : اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی. بروزن فَعَالٌ اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے. مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)۔

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ : امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے۔

یَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ فِیْهِ اثْنَتَانِ : آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں۔ (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)۔

اِبْنُ ثَلٰثِیْنَ سَنَةً یُسَمّٰی شَابًّا : تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اس کے بعد کہل ہے ساٹھ تک پھر شیخ ہے اسّی تک پھر ہرم ہے موت تک۔

شِبِتٌّ : سویا۔

شَبَثٌ : لٹکنا متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے۔

شَبَاثٌ : دوزخ کا آنکڑا جیسے شَبُوْثٌ ہے۔

شِبِثٌّ : ایک بھاجی ہے۔

شَبَثٌ : مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں۔ (کنکھجائی)۔

اَلزُّبَیْرُ ضَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ : (حضرت عمر نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بد خلق پیچھے پڑ جانے والے۔

شُبَیْثٌ : ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَةُ شُبَیْثٍ منسوب ہے۔

شَنْبَثَةٌ : علاقہ۔

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِیٍّ : شبث بن ربعی کی مسجد یہ ایک تابعی ہیں. مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسینؑ کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)۔

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَنْبِئْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ : (اسلام کے مسائل بہت ہو گئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان اس کی یاد سے تازہ رکھ۔

شَبَجٌ : اونچا دروازہ، شَبَجَةٌ اس کا مفرد۔

اَشْبَجَ الْبَابَ : دروازہ پھیر دیا۔

شَبْحٌ : چیرنا، میخیں لگا کر کھینچنا، پھیلانا، مشابہ ہونا، دراز ہونا۔

شَبَحٌ : اونچا دروازہ، جسم، بدن۔

شَبَاحَةٌ : چوڑا ہونا۔

تَشْبِیْحٌ : چوڑا کرنا، ایک کو دو دیکھنا، بوڑھا ہو کر۔

كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَیْنِ : آنحضرتؐ کی باہیں لمبی یا چوڑی تھیں، ایک روایت میں شَبَحَ الذِّرَاعَیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

شَبْحٌ یا شَبَحٌ : جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ ہے۔

شَبْحَانُ : لمبا۔

Marfat.com

شَبْحَةً: ایک بار اصل میں شَبْحٌ کے معنی میخیں گاڑ کر کسی چیز کا کھینچنا جیسے چمڑا یا رسی عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَبَحْتُ الْعُوْدَ: میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے۔

شَبَحَ الدَّاعِیْ: دعا کرنے والے نے (دعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُبِحَ فِی الرَّمْضَاءِ: حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا اُن سے کہتا تھا اسلام سے پھر جا وہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا، وہ احد احد کہکر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا حضرت ابوبکرؓ نے اپنا بیش قیمت غلام دے کر اُن کو خرید لیا اور خریدنے کے بعد آزاد کر دیا خاک پڑے اُن بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)۔

خُذُوْهُ فَاشْبَحُوْهُ: (دجال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَشُجُّوْهُ ہے یعنے اسکے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو۔

فَنَزَعَ سَقْفَ بَیْتِیْ شَبْحَةً شَبْحَةً، اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کرکے کھول ڈالی۔

خَلَقَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَهٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِیَّةٌ بَلْ اَرْوَاحٌ: اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں، میں نے عرض کیا نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور الٰہی کا ایک سایہ یعنے نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں۔

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰی عَلَی الْعَرْشِ اَشْبَاحًا یَلْمَعُ نُوْرُهَا فَسَاَلَ اللّٰهَ عَنْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّهَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَفَاطِمَةَ: حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ تعالےٰ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیر المومنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)

لَا یُجَرَّدُ فِیْ حَدٍّ وَّلَا یُشْبَحُ: کسی حد شرعی سزا) میں آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹکٹکی میں باندھ کر لمبا کرکے بید لگاتے ہیں)

شِبْدِعٌ یا شِبْدَعٌ: بچھو، زبان، آفت۔

مَنْ عَضَّ عَلٰی شِبْدِعِهٖ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ: جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے، خاموش رہے، بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں۔ کفر، غیبت، تہمت، جھوٹ

Marfat.com

کالی گلوچ، چغلخوری وغیرہ۔
شَبْرٌ: بالشت سے ماپنا، دینا۔
شَبَرٌ: اترانا۔
تَشْبِیْرٌ: اندازہ کرنا، تعظیم کرنا۔
اِشْبَارٌ: دینا۔
تَشَبُّرٌ: بڑا ہونا، بزرگ ہونا۔
تَشَابُرٌ: ایک بالشت کے فاصلہ پر آجانا۔
شَبْرٌ: عطیہ، بھلائی، انجیل شریف، اجسام، قوی قربانی۔

جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَ بَارَكَ فِیْ شَبْرِكُمَا: اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندگی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شبر عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنے مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)

نَهٰی عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ: آنحضرتؐ نے نر اونٹ کے مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن عسب الفحل یعنے نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)۔

اِنْ سَاَلَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَاْتَ تَطُلُّهَا: (یحییٰ بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اجرت مانگے تو تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے۔ (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)۔

ذُكِرَ لَهُ الشَّبُّوْرُ: آنحضرتؐ سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنے نماز کے لئے بلانے کو اذان کے بدل شبور قنع کو کہتے ہیں یعنے نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)۔

شِبْرٌ: بالشت، اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے۔
شَبَّرٌ اور شَبِیْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا۔ ا[مام] حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں۔

دُعَاءُ الشَّبُّوْرِ: ایک دعا ہے جو حضرت یوش[ع] نے عمالقہ پر چڑھائی کرنے کے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی۔ یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے۔ امام جعف[ر] صادقؑ نے فرمایا اس کو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقو[ں] سے اس کو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی۔

شَبْرَذَةٌ: جلدی چلنا، دوڑنا۔
شَبْرَذٰی: تیز دوڑنے والا اونٹ۔
شَبْرَذَاءُ: (اس کا مونث ہے)
شَبْرَقَةٌ: دوڑنا، کاٹنا، نوچنا، پھاڑنا۔
ثَوْبٌ شَبَارِقُ یا شُبَارِقُ: کٹا ہوا کپڑ[ا]
شَبَارِق: جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھو[ٹے] ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں۔
شِبْرِق، ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا بچہ۔

لَا بَأْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِیْسِ مَالَمْ تَنْزِعْهُ مِنْ اَصْلِهٖ: حرم کی زمین میں شبرق او[ر] چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں ج[ب] تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے ان کو نہ کھودے۔ اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں) نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)۔

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ اَخْمَصَ رِجْلِهٖ شِبْرِقَةٌ فَهَلَكَ: عاص بن وائل (جو آنحضرتؐ اور قرآن پر ٹھٹے مارتا) اس

Marfat.com

مَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ: جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کر کے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرنے کا اگر گنج قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ کی طمع کرے گا۔

لَا اَشْبَعَ اللّٰہُ بَطْنَہٗ یا بَطْنَکَ: (آنحضرتؐ نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے۔

اِنَّ زَمْزَمَ کَانَ یُقَالُ لَھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ شُبَاعَۃُ: زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے۔ (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)۔

لَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ: عالم لوگ اس سے (یعنے قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بتازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)۔

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰی فَتَحْنَا خَیْبَرَ: پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی اللہ تعالٰے نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل وکرم ہے۔ وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے۔ آنحضرتؐ کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہراؓ تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹنا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالٰے نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے تھے۔ اللّٰھم احشرنا مع محمد وآل محمد)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّاْدُوْمٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ: حضرت محمدؐ کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کی)۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَاَحَدُھُمَا تَمْرٌ: حضرت محمدؐ کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن پیہم کبھی شکم سیر نہیں ہوتے، ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کی۔

یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لِیَشْبَعَ بَطْنِہٖ: وہ (یعنے ابوہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرتؐ سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے صحابہ کی طرح بیو پار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بیفکر ہو گئے۔ بے فکری کے ساتھ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سنیں اور روایت کیں بعضوں نے لِشِبَعِ بَطْنِہٖ روایت کیا ہے یعنے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے یعنے اس امید سے کہ آپ کے پاس رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جا کر کھا لیں گے۔ بعضوں نے لِشِبْعِ بَطْنِہٖ روایت کیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شِبْعٌ بہ سکون بار وہ کھانا جس سے سیر ہو اور شِبَعٌ بہ فتحۂ بار مصدر ہے یعنے سیر ہونا)۔

یَا بْنَ اٰدَمَ لَا یُشْبِعُكَ شَيْءٌ: اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہو سکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہوگا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہوگی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہوگی۔ بعضوں نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جانے کی، قناعت تجھ میں کبھی نہ ہوگی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)۔

بِاَبِیْ مَنْ لَّمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ: قسم میرے باپ کی جو شخص جَو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہوگا اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جَو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)۔

یَا بْنَ اٰدَمَ لَا یُشْبِعُ بَطْنَكَ شَیْءٌ: آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی

اَلَا رَجُلٌ شَبْعَانُ، دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا، حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب اخبار الشیطان ہے۔ ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمداً تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے۔)

شَبَقٌ: شہوت کا غلبہ مارنا۔

شَبِقٌ: بڑا شہوتی۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَّطِئَ قَبْلَ الْاِفَاضَةِ شَبَقٌ شَدِیْدٌ: ابن عباسؓ نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لئے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہو جائے)۔

مَنِ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ اِذَا اَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْیَاْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا جب عورت کا حیض بند ہو جائے، خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ

دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے۔
مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اس کا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کر لے۔ ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے صرف ابو حنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنے دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کرے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے۔

وَالِاشْتِبَاقُ اِلَی الْمُرْسَلِیْنَ: پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق۔

شَبْكٌ: ملا دینا، ایک میں ایک گھسیڑ دینا، مل جانا۔

تَشْبِیْكٌ: ملانا، ایک میں ایک ڈالنا۔

شَبَكَةٌ اور شُبَّاكٌ: صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں۔

اِذَا مَضٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ: جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز میں تشبیک منع ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَکَتِ النُّجُوْمُ: جب تارے گھن گئے، خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَۃٌ مُشْتَبِکَۃٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)۔

وَقَعَتْ یَدُ بَعِیْرِہٖ فِیْ شَبَکَۃِ جُرْذَانٍ: ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَکَۃً عَلٰی ظَھْرِ جَلَالٍ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْقِنِیْ شَبَکَۃً: بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک رستے کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المؤمنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دیدیجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِیْنَ لَھُمْ نَعَمٌ بِشَبَکَۃِ جَرْجٍ: جن لوگوں کے شبکہ جرج میں جانور ہیں (شبکہ جرج ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّكْ اَصَابِعَكَ: اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَکَتْہُ الرِّیْحُ: ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شُبُوْلٌ: عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِشْبَالٌ: عنایت اور مہربانی کرنا، مدد کرنا، عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا، دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِلٌ: شیر گنے دانتوں والا، جو بچہ ناز و نعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ: شیر کا بچہ اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آئی ہے)۔

مُشْبِلٌ: وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو کر

Marfat.com

...کے ساتھ چلنے لگا ہو۔
مَکَانٌ مَشْبُوْلٌ: جس جگہ شیر کے بچے
...ت ہوں۔
اِشْبِیْلَۃ: ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں۔
بَارِکْ فِیْ شِبْلَیْھِمَا: ان کے دونوں شیر
...وں میں برکت دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ اور
...رت علی کو نکاح کے وقت دعا دی۔ آپ کو اللہ تعالے
...نے بتلا دیا ہوگا کہ شیر خدا کے دو شیر بچے (شہزادے)
...ا ہوں گے یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
...شبل ان کو اس لئے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت
...ی کے فرزند تھے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری
...اور سپاہگری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)۔
اَکْرَمْتُکَ بِشِبْلَیْکَ وَ سِبْطَیْکَ: میں
...نے تجھ پر احسان کیا تجھے دو شیر بچے دو نواسے
...دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام)۔
...شْبِیْمٌ: شِبَام لگانا (یعنے ایک آڑی لکڑی جو
...ی کے منہ پر لگا دیتے ہیں تاکہ وہ اپنی ماں کا دودھ
...نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)۔
شَبَمٌ: سردی۔
خَیْرُ الْمَاءِ الشَّبِمُ: بہتر پانی وہ ہے جو
...سرد ہو۔
فَدَخَلَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
...عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاۃٍ شَبِمَۃٍ: آنحضرت حضر...
...کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف
...لے گئے۔
شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ
...صَافٍ بِاَبْطَحَ اَضْحٰی وَھُوَ مَشْمُوْلٌ: اس
...سرد پانی نالہ کے فراز کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو
...صاف ہے پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا لینے

شمالی ہوا لگی ہو۔
شِبَامٌ: بہ کسرۂ شین، عرب کا ایک قبیلہ ہے۔
مَرَّ عَلِیٌّ بِالشِّبَامِیِّیْنَ فَسَمِعَ بُکَاءً:
حضرت علی شبام کے لوگوں پر گذرے تو رونے
کی آواز سنی۔
شَبْنٌ: نزدیک ہونا۔
شَابِنٌ: خوب رُو، موٹا تازہ لڑکا۔
شَبَارِنِیٌّ: سُرخ رو، سُرخ مونچھ والا۔
شَبِیْنٌ یا اِشْبِیْنٌ: دلہن کی خدمت
کرنے والی عورت
شِبْہٌ یا شَبَہٌ: مثل، مانند، مشابہ۔
شَبَہٌ: زرد تانبا یعنے پیتل (برنج) جیسے
شِبْہٌ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے، اس کا
پھول لطیف اور سُرخ ہوتا ہے۔
شِبْھَانٌ اور شَبَھَانٌ: پیتل۔
شُبْھَۃٌ: اشتباہ اور شک، مثل اور مشابہ۔
شَبِیْہٌ: مشابہ۔
تَشْبِیْہٌ: مشابہت دینا، مشابہت کرنا، ملتبس کرنا
اِشْتِبَاہٌ اور مُشَابَھَۃٌ: مشابہ ہونا، مماثل ہونا
اٰمِنُوْا بِمُتَشَابِھِہٖ وَاعْمَلُوْا بِمُحْکَمِہٖ
قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی
سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الم حم وغیرہ
یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور
صفاتِ باری تعالےٰ کہ ان کا لغوی معنے تو معلوم ہے
مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہو سکتی) اور جو آیتیں
محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر
عمل کرو۔
تُشْبِہُ مُقْبِلَۃً وَّ تُبَیِّنُ مُدْبِرَۃً،
فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں

Marfat.com

کو حق اور سچ بات کی طرح معلوم ہوتی ہے پھر جب بیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذرجاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ غلط اور باطل تھی اور جن لوگوں نے اس کو اختیار کیا تھا وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابیؓ نے فرمایا جو آنحضرت کے رازدار تھے)۔

نَهٰى اَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَاِنَّ اللَّبَنَ يَتَشَبَّهُ: آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بدخلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا انّا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے، دودھ کا اثر بچہ میں آجاتا ہے اسی لئے انّا خوش خلق شریف، صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے)۔

اَللَّبَنُ يُشَبِّهُ عَلَيْهِ: دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)۔

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ: شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنے تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنے حاملہ اونٹنیاں۔ (شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ آدمی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مرجائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے، اتفاق سے وہ مرجائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مرجاتا ہے یا پانی میں ڈبا دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازم ہوگی)۔

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ: صحیح بنو المطلب ہے نہ کہ بنو عبد المطلب کیونکہ عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تھے تو ہاشم کی اولاد میں عبد المطلب کی اولاد بھی آگئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے۔

وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ: (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (ان میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام) تو تقویٰ اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بھی بچا رہے۔ مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعتِ اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام

Marfat.com

کلام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہیے)۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی میں کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے کہ مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کا سا، یا صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہننا حرام ہوگا اور جو مشابہت کی نیت نہ ہو تب وہ لباس حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی کردھنا پارسیوں کا، ٹوپی انگریزوں کی، صلیب نصاریٰ کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ، شوز، کوٹ، پتلون، قمیص، نکٹائی وغیرہ اُن کے پہننے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے بلکہ بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر قشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ۔ امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرتؐ کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھے۔

بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حضرت ابوبکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرتؐ کے مشابہ ہیں (علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ علی ہنس رہے تھے بعضوں نے کہا بِاَبِیْ کے معنی باپ کی قسم)۔

لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ یا لَيْسَ شَبِيْهٌ لِعَلِيٍّ علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ ایک پیتل کی انگوٹھی۔

فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ یا الشَّبَهُ۔ اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِهٖ۔ میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرتؐ سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنے میری نماز آپ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے)۔

فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَيْهِمْ۔ ان کو اشتباہ ہوگیا۔

لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ۔ کیونکہ آپ نے اس بچہ کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔ مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوْرٌ مِّنْ شَبَهٍ۔ پیتل کا ایک کڑا (کونڈا)۔

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہوجائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ۔ جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز میں) اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ باتوں میں پڑ جائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلا

Marfat.com

خوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہوگیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

باب الشین مع التاء

شَتَّ ۔ یا شَتَاتٌ یا شَتِیۡتٌ ۔ دور کرنا، جدا کرنا، دور ہونا، جدا ہونا، متفرق ہونا۔

تَشۡتِیۡتٌ اور اِشۡتَاتٌ ۔ جدا کرنا۔

تَشَتُّتٌ ۔ پریشان ہونا، متفرق ہونا۔

شَتَاتَ شَتَاتَ ۔ جدا جدا، الگ الگ۔

شَتَّانَ ۔ اسم فعل ہے یعنے دور ہونا۔

یَهۡلِكُوۡنَ مَهۡلَكًا وَّاحِدًا وَّیَصۡدُرُوۡنَ مَصَادِرَ شَتّٰی ۔ سب ایک بارگی ہلاک ہوجائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّ الۡاَمۡرُ شَتًّا وَّشَتَاتًا اور اَمۡرٌ شَتٌّ شَتِیۡتٌ ۔ یہ کام مختلف فیہ ہے۔

قَوۡمٌ شَتّٰی ۔ مختلف لوگ۔

وَاُمَّهَاتُهُمۡ شَتّٰی ۔ (پیغمبروں کی مائیں الگ الگ ہیں، یعنے دین تو سب کا ایک ہے توحید الہٰی اور اصول عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا نقلاً عن الاصمعی:۔

شَتَّانَ مَا هُمَا یا شَتَّانَ بَیۡنَهُمَا کہیں گے پر شتان ما بینہما فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَتَّانَ مَا بَیۡنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی[1] خطبہ شقشقیہ میں حضرت علی نے اعشیٰ کی یہ بیت نقل کی:

شَتَّانَ مَا یَوۡمِیۡ عَلٰی كُوۡرِهَا وَیَوۡمُ حَیَّانَ اَخِیۡ جَابِرٍ ۔ یعنے میرے اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن میں جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنے وہ دن پریشانی اور حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط و کامرانی کا، مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکریں اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتۡرٌ ۔ کاٹنا، لٹنا، زخمی کرنا۔

شَتَرٌ ۔ کٹ جانا۔

شِتِّیۡرٌ ۔ بدخلق، کثیر العیوب۔

لَوۡ قَدَرۡتُ عَلَیۡهِمَا لَشَتَّرۡتُ بِهِمَا ۔ اگر میں ان پر قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (برا بھلا کہتا) یہ شتار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبُعُ الدِّیَةِ ۔ پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شَتَرٌ کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔

مَالِكُ الۡاَشۡتَرُ ۔ حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لئے مصر کو روانہ کیا تھا۔

قَرِیۡبٌ مَفَرُّ ابۡنِ الشَّتۡرَاءِ ۔ شترا کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا۔ ابن شترا ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لئے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ

---

[1] ثریا ستارے اور تحت الثریٰ میں کتنا فرق ہے ۱۲

Marfat.com

جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں ایک بارگی آگرتا)۔

شَتْمٌ یا مَشْتَمَةٌ یا مَشْتُمَةٌ۔ گالی دینا، برا کہنا۔

شَتِيمَةٌ۔ گالی۔

مُشَاتَمَةٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوج کرنا۔

شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ۔ آدمزاد نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)

فَإِنِ امْرَأٌ شَاتَمَهُ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوج کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔

مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ وَالِدَيْهِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ (لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دیگا، فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا وہ کہے تیرا باپ زانی ہے۔ اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف یا احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اُف کہنا منع ہے۔ احمق اور بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔

كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح سے مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جن کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُذَمَّم یعنے ہجو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی: مُذَمَّمًا قَلَيْنَا وَدِيْنَهُ آبَيْنَا وَأَمْرَهُ عَصَيْنَا۔ یعنے مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔

شَتْنٌ۔ بننا، مضبوط کرنا۔

شَتُونٌ۔ نرم۔

شَتْنُ الْكَفِّ۔ بمعنی شَثْنُ الْكَفِّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

شَتَانٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرتؐ رات کو اس پر رہے تھے۔ پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

شَتْوٌ۔ جاڑے میں رہنا۔

شَتَا فُلَانٌ۔ جاڑے میں پہنچا۔

شَتَا الْقَوْمُ۔ جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی۔

شُتِيَ الْقَوْمُ۔ ان کو جاڑا مار گیا۔

تَشْتِيَةٌ اور تَشَتِّي۔ جاڑے میں اقامت کرنا

شَاتِي۔ سرد جاڑے کا دن۔

غَدَاةٌ شَاتِيَةٌ۔ سردی کی صبح۔

وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُشْتِيْنَ۔ اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مُشْتِي تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مُرْبِعٌ جو ربیع میں داخل ہو اور مُصِيفٌ جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں

Marfat.com

میں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِیْنَ ہے سَنَۃٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ غَنِیْمَۃٌ بَارِدَۃٌ۔ جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)۔

یُشْتِیْنِیْ۔ جاڑے میں مجھ کو کافی ہے۔

شِتَاءٌ۔ جاڑے کا موسم (جو ۱۵ نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنے جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)۔

کَافَاتُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنے کیس اور کِن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کُس ناعم اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لئے)۔

شَثٌّ۔ ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو لوٹ کر قبہ کی طرح رہ گیا ہو۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِشَاۃٍ مَیْتَۃٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِھَا اَلَیْسَ فِی الشَّثِّ وَالْقَرَظِ مَا یُطَھِّرُہٗ۔ آنحضرتؐ ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا کیا شث اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ شث ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اگتا ہے۔ اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شث بثائی مثلثہ روایت کیا ہو۔ ازہری نے کہا صحیح شَب ہے بائی موحدہ سے اور وہ ایک

معدنی چیز ہے یعنے پھٹکری بعضوں نے غلطی سے اس کو شث کر دیا ہے اور شث ایک تلخ مزے کا درخت ہے۔ معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں۔ امام شافعی نے کتاب الام میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت ہر ایک چیز سے ہو سکتی ہے جس سے عرب لوگ دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب۔

یَکُوْنُ بَیْنَ شَثٍّ وَّ طُبَّاقٍ (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شث اور طباق کے درمیان ہے۔ (طُبَّاق۔ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اُن ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شث اور طباق پیدا ہوتے ہیں)۔

شَثْنٌ یا شُثُوْنَۃٌ۔ سخت ہونا، موٹا ہونا۔

شَثَنٌ۔ غلیظ ہونا۔

شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ۔ آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پُرگوشت تھے۔ بعضوں نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے۔ اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پُرگوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی۔ بعضوں نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالےٰ نے رکھی تھیں

Marfat.com

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اسکے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔

شَثِنَتِ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں موٹی اور پُر گوشت اور سخت ہوگئیں۔

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ۔ ہلاکت، موت۔

شُجُوْبٌ۔ ہلاکت، رنج۔

شَجْبٌ۔ ہلاک کرنا، رنج دینا، مشغول کرنا، کھینچنا، ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہوجائے پھر وہ چل نہ سکے۔

تَشَجُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا۔

تَشَاجُبٌ۔ رل جانا، ایک میں ایک گھس جانا۔

شِجَابٌ۔ گھڑونچی۔

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْہُ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ۔ آنحضرتؐ ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔

شَجْبٌ۔ وہ مشک جو پرانی ہوگئی ہو اس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں۔

سِقَاءٌ شَاجِبٌ۔ سوکھی خراب مشک (یہ شجب بمعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور اَشْجَابٌ آئی ہے)۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ کُلِّ بِئْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ۔ ہر کنوئیں سے تین مشکیں بھریں۔

کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ فِیْ اَشْجَابِہٖ۔ ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے لئے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔

اَلْمَجَالِسُ ثَلٰثَۃٌ فَسَالِمٌ وَغَانِمٌ وَ۔

شَاجِبٌ۔ صحبت میں بیٹھنے والے (یار لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الٰہی کیا دین کا علم سکھایا، اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افترا فحش گوئی گالی گلوج میں مبتلا ہوا)۔

وَثَوْبُہٗ عَلَی الْمِشْجَبِ (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے۔

مِشْجَب اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑونچی کی طرح بنائیں ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لئے اس پر لٹکاتے ہیں۔

شَجٌّ۔ زخمی کرنا، توڑنا، چیرنا جیسے تَشْجِیْجٌ ہے مُشَاجَۃٌ اور شِجَاجٌ۔ ایک کو ایک زخمی کرنا۔

شَجَّۃٌ۔ سر کا زخم۔

اَشَجُّ۔ جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔

شَجَّکِ اَوْ فَلَّکِ اَوْ جَمَعَ کُلًّا لَّکِ۔ تیرا سر زخمی کرے یا دوسرا کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شَجٌّ سر سے خاص تھا یعنی سر پر مارنا، اس کو زخمی کرنا، توڑنا چیرنا پھر دوسرے اعضا کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔

شِجَاجٌ شَجَّۃٌ کی جمع ہے یعنے سر کے زخموں کا بیان

Marfat.com

فَشَجَّهٗ فِیْ رَأْسِہٖ۔ اس کے سر پر زخم لگایا۔

فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَجَّتْ فَبَالَتْ: انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا خطابی نے یوں روایت کیا ــــ فَشَجَّتْ: یعنے اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لئے یہ فَشَجَّ سے نکلا ہے تو فا اصلی ہوگی۔

اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَكَانَ يَشُجُّ عَلَيَّ مِسْكًا۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا۔ میں نے نبوت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے مونڈھے پر تھی چھپکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آرہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا یہ شَجَّ الشَّرَابَ سے ماخوذ ہے یعنے شراب کو پانی کے ساتھ ملایا۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِيَةٍ (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شَبَمٌ میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے مزاو کا ملا دیا گیا ہے۔

شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٌ قَفْطًا۔ یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں۔

شَجْرٌ۔ باندھ دینا، ہٹانا، روکنا، دھکیلنا، کھولنا، ستون لگانا، مشجر پر ڈال دینا، کونچنا۔

شُجُوْرٌ۔ جھگڑا کرنا، اختلاف کرنا۔

شَجَرٌ۔ درخت۔

مُشَاجَرَةٌ۔ درخت چرانا، جھگڑا کرنا، نزاع کرنا۔

اِشْجَارٌ۔ درخت اگانا۔

تَشَاجُرٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا، اختلاف کرنا۔

اِشْتِجَارٌ: ٹھڈی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا آگے بڑھ جانا، جدا ہونا۔

اِیَّاكُمْ وَمَا شَجَرَ بَيْنَ اَصْحَابِيْ۔ میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو برا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)۔

يَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں۔ (بعضوں نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)۔

كُنْتُ اٰخِذًا بِحِكَامِ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى فَتَحَتْ فَاهَا۔ میں آنحضرتؐ کے خچر کی لگام پکڑے تھا میں ا کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لئے یہاں تک ک اس نے مونہہ کھول دیا۔ (یہ حضرت عباس کا قول ہ

وَالْعَبَّاسُ يَشْتَجِرُهَا يَا يَشْتَجِرُهَا بِلِجَا حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے ت (اس کو روکنے لئے) نہایہ میں ہے کہ شَجْرٌ کہتے ہیں م کے اس مقام کو جو کھلتا ہے۔ بعضوں نے کہا ٹھڈ

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ شَجْرِيْ وَنَحْرِيْ۔ آنحضرتؐ نے میرے م اور ونگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی

فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا اَوْ يُسْقُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا۔ جب اس کو کھلا یا پلانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھو

Marfat.com

ایک روایت میں شَحَوْا فَاهَا ہے یعنے اس کا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کرلے اور کھانا پانی اندر نہ جاسکے۔

تَفَقَّدْ فِیْ طَهَارَتِكَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاكِلَ وَالشَّجَرَ۔ طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور ٹھڈی کے بیچ میں ہوتا ہے)۔

فَشَجَرْنَاهُمْ بِالرِّمَاحِ ہم نے ان کو برچھوں سے کونچ ڈالا۔

فِیْ شِجَارٍ لَهٗ۔ ایک کھلے ہودے میں شجار اور مَشْجَر چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)۔

اَلصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ بیت المقدس کا صخرہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں (بعضوں نے کہا شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی (یعنی حدیبیہ میں کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)۔

حَتّٰی كُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہوگیا۔

شَجْرَاءُ۔ جھنڈ درخت جیسے قَصْبَاءُ بانس بن۔

وَنَأَى بِیَ الشَّجَرَ۔ درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہوگئی۔

قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ۔ جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم تو آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنے سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کردیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لئے نکال دیں)۔

وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے۔

وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ۔ لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کونچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)۔

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ جو شخص اس درخت میں سے یعنے لہسن میں سے کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آگئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو ۔ میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگرٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اسکے منہ سے بو آرہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہئے غرض جس بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لئے اور عیدگاہ اور علم اور وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں)

Marfat.com

وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ھ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لئے میں نے بمبئی پہنچتے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو اس کی عادت تھی مگر حق تعالے کی قدرت اور اسکے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمایئے کہ مطلقاً مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کمبخت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلیف چھڑا دی)۔

فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ أَوْلَى۔ اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولی ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کے ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی۔

أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ۔ وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرتؐ کے ساتھ ہو کر لڑ کر مر جانے کے لئے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں ......

...... أَصْحَابُ السَّمُرَةِ۔ ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا۔

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ۔ جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے یعنے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا ابو حفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن تو حضرت عمر نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمر پر۔ حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور نہ کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے ہیں۔

اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَعُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَثَمَرُهَا أَوْلَادُهَا وَأَغْصَانُهَا وَأَوْرَاقُهَا شِيْعَتُهَا (امام محمد باقرؒ نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اس کی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں۔

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ۔ قَالَ الْبَاقِرُ هُمْ بَنُوْ أُمَيَّةَ۔ شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقرؒ نے فرمایا۔

فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ أَيْ فِيْمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْخَمْسَةُ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمُ الْأَوَّلُ وَالثَّانِيْ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ حَيْثُ قَالُوْا إِنْ أَمَاتَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا لَا نَرُدُّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن جراح اور عبدالرحمان

Marfat.com

[بن] عوف اور سالم مولیٰ حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ [اگر] اللہ تعالےٰ حضرت محمد کو اٹھالے تو ہم یہ امر یعنے خلافت [بن]ی ہاشم کو نہیں دیں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے [بھ]لا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقتدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم [کو نہ] دیں خصوصاً سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے [غ]لام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے [و]ہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہو سکتے [تھ]ے آنحضرتؐ کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی [ا]ن کو نہ ابوبکر سے کچھ غرض تھی نہ عمر سے اگر آنحضرت صراحت [ف]رما گئے ہوتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہیں تو قیامت تک [ی]ہ لوگ ابوبکر صدیق کو قبول نہ کرتے۔ اللہ کی پناہ ایسے [ج]ھوٹ اور افترا سے۔ یہ پانچوں شخص آنحضرتؐ کے [جا]ں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں [س]رزد ہو سکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو [بن]ی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم [ن]ہیں ہوتی البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک [ط]رح قیاس میں بھی آتا۔ افسوس ہے کہ حضرات [ا]مامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دوراز [ق]یاس ہوتی ہیں.... اَصْلَحَهُمُ اللهُ تَعَالیٰ۔

[شَ]جُعَ۔ بہادری میں غالب آنا۔

شَجَاعَةٌ بہادری، دلیری۔

تَشْجِيْعٌ۔ بہادر کرنا۔ کسی کا دل مضبوط کرنا۔ بہادر کہنا۔

تَشَجُّعٌ۔ بہادر ہونا۔

شُجَاعٌ بحرکات ثلثہ در شین، بہادر۔

يَجِيْئُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا [ا]َقْرَعَ۔ ان میں سے اس شخص کا خزانہ (جس کی وہ [ز]کوٰۃ نہ دیتا ہو) قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی [ش]کل بن کر آئے گا۔ (شجاع نر سانپ۔ بعضوں نے کہا

سانپ نر ہو یا مادہ)۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَلِيْفُهَا اَشَاجِعَ تَنْهَشُهٗ۔ قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بناکر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی)۔

اَشَاجِعُ جمع ہے اَشْجَعٌ کی بمعنی نر سانپ۔ بعضوں نے کہا اَشْجِعَةٌ کی جمع ہے وہ شُجَاعٌ کی جمع ہے بمعنی سانپ۔

عَارِيُ الاَشَاجِعِ۔ انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے۔ آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پُر گوشت نہ تھیں)۔

شَجْنٌ۔ روک لینا، رنجیدہ کرنا۔

شَجَنٌ اور شُجُوْنٌ رنجیدہ ہونا۔

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے (یعنے رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں)

اَلْحَدِيْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ۔ بات میں بہت شاخیں ہیں یعنے بات سے بات نکلتی ہے (یہ ایک مثل ہے عرب کی)۔

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لئے ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہئے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہئے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے وہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آگئے اولاد، ماں باپ، بھائی، بہنیں، خالہ پھوپھی، چچا، دادا، نانا، ماموں۔ بعضوں نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل

Marfat.com

ہیں جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں)۔
تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شَجْنٌ۔ مجھ کو
ایک زوردار اونٹنی جس کے اعضا جڑے ہوتے ہیں
(یعنی ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے
(یعنی مسافت طے کرا رہی ہے)۔
مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ۔ مجھ کو تمہارے
سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا
ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت علی اور
حسنین علیہم السلام سے کہا)۔
شَجْوٌ۔ رنج دینا خوش کرنا، اختلاف ہونا۔
شَجِیٌ۔ رنج۔
اِشْجَاءٌ۔ رنجیدہ کرنا۔
شَجِیُّ النَّشِیْجِ۔ ان کی آواز رنج دینے والی تھی۔
(یہ حضرت عائشہؓ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی، آپ
کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ
سنکر رو دیتے)۔
اِنَّ رُفْقَةً مَاتَتْ بِالشَّجِیِّ۔ کچھ رفیق شجی میں مرگئے
(شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)۔
اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَةٍ۔ جب تو کسی
اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے۔
فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَفِی الْحَلْقِ
شَجًی۔ میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا
(کوڑا) اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنی بطور قہر درویش
برجان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)۔
کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ
یُقَالُ لَهُ الشَّجَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس
کو شجاء کہتے تھے (کذا فی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے،
اس گھوڑے کا نام سحا تھا حائے حطی سے جس کا ذکر
آگے آئے گا)۔

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ۔ پھاوڑے سے زمین چھیلنا۔
شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَةٌ۔ رنگ بدل جانا، یا بھو
یا بیماری یا سفر کی وجہ سے۔
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلیٰ
اَشْعَثَ شَاحِبٍ۔ جس کو میری طرف دیکھنا بھلا
اس کو چاہئے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہو
کو دیکھے۔
رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
شَاحِبًا شَاکِیًا۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا آنحضرتؐ
نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا۔
یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ
شَاحِبًا۔ کافر کا شیطان (جو اسکے ساتھ رہتا
مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اسکو رنگ
بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان) پاتا ہے)۔
لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا۔ تو جب کبھی
مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا
پائے گا (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا
کم خوراکی اور عبادت اور ریاضت اور خوف عاقبت
کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)۔
شُخْبٌ۔ دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت
نکلتی ہے (کذا فی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب
مجمع کی دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خائے مع
سے نہ کہ حائے حطی سے)۔
شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ۔ ہمارے گروہ وا
وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے۔
شَحْثٌ۔ تیز کرنا۔
شَحِیْثٌ۔ ایک سریانی لفظ ہے عرب لوگ

Marfat.com

گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں۔

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ فَاشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ۔ چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کرے بعضوں نے کہا صحیح فَاشْحَذِيهَا ہے۔

شُحَاجٌ یا شَحِيجٌ یا شَحَجَانٌ۔ خچر یا گدھے کا آواز کرنا بعضوں نے کہا کوے کا بھی بعضوں نے کہا مطلق بلند آواز کرنا۔

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى قَاصًّا صَيَّاحًا فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ شَحَّاجٍ۔ عبداللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خواں کو دیکھا (جو سچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلّا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلّانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ)۔

شُحٌّ یا شَحٌّ یا شِحٌّ۔ بخیلی، حرص، لالچ۔

مُشَاحَّةٌ۔ مناقشہ، جھگڑا۔

تَشَاحَّ الْقَوْمُ۔ ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے، اس کی حرص کی۔

شَحَاحٌ۔ بخیل۔

مَاءٌ شَحَاحٌ۔ اُتھلا پانی جو گہرا نہ ہو۔

زَنْدٌ شَحَاحٌ۔ کند چقمری جس میں سے آگ نہ نکلے۔

إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ۔ بخیلی سے بچے رہو (بعضوں نے کہا شُحّ سخت بخیلی، بعضوں نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ بعضوں نے کہا بخیلی یہ ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شُحّ یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی مثلاً مانگنے پر کوئی چیز نہ دے)۔

بَرِيءٌ مِنَ الشُّحِّ مَنْ أَدَّى الزَّكٰوةَ وَقَرَى الضَّيْفَ وَأَعْطَى فِي النَّائِبَةِ۔ جو شخص زکوٰۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ شُحّ سے پاک ہوا (اس کو شحیح نہیں کہیں گے)۔

أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ۔ تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آگئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات کرنے)۔

إِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ إِنِّي شَحِيحٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ شُحُّكَ لَا يَحْمِلُكَ عَلَى أَنْ تَأْخُذَ مَا لَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحِّكَ بَأْسٌ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسروں کا مال اُٹھا لے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا أُعْطِي مَا أَقْدِرُ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقِّهِ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر قادر ہوں اس کو نہیں دیتا (یعنی بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا جب ایسا لاچار ہو جاتا ہوں کہ بن خرچ کئے بن نہیں پڑتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شح یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے۔

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّكٰوةِ وَإِدْخَالُ الْحَرَامِ۔ شح یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)۔

وَيُلْقَى الشُّحُّ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)۔

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَجُبْنٌ۔ مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی۔

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا۔ لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے۔

اَلشُّحُّ أَنْ تَرَى الْقَلِيلَ سَرَفًا وَمَا أَنْفَقْتَ تَلَفًا۔ شح یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اسکو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے)۔ مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسروں کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کر لوں)۔

Marfat.com

حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا۔
شَحْذٌ۔ تیز کرنا، ہنکا دینا، تیز چلانا، پوست نکالنا، یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنے الحاح کے ساتھ۔
شَحَاذٌ۔ چرچڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے۔
..... شَحَاثٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
مِشْحَذٌ۔ سلی جس پر لوہا تیز کریں۔
مِشْحَاذٌ۔ پہاڑ کی چوٹی ٹیلہ، ہموار زمین۔
هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِيهَا۔ چھری لا اور اس کو تیز کرلے۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لئے تیز کرے۔
شَحْرٌ۔ منہ کھولنا۔
شَحَارٌ۔ کالی زمین دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے۔
شَخْرٌ۔ جماع کرنا۔
شَخَرٌ۔ ڈرنا، گھبرانا۔
شَخِيْرٌ۔ آواز بلند کرنا کاٹتے وقت۔
شَحْشَحٌ۔ بہت بولنے والا، بڑا مقرر، بلیغ، بہادر، غیرت مند۔
شَحْشَحَ الصُّرَدُ۔ بٹے نے آواز کی۔
شَحْشَحَ الطَّائِرُ۔ پرندہ جلدی سے اڑ گیا۔
شَحْشَاحٌ۔ حریص، ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا، غیرت مند۔
اِمْرَأَةٌ شَحْشَاحٌ۔ عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو۔
مُشَحْشِحٌ۔ قلیل الخیر۔
اِنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَّخْطُبُ فَقَالَ هٰذَا الْخَطِيْبُ الشَّحْشَحُ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے:
قَطَاةٌ شَحْشَحٌ۔ پرندہ جلد اڑنے والا۔
نَاقَةٌ شَحْشَحَةٌ۔ تیز رو اونٹنی۔
شَحَصٌ یا شَحِصٌ یا شَحْصَاءُ یا شَحَاصَةٌ یا شَحَصَةٌ۔ وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو یا جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر نہ کودا ہو اس کی جمع اَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شَحْصٌ اور شَحَصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے۔
شَحُوْصٌ۔ دبلی بکری۔
شَحْطٌ یا شَحَطٌ یا شُحُوْطٌ یا مَشْحَطٌ دور ہونا ذبح کرنا، اندازے سے بڑھ جانا، آگے نکل جانا، بھردینا، تکنا، ڈنک مارنا، پانی ملانا، کھینچنا، چوس لینا۔
تَشْحِيْطٌ۔ خون میں لٹانا، لتھیڑ دینا۔
شُحِطَ بِالدَّمِ۔ خون میں لتھڑ گیا اس میں لوٹنے لگا۔
وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهِ۔ وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)۔
يُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ يُعْتَقُ كُلُّهُ۔ جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہو گا۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَحَطَ فُلَانٌ السَّوْمَ فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا (بہت قیمت لگا دی) بعضوں نے کہا يُشْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی یہ شَحَطْتُ الْاِنَاءَ سے ماخوذ ہے یعنے میں نے برتن بھر دیا)۔
مَنْ جَلَسَ بَيْنَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ وَ الْاِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں

Marfat.com

پیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

شَحْمٌ۔ چربی، چربی کھلانا۔

شَحَمٌ۔ چربی دار ہونا جیسے شَحَامَةٌ ہے۔

تَشْحِیْمٌ۔ چربی کھلانا۔

شَاحِمٌ۔ چربی بیچنے والا جیسے شَحَّامٌ ہے اور لَحَّامٌ یعنے گوشت بیچنے والا۔

مَا کُلُّ بَیْضَاءَ شَحْمَةً وَلَا کُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً۔ ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ یَبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ۔ بعضے لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا۔

شَحْمَة۔ کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لئے چھید کرتے ہیں یعنی لو۔

اِنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَهَا: اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)۔

کُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ۔ انار کو اس کی چربی سمیت کھاؤ۔ (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑا دباغت سے صاف ہو جاتا ہے۔

لَحِیْمٌ شَحِیْمٌ۔ موٹا تازہ چربی دار۔

کَثِیْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ۔ ان کے پیٹ بڑے چربی دار ہوں گے۔

شَحْنٌ۔ بھر دینا، دور کرنا، ہانک دینا۔

شَحْنٌ۔ حسد کرنا۔

مُشَاحَنَةٌ۔ بغض رکھنا۔

اِشْحَانٌ۔ بھر دینا، نیام میں کرنا، نیام سے نکالنا تیاری کرنا، رونے کے لئے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور شَاحِنٌ: بھرا ہوا جیسے کَاتِمٌ اور مَکْتُوْمٌ چھپا ہوا۔

شَحْنَاءُ۔ عداوت، دشمنی۔

یَغْفِرُ اللّٰهُ لِکُلِّ عَبْدٍ مَّا خَلَا مُشْرِکًا اَوْ مُشَاحِنًا۔ اللہ تعالیٰ ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعتی ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہو جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

اِلَّا رَجُلًا کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ۔ مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنے ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

لَیَطَّلِعُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ اِلَّا لَهُمَا۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنے مشرکوں اور مشاحن کو)

وَلَیَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ۔ وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنے حضرت عیسیٰ جب قیامت کے قریب اتریں گے وجہ یہ ہوگی

کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا۔ بڑی عداوت دینی اختلافات سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)۔
شَحَنَتِ السَّفِینَۃَ۔ کشتی بھردی۔
شَحْوٌ۔ منہ کھول دینا، منہ کھل جانا۔
اِشْحَاءٌ۔ منہ کھولنا۔
تَشَحِّیْ۔ زبان درازی۔
شَحْوَاءُ۔ کشادہ کنواں۔
شَحْوَۃٌ۔ ایک بار ایک قدم۔
وَاللّٰہِ لَتَشْحُوَنَّ فِیْھَا شَحْوًا لَا یُدْرِکُکَ الرَّجُلُ السَّرِیْعُ (حضرت علیؓ نے عمارؓ سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا۔
وَیَکُوْنُ فِیْھَا فَتًی مِّنْ قُرَیْشٍ یَشْحُوْ فِیْھَا شَحْوًا کَثِیْرًا (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا۔ (خوب پیش قدمی کرے گا)۔
کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُقَالُ لَہُ الشَّحَاءُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)۔

باب الشین مع الخاء

شَخْبٌ یا مَشْخَبٌ۔ دودھ دوہنا، دودھ بہنا۔
شِخَابٌ۔ دوہا ہوا دودھ۔
شُخْبٌ۔ دودھ جو دوہا جائے۔
شَخْبٌ فِی الْاِنَاءِ وَ شَخْبٌ فِی الْاَرْضِ۔ دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے، ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

یُبْعَثُ الشَّھِیْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجُرْحُہٗ یَشْخُبُ دَمًا۔ شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔ (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔
اِنَّ الْمَقْتُوْلَ یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُہٗ دَمًا۔ جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا۔
فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَہٗ فَشَخَبَتْ یَدَاہُ حَتّٰی مَاتَ۔ اس نے تیر کے پیکان لے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔ اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا (اپنے تئیں آپ مار لیا۔ زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)۔
یَشْخُبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں۔
تَشَخَّبَ الْاَصَابِعُ۔ انگلیاں بند ہو گئیں۔
فَلَمَّا انْقَطَعَ شُخْبُ الْبَوْلِ۔ جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے اس کی جمع شِخَابٌ آئی ہے)۔
شَخْتٌ یا شَخِیْتٌ۔ دبلا پتلا۔
شُخُوْتَۃٌ۔ دبلا ہونا۔
شَخَتَہٗ۔ اس کو جلدی سے ذبح کر ڈالا۔
شَخَّتَہٗ اِلَیْہِ۔ اس کے پاس روانہ کر دیا۔
شَخِیْتٌ۔ چمکتا ہوا غبار۔
اِنِّیْ اَرَاکَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا۔ میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے۔
شَخٌّ۔ پیشاب کرنا، دودھ کا آواز دینا دوہتے وقت، خراٹے لگانا۔

Marfat.com

شَخَّاخٌ۔ جو بستر میں پیشاب کر دے۔

شَخَاخٌ۔ پیشاب ۔

مِشَخَّةٌ۔ ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب

[illegible]یں۔

شَخِرٌ۔ گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا، خراٹے لینا۔

شَخْزٌ۔ بیقرار کرنا تکلیف میں ڈالنا، کونچنا، پھوڑنا، [illegible]وں میں دشمنی ڈالنا۔

شَخْسٌ۔ اضطراب کرنا، اختلاف کرنا، جمائی کے وقت [illegible] کھولنا۔

اِشْخَاسٌ۔ غیبت کرنا۔

تَشَاخُسٌ۔ مختلف ہونا، جھک جانا، گر جانا، پھوٹ [illegible]نا۔

شَخْشَخَةٌ۔ لکڑی کی طرح لمبا ہونا، ہتھیار [illegible] آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے۔

شَخْصٌ۔ انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے، [illegible]ت جسم، مرد ہو یا عورت۔

شُخُوصٌ۔ اونچا ہونا، نظر جمانا، آنکھ اٹھانا، [illegible] ہو جانا، بلندی پر جانا، ورم کرنا، طلوع ہونا۔

شُخِصَ بِهٖ۔ رنج کی خبر آئی جس سے پریشان [illegible]ا۔

شَخَاصَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَشْخِيصٌ۔ معین کرنا، تمیز کرنا، دریافت [illegible]نا۔

اِشْخَاصٌ۔ بیقرار کرنا، چلنے کا وقت آجانا، غیبت [illegible] اوپر اٹھانا، تیر کا نشانے کے پار نکل جانا۔

تَشَخُّصٌ۔ تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت [illegible]

تَشَاخِصٌ۔ مختلف اور متفاوت۔

اِذَا شَخَصَ بَصَرُهٗ۔ جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے، پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ۔ جب آنکھ کی ٹکٹکی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)۔

شُخُوصُ الْمُسَافِرِ۔ مسافر کی روانگی۔

فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ۔ آنکھ اوپر اٹھائی۔

لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ۔ نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا۔

بَابُ الْاِشْخَاصِ۔ باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے۔

فَشَخِصَ بِیْ۔ میں بیقرار ہو گیا۔

اِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ۔ نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو۔

فَلَمْ يَزَلْ شَاخِصًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے۔

لَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے ــــ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔

ایک روایت میں لَا شَیْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ ہے یعنے اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَيَاْتِيْكَ مَنْ لَّا يَنْظُرُ فِيْ كِتَابِكَ وَ يُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو

Marfat.com

مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنے موت)۔
اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوئی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔
اِقَامَةُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاهِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا، جاہل کے چلنے پھرنے، سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔
شَخِیْصٌ۔ جسیم موٹا۔
شَخَصَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر روانہ ہوگیا۔

باب الشین مع الدال

شَدْخٌ۔ موٹا ہونا۔
اِنْشِدَاخٌ۔ چت لیٹنا، پاؤں کشادہ کرکے۔
شَادِخٌ بمعنی وَاسِعٌ ہے۔
شُدْحَةٌ۔ گنجایش بمعنی سَعَةٌ اور مَنْدُوحَةٌ ہے۔
مَشْدَخٌ۔ فرج۔
اَشْدَخُ۔ کشادہ۔
مُشْدَخٌ۔ گنجایش
شَدْخٌ۔ توڑنا یا تر چیز کا توڑنا یا جوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ، تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شَدْخٌ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کَسْرٌ کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فَضْخٌ اور حنظل توڑنے کو نَقْفٌ کہتے ہیں)۔
شَدَخَ الرَّجُلُ۔ میانہ روی سے جھک گیا۔
شَدَخَ فُلَانًا اسکے مُشَدَّخ یعنے منہائے گردن پر مارا۔
شَدْخٌ۔ ناتمام بچہ۔
شَدْخَةٌ۔ ایک بار توڑنا۔
اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مونث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا۔ (نہایہ میں ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَأْسَهٗ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔
اِذَا كَانَ شَدَخَاءَ اَوْ مُضْغَةً فَادْفِنْهُ فِیْ بَیْتِكَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔
فَیَشْدَخُ بِهٖ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔
وَالَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشْدَخُ رَأْسُهٗ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔
فِیْ شَدْخِ بَیْضَةِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔
شَدٌّ۔ دوڑنا، بلند ہونا، مضبوط کرنا، باندھنا، زور دینا۔
شَدَّةٌ۔ حملہ کرنا۔
تَشْدِیْدٌ۔ سختی کرنا، تنگی کرنا۔
مُشَادَّةٌ۔ سختی کرنا۔
اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا، زور پکڑنا، بڑھنا، غلبہ کرنا۔
شَدَّةٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔
یَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰی مُضْعِفِهِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا۔
لَا تَبِیْعُوا الْحَبَّ حَتّٰی یَشْتَدَّ۔ دانوں کو (جیسے گیہوں، جو، جوار، چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زوردار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے۔ یہ حکم اس واسطے دیا اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے

غلّہ پر کوئی آفت آجائے پیداوار نہ ہو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)۔

مَنْ يُّشَادُّ الدِّيْنَ يَغْلِبْهُ۔ جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا اور زور ڈالے گا تو دین اس پر غالب آئے گا (آخر وہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہئے تاکہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضاتِ شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا۔ ایک روایت میں یوں ہے، لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ معنی وہی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے ان ہٰذا الدین متین فاوغل فیہ برفق یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)۔

اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدُّ مَعَكَ۔ تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے۔

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ۔ پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہو گیا (یعنے اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)۔

اَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔ شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنے عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)۔

كَشَدِّ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ۔ گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح۔

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا۔ جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنے صفا اور مروہ کے بیچ میں) اسکو دوڑ کر قطع کرنا چاہئے۔

كُنْتُ اَنْشَدُّ فَيُجْلِدُ بِيْ۔ میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آجاتی میں پڑ جاتا۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمْ۔ (حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) ارے زِیَم (یہ اسکے گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ۔

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں بخاری کی روایت میں يَشْتَدَّنَ ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہئے۔ مگر بعضے عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رَدَدْتُ اور رَدَدْتَ اور رَدَدْنَ کو رَدَّتُ اور رَدَّتَ اور رَدَّنَ بولتے ہیں۔ ایک روایت میں يُسْنِدْنَ ہے یعنے پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)۔

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ۔ جب دن چڑھ گیا۔

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ۔ یعنے دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو۔

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ۔ مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابو موسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنت ہے۔ آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)۔

Marfat.com

فَشَدَّ عَلِیٌّ بِقَطْعِ الصَّلٰوۃِ۔ حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا۔

آشَدِّ مَا تَجِدُوْنَ۔ بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو۔

آشَدُّ بَصِیْرَۃً۔ اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے۔

لَحَمْلُكِ النَّوٰى اَشَدُّ مِنْ رُكُوْبِكِ مَعَهٗ (زبیرؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا، تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنے آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے سے ... (آنحضرتؐ کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھر لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے ایسے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)۔

قَالَ شَدِیْدًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عبدالعزیزؒ نے شیب کے جواب میں سخت غصہ ہو کر کہا ہاں آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اَلَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔ نوویؒ نے کہا اگر جاندار کی مورت اس لئے بنائے یا بت اس لئے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہو گیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے — میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اسکے بعد کی حدیث سے جاندار کی ہر طرح کی مورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعضوں نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کا یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اسکو بعضوں نے جائز رکھا ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصد عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے۔ اور مجاہدؒ نے اسکو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فلیخلقوا حبۃ او شعیرۃ یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان رابیش بود حیرانی)۔

اَلْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسُ الْجَدَّ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنے جلد چلنا جہاد میں)۔

فَیَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔ یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

خَرَجَ یَشْتَدُّ۔ نکل کر دوڑنے لگا۔

لَا یُسْبَقُ شَدًّا۔ دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

Marfat.com

اِنَّ شَانَ الْھِجْرَۃِ لَشَدِیْدٌ۔ ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست عزیز واقرباء سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اسلئے شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کرکے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوجانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا اور جابجا اسلام کا چرچا ہوگیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگئی اور کافر اس قابل نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دارالاسلام اور دارالکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دارالاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عسیر اور نجد اور بعضے پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دارالاسلام قرار پاتے ہیں اگر دارالاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجا لا سکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلیٰ آبائہ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بجسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا، واللہ اعلم۔

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے پھر اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہوگی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہوگا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے۔ نوویؒ نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)۔

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ۔ اپنی جانوں پر سختی نہ کرو۔ ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے۔

كَانُوْا يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُوْنَ۔ وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے۔ (یعنے تیر مارنے کے نشانات کے درمیان۔ مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہوجاتے)۔

يَشْتَدُّ اِثْرَ رَاحِلٍ۔ اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تاکہ اس پر سوار ہوجائے یا بوجھ لاد دے)۔

Marfat.com

فَیَشُدُّ اللّٰہُ قُلُوْبَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ۔ اللہ تعالیٰ ذمّی کافروں کا دل مضبوط کر دے۔

یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ۔ اپنے زور تک پہنچے۔ (یعنے زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)۔

اِنْقِطَاعُ یُتْمِ الْیَتِیْمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَھُوَ اَشُدُّہٗ۔ یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اسکو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے، اور یہی اس کی اشُدّ یعنے زور اور قوت ہے)۔

یُشَدِّدُہٗ فِیْ قُلُوْبِ شِیْعَتِکُمْ۔ تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جماوے گا (ایک روایت میں یُسَدِّدُہٗ ہے سین مہملہ سے یعنے مضبوط کروے گا مجمع البحرین میں ہے لاتشد الرحال الا علی ثلثۃ مساجد اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلبِ علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)۔

مَیں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعت کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

شَدَّاد بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی۔

شَدْغٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا۔

اِشْدَاغٌ۔ تاریک ہونا۔

شَدَفٌ شخص اس کی جمع شُدُوْفٌ۔

شَدِفٌ لمبا، بڑا، جلد کودنے والا۔

شُدْفَۃٌ۔ قطعہ۔

یَرْمُوْنَ عَنْ شُدُفٍ۔ ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شَدْفَاءُ کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عَنْ سُدُفٍ ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)۔

شَدَقٌ۔ کلّہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شِدْقٌ ہے گلپھڑے کے معنی ہیں)۔

تَشَدُّقٌ۔ زبان آوری زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا۔

شِدْقَان۔ دونوں گلپھڑے اور وادی کے دونوں کنارے۔

اَشْدَقُ بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان، اس کی مونث شَدْقَاءُ ہے۔

یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَیَخْتَتِمُہٗ بِاَشْدَاقِہٖ آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا دہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے)۔

اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سوچے سمجھے جو منہ میں آیا بک دیتے ہیں اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا مذاق پکاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا متشدقون سے ٹھٹھا اور مسخری کرنے والے مراد ہیں)۔

حَمْرَاءُ الشِّدْقَیْنِ۔ دونوں سرخ گلپھڑے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنے بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جا کر گلپھڑوں کی لالی

Marfat.com

...ہوتی ہے یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت
...بیان کیا اور آنحضرت سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مرگئی
...اللہ نے اس سے بہتر یعنے جوان عورت آپ کو دی یہ
...اپنی طرف اشارہ کیا۔ عورتوں میں یہ رشک اور غیرت
...جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرت نے ان کو
...جھڑکا نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا
...صغرسنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ
...کا غصہ آنحضرت پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو
...عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ
...ہے اسی لئے بعضوں نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک
...کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ
پڑے گی۔ ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت
وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی۔
یعنے رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہوجاتی ہے۔
جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری
میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرت کے لئے کھانا بھیجا
انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے
...چھڑایا تھا لیکر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا
سب زمین پر گر گیا آنحضرت نے وہ کھانا زمین سے
اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آگئی)۔
مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ فَقَالَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
...قَالَ مِنْ أَشْدَقِكُمْ تم نے کس سے یہ حدیث
سنی کہا ابن عباس سے، کہا تم سب میں بڑے کلے والے
...سے (یعنے بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے)۔
قَلَوْصٌ شِدْقَةٌ۔ اپنے منہ کے کنارے کو موڑا۔
(شِدْق بہ فتحہ وکسرہ شین دونوں طرح آیا ہے)۔
...شَدْقٌ۔ توڑنا، دہشت دلانا۔
شُدَاهٌ۔ حیرت اور دہشت (جیسے شَدْهٌ اور
...شُدْهٌ اور شَدَهٌ ہے)۔

مَشَادِهٌ۔ مشاغل۔
مَشْدُوْهٌ۔ مشغول۔
شَدْوٌ۔ جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی
حُدَاءٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حاء۔
شَدَا۔ گایا۔
شَادِي۔ گانے والا۔
اَلشَّدَا۔ قوت کا باقی حصہ کنارہ گرمی تمازت۔
شَدْوٌ۔ تھوڑا قلیل۔

باب الشین مع الذال

شَذْبٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، چھانٹنا۔
تَشْذِيْبٌ۔ کاٹنا، ہانک دینا، درست کرنا، بانٹنا، پھاڑنا۔
شَاذِبٌ۔ اپنے وطن سے جدا، ناامید، تنہا۔
شَذَبٌ۔ درخت کے ٹکڑے یا چھال، گھر کا سامان لکڑیاں۔
شَذِبٌ۔ کھلی رگوں والا۔
شَوْذَبٌ۔ لمبا، خوش خلق۔
اَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ۔ آنحضرت لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد وقامت میں، مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّب۔ وہ کھجور کا درخت جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔
شَذَّ بِهِمْ عَنَّا تَخَرُّمُ الْاٰجَالِ۔ ان کو ہم سے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا۔ (یعنے ہر ایک کی زندگی کی جو میعاد مقرر تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہوگئے)۔
شَذٌّ۔ جماعت سے الگ ہوجانا، نکل جانا۔
شُذُوْذٌ۔ نادر ہونا، اکیلا ہونا۔

Marfat.com

شَاذٌّ۔ نادر، خلاف قیاس۔
تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ۔ الگ کر دینا، جماعت سے نکال دینا۔
ثُمَّ اَتْبَعَ شُذَّانَ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا۔ پھر ان میں کے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پھینکے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے)۔ شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شَوَاذٌّ بھی آئی ہے۔
لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّلَا فَاذَّةً۔ وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے پھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا۔ بعضوں نے کہا شَاذَّة تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہو گیا اور فَاذَّة وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکا ل گیا۔ یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا۔ اخیر میں زخموں کی تاب نہ لاکر خودکشی کر لی)۔
مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہو جانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو۔ بعضوں نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)۔
اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ۔ شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو، ایک کونے میں رہ گئی ہو۔ (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنے صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)۔
اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ۔ اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔ (یعنے جو دشمن اہل بیت ہو حضرت علی کو برا کہے ان کے گروہ سے الگ ہو کر خارجی یا ناصبی بن جائے)۔
وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ۔ اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو۔
اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ۔ مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہو گیا ہو چھوڑ دوں۔
شَاذَرْوَان۔ وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو قریش نے چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تازیر بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ازار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)۔
شَذْرٌ۔ سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)۔
تَشَذُّرٌ۔ جنگ کے لئے تیار ہونا، جلدی کرنا، غصے ہونا، خوشی سے سر ہلانا، جھکنا، حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا۔
اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ۔ حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (اسکے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعضے ناطق احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالٰے سے نہیں شرماتے)۔
اَرٰی کَتِیْبَةً حَرْشَفًا کَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ۔ میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں

Marfat.com

گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں۔
بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَ لِیْ بِہٖ۔ مجھ کو امیر المومنین کی طرف سے ایک اُڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا۔(ایک روایت میں تَشَزَّرَ ہے زای معجمہ سے، معنی یہ ہوگا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی۔ کہتے ہیں نَظَرٌ شَزْرٌ یعنے غصہ کی نگاہ، چشم نمائی)۔
شَذْفٌ۔ پہنچنا، حاصل کرنا۔
شَذَامٌ۔ نمک، بچھو یا زنبور کا ڈنک۔
شَیْذُمَان۔ بھیڑیا۔
شَیْذُمَانَۃ۔ جوان تیز رو اونٹنی۔
شَذْوٌ۔ ایذا دینا، تکلیف دینا، مُشک کی خوشبو لگانا۔
اِشْذَاءٌ۔ ایذا دینا، پھیر دینا، ہٹا دینا۔
شَذْوٌ۔ مُشک یا مُشک کی خوشبو۔
شَذًا۔ ایک درخت ہے، جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں، خارشت، نمک، ایذا، شر وغیرہ۔
اَوْصَیْتُھُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْھِمْ مِّنْ کَفِّ الْاَذٰی وَصَرْفِ الشَّذَا۔ میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو اُن پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر دینا، ہٹا دینا۔

باب الشین مع الراء

شَرْبٌ۔ سمجھنا۔
شَرَبٌ پیاسا ہونا، سیراب ہونا۔
شَرِبَ بِہٖ۔ اس پر جھوٹ باندھا۔
شُرْبٌ۔ (بحرکات ثلثہ) پینا۔
تَشْرِیْبٌ۔ کھلا پلا دینا۔

مُشَارَبَۃٌ۔ ساتھ مل کر پینا۔
اِشْرَابٌ۔ پلانا، پیاسا ہونا، پینے کا وقت آنا۔
اَشْرَبَنِیْ مَالَمْ اَشْرَبْ۔ مجھ پر جھوٹ باندھا
اُشْرِبَ فُلَانٌ حُبَّ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی۔
اَبْیَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَۃً۔ آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے۔ (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔
وَقَدْ شُرِّبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ۔ کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنے غلہ تیار تھا، پختگی کے قریب تھا۔ (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِیْقَ ہے، معنی وہی ہیں)۔
لَقَدْ سَمِعْتُمُوْہُ وَاُشْرِبَتْہُ قُلُوْبُکُمْ (حضرت عائشہ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی۔
وَاُشْرِبَ قَلْبُہُ الْاِشْفَاقَ۔ اسکے دل میں ڈر رچ گیا۔
اِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ۔ ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے) کے دن ہیں (ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)۔
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔ جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی۔ (یعنے بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا، مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیئے وہ تو کافر ہے)۔
وَھُوَ فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ فِیْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ حمزہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اڑا رہے ہیں۔

اَلشَّرْبُ الْکِرَامُ۔ شراب پینے والے سخی اور کریم النفس۔

جُرْعَةُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ۔ ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو وبا لائے، ہلاک کرے۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اِذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُكْ رَأْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ۔ حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَى الشَّرَبَةِ۔ آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے۔

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرَبَةٌ وَاحِدَةٌ۔ پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہو گیا تھا۔ ایک روایت میں شَرْيَةٌ ہے یائے تحتانیہ سے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰى مَشْرَبَةٍ۔ وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنے جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)۔

كَانَ فِيْ مَشْرَبَةٍ لَّهٗ۔ آپ اپنے ایک بالاخانے میں تھے۔

مَشْرُبَةٌ بفتحہ را اور بضمہ را، بمعنی غرفہ، بعضوں نے کہا بفتحہ را مودی خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)۔

اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ۔ کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اسکو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)۔

فَيُنَادِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِهٖ۔ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکاریگا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اسکے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)۔

وَاشْرَاَبَّ النِّفَاقُ۔ اور نفاق بلند ہو جائیگا (خلوص مغلوب ہو جائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)۔

اِذَا وُضِعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهَا چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا توراۃ شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)۔

وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ۔ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ شراب خوری کثرت سے ہوگی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اسکو چھوڑتے جاتے ہیں۔ حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا۔ مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعًا حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصًا امرا اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان

Marfat.com

ہی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ. ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے. میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اسکی حرمت موجود ہے اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان اُمرا کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اسکی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے. اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا. اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدر آباد مدراس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے. میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے مسلمان اور ہندو دونوں ان امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں. افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھو دی)۔

نَهٰى عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى مَائِدَةٍ تُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ. آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے. (یعنے دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیئے. کیونکہ شرابخوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے)۔

بَابُ الشِّرْبِ بکسرۂ شین یعنے اس باب میں پانی پینے کے حقوق کا بیان ہے (اصل میں شِرْب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)۔

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا. کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرقِ مفرح، نبیذ مقوی، شراب الصالحین وغیرہ. تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)۔

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعضوں نے کہا آپ نے ہجوم کی وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعضوں نے زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا. غٹ غٹ کر کے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

يُشْرِبُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ. بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرِبَهَا. اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا. آنحضرت

Marfat.com

نے ابوہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے پھر فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہو کر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج خوش اور بشاش اور محنت اور کام کاج کے لئے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالٰے سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر و حیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیوں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھا لیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھا کر معدے کو ضعیف اور ناتواں کر لو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گزر ہو جائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہو گا کبھی کبھی چھاچ (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بیحد تقویت ہوتی ہے۔

نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَکْلُ قَالَ الْاَکْلُ اَشَدُّ آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔

یَا اَھْلَ الْجَنَّةِ فَیَشْرَئِبُّوْنَ (آواز آئے گی) اے بہشتیو! وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے کہ کون پکارتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَاءُ اَبَدًا۔ جو شخص اس میں سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ یَکُوْنُ لَہٗ شِرْبٌ مَّعَ الْقَوْمِ فِیْ قَنَاتِھِمْ۔ ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِب۔ مونچھ (اس کی جمع شَوَارِب ہے)۔

اَعْفُوا اللِّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔ داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈو یا خوب کترو) میٹ دو

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَانَ یَشْرَبُ الْمَاءَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِنَّہٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَھُوْرِہٖ قَائِمًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ یَا بُنَیَّ اِنِّیْ رَاَیْتُ جَدَّکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَنَعَ ھٰکَذَا۔ امیر المومنین (علی بن ابی طالب) کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

کُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَا وَاَبِیْ فَاُتِیَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِیْہِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَاوَلَنِیْہِ فَشَرِبْتُ مِنْہُ وَاَنَا قَائِمٌ۔ (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر

Marfat.com

کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ نے کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَقْوٰی لَكَ وَاَصَحُّ۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِاللَّيْلِ يُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَصْفَرَ۔ امام ابو عبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے۔

مَشْرَبَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ۔ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنے جہاں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں)۔

اِشْرَابٌ۔ ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا۔

شَرَابِیٌّ۔ شربت فروش۔

شَرْبَةٌ۔ ایک گھونٹ۔

شُرَبَةٌ۔ بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے، اور شَرُوْبٌ اور شِرِّيْبٌ۔

شَرْجٌ۔ جھوٹ بولنا، اکٹھا کرنا، ملانا، شریک کرنا۔

تَشْرِيْجٌ۔ دور دور ٹانکے لگا کر سینا۔

مُشَارَجَةٌ۔ مشابہت۔

تَشَارُجٌ۔ تشابہ۔

شَرْجٌ۔ فرقہ، گروہ اور دُبر اور اُنثیین کے درمیان کا مقام۔

فَتَنَحَّى السَّحَابُ فَافْرَغَ مَاءَهُ فِيْ شَرْجَةٍ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ۔ پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجَة کی، پانی کی وہ نالی جو کالے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف)۔

خَاصَمَ رَجُلًا فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرّہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرّہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے۔ یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)۔

فِيْ شُرَيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ۔ حرّہ کی ایک چھوٹی نالی میں۔

اِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اِقْتَتَلُوْا وَمَوَالِيْ مُعَاوِيَةَ عَلٰى شَرْجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرّہ کی ایک نالی پر لڑائی ہو گئی۔

شَرْجُ الْعَجُوْزِ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے۔

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَيْنِ يَعْنِيْ نِصْفَيْنِ نِصْفٌ صِيَامٌ وَنِصْفٌ مَفَاطِيْرُ آخر آنحضرتؐ نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہو گئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ۔

فَلَا رَأْيُهُمْ رَأْيِيْ وَلَا شَرْجُهُمْ شَرْجِيْ نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی

Marfat.com

طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی۔
وَكَانَ نِسْوَةٌ يَأْتِينَهَا مُشَارِجَاتٍ لَهَا
کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اسکے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا شَرْجُ هٰذَا یا شَرِيجُهُ یا مُشَارِجُهُ یعنے یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں)۔
أَنَا شَرِيجُ الْحَجَّاجِ۔ میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں۔
فَأَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْبَةَ فَاشْتَرَجْتُهَا
میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھڑی میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا۔
يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَى الشَّرَجِ۔ جو نجاست گانڈ کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے۔
شَرِيجَةٌ۔ بٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس میں میوے جیسے خرپزے وغیرہ بھر کرے جاتے ہیں اسکی جمع شَرَائِجُ آئی ہے۔
فَجَعَلَا عَلَيْهِ عَتَبًا وَشَرِيجًا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملاکر دوکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔
شَيْرَجٌ۔ تلی کا تیل۔
شَرْجَبٌ۔ لمبی ذات والا گھوڑا۔
فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ۔ ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔
شُرْجُبَانٌ۔ بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔
شَرْحٌ۔ کھولنا، بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چت لٹا کر جماع کرنا، ازالہ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيحٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لئے۔
اِنْشِرَاحٌ۔ کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔
شَرْحَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔
شُرَيْحُ الْمَرْأَةِ یا مَشْرَحُ الْمَرْأَةِ۔ عورت کی فرج۔
كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا۔ قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چت لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔
اَكَانَ الْأَنْبِيَاءُ يَشْرَحُونَ إِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ لِلّٰهِ تَرَائِكَ فِي خَلْقِهِ۔ عطار نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا پیغمبروں کو بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعضی باتیں جیسے آرزو غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔
شَرْخٌ۔ بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو اور مصدر بھی ہے یعنے بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔
شُرُوخٌ۔ لکڑی سے مارنا۔
أُقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ۔ مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گیا ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعضوں نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ وہ کام

Marfat.com

کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اسلئے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے جس کم جہاں پاک اور شرخ سے مُراد نوجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جا سکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ۔ جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعضوں نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْخَيِ الرَّحْلِ۔ عبداللہ ابن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ کر جائیو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ۔ وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ۔ ان کے کچھ جانور شبکہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)

شَرْدٌ۔ بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُوْدٌ اور شِرَادٌ۔ بھاگ جانا، چل دینا۔

تَشْرِيْدٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا، جاؤ توڑ دینا، منتشر کر دینا، کسی کے عیب سنانا۔

اِشْرَادٌ۔ طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ۔ بھاگ جانے والا اس کی جمع شُرَّدٌ جیسے خَادِمٌ کی جمع خُدَّمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ۔ اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ۔ زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ۔ تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالٰی کے حکم سے باہر ہوگیا۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوگیا۔ یہ شَرَدَ الْبَعِيْرُ سے ماخوذ ہے یعنے اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہوگیا)۔

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ۔ تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے یہ آنحضرتؐ نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا۔ ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لئے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھولکر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے۔ خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے۔ اس روز سے عرب میں یہ مثل ہو گئی ہے ....

.....اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْيَيْنِ یعنے وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے۔ (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ مر الظہران میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا۔ میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں۔ میں نے اپنی گٹھڑی سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرتؐ ادھر سے گذرے۔ میں ڈر گیا اور

Marfat.com

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں۔ آپؐ یہ سنکر آگے بڑھ گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابو عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم اباعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آگیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرتؐ کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوتی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اتنے میں آنحضرتؐ بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آن کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرتؐ تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں۔ آخر آپ نے فرمایا ابو عبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرتؐ سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دونگا میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابو عبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا۔ آپ نے دو بار یا تین بار فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اور اسکے بعد آپؐ نے یہ کلمہ فرمانا چھوڑ دیا پھر نہیں فرمایا (سبحان اللہ آنحضرتؐ کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آئندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں۔

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ۔ نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب۔

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ حضرت عمرؓ نے شرک کے پرخچے اڑا کر اس کو بھگا دیا۔

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِيْ عَنِ اللّٰهِ اَنَّكَ سَخِيٌّ لَشَرَّدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِيْثًا عَلٰى مَنْ خَلْفَكَ۔ اگر جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشرید کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)۔

فَشَرِّدْ بِهِمْ۔ ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں۔

شَرْقٌ۔ دھوپ میں سکھانا، عیب کرنا، حقیر جاننا۔

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَةٌ۔ برا کام کرنا بد ہونا، قطرہ قطرہ ٹپکنا۔

تَشْرِيْةٌ اور اِشْرَارٌ۔ دھوپ میں سکھانا مشہور کرنا۔

مُشَارَّةٌ۔ جھگڑا۔

تَشَارٌّ۔ خصومت، جھگڑا کرنا۔

شِرَارٌ۔ آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اڑتی ہیں۔

شَرٌّ۔ برا کام جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے خَيْرٌ اس کی ضد ہے یعنے بھلائی اور شَرٌّ برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اسکا مؤنث شَرَّةٌ اور شُرّٰی ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشِرَّاءُ اور شِرَارٌ ہے۔

شَرٌّ جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو۔

Marfat.com

شَرِیْرٌ۔ جو شر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی۔

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تک تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کرسکتے) اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین ہی میں رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور جو نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یَارَبَّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں یَارَبَّ الْکِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ یعنے کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے)

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ۔ زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنے زانی اور زانیہ سے بھی برا ہے۔ کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک تھا صرف ان سے ایک حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا توبہ سے وہ معاف ہوجاتا ہے برخلاف زنا کے بچے یعنے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)۔

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)۔

لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ۔ جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بُعد زمانۂ نبوت کے۔ کسی نے امام حسن بصریؒ سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لئے کہ عمر بن عبدالعزیز جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا۔ امام حسن بصریؒ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لئے بعد کا زمانہ اگلے سے اچھا کردیتا ہے۔ اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسٰی دنیا کے بادشاہوں اور امرا میں نہیں ہیں اور یہاں مراد دنیاوی شاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)۔

مُترجم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے

Marfat.com

بادشاہوں اور امرا سے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت اگلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا۔ دور کیوں جاتے ہو اورنگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی سے صرف زمانہ کی بُرائی اور بھلائی مراد ہے نہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموع افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا۔

اِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا۔ مروان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرتؐ نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکان کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو اُن کے اور اُن کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوا یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دیئے تھے تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے۔ حضرت عائشہ نے یہ حال سنکر کہا کہ اس نے بُرا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرتؐ نے اس کو نقل مکان کی اجازت دی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک ناآباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اسلئے آنحضرتؐ نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن اُم مکتوم کے گھر میں عدّت کرنے کی اجازت دی تھی)۔

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ تُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى۔ سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لئے مالدار لوگ تو بُلائے جاتے ہیں اور غریب مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی (ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت مؤکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور کھانا نہ کھائے اسی طرح اگر یہ دیکھے کہ فقیر اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاضر ہونا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ ... اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنے زمین کے) شر سے اور اسکے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنّات وغیرہ)۔

مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔ ان باتوں کی بُرائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنے جو آئندہ بُری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں ہے)۔

وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ... عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی ہے (مُراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرّہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اُٹھ گئی)۔

Marfat.com

فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ۔ یہ لوگ تمام مخلوقات میں بدتر ہیں (جن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک شخص مرجاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں یا قبر کو سجدہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جاکر رکوع یا سجدہ کرتے ہیں اس میں مورتیں رکھتے ہیں اگلے بزرگوں اور نیک لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہوگیا۔ اگلے لوگوں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت کے لئے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں پچھلے بے وقوفوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کر دی)۔

اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ عَنْهُ فَتْرَةً۔ اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو خوشی پیدا ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہوگی۔ (اس کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف کر دیں گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمانوں کا حال ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمداللہ بڑی رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں۔ اور قرآن شریف کا ایک بار بھی من اولہٖ الیٰ آخرہٖ تفسیر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب نہیں ہوتا)۔

لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ۔ ہر عبادت کرنے والے کو عبادت کی حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ فَلَا تَعُدُّوْهُ۔ ہر چیز میں حرص ہوتی ہے اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے (یا تو بالیں شورا شوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک کام کرنے والا*میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت کرے اور اپنی تئیں آرام بھی دے اہل و عیال اور ماں باپ عزیز و اقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مُراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہوجائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے دوسرے وہ ایک کام میں غلو کر کے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں یہ طریقہ بالکل خلاف سنّت اور آدمی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ رستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے، رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوتِ قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورُو بچوں سے باتیں بھی کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہرحال ہر وقت اور ہر کام میں اتباعِ سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضات کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبرؐ نے ہم کو یہ سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبرؐ کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلافِ سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَارِ اَخَاكَ۔ اپنے بھائی سے بُرائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

* اعتدال کے ساتھ نیک کام کرے (نہ افراط نہ تفریط)۔

Marfat.com

مَا فَعَلَ الَّذِیْ کَانَتِ امْرَاَتُهٗ تُشَادُّهٗ وَ تُمَادُّهٗ ۔ اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَهَا لِطَّةٌ تَشْتَرُّ۔ اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جُگالی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِشْتَرَّ الْبَعِیْرُ یا اِجْتَرَّ جب وہ جگالی کرے یعنے پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لاکر اس کو چبائے۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ ۔ آدمی کو یہ برائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالےٰ بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اسکی تعظیم تکریم کرنے لگے اسکے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اسکے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اسکے ہاتھ پاؤں چومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدیٰ جانیں مگر شاذونادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعضے بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہوجائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طیبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤں دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمۃ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو بس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ ہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامۃ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدیٰ جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا تاکہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرائیے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا، اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا، ان سے نفع کمانا، ان کی دعوتیں کھانا، ان سے نذریں لینا، چندہ کرانا چاہتے ہوں، فقط۔

لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ

Marfat.com

مجھ سے برائی کا حال مت پوچھو (یعنے آئندہ زمانہ میں جو برائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنے جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ۔ چنگاریاں۔

اَشْرَرْتُ الشَّيْئَ۔ میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتّٰى اُشْرِرَتْ بِالْاَكُفِّ الْمَصَاحِفُ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَةٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

شَزْرٌ۔ سختی، ہلاکت، کاٹنا۔

تَشْزِيْرٌ۔ گالی دینا، عذاب کرنا۔

مُشَازَرَةٌ۔ بدخلقی۔

اِشْزَازٌ۔ برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَزَرَةٌ۔ ہلاکت۔

شِيْزَارٌ۔ بالائی۔

مُشَزَّزٌ۔ دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِيْرَازَہ۔ وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق جوڑے جاتے ہیں۔

شِيْرَاز۔ ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے۔

سَاَلْتُهُ عَنِ الْاَتُنِ وَالشِّيْرَازِ الْمُتَخَذِ مِنْهَا۔ میں نے ان سے پوچھا گدھی کو اور اس کے دودھ کے شیراز کو۔ ایک روایت میں ہے هٰذَا شِيْرَازُ الْاَتُنِ اِتَّخَذْنَاهُ لِمَرِيْضٍ عِنْدَنَا۔ یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لئے تیار کیا۔

شَزْسٌ۔ لگام پکڑ کر کھینچنا، ہاتھ سے چمڑا صاف کرنا، سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرَسٌ۔ سخت جگہ۔

شِرْسٌ۔ ایک پہاڑی درخت ہے۔

شُرُسٌ۔ اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

شَرِسُ الْاَكْلِ۔ بڑا کھاؤ۔

شَرَسٌ۔ ایک درخت ہے۔

شَرِيْسٌ۔ بدخو، بدخلق۔

اِشْرَاسٌ۔ شرس چرانا۔

تَشَارُسٌ۔ آپس میں دشمنی کرنا۔

شَرَاسٌ۔ سخت اور درشت۔

هُمْ اَعْظَمُنَا خَمِيْسًا وَاَشَدُّنَا شَرِيْسًا۔ ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَةٌ۔ بدخلقی۔

مَكَانٌ شَرِسٌ۔ سخت اور درشت جگہ۔

شَرْسَفَةٌ۔ بدخلقی۔

شُرْسُوْفٌ۔ آفت، مصیبت کا شروع، اس کی جمع شَرَاسِيْفُ ہے۔

فَشَقَّا مَا بَيْنَ ثُغْرَةِ نَحْرِيْ اِلٰى شُرْسُوْفِيْ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے دگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا۔ بعضوں نے کہا سُرْسُوْفٌ۔ وہ کری چپنی ہڈی جو ہر پیٹ سے لٹکی ہوتی ہے۔

شَاةٌ مُشَرْسَفَةٌ۔ وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں۔

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِيْفُ۔ لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں۔

شَرَاسِيْفُ۔ پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں

شَرْشَرَةٌ۔ کاٹنا، چیرنا۔

Marfat.com

فَیَشُرُ شَرْشَدَتَهُ اِلٰی قَفَاہُ۔ اس کا گلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے۔
شَرَصٌ۔ اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا کھینچنا، آگے بولدینا، سختی غلظت۔
شِرصٌ۔ پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے۔
شَرَصٌ۔ کشتی کا ایک پیچ، اونٹنی کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں مہار ڈالنا۔
شَرِیصَۃ۔ رخسار۔
مَارَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَۃِ عَلِیٍّ۔ حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔
جَلَحَۃ۔ سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا، یعنے سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔
شَرْطٌ۔ کوئی شرط لگانا، نشتر سے چیرنا، بڑے کام میں پڑ جانا، پھاڑنا۔
مُشَارَطَۃٌ۔ دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔
اِشْرَاطٌ۔ اونٹوں کو فروخت کے لئے تبلانا۔
تَشَرُّطٌ۔ عمدگی سے کام کرنا۔
اِشْتِرَاطٌ۔ شرط لگانا۔
شَرَطٌ۔ نشانی۔
شُرَطِیٌّ یا شُرَطِیٌّ۔ کوتوال، پولیس کا افسر، اس کو صاحب الشرطہ بھی کہتے ہیں۔
مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ۔ نشتر۔
لَا یَجُوْزُ شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ۔ بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شئے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں۔ اور اکثر فقہائے نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔
نَھٰی عَنْ بَیْعٍ وَّ شَرْطٍ۔ بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنے عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہونہ اس سے پہلے نہ اسکے بعد)۔
شَرْطُ اللّٰہِ اَحَقُّ۔ اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔
وَاشْتَرِطِیْ لَھُمُ الْوَلَاءَ۔ (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لئے کرلے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولاء تجھ ہی کو ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لھم الولاء کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سوبار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح ہو جائے گی)۔
شُرُوْطُھُمْ بَیْنَھُمْ۔ مکاتبوں میں اور

Marfat.com

ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ. اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتوں کے لئے شرط ہیں (یعنے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ میں اور مردوں کے لئے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرِطِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي. احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رُک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں خلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

اَيْنَ الشُّرُوطُ شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں۔ التائبون العابدون السائحون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

اَشْرَاطُ السَّاعَةِ. قیامت کی نشانیاں، یہ شَرَطٌ کی جمع ہے۔ نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَانِ کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنے پولیس کی ڈریس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرَطِ. جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کوتوال کو بھی کہتے ہیں۔

وَكَانَ قَيْسُ ابْنُ عُبَادَةَ. قیس بن سعد ابن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ. قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کی ہیں، کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ کسی نے کہا ہے فتنہ کی آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہُوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا۔ اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنے مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے۔ بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہو گئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلاً لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔

وَتُشْرَطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ لَا يَرْجِعُونَ اِلَّا غَالِبِيْنَ. لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنے اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں (یا شہید ہو جائیں) بعضوں نے شَرْطَةٌ پڑھا ہے یعنے ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَاِنِّي دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ. میں ان کے لئے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاْخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَتَهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا
قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا۔ (وہ گذر جائیں گے) اور کمینے پاجی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بلکہ بالکل جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض

Marfat.com

ناواقف اور بے خبر ہوں گے۔ قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الٰہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا ہے اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بیکار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی۔ نہایہ میں ہے کہ اَشْرَاط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں۔ ازہری نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث میں شَرْطَۃٌ ہوگا یعنی اچھے گروہ کو اٹھالے گا مگر شمر نے شَرِیْطَۃٌ روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِیْمَۃَ اور نہ خراب نکما مال (زکوٰۃ میں لیا جائے گا)۔ بعضوں نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا بُرے خراب قسم کے۔

نَھٰی عَنْ شَرِیْطَۃِ الشَّیْطَانِ۔ آنحضرتؐ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لئے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافَظَۃٌ عَلَی الشَّرِیْطَۃِ۔ شرط پوری کرنے کے لئے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترمذی یا ابوداؤد یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا۔

شَرْطَۃُ مُحْجِمٍ۔ پچھنے لگانے کے لئے ایک بار کونچنا۔

مَرْمُوْلٌ بِشَرِیْطٍ۔ کھجور کے پتوں سے بنا ہوا یعنی اون کی رسی سے۔

اَبْشِرْ یَا ابْنَ یَحْیٰی فَاِنَّکَ وَاَبَاکَ مِنْ شُرْطَۃِ الْخَمِیْسِ۔ (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحییٰ حضرمی سے فرمایا) یحییٰ کے بیٹے تو خوش ہوجا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)۔

کَیْفَ تَسْمِیَتُکُمْ شُرْطَۃَ الْخَمِیْسِ یَا اَصْبَغُ قَالَ لَانَّا ضَمِنَّا لَہُ الذَّبْحَ وَضَمِنَ لَنَا الْفَتْحَ اصبغ بن نباتہ سے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے انہوں نے کہا اس لئے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنے حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنے ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرتے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شَرْعٌ۔ طریقہ قائم کرنا، چلتے ہوئے رستہ پر آجانا، پوست نکالنا، اٹھانا، شروع کرنا، گھس جانا، سیدھا ہونا، کھل جانا، نزدیک آنا۔

تَشْرِیْعٌ۔ رستہ کھولنا، ایک طریقہ قائم کرنا، کھولنا، ڈبانا، سامنے کرنا۔

شَارِعٌ۔ رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شارع آنحضرتؐ کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی۔

شَارِعَۃٌ۔ عام رستہ، سڑک، اس کی جمع شَوَارِعُ ہے۔

شَرَاعَۃٌ۔ بہادری اور دلیری۔

شَرْعٌ اور شَرِیْعَۃٌ۔ دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے قائم کیا ہو۔

شُرَاعِیٌّ۔ لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا۔

Marfat.com

شَرْعٌ اور شَرَعٌ ۔ برابر، جوڑ۔
شَرِیْعٌ ۔ بہادر، اور کتان کا عمدہ کپڑا۔
مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِیٌّ جو امر شرع کے موافق ہو (ہندوستان میں مشروع ایک کپڑا ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا ہے کچھ سوت، عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں۔ اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پائجامہ کو بھی کہتے ہیں)
شَرِیْعَۃٌ ۔ جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ ۔۔۔
شُرَّعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنے کھلے ہوئے نمایاں۔
فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ ۔ اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِی الْمَاءِ شَرْعًا وَّ شُرُوْعًا ۔ جانور پانی میں گھس گئے۔
شَرَعْتُھَا یا اَشْرَعْتُھَا فِی الْمَاءِ ۔ میں نے ان کو پانی میں گھسیڑ دیا۔
شَرَعَ فِی الْاَمْرِ یا فِی الْحَدِیْثِ ۔ کسی کام میں یا بات میں غرق ہو گیا (گھس گیا)۔
اِنَّ اَھْوَنَ السَّقْیِ التَّشْرِیْعُ ۔ سب سے زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب چھک کر پی لیتے ہیں)۔
حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ ۔ (وضو میں ہاتھوں کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔
کَانَتِ الْاَبْوَابُ شَارِعَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ اُن میں ہو کر مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں:
شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَی الطَّرِیْقِ ۔ میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا۔
اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰی فِیْ شِرْعِ نَعْلِیْ ۔ میں تو حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی۔ اصل میں شِرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں تسمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی شِرْعٌ کہنے لگے۔
شِرَاعُ الْاَنْفِ ۔ لمبی ناک والے۔
بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ فِی الْبَحْرِ وَالرِّیْحُ طَیِّبَۃٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ ۔ ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے، ہوا موافق تھی، پردہ چڑھا ہوا تھا۔
اَنْتُمْ فِیْہِ شَرَعٌ ۔ تم سب اس میں برابر ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)۔
شَرْعُکَ مَا بَلَّغَکَ الْمَحَلَّ ۔ تجھ کو اتنا (توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یہ ایک مثل ہے)۔
فَقُلْتُ شَرْعِیْ ۔ میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے
فَنَشْرَعُ فِیْہِ جَمِیْعًا ۔ ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے۔
لَا تُشْرِعْ یَا جَابِرُ ۔ جابر اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار ایک روایت میں لَا تَشْرَعْ ہے یعنے پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا سمندر یا دریا کے کنارے)۔
فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعْتُ ۔ آنحضرتؐ اتر پڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی۔
اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ کَثُرَتْ عَلَیَّ ۔ اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہو گئے۔ (میں سب کا یاد رکھنا اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں) مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم

Marfat.com

سمجھوں گا اسی کی مزاولت رکھوں گا۔

حِيْتَانٌ شُرَّعٌ۔ مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنے جو نظر آرہی ہیں)۔

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ شَرَعٌ۔ لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں۔

مَشْرَعَةٌ۔ پانی بہنے کا رستہ۔

شَرْفٌ۔ شرافت میں کسی پر غالب آنا، برج بنانا۔

شُرُوْفٌ۔ اونٹ کا بوڑھا ہونا۔

شَرَفٌ۔ بلند ہونا، دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَةٌ ہے۔

تَشْرِيْفٌ۔ بزرگی دینا، برج بنانا۔

شُرْفَةٌ۔ برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو۔

مُشَارَفَةٌ۔ مفاخرت، بلند ہونا، اوپر سے جھانکنا۔ جیسے اِشْرَافٌ اوپر سے دیکھنا، نزدیک ہونا، اشفاق کرنا، حریص ہونا۔

تَشَرُّفٌ۔ شریف ہونا، کسی چیز کو شرافت سمجھنا، بلند ہونا۔

اِسْتِشْرَافٌ۔ ظلم کرنا، کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا۔

شَارِفٌ۔ عمر والا بوڑھا اونٹ۔

شَرَفٌ۔ وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعضوں نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)۔

لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَّهُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنے قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹیگا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)۔

كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى اِسْتَشْرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَ اِلٰى مَوَاقِعِ نَبْلِهٖ۔ ابوطلحہ اچھے تیر انداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرتؐ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اِسْتِشْرَافٌ کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شَرَفٌ سے نکلا ہے بمعنی بلندی، گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنے یہ اعضاء سلامت ہوں) بعضوں نے کہا یہ شُرْفَةٌ سے نکلا ہے یعنے اچھا اور عمدہ مال۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لئے اچھا موٹا تازہ جانور لیں۔

مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ اَهْلَ الْبَلَدِ اِسْتَشْرَفُوْنِيْ (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لئے نکلے تو ابوعبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابوعبیدہ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں) مگر آپ کے چہرے پر عظمتِ الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

Marfat.com

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْهُ ۔ جو شخص فتنوں کو قصد کر کے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہیئے۔ دُور بھاگنا چاہیئے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہوجائے۔ بعضوں نے اِسْتَشْرَفَتْ لَهُ کو اِشْرَافٌ سے ماخوذ کہا یعنے فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے۔ کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مُراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے) ۔

تَسْتَشْرِفُهُ ۔ یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کرلیں گے (اس لئے جنگل میں اپنے گلّے کو ر واونٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دُور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تاکہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی فتنے والا اس کو مارنے آجائے تو آنکھ بند کر کے شہید ہوجائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا) ۔

اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ ۔ شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے برا کام کرنے کے لئے لوگوں کو ابھارتا ہے)

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ ۔ لوگ حکومت حاصل کرنے کے لئے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے) ۔

لَا تَسْتَشْرِفُوا لِلْبَلَاءِ ۔ بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اسکی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو) ۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهُ فَخُذْهُ ۔ جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آجائے تو اس کو لے لے۔ (وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدداری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعانامے لکھ کر ان پر زور ڈالکر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیہ اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعضے جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود وگل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کرلیتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معیّن تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لئے کہ اس پر بھروسا ہوجائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا) ۔

مَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔ جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے۔ سچ فرمایا ہمارے آقا نے: گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور)

مَا جَاءَكَ وَ اَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ ۔ جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آجائے اس کو لے لے اور دولتمند بن جا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو مالدار کرنا چاہتا ہے۔ جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے۔ ایسا مال لے لینا اسکے نہ لینے سے افضل ہے۔ محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم رکھنا یہی بزرگوں کا طریق ہے اگر خود

Marfat.com

محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کردے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے، دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مالدار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے۔ یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اسکے حلال ہونے میں شبہہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر اُمرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلافِ شریعت جمع کئے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیسہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے۔ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا۔ ایک روپیہ بھی اس میں سے قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آنکر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا۔ آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یہ ہے سچی فقیری اور درویشی۔ ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے۔ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لئے، ایک پیسہ تک نہ چھوڑا۔ فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے۔ میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لئے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لئے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں بلکہ غریب اور محتاج ٹکڑ گدا سمجھیں۔ غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور اور ترفع پیدا ہو اس سے پرہیز کرنا اور غرور توڑنا لازمۂ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)۔

لَا تَشَرَّفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ۔ آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے، ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔

كَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ابو طلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کافر کو لگا یا نہیں)۔

حَتّٰى اِذَا شَارَفَتْ اِنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا۔ جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنے عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آپہنچا)۔

وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ شَارِفٌ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اسکے آگے ایک دُبلی بوڑھی اونٹنی ہے۔

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ حمزہ اٹھو یہ عمروالی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھونکر لاؤ ہم کو کھلاؤ) ایک روایت میں ذَاتِ الشُّرُفِ النِّوَاءِ ہے یعنے اونچی موٹی اونٹنیاں۔

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ۔ تم پر بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک

Marfat.com

فتنہ دوسکر فتنہ سے بدتر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال
میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی نہایہ میں ہے کہ
شُرُف بسکون را، اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی
جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزْلٌ۔ البتہ
معتل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے، جیسے عَائِذٌ
اور عُوْذٌ ہے۔ ایک روایت میں اَلشُّرُقُ الْجُوْنُ ہے
قاف سے اسکے معنی آگے مذکور ہوں گے۔

کَانَ لِیْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا میرے
پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری
عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

یَسْکُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ شام کے شہروں کے
پاس جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا۔ بعضوں نے کہا مَشَارِف
وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں۔

یُوْشِكُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ بَیْنَ شَرَافِ
وَاَرْضِ کَذَا جَمَّاءُ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ۔ وہ زمانہ
قریب ہے جب شراف اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی
بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا۔ شَراف
ایک مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا ایک پانی کا
جو بنی اسد قبیلے کا ہے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمَی الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔
حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر
کیا تھا۔ ایک روایت میں سَرِف ہے سین مہملہ اور
کسرۂ راء سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَنَّ
لِیْ مَمَرَّ الشَّرَفِ۔ میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں
کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا رستہ مل جائے۔

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ۔ وہ ایک
دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعضوں نے کہا شُرُفًا
اَوْ شُرُفَیْنِ پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے بعضوں نے یوں
ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

فَسَعٰی لَهَا شَرَفًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا۔ ایک دوڑ
تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا۔

اُمِرْنَا اَنْ نَّبْنِیَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ
الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند
بنائیں یعنے مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور
برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں
کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)

وَسُقُوْطُ شُرُفَاتِهَا۔ اسکے برج گر جانا،
یہ جمع ہے شُرْفَةٌ کی بعضوں نے شُرَفَاتِهَا
بعضوں نے شُرُفَاتِهَا پڑھا ہے۔

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارِ یُصْبَغُ بِالشَّرَفِ
فَلَمْ تَرَ بِهٖ بَاْسًا۔ حضرت عائشہ سے پوچھا اگر
اوڑھنی شرف میں رنگین انہوں نے کہا کچھ قباحت
نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ
رنگ نکلتا ہے)۔

قِیْلَ لِلْاَعْمَشِ لِمَ تَسْتَکْثِرْ عَنِ الشَّعْبِیِّ
فَقَالَ کَانَ یَحْتَقِرُنِیْ کُنْتُ اٰتِیْهِ مَعَ اِبْرَاهِیْمَ
فَیُرَحِّبُ بِهٖ وَیَقُوْلُ لِیْ اقْعُدْ ثَمَّ اَیُّهَا
الْعَبْدُ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا نَرْفَعُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنَّتِهٖ
مَا دَامَ فِیْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ۔ اعمش (جو حدیث کے
بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر
شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنے ان کی بہت
حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے)
انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی
دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم
کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام وتعظیم سے بٹھلاتے) اور
مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے۔
لا نرفع العبد اخیر تک یعنے ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم ورواج

Marfat.com

اس سے بڑھانے کے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ شَرَفُ قَوْمِهِ وَكَرَمُهُمْ۔ وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے۔

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ۔ پھولے گال والا (ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)۔

فَمَا أَشْرَفَ لَهُمْ أَحَدٌ۔ کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا۔

وَأَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ۔ ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)۔

يُكَبِّرُونَ اللهَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ۔ ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کردے (مجمع البحار میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو نشان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کردی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو۔ اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں۔

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علی کو اسی طرح حضرت علی نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کردینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی۔ اب اس حدیث کی رو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع رکھا ہے اور بعضوں نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا۔ اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں۔ بعضوں نے کہا ضرور ہے، بعضوں نے کہا جائز ہے بعضوں نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا، مرادیں منتیں مانگنا، عرضیاں لٹکانا، سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا، بوسہ لینا، اس پر چراغاں کرنا، روشنی کرنا، میلہ لگانا، اس سے باز رہیں)۔

ثُمَّ الَّذِي إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ۔ پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)۔

وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ اس فتنے میں زبان چلانا ایسا ہے جیسے تلوار پڑنا

فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بُصری میں رہتا تھا)۔

مَشْرَفِي[ع]۔ تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو۔

ع بعضوں نے کہا یہ غلط ہے مشرف ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور یہ اسی کی طرف منسوب ہے ۱۲

Marfat.com

مَشَارِفُ الْاَرْضِ ۔ زمین کے بلند حصے۔
کَانَ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹیکرے پر تکبیر کہتے۔
لِسَانُ ابْنِ اٰدَمَ یُشْرِفُ عَلٰی جَمِیْعِ جَوَارِحِہٖ کُلَّ صَبَاحٍ ۔ آدمی کی زبان ہر صبح کو اسکے سب اعضا کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے۔ بری بات تو زبان سے نکالتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)۔
اِذَا اَتَاکُمْ شَرِیْفُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ ۔ تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار ہیں نے کہا حسیب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو۔ شَرِیْفٌ کی جمع شُرَفَاءُ ہے اور اَشْرَافٌ۔
اِسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ ۔ شیطان اسکو تاکتا رہا ہے۔
فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھکو نہ دوں تجھ کو عنایت نہ کروں یہ سنتے ہی لوگوں نے سر اٹھایا تاکنے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)۔
شَرْقٌ ۔ کان چیرنا، چننا، طلوع ہونا جیسے شُرُوْقٌ ہے۔
شَرَقٌ ۔ کان چرا ہونا، تھوک گلے میں اٹک جانا، اچھا ہونا، سرخ ہونا، روشنی کم ہونا، ڈوبنے کے نزدیک ہونا۔
تَشْرِیْقٌ ۔ پورب کی طرف جانا جیسے تَغْرِیْبٌ پچھم کی طرف جانا۔
اِشْرَاقٌ ۔ طلوع ہونا، روشن ہونا، چمکنا۔

اِنْشِرَاقٌ ۔ پھٹ جانا۔
شَارِقٌ ۔ سورج، پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غَارِبٌ پچھمی جانب۔
اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ ۔ گیارہویں، بارہویں، تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا۔
کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ کَیْمَا نُغِیْرُ (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جا تاکہ ہم لوٹ جائیں یعنی منا کو قربانی کرنے کے لئے ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)۔
مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِیْقِ فَلْیُعِدْ ۔ جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کرلے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے۔
لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔
اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی مُشَرَّقِکُمْ ۔ ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو۔
اَیْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ ۔ عیدگاہ کہاں ہے۔
مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مُشَرَّق کہتے ہیں۔
یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی ۔ نماز میں (یعنی عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ۔ آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہو جائے یا طلوع نہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ہے ایک میں حَتّٰی تَرْتَفِعَ۔ اسی لئے ہم نے دو ترجمے کئے) نووی نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے۔

لَا یُفِیْضُوْنَ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا۔

کَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنے کھلی جگہ)۔

فِی السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ یُقَالُ لَهُ الْمِشْرِیْقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰی مَا بَقِیَ اِلَّا شَرْقُهٗ۔ آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشریق کہتے ہیں وہ بند ہو گیا ہے صرف ایک دراڑ باقی ہے۔

شَرْق۔ وہ روشنی جو دروازے کی دراڑ میں سے اندر جاتی ہے۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ لَا یُنْکِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰی اَهْلِهٖ جَاءَ طَائِرٌ یُقَالُ لَهُ الْقَرْقَفَنَّةُ فَیَقَعُ عَلٰی مِشْرِیْقِ بَابِهٖ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فَاِنْ اَنْکَرَ طَارَ وَاِنْ لَّمْ یُنْکِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَیْهِ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَصَارَ قُنْذُعًا دَیُّوْثًا۔ جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آکر اسکے دروازے کے سوراخ یا دراڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس بُرے کام پر انکار کیا (آئندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑ جاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو برا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقاً حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے۔ اسی طرح اُن شہر والوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اُتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا جدہ والوں کا ان کو دکھن یا اتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)۔

اَنَاخَتْ بِکُمُ الشُّرُفُ الْجُوْنُ۔ تم میں پوربی کالی اونٹنیاں آنکر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فسادات ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ ایک روایت میں الشُّرُفُ ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

اِنَّمَا بَقِیَ مِنْهَا کَشَرَقِ الْمَوْتٰی۔ دنیا اب اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے پانی کی لہر کی طرح (یہ اخیر دن میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں: شَرِقَتِ الشَّمْسُ شَرَقًا

Marfat.com

یعنے سورج کی روشنی کم ہو گئی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھسکے) اچھو سے مرے تک ہوتا ہے (یہ بہت تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آکر اٹکتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ عِیْسٰی وَ اُمِّہٖ اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَکَعَ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا یا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کر دیا۔

اَلْحَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ آگ میں جل جانا یا پانی میں ڈوب کر مرجانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَاکُلِ الشَّرِیْقَةَ فَاِنَّهَا ذَبِیْحَةُ الشَّیْطَانِ۔ جو جانور گلا گھونٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰی اَنْ یُّعَصِّبُوْهُ فَشَرِقَ بِذٰلِکَ۔ مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھسکا ہو گیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہیں ہوا گو یا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا اَبَی اللّٰهُ ذٰلِکَ شَرِقَ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو نا پسند کیا (آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اسکے گلے میں جیسے نوالہ اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)۔

یَشْرَقُ صَدْرُ اللَّعِیْنِ۔ ملعون کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔

یُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ یہ اِشْرَاقٌ سے نکلا ہے یعنے روشن ہونا

نَهٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِشَرْقَاءَ۔ آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنے جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)۔

شَرَقَةٌ۔ کان کا پھٹا ہونا۔

وَلَا هِیَ بِغَفِیْقٍ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُهَا۔ نہ اس کا پیشاب پاخانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھر گئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔

کَانَ یُخْرِجُ یَدَیْهِ فِی السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَلَفِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَیْنَهُمَا الدَّمُ آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے اُن پر خون کی سُرخی ظاہر ہو جاتی۔

رَاَیْتُ ابْنَیْنِ لِسَالِمٍ عَلَیْهِمَا ثِیَابٌ مُشْرَقَةٌ۔ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقَ الشَّیْءُ سے نکلا ہے یعنے وہ چیز بہت سرخ ہو گئی۔

اَشْرَقْتُهٗ بِالصِّبْغِ۔ میں نے اس کو خوب ڈھلڈھاتا سُرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَیْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمَّا یَذْهَبْ ضَوْئُهَا امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے

Marfat.com

نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب
تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)
رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ پورب کا مالک۔
رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ۔ دونوں پوربوں کا مالک۔
(ایک پورب تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا
ہے دوسرے وہ پورب جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔
بعضوں نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب
اور پچھم پر اطلاق مگر اس آیت میں "رب المشرقین
ورب المغربین" یہ معنی مراد نہیں ہے۔
رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ تمام پوربوں کا مالک۔
(ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا
ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)
بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ۔ ان میں اتنا فاصلہ ہو
جتنا پورب اور پچھم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو
تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور
قمرین۔
مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔
پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنے دکھن کی
طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ
جانب جنوب واقع ہے۔ بعضوں نے کہا یہ اس شخص
کے لئے جس کو قبلہ بہ تحقیق معلوم نہ ہوسکا۔ اس نے
سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم
ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دہرانا
ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم
کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ
لے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔
وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ۔ مشرق
والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے
ان کو احرام باندھنا چاہئے)۔

حَمَلَتْ بِهٖ أُمُّهٗ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى۔ آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ
کا حمل ایام تشریق میں ہوا جمرۂ وسطیٰ کے پاس (ایام
تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں
کیونکہ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو
عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذیحجہ
کے ۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت
صرف تین ماہ رہتی ہے)۔
اَلْإِسْلَامُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ۔ اسلام مینار
کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنے کوئی
نیک عمل بغیر اسلام کے چمکدار اور قبول نہیں
ہوتا)۔
مَشْرُقَةٌ۔ دھوپ میں بیٹھنے کا مقام۔
أَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُرِيْدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا
تَحْتَ حَنَكِهٖ ثَلٰثًا لَا يُصِيْبُهُ الشَّرَقُ وَالْغَرَقُ
وَالْحَرَقُ۔ جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے
کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کرلے میں اس کا ضامن
ہوں وہ نہ پانی میں اچھو کرے گا نہ ڈوبے گا نہ جلے گا۔
أَشْرَقَ وَجْهُهٗ۔ اس کا چہرہ چمکنے لگا۔
شَرَكٌ۔ تسمہ ٹوٹ جانا۔
شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شَرِكَةٌ۔ شریک ہونا
تَشْرِيْكٌ۔ تسمہ لگانا۔
مُشَارَكَةٌ۔ شرکت کرنا۔
إِشْرَاكٌ۔ شریک کرنا، تسمہ لگانا۔
اَلشِّرْكُ فِيْ أُمَّتِيْ أَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ
شرک یعنی ریا، جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا معتقد کرانا
منظور ہو میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ
پوشیدہ ہے۔
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ أَحَدًا۔ اس آیت

Marfat.com

میں بھی شرک سے مراد ریا ہے یعنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص خدا ہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا سنانے یا شہرت کی غرض سے جو ریاء کہتے ہیں۔

اَشْرَکْتُهٗ فِی الْاَمْرِ۔ میں اس کام میں اس کا شریک تھا۔

اَشْرَکُهٗ شِرْکَةً۔ اس کا شریک ہو جاتا ہوں اسم مصدر شرکہ ہے شَارَکْتُهٗ میں اس کا شریک ہوگیا۔

اَشْرَکَ بِاللّٰهِ۔ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

فَهُوَ مُشْرِكٌ۔ وہ مشرک ہے یعنے اللہ کا ساجھی دوسرا بناتا ہے اور شِرْكٌ کفر کو بھی کہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کفر عام ہے اور شرک خاص ہے مثلاً ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو نہیں مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے، یا حدیث شریف کو قابلِ اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ۔ بدفالی لینا، برا شگون لینا شرک ہے (یعنے چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا) لیکن اللہ تعالےٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے جس آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع و ضرر سب اسکی تقدیر سے جانتا ہے وہ بدفالی نہیں لیتا بلکہ اس کو لغو جانتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ بدفالی گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ جدید ایمان کی ضرورت پڑتی)۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ۔ جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں بھی وہی چھوٹا شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ۔ جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی، اگر وہ محتاج ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا۔ محنت مزدوری کر کے اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)

اِنَّهٗ اَجَازَ بَيْنَ اَهْلِ الْيَمَنِ الشِّرْكَ۔ معاذ ابن جبلؓ نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنے بٹائی کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔

اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ۔ زمین میں بٹائی کرنا درست ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور شرک سے (یعنے شرک کا وسوسہ میرے دل میں ڈالنے سے۔ ایک روایت میں وَشَرَكِهٖ ہے یعنے شیطان کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَكَةٌ کی بمعنی جال اور پھندہ)۔

كَالطَّيْرِ الْحَذِرِ يَرٰى اَنَّ لَهٗ فِيْ كُلِّ طَرِيْقٍ شَرَكًا۔ ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر رستہ میں یہ سمجھتا ہے کہ اسکے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا (ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔

اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک

Marfat.com

نہیں ہے اور گھانس سے وہ گھانس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حقدار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھانس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کرے۔ ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھانس اور لکڑی کو بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعضوں نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملک نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید و فروخت بلا نکیر جاری ہے) بعضوں نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا اپنا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعضوں نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ۔ (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اسکے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے۔ غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اسکے بعضے بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پائے)۔

صَلَّی الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْئُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استوا سے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آجاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایہ اصلی کہتے ہیں۔ جب اس سایہ سے تھوڑا سا یہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا۔ یہ ایسا نازک امر ہے کہ ایک پلک میں ادھر کا ادھر ہو جاتا ہے۔ ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے کہا نہیں، ہاں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا۔ انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہنے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)۔

تَشَارَكْنَ هَزْلٰى مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ۔ لاغری اور دبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز تھوڑا ہے۔

اَكْفِنِيْ مُؤْوْنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِيْ۔ تم محنت اپنے اوپر لے لو (یعنے زمین کی درستی، آبپاشی وغیرہ، اور میرے شریک رہو پیداوار اور میوے میں)۔

مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ۔ ذمّی کافروں اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان (یعنے اجرت

Marfat.com

اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سُود اور شراب کی بھی تجارت کرسکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے۔ اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اسکے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنے سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے تبدل مِلک سے بھی بعضوں کے نزدیک حرام مال حلال ہوجاتا ہے مثلاً سودخوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بائع کے لئے حلال ہوگا۔ اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اسکے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں جو مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ مِلک بدل گئی اور بعضوں نے سودخوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن اباحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی۔

بَقَرَۃٌ اَوْ شَاۃٌ اَوْ شِرْکٌ (قربانی میں) ایک گائے یا ایک بکری یا شرکت ہو گائے یا اونٹ میں سات آدمی مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں)۔

وَشَرِکْتُہٗ فِیْ مَالِہٖ حَتّٰی فِی الْعَذْقِ۔ میں اسکے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی (ایک روایت میں اَشْرَکْتُہٗ ہے۔ میں نے اس کو شریک کر لیا)۔

لَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِکُوْا۔ مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ گے (جیسے پہلے تھے، یعنی ساری امت مشرک ہوجائے یہ نہیں ہوسکتا۔ اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعضے قبیلے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)۔

وَالْعَیْنُ مِثْلُ الشِّرَاکِ۔ چشمہ جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنے بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)۔

وَاُحِبُّ مَنْ شَرِکَنِیْ فِیْہِ اُخْتِیْ۔ آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ۔ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے۔

وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کر لیا۔

یَوْمَا عِیْدٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے عید کے دو دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں، ان کو مشرک اس لئے کہا کہ یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)۔

وَالْمُشْرِکُوْنَ عَبَدَۃُ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدُ۔ مشرک بت پرستوں اور یہودیوں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)۔

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ۔ جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا یعنے میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ کرے، جب خیانت کی تو اللہ تعالےٰ ان سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور شیطان شریک ہوجاتا ہے)۔

Marfat.com

شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ ۔ آگ کا ایک تسمہ ۔
اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِكُمْ
بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے ۔

اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ۔ اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنے وہ بھی اس میں داخل ہے) ۔

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ ۔ سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھران کو بیان کیا پہلا گناہ ۵ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنے خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعضے عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور قدیم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے ۔ دوسرے شرک فی الالوہیۃ یعنے عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز ، دعا حاجت برآری ، تندرستی ، اولاد کا دینا ، روزی دینا ، گناہوں کا بخشنا ، مصیبت دور کرنا ، ہلاکت سے بچانا ، جانور تعظیم کے لئے کاٹنا ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا ۔ اس قسم کے مشرک دنیا میں بہت ہیں ۔ یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس شرک میں گرفتار ہیں) ۔

اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ (آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کریجیو (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو ۔ معلوم نہیں اللہ تعالے کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے ! دوسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا میں شریک کر لیا کریں اس لئے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا دوست بھی شامل ہو جائیں) ۔

هَلْ يَدْخُلُ فِيْ عَلَامِ الْقُنُوْطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ بِنَعَمْ لِاَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يُّرْزَقَ الْاِيْمَانَ ۔ کیا اس آیت "قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم" میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالے اس کو ایمان نصیب کرے ۔

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (اللہ تعالے نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنے آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے ، معاملہ میں خیانت اور دغابازی کرے ، اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکی نام رکھے ۔ جیسے عبداللات عبدالعزیٰ عبدالحارث ، عبدالرسول عبدالحسین ، عبدالنبی وغیرہ ۔ یا اولاد کو بعوض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو ۔ فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنے جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفہ شیطان ہے) ۔

Marfat.com

لَا تُدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ۔ اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔
تُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ۔ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔
شَرْمٌ: چیرنا، پھاڑنا، کاٹنا، تھوڑا دینا۔
شَرَمٌ۔ ناک چرنا یا نکٹا ہونا۔
تَشْرِيْمٌ۔ چیرنا، زخمی ہوکر بھاگ جانا۔
تَشَرُّمٌ۔ پھٹنا، چرنا۔
اِنْشِرَامٌ۔ پھٹنا۔
شَرْمَاءُ۔ نکٹی عورت یا جس کا قبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو۔
اَشْرَم۔ نکٹا۔
شَرِيْمٌ۔ فرج۔
اِشْتَرٰى نَاقَةً فَرَاٰى بِهَا تَشْرِيْمَ الظِّئَارِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بچہ پر مہربان کی گئی ہے (یعنے جو اس کا بچہ نہیں ہے) اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی۔
اُتِيَ عُمَرُ بِكِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِيْهِ فِيْهِ التَّوْرَاةُ۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اسکے کونے پھٹ گئے تھے۔
اِنَّ اَبْرَهَةَ جَاءَهٗ حَجَرٌ فَشَرَمَ اَنْفَهٗ فَسُمِّيَ الْاَشْرَمَ۔ ابرہہ (بادشاہ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے۔
شَرَهٌ: سخت حرص، لالچ۔
شَرِهٌ۔ جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے۔ حریص لالچی۔

مَا بِيْ شَرَهٌ وَلٰكِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِي اللّٰهُ مُتَعَرِّضًا لِفَوَائِدِهٖ۔ مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈھنے والا ہوں۔
شَرْيٌ: یا شِرَاءٌ۔ خریدنا، بیچنا، مسخرہ پن کرنا۔
شَرًى۔ چمکنا، غصہ ہونا۔
مُشَارَاةٌ۔ منت وزاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کرکے پیچھے لگ کر)۔
اِشْتِرَاءٌ۔ خریدنا۔
اِسْتِشْرَاءٌ۔ لجاجت کرنا۔
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْكِيْ فَكَانَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا يُشَارِيْ وَلَا يُمَارِيْ وَلَا يُدَارِيْ۔ آنحضرتؐ میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (کہ دل میں کچھ ظاہر میں کچھ۔ بعضوں نے کہا لا يُشَارِيْ شر سے نکلا ہے۔ اصل میں لا يُشَارِرُ تھا۔ ایک "را" "یا" ہوگئی، شر نہیں کرتے تھے)۔
لَا تُشَارِ اَخَاكَ۔ اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنے اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارِّ ہے بہ تشدید را (یعنی برائی مت کر۔
فَشَرِيَ الْاَمْرُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكُفَّارِ حِيْنَ سَبَّ اٰلِهَتَهُمْ۔ جب آنحضرتؐ نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہوگیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آگئی)۔
حَتّٰى شَرِيَ اَمْرُهُمَا۔ ان کا کام سخت ہوگیا (مصیبت ناک)۔

Marfat.com

(یعنے ہریالی سے سبز ہوکر ساری زمین ایک اندرائن کی طرح ہوگئی تھی ایک روایت میں شَرِبَۃٌ ہے باقی موحدہ سے)۔
اِنْزِلْ اَشْرَاءَ الْحَرَمِ۔ حرم کے اطراف میں اُترو (اس کا مفرد شَرَیٰ ہے)۔
شَرَاۃٌ۔ ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہوگئی۔ ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا)۔
فَلَا یَأْخُذُ اِلَّا تِلْکَ السِّنَّ مِنْ شَرْوٰی اِبِلِہٖ اَوْ قِیْمَۃَ عَدْلٍ۔ زکوٰۃ میں اسی عمر کا جانور اسکے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے یا ایک عادل منصف آدمی سے اسکی قیمت اکوا کر لی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
ھٰذَا شَرْوٰی ھٰذَا۔ یہ اسکے مثل ہے۔
اِذْ فَعُوْا شَرْوَاھَا مِنَ الْغَنَمِ۔ اس کے مثل بکریاں دے دو۔
قَضٰی فِیْ رَجُلٍ نَزَعَ فِیْ قَوْسِ رَجُلٍ فَکَسَرَھَا فَقَالَ لَہٗ شَرْوَاھَا وَکَانَ یُضَمِّنُ الْقَصَّارَ شَرْوَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَھْلَکَہٗ۔
ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچکر توڑ ڈالا تو شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی کمان اسکو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کر دے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے۔
فِی الرَّجُلِ یَبِیْعُ الرَّجُلَ وَیَشْتَرِطُ الْخَلَاصَ قَالَ لَہُ الشَّرْوٰی۔ ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنے یہ کہ اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بایع اسکے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنے ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)۔
اِشْتَرٰی دَابَّۃً وَھُوَ عَلَیْہِ۔ ایک شخص نے ایک جانور خریدا اور بایع اس پر سوار تھا۔
اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ۔ عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خرید کر لو (یعنے اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑا لو ایمان لاکر)۔
اَلَّذِیْ شَرَی الْاَرْضَ یا اِشْتَرٰی جس نے زمین بیچی یا خریدی۔
اِنْ کُنْتَ اِشْتَرَیْتَنِیْ لِلّٰہِ (حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ کو خالص خدا کی رضامندی کے لئے خریدا تھا تو مجھ کو چھوڑ دیں جہاں چاہوں رہوں جہاں چاہوں چلا جاؤں۔ یہ بلال نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرتؐ کے وقت میں اذان دیا کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہو سکتا کہ میں آنحضرتؐ کا ذکر کروں (یعنے اشھد ان محمد رسول اللہ کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں۔ آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)۔
مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہٗ کون شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنے اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے)
شَرَاۃُ الْمَالِ۔ بہترین مال۔
تَشَرَّی الشَّیْءُ۔ یہ چیز متفرق ہوگئی۔
شَرِیَّۃٌ۔ طریقہ، طبیعت، وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے۔
مُشْتَرِی۔ مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے۔

Marfat.com

آشرِیَۃٌ۔ شری کی جمع ہے۔
ضَرَبَ آشرِیَۃِ العَقَارِ۔ زمین وغیرہ کی خریداریاں۔
شَرِی۔ ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا پتی اُچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں۔

باب الشین مع الزّای

شَزَبٌ یا شُزُوبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا ہونا۔
تَشزِیبٌ۔ دُبلا کرنا۔
تَشَازُبٌ۔ اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا۔
شَازِبٌ۔ سخت سوکھا دُبلا اس کی جمع شُزَّبٌ اور شَوَازِبُ ہے۔
شُزُبَۃٌ۔ فرصت۔
شَزِیبٌ۔ بن دُرست کی ہوئی چھڑی۔
تَوَشَّحَ بِشَزَبَۃٍ کَانَتْ مَعَہٗ۔ ایک کمان لشکائی جوان کے پاس تھی (یعنے گلے میں اس کو حمائل کیا)۔
شَزَبَۃ۔ وہ کمان جو نہ بالکل نئی ہو نہ بہت پرانی۔
تَعدُو شَوَازِبَ۔ دُبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔
شَزرٌ: گوشۂ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا، داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا، ٹیڑھا۔
تَشَزُّرٌ۔ غصہ ہونا، لڑائی کے لئے مستعد ہونا۔
اِستِشزَارٌ۔ اُٹھا ہونا، بٹنا، مُڑے ہونا۔
شَزَارٌ۔ سرخی۔
شَزرَاءُ۔ سرخ آنکھ۔

شَزَرٌ۔ شدت اور سختی۔
اِلحَظُوا الشَّزرَ وَاطعَنُوا الیَسرَ۔ تیز نگاہ سے یا گوشۂ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو۔
بَلَغَنِی عَن اَمِیرِ المُؤمِنِینَ ذَرٌو تَشَزَّرَ لِی بِہٖ۔ مجھ کو ایک اُڑتی ہوئی بات امیر المؤمنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے)۔
شَزنٌ: شگفتہ ہونا۔
تَشَزُّنٌ۔ سخت ہونا، جھگڑے کے لئے کھڑا ہونا۔
فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ۔ لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے، جلدی کرنے لگے۔
تَشزِینٌ یا تَشَزُّنٌ۔ گرا دینا، پچھاڑ دینا، ذبح کرنے کے لئے لٹانا۔
شَزَنٌ۔ ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں۔
شَزَنٌ۔ بہت تھک جانا اور بدخلق شخص، شدت اور سختی، ایک کونا، جانب، دُوری، غلیظ زمین۔
شُزُنٌ۔ جانب۔
شَزرَکَۃ۔ بخیل عورت۔
شُزُونَۃٌ۔ غلظت۔
شَوزَنٌ۔ صورت شکل۔
فَلَمَّا بَلَغَ السَّجدَۃَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ۔ آنحضرتؐ نے سورۂ صٓ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لئے تیار ہوئے۔
فَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ تَوبَۃُ نَبِیٍّ وَلٰکِنِّی رَاَیتُکُم تَشَزَّنتُم فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوا۔ آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داوٗد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لئے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اُترے اور

Marfat.com

آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَهٗ ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کرلیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز پینے تو کیسا چہرہ بناتا ہے) اور ان کے لئے تیار ہو گئے۔

مِيْعَادُكُمْ يَوْمُ كَذَا حَتّٰى اَتَشَزَّنَ تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لئے تیار ہو جاؤں۔

اِنَّهٗ اَتٰى جَنَازَةً فَلَمَّا رَاٰهُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِيُوَسِّعُوْا لَهٗ۔ وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لئے تیاری کی۔

نِعْمَ الشَّيْءُ الْاِمَارَةُ لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ۔ حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنے بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام مزورتوں کے لئے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی) مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت ہو گئی ہے اور بادشاہ سلامت بے فکر ہو گئے ہیں۔ اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لئے بڑا چین یہ ہے کہ بے فکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بے فکری نصیب نہیں ہوتی رات دن ایک نہ ایک دغدغہ لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے۔

فَتَرَامَتْ مَذْحِجُ بِاَسِنَّتِهَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِهَا۔ مذحج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں۔

كُنْتُ اِذَا هَبَطْتُ شَزَنًا اَجِدُهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ۔ جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا۔

وَوَلَّاهُمْ شَزَنَهٗ۔ ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعضوں نے کہا شَزَن کے معنی جانب یعنے جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں وَلَّيْتُهٗ ظَهْرِيْ میں نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اس کو کرلیا (اس کو دشمن سے بچایا)۔

تَجُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَزَنٌ: مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے بعضوں نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلتے چلتے تھک جائے)۔

باب الشین مع السین

شَسٌّ: سخت زمین۔

شُسُوْسٌ۔ سوکھنا۔

شَاسٌّ۔ دُبلا، سوکھا، ناتوان۔

شَسْعٌ۔ جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے۔

Marfat.com

شَاصِيَةٌ بِرِجْلِهَا۔ اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔
شَصُوٌّ۔ شدت اور سختی۔

باب الشین مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَأٌ۔ مولکہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے، مولکہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے کنارے پر چلنا۔
شَاطِئُ الْبَحْرِ۔ سمندر کا کنارہ۔
قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاَخْرَجَ شَطْأَهٗ اَیْ نَبَاتَهٗ وَفُرُوْخَهٗ۔ یعنے کھیت سے اپنا مولکہ نکالا۔
اَشْطَأَ الزَّرْعُ۔ کھیت نے مولکہ نکالا۔
فَهُوَ مُشْطِئٌ۔ اس کا مولکہ نکلا ہے۔
شَاطِئُ النَّهْرِ۔ ندی کا کنارہ۔
شَطَا۔ ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں اسی سے ہے ابوالحسن کا قول اَنَا كَفَّنْتُ اَبِیْ فِیْ ثَوْبَیْنِ شَطَوِيَّيْنِ۔ میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔
شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ۔ اسکے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔
شَطْبٌ: کاٹنا، دور ہونا، جھکنا، عدول کرنا، خط لغ پھیر دینا۔
اِنْشِطَابٌ۔ بہنا۔
شَاطِبَةٌ۔ چمڑا کاٹنے والی عورت۔
شَطْبٌ۔ لمبا، خوش خلق، ہری شاخ۔
شُطْبَةٌ۔ ہری ڈالی اسکی جمع شُطَبٌ ہے۔
شُطَبُ السَّيْفِ۔ تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں۔
مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ۔ اسکی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنے اس کا خاوند بالکل دُبلا پتلا ہے۔ بعضوں نے کہا

مَسَلُّ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے)۔
اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَقْتَلِهٖ عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھ سے مارا لیکن برچھ اسکے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنے برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا)۔
شَطْحٌ: دور جانا، زمین پر چت گرنا۔
ثَوْبٌ شَاطِحٌ۔ بہت لمبا کپڑا۔
شَطْحِيَاتٌ۔ بیہودہ دور از قیاس باتیں۔
شَطْرٌ: دو حصے کرنا، قصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانب، جہت۔
شَاطِرٌ۔ شوخ، بے باک اسکی جمع شُطَّارٌ اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں۔
مُشَاطَرَةٌ۔ آدھا آدھا بانٹ لینا۔
شِطْرَةٌ۔ دو نصف ہر ایک نصف جداگانہ قسم کا۔
شُطُوْرٌ اور شَطَارَةٌ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا۔
تَشْطِيْرٌ۔ آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا۔
شَطِيْرٌ۔ دور، غریب، اجنبی۔
اِنَّ سَعْدًا اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثُ فَقَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرتؐ سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں۔ انہوں نے

عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کر سکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لئے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے۔

مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ۔ جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی گو خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً اقتل کی جگہ صرف اُق کہا یا اشارہ کیا)۔

مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے۔

اِنَّهٗ رَهَنَ دِرْعَهٗ بِشَطْرٍ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ آنحضرتؐ نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی۔ (یعنی آدھے مکوک جو پر یا آدھے وسق جو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا اور اسکی قیمت کے بدل اعتبار کے لئے اپنی زرہ اسکے پاس گرو رکھ دی)۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔ طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست)۔ بعضوں نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا۔ بعضوں نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے وما کان اللہ لیضیع ایمانکم میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی۔

كَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ ہمارے پاس جو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے)۔

اِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے (لینے تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوٰۃ کا مال جبراً لیں گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح وَشُطِرَ مَالُهٗ ہے یعنے اس کے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں سے زکوٰۃ لے لے یہ گویا اسکی زکوٰۃ نہ دینے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ اس سے بہر حال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوٰۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اسکے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوٰۃ کی تھیں اب اس نے زکوٰۃ نہ دی، اور سب بکریاں مر گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنے دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعضوں نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہوگئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہو اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دونا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گمے ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اسکے رفیقوں نے اس کو نحر کیا اور کھا گئے۔ اور حدیث میں اسکے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ۔ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی

Marfat.com

حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص ... المطلب زکوٰۃ نہ دے اس سے زکوٰۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوٰۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے)۔

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہلحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے اور تعجب یہ ہے کہ باوجودیکہ امام ابوحنیفہؒ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں۔

قَالَ لِعَلِیٍّ وَقْتَ التَّحْكِيمِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ أَشْطُرَهُ فَوَجَدْتُهُ قَرِيبَ الْقَعْرِ كَلِيلَ الْمُدْيَةِ وَإِنَّكَ قَدْ رُمِيتَ بِحَجَرِ الْأَرْضِ۔ احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علی سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آزمایا اسکے تھن دوہے (اسکے خیر و شر سب کا امتحان کیا۔ خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا عرب لوگ کہتے ہیں۔ حَلَبَ فُلَانٌ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ ہے)۔

لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ بِحَقٍّ أَحَدُهُمَا شَطِيرٌ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ شَهَادَةَ الْآخَرِ (قاسم بن محمد بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعیٰ علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا باپ یا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعیٰ علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا، مدعی کو ڈگری مل جائے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علماء اسکے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا۔

شَهَادَةُ الْأَخِ إِذَا كَانَ مَعَهُ شَطِيرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهُ۔ بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرَهُ۔ اگر بی بی نے سارا الفقہ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہوگی (خاوند کو واپس دینا ہوگا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جو زن جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے)۔

شَطْرُ اللَّيْلِ۔ آدھی رات۔

أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ۔ وہ حسن کا آدھا حصہ دیئے

Marfat.com

گئے تھے۔ (یعنے حضرت یوسف علیہ السلام) شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ادب والی مسجد کی طرف فَوَضَعَ عَنِّیْ شَطْرَهَا پہلے اللہ تعالیٰ نے آدھی (یعنے پچیس نمازیں) معاف کر دیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شَطْر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لئے شطر سے ایک حصہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابلِ اعتماد ہے)۔

فَاَتَیْتُهٗ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ۔ میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنے دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔

تَمْكُثُ اِحْدٰكُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تَصُوْمُ وَلَا تُصَلِّیْ۔ تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنے حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہا نے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔ مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے۔

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا تِلْكَ فَشَطَارَةٌ۔ یہ تو خباثت ہے اور دغابازی۔

شِطْرَنْج۔ ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اسکو ناجائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو نہ اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لئے وہ جائز ہو یہ شَطَارَة یا تَشْطِیْر سے نکلا ہے۔ محیط میں ہے کہ شطرنج بہ کسرۂ شین بعضوں نے کہا یہ شش رنگ کا معرب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پانسے ہوتے ہیں۔ بادشاہ، وزیر (یا پادشاہ بیگم)، فیل، اسپ، رُخ، پیادہ۔ یہ فارسیوں کی ایجاد ہے۔ بعضوں نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے۔

شَطْسٌ۔ جانا مکر اور فریب۔

شُطُسٌ۔ خلاف اور عناد۔

شُطَسِیٌّ۔ مکار، شریر۔

شَطٌّ یا شُطُوْطٌ۔ دور ہونا، لمبا ہونا۔

شَطِیْطٌ۔ ظلم کرنا، افراط کرنا۔

شَطَطٌ۔ حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نرخ گراں کرنا۔

شُطُوْطٌ۔ ظلم کرنا۔

تَشْطِیْطٌ۔ حد سے بہت بڑھ جانا۔

اِشْطَاطٌ۔ دور کرنا، غور کرنا، چل دینا، ظلم کرنا۔

اِنَّكَ لَشَاطِّیْ حَتّٰی اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰی ضَعْفِیْ فَلَا اَسْتَطِیْعُ فَانْبَتُّ۔ ایک شخص نے تمیم داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زوردار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا بوجھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہوسکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے یعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعضوں نے کہا شَطَّنِیْ فُلَانٌ یَشُطُّنِیْ شَطًّا سے یعنے مجھ کو مشقت میں

Marfat.com

...والا مجھ پر ظلم کیا۔

لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ۔ (اس کو مہر مثل ملے گا) نہ کم نہ زیادہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الشَّطَّةِ ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنے عیال و اطفال کی کثرت سے)، اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو، اور خرچ کی تنگی ہو (بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)۔

شَطُّ الْبَحْرِ ۔ دریا کا کنارہ یعنے ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے۔

شَطْعٌ : جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔

شَطْفٌ : چل دینا، دور ہونا، دھونا۔

تَشْطِيْفٌ ۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔

شَطْمٌ : جماع کرنا۔

شَاطُوْمَةٌ ۔ لمبی لکڑی۔

شَطْنٌ : رسی سے باندھنا، مخالفت کرنا، گھس جانا، دور ہونا۔

اِشْطَانٌ ۔ دور کرنا۔

شَاطِنٌ ۔ خبیث۔

شَطُوْنٌ ۔ گہرا کنواں۔

شَيْطَانٌ ۔ (یا تو شَطْنٌ سے نکلا ہے یعنے حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لئے صاحب مجمع نے شَيْطَانٌ کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَيْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں)۔

وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطَةٌ بِشَطَنَيْنِ ۔ ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی۔

شَطَنٌ ۔ رسی۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا ۔ اللہ تعالے نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی۔

كُلُّ هَوًى شَاطِنٌ فِي النَّارِ ۔ ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی۔ (یعنے خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا ـــ ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہو گئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی پچ کئے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کئے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے۔ تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے۔ ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقویٰ کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا ادھر ہی رجوع کر جاتے تھے ـــ میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عنفوان شباب میں گرفتار تھا اور اب بھی اللہ تعالے شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے)۔

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ۔ سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے

Marfat.com

اسکے نیچے بطن اسکے نیچے فخذ اسکے نیچے فصیلہ جیسے خذیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوتی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ۔ جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں، معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے اِلَّا ماشاء اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ۔ جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان یا شرمگاہ کے چاروں کونے یا دونوں پاؤں دونوں رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہو گا)۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ قُرَیْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةً آنحضرت (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے بُلَیل کے قریب اس کو شعبہ بن عبد کہتے ہیں)۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَعَّبَتِ النَّاسَ۔ یہ کیسا فتویٰ ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈال دی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

یَرْاَبُ شَعْبَهَا۔ امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنے لوگوں کی پھوٹ کو میٹ کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دے (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِیْرٌ مِّنْ شَعْبٍ کَبِیْرٍ تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شَعْبٌ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنے اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَکَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً۔ جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لئے) ایک زنجیر لگا دی (یعنے النبیؐ نے)۔

شَعْبٌ۔ پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَکَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْیَةُ۔ ایک شخص اہل عجم سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا (بعضوں نے کہا شُعُوْبٌ جمع ہے شَعُوْبِیٌّ کی جیسے یَهُوْدٌ اور مَجُوْسٌ جمع ہے یہودی مجوسی کی)۔

Marfat.com

فَمَا زِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِی عَلٰی خَدِّہٖ حَتّٰی اَذَرْتُہٗ شَعُوْبَ۔ میں اپنا پاؤں اسکے رخسارے پر برابر رکھے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنے وہ مرگیا)۔

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی الشِّعْبِ۔ پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شِعْبٌ، دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ جب آپ شعب میں پہنچے (یعنے اس رستے میں جہاں ...)

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ۔ آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنے صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جائداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار وصد بیمار)۔

کَفَاہُ اللّٰہُ الشُّعَبَ کُلَّہَا۔ اللہ تعالٰی اسکے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کرے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ فحش گوئی لغاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَغَلَتْ شِعَابِیْ جَدْوَایَ۔ بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد دہش سے روک دیا ہے یعنے اول خویش بعدہٗ درویش۔

شَعْبَانُ مشہور مہینہ ہے۔ اس کو شعبان اسلئے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پلوٹ اور کمائی کے لئے متفرق ہوتے تھے۔

شَعْبِیٌّ۔ مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَبُ۔ ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے اَطْمَعُ مِنْ اَشْعَبَ یعنے اشعب سے بھی بڑھ کر طامع

شُعَیْبِیَّۃٌ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ۔ رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْہُمُوْمُ۔ جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعَیْبٌ۔ مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی کَاہِلِکَ فَیَصْدَعُ شَعْبُ کَاہِلِکَ۔ لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لادا ایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے

مَا اَتَتْ عَلٰی خَدِیْجَۃَ حِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْبِ۔ حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے۔

شِعْبُ اَبِیْ طَالِبٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ۔ ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَالِیَ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ۔ میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنے آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَۃُ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعَبُ الشِّرْکِ۔ شرک کی شاخیں۔

شَعَثٌ اور شُعُوْثَۃٌ۔ پریشان حال ہونا،

Marfat.com

پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِیْثٌ۔ پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعُّثٌ۔ پراگندہ ہونا۔

اِنْشِعَاثٌ۔ پھٹ جانا۔

شَعِثٌ۔ پراگندہ حال، گرد آلود۔

شَعْثَانُ الرَّاْسِ۔ جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهٗ هِجَاءُ الْاَعْشٰى عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ نَهٰى اَصْحَابَهٗ اَنْ يَرْوُوْا هِجَاءَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ شَعَثَ مِنِّيْ عِنْدَ قَيْصَرَ فَرَدَّ عَلَيْهِ عَلْقَمَةُ وَكَذَّبَ اَبَا سُفْيَانَ۔ جب آپ کو اعشی علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اسکے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے اس کا رد کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

شَعْثٌ۔ ایک امر کا پھیل جانا۔

تَشْعِیْثٌ۔ شر اٹھانا، پھیلانا۔

لَمَّ اللّٰهُ شَعَثَهٗ۔ اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔ (اس کو یک دلی اور اطمینان نصیب کرے)۔

حِيْنَ شَعَثَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَيْهِ جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (انکی برائیاں پھیلانے لگے)۔

اَسْاَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ۔ مجھ پر ایسی مہربانی کر کہ میری پراگندگی دور ہو جائے۔ (پریشان حالی کو یک دلی اور اطمینان سے بدل دے)۔

كَانَ يَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شَعَثًا۔ حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو)۔

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ تھوڑے سے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالٰے کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں کہ ایسا ضرور ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے (خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد)۔

اَشْعَثُ کا معنی پراگندہ سر یعنے بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو۔

مَدْفُوْعٌ بِالْاَبْوَابِ۔ ایک روایت میں زیادہ ہے یعنے دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا، لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں۔

اَحَلَقْتُمُ الشَّعَثَةَ۔ کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے

شَعِّثْ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا۔ جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو۔

كَانَ يُجِيْزُ اَنْ يُشَعِّثَ سَنَى الْحَرَمِ مَالَمْ يُقْلَعْ مِنْ اَصْلِهٖ۔ عطاءؒ یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کردیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنے اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے)۔

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ۔ جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے تو سفیدی نمود ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی۔

يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا۔ صبح کو پریشان سر ہوتے

Marfat.com

یہ جمع ہے شَعِث کی۔
کَانُوْا شُعْثًا غُبْرًا۔ آنحضرتؐ کے صحابہ پریشان سر گرد آلود تھے (یعنے زینت اور آرائش کے ساتھ نہیں رہتے تھے)۔
اَشْعَث۔ ایک شخص کا نام ہے۔
شِعْرٌ یا شَعَرٌ بال اندر کرنا، شعار میں سونا، شعر کہنا، شعر گوئی میں غالب آنا۔
شِعْرٌ اور شَعْرٌ اور شِعْرَۃٌ اور شِعْرٰی اور شُعْرٰی اور شُعُوْرٌ اور شُعُوْرَۃٌ اور مَشْعُوْرٌ اور مَشْعُوْرَۃٌ اور مَشْعُوْرَاءٌ جاننا، سمجھنا، محسوس کرنا۔
شَعُرَ۔ شاعر ہوا یا اچھی شعر کہی۔
شَعِرَ۔ بہت بال ہونا۔
تَشْعِیْرٌ۔ بال اگنا یا بال اندر ڈالنا۔
مُشَاعَرَۃٌ۔ بیت بازی کرنا۔
شَاعَرَ الْمَرْأَۃَ۔ عورت کے ساتھ شعار میں سویا۔
اِشْعَارٌ۔ بال اگنا، شعار مقرر کرنا، مطلع کرنا، خبردار کرنا، قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا۔
اِسْتِشْعَارٌ۔ بال اگنا، شعار پہننا، دل ہی دل میں سہم جانا۔
تَشَاعُرٌ۔ شاعر بننا۔
شَاعِر۔ شعر کہنے والا۔
شَعَرٌ۔ بال۔
شَعَرَۃٌ۔ ایک بال۔
شَعَرٌ۔ بڑھاپا۔
شِعْرٌ منظوم کلام اَشْعَارٌ اسکی جمع۔
شَعِرٌ۔ لمبے بال والا۔
اَشْعَرُ۔ بہت بال والا۔
شَعِیْرٌ۔ جو۔
شَعِیْرَۃٌ۔ ایک جو۔
شَعِرَ شَعَرًا۔ اس کے بدن پر بہت بال ہوئے غلاموں کا مالک ہوا۔
شَعَائِرُ الْحَجِّ۔ حج کے ارکان، نشانیاں (یہ شَعِیْرَۃ کی جمع ہے۔ بعضوں نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ۔ ازہری نے کہا شَعَائِرُ اللّٰہِ۔ وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالٰے نے لوگوں کو بلایا وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا۔ اسی سے ہے مَشْعَرُ الْحَرَامِ یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)۔
مُرْ اُمَّتَكَ حَتّٰی یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِیَۃِ فَاِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ۔ اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیوں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے کہا)
اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی الْغَزْوِ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ۔ لڑائی میں آنحضرتؐ کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لئے مقرر کر لیں تاکہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے اس لئے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہو اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)۔
شِعَارُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہوگا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امتِ محمدی کا شعار ہوگا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)۔
وَالْبِرُّ شِعَارُہٗ۔ نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کرتا، ازار وغیرہ اور دِثار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے

Marfat.com

ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوتی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے۔

اِشْعَارُ الْبُدْنِ۔ اونٹوں کا (جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا (وہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا۔ یہاں تک کہ خون بہہ جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی۔ کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لئے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اسکے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں۔ اگر وہ رستہ میں سقط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں۔ نووی نے کہا ابوحنیفہؒ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے۔ جیسے ختنہ کرنا، فصد لینا، پچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں۔ غرض ابوحنیفہؒ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کو ہدی کرنا چاہتے تھے اس کا اشعار کیا۔

اِنَّ رَجُلاً رَمَی الْجَمْرَۃَ فَاَصَابَ صَلْعَۃَ عُمَرَ فَدَمَّاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ لِھْبٍ اُشْعِرَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا۔ بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیر المومنین کا اشعار ہو گیا اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوتی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو کمبخت ابو لؤلؤ مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور باتدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا۔ آپ کی شہادت کا صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش، ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)۔

اِنَّ التُّجِیْبِیَّ دَخَلَ عَلَیْهِ فَاَشْعَرَهٗ مِشْقَصًا۔ تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پیچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی کیا۔ (خون نکالا)۔

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ۔ زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا۔

لَا سَلَبَ اِلَّا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ۔ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے: قُتِلُوْا یعنے قتل کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اُشْعِرُوْا یعنے اشعار کئے گئے)۔

دِیَۃُ الْمُشْعَرَۃِ اَلْفُ بَعِیْرٍ۔ یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنے اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ بَدْرٍ

Marfat.com

یَا بَنِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَشِعَارُ الْخَزْرَجِ یَا بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَشِعَارُ الْاَوْسِ یَا بَنِیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَشِعَارُھُمْ یَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ آنحضرتؐ نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنے وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن کی فوج والے سے ہو سکے) یا بنی عبدالرحمان کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبداللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبیداللہ اور جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حٰمٓ لا ینصرون۔

لَمَّا رَمَاہُ الْحَسَنُ بِالْبِدْعَۃِ قَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ اِنَّکَ اَشْعَرْتَ اِبْنِیْ فِی النَّاسِ (جب معبد جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت نکالی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا لوگوں میں اشعار کر دیا (یعنے جیسے اشعار کر کے قربانی کے جانور کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہکر تمام لوگوں میں نکو کر دیا (یعنے مطعون خلائق)۔

اَعْطَی النِّسَاءَ اللَّاتِیْ غَسَلْنَ اِبْنَتَہٗ حَقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہ بند دی اور فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت کے لئے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں شریک کر دیا)۔

شِعَار۔ وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دِثَار اسکے اوپر کا کپڑا۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنے اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا ہوا) اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتباری اور راز دار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)۔

کَانَ یَنَامُ فِیْ شُعُرِنَا۔ آنحضرتؐ ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)۔

کَانَ لَا یُصَلِّیْ فِیْ شُعُرِنَا وَلَا فِیْ لُحُفِنَا آنحضرتؐ ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضروری ہے سونے میں یہ بات نہیں)۔

اِنَّ اَخَا الْحَاجِّ الْاَشْعَثُ الْاَشْعَرُ حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کر سکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)۔

فَدَخَلَ رَجُلٌ اَشْعَرُ۔ ایک شخص بہت بالوں والا یا لمبے بالوں والا آیا۔

حَتّٰی اَضَاءَ لِیْ اَشْعَرُ جُھَیْنَۃَ۔ یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)۔

اَیْ مِنْ ثُغْرَۃِ نَحْرِہٖ اِلٰی شِعْرَتِہٖ۔ سینہ کی وگدگی سے پیڑو تک چیر ڈالا (یعنے فرشتہ نے شِعْرَۃ بکسرۂ شین پیڑو یعنے عانہ بعضوں نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)۔

یَسْتَشْعِرُوْنَ الْحَذَرَ۔ دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)۔

لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ۔ مجھ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے (رمی سے پہلے) سر منڈا لیا۔

اَوْ کَشَعْرَۃٍ بَیْضَاءَ جیسے ایک سفید بال، (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرتؐ ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)۔

شَھِدْتُ بَدْرًا وَمَا لِیْ غَیْرُ شَعْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ اَکْثَرَ اللّٰہُ لِیْ مِنَ اللِّحٰی بَعْدُ (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں

Marfat.com

شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالےٰ نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالےٰ نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)۔

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَایَرَ النَّاسُ عَنْہُ تَطَایُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ طَعَنَہٗ فِیْ حَلْقِہٖ۔ آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال مکھیاں یا نیلی مکھیاں اونٹ پر سے اڑجاتی ہیں پھر آپ نے اسکے حلق میں برچھ مارا (ہر چند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ سوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہو سکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)۔

اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ نَاوَلَہُ الْحَرْبَۃَ فَلَمَّا اَخَذَھَا اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِفَاضَۃً تَطَایَرْنَا عَنْھَا تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)۔

حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ۔ ایک مہمل کلام ہے، جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حِطَّۃٌ کہتے ہوئے جاؤ یعنی دانہ بالی میں۔

اُھْدِیَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَعَارِیْرُ آنحضرتؐ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنے چھوٹی ککڑی)۔

اِنَّمَا جَعَلَتْ شَعَارِیْرَ الذَّھَبِ فِیْ رَقَبَتِھَا بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے۔

شَعَارِیْرُ ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جَو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)۔

لَیْتَ شَعْرِیْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا۔

لَیْتَ شَعْرِیْ کَیْفَ قَالَ ھٰذَا۔ کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً۔ بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کی طرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے۔ (وہ اچھا شعر ہے — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر گوئی مذموم ہے)۔

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ۔ آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنے اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے۔ بعضوں نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزون نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)۔

قَدِمُوْا الْاَشْعَرِیِّیْنَ۔ اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابو موسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے۔

یُنْبِتُ الشَّعَرَ۔ پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاھِیْمَ۔ اپنی اپنی جگہوں میں ٹہرے رہو یعنے حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹہرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹہرو

Marfat.com

تم نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا۔ یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعضے لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے اپنے مقام کو حقیر سمجھا)۔

تَعَالُهُمُ الشَّعْرُ۔ ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہوں گے۔

اِنِّیْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ۔ میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعر کہنا یعنے موزوں کلام بالکل نہیں سکھلایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شاعروں کے شعر بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ آپ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو آپ فرماتے میں شاعر نہیں ہوں)۔

مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ۔ سب شاعروں میں بڑھ کر کون سا شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرء القیس گمراہ بادشاہ)۔

بِتَشْعِيْرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ اَنَّهٗ لَا مَشْعَرَ لَهٗ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں اس کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهٗ۔ آدمی کے حواس۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِيْ شَوَاعِرَ اُدْرِكُ مَا ابْتَغَيْتُ بِهَا۔ شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے (آنکھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعے دریافت کر لیتا ہوں۔

وَاجْعَلِ الْعَافِيَةَ شِعَارِيْ۔ تندرستی کو میرا شعار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنے اندر کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے، کبھی جدا نہ ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ دُوْنَ الدِّثَارِ۔ تم (اے کوفہ والو!) شعار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنے اوپر کا کپڑا یہ حضرت علیؓ نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام حسینؓ کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہو گئی: الکوفی لا یوفی)۔

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ شِعَارًا۔ اولیاء اللہ نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن اس کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا اور دعا کو دثار بنایا (یعنے اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

اَلْفَقْرُ شِعَارُ الصَّالِحِيْنَ۔ نیک لوگوں کی نشانی فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ بعضوں نے کہا فقیری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّلْبِيَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ۔ لبیک کہنا احرام والے کی نشانی ہے۔

شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللّٰهِ اقْتَرِبْ بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا: یا نصر اللہ اقترب۔

يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ كَنِدَاءِ الْجَيْشِ بِالشِّعَارِ نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

اَشْعِرُوْا قُلُوْبَكُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ اپنے دلوں میں اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔

هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ وہ ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنے

Marfat.com

اِنَّمَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا یَوْمَئِذٍ۔ اس کی صبح کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (شاید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)۔

شَعْفٌ: جلانا، ڈھانپ لینا۔

شَعَفٌ۔ ڈھانپ لینا۔ گھبراہٹ اور ڈر سے بے حواس ہو جانا۔

شُعَافٌ۔ جنون۔

قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا یا شَغَفَهَا حُبًّا (دونوں طرح قرات ہے عین مہملہ اور غین معجمہ سے یعنے محبت نے اس کا دل ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہو گئی ہے)

فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا اُجْلِسَ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ۔ جب مردہ نیک ہوتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے۔

اَوْ رَجُلٌ فِیْ شَعَفَةٍ مِّنَ الشِّعَافِ فِیْ غُنَیْمَةٍ لَّهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ یا وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت آجائے اسی حال میں یعنے لوگوں سے الگ رہنے میں۔ اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو صحبت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ پر یہ حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب کے نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے فاعتزل تلک الفرق کلها یعنے ان سب فرقوں سے الگ رہ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں۔ ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری طرف غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت جھوٹ افترا سے باک نہیں کرتے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں۔ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے ہوتے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح پر زور دیتے رہتے ہیں۔ لوگوں سے کہتے ہیں چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب

Marfat.com

ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلف
اڑا لیتے ہیں کسی کی ازار ٹخنے سے نیچی دیکھی تو اس پر
لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز
نہیں کرتے۔ دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں
کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ
کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں وہاں عرضیاں
لٹکاتے ہیں نذریں چڑھاتے ہیں ان کی منت مانتے
ہیں، قبروں پر میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی
روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ
ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت
کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی
منکر اولیا قرار دیتے ہیں۔ یا اللہ العالمین کیا فساد کا
زمانہ آگیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے
والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط
قائم رکھ، آمین یا رب العالمین)۔

شَعَفَة - چندیا یعنے سر کا اونچا حصہ۔

يَتَّبِعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ پہاڑ
کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے مقاموں (نالوں اور
جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہے گا (یعنے لوگوں سے
دور آبادی سے نفور ہو کر صحرا نشینی اور عزلت گزینی
اختیار کرے گا)۔

صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ (یاجوج
ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ
ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی
ہے۔ یاجوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں
ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئیں گے)۔

ضَرَبَنِیْ عُمَرُ فَاَغَاثَنِیَ اللّٰهُ بِشَعَفَتَيْنِ
فِیْ رَأْسِیْ۔ عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے)
دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں
کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)۔

شَعْلٌ، روشن کرنا، سلگانا، غور کرنا۔

شَعَلٌ۔ گھوڑے کی دم، پیشانی، گدی سفید ہونا۔

تَشْعِيْلٌ۔ سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے۔

اِشْتِعَالٌ۔ سلگنا، شعلہ مارنا، پھیلنا۔

شَقَّ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ خیبر کے دن مشکوں
کو پھاڑ ڈالا یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مِشْعَالٌ کی یعنی
وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے۔

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَكَادَ السِّرَاجُ
يَخْمَدُ فَقَامَ وَاَصْلَحَ الشَّعِيْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ
وَاَنَا عُمَرُ وَقَعَدْتُ وَاَنَا عُمَرُ۔ عمر بن عبدالعزیز
(خلیفہ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں
کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور
چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا
تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنے چراغ
کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ
نہیں گئی)۔

ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ
لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔ پھر میں آگ کے
شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سنکر بھی) نماز کو مسجد
میں) نہیں آتے ان کے گھر جلادوں۔

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيْلَ۔ لوگ متفرق ہو کر
چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعَنٌ؛ گھاس کے سوکھے پتے۔

اِشْعَانٌ۔ پیشانی بکھرنا۔

اِشْعِيْنَانٌ۔ پریشان ہونا، پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ مُشْعَانٌّ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا
اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان
تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

Marfat.com

باب الشین مع الغین

شَغْبٌ یا شَغَبٌ۔ سر اٹھانا، برائی پھیلانا، مائل ہونا، جیسے تَشْغِیْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَۃٌ۔ سر اٹھانا، جھگڑا کرنا۔

مَاھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ شَغَبَتْ فِی النَّاسِ۔ یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا۔ ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اور ایک میں تَشَغَّبَتْ اور ایک میں تَشَغَّفَتْ ہے یعنے پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا یا دلوں سے لگ گیا یعنے لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہو گیا اسی کا ذکر مذکر کرتے ہیں ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے۔

فَیُجْلَسُ فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرا ہوگا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَاغَبَۃِ۔ آنحضرتؐ نے جھگڑا اور فتنہ کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدًا۔ ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا، نکالنا، دور ہونا، متفرق ہو جانا۔

شُغُوْرٌ عورت کے پاؤں اُٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ۔ اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَۃٌ اور شِغَارٌ۔ جاہلیت کے زمانہ کا ایک نکاح وہ یہ ہو کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن میرا نکاح کر دے میں اسکے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر کچھ پاتے یعنے دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْکَلْبُ سے یعنے کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَھٰی عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ۔ شغار نکاح سے آپؐ نے منع فرما دیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّیْطَانُ بِرِجْلِہٖ فَبَالَ فِیْ اُذُنِہٖ۔ جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِھَا فِتْنَۃٌ تَطَأُ فِیْ خِطَامِھَا۔ اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی نکیل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَالْاَرْضُ لَکُمْ شَاغِرَۃٌ۔ تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَنَ نَاقَتَہٗ حَتّٰی اَشْغَرَتْ۔ انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَۃٌ شَاغِرَۃٌ بِرِجْلِھَا۔ غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ۔ ادھر ادھر متفرق ہو گئے، جیسے شَذَرَ مَذَرَ ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ۔ جب سجدہ کرتا ہے تو پرندہ کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا اُن کے دکھلانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رہتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَہٗ حَتّٰی شَغَرَ بِبَوْلِہٖ۔ اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شَغِیْرٌ۔ بدخلق۔

Marfat.com

شَغُوْرٌ ۔ لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہے۔

شَغْزَبِیَّۃ : کشتی کا ایک پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پٹخ دینا۔

شَغْزَبَۃٌ : شغزبیہ کر کے دشمن کو گرا دینا۔ (شغزبیہ وہی کشتی کا پیچ یعنے پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا) زور سے پکڑنا۔ نہایہ میں ہے کہ شَغْزَبِیَّۃ کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغزبی کہتے ہیں)۔

تَتْرُکُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا۔ اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْزُبًّا ہے۔ خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)۔

اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِہِ الشَّغْزَبِیَّۃَ۔ ایک شخص کو شغزبیہ کے پیچ سے گانٹھا۔

شَغٌّ : جدا ہونا، متفرق ہو جانا، جدا کرنا۔

شَغْفٌ ، دل کے پردے تک پہنچنا، اوپر آجانا، گھیر لینا۔

شَغَفٌ۔ دل سے لگنا۔

شَغَافٌ۔ دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا۔

مَشْغُوْفٌ۔ محبت میں دیوانہ، سرشار۔

اَنْشَاَہٗ فِیْ ظُلَمِ الْاَرْحَامِ وَشُغُفِ الْاَسْتَارِ۔ اللہ تعالے نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا۔

مَا ھٰذِہِ الْفُتْیَا الَّتِیْ تَشَغَّفَتِ النَّاسَ۔ یہ کیا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو وسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)۔

کُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَاْیِ الْخَوَارِجِ خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شَعَفَنِیْ ہے عین مہملہ سے معنی وہی ہیں)

شَغَلٌ یا شُغْلٌ۔ مشغول کرنا، کسی کام میں لگانا، غافل کرنا۔

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ۔ وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اسکے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھولکر گھی چکھا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکھا۔ وہ اسکے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اسکے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے۔ اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا۔ اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ۔ مشغول کرنا۔

اِشْتِغَالٌ۔ مشغول ہونا، پریشان خاطر ہونا۔

شُغُلٌ اور شَغْلٌ اور شُغْلٌ اور شَغَلٌ کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فَرَاغٌ کی)۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ لَشُغْلًا۔ نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہیے (یعنی قرات اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لئے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)۔

تَغْنِی الشُّغُلَ۔ یعنے شغل مجھ کو مانع ہوتا۔

یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوج سے فرصت نہ ملتی)۔

مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّآئِلِیْنَ (اللہ تعالے

نے فرمایا، جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور وفکر اسکے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور سوال سے مشغول کر دے (یعنے دوسرا دعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اسکو مہلت نہ ملے) تو میں اسکو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا (شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اسکے احکام پر عمل کرے۔ اس کے معانی میں غور وفکر کرے۔ اس کے مناہی سے باز رہے)۔

اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ الْحَکَمَیْنِ عَلٰی شَغْلَۃٍ۔ جب دونوں پنچوں (ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہوچکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہوکر لوگوں کو خطبہ سنایا۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنے عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی۔

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَ ھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ۔ جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لئے کھانا تیار کرکے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا اُن پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی، حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِکَ۔ ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَھُنَّ اللّٰہُ فِی الْحَیْضِ۔ اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَغَاً یا شُغُوٌّ[1]۔ دانتوں کا اختلاف یعنے تلے اوپر چھوٹے لمبے ہونا۔

سِنٌّ شَاغِیَۃٌ۔ بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِیَۃٌ۔ ٹپکانا۔

اِشْغَاءٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِیْمٍ شَکَا اِلَیْہِ الْحَاجَۃَ فَمَادَہٗ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَّہٗ لِمَنَّ بِعُمَرَ وَکَانَ شَاغِیَ السِّنِّ فَقَالَ مَا اَرٰی عُمَرَ اِلَّا سَیَعْرِفُنِیْ فَعَالَجَھَا حَتّٰی قَلَعَھَا ثُمَّ اَتَاہُ۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ پاس پھر جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کرکے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ پاس آیا۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو، بعضوں نے کہا شَغًا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعضوں نے کہا شَاغِی وہ شخص جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں ایک روایت میں شَاغِنَ السِّنِّ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِیْئَ اِلَیْہِ بِعَامِرِ بْنِ قَیْسٍ فَرَاٰی شَیْخًا اَشْغٰی۔ عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ یَنْھَضُ فِیْھَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَشْغٰی۔ ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہوگا۔

اِنَّہٗ ضَرَبَ امْرَاَۃً حَتّٰی اَشْغَتْ بِبَوْلِھَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا پیشاب ٹپکنے لگا۔ صحیح اَشْغَتْ ہے اِشْغَاءٌ سے

[1] بفتح الغین وسکونہا وہی، سدۃ ۱۲ مجمع البحرین

Marfat.com

یعنے پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا شَغْرَاء عقاب کیونکہ اسکے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَۃٌ: متفرق ہو جانا، ٹوٹ جانا، کشادہ ہونا، لبوں کا موٹا ہو کر باہر آجانا۔

مُشَفَّحٌ۔ محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَۃٌ۔ جماع کرنا۔

شُفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ: جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَۃٌ۔ جلدی انزال ہونا، کم ہو جانا۔

تَشْفِیْرٌ کم ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِرٌ۔ فرج کا کنارہ۔

شَفِرُ الْوَادِیْ۔ نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِی الدَّارِ شَفْرٌ وَّ شَفْرٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَۃٌ۔ بڑی چھری۔

وَفِیْکُمْ شُفْرٌ یَطْرِفُ۔ تم میں کوئی پلک باقی ہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفْرٌ۔ پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اُگتے ہیں۔

کَانُوْا لَا یُوَقِّتُوْنَ فِی الشُّفْرِ شَیْئًا۔ پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ۔ یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

تَحْمِلُ شَفْرَۃً وَّ زِنَادًا۔ اگر اسکے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی پتھری ہو۔

اِنَّ اَنَسًا کَانَ شَفْرَۃَ الْقَوْمِ فِیْ سَفَرِھِمْ۔ انسؓ سفر میں لوگوں کے خدمتگار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گتکہ) سے بہت کام لئے جاتے ہیں)

اَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرَتُھُمْ۔ جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار رہے گا)۔

حَتّٰی وَقَفُوْا بِیْ عَلٰی شَفِیْرِ جَھَنَّمَ۔ یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے۔

وَکَانَ یَرْعٰی بِشُفْرٍ۔ وہ شفر میں چرائے جاتے تھے۔

شُفْرٌ۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے۔

عَلٰی شَفِیْرِ الْوَادِی الشَّرْقِیَّۃِ۔ مشرقی نالہ کے کنارے پر۔

اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلٰی بَیْتِ الضِّیْفَانِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ۔ جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)۔

اِسْتَشْفِرِیْ بِثَوْبٍ۔ ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ۔

مِشْفَرٌ۔ اونٹ کی تھوتنی۔

مِشْفَرٌ۔ جانوروں میں جیسے ہونٹ آدمی میں۔

عَیْشٌ مُشْفِرٌ۔ تنگ زندگانی۔

دَمُ الْعُذْرَۃِ لَا یُجَاوِزُ الشُّفْرَیْنِ۔ بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکلکر وہیں رہ جاتا ہے)۔

Marfat.com

فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِالشَّفْرَةِ۔ تلوار سے اس پر حملہ کیا۔
شَفْعٌ: جفت کرنا، ملانا، ایک کو دو دیکھنا، توام بچے ہونا جیسے شِفْعٌ ہے۔ دوسرے بچہ کو شافع کہیں گے۔
شَفَاعَةٌ۔ سفارش کرنا، کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا۔
شُفْعَةٌ۔ دوگانہ اور خریدار پر جبر کرکے اس سے جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا۔
شَافِعِیّ۔ محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں ان کے پیرو کو بھی شافعی کہتے ہیں۔
اَلشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ۔ ہر جائداد میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو حق شفعہ ہے۔ اصل میں شفع کا معنی بڑھانا یعنے ایک کو دو کر لینا تو شفیع بھی حق شفعہ قائم کرکے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے ایک جائداد یعنے طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہو گئی۔
شَافِعٌ۔ جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا۔
اَلشُّفْعَةُ عَلٰی رُؤُسِ الرِّجَالِ۔ شفعہ شریکوں کی ذات کے حساب سے ہوگا نہ ان کے حصوں کے لحاظ سے (مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو پاؤ پاؤ کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی دو شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنے جائداد مبیعہ کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دونا حصہ لے اور پاؤ والا ایک حصہ۔
شَفَاعَةٌ۔ سفارش کرنا، یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا۔
شَافِعٌ اور شَفِیْعٌ۔ سفارش کرنے والا۔

مُشَفِّعٌ۔ سفارش قبول کرنے والا۔
مُشَفَّعٌ۔ جس کی سفارش قبول اور منظور ہو۔
اِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ۔ جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا امام) تک پہنچ جاتے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی۔
اِشْفَعْ تُشَفَّعْ۔ تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرتؐ سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہ الٰہی میں جا کر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا و صفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔
فَيَحُدُّ لِیْ حَدًّا۔ میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالکر بہشت میں لے جاؤ۔ مجمع البحار میں ہے یعنے مجھ کو اذن ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہو گیا ورنہ آپ کا بارگاہ الٰہی میں جانا اور سجدے میں گرنا، ثنا و صفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی امت کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی امت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان

Marfat.com

سب لوگوں کو دنیا ہی میں اذن ہو چکا ہے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔

اُعطِیتُ الشَّفَاعَۃَ۔ مجھ کو شفاعت دی گئی یعنے شفاعتِ عظمیٰ جو آنحضرتؐ سے خاص ہے وہ کیا ہے تمام میدان حشر کے لوگوں کو آرام دینے کے لئے سفارش کرنا جس سے دوسرے تمام پیغمبر عذر کریں گے اور آپ کمرِ ہمت باندھ کر مستعد ہو کر بارگاہِ الٰہی میں جائیں گے اور معروضہ کریں گے۔ بعضوں نے کہا شفاعتِ عظمیٰ یہ ہے جو رَد نہ ہو یعنے ضرور منظور کی جائے یا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کی سفارش یا کبیرہ گناہ والوں کی سفارش یا جس کے پاس توحید کے سوا اور کوئی نیک عمل نہ ہو)۔

اَوَّلُ شَافِعٍ مُّشَفَّعٍ۔ سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کئے جانے والے۔

اَوَّلُ شَافِعٍ فِی الْجَنَّۃِ۔ بہشت میں پہلے سفارش کرنے والے (یعنے رفع درجات کے لئے یا گنہگاروں کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے۔

فَیُؤْذَنُ لَہٗ فِی الشَّفَاعَۃِ۔ پھر آپ کو شفاعت کا اذن ملے گا یہی مقام محمود ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔

ثُمَّ حَلَّتِ الشَّفَاعَۃُ فِیْ اُمَّتِہٖ وَحَلَّتْ شَفَاعَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ۔ پھر آنحضرتؐ کی امت کے لوگ ان کو شفاعت کا اذن ملے گا (یعنی اولیاء اللہ اور شہدا اور علما اور صالحین کو) اور دوسرے پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

یَنْفَعُہٗ شَفَاعَتِیْ۔ ابوطالب کو بھی میری شفاعت سے فائدہ ہوگا (وہ دوزخ کے اتھلے مقام میں رہیں گے اگر آپ کی شفاعت نہ ہوتی تو گہری انگار میں رہتے۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کو بھی آپ کی شفاعت فائدہ کرے گی لیکن وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں نہ جا سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کافر[وں] پر حرام کر دی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابولہب کو [بھی] عذاب کی تخفیف پیر کی شب کو ہوتی ہے کیونکہ اس نے ثویبہ کو آنحضرتؐ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں ابولہب کی تخفیفِ عذا[ب] کا ثبوت کیا ہے صرف خواب وہ بھی اس شخص کا جس کے ایمان کا علم نہ ہو کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ ا[ور] نصِ قرآنی سے ثابت ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت فائدہ نہ دے گی "فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین"

لَا یَثْبُتُ عَلٰی لَاْوَائِہَا اِلَّا کُنْتُ شَفِیْعًا لَّہٗ۔ جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف پر صبر کر کے وہیں رہے اور مرے تو قیامت کے د[ن] میں اسکی شفاعت کروں گا (یعنے خاص طور سے کیونکہ عام شفاعت تو آپ اپنی امت کے سب گنہگاروں کی کریں گے)۔

مترجم کہتا ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی مدینہ کی گرمی اور سردی پر صبر کرے گا [illegible] حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنا بہت مشک[ل] ہے وہاں کی گرمی بھی بیحد اور سردی بھی ایسی سخت کہ ہڈیوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اس [illegible] سوا دنیاوی دلچسپیوں میں سے کوئی دلچسپی وہا[ں] نہیں ہے وہاں رہنا اور وہاں کی تکلیف پر صبر رہنا بڑے جواں مردوں کا کام ہے۔ میں جب د[وسری] بار مدینہ منورہ میں گیا اور نیت اقامت کی کر[لی] گرمیوں کا موسم تھا ایسی سخت گرمی ہوئی کہ مجھ [سے] صبر نہ ہو سکا اور میں دمشق کو چلا گیا۔ گرمی کا موسم و[ہاں] گذارا پھر جب لوٹ کر مدینہ منورہ آیا تو سرد[ی] [illegible]

Marfat.com

موسم شروع ہوا سردی بھی ایسی سخت پڑی کہ آٹھویں روز کا نہانا بھی دشوار ہو گیا سب دروازے بند کر کے ایک کٹہرے میں بیٹھ کر تو ال گرم پانی میں بھگو بھگو کر بدن پونچھ لیا بس اسی کو غسل سمجھ لیجئے۔ رستے تنگ اور خس وخاشاک سے پُر، صفائی نام کو نہیں۔ تازہ ہوا کا گذر مشکل، شام کو ہوا خوری کے لئے بستی سے باہر جانا، خوفناک بدویوں کی لوٹ مار کا ڈر، باوجود ان سب باتوں کے حرم شریف کے اندر جب جاتا اور سبز گنبد شریف پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کافور ہو جاتیں اور آنحضرتؐ کی شرف قدم بوسی کی نعمت عظمیٰ سے وہ خوشی دل پر آتی جس کی کوئی حد نہیں۔ اب پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ مجھ کو آخری وقت پر مدینہ منورہ پہنچا دے اور میری موت وہیں ہو، بقیع پاک کی خاک ہو جاؤں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز، وہو علی کل شئ قدیر۔

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ تم سفارش کرو اس لئے کہ تم کو ثواب مل جائے (یعنی سفارش کا، اب چاہے قبول ہو یا نہ ہو)۔

اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ لِلْاَرْضِ۔ آسمان زمین کا جوڑ ہے۔

اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ آنحضرتؐ نے بلال کو یہ حکم دیا کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار (مگر اذان میں شروع میں اللہ اکبر چار بار ہے اور اخیر میں کلمۂ توحید ایک بار اور اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ دو بار ہے باقی سب کلمے ایک ایک بار)۔

شَفَعْنَ لَهٗ۔ یہ پانچ رکعتیں (جو اس نے سہو سے پڑھیں) دو سجدوں کی وجہ سے جفت ہو جائیں گی (یعنی چھ رکعتوں کے حکم میں)۔

اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ۔ روزے اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کریں گے۔

فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِشَاةٍ شَافِعٍ فَلَمْ یَاْخُذْهَا ایک شخص زکوٰۃ میں بچہ والی بکری لے کر آیا آپؐ نے اس کو نہیں لیا (کیونکہ اس میں صاحب مال کا نقصان تھا گویا دو بکریاں اس سے لیں۔ بعضوں نے کہا شافع وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور اسکے بعد دوسرا بچہ ہو، ایک روایت میں هٰذِهٖ شَاةُ الشَّافِعِ ہے اضافت کے ساتھ معنی وہی ہے۔

مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ۔ جو شخص چاشت کا دوگانہ ہمیشہ پڑھا کرے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (چاشت کی چار رکعتیں ہیں لیکن چونکہ دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اسلئے اس کو دوگانہ کہا۔

فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی لِیَشْفَعَ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ وَقَالَ لَنْ یَّهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ بَیْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے ساتھ تکبیر تحریمہ پائی تھی (جب آپ نے سلام پھیرا) تو وہ ایک دوسری نماز ملا کر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہ حال دیکھ کر حضرت عمرؓ لپکے اور اس کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا کہنے لگے اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ دو نمازوں میں جدائی نہیں کرتے تھے (ایک نماز سے دوسری نماز ملا دیتے تھے)۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے تجھ کو (اے عمرؓ) ٹھیک بات کہنے کی توفیق دی، دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے فجر کی نماز فرض کے

Marfat.com

بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ آپ نے فرمایا ہائیں دونمازیں ایک ساتھ، دونمازیں ایک ساتھ۔ مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے۔ اس کے بعد نوافل ادا کرے)۔

فَاَعْطَانِي الثَّلٰثَ الْاُخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا اللہ تعالے نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنی کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کردے --- سید نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت میں کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجیہ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے)۔

وَ اَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ۔ ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ ان کا شفیع بنوں۔

شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔ یہ دو سجدے سہو کے کرکے اپنی نماز کو جفت کرلے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما۔

لَا تَشْفَعْ فِي حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اسکے اذن سے۔

تَشْفَعُ الْمَلٰٓئِكَةُ لِاِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ يَسْعٰى فِي الْمَسْعٰى جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔

شَفٌّ، بڑھنا اور گھٹنا، حرکت کرنا، دائم او رمقائم ہونا۔

شُفُوفٌ۔ دُبلا ہونا، صاف ہونا۔ جیسے شَفِيفٌ اور شَفَفٌ ہے یعنی اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔

تَشْفِيفٌ۔ دُبلا کرنا۔

اِشْفَافٌ۔ بھر دینا۔ فضیلت دینا۔

تَشَافٌّ۔ سب پی جانا۔

اِشْتِفَافٌ۔ بھر دینا، سب پی جانا، سب لے لینا۔

اِسْتِشْفَافٌ۔ پیچھے کی چیز دیکھنا، معلوم کرنا۔

شَفٌّ شِفٌّ۔ باریک، مہین۔

شِفٌّ۔ نفع، فائدہ، بڑھوتری۔

نَهٰى عَنْ شِفِّ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔ جس چیز کا آدمی ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهٗ۔ اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ۔ ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ۔

شِفٌّ۔ نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔

لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ۔ سونے کو ایک دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ۔ (یعنی جب سونے کو سونے کے بدل بیچو تو برابر تول کر بیچو نہ کم نہ زیادہ اگرچہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف کھوٹا یا کم درجے کا۔

فَشَفَّ الْخَلْخَالَانِ نَحْوًا مِنْ دَانِقِ فِضَّةٍ دونوں پازیبیں ایک دانق برابر زیادہ نکلیں (دانق چاندی کاٹ ڈالی (دانق ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

Marfat.com

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أَصْحَابَهُ يَوْمًا وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا شِفٌّ۔ آنحضرتؐ نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے قریب تھا، تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ۔ اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے، ایک قطرہ نہ چھوڑے، ایسا پیٹو ہے۔

شُفَافَةٌ۔ وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچ رہے۔

شَفِفْتُ الْمَاءَ۔ میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوا۔

فَنَشِفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔ ہم اس کو تمام کرتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

إِنَّهُ تَشَافَّهَا۔ اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ إِنْ لَا يَشِفَّ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک مہین کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ تاکہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے جالی ململ وغیرہ)۔

وَعَلَيْهَا ثَوْبٌ قَدْ كَادَ يَشِفُّ۔ اس پر ایک کپڑا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا۔

يُؤْمَرُ بِرَجُلَيْنِ إِلَى الْجَنَّةِ فَفُتِحَتِ الْأَبْوَابُ وَرُفِعَتِ الشُّفُوفُ۔ دو آدمیوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم ہوگا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے۔ یہ جمع ہے شِفٌّ کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے پرے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعضوں نے کہا سرخ باریک پردہ اون کا۔

فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ ظُلْمَةٍ وَشِفَافٍ۔ ایک اندھیری ٹھنڈی رات میں۔ شِفَاف جمع ہے شَفِيفٌ کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعضوں نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ۔ اس کو شَفَّان بھی کہتے ہیں۔

أَشْفَفْنَا لِقُرَيْشٍ۔ ہم قریش کے لئے نیچے اترے۔ یہ أَشَفَّ الطَّيْرُ سے ماخوذ ہے یعنے پرندہ نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے نزدیک ہوگیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنے ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔

شَفَّافٌ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔

وَلَقَدْ كَانَتْ خُضْرَةُ الْبَقْلِ تُرَى مِنْ شَفِيفِ صِفَاقِ بَطْنِهِ لِهُزَالِهِ۔ حضرت موسیٰؑ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔

فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ أَخَذْنَا خَشَبَةً فَدَفَنَّاهُ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اسکو گاڑ دیا۔

وَلَا شَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔ اسکے ہلکے ہلکے مینہ کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔

لَا تُصَلِّ فِي مَا شَفَّ۔ اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔

شَفَّ جِسْمُهُ۔ اس کا بدن دبلا ہوگیا۔

Marfat.com

شَفَّهُ الْهَمُّ ۔ رنج اور فکر نے اس کو دبلا کر دیا۔

شَفَقٌ : ڈرنا، پرہیز کرنا، حرص کرنا۔

شَفَقٌ ۔ شفقت، مہربانی کرنا کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔

شَفِیْقٌ اور شَفُوْقٌ ۔ مہربان۔

تَشْفِیْقٌ ۔ مہربان کرنا، کم کرنا، خراب بنانا۔

اِشْفَاقٌ ۔ کم کرنا، خوف کرنا، ڈرنا، حرص کرنا، مہربانی[ع] کرنا۔

مُشْفِقٌ ۔ مہربان۔

شَفَقَةٌ ۔ خوف اور مہربانی۔

حَتّٰی یَغِیْبَ الشَّفَقُ ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے۔ (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعضوں نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔

شَفَقًا مِّنْ اَنْ یُّدْرِکَهُ الْمَوْتُ ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔

شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اَشْفَقْتُ فصیح ہے۔

وَمَا[عہ] عَلَی الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰکِنْ عَلَیْکُمْ ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔

اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِهَا ۔ میں اسکے بچہ پر ڈرتا ہوں۔

شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔

اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔

فَاَشْفَقَ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَّالَ ۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔

فَضَرَبَهُ عِشْرِیْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔

اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اسکے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔

ثَوْبٌ شَفَقٌ ۔ کمزور بودا کپڑا۔

شَفَقٌ ۔ خراب نکمی چیز، دن، خوف۔

شَفِقَ یَشْفَقُ ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔

شَفِقَ یَشْفَقُ ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے

شَفْنٌ : گھورنا، آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور انتظار کرنا۔

شَفْنٌ اور شَفِنٌ ۔ عقلمند، دانا، میراث کا رقیب۔

شَفُوْنٌ ۔ غیرت مند تیز نگاہ کرنے والا۔

اِنَّ مُجَالِدًا رَاَی الْاَسْوَدَ یَقُصُّ فِی الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَیْهِ ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے

ع مگر جوہری نے کہا اشفاق کا معنی مہربانی کا نہیں ہے بلکہ ڈرنے کا مگر دوسرے لغت والوں نے کہا کہ اَشْفَقْتُ عَلَی الصغیر کا معنی یہ ہے کہ میں نے بچہ پر مہربانی کی اس صورت میں مشفق مہربان جو انشا کی کتابوں میں مذکور ہے لکھنا صحیح ہوگا۔ ابن درید نے کہا اَشْفَقْتُ اور شَفِقْتُ کا ایک ہی معنی ہے یعنے میں نے مہربانی کی۔ عہ یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے جب لوگوں نے ایک پرانی سیڑھی پر ہجوم کیا۔ انہوں نے کہا:- احسنوا ملأکم ایہا المرءون وما علی البناء شفقا ولکن علیکم (اپنے اخلاق درست کرو لوگو میں عمارت پر الخ ۱۲ منہ

Marfat.com

زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسُ اِلَیْکُمْ۔ لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُکُ مَالَکَ لِلشَّافِنِ۔ تو مر جائیگا اور اپنا مال اسکے لئے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لئے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلّٰی بِنَا لَیْلَۃً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّ شَفَّانٍ۔ ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

لَا قَزَعٌ رَبَابُھَا وَلَا شَفَّانٌ ذِھَابُھَا اسکے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اسکے مینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفَہٌ: ہونٹ پر مارنا، پھیر دینا، الحاح کرنا سوال میں ختم کر دینا۔

مُشَافَھَۃٌ۔ نزدیک ہونا، لب سے لب ملا کر ڈو بدو بات کرنا۔

فَاِنْ کَانَ مَشْفُوْھًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ۔ جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لئے) اپنے ساتھ بٹھالو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے ہی رکھ دو (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے اور تیار کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے بیوقوف دنیا دار امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔ جب اسکو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دوراندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعضے بیوقوفوں کو خود عقل نہیں جو ایسے احکام کی مصلحت سمجھیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے) تو اسکے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)

رَجُلٌ مَّشْفُوْہٌ۔ وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِیْ ذٰلِکَ خَبِیْئَۃً مِّنْ نَّبَاتِ شِفَاھِھِمْ۔ کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَۃِ: بات، کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَہٗ فِی النَّاسِ شَفَۃٌ۔ لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شَفْوٌ: ڈوبنے کے قریب ہونا، طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

شَفَا۔ کنارہ۔

شَفًا۔ تھوڑا۔

اَشْفٰی۔ جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ: تندرست کرنا، چنگا کرنا، تندرستی چاہنا، ڈوبنا، پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ: تندرستی چاہنا، قریب ہونا، اوپر سے دیکھنا، تندرستی کے لئے کچھ دینا، تندرستی کا سبب ہونا، تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشَفِّیْ۔ تندرستی اور اطمینان حاصل کرنا، غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ۔ کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، مراد

Marfat.com

کو پہنچا۔

اِسْتِشْفَاءٌ۔ تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰی۔ شفاخانہ، ہاسپٹل، دواخانہ۔

اَشْفٰی۔ سُتالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ۔ تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا هَجَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ شَفٰى وَاشْتَفٰى۔ جب حسّان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی، اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَتَشَفَّوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ۔ ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَيَّةُ۔ ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَفٰى فُلَانٌ اَفْضَلُ مِمَّا شَفَيْتَ تَعَلَّمَ خَمْسَ اٰيَاتٍ (ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے پاس چلا جائے گا)۔ نہایہ میں ہے کہ شاید شَفٰی اور شَفَيْتَ اصل میں شَفَّفَ اور شَفَّفْتَ تھا۔ ایک فا کو یا سے بدل دیا۔ جیسے تَقَضَّى الْبَازِيْ میں ایک ضاد کو یا سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کمائی سے افضل ہے۔

هُوَ عَلٰى شَفًا۔ وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے۔

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَا احْتَاجَ اِلَى الزِّنَا اِلَّا شَفٰى۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنے بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہوجاتی۔ یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے:

غَابَتِ الشَّمْسُ اِلَّا شَفًى یعنے سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنے تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے ازہری نے کہا اِلَّا شَفٰی کا معنی یہ ہے یعنے زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہوجاتا یعنے دواعیٔ زنا میں سے جیسے بوسہ، مساس وغیرہ ہے کوئی مبتلا ہوجاتا۔ بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لئے اس کی حرمت میں بعضے صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتویٰ دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ قطعاً حرام ہے صحیح نہیں ہوسکتا نہ یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطا)

ـــــــــــــــ

ﮯ بعضی روایتوں میں اِلَّا شَقِيٌّ ہے یعنے زنا وہی کرتا جو بدبخت ہوتا۔

اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے والذین ہم لفروجہم حافظون اِلّا علٰے ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغیٰ ورار ذٰلک فاولٰئک ہم العادون۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متعہ قطعًا ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل سنت حرمتِ متعہ کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس نے حلتِ متعہ کے فتوے سے رجوع کیا، واللہ اعلم)۔

شَفَا۔ ہر چیز کا کنارہ۔

نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ۔ ایک پھٹے کگار کے کنارے پر اترا۔

فَاَشْفَوْا عَلَی الْمَرَجِ۔ رمنے کے کنارے پر ہو گئے۔ (نہایہ میں ہے کہ اَشْفٰی کا استعمال اکثر بری بات پر قریب ہونے میں کیا جاتا ہے)۔

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔ میں اس بیماری سے بالکل مرنے کے قریب ہو گیا۔

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰی صَلٰوةِ اَحَدٍ وَّلَا اِلٰی صِيَامِهٖ وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِهٖ اِذَا اَشْفٰی۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز اور عبادت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال و اسباب اسکے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت دغابازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیا کسوٹی بتلائی)۔

میں کیا کہوں اسکے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے بڑے نمازی تہجد گذار وظیفی، لمبی ڈاڑھی عمامہ بر سر جبہ در بر تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ مل جائے اس کے اُڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر، قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے۔ تھوڑی سی مالیت کے لئے اپنا ایمان کھوتے ہیں۔ ذرا سی دنیاوی منفعت کے لئے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں، اپنا پیٹ بھرنا قومی خیرخواہی اور ملک و ملت کی بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئیگا بلکہ اور وبالِ جان ہوگا۔ اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی عبادت سے افضل ہوگا۔

اِذَا ائْتُمِنَ اَدّٰی وَاِذَا اَشْفٰی وَرِعَ۔ جب اسکے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیزگار رہے (حرام کاری اور دغابازی اور خیانت سے باز رہے بعضوں نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آ لگے تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)۔

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔ کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنے اگر موت ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی

Marfat.com

ہر ایک بیماری میں مفید ہوگی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم وخشک ہے۔

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہوسکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا۔ شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطباء کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیئے۔ میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے۔

مَا شَفَيْتَنِیْ فِيْمَا أَرَدْتُ۔ میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)۔

لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ۔ قرآن میں جو آیت ہے وہ تسلی دینے والی ایماندار کے لئے کافی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ۔ تم دونوں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا)

شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کر دے)۔

وَشِفَاءُ الْعَلِيْلِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفًا۔ جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اسکے لئے تندرستی ہے۔

شَفَةُ الرَّكِيِّ۔ کنوئیں کی مینڈ، اس کا کنارہ۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)۔

لَوْلَا مَا سَبَقَنِیْ إِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنَا مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفًا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی زنا کرتے۔

إِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ۔ امام حسینؓ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی۔

شُفَيَّةُ۔ ایک کنواں ہے مکہ میں۔

باب الشین مع القاف

شَقْأٌ: طلوع ہونا، پھوٹنا، نکلنا، پھاڑنا۔

مِشْقَاءٌ۔ کنگھی۔

شَقَبٌ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا انار شگاف پہاڑوں کے درے میں۔

شَقْحٌ، پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لئے، توڑنا۔

شَقَاحَةٌ۔ قبیح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے۔

تَشْقِيْحٌ: رنگ پکڑنا، کھجور کا پکنا۔

مُشَاقَحَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

إِشْقَاحٌ۔ دور کرنا۔

شُقْحَةٌ۔ کھجور جو سرخ ہوگئی ہو۔

شُقْحٌ۔ سرخ۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُشَقِّحَ۔ آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنے سرخ یا زرد نہ ہوجائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں أَشْقَحَتِ الْبُسْرَةُ اور شَقَّحَتْ إِشْقَاحًا اور تَشْقِيْحًا یعنے کچی کھجور پک گئی اسم مصدر شُقْحَةٌ ہے۔

كَانَ عَلٰى حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ حُلَّةٌ شُقْحِيَّةٌ۔ حیی بن اخطب جو حضرت ام المؤمنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا۔

Marfat.com

إِنَّهُ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ اُسْكُتْ مَقْبُوحًا مَشْقُوحًا مَنْبُوحًا. (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنے جنگ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ رہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بدبخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)۔

دَعِي هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ اس نگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنے زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

شَقَذٌ: دور چلے جانا۔

اِشْقَاذٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا۔

شَقْذٌ۔ بدنظر ہونا۔

مُشَاقَذَةٌ۔ دشمنی کرنا۔

شَقِذٌ۔ جس کو نیند نہ آئے۔

مَالَهُ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے۔

مَابِهٖ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ۔ اس میں کوئی عیب نہیں ہے۔

شُقْدُفٌ: دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چارپائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شبری کہتے ہیں۔ حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں۔

شَقَرٌ: گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا۔

اَشْقَرُ۔ وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو، اور کُمَیْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِي شُقْرِهَا۔ گھوڑا مبارک وہ ہے جو اشقر ہو۔

إِيَّاكَ وَالْاَشْقَرَ فَإِنَّهُ تَحْتَ قَرْنِهٖ إِلٰى قَدَمِهٖ مَكْرٌ۔ اشقر آدمی سے بچا رہ وہ سر سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے۔ محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَةٌ یعنے سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ان کا قول ہے۔

لَا خَيْرَ فِي الْاَشْقَرِ بَعْدَ الْاِمَامِ عُمَرَ اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنے حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنیٰ تھے کیونکہ آپ اشقر اللون تھے۔ امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچا رہ وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي وَادِي شُقْرَةَ یا شَقِرَةَ۔ ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

شُقْرَانُ۔ آنحضرتؐ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا۔

شَقْشَقَةٌ: اونٹ کا بڑبڑانا، آواز کرنا، اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابون کا اثر جاتا رہے۔

شِقْشِقَةٌ۔ وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خاص ہے۔

خُطْبَةٌ شِقْشِقِيَّةٌ۔ حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ (جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)۔

Marfat.com

اِنَّ کَثِیْرًا مِنَ الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّیْطَانِ
بہت سے خطبے (لکچر یا اسپیچ) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنے شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لئے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لئے کئے جائیں)۔

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپنے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)۔

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْأَرْحَبِيِّ أَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِي الذَّكَرِ۔ یعنے زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح (تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَإِذَا أَنَا بِالْفَنِيقِ يُشَقْشِقُ النُّوقَ۔ میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعضوں نے کہا يُشَقْشِقُ یہاں يُشَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنے اونٹنیوں کو چیر رہا تھا۔

بِشقص: حصہ، تیر، ٹکڑا، شرکت۔

شَقِيصٌ۔ شریک، ساجھی، عمدہ گھوڑا۔

تَشْقِيصٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، حصے لگانا، بانٹنا۔

مُشَقِّصٌ۔ قصاب۔

إِنَّهُ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَوْ أَسْعَدَ ابْنَ زُرَارَةَ فِي الْأَكْحَلِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهُ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس کا خون بند کیا۔

فَأَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهُ۔ اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑان سے کاٹ ڈالے۔

إِنَّهُ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ آنحضرتؐ نے مروہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کتروائے

قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصہ عمرہ جعرانہ کا ہے نہ کہ عمرۂ قضا کا کیونکہ عمرۂ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ۔ جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعضے نام کے مسلمان نصاریٰ کے ساتھ مل کر بے غل وغش شراب پیتے ہیں مگر سور کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ یہ وہی مثل ہوئی گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز، جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔ میں نے سنا ہے دروغ وراست برگردن راوی کہ بعضے مسلمان اب نصاریٰ کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔

أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَه
ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنے آدھا یا پاؤ)۔

شِقْصٌ اور شَقِيصٌ۔ حصہ مشترک چیز میں

شَقِيطٌ۔ مٹی کا ٹکڑا یا ٹھیکرا۔

رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ

Marfat.com

مَآءُ الشَّقِيْطِ۔ میں نے ابوہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)۔

شُقَفٌ: بمعنی خَزَفٌ یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا۔

شُقَيْفَةٌ۔ جھانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں۔

شَقِيْفٌ۔ بڑا پتھر۔

تَشْقِيْفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

شَقٌّ: پھاڑنا، چیرنا، پھوٹ ڈالنا، جماعت سے الگ ہوجانا، سخت ہونا۔ جیسے مَشَقَّةٌ ہے تکلیف میں ڈالنا، ہل چلانا۔

تَشْقِيْقٌ۔ چیرنا۔

مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

تَشَقُّقٌ۔ چر جانا، پھٹ جانا۔

تَشَاقٌّ۔ ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا۔

اِنْشِقَاقٌ۔ پھٹنا۔

اِشْتِقَاقٌ۔ نکلنا، پھوٹنا، ایک کونے میں ہوجانا۔

شَقِيْقٌ۔ سگا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا (ہر نماز کے لئے مسواک کرنا واجب ہوجاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نماز میں اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اسلئے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کوئی بری بو نہ آئے۔

تَشَقَّقْتُ عَلَيْهِ۔ میں اس پر بھاری ہوگیا۔

وَجَدَنِیْ فِیْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا۔

لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنی بڑی محنت اور مشقت سے)۔

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔ دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کرکے) گو کھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنی تھوڑا یا بہت جو ہوسکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)۔

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنْ سَحَائِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِهَا فَقَالَ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا اَمْ يَشُقُّ شَقًّا۔ جو ابر گذر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہوکر بیچ آسمان تک آتی تھی، چوڑی نہیں ہوتی تھی۔

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُهٗ کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے۔ ایک روایت میں شَقَّ بَصَرُهٗ ہے یعنے جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)۔

مَا كَانَ لِيُخْنِيَ بِابْنِهٖ فِیْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا۔

اِنَّهٗ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہوکر اڑا۔

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِی السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ

Marfat.com

فِی الْاَرْضِ۔ ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ و غضب کا عرب لوگ کہتے ہیں اِنْشَقَّ فُلَانٌ مِّنَ الْغَضَبِ وَالْغَیْظِ فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنے غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)۔

تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ۔ قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے۔

اَصَابَنَا شُقَاقٌ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَسَاَلْنَا اَبَاذَرٍّ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّحْمِ۔ ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔ ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہیے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے۔

تَشْقِیْقُ الْکَلَامِ عَلَیْکُمْ شَدِیْدٌ۔ اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے۔

اِنَّا نَاْتِیْکَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِیْدَةٍ۔ ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آرہے ہیں یا دور دراز مسافت سے۔

عَلٰی فَرَسٍ شَقَّاءَ مَقَّاءَ۔ ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِیْقَةٍ کَانَتْ بِهٖ۔ آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگائے۔

اَرْسَلَ اِلَی امْرَاَةٍ بِشُقَیْقَةٍ سُنْبُلَانِیَّةٍ۔ ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا۔

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ عورتیں مردوں کی جنس ہی سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)۔

شَقَائِقُ جمع ہے شَقِیْقَةٌ کی۔

شَقِیْقٌ۔ سگا بھائی۔

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُنَا۔ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو۔

وَفِی الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَیَّاتٌ کَالْخَطَائِطِ بَیْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں ریتی میں (یعنے بڑے لمبے لمبے)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً تَحْمِلُ کِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدَّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گلِ لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا۔ نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ کر دی۔ اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا۔ بعضوں نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)۔

فَبَدَاَ بِشِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی جانب سے شروع کیا (یعنے بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)۔

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ پر حکیموں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)۔

فِیْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَیْمَنِ۔ اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں۔

Marfat.com

اَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ۔ میں دروازے کی دراڑ میں سے جھانک رہا تھا۔
صَائِرُ الْبَابِ۔ دروازے کا شگاف یعنی دراڑ۔
ثُمَّ یَأْخُذُ یَدَهَا عَلٰی شِقِّهَا الْاَیْمَنِ پھر لپ بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا۔
فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَیْمَنُ۔ آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گرنے کی وجہ سے)۔
جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ۔ آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقہ
یُشَقُّ شَدْقُهُ۔ اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے۔
اِنْشَقَّ الْقَمَرُ۔ چاند پھٹ گیا (آنحضرتؐ کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہو کر جڑ گیا۔ اللہ تعالے کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق و التیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق و التیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پیوست ہو جاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق و التیام ہوا کرتا ہے۔ بعضے کم عقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرتؐ کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً ہندس لوگ اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے۔ ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے۔ کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہوگا کہیں دن ہوگا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ اس پر بھی بعضی تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔

فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ۔ آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)۔
وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔ وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی چاند)۔
اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ۔ تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)۔
یُرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ۔ وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے، خود امام بننا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اسکو قتل کرو کوئی بھی ہو)
شِقَّةُ الْعَصَا۔ لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لمبا چیرا جائے۔
شُقَّةُ الثَّوْبِ۔ کپڑے کا ٹکڑا۔
شِقُّهٗ سَاقِطٌ۔ اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہوگا۔ (لنجا بیکار)۔
مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں) تو اللہ تعالے بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا، رتی رتی اس سے حساب لے گا)۔
ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ۔ پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں۔
اُسْتُسْعِیَ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ۔ اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

Marfat.com

شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ۔ میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنے قیامت کے دن)۔

فَاِذَا هُوَ یَجْرِیْ وَلَمْ یَشُقَّ شَقًّا۔ وہ زمین میں چلنے لگا اور اس میں نالہ اور کھڈا نہیں کیا۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا۔ بغلی قبر ہم لوگوں کے لئے ہے اور صندوقی دوسروں کے لئے۔

فَاَمَرَ الْقَمَرَ اَنْ یَنْقَطِعَ قِطْعَتَیْنِ اِلٰی آخِرِهٖ فَقَالُوْا یَنْشَقُّ رَاْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَانْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِیُّ شُکْرًا وَّ سَجَدَ شِیْعَتُنَا۔ (امام ابوعبداللہ جعفر صادقؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سنکر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا دو ٹکڑے ہو جا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا، پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آ جائے آخر وہ اپنی حالت پر آ گیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے۔ آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنے شیعہ) نے بھی سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجئے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر — مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم۔

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں، باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹ خبر مذکور ہوئی بعضے ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لئے یہ کہا کہ انشق بہ معنی ینشق ہے یعنے چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ۔ میں

Marfat.com

تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے۔

اِحْفِرُوْا لِیْ وَشُقُّوْا لِیْ شَقًّا فَاِنْ قِیْلَ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لُحِدَ فَقَدْ صَدَقُوْا۔ میرے لئے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے۔

لَا بَأْسَ اَنْ یَّمْسَحَ الرَّجُلُ الْخَلُوْقَ مِنْ شِقَاقٍ یُدَاوِیْہِ۔ کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضا پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَآءَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاکی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا۔

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا۔ فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی۔

کُلَّمَا فَرَغْتُ مِنْ شُقَّۃٍ عَلَّقْتُھَا عَلَی الْکَعْبَۃِ۔ جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوتا تو اسکو کعبے پر لٹکا دیتا۔

تَرَی کَاَنَّہٗ شُقَّۃُ قَمَرٍ۔ آنحضرتؐ ایسے جیسے چاند کا ٹکڑا۔

فُلَانٌ شِقُّ نَفْسِیْ وَشَقِیْقُ نَفْسِیْ۔ فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنے میرے مشابہ ہے)۔

لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَۃٍ یَسْقُطُ فِیْھَا الْحَاذِقُ الَّذِیْ یَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَیْنِ۔ ایک ایسا فتنہ ضرور ہوگا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص بھی گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے۔

شَقْلٌ۔ جماع کرنا، تولنا، اٹھانا۔

تَشَاقُلٌ۔ ایک کے بعد ایک سوار ہونا۔

شَاقُوْلٌ۔ وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں۔

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاھِیْمُ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اُشْقُلْ وَقَارًا۔ سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنے سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے۔

شَقْنٌ۔ کم کرنا۔

شُقُوْنَۃٌ۔ کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے۔

شَقْنٌ۔ کم۔

اِشْقَاہٌ۔ پک جانا سرخ یا زرد ہو کر۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتّٰی یُشْقِہَ۔ کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں بعضوں نے کہا اصل میں یُشْقِحَ تھا حا کو ہا سے بدلدیا — یُشْقِہَ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِیَۃٌ سے

شَقْوٌ: بدبخت کرنا۔

شَقًا اور شَقَاءٌ اور شَقَاوَۃٌ اور شِقْوَۃٌ بدبخت ہونا۔

مُشَاقَاۃٌ۔ ایک چیز کو اوپر اٹھانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر روکنا، خبرگیری کرنا۔

اِشْقَاءٌ۔ بدبخت کرنا۔

مِشْقًی۔ کنگھی۔

اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ وَالسَّعِیْدُ مَنْ سَعِدَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ۔ بدبخت وہ ہے جو

Marfat.com

اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی)، اور نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بخت لکھا گیا تھا۔ بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں بےنصیب ہو اور نیک بختی سے یہ مراد ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے۔ دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے۔

وَشَقِيتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ۔ اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بدبخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے)۔

لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ۔ میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بدبخت اور بدنصیب نہ ہوں گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے۔

دَرْكِ الشَّقَاءِ۔ بدبختی لگ جانے سے، بدنصیبی آنے سے۔

لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہوگا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوگا۔

مِنْ شَقَاوَتِهٖ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ۔ آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا، خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے اور دنیا کے سازوسامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے)۔

وَاِنَّ اَشْقَاهَا الَّذِیْ يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ۔ اس امت کا سب سے زیادہ بدبخت (جیسے ثمود کی قوم کا بدبخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا (یعنی سر پر زخم لگا کر داڑھی کو خون سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لئے جا رہے تھے، آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا۔ اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کروں گی)۔

مِنْ اَيْنَ لَحِقَ الشَّقَاءُ اَهْلَ الْمَعْصِيَةِ حَتّٰى حَكَمَ لَهُمْ فِیْ عِلْمِهٖ بِالْعَذَابِ عَلٰى عَمَلِهِمْ۔ گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لئے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَشَقِیٌّ الرَّجُلُ اَمْ سَعِيْدٌ فَانْظُرْ سَيْبَهٗ وَمَعْرُوْفَهٗ۔ جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے دا: دہش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں میں خرچ کرتا ہے، نیک کاموں میں لگاتا ہے تب تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لئے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاهِلُ شَقِیٌّ بَيْنَهُمَا۔ جاہل بدنصیب ہے دونوں کے درمیان بعضوں نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شَقِیٌّ عَنْهُمَا ہے یعنے جاہل

Marfat.com

ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنے الگ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنے دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشین مع الکاف

شُکْرٌ یا شُکُوْرٌ یا شُکْرَانٌ۔ تعریف کرنا، ثنا کرنا، عرب لوگ کہتے ہیں:۔

شَکَرَ لَهٗ یعنے اس کی تعریف کی اس کا شکریہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَکَرَہٗ سے بعضوں نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْکُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْکُرُ لَكَ ہے۔

شَکَرًا۔ تھن دودھ سے بھر جانا، موٹا ہونا، سخاوت کرنا، کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شکیر کہتے ہیں۔

مُشَاکَرَةٌ۔ شروع کرنا، شکر گذار ظاہر کرنا۔

اِشْکَاءٌ۔ بھر جانا جیسے اِشْتِکَاءٌ ہے۔

شَکْرٌ اور شِکْرٌ۔ فرج یا شرم۔

شَکْرٌ۔ نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُکْرٌ۔ اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا زبان سے ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے۔ بعضوں نے کہا اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالےٰ کا ایک نام شَکُوْرٌ بھی ہے یعنے نیک اعمال کا قدردان ان کا بدل دوچند سہ چند دینے والا۔ ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔

شَکِرَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ چر کر موٹے ہو گئے۔

لَا یَشْکُرُ اللہَ مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اسکے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالےٰ کا بھی ناشکرا ہے)۔

لَوْلَا سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ۔ (اللہ تعالےٰ سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا، حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ یعنے کم درجہ کے آدمی کو دیکھ کر میرا شکر کرے اور ادنیٰ درجہ کا آدمی اپنے سے بھی ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال دولت علم و ہنر، حسن و جمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ۔ کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنے اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

اَلْاِیْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّ نِصْفٌ شُکْرٌ۔ ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ۔ زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہو جائیں گے، خوب موٹے۔

هَلْ بَقِیَ مِنْ کُهُوْلِ بَنِیْ مُجَّاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَّ شَکِیْرٌ کَثِیْرٌ۔ کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد، اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو

بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنے اس کا بچہ۔
نَهٰى عَنْ شَكْرِ الْبَغِيِّ۔ فاحشہ عورت کی خرچی سے منع فرمایا۔ جیسے نَهٰى عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ یعنے نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت سے منع فرمایا۔
اِنْ سَاَلَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَ شَبْرِكَ اَنْشَاْتَ تَطُلُّهَا۔ اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو اس میں حیلہ حوالہ کرے۔
فَشَكَرْتُ الشَّاةَ۔ میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی۔
لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ۔ تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے :- اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ یا مَا اَمْسٰی بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَرْضٰى وَ بَعْدَ الرِّضَاءِ۔
شَكْزٌ : انگلیوں سے ٹھونسا دینا، زبان سے ستانا، برچھے سے مارنا، جماع کرنا۔
شَكِزٌ۔ بدخلق۔
شَكَّازٌ۔ جو عورت سے باتیں کرنے میں منزل ہو جائے۔
شِكْسٌ : بے انصاف، بدخلق، بدخو، سخت گیر۔
شَكَاسَةٌ۔ سخت گیری۔
شَكْسٌ۔ چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق۔
شَكُسٌ یا شَكِسٌ۔ بخیل، بدخلق۔

اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ۔ تم جھگڑالو حصہ دار ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)۔
شَكِصٌ : بدخو، بدخلق جیسے شَكِيْصٌ ہے۔
شِكَاصٌ۔ وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں۔
شَكْعٌ : اٹھانا۔
شَكَعٌ۔ بہت ہائے ہائے کرنا، بہت دانت نکلنا، غصہ ہونا، دردناک ہونا۔
اِشْكَاعٌ۔ غصہ دلانا، تنگ کرنا، رنجیدہ کرنا۔
شَكِعٌ۔ بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے۔
لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَ لَقِيَهُ النَّاسُ جَعَلُوْا يَتَرَاطَنُوْنَ فَاَشْكَعَهُ وَ قَالَ لِاَسْلَمَ اِنَّهُمْ لَنْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةَ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔ (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آن کر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسروں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے۔ حضرت عمرؓ کو اس بات پر غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنے عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے) آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے۔ ابوعبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباس فاخرہ پہن لیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ وہاں تو جلالِ خداوندی پیشانی سے عیاں تھا۔ عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت تھی (حاجتِ مشاطہ نیست روے دلارام را)۔
فَاِذَا هُوَ شَكِعُ الْبِزَّةِ۔ دیکھا تو وہ پھٹے پرانے

ف یعنی صبح کو ما اصبح بی کہتے اور شام کو ما امسی بی ۱۲ منہ

...ال میں تھے (یعنی عبدالرحمن بن سہیل جب ان کا ...م نکل رہا تھا)۔

شَكٌّ: شک کرنا، شبہہ کرنا، ہتھیار لگانا، ...پاڑنا، بازو پہلو سے لگا لینا، لنگڑانا، گھس جانا ...مائل ہونا۔

تَشْكِيكٌ۔ شک میں ڈالنا۔

اَنَا اَوْلٰی بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ۔ میں تو ...ابراہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں ...ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذ قال ابراہیم رب ...رنی کیف تحی الموتٰی۔ اخیر تک تو بعضے لوگ کہنے ...لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک ...ہوا (جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مُردوں کو ...کیسے جلائے گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ...ہوا (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر ...ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار ...کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے ...کہ ابراہیمؑ کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ ...پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے وہ بیشک ...مُردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے ...کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی۔ ...اگر ابراہیمؑ کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا ...شک ہونا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار ...تھے مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک ...کہاں ہو سکتا تھا۔ اس کی مثل دوسری حدیث ہے ...مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو، جو ...تواضع اور انکسار پر محمول ہے۔ بات یہ ہے کہ ...پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کا ملین ...جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات ...میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکر شک ہوگا۔ اس لئے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے)۔

اَوَ فِيْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہانِ روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے)۔

مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ۔ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو)۔

اَشُكُّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَوَتَمَاسَكْتُ مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زُہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں، کبھی خاموش رہتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا)۔

وَلَا يَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لئے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرتؐ بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا۔ قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا۔

فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّفْدِيَهٗ اِلَّا بِشِكَّةِ اَبِيْهِ۔ آنحضرتؐ نے اس سے فدیہ لے کر اس کا چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب

Marfat.com

وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے۔ شِکَّۃ بکسرہ شین ہتھیار عرب لوگ کہتے ہیں:
شَاکُّ السِّلَاحِ یا شَاکٌ فِی السِّلَاحِ
یعنے پورا ہتھیار بند۔
فَقَامَ رَجُلٌ عَلَیْہِ شِکَّۃٌ۔ ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مسلح تھا)۔
اَنَّہٗ اَمَرَبِھَا فَشُکَّتْ عَلَیْھَا ثِیَابُھَا ثُمَّ رُجِمَتْ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اسکے جسم سے لگا دیئے گئے ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے) پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی۔ اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آکر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے اس کا دودھ پیتا بچہ تھا۔ آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے۔ وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اسکے ہاتھ میں دے کر لائی۔ اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے۔ سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی، رضی اللہ عنہا۔ ایک شخص نے اسکے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو۔ ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَیْھَا ثِیَابُھَا ہے یعنے اسکے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)۔
اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَیْتَہٗ فَوَجَدَ حَیَّۃً فَشَکَّھَا بِالرُّمْحِ۔ ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھہ اس میں گھسیڑ دیا، برچھے سے چھید ڈالا)۔
خَطَبَھُمْ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ وَھُوَ غَیْرُ مَشْکُوْکٍ۔ حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا، آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے۔
بِیْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُکَّتْ لَھَا حَلَقٌ کَاَنَّھَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُوْلٌ۔ سفید پورے جن کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں۔ ایک روایت میں شُکَّتْ ہے سین سے یعنے جن کے حلقے تنگ ہیں
یُشَکِّکُنِی الشَّیْطَانُ۔ شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔
لَا یُلْتَفَتُ اِلَی الشَّکِّ اِلَّا اَنْ یَسْتَیْقِنَ۔ شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہئے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔
اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ۔ یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔
مُشَکِّکٌ۔ وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔
شَکِیْکَۃٌ۔ طریقہ، فرقہ۔
شُکَّۃٌ۔ مسافت۔
شَکَّۃٌ۔ ایک بار
مِشَکٌّ۔ زرہ۔
شَکْلٌ: ملتبس ہونا، پختگی شروع ہونا، اعراب دینا۔ پاؤں باندھ دینا۔
شَکَلٌ۔ ناز و کرشمہ کرنا، سفیدی میں سرخی ہونا۔
تَشْکِیْلٌ۔ صورت بنانا، باندھنا، دو زلفیں کرنا

Marfat.com

مُشَاکَلَۃٌ۔ مشابہت۔
اِشْکَالٌ۔ التباس، پیچیدگی اعراب دینا۔
تَشَکُّلٌ۔ صورت بندھنا، تصور کرنا، بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔
تَشَاکُلٌ۔ یکساں ہونا، مشابہ ہونا۔
اِشْتِکَالٌ۔ التباس۔
کَانَ اَشْکَلَ الْعَیْنَیْنِ۔ آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَاءٌ اَشْکَلُ۔ جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔
فَخَرَجَ النَّبِیْذُ مُشْکِلًا۔ نبیذ (جو حضرتؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔
وَاَنْ لَا یَبِیْعَ مِنْ اَوْلَادِ نَخْلِ هٰذِهِ الْقُرٰی وَدِیَّةً حَتّٰی یُشْکِلَ اَرْضُهَا غِرَاسًا۔ ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنے اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری)۔
فَسَاَلْتُ اَبِیْ عَنْ شَکْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا، مذہب کیا تھا، مقصد کیا تھا۔
شِکْلٌ۔ بکسرۂ شین، ناز و کرشمہ اور بہ فتحۂ شین مشابہ اور مذہب۔
اَلْعَرِبَةُ الشَّکِلَةُ۔ عربہ وہ عورت جو ناز مین ناز و انداز والی، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔

کَرِہَ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ۔ آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعضوں نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے: ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی گر بہ مفت دہند مستانی۔ کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے، واللہ اعلم۔
اَنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ فَذُکِّیَ مِنْ قِبَلِ شَاکِلَتِهٖ۔ ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا، آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھہ یا تیر مار دیا۔ ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔
تَفَقَّدُوا الشَّاکِلَ فِی الطَّهَارَةِ۔ کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ)۔
عَلٰی شَاکِلَتِهٖ۔ اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر، اپنی طبیعت اور مزاج پر۔
لَسْتَ عَلٰی شَکْلِیْ وَشَاکِلَتِیْ۔ تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔
اَلْاِدْرَاکُ بِالْمُمَاسَّةِ وَمَعْرِفَةِ الْاَشْکَالِ۔ آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنے حواس کے ذریعہ سے پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا)۔
شَکْمٌ: بدلہ دینا، عطا کرنا، رشوت دینا، کاٹنا

Marfat.com

جیسے شَکِیْمٌ ہے۔
شَکَمٌ۔ بھوکا ہونا۔
اِشْکَامٌ۔ بدلہ دینا۔
شُکْمٌ۔ مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُکْدٌ کہتے ہیں۔
شَکِیْمَۃٌ۔ طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے۔
حَجَمَہٗ اَبُوْ طَیْبَۃَ وَ قَالَ اُشْکُمُوْہُ۔ ابو طیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو۔
اَلَا اَشْکُمُکَ عَلٰی صَوْمِکَ شُکْمَۃً تُوْضَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَائِدَۃٌ وَاَوَّلُ مَنْ یَاْکُلُ مِنْھَا الصَّائِمُوْنَ۔ کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھا یا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے۔
فَمَا بَرِحَتْ شَکِیْمَتُہٗ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ۔ ان کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنی اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اسکے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پٹڑی کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جَری تھے)۔
اَشْکِمَتْ دَرْد۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعضوں نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنے آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

بُزُرْگ اَشْکَم۔ بڑے پیٹ والے۔ یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی۔
شَدِیْدُ الشَّکِیْمَۃِ۔ جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو۔
شِکَنْبٌ۔ پیٹ، یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے: اَشِکَنْب دَرْدَم۔ کیا تیرے پیٹ میں درد ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی۔
شَکْوٌ یا شَکْوٰی یا شَکَاۃٌ۔ دردمند کرنا، رنج دینا، شکایت کرنا یعنے کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَکَاوَۃٌ اور شَکِیَّۃٌ اور شِکَایَۃٌ تو شکایت کرنے والے کو شَاکِیْ اور جس کی شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اور مَشْکِیْ اور اسکے بیان کو شَکْوٰی اور جس سے شکایت کرے اس کو مَشْکُوٌّ اِلَیْہِ کہیں گے۔
شَکَا اَمْرَہٗ اِلَی اللّٰہِ۔ اللہ سے اپنا حال بیان کیا۔ جیسے شَکَا مَرَضَہٗ لِلطَّبِیْبِ یعنے حکیم سے اپنی بیماری بیان کی۔ اصل میں شَکْوَۃٌ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اس کا معنی اظہار اور اخبار ہو گیا۔
تَشَکِّیَۃٌ۔ شکایت قبول کرنا۔
اِشْکَاءٌ۔ شکایت دور کرنا یا بڑھانا، راضی کرنا، تہمت لگانا
اِشْتِکَاءٌ۔ شکایت کرنا، بیمار ہونا، دردمند ہونا۔
شَاکِی السِّلَاحِ۔ ہتھیار بند۔
شَکَاءٌ۔ بیماری۔
شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا۔ ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریتی کی شکایت کی یعنے دوپہر

Marfat.com

کے وقت جب ظہر کی نماز کے لئے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی۔ زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں۔ ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اوّل وقت ہی یعنے سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے۔ مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلےٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیانِ جواز کے لئے۔ اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے اَبردوا بالظہر تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول وقت ادا کی جائے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنے صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کرسکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے ان کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنے وقت ابراد سے بھی زیادہ اتنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے۔ لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اَبردوا بالظہر کی حدیث سے منسوخ ہے)۔

شَكَوْنَا۔ ہم نے کافروں کی ایذا دہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی۔

شَاكَيْتُ اَبَا مُوْسٰى فِيْ بَعْضِ مَا يُشَاكِي الرَّجُلُ اَمِيْرَهٗ۔ ہم نے ابوموسیٰ اشعری کی بعضی باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے۔

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا عبداللہ ابن زبیر پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنے دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمربند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکر کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:— وتلک شکاۃ ظاہر عنک عارہا۔ یعنے یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی، بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس پاجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اسکے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی۔

دَخَلَ عَلَى الْحَسَنِ فِيْ شَكْوٍ لَّهٗ یا فِيْ شَكْوَاهُ۔ امام حسنؑ کے پاس ان کی بیماری میں گئے۔

اِشْتَكٰى سَعْدٌ شَكْوٰى۔ سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے۔

تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ۔ تم شکایت بہت کرتی ہو۔

وَكَانَ لَهٗ شَكْوَةٌ يَنْقَعُ فِيْهَا زَبِيْبًا۔ ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے۔ بعضوں نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اسکی کھال کو شَكْوَة کہتے ہیں پھر جب دودھ چھٹ جائے تو اس کی کھال کو بَدْرَة کہتے ہیں، جب بڑا ہو جائے تو سِقَاءٌ کہتے ہیں۔

تَشَكَّى النِّسَاءُ۔ عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (دودھ کو دہی بنانے کے لئے)۔

Marfat.com

اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا۔ دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول ہل من مزید۔ بعضوں نے کہا مجازاً زبانِ حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اسکی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھا رہی ہوں۔

شُکِیَ اِلَیْهِ الرَّجُلُ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ۔ اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے۔

شَکَوْتُ اِلَیْهِ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ۔ میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں۔

وَهُوَ شَاکٍ۔ وہ بیمار تھے۔

جَاءَ زَیْدٌ یَشْکُوْ۔ زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے۔

شَکَیَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شَکَوَا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے۔

مِنْ مِشْکٰوتِهٖ۔ وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لئے کرتے ہیں وہ آرپار نہیں ہوتا۔

اِنَّمَا الشَّکْوٰی اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِیْتُ بِمَا لَمْ یُبْتَلَ بِهٖ اَحَدٌ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آگیا شکوہ نہیں ہے)۔

اِشْتَکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَیْنَهَا۔ بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا (آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)۔

شَکَیٰ: شکایت کرنا۔

شَکِیَّةٌ۔ بچا ہوا بقیہ۔

باب الشین مع اللام

شَلْبَۃٌ۔ ایک قسم کی مچھلی۔

شَلَبِیْ۔ ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں۔

شُلْطَانٌ: سلطان۔

شَلْثٌ۔ ایک قسم کا جو اسکو شَلْتٌ بھی کہتے ہیں۔

شَلْجَمٌ۔ مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لئے اس کا کھانا بہت مفید ہے شیخ مولانا عبدالحق بنارسی نیتو نویؒ جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے۔

شَلْحٌ: کپڑے اتار لینا، پر بدلنا، پھینک دینا۔

تَشْلِیْحٌ۔ کسی کو ننگا کرنا اسکے کپڑے چھین لینا۔

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لڑنے والا لوگوں کے کپڑے اتار لینے والا۔

خَرَجُوا اللُّصُوْصًا مُشَلِّحِیْنَ۔ چور کپڑے اتارو بن کر نکلے۔

شَلْحَفَۃٌ: کسی چیز کا ایک کونا کاٹ لینا۔

شِلَّحْفٌ۔ مضطرب الخلق، موٹا، بدخلق جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

شَلْخٌ: گوشت کاٹ دینا، اصل، نطفہ، فرج۔

شَلِیْخٌ۔ ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اسکو شَاکِرِیَّۃٌ بھی کہتے ہیں

شَلْخَبٌ: بمعنی سَلْخَبٌ۔ بدخلق، سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے۔

Marfat.com

شَلَخَفٌ بمعنی سَلَخَفٌ موٹا، بدخلق، سخت مزاج۔

شَلْشَلَةٌ: ٹپکنا، بہنا، پھیلانا۔ جیسے شِلْشَالٌ ہے۔

فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَجُرْحُہٗ یَتَشَلْشَلُ۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلْشَلَ الْمَاءَ فَتَشَلْشَلَ۔ پانی شرشر بہنے لگا۔

شَلْغٌ۔ کچلنا جیسے ثَلْغٌ۔

شَلْقٌ: کوڑے سے مارنا، جماع کرنا، لمبا پھاڑنا۔

شِلْقَاءُ۔ چھری۔

شَلَلٌ: چھوڑ دینا، ہلکا سینا، کاٹنا، ہانکنا، سوکھ جانا، بیکار ہوجانا جیسے شَلَلٌ ہے۔

اَشَلَّ الرَّجُلُ۔ اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔

عَیْنٌ شَلَّاءُ۔ وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو۔

وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِهَا۔ جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو چنگے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: شَلَّتْ یَدُہٗ تَشَلُّ شَلَلًا یعنے اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔

شَلَّتْ یَدُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔ طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہوگیا (کافروں کی تلوار کی ضربیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لئے بہشت واجب ہوگئی۔ ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہوگیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے، جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے۔ علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوئے جیسے روایت ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جزارہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کر لی اور حضرت علی نے یہ حال سنکر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہوکر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تا دم وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)۔

یَدٌ شَلَّاءُ وَبَیْعَةٌ لَا تَتِمُّ (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنے پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی۔ بعضے وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہو گئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر اللہ قدرًا مقدورًا)۔

یَجُوْزُ فِی الْعِتَاقِ الْاَشَلُّ وَلَا یَجُوْزُ الْاَعْمٰی بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَمٌ اور شِلَمٌ اور شُلَمٌ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں:

اُوْرْشَلِیْمُ یعنے شلیم کا شہر۔

Marfat.com

شلوٌ، چلنا، اٹھانا۔
اِشلاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لئے توبرہ دکھلانا، دوہنے کے لئے بلانا، شکار پر چھوڑنا، برانگیختہ کرنا۔
تَقَلَّدَهَا شِلْوَةً مِنْ جَهَنَّمَ یا شِلْوًا مِنْ جَهَنَّمَ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اسکے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سنکر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔
شِلْو کہتے ہیں عضو کو۔
اِئْتِنِیْ بِشِلْوِهَا الْاَیْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنے داہنا دست یا داہنی ران)۔
فَاسْتَثَرْنَا شِلْوَ اَرْنَبٍ دَفِیْنًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔
مَرَّ بِقَوْمٍ یَتَنَاوَلُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِنْ لَحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور ترکھجور اور گوشت کے پارچے اڑا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔
اَشْلٍ جمع ہے شِلْوٌ کی۔
وَاَشْلَاءً جَامِعَةً لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءٌ بھی جمع ہے شِلْوٌ کی۔
کَانَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنے ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَشْلَاءُ بَنِیْ فُلَانٍ یعنے ان کے بقیہ۔
اَللِّصُّ اِذَا قُطِعَتْ یَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَی النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنے دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔
وَجَدْتُ الْعَبْدَ بَیْنَ اللّٰهِ وَبَیْنَ الشَّیْطَانِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّیْطَانَ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالے نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔
ظَاهِرُهٗ نَسًا وَّبَاطِنُهٗ شَلًا۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔
اَشْلَیْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔
جَعَلَ لَكُمْ اَشْلَاءً۔ تمہارے اعضا بنائے

باب الشین مع المیم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا
تَشْمِیْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا، محروم کرنا۔
اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔
اِشْتِمَاتٌ۔ مٹاپا شروع ہونا۔
تَشَمُّتٌ۔ محروم ہوکر لوٹنا۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے
لَا تُطِعْ فِیَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔
فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔
تَشْمِیْتٌ اور تَسْمِیْتٌ شین اور سین دونوں

Marfat.com

سے آیا ہے یعنی خیر اور برکت کی دعا کرنا یہ شَوَامِت سے نکلا ہے بمعنے پائے یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے۔ بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)۔

فَاَتَاهُمَا فَدَعَا لَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو آنحضرتؐ ان دونوں (یعنے حضرت علی اور حضرت فاطمہ) پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لئے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے۔

فَحَقٌّ عَلٰی كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کہا ہے)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ۔ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے۔

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِبَلِيَّةِ عَدُوِّكَ فَيَرْحَمَهٗ رَغْمًا لِاَنْفِكَ وَيَبْتَلِيَكَ۔ دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لئے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بر عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست۔ بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شُمَّات جمع ہے شَامِتٌ کی یعنے دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ۔ آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا۔

شَمْعَجٌ : ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا۔

نَاقَةٌ شَمْعَجِی۔ تیز اونٹنی۔

شَمْجَرَةٌ : ڈر کر بھاگنا۔

شَمْحَطٌ یا **شِمْحَاطٌ** یا **شُمْحُوْطٌ**۔ بہت لمبا

شَمَخٌ یا **شُمُوْخٌ**۔ بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر اور غرور سے۔

شَامِخُ الْحَسَبِ۔ عالی خاندان۔

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ۔ اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)۔

جِبَالٌ شَامِخَاتٌ۔ اونچے بلند پہاڑ۔

اَلْاَصْلَابُ الشَّامِخَةُ۔ اونچی نسلیں (یعنے شریف نطفے)۔

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ۔ بلند عزت، بڑا مرتبہ۔

شَامِخُ الْاَرْكَانِ بلند پائے۔

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں نے اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبد اللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا۔ ایک روایت میں سَمْجِيَّة ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا۔ بہرحال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے۔

شَمْخَرَةٌ : تکبر اور غرور۔

اِشْمِخْرَارٌ۔ لمبا ہونا۔

مُشْمَخِرٌّ۔ بلند۔

شُمَّخَرٌ۔ مغرور، متکبر۔

Marfat.com

شَمْرٌ: اِتراتے ہوئے چلنا، اکھیڑنا، کاٹنا۔
تَشْمِیْرٌ۔ کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا۔
تَشَمُّرٌ۔ تیار رہنا، آمادہ ہونا۔
اِنْشِمَارٌ۔ تیز چلنا۔
شَمِر۔ یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لئے اس کو شمرکند کہنے لگے اب اس کو سمرقند کہتے ہیں۔
شِمِّرٌ۔ سخی جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار۔
شِمر لَعِیْن۔ امام حسین علیہ السلام کے قاتل بدبخت ملعون کا نام تھا۔
لَا يُقِرَّنَّ اَحَدٌ اَنَّهٗ يَطَأُ جَارِيَتَهٗ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُشَمِّرْهَا۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب میں اسکے مالک سے ملادوں گا ریعنے وہ بچہ لونڈی کے مالک ہی کا قرار دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے (اس سے صحبت نہ کرے)۔
شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِي الْاَمْرِ شِمِّيْرٌ۔ تو مستعد رہ تیرا حکم چلنے والا تو کوشش کرنے والا ہے۔
فَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلٰكِنْ شَمَّرَ اِلٰى ذِي الْمَجَازِ۔ کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیجدیا)۔
اِنَّ الْهُدْهُدَ جَاءَ بِالشَّمُّوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَةَ عَلٰى قَدْرِ رَاْسِ اِبْرَةٍ۔ ہدہد شمور لے کر آیا (یعنے الماس کا وہ ٹکڑا جس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ۔ گذرنا، نفوذ کرنا۔
يَا عِيْسٰى تَشَمَّرْ فَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ۔ عیسٰی تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنے موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہیئے)۔
شَمَّرَ عَنْ اِزَارِهٖ۔ اپنا تہبند اٹھایا۔
شَمَّرْتُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ۔ میں نے کوشش کی بانہہ پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔
خَرَجَ مُشَمِّرًا۔ کپڑا اٹھاتے ہوئے نکلے۔
شَمْرَخَةٌ: ٹہنیاں کاٹ لینا، سونت لینا۔
خُذُوْا عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہوگی)۔
شَمْزٌ۔ کراہت سے نفرت کرنا۔
تَشَمُّزٌ۔ ترش رو، منقبض ہونا۔
اِشْمِئْزَازٌ۔ رونگٹے اٹھنا، ڈرنا، برا جاننا، نفرت کرنا، منقبض ہونا۔
مُشْمَئِزٌّ۔ نفرت کرنے والا، کراہت کرنے والا۔
سَيَلِيْكُمْ اُمَرَاءُ تَقْشَعِرُّ مِنْهُمُ الْجُلُوْدُ وَتَشْمَئِزُّ مِنْهُمُ الْقُلُوْبُ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم و ستم اور افعال شنیعہ دیکھ کر اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔
شَمْسٌ، سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو، دھوپ۔

Marfat.com

شُمُوْسٌ اور شِمَاسٌ۔ باز رہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے برائی کا قصد کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔
شَمَسَ یَوْمُنَا یَشْمِسُ۔ ہمارے دن میں سورج نکلا۔
تَشَمُّسٌ۔ سورج کے سامنے ہونا۔
تَشْمِیْسٌ۔ سورج پرستی، دھوپ میں پھیلانا۔
اِشْمَاسٌ۔ سورج ظاہر ہونا۔
مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٌ۔ مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔
شُمُسٌ یا شُمْسٌ جمع ہے شَمُوْسٌ کی یعنے وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔
میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔
اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِیْ اَرْبَعِیْنَ فَرْسَخًا۔ (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکسر سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک ہزار چھ سو فرسخ کا۔ یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہینِ ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بُعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا، واللہ اعلم)۔
اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَۃٍ وَّسِتِّیْنَ بُرْجًا کُلُّ بُرْجٍ مِّنْھَا مِثْلُ جَزِیْرَۃٍ مِّنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ کُلَّ یَوْمٍ عَلٰی بُرْجٍ مِّنْھَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ¼ دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو پچپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اسکے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی

Marfat.com

ایک ہاتھی کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُوْرِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا وَ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَهَا لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ اَشَدَّ حَرَارَةً مِّنَ الْقَمَرِ وَ جَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي الشَّمْسِ بِاَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ

اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنے اسکے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دور بینوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّ لَا لِحَيٰوتِهٖ

سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے ـــــ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اسکے حکم سے چلتے ہیں اسکے مطیع ہیں ان کی روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔

مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سالوں میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

اَلَا اِنَّ الْخَطَايَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَا اَهْلُهَا وَ خُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام وہ سوار کو جدھر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمْصٌ۔ ہانک دینا، مارنا۔

شَمَصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيصٌ۔ ہانکنا۔

شَمْطٌ۔ ملانا، خلط کرنا، بھر دینا، پھیل جانا۔

شَمَطٌ۔ سر یا داڑھی کی سفیدی۔

اِمْرَاَةٌ شَمْطَاءُ۔ جس عورت کے سر میں سفیدی آگئی ہو۔

شَمْطٌ اور شِمْطٌ اور شَمَطٌ مصالح کو بھی کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران وغیرہ۔

Marfat.com

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں خوض کرو (یعنی کبھی علم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں) ۔

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلْتُ اگر میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال تھے ان کو گن لوں تو یہ کرسکتا تھا (مطلب یہ ہے کہ آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے) ۔

لَیْسَ فِیْ اَصْحَابِہٖ اَشْمَطُ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ ۔ آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو (یعنی جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے، باقی سب جوان ہیں) ۔

صَرِیْحُ لُؤَیٍّ لَا شَمَاطِیْطُ جُرْھُمٍ ۔ وہ لوئی کی اولاد میں سے ہیں یعنے خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں سے ۔

شِمْطَاطٌ اور شِمْطِیْطٌ ۔ متفرق، علیحدہ، جدا گانہ فرقہ اس کی جمع شَمَاطِیْطُ ہے ۔

شُمْطُوْطٌ ۔ لمبا جیسے شُمْطِیْطٌ ہے ۔

لَا بَاْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَتْفِہٖ وَجَزُّہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَتْفِہٖ ۔ سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا اکھیڑ ڈالنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا اکھیڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے ۔

اَلشُّؤْمُ لِلْمُسَافِرِ فِیْ طَرِیْقِہٖ فِی الْمَرْاَۃِ الشَّمْطَاءِ تُلْقِیْ فَرْجَھَا ۔ مسافر کے لئے بدفالی ہے کہ رستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے، وہ اپنی شرمگاہ سامنے کرے ۔

شَمْظٌ : منع کرنا، روکنا، ملادینا، تھوڑا تھوڑا لینا، برانگیختہ کرنا، سختی اور نرمی دونوں کو ملاکر بات کرنا ۔

شَمْعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ ۔ کھیلنا یا مزاح کرنا، دل لگی کرنا ۔

شُمُوْعٌ ۔ متفرق ہونا ۔

تَشْمِیْعٌ ۔ کھلانا یعنی کھیل کرانا، موم میں یا چربی میں ڈبونا، موم لگانا ۔

اِشْمَاعٌ ۔ چمکنا ۔

شَمْعٌ یا شَمَعٌ ۔ بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو یا چربی کی ۔

مَنْ یَّتَتَبَّعُ الْمَشْمَعَۃَ یُشَمِّعُ اللّٰہُ بِہٖ جو شخص لوگوں سے ٹھٹا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ٹھٹا کرائے گا (اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹا ماریں گے) ۔

اِذَا کُنَّا عِنْدَکَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا فَارَقْنَاکَ شَمَعْنَا اَوْ شَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ ۔ (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے فیضانِ صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف متوجہ، دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے غافل ہوجاتے ہیں۔ دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے) ۔

شَمْعُوْنُ ۔ حضرت عیسٰی کے حواری تھے ۔

شَمْعَلَۃٌ : متفرق ہونا ۔

اِشْمِعْلَالٌ ۔ جلدی سے نکل جانا، خوشی اور نشاط کیساتھ

شَمْعَلَۃٌ ۔ یہود کی قرأت ۔

مُشْمَعِلٌّ ۔ تیز بانشاط، ہلکا پھلکا، ظریف یا لمبا ۔

اَقِطًا وَتَمْرًا اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا ۔ پنیر اور کھجور یا تیز روباز ۔

عَزْمَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ ۔ تیز اور مضبوط ارادہ ۔

قِرْبَۃٌ مُشْمَعِلَّۃٌ ۔ مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو ۔

Marfat.com

شَمَقٌ: نشاط، دیوانے کی طرح اِترا کر چلنا۔

تَشَمُّقٌ۔ خوش ہونا، اِترانا۔

شَمَلٌ: بائیں طرف لے جانا، شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا، درخت سے سب پھل چُن لینا۔

شَمْلٌ اور شُمُولٌ۔ شملہ سے ڈھانپنا، عام ہونا، شامل ہونا جیسے شَمَلٌ ہے۔

اِشْمَالٌ۔ شامل کرنا۔

تَشْمِيلٌ۔ لپٹنا، جلد چلنا۔

شَمَالٌ اور شِمَالٌ اور شَمْأَلٌ۔ شمالی ہوا۔

شِمَالٌ۔ بایاں۔

وَلَا تَشْتَمِلْ اِشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ۔ یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اسکو اُلٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکاتے ہیں

نَهٰى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔ اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنے کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لینا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)۔

لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى فِىْ بَيْتِهٖ شَمِلًا اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اسکے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہ بند کر لے)۔

مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ۔ یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے اُلٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لئے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لئے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اسکو صرف اِزار کر لے۔ یا انہوں نے اشتمالِ صماء کیا ہوگا اس لئے ان پر انکار کیا)۔

نَهٰى الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةٌ فِىْ حَوَاشِيْهَا۔ اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنے دونوں کناروں پر سرا ہو)۔

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ۔ بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے۔

فَيُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنے دوزخ کی طرف۔ ایک روایت میں يُؤْخَذُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ہے یعنے داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کر سکے گا —— شَمَالٌ بہ فتحہ شین اُتر جس کے مقابل دکن ہے

اَلشَّيْطَانُ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

حَتّٰى لَا يَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو۔ ایک روایت میں حتّٰی لا یعلم یمینہ ماینفق شمالہ ہے۔ یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے۔

اَلشَّمْلَةُ الَّتِىْ اَخَذَهَا نَارٌ۔ وہ شملہ جو اس نے مال غنیمت میں سے چرا لیا تھا آگ ہو جائے گا (قیامت کے دن اسکو جلائے گا)۔

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِىْ میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہو جائے (پریشانی دور ہو)۔

وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ۔ اسکے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا۔

وَجَمِيْعُ شَمَائِلِهٖ۔ اس کی ساری عادتیں

Marfat.com

اخلاق شِمَال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت۔
يُعْطِي صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْمُلْكَ بِشِمَالِهٖ۔ جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی۔
اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِيْنِهٖ (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بنا کرتا تھا (یعنے جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے۔
بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا شَمَائِلُ۔ ایک گاؤں میں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ملک میں ہے)۔
اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ۔ صاف پانی پتھریلی زمین میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو۔
شِمْلِيْلٌ۔ ہلکی تیز رو اونٹنی۔
بَارَكَ فِيْ شَمْلِهِمَا۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد نصیب کرے۔ یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو نکاح کے بعد دعا دی۔ ایک روایت میں شِبْلَيْهِمَا ہے یعنے ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے۔ شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ہیں۔ اس صورت میں یہ آپ کا معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں کے تولد کی خبر دے دی)۔
فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ۔ اللہ اس کی دلجمعی کو پریشان کردے (یہ بددعا ہے اور جمع اللہ شملہ نیک دعا ہے۔ تو شمل اضداد میں سے ہے یعنے مجموعہ اور پریشان دونوں معنوں میں آتا ہے)۔

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ۔ بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)۔
ذُو الشِّمَالَيْنِ۔ عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا، وہ دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے۔
شَمَلَهُمُ الْبَلَاءُ۔ ان پر بلا عام ہوگی۔
مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يُعْرَفُ بِشِبْهِهٖ خَلْقِهٖ وَخُلُقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ۔ آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)۔
ذَهَبَ الْقَوْمُ شَمَالِيْلَ۔ لوگ متفرق ہو کر چل دیئے۔ شَمَالِيْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں۔
مِشْمَلٌ۔ چھوٹی تلوار۔

شَمٌّ یا شَمِيْمٌ یا شِمِّيْمٰی۔ سونگھنا۔
شَمَمٌ۔ تکبر، غرور، بلندی۔
تَشْمِيْمٌ۔ سنگھانا۔
اِشْمَامٌ۔ سر اٹھا کر چلنا، تھوڑا سا ختنہ کرنا، بو دینا۔
تَشَامٌّ۔ ایک دوسرے کو سنگھانا۔
اِشْتِمَامٌ۔ سونگھنا۔
اِسْتِشْمَامٌ۔ سونگھنے کی خواہش کرنا، چھینکنا۔
يَحْسِبُهٗ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ۔ جو شخص غور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ شَمَمٌ کا معنی ناک کان بلند اور اوپر سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا۔
شُمُّ الْعَرَانِيْنِ۔ بلند بینی (یعنے شریف النفس

عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)۔
شَمَخَ بِاَنْفِہٖ۔ اپنی ناک چڑھائی (یعنے غرور کیا، اپنے تئیں بڑا سمجھا)۔
اُخْرُجْ اِلَيْهِ فَاُشَامُّهٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ۔ میں عمرو ابن عبدوُد کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے ——
یہ عمرو بن عبدوُد عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا کدا کر آ گیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ آپ نے حضرت علیؓ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خدا داد تھی۔ ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگ حیران رہ گئے۔ اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لاکر ڈال دیا)۔
شَامَمْنَاهُمْ ثُمَّ نَاوَشْنَاهُمْ۔ ہم نے ان کو سونگھا (یعنے ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے، ان کو لے ڈالا۔
اَشِمِّيْ وَلَا تَنْهَكِيْ (آنحضرتؐ نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنے وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (ٹنہ) اس کو ذرا سا تراش دے، بالکل جڑ سے مت کاٹ)۔
وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً۔ نہ میں نے مشک سونگھی۔
فَاُشُمُّهٗ۔ میں اس کو سونگھوں۔
شُمَّ سَيْفَكَ لَا تُفْجِعْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ حضرت رسولِ خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو مت ستائیے۔
وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَتَشَمَّمُ رِيْحَهَا۔ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔
اِشْمَام۔ خفیف حرکت دینا۔ اخیر کے حرف کو یعنے صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں۔

باب الشین مع النون

شَنَأٌ یا شِنْأٌ یا شُنْأٌ یا شَنْأَةٌ یا مَشْنَاءٌ یا مَشْنَأَةٌ یا مَشْنُوْءَةٌ یا شَنَآنٌ یا شَنْآنٌ
کینہ رکھنا، دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ۔
شَنَأَ بِحَقِّہٖ۔ اسکے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا۔
شَنِئَ۔ ناپسند ہوا۔
شَنَاءَةٌ۔ نکالنا۔
تَشَانُؤٌ۔ بغض رکھنا ایک دوسرے سے۔
عَلَيْكُمْ بِالْمَشْنِيْئَةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِيْنَةِ۔
تم اپنے اوپر ہریرہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے، قیاس کے موافق مَشْنُوْءَةٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَةٌ اور مَوْطُوْءَةٌ میں مَقْرِيْئَةٌ اور مَوْطِيْئَةٌ کہنا درست نہیں ہے۔
لَا تَشْنُؤُهٗ مِنْ طُوْلٍ۔ لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے۔
وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَآنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ
وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے۔
يُوْشِكُ اَنْ يُرْفَعَ عَنْكُمُ الطَّاعُوْنُ وَيَفِيْضَ عَلَيْكُمْ شَنَآنُ الشِّتَاءِ قریب ہے کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جاڑے

مہ ایک روایت میں اُخْرُجْ اِلَيْهِ وَشَامِمْهُ ہے یعنے اسکے پاس جا اس کو آزما تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا ہوگا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

سردی تم پر بہہ آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے (جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لئے اس کو شناٰن کہا۔ بعضوں نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے)۔

اِنَّ شَانِئَكَ۔ تم سے بغض رکھنے والا۔

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ۔ شنوءہ کے مردوں کی طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے۔

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ۔ تیرے دشمن کا باپ نہیں ہے (یعنے وہ حرام زادہ ہے)۔

وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِاَعْمَالِهٖ۔ اللہ اسکے کاموں سے بُغض رکھتا ہے (اسکے اعمال کو ناپسند کرتا ہے)

شَنِأَ الْمَقَامَ بِمَكَّةَ۔ مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا۔

شَنَبٌ: دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے ہونا۔ دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کم سنی میں ہوتی ہے۔

ضَلِيْعُ الْفَمِ اَشْنَبُ۔ آنحضرتؐ کا دہن کشادہ اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے۔

شَنَبُوْيَةُ۔ نام ہے۔

شَنَجٌ: کھنچ جانا، منقبض ہونا، اکڑنا (سردی سے ہو یا آگ چھونے سے)

تَشْنِيْجٌ۔ کھینچنا، اکڑانا۔

اِنْشِنَاجٌ۔ اکڑنا، سکڑنا تَشَنُّجٌ کا بھی یہی معنی ہے یعنے پٹھوں کا کھنچ جانا، ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا۔

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ۔ جب ٹکٹکی بندھ جائے اور انگلیاں کھنچ جائیں (یعنے موت قریب آلگے)۔

مَثَلُ الرَّحِمِ كَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ عَلَيْهَا مَاءً لَانَتْ وَانْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَشَنَّجَتْ وَيَبِسَتْ۔ ناطے رشتے کی مثال پرانی مشک کی طرح ہے اگر تو اس پر پانی ڈالتا رہے تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں سے اگر ملنا جلنا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ سوکھ کر مرجاتا ہے)۔

اَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ السَّرَاوِيْلِ الْمُشَنَّجَةِ میں لوگوں کو ایسے پائجاموں سے منع کرتا ہوں جو سکیڑے جائیں۔ (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں جو جوتے اور موزے پر آگریں، آدھا پاؤں چھپالیں ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے (ہمارے زمانہ میں عموماً لوگوں نے ایسے ہی پائجامے اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت کرے)

شَنَاحٌ: لمبا، موٹا، اونٹ۔

تَشْنِيْحٌ۔ طعن کرنا، برائی کرنا، بمعنی تَشْنِيْعٌ

شُنْخُبٌ: پہاڑ کی چوٹی۔

ذَوَاتُ الشَّنَاخِيْبِ الصُّمِّ۔ بڑے اونچے چوٹیوں والے، ٹھوس۔ یہ جمع ہے شُنْخُوْبٌ کی۔

شَنَخْفٌ: لمبا۔

شَنَخِيْفٌ۔ موٹا۔

اِنَّكَ لَشِنَخْفٌ۔ تو بڑا لمبا آدمی ہے۔

شِنْحَفٌ۔ حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں سِنَخْبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

شَنَدَ لَا: حَمَلُوْهُ عَلٰى شَنَدَةٍ مِنْ لِيْفٍ (سعد بن معاذؓ کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا) خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت ہے۔

Marfat.com

شَنَارٌ: سخت عیب بڑی بے شرمی۔
کَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِیْهِ نَارٌ۔ یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی۔ شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنے عیب اور بے عزتی، بے شرمی، بے آبروئی۔
شَنَّرَ عَلَیْهِ۔ اس پر عیب لگایا۔
شِنْشِنَةٌ: گوشت کا ٹکڑا، خلق طبیعت، عادت، خصلت۔
شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ۔ یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنے ان میں اخزم کی خصلت آگئی۔ ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مرگیا تو اسکے بیٹوں نے اپنے دادا یعنے ابواخزم کو خوب مارا۔اس وقت ابواخزم نے یہ شعر کہا:
اِنَّ بَنِیَّ زملونی بالدّم ۔ شنشنۃ اعرفہا من اخزم
میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی) ایک روایت میں نِشْنِشَةٌ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔ (یہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنے ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آگئی)۔
شِنْظِيرٌ ۔ گالی دینا، بدخلقی، بداطواری۔
اَلشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ۔ دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بدخلق سخت گو یعنے کج خلق، فحش بکنے والا۔
ثُمَّ تَكُوْنُ جَرَاثِيْمُ ذَاتُ شَنَاظِيْرَ۔ پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہوجاتی ہے دُمیں دور تک جاتی ہیں۔ ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِيْ ہے یہ جمع ہے شُنْظُوَةٌ کی یعنے پہاڑ کی دُم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے۔
شَنْعٌ۔ جدا جدا کرنا، برا کہنا، گالی دینا، فضیحت کرنا۔
شَنَاعَةٌ۔ قباحت، برائی۔
تَشْنِيْعٌ۔ برا کہنا، عیب بیان کرنا، گالی دینا۔
وَعِنْدَهٗ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشَنَّعَةٌ۔ ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی۔
مَنْظَرٌ شَنِيْعٌ یا اَشْنَعُ یا مُشَنَّعٌ۔ برا منظر۔
شَنَّعَ الرَّجُلُ۔ کپڑا اٹھایا، مستعد ہوا۔
اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی تیز چلی۔
شُنُوْعٌ۔ برائی، قباحت۔
عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ۔ ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے۔
مُشَنِّعٌ۔ وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے
شَنَفٌ: تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے۔
شَنَفٌ۔ براجاننا، مکروہ سمجھنا، کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا۔
شَنْفٌ۔ کان کے اوپر کی بالی اور نیچے کی بالی کو قُرْطٌ کہتے ہیں۔
تَشْنِيْفٌ۔ بالی پہنانا۔
فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ۔ وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اسکے دشمن ہوگئے (یعنے ابوذر کے، ان کے اسلام لانے کی وجہ سے)۔
مَالِيْ اَرٰى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا لَكَ۔ مجھ کو کیا ہوا۔ میں دیکھتا ہوں تیرے قوم والے تیرے دشمن بن گئے۔ تجھ کو برا سمجھنے لگے۔
كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الضَّحَّاكِ وَعَلَيَّ شَنْفُ ذَهَبٍ فَلَا يَنْهَانِيْ۔ میں ضحاک پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے۔ مجمع البحرین

Marfat.com

ہیں ہے کہ شَنَفٌ وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہو اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جاتے۔

شَنَقٌ: کھینچنا، اوپر اٹھانا، ڈانٹ لگانا، مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا۔

شَنَقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا۔

تَشْنِیْقٌ۔ کاٹنا۔

شِنَاقٌ۔ تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں۔

لَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ۔ نہ شناق ہے نہ شغار۔ شغار کا بیان تو اوپر گذر چکا۔ شناق اور شنق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لا شناق کا یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تاکہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے۔

قَدْ اَشْنَقَ۔ اس پر ایک بکری واجب ہوئی۔ یعنے پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں:۔

هُوَ مُعْقِلٌ۔ پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں۔

شَانِقْنِیْ۔ یعنے اپنا مال میرے مال میں ملا دے، تاکہ زکوٰۃ ہلکی ہو جائے۔ ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملا دینا چاہیے نہ چھپا دینا نہ شناق۔

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ (آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا، وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسّی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اسکو شناق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں: شَنَقَ الْقِرْبَةَ، اَشْنَقَ الْقِرْبَةَ یعنے مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)۔

اِنْ اَشْنَقَ لَهَا خَرَمَ۔ اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا۔

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ۔ قصواء (آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اور سر اٹھانے کے لئے۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ وَشَنَقَ لَهَا۔ آنحضرتؐ سب سے پہلے نمودار ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی۔

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَأْسَهٗ حَتّٰى كُتِبَتْ لَهٗ۔ وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لئے لکھ لیا گیا۔

عَنَّتْ لِيْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)۔

وَفِي الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْكِبَيْنِ شِنَاقٌ زرہ پہن کر بھاری مونڈھوں والا لمبا ہوتا ہے۔

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ۔ سب پرندوں

Marfat.com

کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں۔

شَنٌّ : تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا، ہر طرف سے حملہ کرنا۔

اِشْنَانٌ ۔ پرانا ہونا ہر طرف سے حملہ کرنا۔

تَشَنُّنٌ ۔ سوکھ جانا، سمٹ جانا، پرانا ہونا۔

شَنَانٌ ۔ بغض اور عداوت۔

شُنَانٌ ۔ ٹھنڈا پانی۔

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِسَ فِی الشِّنَانِ ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنٌّ اور شَنَّةٌ کی یعنی پرانی مشک۔

فَقَامَ اِلٰی شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ ۔ ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی۔

فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ ۔ ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا۔

لَا یَتْفَهُ وَلَا یَتَشَانُّ ۔ قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اس کو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)

اِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ اللّٰهِ فَابْلُلْهُ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی عِبَادِهٖ ۔ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنی قبض[عہ] کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اسکو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوقِ خدا پر رحم و شفقت اور ان کو راحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے)۔

اِذَا حُمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَشُنَّ عَلَیْهِ الْمَاءَ ۔ جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑکے (صفراوی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا، اطبار کے نزدیک بھی بیحد مفید ہے)

نہایہ میں ہے کہ شَنٌّ متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سَنٌّ ایکساں پانی بہانا۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا یَشُنُّهٗ عبداللہ بن عمر اپنے منہ پر ایکبارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ ۔ ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا۔ مشہور روایت سَنَّهٗ عَلَیْهِ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السین میں گذر چکا

فَلْیَشُنُّوا الْمَاءَ وَلْیَمَسُّوا الطِّیْبَ ۔ پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنے نہائیں) اور خوشبو لگائیں۔

اِنَّهٗ اَمَرَهٗ اَنْ یَّشُنَّ الْغَارَةَ عَلٰی بَنِی الْمُلَوَّحِ ۔ آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا کہ بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَکُمْ ظِهْرِیًّا حَتّٰی شُنَّتْ عَلَیْکُمُ الْغَارَاتُ ۔ تم نے اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَشَانُّ ۔ بعضے نسخوں میں ایسا ہی ہے۔ اور صحیح لَا یَتَشَانُّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

یُقَعْقِعُ بَیْنَ رِجْلَیْهِ بِشَنٍّ ۔ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ یا شِیَابٌ ۔ خلط کرنا، ملا دینا، جیسے

[عہ] صوفیہ کی اصطلاح میں اس حالت کو قبض کہتے ہیں اور جب عبادت میں خوب مزہ آتا ہے اللہ تعالیٰ سے خوب الفت اور محبت کی حالت ہوتی ہے، دل کشادہ ہوتا ہے اسکو بسط کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

تَشْوِیبٌ ہے۔ اِنْشِیَابٌ اور اِشْتِیَابٌ مِل جانا۔
شَوَائِب۔ آفتیں، برائیاں، عیب جیسے نَوَائِب ہے۔
لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ۔ خرید فروخت میں آمیزش اور ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔
یَشْہَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔ تمہاری خرید فروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بیکار باتیں بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگران باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سوداگری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہوجائے گی)۔
ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا۔ پھر میں نے اس میں اپنے کنوئیں کا پانی ملایا۔
لَمْ یُشَبْ۔ نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔
اَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ۔ میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ۔ گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔
فَشُوْبُوْا بَیْعَکُمْ بِالصَّدَقَةِ۔ اپنی بیچ کھوچ میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تاکہ بیکار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہوجائے)۔
شُوْبُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالصَّدَقَةِ تُکَفِّرْ عَنْکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ (سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالا کرو تاکہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوجائے۔
غَیْرَ مَشُوْبٍ حَسَبُهٗ۔ آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا۔ (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔
مَالَهٗ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ۔ اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد
شَوْبَةٌ۔ مکر و فریب۔
لَیْلَةُ الشَّیْبَاءِ۔ مہینہ کی آخری رات۔
شَوْحَطٌ۔ ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔
ضَرَبَهٗ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ۔ شوحط کی ٹیڑھے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔
شَوْذٌ۔ تَشْوِیْذٌ۔ ڈوبنے کے قریب ہونا، گھیر لینا، عمامہ باندھنا۔
مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ۔ عمامہ، اسکی جمع مَشَاوِذ ہے
اَمَرَهُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَ التَّسَاخِیْنِ۔ آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کریں۔
شَوْرٌ یا شِیَارٌ یا شِیَارَةٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَةٌ۔ چُننا، نکالنا۔
شَارَ الدَّابَّةَ شَوْرًا وَّ شِوَارًا۔ جانور کو سوار ہوکر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لئے۔
شَارَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ موٹے ہو گئے۔
تَشْوِیْرٌ۔ جانور کو چلانا امتحان کے لئے۔ کسی سے بیشرمی کا کام کرنا، شرمندہ کرنا، اشارہ کرنا، بلند کرنا
مُشَاوَرَةٌ۔ مشورہ لینا، دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے اِسْتِشَارَةٌ ہے۔
تَشَوُّرٌ۔ شرمندہ ہونا۔
اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَیْهِ شُوْرَةٌ حَسَنَةٌ ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیئت اچھی تھی
شُوْرَةٌ۔ جمال اور حسن یہ شَوْرٌ سے ہے بمعنی عرض کرنا، پیش کرنا، ظاہر کرنا۔
عَلَیْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ۔ اس کی شکل اور صورت اچھی تھی یعنے خوبصورت، خوش وضع تھا۔

Marfat.com

كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَهٗ عِيْدًا وَّ يُلْبِسُوْنَ نِسَآءَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَ شَارَتَهُمْ. عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے کپڑے۔

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں۔ بعضے تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں۔ شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں۔ مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اَنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا يَشُوْرُهٗ. وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لئے۔

مِشْوَار. نخاس جہاں جانور بکتے ہیں۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے۔ (یعنی میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لئے اپنے تئیں آگے کرتے۔ بعضوں نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہوجاتے اپنی قوت دکھلانے کے لئے یہ شُرْتُ الدَّابَّةَ سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لئے اس کو دوڑایا)۔

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ. طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کے لئے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچے تھے یعنی بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)

غُرْلَة. قلفہ کو کہتے ہیں یعنی وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے۔

اَتَاهٗ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ. بہت اسباب خانہ داری کا لایا۔

تَدَلّٰى بِحَبْلٍ لِيَشْتَارَ عَسَلًا. ایک رسی میں لٹکا شہد جمع کرنے کے لئے۔

شَارَ الْعَسَلَ یا اِشْتَارَهٗ. یعنی شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا، چنا۔

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة. صلاح دینا، رائے دینا، اشارہ کرنا۔

خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ وَ اَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. اس کی تمام عورتوں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں۔ وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)۔

وَاَشَارَ يُقَلِّلُهَا. آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنی جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے۔

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ. جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو اس نے خیانت کی)۔

وَاَمْرُكُمْ شُوْرٰى. تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خودرائی اور خودسری شیطانی حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ

Marfat.com

یا کسی کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکر ہوسکتا ہے۔ جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی۔

اَلْخِلَافَةُ شُوْرٰی بَیْنَ هٰؤُلَاءِ۔ خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمرؓ نے مرتے وقت وصیت فرمائی۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا۔ اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو۔ ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور پاک نفس سردار کو برا سمجھیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہوسکتے۔ مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا الصالحون لہذا الامر سبع سعید بن زید وانا مخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمرؓ کی پاک نفسی اور خدا ترسی کی ہوگی)۔

شُوْرَةٌ۔ شرمندگی۔

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوةِ۔ آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)۔

فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ ضَعْهَا فِیْهِ۔ نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْهِ بِحَدِیْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سردار یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)۔

اَبْدَی اللّٰهُ شَوَارَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ستر کھول دیا۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ۔ آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص بعضے بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)۔

شَوَسٌ: کنکھیوں سے دیکھنا، تکبر یا غصہ کی راہ سے۔

جیسے تَشَاوُسٌ ہے شَوْسٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا۔

اَسْفَعُ شُوْسٌ کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں۔

رُبَّمَا رَاَیْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِیَّ یَتَشَاوَسُ یَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا۔ کبھی میں نے ابو عثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کر کے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں۔

Marfat.com

شُوشٌ جمع ہے اَشوشُ کی یعنے لڑائی کے پہلوان -
تَشْوِیْشٌ - ہلا دینا -
تَشَوُّشٌ - مِل جانا -
شَوَاشٌ - اختلاف -

شَوْصٌ : ہاتھ سے سیدھا کرنا، اپنی جگہ سے ہٹانا، رگڑنا، مَلنا، چبانا -
شَاصَ السِّوَاکَ - مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی -
کَانَ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاکِ - آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے، ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی طرف لاتے - اصل میں شوص کے معنے دھونے کے ہیں -
اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاکِ لوگوں سے بے پرواہ رہو (یعنے کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگرچہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو) -
مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بدہضمی کے درد سے محفوظ رہے گا - مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی مَلنا، رگڑنا اور مَوْصٌ - دھونا -

شَوْطٌ : حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا -
شَوْطًا شَوْطًا ایک ایک پھیرا جیسے طَلَقًا طَلَقًا ہے -
رَمَلَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ - طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا - (یعنے مونڈھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں) -
اِنَّ الشَّوْطَ بَطِیْنٌ وَقَدْ بَقِیَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَا تَعْرِفُ بِهٖ صَدِیْقَكَ مِنْ عَدُوِّكَ - ابھی پھیر لمبا ہے (یعنے زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا) -
شَوْط - مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جونیہ کی حدیث میں ہے -
طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ - خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے -

شُوَاظٌ - آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو -
اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَسَاقَهُمْ شُوَاظٌ اِلَى الْمَحْشَرِ - جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا -
طَبْعُهُ شُوَاظٌ - وہ بڑا چڑچڑا ہے آگ بھبوکا ہے -

شَوَعٌ یا شَوِعَ - اُڑنا، گرد آلود ہونا -
شُعْ شُعْ - بال لمبے کر -
شَوِعَ الْفَرَسُ - گھوڑی کا ایک رخسارہ سفید ہے
هٰذَا شَوْعُ هٰذَا - یہ اس کے بعد پیدا ہوا -

شَوْفٌ : جِلا کرنا، صیقل کرنا، دیکھنا -
اَشَافَ عَلَیْهِ - اس پر برآمد ہوا -
اَشَافَ مِنْهُ - اس سے ڈرا -
تَشَوُّفٌ - آراستہ ہونا، منتظر ہونا، آنکھ لگانا، جھانکنا
شِیَافٌ - جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں
اَنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِیَةً فَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِیْدُ بِهَا بَعْضَ فِتْیَانِ قُرَیْشٍ

Marfat.com

ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعضے جوانوں کا شکار کر لیں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں)۔

شَیَّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ۔ آراستہ ہوا۔

تَشَوَّفَتْ لِلْخُطَّابِ۔ پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی۔

وَلٰکِنِ انْظُرُوْا اِلٰی وَرَعِهٖ اِذَا اَشَافَ آدمی کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اسکے سامنے آجائے (مال دولت یا خوبصورت عورت) اور اس وقت پروردگار کا ڈر کرکے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ وشاب کا۔

مُتَشَوِّفِیْنَ لِشَیْءٍ۔ کسی چیز کا انتظار کرنے والے، اس کی امید رکھنے والے، زمانہ حال کے محاورہ میں شَوْفٌ دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

شَافَ یَشُوْفُ شَوْفٌ۔ دیکھا، دیکھتا ہے، دیکھ۔

اَلنِّسَاءُ یَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں۔

شَوْقٌ: رغبت کرنا، شوق کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

شَاقَ الْقِرْبَةَ۔ مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا۔

شَائِقٌ۔ عاشق اس کی جمع شُوَّقٌ ہے۔

قَلْبٌ شَیِّقٌ۔ مشتاق دل۔

شَوْكٌ: کانٹا لگنا۔

شَاكَةٌ اور شِیْكَةٌ۔ کانٹوں میں گرنا، کانٹا لگنا۔

شَاكَ شَوْكًا۔ اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوئی۔

شِیْكَ الْجَسَدُ۔ بدن پر سرخی نمود ہوئی۔

شَاكَتِ الثَّدْیُ۔ پستان ابھر آئے۔

شَوْكَةٌ۔ ہتھیار کا کانٹا، تیزی لڑائی میں سختی اور بہادری

اَنَّهٗ کَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا۔ (شوکہ سرخ بادہ جو غلبۂ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتّی اچھلنا بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا شِیْكَ فَلَا انْتَقَشَ۔ جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے۔

لَا یُشَاكُ الْمُؤْمِنُ۔ مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنے کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالٰے اسکے بدل اسکو اجر وثواب دیتا ہے)۔

حَتَّی الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا۔ یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اسکے بدن میں لگے۔

غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ۔ بے ہتھیار والی۔

تَرَكْتُ بَعْدِیْ عَدُوًّا كَبِیْرًا وَشَوْكَةً شَدِیْدَةً۔ میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں۔ (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو)۔

هَلُمَّ اِلٰی جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِیْهِ۔ اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنے حج جیسے دوسری روایت میں ہے الحج جہاد کل ضعیف یعنے حج ہر ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)۔

اُرِیْدُ اَنْ اُدَاوِیَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ دَائِیْ كَنَاقِشِ الشَّوْكَةِ بِالشَّوْكَةِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا۔ (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی

Marfat.com

شخص کا نٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسکے ساتھ ہے۔

شَوْکَۃُ الْعَقْرَبِ۔ بچھو کا ڈنک۔

شَوْلٌ یا شَوَلَانٌ یا شَوَالٌ۔ اوپر اٹھانا یا اٹھنا۔

شَالَتْ نَعَامَتُہٗ۔ مرگیا یا اس کا غصہ تھم گیا۔

نَعَامَۃٌ۔ قدم یا تلوہ۔

شَالَتْ نَعَامَتُھُمْ۔ وہ متفرق ہو گئے یا اپنے مکانات خالی کر گئے۔

مُشَاوَلَۃٌ۔ نیزہ بازی۔

اِشَالَۃٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَۃٌ ہے۔

شَالٌ۔ روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے۔ اس زمانہ میں عرب لوگ شُلْ کی جگہ شِیْلْ کہتے ہیں، یعنے اٹھا۔

شِیْلُوْا۔ اٹھاؤ۔

فَھَجَمَ عَلَیْہِ شَوَائِلُ لَہٗ فَسَقَاہُ مِنْ اَلْبَانِہَا۔ اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اسکے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں کہ شَوَائِل جمع ہے شَائِلَۃ کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اسکے حمل پر سات مہینے گذر چکے ہوں)۔

فَاُتِیَ بِشَائِلٍ۔ بکریوں کا ایک گلہ ان کے پاس لائے۔

شَائِلٍ بِرِجْلَیْہِ۔ دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے۔

فَکَاَنَّکُمْ بِالسَّاعَۃِ تَحْدُوْکُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِہٖ۔ تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جا رہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دُم اٹھائے رہتی ہیں گا کر ہانکے لئے جاتا ہے۔

شَوْل جمع ہے شَائِلَۃ کی برخلاف قیاس، جیسے شُوَّلٌ اور شِیَّلٌ جمع ہیں شَائِلٌ کی۔

شَوَالٌ۔ ٹوکرا، گونی، بوری۔

اَتٰی ھِرَقْلَ وَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُھُمْ۔ وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے

نَعَامَۃ۔ جماعت۔

تَزَوَّجَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَائِشَۃَ فِیْ شَوَّالٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ فرما کر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے۔ کیونکہ شَوَّال اِشَالَۃ اور شَوْلٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں۔ بعضوں نے کہا شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دُمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنے نر کی خواہش سے)۔

اِنَّمَا سُمِّیَ شَوَّالًا لِاَنَّ فِیْہِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ شوال اس مہینے کا اس لئے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھا لئے جاتے ہیں (یعنے معاف ہو جاتے ہیں۔ رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہو جاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)۔

شُوْمٌ: نحوست، بدبختی، اصل میں شُؤْمٌ ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان کر دیا۔

اِنْ کَانَ الشُّوْمُ فَفِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَرْاَۃِ وَ الدَّارِ وَالْفَرَسِ۔ اگر نحوست کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے

Marfat.com

میں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے۔ وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے۔ آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں شلاً گھر تنگ وتاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے، جیسے ابو داؤد کی حدیث میں ہے۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جاکر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہوگئی۔ آپ نے فرمایا ایسے بُرے گھر کو چھوڑ دو۔ عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مٹھا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے۔ امام مالک اور ایک جماعتِ علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے۔ ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو، نافرمان اور شریر ہو)۔

شَامَةٌ اور طَفِيْلٌ۔ مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے۔

حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُهُ بِشَامَةٍ۔ ابوطلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)۔

كَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک جبہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنے روم کا بنا ہوا شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے

پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا۔

شُوْنِيْزٌ: کلونجی یا رائی یا بطم۔

اَلشُّوْنِيْزُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔ کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا

شَوَهٌ یا شَوْهَةٌ قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ڈرانا، نظر لگانا، ہونسنا، مائل ہونا۔

تَشْوِيْهٌ۔ بدشکل بنانا، قبیح کرنا۔

تَشَوُّهٌ۔ قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بنا

رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ شَوْهَاءُ اِلٰى جَنْبِ قَصْرٍ۔ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو ایک خوبصورت عورت ہے۔

شَوْهَاءُ۔ بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے

شَوْهَاءُ۔ چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں۔

شَوَّهَ اللّٰهُ حُلُوْقَكُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے حلق کشادہ کر دے۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہاء کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بترا کہتے ہیں)۔

شَاهَ الْوَجْهُ۔ اس کا منہ قبیح ہوا یعنے پھٹے منہ۔

اَتَشَوَّهْتَ عَلٰى قَوْمِيْ اَنْ هَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ۔ کیا تو پھٹے منہ ہوگیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی

Marfat.com

آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)۔

آشوہ۔ جس کی نظر تیز لگتی ہو۔

شائۃُ البصرِ اور شاہی البصرِ۔ تیز نگاہ والا۔

لا تشوِہ علیّ۔ مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا۔

ابو شاہ۔ ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا۔

شاۃٌ۔ بکری۔ اصل میں شوھۃٌ تھا اس کی جمع شیاۃٌ آتی ہے اور تصغیر شویھۃٌ یعنی چھوٹی بکری۔ شاہ فارسی لفظ ہے بمعنی بادشاہ۔

اِنّ اخنع الاسماءِ من تسمّی شاھان شاہ یا شاہِ شاہ۔ بدترین نام اللہ کے نزدیک شاہنشاہ ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ (کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے وہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اسکے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شاہنشاہ یا امیر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)۔

لا تشوِہ خلقی بالنار۔ میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنما مت کر۔

سُئِل عن المشوَّھین فی خلقھم قال ھم الذین یاتی اباؤھم نساءھم فی الطمث۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرامکاری کی وجہ سے اولاد بدشکل بدہیأت پیدا ہوتی ہے)۔

شہ شہ۔ ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں۔

شہ شہ تِلکَ الحُمرۃُ المُنتِنۃ۔ یہ بدبودار سرخی (یعنی حیض کا خون) چھی چھی۔

شاہِ زنان۔ حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں۔

مات واللہِ شاھُہٗ۔ اس کا شاہ مر گیا۔ (یعنی شطرنج کا شاہ)۔

واللہُ تعالیٰ شاھُہٗ ما مات ولا قُتِل حالانکہ شاہ اس کا اللہ تعالیٰ ہے وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا (بعضے علما نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا پیل یا ہاتھی یا وزیر مر گیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)۔

شاھترج۔ شاہترہ مشہور دوا ہے مصفی خون۔

ارضٌ مَشاھۃٌ۔ اس زمین میں بکریاں بہت ہیں

شئیٌ: اصل میں شویٌ تھا، بھوننا۔

شِواءٌ۔ بھنا ہوا گوشت۔

شاوٍ۔ بھوننے والا۔

مشویٌ۔ بھنا ہوا۔

تشویۃٌ۔ بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشواء

اِنشِواءٌ۔ بھن جانا جیسے اِشتِواءٌ ہے۔

کان یری انّ السّھم اذا اخطأ فقد

آشوی۔ جب تیر نشان پر نہ لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں آشوی یعنی تیر نے کام نہیں کیا۔

شوَیتُہٗ۔ سر کی کھلڑی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ اس کا مف شواۃٌ ہے یعنی جسم کا کوئی ٹکڑا۔

لا تنقُض الحائض شعرھا اذا اصا الماءُ شوی راسِھا۔ حائضہ عورت کو غسل میں

Marfat.com

چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے۔

کُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوًى اِلَّا الْغِيْبَةَ
روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلاً بھولے سے کھا پی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض علما کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)۔

کُلُّ شَیْءٍ شَوًى مَا سَلِمَ لَكَ دِیْنُكَ۔ ہر چیز آسان ہے (یعنے ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ تکلیف رہے گی نہ تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِی الشَّوِیِّ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ وَاحِدَۃٌ
ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

فِی الشَّوِیِّ الْوَرِیِّ مُسِنَّۃٌ۔ موٹی تازی بکریوں میں دو برس کی بکری دینا ہوگی۔

مَالِیْ وَلِلشَّوِیِّ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب یہ تھا کہ تمتع کے لئے ایک بدنہ یعنے اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمٰی فَاَشْوٰی۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں کیا ادھر ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِیٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تُشْوِیْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چارپایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشین مع الهاء

شَهَبٌ: جلا ڈالنا، رنگ بدل دینا۔ جیسے تَشْهِيْبٌ اِشْهَابٌ جلا ڈالنا، فنا کر دینا، خراب کر دینا۔

شَهَبٌ۔ سپیدی سیاہی پر یا سپیدی اور سیاہی مل جانا

یَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ۔ حضرت عباس نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ اَشْهَبُ اور سَنَةٌ شَهْبَاءُ اور جَيْشٌ اَشْهَبُ یعنے سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِیْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ۔ (حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انّا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سختی کے سال میں گھر سے نکلی۔ اصل میں شہباء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنے آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پا لیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسروں کو سنائے۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ اَنْ يَّتَلَقَّاهَا ہے یعنے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ

Marfat.com

نے کہا اس لئے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے. بعضوں نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اسکے پاس حاضر رہتے ہیں بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لئے مارا گیا بعضوں نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے جو عزت اور کرامت اسکے لئے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلَهَا۔ بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لئے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے. بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

يَأْتِي قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے. اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ پر قسم کھائیں مثلاً کہیں فلاں بہشتی ہے فلانا دوزخی ہے۔

يَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ. ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی کبھی گواہی پہلے ہوگی قسم بعد کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں — اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہوگیا ہے یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعضے حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔

مَا لَكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ اَعْرَاضَ النَّاسِ اَنْ لَا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹتے اور روکتے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمر نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہوسکتے (حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ بنو گے. مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے برا کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)۔

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ۔ جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں. لعن طعن سب وشتم گالی گلوج ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہوسکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہوگی (کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا. یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)۔

فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ۔ ایک پرہیزگار نیک

Marfat.com

شخص کو گواہ بنالے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مرجائے اور اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)۔

شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ۔ تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا تو دو گواہ لا یا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهٗ ہے ایک میں شُهُوْدُكَ فَيَمِيْنُهٗ ہے مطلب وہی ہے۔

لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے اسی سے مغرب کی نماز کو صَلٰوةُ الشَّاهِدِ کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے۔

اَمُشْهِدٌ اَمْ مُغِيْبٌ فَقَالَتْ مُشْهِدٌ كَمُغِيْبٍ (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)۔

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ۔ آنحضرتؐ ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اسلئے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)۔

قَالَ نَعَمْ وَاَنَا لَهٗ شَهِيْدٌ۔ فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنے اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)۔

اَنَا فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ۔ میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جاکر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں۔

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ۔ میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ۔ ہم کو اشہد باللہ کہنے یا قسم کھانے پر مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑجائے۔ یہ بُری عادت ہے جیسے بعضے لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر واللہ باللہ ثم باللہ خدا کی قسم اشہد باللہ کہا کرتے ہیں)۔

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ۔ تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیزگار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)۔

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولوء پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا) مغازی یعنے جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے۔

صَوْمُ الْمَرْاَةِ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ۔ عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل

Marfat.com

روزہ نہ رکھے اس لئے کہ خاوند کو تکلیف ہو گی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)۔

لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ ۔ یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اسکے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہئے)۔

لَا يَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دینگے)

مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ ۔ بہشت کی کنجیاں شہادت ہے۔

شَاهِدُ الصَّلٰوةِ ۔ جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سُنکر جماعت میں شریک ہونے کے لئے)۔

شَاهِدُ والصَّلٰوةِ ۔ جو لوگ نماز میں حاضر ہوں۔

فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ ۔ پہلے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لئے تکبیر کہہ۔

شَاهِدٌ ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے کہ انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)۔

شَهِدْتُ الدَّارَ ۔ میں حضرت عثمان کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا۔

فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ ۔ اخیر رات ہیں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔ جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے (تھوڑا ہو یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لئے) مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اسکو شہید کا ثواب حاصل ہو گا۔ بعضوں نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لئے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے۔ بعضوں نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهٗ وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ ۔ جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے) تو اللہ تعا اس کو شہادت عطا فرمائے گا، گو شہادت اس کو نہ ملے (بلکہ اپنے بچھونے پر مرے لیکن شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)۔

فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّ اُمَّتُهٗ (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائیگا تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَّتُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ ۔ قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد سے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی

Marfat.com

مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں۔ (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

مَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيْدًا وَّ مُسْتَشْهَدًا وَّ مَشْهُوْدًا۔ (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے، وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ وعلی ابیہ السلام کی صفت بیان کی)۔

وَشَهِيْدٌ لَكَ يَوْمَ الدِّيْنِ۔ قیامت کے دن تیرا گواہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ سب تعریف اس پروردگار کو ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہو سکتا)۔

وَلَا تَحْوِيْهِ الْمَشَاهِدُ۔ مجلسیں اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)۔

شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ۔ میں اس بات پر مطلع ہوا۔

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ۔ جو شخص حاضر ہو وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا۔

ذُوالشَّهَادَتَيْنِ۔ دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)۔

شَهْرٌ: مشہور کرنا، ظاہر کرنا۔

شَهَرَ سَيْفَهٗ۔ اپنی تلوار کھینچی مارنے کو۔

تَشْهِيْرٌ۔ مشہور کرنا۔

مُشَاهَرَةٌ۔ ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے مُعَاوَمَةٌ سالانہ تنخواہ پر۔

اِشْهَارٌ۔ مشہور کرنا، ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا۔

اِشْتِهَارٌ۔ مشہور ہونا۔

شَهْرٌ۔ مہینہ۔ شُهُوْرٌ اور اَشْهُرٌ اس کی جمع ہیں

صُوْمُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ۔ مہینہ کے شروع اور اخیر یا درمیان میں روزے رکھا کرو۔

اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے ـــــ مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)۔

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے۔ فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں۔

شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ۔ عید کے دونوں مہینے (یعنے رمضان اور ذیحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف عرفات کرلے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی۔ جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے

Marfat.com

جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لئے یا فخر اور غرور کے لئے پہنے۔

نَهٰی عَنِ الشُّهْرَتَیْنِ۔ دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنے ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں ــــ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعضے لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا مُلتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پُرانے بوسیدہ کمل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)۔

خَرَجَ اَبِیْ شَاهِرًا سَیْفَهٗ رَاكِبًا رَاحِلَتَهٗ (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونتتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے (یعنے اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لئے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے اور صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)۔

مَنْ شَهَرَ سَیْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلائے (حملہ کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنے ضائع ہے اگر اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لئے مار ڈالے تو نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)۔

مترجم: تمام مہذب اقوام کے قوانین میں بھی ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظتِ خود اختیاری کہتے ہیں۔ یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے۔

وَمَا تَتْلُوْا السَّفَاسِرَةُ الشُّهُوْرُ۔ اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل۔

شَهِیْرٌ۔ مشہور۔

شَهْرِیَار۔ ایران کا بادشاہ تھا۔

شَهَقٌ یا شَهِیْقٌ یا شُهَاقٌ یا تَشْهَاقٌ سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا، بدنظر لگانا شَهِیْقٌ۔ گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں۔ جیسے نَهِیْقٌ ہے۔

فِیْ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شَاهِقٌ کی بمعنی بلند اور مرتفع۔

فَشَهِقَ ثَلٰثَ شَهَقَاتٍ۔ تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین کھٹکے لئے۔

فَمَاتَ۔ پھر مر گیا۔

ذُوْ شَاهِقٍ۔ سخت غصیلا۔

شَهَلٌ، آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا۔ مگر زَرَقٌ یعنے نیلگونی سے کم۔ محیط میں ہے کہ شَهَلٌ یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اس کو شُكْلَةٌ کہتے ہیں۔ شَهْلَاءُ مؤنث ہے اَشْهَلُ کا۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَلَ الْعَیْنِ آنحضرتؐ کی آنکھوں میں سُرخی تھی۔

مُشَاهَلَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا، جواب دینا۔

تَشَهُّلٌ۔ منہ کا پانی سوکھ جانا، حاجت بر آنا۔

لَعَنَ اللّٰهُ شَهِیْلًا ذَا الْاَسْنَانِ۔ اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر۔

شَهْمٌ یا شُهُوْمٌ۔ ڈرانا، ڈانٹنا۔

شَهَامَةٌ۔ مستعد، چالاک، ہوشیار ہونا۔

كَانَ شَهْمًا۔ آنحضرتؐ مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے یہی انسان

کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذرے اور کوئی کام پورا نہ ہو۔ شَہْمٌ کی جمع شِہَامٌ ہے۔
اَلشَّہَامَۃُ ضِدُّھَا الْبَلَادَۃُ۔ شہامت کی ضد بلادت ہے یعنے کودن، کند ذہن، احمق اور بے وقوف ہونا۔

شَہْوَۃٌ: خواہش کرنا، محبت رکھنا، آرزو کرنا۔
تَشْہِیَۃٌ۔ خواہش دلانا، ترغیب۔
مُشَاھَاۃٌ۔ مشابہت۔
اِشْہَاءٌ۔ خواہش پوری کرنا، نظر لگانا۔
تَشَہِّی۔ خواہش کرنا جیسے اِشْتِہَاءٌ ہے۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرِّیَاءُ وَالشَّہْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ۔ مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر تم پر دو گناہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنے دکھانے اور شہرت اور ناموری کے لئے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لئے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لاطمعی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغاباز درویش ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا، اس پر اصرار کرنا۔ مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّہَوَاتِ وَالْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ دوزخ شہوتوں اور خواہشوں سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنے شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا رستہ کھل گیا۔ انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دبانا اور مسخر کرنا انسانیت کے لئے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت، پہلا ایک کتا ہے دوسرا سور اور عقل بادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور بادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو موٹا کیا اور بادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور زور کر کے عقل پر غالب آجاتے ہیں۔ یا اللہ تو اپنے فضل وکرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے اور عقلِ سلیم اور شرعِ مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب نہیں ہو سکتا)۔

یَا شَہْوَانِیُّ۔ اے شہوت پر چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شَہَاوِیٌّ آتی ہے۔

اِذَا اشْتَہٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ۔ جب تم میں کا بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنے کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرہ جان ہیں اللہ لیے

Marfat.com

حکیموں سے بچائے رکھے۔

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَایئَۃٌ
چاہنا، ارادہ کرنا۔
شَاءَ اللّٰہُ الشَّیْئَ۔ اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی۔
مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے۔
تَشْیِیْئٌ۔ برانگیختہ کرنا، ایک کام کرنیکی رغبت دلانا۔
اِشَاءَۃٌ۔ لاچار کرنا، مجبور کرنا۔
تَشَیُّئٌ۔ غصہ تھم جانا۔
شَیْءٌ۔ چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو بھی۔
اَتَی یَھُوْدِیٌّ اَلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَتُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ۔ ایک یہودی آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اسکے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ۔ یعنے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں ہے کہ واو زبان عرب میں جمع کے لئے ہے برخلاف ثُمَّ کے وہ جمع اور ترتیب کے لئے ہے تو جب ثُمَّ کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اسکے بعد پس شرک کے شبہ سے احتراز ہو گیا)۔

لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔
فَلَا یَقْرَبُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ اللہ چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اسکے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ اِن شاء اللہ فرمانا محض تبرک کے لئے ہے نہ شک کے طور پر اسی لئے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ اِن شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مؤمن اِن شاء اللہ برخلاف اسکے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے۔
اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ۔ یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے۔ ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور رعشہ کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں۔ کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا بس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور

Marfat.com

اس میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لئے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دوزخ والوں کے لئے عذب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے۔ چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگیں گے اسی طرح دوزخ والے بہشت سے مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک زور ایسا آئے گا گو ہزاروں برس بعد سہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابدالآباد اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا۔ گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے نہ کہوں۔

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنے مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لئے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا

هَيَّأَتْ شَيْئًا۔ ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے۔ انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی۔ مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا۔ حالانکہ وہ مر گیا تھا۔ ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی۔ انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں۔ پھر ایک بچہ کے بدل نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے ـــــ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا، انہوں نے کہا ایہا الناس ان امیرکم امرنی ان العن علی بن ابی طالب فالعنوہ لعنہ اللہ تعالیٰ اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)۔

مَا تَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا۔ ہم آسمان میں نہ ابر دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنے آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خوب پانی برسا)۔

وَلَا اَذَانَ وَلَا شَيْءَ۔ نہ اذان ہوتی نہ اور کچھ (جیسے الصلوٰۃ جامعۃ یا الصلوٰۃ ایہا المومنون وغیرہ)۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں

Marfat.com

(یعنی ہمیشہ ملے جلے رہے ۔ جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبد شمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنو کنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کرینگے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی ۔ قریش اور بنو کنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمد کو ہمارے سپرد کرو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی)۔

فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَاِلَّا رَجَعْتَ۔ اگر تو کچھ پائے یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ (اپنے گھر کو) لوٹ آئے۔

لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ۔ ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنی ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)۔

فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔ انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے (اکثر مدینہ والوں کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے)۔۔۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جب عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے، گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اسکے تمام جسم کو دیکھنا درست نکالا ہے۔ بعضوں نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)۔

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا۔ تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی۔ آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا)۔

حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ۔ یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اُگیں گے (یعنی اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا ہے)۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اسکے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنی اس کو طلاق نہیں سمجھا)۔۔۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہوگی)۔

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام، قیدیوں کا چھڑانا، مدینہ کا حرم ہونا)۔

ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا۔

وَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔ اللہ کی مدد جب ساتھ ہو

Marfat.com

تو پھر کوئی غالب نہیں ہوسکتا۔

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا۔ تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا۔

فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا۔ (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہوکر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار ہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے۔

كُلَّمَا هَمَّ اَنْ تَفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ۔ جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنے ذرا سا۔

مَا كُنْتُ لِاَلْقَى اللّٰهَ بِبِدْعَةٍ لَمْ يُحْدِثْ اِلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا۔ میں اللہ تعالیٰ سے ایک بدعت نکال کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہو اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنا لیں تو ہماری قوت زیادہ ہوگی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)۔

فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ۔ میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہوسکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کروں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ لَا كَالْاَشْيَاءِ۔ اللہ تعالیٰ ایک شے ہے (یعنے موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصل ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیاء کی طرح نہیں ہے (اسکے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثلہ شیئ اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)۔

لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ۔ (نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالیٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ۔ اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنے اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنے خارج میں گو اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود تھیں۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ معدوم موجود نہیں ہوسکتا۔ نہ کوئی موجود معدوم ہوسکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں۔ بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنے وجود علمی اب جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہوگئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہوجائیں گی)۔

وَاَنْ يَّعْمَلَا حَسْبَ مَا اَمَرَهُمَا اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ دونوں وہی جیسا اللہ نے حکم دیا ویسا ہی کریں۔ انشاء اللہ بمعنی اذ کے ہے یا قدر کے یعنے اللہ نے ایسا ہی چاہا۔

Marfat.com

شَیْبٌ یا شَیْبَۃٌ یا مَشِیْبٌ۔ بڑھاپا، بالوں کی سفیدی، بوڑھے مرد کو شَائِبٌ کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں۔
تَشْیِیْبٌ۔ بوڑھا کرنا۔
شَیَّبَ الْحَجَرَ۔ پتھر کو توڑ کر برابر کیا۔
شِیْبٌ۔ بھیڑیے کا بچہ۔
شَیْبَان۔ عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد۔
شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدُ وَالْوَاقِعَۃُ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے۔ ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔ فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنے اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے۔ صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے)۔
لَہٗ شَعْرٌ عَلَاہُ الشَّیْبُ۔ آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آگئی تھی (کہتے ہیں صرف چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے۔
اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِہِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔ سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور وسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مہندی اور وسمہ کا خضاب تو بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ بعضوں نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف مازو وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھبور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف وسمہ کا۔ دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)۔ شِیْبٌ جمع ہے اَشْیَب کی جیسے شَیْبَانٌ ہے
اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ۔ جب بوڑھوں کو دیکھے
شَیْبَۃُ الْحَمْدِ۔ حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے
شَیْبِیٌّ۔ وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنو شیبہ کی طرف منسوب ہے۔
شَیْبَانِیَّۃ۔ ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے۔
شَیْحٌ: کوشش کرنا، پرہیز کرنا۔
تَشْیِیْحٌ۔ تنگ نگاہ سے دیکھنا، ڈرانا۔
مُشَایَحَۃٌ۔ جنگ، قتال، کوشش۔
شِیْحٌ۔ ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے
اِشَاحَۃٌ۔ شیح اگانا۔
ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)۔
اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ۔ جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے۔
عَلٰی جَمَلٍ مُشِیْحٍ۔ ایک تیز رو اونٹ پر۔
مُشِیْحُ الصَّدْرِ یعنے سینہ ابھرا ہوا ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنے چوڑے سینہ والے
نَاقَۃٌ شَیْحَانَۃٌ۔ تیز رو اونٹنی۔
اَشَاحَ بِوَجْھِہٖ۔ اپنا منہ پھیر لیا۔
شَیْخٌ: بوڑھاپا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع شُیُوْخٌ اور اَشْیَاخٌ اور شِیْخَۃٌ اور شِیْخَانٌ اور مَشْیَخَۃٌ اور مَشْیُوْخَاءُ اور مَشْیَخَاءُ اور

Marfat.com

میں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)۔

کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ: سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے۔

قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یُشِیْرُ بِاُصْبَعِہٖ فِی الدُّعَاءِ اَحِّدْ اَحِّدْ۔ ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا، آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تاکہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)۔

کَانَ اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّہٖ۔ آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے ہٹانے کو یا اور کسی کام کے لئے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے)۔

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِھَا اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اسکے ساتھ ملاتے (یعنے ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)۔

مَنْ اَشَارَ اِلٰی مُؤْمِنٍ بِحَدِیْدَۃٍ یُرِیْدُ قَتْلَہٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُہٗ۔ جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہو گیا (دوسرے کی جان بچانے کے لئے) قانونًا بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)۔

فَتَشَایَرَہُ النَّاسُ۔ لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیأت کو پسند کیا۔

وَھُمُ الَّذِیْنَ خَطُّوْا مَشَایِرَھَا۔ وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا۔

شِیْرُوْیَہ۔ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔

شِیْزٌ: ایک کالی لکڑی ہے۔ بعضے کہتے ہیں آبنوس اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں۔

تَشْیِیْزٌ۔ لال لکیریں کرنا۔

بُرْدٌ مُشَیَّزٌ۔ چادر جس پر لال دھاریاں ہوں۔

شِیْزٰی بمعنی شِیْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں۔

وَمَاذَا بِالْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ مِنَ الشِّیْزٰی تُزَیَّنُ بِالسَّنَامِ۔ (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے: بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنے پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے۔ پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)۔

شِیْصٌ، وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت نہ ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو۔ یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی مچھلی۔

شِیْصَۃٌ۔ ایک قسم کی مچھلی یا مطلب اور مقصد۔

مُشَایَصَۃٌ۔ منافرت۔

نَھٰی قَوْمًا عَنْ تَاْبِیْرِ نَخْلِھِمْ فَصَارَتْ شِیْصًا۔ آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نر مادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہو گئی (یعنے خراب کھجور اُن درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنے تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنے پیوند لگا سکتے ہو۔ میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)۔

مُترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیاکم کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی کاموں کھانے پینے پہننے، زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اُترا ہو

Marfat.com

تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو
اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں
اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مُردار
کی حرمت، ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت
ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے۔

شَيْطٌ یا شِيَاطَةٌ یا شَيْطُوطَةٌ۔ جل جانا،
ہلاک ہو جانا۔ بعضے کہتے ہیں شیطان اسی سے
ماخوذ ہے یعنے ہلاک ہونے والا یا جلنے والا بعضے
کہتے ہیں وہ شَطَنٌ سے نکلا ہے یعنی خدا کی رحمت
سے دور اور تَشْيِيطٌ جلانا جیسے اِشَاطَةٌ ہے
ہلاک کرنا، باطل کرنا۔

تَشَيُّطٌ۔ جلنا۔

اِسْتِشَاطَةٌ۔ غصہ میں بھڑک جانا، ہلکا ہو کر اُڑ جانا۔

اِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ
جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ
جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے
لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے۔
یہ شَاطَ بِشِيْطُ سے ہے یعنے جل گیا یا جلنے کے
قریب ہو گیا۔

فَاسْتَشَاطَ غَضَبًا۔ غصے میں بھڑک اٹھا یعنی
سخت غصہ ہوا۔

مَارُأِیَ ضَاحِكًا مُسْتَشِيطًا۔ کبھی آپ کو
بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنے خوب زور سے
ٹھٹے مارتے ہوئے) یہ اِسْتَشَاطَ الْحَمَامُ
سے ماخوذ ہے یعنے کبوتر ہلکا ہو کر اُڑ گیا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الرَّأْسِ اِذَا شِيْطَ۔ کیا تم
نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے۔

شَيَّطَ اللَّحْمَ۔ گوشت کو جلا دیا، اتنا پکایا۔

حَتّٰی شَاطَ فِیْ رِمَاحِ الْقَوْمِ۔ (جنگ موتہ
میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا
لڑے) کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی
کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا۔
اسکے بعد جعفرؓ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید
ہوئے اسکے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید
ہوئے، اسکے بعد خالد بن ولید نے، انہوں نے
کافروں کو شکست دی)۔

لَمَّا شَهِدَ عَلَی الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ
بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِ الْمُغِيْرَةِ
مغیرہ بن شعبہ جو کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں
نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے
گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک
چادر میں دیکھا، اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس
پھول رہی تھی۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے مغیرہ کو زنا
کی حد نہیں ماری بلکہ یوں فرمایا مغیرہ کے تین ربع
تباہ ہو گئے (یعنے ان کی دینداری اور پرہیزگاری
کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا۔ اگر
چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری
برباد ہو جاتی)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُؤْخَذَ
الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیُّ فَيُشَاطَ لَحْمُهُ كَمَا
تُشَاطُ الْجَزُوْرُ۔ سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق
مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص
پکڑا جائے پھر اس کا گوشت اس طرح کاٹا جائے
جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت
ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے
ہیں: اَشَاطَ الْجَزُوْرَ اونٹ کا گوشت ٹکڑے
ٹکڑے کر کے بانٹ دیا)۔

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ۔ اونٹ کا گوشت سب

Marfat.com

بٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا۔

اِنَّ سَفِینَۃَ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَاَکَلَہٗ سفینہ نے ایک اونٹ کو دھار دار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر اس کو کھایا۔

اَلْقَسَامَۃُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِیْطُ الدَّمَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَ فُتُوْنِہٖ وَ شِیْطَاہُ وَ شُجُوْنِہٖ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور اس کے فتنوں اور اسکے ہلاک کرنے اور رنجوں سے صحیح وَ اَشْطَانِہٖ ہے یعنے شیطان کے پھندوں سے۔

فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا چاہئے)۔

وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ۔ لقمہ کھاتے میں گر جائے اس کو اٹھا کر پاک صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

شَیْطَانَۃٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَۃً۔ کبوتر اڑانے والا شیطان ہے شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز کوٹھوں پر چڑھ کر مستورات پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو شیطان فرمایا۔ علماء نے کہا ہے کہ کبوتر انڈے اور بچے نکالنے کے لئے، اسی طرح وحشت رفع کرنے کے لئے پالنا درست ہے، اسی طرح خطوط اور نامے پہنچانے کے لئے لیکن ان کا اڑانا مکروہ ہے اگر شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جوا ہو اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی)۔

خُذُوا الشَّیْطَانَ۔ شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لئے فرمایا جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا۔ ایسا شاعر درحقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے)۔

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالنُّعَاسُ فِی الصَّلٰوۃِ مِنَ الشَّیْطَانِ۔ نماز میں چھینک اور جمائی اور اونگھ شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضور قلب اور خشوع اور خضوع نہ ہونے دے۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ۔ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اس کا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں بعضے مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا ہے۔ مضائقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)۔

شَطَنٌ۔ رسّی (اَشْطَانٌ اس کی جمع ہے)۔

شَیْطَنَۃٌ۔ شیطان کے سے کام کرنا شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں۔

شَیْعٌ یا شُیُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَیْعُوْعَۃٌ یا شَیَعَانٌ۔ مشہور ہونا، شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔

شِیَاعٌ۔ پیچھے ہونا، پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّیْئِ۔ اس کو ظاہر کیا، مشہور کیا۔

شَاعَ الْاِنَاءَ۔ برتن بھر دیا۔

شَاعَکُمُ السَّلَامُ۔ عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے جملہ

Marfat.com

بیں ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔

تَشْیِیْعٌ۔ جلانا، پھونکنا۔

مُشَایَعَۃٌ۔ پیچھے جانا، متابعت کرنا۔ اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔

اِشَاعَۃٌ۔ مشہور کرنا جیسے اِذَاعَۃٌ ہے۔

تَشَیُّعٌ۔ شیعہ ہونا، شیعہ ہونے کا دعویٰ کرنا، اہل بیت کی طرف میلان۔

تَشَایُعٌ۔ شریک ہونا۔

اَلْقَدَرِیَّۃُ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ۔ قدریہ (یعنے جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لئے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جاسکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ۔ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذاللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہوگئے شاید کہیں دوچار باقی ہوں، اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثنا عشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثنا عشری ہیں)

اِنِّیْ لَاَرٰی مَوْضِعَ الشَّھَادَۃِ لَوْ تُشَایِعُنِیْ نَفْسِیْ۔ میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔

لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَاتَانِ اَھْوَنُ وَاَیْسَرُ۔ جب یہ آیت (سورۃ انعام کی) اتری: او یلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنے کئی گروہ ہوجانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں، بہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو یک بارگی سب کے ہلاک ہوجانے کا ڈر ہے)۔

نُھِیْنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ ھَاتَیْنِ الشِّیْعَتَیْنِ شَیْئًا۔ ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا — جو شخص کسی کی مدد کرے، اس کی جماعت میں شریک ہوجائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا (جیسے امام حسینؑ نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔

نَھٰی عَنِ الْمُشَیِّعَۃِ۔ آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے (لاغری اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔

اِنَّہٗ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔

وَاِنَّ حَسَکَۃَ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا۔ حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شَیَّعْتُ النَّارَ سے نکلا ہے۔ یعنے میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)

اَللّٰھُمَّ اَعِشْہُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَّتَابِعْ بَیْنَہٗ بِغَیْرِ شِیَاعٍ۔ یا اللہ ٹڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک

Marfat.com

جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی ۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی) ۔

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكَنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ عود اور طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنے آلات لہو، اس میں سب قسم کے باجے آگئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں، دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہریہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے) ۔

اَلشِّيَاعُ حَرَامٌ کثرت جماع پر فخر کرنا حرام ہے ۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی، ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا) ۔

اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ عَوْرَةً جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا ۔

هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ کیا تمہاری کوئی جورو ہے ۔ (جورو کو شاعہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے) ۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَيْعِهٖ جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد یہ لوگ کہتے ہیں : اَقَمْتُ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَيْعَ شَهْرٍ ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم و بیش ٹھہرا ۔

اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اسکے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو) ۔

اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن وانس اور ملائکہ) ۔

مَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ كَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شِيْعَتُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ فَاَتٰى جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمَ (آنحضرتؐ ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علیٰ نبینا وعلیہ السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابراہیمؑ کو یہ درجہ کیسے ملا ۔ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لئے رکھا گیا ۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے، باقی سب پیغمبر منبر کے گرداگرد بیٹھے اتنے میں علیؓ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرداگرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے ۔ میں نے کہا نہ پیغمبر ہے نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے ۔ ابراہیم نے کہا یہ لوگ جو اسکے گرداگرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اسکے شیعہ (یعنی گروہ محبین علیؓ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر، اسکے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے "وان من شیعتہ لابراہیم" ۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے

Marfat.com

نہیں دیکھی۔
طَالَ مَا اتَّکَوْا عَلَی الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔
مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ مُشَیِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کی ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔
فُلَانٌ مِّنْ اَشْیَاعِ السُّلْطَانِ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔
شَیَّعْتُ الضَّیْفَ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اسکے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔
شَیْقٌ: باندھنا، مضبوط کرنا۔
شِیْقٌ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔
شَیْلٌ: اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔
شِلْ یعنے اٹھا۔ شِیْل بھی کہتے ہیں۔
حَیِّ شِیْلُوْا۔ اچھا اٹھاؤ۔
شَیْمٌ: تلوار سونتنا، نیام میں کر لینا (دونوں معنوں میں آیا ہے)، بجلی کو دیکھنا، کہاں جاتی ہے، کہاں برستی ہے، آنکھ لگانا، انتظار کے طور پر چھپانا، داخل کرنا، جیسے شُیُوْمٌ ہے۔
تَشْیِیْمٌ۔ کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا، اس سے لڑنے کے لئے۔
شَامَ الشَّیْئَ۔ اندازہ کیا، تخمینہ کیا۔
اِشَامَۃٌ۔ داخل ہونا جیسے اِنْشِیَامٌ اور اِشْتِیَامٌ ہے۔
شَائِمُ بَرْقِہٖ۔ اس سے خیر کی امید رکھنے والا۔
مَشِیْمَۃٌ۔ وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے۔ ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)۔
لَا اَشِیْمُ سَیْفًا سَلَّہُ اللّٰہُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالٰے نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا۔ وہ اللہ کی تلوار ہیں)
شِمْ سَیْفَکَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِکَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لئے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنے تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا۔ مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)۔
فَشَامَہٗ۔ آخر آپ نے تلوار نیام میں کر لی (اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے: تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا)۔
وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّ طَفِیْلٌ (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنے کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنۃ چشمہ کے سامنے۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجنہ کا پانی پینا نصیب ہو گا یا نہیں
شِیْمَتُہُ الْوَفَاءُ۔ آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنے وعدے کا پورا کرنا، جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا، اس سے نیک سلوک کرنا)۔
شِیْمَتُہُ الْحَیَاءُ۔ آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی

Marfat.com

(اس کی جمع شِیَمٌ ہے)۔
شَیِّمٌ۔ وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو۔
شِیَامٌ۔ مٹی۔
شَیَامٌ۔ برابر زمین اور مٹی۔
شِیَمٌ۔ ایک قسم کی مشک۔
شَیْنٌ: عیب کرنا۔
تَشْیِیْنٌ۔ شین لکھنا۔
مَشَائِنُ۔ عیب بمعنی مَعَائِبُ اور مَثَالِبُ ہے۔
مَاشَانَهُ اللّٰهُ بِبَیْضَاءَ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر النہایہ اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سُنی اور آنحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابوبکر صدیقؓ کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو یعنے خضاب کرکے اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لئے فرمایا غَیِّرُوا الشَّیْبَ یعنے سفیدی کو بدلو (خضاب کرکے)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو، واللہ اعلم کذا فی النہایہ)۔
یُرِیْدُ شَیْنَهٗ۔ وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا۔
شَیْهٌ: نظر لگانا۔
فَاَمَرَلَهَا بِشِیَاهِ غَنَمٍ۔ آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا۔ شِیَاهٌ جمع ہے شَاةٌ کی جو اصل میں شَاهَةٌ تھا)۔
لَا یُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِیَةِ مَاحِلٍ۔ کسی چغلخور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا۔ (شِیَةٌ اصل میں وَشْیٌ تھا یعنے چغلی کھانا، اس کا اصلی باب الواو مع الشین تھا مگر یہاں مناسبتِ لفظی سے بہ متابعت صاحبِ نہایہ ہم نے ذکر کیا)۔

فَاِنْ لَمْ یَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ۔ اگر مشکی نہ ہو تو اسی رنگ کا کمیت ہو۔
لَیْسَ فِیْهِ شِیَةٌ۔ اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شِیَةٌ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیہ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیہ ہوگی)۔
یَكْرَهُ لِبَاسَ الْحَرِیْرِ وَلِبَاسَ الْوَشْیِ۔ (مردوں کے لئے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)۔
اِشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَاِلَّا فَوَشْیٌ۔ ایک ریشمی جبّہ خرید لے یا نقشی۔
وَشٰی بِهٖ اِلَی السُّلْطَانِ۔ پادشاہ تک اس کی چغلی کھائی۔

تم الجزء الثالث عشر ویتلوه الرابع عشر انشاء الله اوله حرف الصّاد

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

تحفۂ خطاطین

عربی خوشنویسی کے اصول و قواعد، دلآویز
مفردات اور دیدہ زیب مرکبات، باکمال اور بلند پایہ
اساتذہ کے دلکش اور نادر نمونے، اصحاب
شائقینِ فن کے لئے حسین و جمیل مرقع،

ناشران
میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ
قواعد اور زبان دانی کا ایک دلچسپ اور مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ:- مولوی عبدالستار خان

اس میں شک نہیں کہ مروجہ درسی کتابوں اور قدیم طرز تعلیم نے عربی سیکھنے والوں کی ہمت توڑ دی ہے مگر اس کتاب نے تمام مشکلات اور الجھنیں دور کر دی ہیں، اب عربی سیکھنا بہت آسان ہو گیا ہے بہتیرے شائقین عربی گھر بیٹھے اس کتاب کو پڑھ کر چھ ماہ میں قرآن مجید اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعہ ایک سال میں عربی کی اتنی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جو اور درسی کتابوں کے ذریعہ تین سال میں بھی نہیں ہوتی، ہندوستان و پاکستان کے علما، ادبا اور مبصرین کی متفقہ رائے ہے کہ تسہیل عربی کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔

حصہ اول /5 حصہ دوم -/5 حصہ سوم /12 حصہ چہارم -/16
ان چاروں حصوں کی کلید بھی موجود ہے۔
کلید ۱ -/2 کلید ۲ -/2 کلید ۳ -/4 کلید ۴ -/6

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ کراچی

Marfat.com

بارھویں صدی ہجری کی لاجواب ونادرروزگار تالیف

ہدیہ مجیدیہ
ترجمہ
تحفۂ اثنا عشریہ

مؤلفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ۔ مولانا محمد عبدالمجید خاںؒ۔

پیدائش وتاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ الہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال وافعال اور مطاعن۔ مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان۔ تولا اور تبرا کی حقیقت۔ یہ سب باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بیشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلل جوابات اس عجیب وغریب پیرایہ میں قلمزد کیئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزارہا بندگان خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہوگئے۔
یہ کتاب متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

تازیانے ترجمہ المنبہات

طول ۷½ انچ، عرض ۵ انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی مع اردو ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عامۃ المسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دل نشین اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے یعنی اگر اسمیں نصیحت کے دو بول ہیں تو باب الثنائی۔ اور اگر تین ہیں تو باب الثلاثی۔ اس طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جسمیں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ، صحابہؓ کے ارشادات و بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو مسخر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوقِ عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحتِ زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے داخلِ نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ——— فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لغات الحدیث

کتاب "ص"

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابُ الصَّاد

صاد چودھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰ ہے۔

ص۔ سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمدؐ کا مختصر ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صاد سے عورت کی شرمگاہ کی طرف کنایہ ہوتا ہے۔

بابُ الصّاد مع الهمزة

صَأَبَ۔ سیر ہونا، بھر جانا۔

مَنْ نَقَلَتْ كِفَّةُ حَسَنَاتِهِ عَلٰی كِفَّةِ سَيِّئَاتِهِ وَلَوْ بِمِثْقَالِ صُؤَابَةٍ۔ جس کی نیکیوں کا پلہ برائیوں کے پلے پر بھاری ہوگا (خواہ وہ) جوں یا پسو کے انڈے کے برابر ہی سہی۔

صُؤَبَةٌ۔ غلہ کا ڈھیر۔

صَأْصَأَةٌ۔ ڈرنا، ذلیل ہونا، بودا ہونا، آواز دینا۔

تَصَأْصَأَ۔ ڈرنا۔ ذلیل ہونا۔

إِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ كَانَ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ ثُمَّ ارْتَدَّ وَتَنَصَّرَ فَكَانَ يَمُرُّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْلُ فَقَّحْنَا وَصَأْصَأْتُمْ۔ عبید اللہ بن جحش پہلے اسلام لائے اور حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی، پھر اسلام سے پھر گئے اور نصرانی ہو گئے۔ وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتے تو کہتے "ہم نے تو اپنا کام دیکھ لیا" (یعنی غور و فکر کے بعد سمجھ گئے) اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا، اور دیکھ نہ سکے (اہل عرب کہتے ہیں:

صَأْصَأَ الْجَرْوُ۔ یعنی کتے کے پلے نے پلکیں ہلائیں۔ (دیکھنے کے لئے آنکھیں کھلنے سے پہلے)۔

صَأَكٌ۔ پسینہ نکلنا، اس میں سے بدبو پھیلنا، جم جانا اور چپک جانا۔

مُصَاءَكَةٌ۔ سختی کرنا۔

صَئِكٌ۔ سخت آدمی۔

صَأْكَةٌ۔ کپڑی کی بو جب وہ بھیگ جائے۔

صَأَلَةٌ۔ لوگوں پر کودنا، حملہ کرنا، دوڑنا۔

صَئِيْلٌ بمعنی صَهِيْلٌ ہے۔ ہنہنانا۔

صَأَمٌ۔ بتلانا، دکھانا۔

صَأَمٌ۔ بہت پانی پی جانا۔

صَائِمٌ۔ پیاسا۔

Marfat.com

صَئِیٌّ۔ چیخنا۔
اَنْتَ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَ تَصْئِیُ۔ تو بچھو کی طرح ہے کاٹتا ہے پھر چلاتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔
یَلْدَغُ وَیَصْئِیُ۔ اس کے لئے کہی جاتی ہے جو دوسروں پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْبَاءِ

صَبَأٌ یا صُبُوْءٌ۔ ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔
صَابِئِیْنَ۔ صَبَأٌ سے ماخوذ ہے (بعض کا کہنا ہے کہ وہ نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے مسلمان کعبہ کی بعض نے کہا وہ بُت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام پیغمبر کے طریق پر ہیں)۔
کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لَمَّا اَسْلَمُوْا صَبَأْنَا صَبَأْنَا۔ بنی جذیمہ کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولید رضوان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا، اپنا دین چھوڑا (یعنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالد رضہ نے ان کا کہنا نہ سُنا، ان کو قتل کر ڈالا۔ یہ صَبَأَ نَابُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کا دانت چھوٹا باہر نکلا۔ اور صَبَأَتِ النُّجُوْمُ یعنی تارے نکلے۔
اہلِ عرب آں حضرت صلعم کو بھی صابی کہتے، کیونکہ آپ قریش کے دین اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آگئے تھے۔ اور مسلمانوں کو صُبَاۃٌ کہتے۔
صُبَاۃٌ۔ صابی کی جمع ہے (جیسے قُضَاۃٌ جمع ہے قاضی کی۔ اور غُزَاۃٌ جمع ہے غَازِی کی)۔
اِلٰی هٰذَا الصَّابِئِ۔ کیا اس صابی کے پاس چلوں (اس عورت نے آں حضرت صلعم کو صابی کہا یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) (اور حضرت علی رضہ اور ان کے ساتھی نے جو جواب میں نَعَمْ کہا، یہ کچھ غلط نہ تھا)۔
قَدْ اٰوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ۔ تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جگہ دی ہے (ان کو اپنے پاس اُتارا ہے)۔

صَبَأْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ۔ تم صابی ہو گئے انھوں نے کہا، نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (حالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دینِ اسلام میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے صابی کا لفظ اپنے لئے بُرا جانا۔ اس لئے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)۔
فَقَالَ الصَّابِئُ۔ صابی (یعنی حضرت محمد صلعم کے ساتھی) نے کہا۔
(مجمع البحرین میں ہے کہ صابی ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو صابی بن شیث بن آدم کا پیرو بتاتا ہے) (کشاف میں ہے کہ صابئین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر فرشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قتادہ رحؒ نے کہا کہ دنیا میں چھ دین ہیں ایک خدائی ہے باقی شیطانی ہیں۔ اسلام تو خدائی دین ہے اور ایک شیطانی دین صابئین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں۔ دوسرے مجوس کا جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں۔ تیسرے مشرکوں کا جو بُت پرست ہیں۔ چوتھے یہود کا اور پانچویں نصاریٰ کا)۔
حضرت امام جعفر صادق رضہ نے فرمایا کہ، ان کو صابئین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی تعطیل کی طرف جُھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ توحید، رسالت قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ مُنکر ہیں۔ ان کی نہ تو کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے۔
مترجم کہتا ہے کہ فلاسفہ اور دہریوں کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ تو گویا صابئین نیچری ہیں۔ جیسے فلاسفہ ما دیین و طبیعیین کہ خدا، رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں اور نہ ہی ان بھٹکے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی کوئی شریعت ہے۔)
صَبٌّ۔ بہانا، ڈالنا، بہنا، نیچے اُترنا۔
صُبَّ۔ مِٹ گیا۔

Marfat.com

فَوَضَعْتُ صَبِيْبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ - میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی۔ ابو رافع یہودی کے)۔

لَتَسْمَعُ اٰيَةً خَيْرٌ لَكَ مِنْ صَبِيْبٍ ذَهَبًا اگر تو ایک آیت قرآن کی سُنے تو یہ تیرے لئے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے۔

صَبِيْب. بعض نے کہا " صبیب " ایک پہاڑی کا نام ہے (تو اس معنی کی رُو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لئے صبیب کے برابر سونا ہو اس سے بھی بہتر ہے)۔

خَيْرٌ مِنْ صَبِيْبٍ ذَهَبًا. صبیب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

كَانَ يَخْتَضِبُ بِالصَّبِيْبِ. عقبہ بن عامر تِلّی کے پتّوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خضاب کرتے (اس کے پتّوں کے پانی کا رنگ سُرخ کسی قدر سیاہی کے ساتھ ہوتا ہے)۔

صَبِيْب. بعض نے کہا کہ صبیب کے معنی کُسم یا مہندی کا عصارہ[1]۔

وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ - اب دُنیا کا اتنا حصہ باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے۔ (سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حصہ رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةً وَصَبَابَةً - شوق اور محبت کا جوش۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا. تم دنیا میں اوپر اُٹھنے والے سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا ہے جب کاٹنا چاہتا ہے تو اوپر اُٹھ کر کاٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی طرح کاٹو گے، اس پر حملہ کرو گے)۔ (ایک روایت میں صُبًّى ہے۔ اس کو آگے بیان کیا جائے گا)

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْصَبَّ. پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَانْصَتَ ہے یعنی خاموش رہے)۔

يَصُبَّانِهَا. اس کو پی جائے۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ وَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءً. قے کی روزہ افطار کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہایا (ڈالا) یعنی آپ کے ہاتھ دُھلائے اس لئے کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (امام ابوحنیفہؒ کا اس میں اختلاف ہے تو ان کے مذہب پر تاویل کی ضرورت نہیں)۔

اُدْخِلَ صَاحِبُ الصُّبَّةِ. بکریوں کے ریوڑ والا اندر لایا گیا

كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ. جیسے نشیب میں اُتر رہے ہیں

صَبْتٌ. پیوند لگانا، رفو کرنا۔

صَبْحٌ. صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا، بیان کرنا۔

صَبَحٌ اور صَبَاحَةٌ. سُرخ سفید اور خوبصورت ہونا۔

تَصْبِيْحٌ. صبح کو آنا یا صبح کو شراب پلانا، صبح کا سلام کرنا

اِصْبَاحٌ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔

تَصَبُّحٌ - صبح کو سونا۔

اِصْطِبَاحٌ. چراغ لگانا، صبح کا شراب پینا۔

اِسْتِصْبَاحٌ. چراغ لگانا، روشنی چاہنا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتِيْمًا فِي حِجْرِ اَبِيْ طَالِبٍ وَكَانَ يُقَرَّبُ اِلَى الصِّبْيَانِ تَصْبِيْحُهُمْ فَيَخْتَلِسُوْنَ وَيَكُفُّ. آنحضرتؐ یتیم تھے (آپؐ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ گزر گئے تھے) اور ابو طالب (اپنے چچا کی) پرورش میں تھے، تو صبح سویرے بچوں کو ناشتہ دیا جاتا وہ اُچک لیجاتے، آپ خاموش رہتے (ان کو کھانے دیتے اور خود صبر کرتے۔ سبحان اللہ، ہونہار پودے کے چکنے چکنے پات۔ آپؐ میں بچپن ہی سے صبر اور ایثار اور قناعت اور سخاوت اور ہمت کی صفت تھی)۔

سُئِلَ مَتٰى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا. آں حضرتؐ سے پوچھا گیا ہمارے لئے مُردار کب حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب صبح کا ناشتہ نہ ملے اور شام کا کھانا بھی نہ ملے، نہ کوئی بھاجی ترکاری

---

[1] عصارہ کے معنی نچوڑا ہوا پانی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

ملے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ ملے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لئے۔ اس حدیث سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو آدمی مضطر نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو مُردار کھانا درست ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مضطر یعنی بھوک سے بے قرار نہ ہو، مُردار نہ کھائے)۔

مَالَنَا صَبِيٌّ يَصْطَبِحُ۔ ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دُودھ پیتا ہے، اُتنا بھی دُودھ نہ تھا (اس درجہ قحط کی شدت تھی، بڑے آدمی کے پینے کے موافق دُودھ کا کیا ذکر)۔

أَعَنْ صَبُوحٍ تُرَقِّقُ۔ کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف اشارہ کرتے ہو (اس کا بیان کتاب "ر" میں گزر چکا)۔

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ۔ جو شخص صبح سویرے سات عجوہ کھجور کے سات دانوں سے ناشتہ کرے۔

(یہ صَبَحْتُ الْقَوْمَ یا صَبَّحْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے صبح کی شراب لوگوں کو پلائی۔)

أَلصُّبْحَ أَرْبَعًا۔ کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ آپ نے اُس شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتیں شروع کر دی تھیں)۔

مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ۔ جو شخص روز صبح کو ناشتہ کرے

مَنِ اسْتَصْبَحَ كُلَّ يَوْمٍ عَجْوَةً۔ جو شخص روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے (عجوہ مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے)۔

إِصْطِبَاحٌ اور تَصَبُّحٌ۔ صبح کو نہار مُنہ کچھ کھانا۔ جس کو انگریزی میں "بریک فاسٹ" کہتے ہیں۔

لَا يَحْبِسُ صَابِحَهَا۔ صبح کو اس کا پلانے والا رکھتا نہیں (کیونکہ پانی برابر زمین پر موجود رہتا ہے، جانور جس قدر چاہیں پی سکتے ہیں)۔

أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ صبح کی نماز جب صبح صادق نمایاں ہو جائے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جائے کہ صبح ہو گئی) اُس وقت پڑھو! کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے۔

(اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو، جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آں حضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو۔ ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو)۔

إِنَّهُ صَبَّحَ خَيْبَرَ۔ آں حضرت صلعم صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ۔ ہر آدمی کو جب وہ صبح کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے۔ (موت آنے والی ہے، موت اس کے جُوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے۔

بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا اس سے کہتے ہیں۔

صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ۔ یعنی گڈ مارننگ، حالانکہ اسی دن اس کی موت لکھی ہوتی ہے وہ ناگہاں آجاتی ہے)۔

مُصَبِّحٌ۔ صبح کی شراب پلاتا ہے۔ یا ناشتہ کراتا ہے (مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے مُصَبَّحٌ کی بجائے مُصَبِّحٌ بکسرۂ باء پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کراتا ہے۔)

إِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ۔ بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی (اور شام کو اس کی حُرمت کے احکام نازل ہو گئے)۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ صَعِدَ عَلَى الصَّفَا وَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرا تو آں حضرت صلعم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر فرمایا "یَا صَبَاحَاهْ" (یہ کلمہ اہلِ عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آپہنچتا تو اِس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے۔ گویا یہ بلند آواز طلبِ فریاد اور امداد کے لئے ہوتی تاکہ حمایتی افراد فوراً آجائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں، اس کو دفع کریں۔ بعض نے کہا لڑنے والوں کا قاعدہ

Marfat.com

ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے، اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے، تو یا صباحاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی اب جنگ کے لئے پھر تیار ہو جاؤ۔

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم نَادٰی یَا صَبَاحَاہ۔ جب آں حضرت صلعم کی دودھیل اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے، تو حضرت سلمہ بن اکوع رض نے کھڑے ہو کر (مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لئے) اس طرح پکارا یا صباحاہ۔

مِصْبَاحٌ۔ چراغ یا فتیلہ جو روشن ہو۔

وَمَعَہُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَیْنِ۔ (دو انصاری عشا کی نماز اندھیرے میں آں حضرت کے ساتھ پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے تو) ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح ایک نور ہوا (جب تک یہ دونو ملے رہے تو دونوں چراغ سامنے رہے، پھر جب جُدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا۔ یہ آں حضرت کا ایک معجزہ تھا اور عشاء کی نماز کے لئے رات کی تاریکی میں حاضر ہونے کی برکت تھی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اندھیروں میں جو لوگ مسجدوں کو پیدل جاتے ہیں، ان کو پورے نور کی خوش خبری دے (یعنی قیامت میں وہ نور اور روشنی میں چلیں گے)۔

فَاَصْبِحِیْ سِرَاجَکِ۔ اپنا چراغ روشن کر، اُس کو دُرست کر۔

وَیَسْتَصْبِحُ بِہَا النَّاسُ۔ مُردار کی چربیوں سے لوگ روشنی کرتے ہیں (اس کی شمع بناتے ہیں جو رات کو جلتی ہے)۔

کَانَ یَخْدِمُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ نَہَارًا وَیُصْبِحُ فِیْہِ لَیْلًا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام دن کو بیت المقدس کی خدمت کرتے (صفائی وغیرہ اور دوسرے کام) اور رات کو وہاں چراغ لگاتے (روشنی کرتے)۔

نَہٰی عَنِ الصُّبْحَۃِ۔ صبح کو سونے سے آپ نے منع فرمایا (خواہ نماز پڑھ کر ہی سوئے، کیونکہ اس وقت کا سونا سستی کاہلی اور نزلہ پیدا کرتا ہے اور صحت کے لئے مُضر ہے، جو لوگ صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور صبح کی نماز اوّل وقت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک ذکر اور عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو دنیا اور دین دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رزق کی فراخی اور تونگری عنایت فرماتا ہے۔ اور دن نکلے تک سونے والے، صبح کی نماز نہ پڑھنے والے ہمیشہ سُست اور کاہل اور اکثر مفلس اور محتاج رہتے ہیں)۔

اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ۔ میں صبح ہونے پر بھی سوتی رہتی ہوں (کیونکہ میرے پاس نوکر چاکر لونڈی غلام ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں مجھ کو تکلیف برداشت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی)۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَصْبَحَ اَصْہَبَ۔ اگر لال بالوں والا بچہ جنے یا لالی اور سپیدی ملے ہوئے بالوں والا۔

صَبَحٌ۔ بالوں کا سُرخ سفید ہونا۔

اِنِّیْ مُصْبِحٌ عَلٰی ظَہْرِہٖ فَاَصْبِحُوْا عَلَیْہِ۔ میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے والا ہوں، لوگ یہ سُنکر تیار ہو گئے (وہ بھی سوار ہو ہو کر ساتھ چلنے کے لئے آئے)۔

فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ یا حُرُقَاتِ۔ ہم حرقات سے صبح صبح مِلے (حرقات ایک عرب کا قبیلہ ہے)۔

صَبَاحُ تِسْعَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ اُنتیسویں تاریخ کی صبح یعنی تیسویں تاریخ۔

رَاحَتْ بِصَدَقَۃِ صَبُوْحِہَا وَغَبُوْقِہَا۔ صبح کی اور شام کی خیرات لے کر گئی (اصل میں صَبُوح صبح کی شراب خوار کو اور غبوق شام کی شراب نوشی کو کہتے ہیں)۔

صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ۔ صبح اور شام دونوں وقت دشمن تم کو لوٹے۔

صَبَّحَکُمُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ۔ (گوڈ مارننگ) یعنی تمہاری یہ صبح اللہ اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

مَسَّاکُمُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ۔ (گوڈ ایوننگ) یعنی اللہ تم تمہاری شام اچھی کرے خیریت سے گزارے۔

Marfat.com

إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ تیرا دل ہر مسلمان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو) (بعض نے کہا کہ مسلمان اور کافر ہر ایک سے صاف ہو۔ کافر کے ساتھ صفائی یہ ہے کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے)۔

أَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهِ۔ تو اس کے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے (پر وہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے محتاج ہے)۔

بِكَ أَصْبَحْنَا۔ تیری نعمتوں کے ساتھ ہم نے صبح کی یا تیری ہی مدد اور اعانت اور حفاظت سے۔

بِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ۔ تیری یاد میں ہماری زندگی گزرے اور تیرے ہی یاد پر مریں۔

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ ہم نے صبح کی اور تمام دنیا نے جو اللہ کی ملک ہے۔

لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَلَا مَسَاءٌ۔ تیرے پروردگار کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے عرش معلی پر ہے جو ساتوں آسمانوں کے پرے اور تمام عالم کے اوپر ہے)۔

(بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حضوری ہے ازل سے ابد تک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں حاضر ہیں، وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ جیسے ایک لمبا دھاگا ہو جس پر مختلف رنگ ہوں اور ایک چیونٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ گزر گیا دوسرا آیا۔ مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے نزدیک کوئی رنگ نہیں گزرا نہ دوسرا رنگ آیا۔

قَدْ زَهَرَ مِصْبَاحُ الْهُدَى فِي قَلْبِهِ۔ اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا۔

صَبُحَ الْوَجْهُ صَبَاحَةً۔ اس کا چہرہ چمکتا ہوا ہو (سفید صاف، روشن)

اَلْإِسْلَامُ ذَكِيُّ الْمِصْبَاحِ۔ اسلام کا چراغ روشن ہے۔

وَلِيدُ بْنُ صُبَيْحٍ اور أَبُو الصَّبَّاحِ۔ حدیث کے راویوں کے نام ہیں۔

صَبْرٌ یا صَبَارَةٌ۔ ضامن ہونا، ضمانت دینا۔

أَصْبِرْنِي۔ مجھ کو ضمانت دے۔

صَبْرٌ۔ صبر کرنا (یہ جزع کی ضد ہے۔ یعنی بے صبری، بے قراری)۔

صَبَرَ عَنِ الشَّيْءِ۔ اس چیز سے رک گیا، باز رہا۔

صَبَرَ الدَّابَّةَ۔ جانور کو بے آب و دانہ قید کر رکھا۔

قَتَلَهُ صَبْرًا۔ اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر)۔

تَصْبِيرٌ۔ صبر کا حکم کرنا، غلہ کا ڈھیر لگانا۔

مُصَابَرَةٌ۔ صبر میں غالب آنا۔

اِصْطِبَارٌ۔ صبر کرنا۔

تَصَبُّرٌ۔ ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتانا۔

صَبُورٌ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی وہ رحمن و رحیم اپنے بندوں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا وہ نافرمانی میں مبتلا رہتے اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں کرتا۔

لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (بندے اس کی شان میں کیا کیا کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی کا انکار کرتا ہے، کوئی اس کے لئے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے، کوئی اس کا شریک اور ہمسر بتاتا ہے، کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتا ہے، کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے، کوئی اس حاجت روا سے نہ مانگ کر دوسروں سے اپنی مرادیں اور منتیں چاہتا ہے، کوئی اس کے صفات کمالیہ کا انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ

Marfat.com

کسی صورت میں تجلی کرسکتا ہے، کوئی بے ادبی سے یہ بکتا ہے کہ اس کی ذاتِ مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہے کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا۔ کوئی اس پر بدا تجویز کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی۔ کوئی کہتا ہے وہ صرف کلّیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ معاذ اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں، اس کو ایذا دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا۔)

صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ۔ صبر کے مہینے میں روزے رکھ (یعنی رمضان میں، اس کو صبر کا مہینہ فرمایا کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔ کسی جانور کو باندھ کر پھر اس کو تیروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا، اس سے منع فرمایا۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيَوَانِ صَبْرًا۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملے کے ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْمَصْبُوْرَةِ وَنَهٰى عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوْحِ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

فِي الَّذِيْ أَمْسَكَ رَجُلًا وَقَتَلَهُ الْآخَرُ اُقْتُلُوا الْقَاتِلَ وَاصْبِرُوا الصَّابِرَ۔ ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو تو قتل کرو اور جس نے پکڑا تھا اس کو قید کرو (دائم الحبس) یہی شرعی سزا ہے اور نصاریٰ نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رُو سے دونوں واجب القتل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ حبس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے، ان میں زمانہ کی مصلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے)۔

نہایہ میں ہے کہ جو شخص میدانِ جنگ میں نہ مارا جائے، نہ لڑائی میں، نہ بھول چوک سے، وہ صبراً مقتول ہے۔ جیسے معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا۔ اور معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاص نے محمد بن ابی بکر کو، اور حجاج بن یوسف نے ہزارہا مسلمانوں کو یہ سب صبراً مقتول ہوئے۔

نَهٰى عَنْ صَبْرِ الرُّوْحِ وَهُوَ الْخِصَاءُ وَالْخِصَاءُ صَبْرٌ شَدِيْدٌ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے صبراً جان لینے سے منع فرمایا، اور خصی کرنا بھی اسی میں شامل ہے یہ تو سخت صبر ہے۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا۔ جو شخص مجبور کیا جائے قسم کھانے پر، اس کے لئے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ۔ جو شخص مجبوری سے قسم کھائے، (اس سے زبردستی قسم لیں، مار پیٹ کر قید کرکے)، (اگر خودبخود قسم کھائے تو وہ یمین صبر نہ ہوگی)۔

لَا تُصْبَرُ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ۔ میری قسم نہ لی جائے جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں۔ (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ: صَبَرْتُ الْاِنْسَانَ اور صَبَرْتُهٗ عَلَى الْيَمِيْنِ۔ یعنی میں نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا۔

لَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُ الصِّدِّيْقُ۔ تمہارے خرچ پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آں حضرتؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا)۔

مَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ۔ جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے، اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا۔

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا۔ اب اس کے بعد قریش کا کوئی شخص لاچار کرکے قتل نہ کیا جائے (یعنی صبراً قتل نہ کیا جائے، تو یہ نہی ہوگی)۔

(بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "اس کے بعد کوئی قریشی شخص صبراً قتل نہ کیا جائے" اس ترجمہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ سیکڑوں قریشی شخص ظالم حاکموں کے ہاتھوں صبراً

قتل ہوئے ، تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ ، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قرشی شخص مرتد ہو کر صبراً قتل نہ کیا جائے گا)۔

اَحْصُوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا۔ ذرا شمار تو کرو حجاج نے کتنے لوگوں کو صبراً قتل کیا۔

قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا مِائَةَ اَلْفٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا (حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبراً قتل کیا اور یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے ، ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے ، اور کس جرم میں قتل ہوئے ؟ اسی جرم میں کہ حضرت علی رضؓ اور آنحضرت ؐ کے اہل بیت کرام رضؓ سے محبت رکھتے تھے۔ اس پر بھی جب حجاج مرنے لگا ، تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا۔ کسی نے اس کا یہ قول امام حسن بصری ؒ سے نقل کیا تو انھوں نے فرمایا عَسٰی یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے۔)

اِنَّ النَّبِيَّ صلعم طَعَنَ اِنْسَانًا بِقَضِيْبٍ مُدَاعَبَةً فَقَالَ لَهٗ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ۔ آں حضرت صلعم نے دل لگی سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونسا دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا تھا) ، وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوائیے ! آپ نے فرمایا لے بدلہ لے (اور اپنا پیٹ کھول دیا۔ اس نے آپؐ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپؐ نے وجہ دریافت کی ، تو اس شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہؐ یہ میدانِ جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ آخری وقت میں میرا بدن آپؐ کے جسم مبارک سے مس ہو جائے اور اس کی وجہ سے میں عذابِ دوزخ سے نجات پا سکوں)۔

سُبحان اللہ یہ حدیث آپؐ کی نبوت میں صاف دلیل ہے۔ اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز پیغمبر کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے۔

ضَرَبَ عُثْمَانُ عَمَّارًا فَلَمَّا عُوْتِبَ قَالَ هٰذِهٖ يَدِيْ لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِرْ۔ حضرت عثمان رضؓ نے عمار بن یاسرؓ کو مارا جب لوگوں نے اِس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمان کہنے لگے ، یہ میرا ہاتھ (جس سے میں نے عمار کو مارا) حاضر ہے ، عمار اس سے بدلہ لے (وہ مجھ کو مار لے)۔

سُبحان اللہ ! آخر حضرت عثمان رضؓ کس کے خلیفہ تھے حضرت رسولِ کریمؐ کے خلیفہ تھے جو آں حضرتؐ کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمان رضؓ نے بھی اخلاق اوصاف پیدا کئے۔ کہتے ہیں کہ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر آپؓ کو قتل کرنے کے لئے گھس آئے ، تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لئے تلوار کھینچی تو آپ نے منع فرمایا اور کہنے لگے اِن لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کرو۔ کئی صحابہؓ نے آپ کی محصوری کے دوران یہ رائے دی کہ ، آپ شام میں معاویہ رضؓ کے پاس تشریف لے جائیے۔ مگر آپ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ آں حضرتؐ کی مفارقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور مدینہ کو نہ چھوڑا۔ مہاجرین اور انصار نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو اِن باغیوں پر تشدد کر کے اِن کو راہِ راست پر لائیں مگر آپ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا۔

فَاسْتَصْبَرَ فَعَادَ صَبِيْرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ۔ (عبد اللہ بن عباس رضؓ نے اِس آیت وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا) وہ جم کر غلیظ ابر بن گیا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ سے یہی مراد ہے (تو اوّلین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)۔

صَبِيْرٌ۔ سفید ابر ، غلیظ جما ہوا۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيْرَ۔ ہم سفید بادل سے نچوڑتے تھے (یعنی پانی لیتے تھے)۔

وَسَقَوْهُمْ بِصَبِيْرِ النَّيْطَلِ۔ (اُن کو موت کے ابر سے پانی پلایا یعنی ہلاک کر دیا)۔

مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا كَانَ لَهٗ خَيْرٌ مِّنْ صَبِيْرٍ ذَهَبًا۔ جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لئے صبیر کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

Marfat.com

صَبِيْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے یمن میں (بعض نے صِيْرٌ روایت کیا ہے بہ اسقاط یائے موحدہ، جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ طے کا)۔

(نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے، جن میں ایک حدیث حضرت علی رض کی ہے اور دوسری حضرت معاذ رض کی۔ حضرت علی رض کی حدیث میں صِيْرٌ ہے اور حضرت معاذ رض کی حدیث میں صَبِيْرٌ ہے، واللہ اعلم)۔

مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَاْخُذَنَّ بِهٖ رَهْنًا وَّلَا صَبِيْرًا جو شخص کسی کو قرضِ حسنہ دے یا بیع سلم کا معاملہ کرے تو وہ اس کے بدلے کچھ گروی نہ لے، نہ ضامن لے۔ اہلِ عرب کہتے ہیں:

صَبَرْتُ بِهٖ اَصْبُرُ۔ یعنی میں نے اس سے ضمانت لی۔

اِنَّهٗ مَرَّ فِي السُّوْقِ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا۔ آں حضرت صلعم بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا، اس میں ہاتھ ڈالا۔

صُبْرَةٌ۔ اناج کا ڈھیر۔

صُبَرٌ۔ صُبْرَةٌ کی جمع ہے

وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوْرًا۔ (حضرت عمر رض آں حضرت م کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے (قرظ ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں)۔

(ایک روایت میں مَضْبُوْرًا ہے ضاد معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى صُبْرُ الْجَنَّةِ۔ سدرۃ المنتہی بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے۔

صُبْرُ كُلِّ شَيْءٍ۔ ہر چیز کا بالائی حصہ۔

صُبْرُ اللَّبَنِ۔ بالائی۔

هٰذِهٖ صَبَارَّةُ الْقُرِّ۔ یہ سردی کی شدت اور سختی ہے (جیسا حَمَارَّةُ الْقَيْظِ گرمی کی شدت اور سختی)۔

صِبْرٌ۔ ایلوا۔

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا۔ اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو، اور صبر کرو۔

اَلصَّابِرُ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینے والا (انگارہ کو ہاتھ میں لینا جیسا مشکل ہے گویا جو دُکھ، درد اور تپش کو اپنے لئے دعوت دے وہ انگارہ کو ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے، اسی طرح پورے دین پر قائم رہنے والے کو بے دینوں اور طاغوتی طاقتوں سے تکلیفیں پہنچیں گی، یہ ہمارا زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی تعمیر کرے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت اور تلقین کرے تو پورا ماحول اس کا دشمن ہو جاتا ہے وقت کا اقتدار ایسے اصلاحی لوگوں پر بپھر جاتا ہے۔ خیر مقلد اور بدعتی تو تھے ہی، مگر اب ایسے فساد کا زمانہ ہے کہ ذرا سے اختلاف پر اپنے اہلِ حدیث بھائی بھی دشمن اور مخالف بن جاتے ہیں۔ حدیث اور قرآن قیامت تک اللہ تعالیٰ کے نور ہیں، جن سے ہر ایک مسلمان اپنی اپنی فہم کے موافق روشنی لے سکتا ہے اور مسائل کا استنباط کر سکتا ہے۔ مقلدوں نے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کو دین کا ٹھیکیدار بنا دیا تھا۔ ہمارے اہلِ حدیث بھائیوں نے ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے اِن بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا، بس اس کے پیچھے پڑ گئے، بُرا بھلا کہنے لگے۔ بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو۔ جب تم نے امام ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے ہمارے پیشوا علمائے اہلِ حدیث اِن کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں، جیسے امام ابن حزم ظاہری، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام داؤد ظاہری، اسحٰق بن راہویہ، امام بخاری، شیخ جلال الدین سیوطی، امام نووی، امام سخاوی، محمد بن اسمٰعیل

شیخ محی الدین ابن عربی، شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہم۔ اگر ہم دلائل پر غور کرکے کسی مسئلہ میں ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے ساتھ اتفاق کریں تو کونسا گناہ لازم آیا اور کیوں قابلِ ملامت ٹھہرے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

صَابَرَہٗ۔ اپنے نفس کو روک رکھا۔

مَنْ اَذْھَبَ حَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ۔ جس کی دونوں محبوب چیزیں یعنی آنکھیں اللہ تعالٰے لے جائے، پھر وہ صبر کرے (یعنی شکوہ شکایت کے بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو)۔

اُضْمُدْھَا بِالصَّبِرِ۔ اس پر ایلوے کا ضماد کرے۔

اِصْبِرُوْا عَلَی الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوْا عَلَی الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوْا عَلَی الْاَئِمَّۃِ۔ فرضوں پر صبر کرو (ان کو ادا کرتے رہو) اور مصیبتوں پر بھی صبر کرو اور اماموں کی نگہبانی کرو (ان کی اطاعت پر جمے رہو)۔

اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلٰی مَا تَکْرَہُ وَصَبْرٌ عَلٰی مَا تُحِبُّ۔ صبر دو طرح کا ہے، ایک تو صبر اس بلا پر جس کو تو بُرا جانتا ہے، دوسرے صبر اس چیز سے جس کو تو پسند کرتا ہے (مثلاً مال ودولت نہ ہونے پر)۔

اَلدُّنْیَا حُلْوَۃُ الصَّبِرِ۔ دنیا میں جو شیریں ہے وہ درحقیقت ایلوے کی طرح تلخ ہے۔

یَکْتَحِلُ الْمُحْرِمُ اِنْ شَاءَ بِالصَّبِرِ۔ احرام والا شخص اگر چاہے تو ایلوا آنکھوں میں لگا سکتا ہے۔

کَاْسٌ مُّصَبَّرَۃٌ۔ تلخ گلاس جس میں ایلوا ملا ہو۔

لَمْ یَقْتُلِ الرَّسُوْلُ رَجُلًا صَبْرًا قَطُّ۔ آں حضرتؐ نے کسی شخص کو باندھ کر مجبور کرکے قتل نہیں کیا۔

لَا یُقِیْمُوْا الشَّھَادَۃَ عَلَی الْاَخِ فِی الدَّیْنِ الْمُصَبَّرِ۔ الٹی ہستہ منہ میں (جس میں قرض خواہ زیادتی کر رہا ہو) اپنے بھائی پر گواہی مت دو۔

صَنَوْبَرٌ۔ ایک مشہور درخت ہے۔

صَبْعٌ۔ انگلی سے اشارہ کرنا، بُرائی کے اظہار کے لئے (یعنی کسی کا عیب بیان کرتے ہوئے) اشارے سے بتلانا، انگلی رکھنا انگلی ڈالنا، مغرور کرنا۔

لَیْسَ اٰدَمِیٌّ اِلَّا وَقَلْبُہٗ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ۔ مومن کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے وہ جیسا چاہے اس طرح اس کو پلٹتا رہتا ہے۔

اَصَابِعُ جمع ہے اَصْبَعٌ یا اَصْبُعٌ یا اَصْبِعٌ یا اِصْبَعٌ یا اِصْبِعٌ یا اِصْبُعٌ یا اُصْبَعٌ یا اُصْبِعٌ یا اُصْبُعٌ کی، اس میں نو لغتیں ہیں جن کے معنی انگلی کے ہیں خواہ ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی۔ (نہایہ میں ہے کہ انگلی ایک عضو ہے یعنی جسم کا حصہ اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے، تو اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مجازاً ہے جیسے یَدٌ اور یمین اور عین اور سمع کا مقصود اس سے یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں وہ جلدی جلدی بدل جاتے ہیں اور انگلیوں سے اس کی قدرت اور بطش کے اجزاء مراد ہیں، جیسے ہاتھ سے آدمی بطش کرتا ہے اور انگلیاں اس کی اجزاء ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث احادیثِ صفات میں سے ہے اور محققینِ اہلِ حدیث ایسی تاویلوں سے جو صاحبِ نہایہ نے کیں راضی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کو اپنے ظاہری معنی پر چلاؤ، اور جو مراد ہے اس کو اللہ کے لئے تفویض کرو۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے مگر جیسی اس کی ذاتِ مقدس بے چون اور بے چگون ہے ویسے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں اور وجہ اور عین بھی ہیں امام ابوحنیفہ کا اور تمام ائمہ قدماءِ اہلِ سنت کا یہی مذہب تھا چنانچہ امام ابوحنیفہؒ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ ید کی تاویل قدرت سے نہیں کریں گے، جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ اب صاحبِ نہایہ کا یہ کہنا کہ وہ تعالٰے شانہٗ جسمیت سے

Marfat.com

پاک ہے یہ بھی ایک بے دلیل بات ہے قرآن اور حدیث میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ جسمیت سے پاک ہے نہ یہ مذکور ہے کہ وہ جسم ہے۔ البتہ اس قدر صحیح ہے کہ پروردگار مخلوقات کے اجسام سے مشابہ نہیں ہے جیسے محمد بن کرام کا قول ہے کہ وہ تعالیٰ شانہٗ جسم رکھتا ہے ہمارے جسم کی طرح جو گوشت اور خون سے مرکب ہے، معاذ اللہ۔ علمائے اہل حدیث افراط و تفریط میں مبتلا ہونے کے بجائے مسلکِ اعتدال پر قائم رہے، نہ کرامیہ اور مشبہہ کی طرح اس کو مخلوقات سے مشابہت دیتے، نہ معتزلہ اور قدریہ کی طرح صفات کی تاویل اور نفی کرتے ہیں اور یہی طریقہ انسب ہے، واللہ اعلم۔

اُصْبُوْعٌ بروزنِ عُصْفُوْرٌ۔ انگلی (یہ دسویں لغت ہے نو اوپر بیان ہوئیں)۔

اَصَابِعُ۔ انگلیاں (یہ اُصْبُوْعٌ کی جمع ہے)۔

مَصْبَعَۃٌ۔ غرور، تکبر۔

مَصْبُوْعٌ۔ متکبر، مغرور۔

مُصَبَّعٌ۔ گوشت بھوننے کا لوہے کا جال۔

صَبْغٌ یا صِبَغٌ۔ رنگین کرنا، ڈبونا، کشادہ ہونا، لمبا ہونا۔

صُبُوْغٌ۔ بھر جانا، خوش رنگ ہونا۔

تَصْبِیْغٌ۔ رنگنا، بچہ گرانا، جس پر بال اُگ آئے ہوں۔

اِصْطِبَاغٌ۔ رنگ دینا، روٹی میں سالن لگانا (اور نصاریٰ کا ایک مذہبی کام تھا وہ اپنی اولاد کو زرد پانی میں رنگتے تھے، اُن کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اولاد پاک ہو جاتی ہے اور نصرانیت میں اس کا اعتقاد مستحکم رہتا ہے۔ نصاریٰ کے اِس فرقہ کو معمودیہ کہتے تھے۔)

فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ ھَلْ رَاَیْتُمُ الصَّبْغَاءَ۔ پھر وہ جو دوزخ سے نکالے جائیں گے، اس طرح اُگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کچرے کوڑے میں اُگتا ہے (یعنی جلدی بڑھتا ہے)، کیا تم نے صبغاء دیکھی ہے۔

صَبْغَاءُ۔ ایک بوٹی کا نام ہے۔

کَلَّا لَا یُعْطِیْہِ اُصَیْبِغَ قُرَیْشٍ۔ آپ ہرگز اس قریش کی کمزور چڑیا کو نہیں دیں گے۔

اُصَیْبِغٌ۔ ایک نوع کی چڑیا ہے جو ناتوان اور کمزور ہوتی ہے (بعض نے کہا صبغاء مراد ہے۔ جس کا ذکر ابھی گزرا ایک روایت میں اُضَیْبِعَ ہے ضاد معجمہ اور عین مہملہ سے، اُضَیْبِعَ۔ چھوٹا بجو۔ یہ ضَبُعٌ کے برخلاف قیاسی تصغیر ہے (یہ قول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا ہے آپ نے قتادہ رضؓ کو شیر سے تشبیہ دی اور اس شخص کو جو مقتول کا سامان مانگ رہا تھا چھوٹے بجو سے)۔

فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً۔ پھر دوزخ میں اس کو ایک غوطہ دیا جائے گا (یعنی اس میں ڈبو دیا جائے گا جس طرح کپڑا رنگ میں ڈبویا جاتا ہے)۔

اُصْبُغُوْہُ فِی النَّارِ۔ اس کو آگ میں ڈباؤ۔

فَوَجَدَ فَاطِمَۃَ لَبِسَتْ ثِیَابًا صَبِیْغًا۔ حضرت فاطمہؓ کو دیکھا وہ رنگین کپڑے پہنے تھیں۔

اَکْذَبُ النَّاسِ الصَّبَّاغُوْنَ وَ الصَّوَّاغُوْنَ۔ سب لوگوں میں زیادہ جھوٹے رنگریز اور سنار ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے، ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں)۔

اَکْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُ یَقُوْلُ الْیَوْمَ وَغَدًا۔ (ابو رافع سنار کہتے ہیں حضرت عمر رضؓ مجھ سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے، آپ کہتے، سنار سب سے بڑھ کر جھوٹا ہوتا ہے کہتا ہے آج دوں گا کل دوں گا (یوں ہی آج کل میں کئی دن گزار دیتا ہے)۔

(بعض نے کہا حدیث میں صَبَّاغُوْنَ سے کلام کو رنگنے والے آراستہ کرنے والے اور صَوَّاغُوْنَ سے اس کو بدلنے والے نئے نئے قالب پہنانے والے مراد ہیں)۔

رَاٰی قَوْمًا یَتَعَادَوْنَ فَقَالَ مَا لَھُمْ فَقَالُوْا خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ کَذْبَۃٌ کَذَبَھَا الصَّبَّاغُوْنَ

Marfat.com

(ایک روایت میں

كَذَبَهَا الصَّوَّاغُوْنَ ہے۔ ابوہریرہ رضؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں، سبب پوچھا تو کہنے لگے، دجّال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگنے والوں نے رنگا ہے، یا جھوٹ ہے جس کو سُناروں نے ڈھال لیا ہے)۔

قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا، تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے کہا آں حضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپؐ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپؐ اپنے کپڑوں اور عمامہ کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ بعض نے کہا آنحضرت صلعم صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ نے آپؐ کے کچھ بال دکھائے جو سُرخ تھے، اُن پر حِنا اور بسمہ کا خضاب تھا۔ لیکن حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا۔ تو ان دونوں میں تطبیق اِس طرح کی ہے کہ کبھی تو آپؐ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا حضرت انس رضؓ نے آپؐ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ بیوی اُمّ سلمہ رضؓ نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سُرخ ہوگیا ہوگا۔ اب ایک روایت میں یہ جو بیان ہوا ہے کہ آپؐ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی، تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی، اِن دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپؐ کے سفیدی بہت قلیل تھی، تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپؐ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مُراد یہ ہے کہ سفیدی بہت نہ تھی۔)

مترجم کہتا ہے کہ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے ہلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں خصوصًا دولہا نوشاہ کو۔ اور جس نے اس کی ممانعت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے۔

اِنَّ الْيَهُوْدَ لَا يَصْبُغُوْنَ۔ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمھارے لئے خضاب کرنا بہتر ہے)۔

(مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سُرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے) میں کہتا ہوں سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے، غایۃ مافی الباب وہ مکروہ ہوگا نہ حرام۔

كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ۔ آں حضرتؐ اپنے کپڑے رنگتے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سُرخ رنگ سے ممانعت ہے، تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑا بننے جانے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهٖ۔ جس شخص نے چوسر کھیلا اُس نے گویا اپنا ہاتھ سُور کے گوشت اور خون میں ڈبویا (یعنی گویا ان کو کھایا)۔

(چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شرطوں کے تحت جائز رکھا ہے)۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ۔ اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے۔

صَبْنٌ۔ روکنا، منع کرنا، پھیر دینا۔

صَابُوْن۔ صفائی کے لئے ایک مشہور مرکب ہے۔ صابن۔

صَبَّانٌ۔ صابون بنانے والا۔

صَبْوٌ یا صُبُوٌّ یا صِبًا یا صَبَاءٌ۔ طفولیت کا اظہار کرنا۔

صِبًا۔ اسم مصدر ہے۔

صَبَاءٌ۔ صبا، پُروا ہوا۔

صَبْوَةٌ اور صُبُوَّةٌ۔ مائل ہونا، مشتاق ہونا۔

Marfat.com

صَبِیَ صَبَاءً۔ بچوں کے سے کام کرنے لگا۔

مُصَابَاۃٌ۔ نیزہ مارنے کے لئے جھکانا۔

تَصْبِیَۃٌ۔ بہکانا، فریب دینا، مفتون کرنا۔

تَصَابِیْ۔ کھیل کود کی طرف مائل ہونا (جیسے اِسْتِصْبَاءٌ کسی سے بچوں کی طرح معاملہ کرنا)۔

رَأَی حُسَیْنًا یَلْعَبُ مَعَ صِبْوَۃٍ فِی السِّکَّۃِ۔ امام حسینؓ کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

صِبْوَۃٌ اور صِبْیَۃٌ جمع ہے صَبِیّ کی بمعنی بچہ، اور صِبْیَانٌ بھی صَبِیّ کی جمع ہے۔

کَانَ لَا یُصَبِّیْ رَأْسَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُہٗ۔ آنحضرتؐ رکوع میں نہ اپنا سر جھکاتے تھے نہ بلند رکھتے تھے (بلکہ سر اور پشت سب برابر رکھتے۔ اور رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہی ہے)۔

یُصَبِّیْ۔ دراصل صبا یصبو سے ماخوذ ہے، یعنی مائل ہوا اور جھکا (ازہری نے کہا کہ صحیح لا یُصَوِّبُ ہے۔ ایک روایت میں لا یُصَبِّبُ ہے)۔

وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ ذَھَبًا وَلَا فِضَّۃً وَلَا شَیْئًا یُصْبٰی اِلَیْہِ۔ امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو (حالانکہ آپ کو ایک معتد بہ وظیفہ معاویہؓ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے سخی تھے جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کر دیتے، دوبار ایسا بھی ہوا کہ اپنا تمام ساز و سامان تک فقیروں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا)۔

وَشَابٌّ لَیْسَتْ لَہٗ صَبْوَۃٌ۔ ایک جوان جس کو خواہش نہ ہو (حرص و ہوس نہ رکھتا ہو)۔

کَانَ یُعْجِبُھُمْ اَنْ یَّکُوْنَ لِلْغُلَامِ صَبْوَۃٌ۔ ان کو یہ پسند تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ کرے گا تو وہ عبادت اور اطاعت الٰہی خوب بجا لائے گا، اور اپنی گزشتہ حالت پر شرمندہ رہے گا، اس کے دل میں غرور اور پندار نہ ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو اس وقت نفس کو قابو میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ کے ارتکاب سے باز رہے، جب ہی فضیلت ہوگی، ورنہ دل میں خواہش ہی نہ ہو تو باز رہنے میں کیا فضیلت ہوگی)۔

لَتَعُوْدُنَّ فِیْھَا اَسَاوِدَ صُبًّی۔ تم اس زمانہ میں کالے ناگ ہوگے فتنہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صُبَّاءً ہے)۔

صُبَّاءً۔ یہ جمع ہے صَابِیْ کی۔ یعنی اپنے دین کو بدلنے والے۔

ثُمَّ اَلْقِی الصُّبٰی عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ۔ پھر جو لوگ جنگ کے خواہشمند ہیں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھا دے۔

اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ مُصْبِیَۃٌ مُؤْتِمَۃٌ۔ (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں تو ایک بچہ والی یتیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں۔

اَصْبَوْتَ۔ کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح اَصَبَأْتَ ہے)۔

اَوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ۔ تم نے بددینوں کو (جنہوں نے اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا) اپنے ملک میں جگہ دی۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا۔ مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی (صبا مشرقی ہوا اس کو قبول بھی کہتے ہیں۔ اور دَبُور پچھمی ہوا۔ اور جنوب دکھنی اور شمال اتری ہوا اور جنگ احزاب کا دن ہے۔ جب کافروں نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا۔ ابوسفیان عرب کے اکثر قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو جو نہایت سرد تھی مشرقی ہوا بھیجی، اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی ان کی آگ بجھا دی، ان کے خیمے اکھیڑ دیئے، ان کے گھوڑے سراسیمہ ہو کر چھوٹ بھاگے۔ آخر کار کافر پریشان ہو کر چل دیئے)۔

اَلصَّبَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالدَّبُوْرُ مِنَ النَّارِ۔ مشرقی ہوا بہشت کی ہوا ہے اور پچھمی دوزخ کی (یعنی دوزخ کے طبقہ زمہریر کی کیونکہ پچھمی ہوا سرد ہوتی ہے)۔

اُمُّ الصِّبْیَانِ۔ بچوں کی بیماری جس میں سانس چڑھتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔

Marfat.com

اِذَا کَانَتِ الْاَمْرَاۃُ مُصْبِیَانِیَۃً. جب عورت بچہ والی ہو۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ صَبِیٌّ فَلْیَتَصَابَ. جس کے پاس بچہ ہو تو اس کو خوش کرنے کے لئے بچہ سے (اس سے ویسی ہی باتیں کھیل کودکی کرے)۔

صَبِیَّۃٌ. بچی۔

صَبَایَا. بچیاں (یہ صَبِیَّۃٌ کی جمع ہے)۔

بابُ الصّاد مع التّاء

صَتٌّ. زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا۔

مُصَاتَّۃٌ اور صِتَاتٌ. تنازع، جھگڑا۔

تَصَاتٌّ. لڑائی، جنگ۔

صَتٌّ. جماعت، فرقہ (جیسے صَتِیْتٌ ہے بعض نے کہا کہ جیسے صف ہے)۔

لَمَّا اُمِرُوْا اَنْ یَّقْتُلَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا قَامُوْا صَتَّیْنِ. جب بنی اسرائیل کو (گوسالہ پرستی کی سزا میں) یہ حکم ہوا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں، تو وہ دو گروہ (یا دو صف) ہو گئے (ایک وہ جنہوں نے گوسالہ کی پوجا کی تھی، دوسرے وہ جو اس کام سے باز رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو قتل کرنے لگا۔)

صَتْعٌ. گرانا، پچھاڑنا۔

تَصَتُّعٌ. تردد، آنا، جانا۔

صَتَعٌ. جوان، مضبوط۔

صَتْمٌ یا صَتَمٌ. غلیظ، سخت۔

صُتَامٌ. موٹا، دل دار۔

تَصْتِیْمٌ. پورا کرنا۔

اَلْفٌ صَتْمٌ. پورے ہزار۔

اَمْوَالٌ صُتْمٌ. پورے مال۔

اِنَّہٗ وَزَنَ شُعَیْبٌ فَقَالَ صَتْمًا فَاِذَا ھِیَ مِائَۃٌ

ابن صیاد نے نوے روپے تو لے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ دیکھا تو وہ سو روپے ہیں (یہ بھی اس کا ایک شعبدہ تھا بعض نے اس کو دجال بھی سمجھا ہے)۔

صَتْوٌ. کودتے ہوئے چلنا۔

بابُ الصّاد مع الجیم

صَجٌّ. لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا۔

بابُ الصّاد مع الحاء

صَحْبٌ. پوست نکالنا۔

صَحَابَۃٌ. رفاقت کرنا، ساتھ رہنا۔

صُحْبَۃٌ. معیت، ہم نشینی (صَحَابَۃٌ کا مترادف ہے)۔

مُصَاحَبَۃٌ. ساتھ رہنا (یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا مترادف ہے)۔

اِصْحَابٌ. مصاحب والا ہونا۔

اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَۃٍ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ. یا اللہ سفر میں ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا۔

خَرَجْتُ اَبْتَغِی الصَّحَابَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت صلعم کی صحبت حاصل کروں گا۔

صَحَابَۃٌ. صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع فَعَالَۃٌ پر صرف یہی آئی ہے۔

فَاَصْحَبَتِ النَّاقَۃُ. اونٹنی رام ہو گئی (جدھر چلاؤ ادھر چلنے لگی)۔

اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ. تم تو یوسفؑ کی ساتھ والی عورتیں ہو (آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی، جیسے زلیخا نے بظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلایا تھا اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسفؑ کا حسن و جمال دیکھیں اور زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے آں حضرتؐ کی بیماری میں آپؐ سے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی آواز پست ہے مقتدیوں تک ان کی آواز نہ

Marfat.com

پہنچے گی، آپؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ یہ کہنا حضرت عائشہؓ کا ایک بہانہ تھا اور ان کا دلی مقصود یہ تھا کہ اگر خدانخواستہ آں حضرتؐ اس بیماری میں گزر گئے تو لوگ ابوبکرؓ کو منحوس سمجھیں گے اس لئے وہ نماز نہ پڑھائیں تو اچھا ہے)۔

صَوَاحِبُ۔ جمع ہے صَاحِبَۃٌ کی۔

اِدْفِنِّيْ مَعَ صَوَاحِبِيْ۔ مجھ کو میرے ساتھ والیوں (یعنی آں حضرتؐ کی دوسری بیویوں) کے ساتھ دفن کردینا۔ (حجرے میں دفن نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور بیویوں پر فضیلت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ دوسری امہات سے زیادہ تھا جب ہی تو آں حضرتؐ کے ساتھ دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں۔ سبحان اللہ اس کسر نفسی اور تواضع کا کیا کہنا)۔

ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ۔ جب میرا جنازہ تیار ہو تو حضرت عائشہؓ کے حجرے پر لیجانا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں (یعنی آں حضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ) کے پاس دفن ہو جاؤں (اگر وہ یعنی حضرت عائشہ اجازت دیدیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کردینا۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)۔

اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ۔ حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی مجھ) کو دیکھو (وہ آں حضرتؐ کے شبیہ تھے)۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ (حضرت سلیمان کے ساتھی، فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انھوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی ستر عورتوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا)۔

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ۔ میرے اصحاب کو برا نہ کہو، (یہ خطاب ہے حاضرین کی طرف، حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے یا اُس وقت اِس طرح فرمانے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں میں احترام صحابہؓ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوگا۔ حافظ نے کہا اَصْحَابِيْ سے یہاں بعضے خاص اصحاب مراد ہیں اور خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ نے عبد الرحمٰن بن عوف کو برا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جو آں حضرتؐ کی صحبت میں رہا یا بہ حالت بیداری آپؐ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ اور لغت کی رُو سے تو صاحب مطلق ساتھی کو کہتے ہیں، خواہ مومن ہو یا کافر، عادل ہو یا فاسق)۔

ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَابَتَهُمْ۔ پھر آپ ان کے ساتھیوں کی صحبت میں رہے۔

لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَحِبَنِيْ وَرَاٰنِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ وَفِيْ لَفْظٍ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔ کچھ لوگ قیامت کے دن حوضِ کوثر پر آئیں گے یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں رہے مجھ کو دیکھا، فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دوزخیوں میں) لیجائیں گے۔ (یہ دیکھ کر) میں عرض کروں گا، پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یا یہ تو میرے چند اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لئے ہے) پھر مجھ کو جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو کچھ انھوں نے تمہارے بعد کئے (اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے)۔

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَا اَرَاهُ وَلَا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا۔ میرے اصحاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ وہ مجھ کو دیکھیں گے (یہ حدیث سنکر حضرت عمرؓ فی الفور حضرت ام سلمہؓ

Marfat.com

پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب
…سے ہوں؟ انھوں نے کہا نہیں، اور اب تمہارے بعد
…کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی براءت بیان نہ کروں گی کیونکر
…ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے یا نہیں)۔

اِیَّاكَ وَصَاحِبَ السُّوْءِ۔ تو برے ساتھی سے بچا رہ۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا۔ اللہ نے مجھ کو
…نتخب فرمایا اور میرے لئے ساتھیوں کو بھی چنا۔

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ
اِنَّمَا اَصْحَابِیْ مِثْلُ النُّجُوْمِ فَاَیُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ
…اهْتَدَیْتُمْ۔ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں
…سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے (گمراہ نہ ہو گے یہ
…حدیث ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار
…کیا ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ اس کے موضوع
…ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام بھی کئے
…ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں)۔

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا
…لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو
…میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو کہو، اللہ تعالٰی تمہارے شر
…و فساد پر لعنت کرے۔

اَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ
…فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ ستارے
…آسمان کا امن ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان
…پر بھی جو وعدہ ہے وہ آ لگے گا) اور میں اپنے اصحاب کا امن
…ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ
…ہے وہ آ لگے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان
…ہیں، جب میرے اصحاب گزر جائیں گے تو میری امت پہ
…وعدہ ہے (تباہی اور آفت کا) وہ آ لگے گا۔

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِیَارُكُمْ۔ میرے اصحاب
…کی عزت کرو وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ۔
میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے
میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزیدار نہیں ہوتا)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ فِی الْاَرْضِ اِلَّا بُعِثَ
قَائِدًا اَوْ نُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ میرے اصحاب
میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں
کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنایا جا کر اٹھایا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلَی الثَّقَلَیْنِ سِوَی
النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ اللہ تعالٰی نے میرے اصحاب کا
مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں
کے علاوہ زیادہ رکھا ہے (یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب
مخلوقات میں افضل ہیں)۔

هَلْ فِیْكُمْ مِّنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم
فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا
کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے، تم میں کوئی آں حضرتؐ کا
صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے، پس اللہ تعالٰی ان کو
(اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا
مِّنْ بَعْدِیْ۔ اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب
کے بارے میں، ان کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا۔
(بلکہ ان کے لئے دعا کرنا، ان کی تعظیم کرنا، ان سے محبت
رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے، اس نے میری
وجہ سے محبت کی۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے، تو گویا
اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے، ان سے بغض
رکھا)۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔ صنعاء والا (یعنی اسود عنسی
جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ آپؐ کی وفات کے
قریب مارا گیا، فیروز دیلمی نے اس کو مار ڈالا۔ آپؐ نے اس
کے قتل کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا کہ فَازَ فَیْرُوْزُ یعنی فیروز

کامیاب ہوگیا۔

صَاحِبُ الْیَمَامَۃِ۔ مسیلمہ کذّاب جو وحشی کے ہاتھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں مارا گیا۔

نَزَلَتْ فِیْ حَمْزَۃَ وَصَاحِبَیْہِ (یہ آیت ھٰذان خصمان اختصموا فی ربھم آخر تک حضرت حمزہؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علی رضؓ اور عبیدہ بن حارثؓ) کے بارے میں نازل ہوئی۔ (جنگِ بدر میں کافروں کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نکلے، مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ اور حضرت عبیدہ رضؓ نکلے، حضرت علی اور حضرت حمزہ نے اپنے اپنے مقابل کو فوراً مار لیا اور عبیدہ رضؓ جو ولید کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے یہ دونوں حضرات ان کو اٹھالائے اور ولید کو بھی مار ڈالا)۔

اَلصَّحَابَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ صلعم۔

اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِیْ صَاحِبِكَ۔ تم نے اپنے صاحب یعنی عبداللہ بن مسعود رضؓ کے منہ سے اسی طرح سنا وہ اس طرح قرارت کرتے تھے: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى۔ یعنی سورۃ واللیل میں ان کی یہ قرارت ہوئی۔ اور مشہور قرارت وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ہے۔

اِشْتَرٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا عبداللہ بن مسعود رضؓ نے ایک لونڈی خریدی پھر اس کے مالک کو ڈھونڈھنے لگے تاکہ اس کو قیمت ادا کر دیں لیکن وہ نہیں ملا، آخر انھوں نے قیمت کے روپے فقیروں کو دینے شروع کئے اور دیتے وقت اس طرح دعا کرتے جاتے، یا اللہ! یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول کر۔ یعنی لونڈی کے مالک کی طرف سے، اگر وہ منظور نہ کرے تو اس کا ثواب مجھ کو ملے اور اس کا روپیہ مجھ پر قرض رہا)۔

مَثَلًا لِصَاحِبِكُمْ۔ تمھارے صاحب (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت۔

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ۔ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے (یہاں ساتھی سے مراد محافظ اور نگہبان ہے۔ اور جس کی یاد سے وحشت رفع ہو، بلا دور ہو)۔

رَبَّنَا صَاحِبْنَا۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر، ہم پر اپنا فضل وکرم رکھ، ہم سے ہر ایک بلا دفع کر۔

لِرَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ۔ دو مردوں کے لئے آپ کے اصحاب میں سے تھے۔

كَانَ مِنْ اَصْحَابِهٖ۔ جابر رضؓ آپؐ کے اصحاب میں سے تھے۔

فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا صَاحِبُهٗ۔ ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا دیکھوں گا اس کا دوزخی ہونا کس سبب سے ہے۔)

يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهٖ۔ اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اور رفاقت اچھی طرح سے کرے۔

يُحْسِنُ صَحَابَتِيْ۔ میری صحبت کا حق اچھی طرح سے ادا کرے (وہی درحقیقت آں حضرتؐ کا صحابی ہے جو آپؐ سے اور آپؐ کے اہلِ بیت کرام سے سچی محبت اور الفت رکھتا ہو، ورنہ صرف نام کی صحبت کافی نہیں ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کے چند غلام ہوں جو بادشاہ کی محبت کی وجہ سے آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں، پھر ان میں سے ایک غلام اپنے بادشاہ سے باغی ہو جائے، اس کی آل اولاد، عزیز واقربا اور دوستوں کو قتل کرے ان کا دشمن ہو جائے تو کیا اس کے بعد بھی اس غلام سے محبت رکھیں گے، صرف اس وجہ سے کہ وہ اس بادشاہ کا غلام تھا)۔

مَنْ اَحَقُّ بِصَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ۔ مجھ کو سب سے زیادہ مقدم کس کی خدمت اور رفاقت کرنا ہے؟ فرمایا اپنی ماں کی (یہاں بھی "صحابت" سے وہی صحبت مراد ہے جو خیر خواہی اور محبت اور فرماں برداری کے ساتھ ہو اگر صرف

Marfat.com

ماں کے پاس رہے لیکن اُس کو ستاتا اور گالیاں دیتا اور اس کے رشتہ داروں کو مارتا دھاڑتا رہے، تو کیا اس نے اپنی ماں کی صحابت کی، ہرگز نہیں بلکہ اپنی ماں کی رقابت اور عداوت کی)۔

خَیْرُ الصَّحَابَۃِ۔ سب رفیقوں میں بہتر۔

یُصْحَبُوْنَ۔ پناہ دیتے ہیں (یہ صَحِبَکَ اللّٰہُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اللہ تیرا نگہبان)۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جَرَسٌ۔ فرشتے سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو (یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے۔ بعض نے کہا مطلق ساتھ رہنا۔ مگر اس صورت میں محافظ اعمال فرشتوں کا استثناء کرنا ضرور ہوگا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)۔

فَاَقُوْلُ رَبِّ اُصَیْحَابِیْ۔ میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے چند اصحاب ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ آپؐ ان کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپؐ کے بعد مسلمان ہوئے)۔

یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْقَ۔ قرآن کے حافظ سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (مجمع البحار میں ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ناظرہ خواں ہو یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)۔

صَاحِبُ مُوْسٰی۔ موسیٰؑ کے ساتھی (یوشع بن نون مراد ہیں۔)

صَاحِبُ سُلَیْمَانَ۔ سلیمانؑ کے ساتھی (آصف بن برخیا مراد ہیں، یا ان کے وزیر)۔

صَاحِبُ یٰسٓ۔ حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں بت تراش تھے لیکن آں حضرتؐ پر آپ کی ولادت سے چھ سو برس پہلے ایمان لائے تھے۔ جیسے تبع ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ بعض نے کہا یہ حبیب ایک غار میں اللہ کی عبادت کرتے تھے، جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے، اُن پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندا یا پتھروں سے مار کر شہید کیا، وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما۔ ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان کافروں پر اُترا اور حضرت جبرئیل نے ایک چیخ سے ان کو ہلاک کر دیا)۔

صَاحِبُ الزَّمَانِ۔ امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبداللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔ اور شیعہ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامر اللہ بالفعل لوگوں کی نظر سے غائب ہیں، قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔

صَاحِبُ الْعَسْکَرِ یا صَاحِبُ النَّاحِیَۃِ۔ علی بن محمد ہادی

صَاحِب۔ اسماعیل بن عباد کا لقب ہے۔ وہ شیخ عبدالقاہر جرجانی کے اُستاد ہیں۔

صَاحِبُ شَاھِیْنَ۔ شطرنج۔

صَاحِبَیْنِ۔ حنفیوں کی اصطلاح میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہؒ کے مشہور شاگرد تھے۔

صُحُبٌ۔ یہ بھی صَاحِبٌ کی جمع ہے۔

صُحٌّ یا صِحَّۃٌ یا صَحَاحٌ۔ تندرست ہو جانا، بیماری کا دُور ہونا، عیب سے پاک ہونا، سچ ہونا۔

تَصْحِیْحٌ۔ بیماری سے چنگا کرنا، غلطیاں درست کرنا۔

اِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا، اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا۔

اِسْتِصْحَاحٌ۔ تندرست ہونا۔

اَلصَّوْمُ مَصَحَّۃٌ۔ روزہ تندرستی ہے (بہت سی بیماریوں کی دوا ہے۔ جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روزہ رکھے۔ کیونکہ روزہ بہت سے فاسد مادّوں اور رطوبات کے

لئے بڑا کامیاب نتیجہ ہے)۔

صُومُوا تَصِحُّوا۔ روزے رکھو تندرست رہو گے (امتلائی بیماریاں نہ ہوں گی، اخلاط ردیہ خشک ہو جائیں گے، معدے کو از سرِ نو طاقت اور قوت پیدا ہوگی)۔

لَا یُورِدَنَّ ذُوْعَاهَةٍ عَلٰی مُصِحٍّ۔ جس کے جانور بیمار ہوں، وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لئے نہ لائے، ایسا نہ ہو کہ اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ گئی۔ حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے، بیماری تقدیرِ الٰہی سے ہوتی ہے، چھوت لگنا (عدویٰ) کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا یُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ۔ اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

یُقَاسِمُ ابْنُ اٰدَمَ اَهْلَ النَّارِ قِسْمَةً صِحَاحًا۔ آدم کا بیٹا قابیل اہلِ دوزخ سے آدھوں آدھ عذاب ٹھیک بانٹ لیگا (سارے اہلِ دوزخ کو جتنا عذاب ہوگا، اس کا پورا آدھا قابیل کو ہوگا، معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا اور دنیا میں خونِ ناحق کی بنیاد ڈالی۔ اللہ جانے ان ظالموں کا کیا حال ہوگا جنھوں نے سیکڑوں ہزاروں خون مسلمانوں کے ناحق کرائے)۔

وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ فاتتنا الصلوٰۃ کہنا جائز ہے اور ابن سیرین نے جو ایسا کہنا مکروہ جانا ہے ان کا قول غلط ہے (کیونکہ حدیث کے خلاف ہے حالانکہ ابن سیرین کبار تابعین میں سے ہیں مگر تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آں حضرت کے ارشاد کے خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا کل قول عند قول محمد بھلا دوسرے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے)۔

کَانَ ابْنُ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ اَخِیْرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ۔ آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے انھوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضہ سے روایت کرتے تھے۔

اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ یَا اَحْسَنُ شَیْءٍ (مطلب یہ ہے کہ اس باب میں جتنی روایتیں آئی ہیں ان سب میں یہ اچھی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح یا حسن ہے)۔

جَاءَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ الْاَشْعَثِ صَحَّ اَوْ صَحِیْحٌ۔ اشعث کے اخیر حدیث میں صح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ۔ اپنی تندرستی کے زمانہ میں بیماری کے لئے سامان کر (یعنی صحت اور تندرستی کو غنیمت سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے، اگر بیماری آئی تو پھر اچھی طرح عبادت نہ ہو سکے گی) (یہ بات جو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا مسافر ہو تو اس کے لئے اسی قدر عبادت کا ثواب لکھا جائے گا جتنی وہ حالتِ صحت یا اقامت میں کرتا تھا، تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالتِ صحت اور اقامت میں عبادت میں معروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالتِ صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں کرتا)۔

اَصَحُّ۔ حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح، سچی اور معتبر حدیث، جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس کی اسناد آں حضرت تک متصل ہو، درمیان میں کوئی ایک راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو، اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں نے جو روایات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث بعض کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہے مگر جس حدیث کو حفاظِ حدیث میں سے کسی نے صحیح کہا ہو، بلا تامل اس پر عمل کر سکتے ہیں بخاری اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے اسی طرح صحیح اسماعیلی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ

Marfat.com

کی باقی سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند امام احمد اور سنن دارمی اور دار قطنی اور بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معاجم طبرانی اور طحاوی اور مستدرک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل ہے اور امام مالک کی مؤطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شخص سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور مستدرک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو حاکم نے غلطی سے صحیح کہدیا ہے اسی لئے امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دھوکا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام ترمذی کے صحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے، امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں ان کی تصحیح کا پورا اعتبار کرنا چاہیے۔ جزری نے حصن حصین کی سب حدیثوں کو جو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کو کلام ہے کہ کئی حدیثیں اس میں بالاتفاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں وللناس فیما یعشقون مذاھب بہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ گزشتہ زمانہ کے پیشواؤں نے بڑی محنت اور مشقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا کر دیا ہے)۔

صَحَاحٌ۔ جوہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صَحَاحٌ۔ اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ۔ یا اللہ میں تجھ سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں (یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا) (ایک روایت میں ہے کہ:

صِحَّةً فِیْ عِبَادَتِهٖ۔ یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں یا صحیح مخلصانہ عبادت جس میں ریا اور بدعت کا دخل نہ ہو۔)

صَحْصَاحٌ۔ ہموار اور برابر یکساں جگہ (جیسے صَحْصَحَانٌ ہے)

غَیْثًا صَحْصَاحًا۔ برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب برسنے والا)

صَحْرٌ۔ پکانا۔

صَحِیْرَةٌ۔ بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اس پر گھی ڈال کر پینا۔)

اِصْحَارٌ۔ جنگل کی طرف نکلنا۔

اِصْحِرَارٌ یا اِصْحِیْرَارٌ۔ پیک کا سرخ یا سفید ہونا، زمین کی پیداوار۔

اَصْحَرَ الْمَكَانُ۔ مکان جنگل کی طرح کشادہ اور وسیع ہوگیا۔

صَحْرَاءُ۔ جنگل۔

كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِیْ ثَوْبَیْنِ صُحَارِیَّیْنِ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا گیا

اِصْحَارٌ۔ ایک بستی کا نام ہے جو یمن میں واقع ہے (بعض نے کہا یہ صُحْرَةٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی ہلکی سرخی) (اہل عرب کہتے ہیں:

ثَوْبٌ اَصْحَرُ اور ثَوْبٌ صُحَارِیٌّ یعنی ہلکے رنگ کا سرخ کپڑا۔

فَاصْحِرْ لِعَدُوِّكَ وَامْضِ عَلٰی بَصِیْرَتِكَ۔ اپنے دشمن سے صاف سیدھا رہ اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈرمت بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے۔ یہ نہیں کہ نامردوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی جتلائے۔ یہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کا قول ہے۔ آپ کے مزاج میں بیحد شجاعت اور بہادری اور دلیری تھی جب آپ خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ بالفعل معاویہ کو چھیڑنا مصلحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت پر رہنے دیجئے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس وقت معاویہ کو معزول کر دینا سہل ہوگا۔ مگر آپ نے نہ مانا اور فرمایا کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اس کو

Marfat.com

حکومت پر قائم رکھنا دین میں مداہنت اور کمزوری ہوگی۔

کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو
کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو

فَاَصْحَرَنِیْ لِغَضَبِكَ فَرِیْدًا۔ شیطان نے مجھ کو گمراہی کے جنگل میں ڈال دیا اور تیرا غضب مجھ پر ہوا اس لائق کر دیا۔

سَکَّنَ اللّٰہُ عُقَیْرَاكِ فَلَا تُصْحِرِیْہَا۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے گھر میں ٹھہرا دیا (یہ حکم دیا وقرن فی بیوتکن) تو خود کو باہر مت نکالو (جنگل میں نہ جاؤ) (یہ اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضہ نے حضرت عائشہ رضہ کو نصیحت کی جب وہ بصرہ کی طرف نکلنا چاہتی تھیں یعنی جنگِ جمل کے لئے)۔

رَاٰی رَجُلًا یَقْطَعُ سَمُرَۃً بِصُعَیْرَاتِ الْیَمَامِ حضرت عثمان رضہ نے ایک شخص کو دیکھا جو صعیراتِ یمام میں ایک ببول کا درخت کاٹ رہا تھا۔

صُحَیْرَاتِ یَمَام۔ ایک مقام کا نام ہے (بعض نے کہا یمام ایک درخت ہے یا پرندہ اور صُحَیْرَاتٌ جمع ہے صُحَیْرَۃٌ کی جو تصغیر ہے صُحْرَۃٌ کی یعنی نرم زمین جو پتھریلے میدان کے وسط میں ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا کہ صحیح ثُمَامٌ ہے ثائے مثلثہ سے نہ کہ یمامٌ)۔

صُحَیْرَاتُ الثُّمَامَۃِ۔ ایک منزل کا نام ہے مدینہ سے بدر کو جاتے ہوئے۔

صُحْرٌ سَمَاجِیْجُ فِیْ اَحْشَائِہَا قَبَبٌ۔ لمبے لمبے گورخر جن کی آنتیں (پیٹ کی اندرونی چیزیں) لاغر ہیں۔

صَحْصَحَۃٌ۔ کھل جانا، ظاہر ہو جانا (جیسے حَصْحَصَۃٌ ہے)۔

صَحْصَحَانٌ۔ برابر ہموار زمین (اس کی جمع صَحَاصِحُ ہے)۔

اَلتُّرَّہَاتُ الصَّحَاصِحُ۔ پوچ اور خرافات باتیں۔

مُصَحْصِحٌ۔ دوستی کا سچا جھوٹا لپاٹیا۔

وَتُوْفَۃٍ صَحْصَحٍ۔ اور ہموار میدان پٹپر جنگل۔

اِنَّ ثَعْلَبَ بْنَ ثَعْلَبَ حَفَرَ بِالصَّحْصَحَۃِ فَاَخْطَأَتْ اِسْتُہُ الْحُفْرَۃَ۔ لومڑی کے بچے لومڑی نے ایک ہموار زمین میں گڑھا کھودا لیکن اس کی پیٹھ گڑھے سے سرک گئی الگ ہوگئی (یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب ان کو یہ خبر ملی کہ ضحاک مارا گیا جو کہ سرداری اور امارت کا خواہاں تھا) (یہ عرب کی ایک مثل ہے۔ اخطأت استہ الحفرۃ یہ جملہ ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مطلب میں کامیاب نہ ہو)

صَحْفَۃٌ۔ بڑا پیالہ۔

صِحَافٌ۔ جمع ہے صَحْفَۃٌ کی (کسائی نے کہا کہ سب سے بڑے پیالے کو جَفْنَۃٌ کہتے ہیں۔

قَصْعَۃٌ جو دس آدمیوں کا پیٹ بھر دے اور اس سے چھوٹا صَحْفَۃٌ جس سے پانچ آدمی سیر ہو سکیں اور اس سے بھی چھوٹا مِئْکَلَۃٌ جس کے ذریعہ دو یا تین آدمی شکم سیر ہو جائیں اس کے بعد صُحَیْفَۃٌ اس پیالہ کو کہتے ہیں جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے)۔

تَصْحِیْفٌ۔ پڑھنے میں یا روایت کرنے میں غلطی کرنا۔

صَحِیْفَۃٌ۔ لکھا ہوا کاغذ (اس کی جمع صَحَائِفُ اور صُحُفٌ ہے۔

مُصْحَفٌ وہ کتاب جو دو دفتیوں کے درمیان ہو، اور اس لفظ کا اطلاق اکثر قرآن شریف پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَصَاحِفُ ہے۔

Marfat.com

یَا مُحَمَّدُ أَتُرَانِي حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كِتَابًا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ۔ (آں حضرتؐ نے عیینہ بن حصن کو ایک خط لکھ کر دیا، جب انھوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے، اے محمد کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متلمس شاعر کی طرح خط لیجاؤں گا؟ (متلمس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمسیح بن جریر تھا، وہ اور طرفہ شاعر دونوں مل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے، عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط، بحرین کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیئے، ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ وہاں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا مگر ان سے یہ کہا کہ میں نے ایک معقول انعام تم کو دینے کے لئے لکھا ہے۔ خیر یہ دونوں شاعر خطوط کو لے کر چلے جب حیرہ سے آگے بڑھے تو متلمس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا، اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "فوراً اس کو مار ڈالنا" متلمس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کر تیرے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا، لیکن طرفہ کی موت آگئی تھی۔ اس نے متلمس کا کہنا نہیں سُنا اور خط لے کر بحرین کے حاکم کے پاس پہنچا۔ اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا۔ اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی)۔

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا۔ کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دیدے اس غرض سے اس کا پیالہ بھی خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے)۔

صَحْفَةٌ۔ بڑا پیالہ (اس کی جمع صِحَافٌ ہے)۔

طَوَوُا الصُّحُفَ۔ بہیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی ان بہیوں کو جن میں جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے کرام کاتبین کے علاوہ ہیں)۔

إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب (قرآن) کے، اور اس ورق کے (جس میں زکوٰۃ، دیت وغیرہ کے مسائل تھے)۔

جَعَلْتُ قُلُوبَ أُمَّتِكَ مَصَاحِفَهَا۔ میں نے تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا (یہ سابقہ آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ نے آں حضرتؐ کی امت کا امتیاز بتلایا تھا۔ ایسا ہی ہوا کہ بحمداللہ آپؐ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں۔ یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی۔ نہ یہود میں کوئی توراۃ شریف کا حافظ ہے نہ نصاریٰ میں کوئی انجیل کا حالانکہ انجیل ایک مختصر کتاب ہے مگر نصاریٰ میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل برزبان یاد ہو)۔

كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ۔ آپؐ کا چہرۂ مبارک ایسا نورانی اور مصفّا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے۔

أَنْزَلَ مِنْهَا عَلٰى آدَمَ عَشَرَ صُحُفٍ۔ (اللہ تعالےٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں) اُن میں سے دس کتابیں حضرت آدمؑ پر اُتاریں (اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس اخنوخ یعنی ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر اور توراۃ حضرت موسیٰؑ پر، زبور حضرت داؤدؑ پر، انجیل حضرت عیسیٰؑ پر، اور قرآن حکیم حضرت محمد صلعم پر)۔

رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تُغَسِّلُ حَنْظَلَةَ بِمَاءِ الْمُزْنِ فِي صِحَافٍ مِنْ فِضَّةٍ۔ میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حنظلہ کو (جو جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے چاندی کے طشتوں میں نہلا رہے ہیں۔

صَحِيفَةُ فَاطِمَةَ۔ حضرت فاطمہ کی کتاب (کہتے ہیں اس کا طول ستر ہاتھ کا تھا، اس میں سب باتیں لکھی تھیں، یہاں تک کہ کھال چھل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)۔

مُصْحَفُ فَاطِمَةَ۔ حضرت فاطمہؓ کا مصحف (کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد صرف ۷۵ دن زندہ رہیں ان دنوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے سخت ملول رہتی تھیں، اس حالت میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

Marfat.com

آں حضرتؐ کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور اُن کی اولاد کا حال جو اُن کے بعد ہونے والا تھا وہ بھی بیان کرتے حضرت علی رض ان باتوں کو لکھتے جاتے۔ یہی مصحفِ فاطمہ ہے۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مصحفِ فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا تھا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا اس میں حلال و حرام کا بیان تھا، اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں)۔

صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰے۔ (امام ابو عبداللہ نے فرمایا صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰے سے ارواحِ انسانی مراد ہیں)۔

صَحَلٌ۔ آواز بھاری ہونا، سینہ بند ہونا۔

وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ۔ آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں بلغم اڑا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی)۔

فَاِذَا اَنَا بِهَاتِفٍ يَصْرُخُ بِصَوْتٍ صَحِلٍ۔ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا۔

وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّلْبِيَةِ حَتّٰى يَصْحَلَ۔ وہ لبیک پکار کر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی۔

فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔ میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز پڑ گئی۔

صُحْمَةٌ۔ سیاہی زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی۔

اَصْحَمُ۔ تیرہ سیاہ۔

اِصْطِحَامٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔

اِصْحِيْمَامٌ۔ گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی۔

حِمَارٌ اَصْحَمُ اور اَتَانٌ صَحْمَاءُ۔ کالا گدھا اور کالی گدھی۔

صَحْنٌ۔ مارنا، اصلاح کرنا، آنگن، بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ۔

هَلْ يَاْكُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الصِّحْنَاةَ۔ امام حسن بصری سے کسی نے پوچھا صحناۃ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ بھلا مسلمان کہیں صحناۃ کھاتے ہیں۔

صِحْنَاةٌ۔ ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی نمک لگی ہوئی مچھلیوں سے بنایا جاتا ہے۔

صَحْنٌ۔ لشت کو بھی کہتے ہیں۔

صَحْوٌ یا صُحُوٌّ۔ ابر ہٹ جانا، نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل لفظ سُکْرٌ ہے یعنی مست ہونا، بچپن چھوڑ دینا)۔

صَحِيَتِ السَّمَاءُ۔ آسمان صاف کھلا ہوا ہے، ابر نہیں ہے

اِصْحَاءٌ۔ صاف، کھلا ہونا۔

اَلسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ۔ آسمان کھلا ہے، ابر نہیں ہے۔

صَحْوٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں حالتِ بیداری اور ہوشیاری کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد سُکر و مستی ہے۔

بابُ الصّاد مع الخاء

صَخَبٌ۔ چلانا، شور کرنا۔

تَصَاخُبٌ۔ چلانا۔ مار دھاڑ کرنا۔

فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّ لَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخُوْبٍ فِي الْاَسْوَاقِ ایک روایت میں وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ ہے (کعب احبار نے کہا، توراۃ شریف میں حضرت محمدؐ کی یہ صفت مذکور ہے) محمدؐ میرا بندہ ہے، اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہے، نہ بازاروں میں چلانے والا اور شور کرنے والا۔

لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔ وہاں نہ شور و غل ہے نہ تکلیف اور تکان ہے۔

صَخِبٌ۔ شور کرنے والا۔

فَصَخِبْتُ۔ میں نے شور مچایا۔

قِلَّةُ الصَّخَبِ۔ شور نہ ہونا، شور کرنا غل مچانا منع ہے (خاص کر مسجدوں میں یا بیمار کے پاس)۔

وَلَا يَصْخَبُ۔ شور نہ مچائے۔

وَهِيَ تَصْخَبُ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ۔ (ام ایمن) چلاتی ہوئی غصہ کرتی ہوئی آئیں۔

صُخُبٌ بِالنَّهَارِ۔ (منافق لوگ) دن کو چلاتے پھرتے ہیں (رات کو مُردوں کی طرح سو جاتے ہیں)۔

Marfat.com

اِمْرَأَةٌ صَخَّابَةٌ۔ چلّانے والی شور کرنے والی عورت
صَخٌّ۔ مارنا، زور کی آواز سے کان بہرے کرنا، آواز دینا۔
صَاخَّةٌ۔ زور کی چیخ جس سے کان بہرے ہو جائیں۔ (اسی لئے قیامت کو صاخّۃ کہتے ہیں)
تَخَافَ النَّاسُ اَنْ تُصِیْبَھُمْ صَاخَّۃٌ مِّنَ السَّمَاءِ۔ لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو ان کے کان بہرے کر دے۔
صَخْدٌ۔ جلا دینا، لگ جانا، چیخنا۔
صُخُوْدٌ۔ کان لگا کر سننا۔
صَخَدٌ۔ بہت زیادہ گرم ہونا۔
اِصْخَادٌ۔ گرم موسم میں آنا۔
اِصْطِخَادٌ۔ دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ کعب بن زہیر کا قول ہے:
یَوْمًا یَظَلُّ بِہِ الْحِرْبَاءُ مُصْطَخِدًا۔ ایسے (گرم) دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے۔) (مُصْطَخِمٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔
وَاحِدٌ فَاخِدٌ صَاخِدٌ۔ اکیلا، منفرد، تنہا (یعنی جو اہل و عیال نہ رکھتا ہو)۔
ذَوَاتُ الشَّنَاخِیْبِ الصُّمِّ مِنْ صَیَاخِیْدِھَا بڑے بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع ہے صَیْخُوْدٌ کی بمعنی سخت چٹان)۔
صَخْرٌ یا صَخَرٌ۔ بڑا پتھر سخت (جیسے صَخْرَۃٌ ہے۔ اس کی جمع صُخُوْرٌ اور صَخَرَاتٌ ہے)۔
مَکَانٌ صَخِرٌ یا مُصْخِرٌ جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں۔
صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ۔ ابوسفیان کا نام ہے۔
صَخْرُ بْنُ عَمْرٍو خنساء کا بھائی تھا اس کو زہر آلود تیر لگا، اس کے صدمے سے مرگیا، خنساء اس کی قبر پر روتے روتے مرگئی۔
اَنَا صَخْرَۃُ الْوَادِیْ اِذَا مَا زُوْحِمْتُ وَاِذَا نَطَقْتُ فَاِنِّیْ الْجَوْزَاءُ (یہ متنبی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ سے نہیں سرکتا) اور جب میں کمر باندھوں تو جوزا کی طرح ہوں (جو ایک مشہور برج ہے)۔
اَلصَّخْرَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ۔ صخرہ (بیت المقدس کا پتھر) بہشت سے آیا ہے۔
صَخْفٌ۔ پھاوڑے سے کھودنا۔
مِصْخَفَۃٌ۔ پھاوڑہ۔
صَخْمٌ۔ جلا دینا۔
اِصْطِخَامٌ۔ سیدھا کھڑا ہونا۔
صَخًا۔ میلا ہونا۔
صَخَاۃٌ۔ میل کچیل۔

بَابُ الصَّادِ مع الدال

صَدْءٌ۔ جلا کرنا، صاف کرنا۔
صَدَءٌ۔ زنگ آلود ہونا (جیسے صَدَاءَۃٌ ہے)۔
صَدِیٌّ۔ عار، شرم اور عیب۔
اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ آدمیوں کے دل (گناہوں کی وجہ سے) زنگ آلود ہوتے ہیں، جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے۔
اِنَّہٗ سَاَلَ الْاُسْقُفَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَحَدَّثَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی نَعْتِ الرَّابِعِ مِنْھُمْ فَقَالَ صَدَاءٌ مِنْ حَدِیْدٍ ایک روایت میں صَدَعٌ مِّنْ حَدِیْدٍ ہے حضرت عمرؓ نے اہل کتاب کے ایک عالم سے آں حضرتؐ کے خلفاء کا حال پوچھا (جو اگلی آسمانی کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب چوتھے خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ لوہے کا میل ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ ہتھیار بند اور لڑتا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری، کہیں باغیوں سے لڑے کہیں خارجیوں سے)۔

Marfat.com

(ایک روایت میں :

صَدًا مِنْ حَدِیْدٍ (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) ہلکے پھلکے لوہے کی طرح، بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر) -

یَصْدَأُ الْقَلْبُ فَإِذَا ذَكَرْتَهُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ انْجَلٰى۔ دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے، جب لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے۔

صَدْحٌ۔ آواز سے گانا، آواز کرنا۔

صَدَحٌ۔ جھنڈا، نشان، خالی مکان، چھوٹا ٹیلا پتھر کا کالا سیاہ۔

اَصْدَحُ۔ شیر۔

صَیْدَحٌ۔ بہت ہنہنانے والا گھوڑا۔

صَدٌّ۔ روکنا، منہ پھیر لینا، پہاڑ یا وادی کا کنارہ (اس کی جمع صُدُوْدٌ ہے) -

صُدُوْدٌ۔ اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، مائل ہونا، سائل کا سوال نامنظور کرنا۔

صُدِیْدٌ۔ دِق ہونا

اِصْدَادٌ۔ پیپ آلود ہونا۔

صَدِیْدٌ۔ پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں۔

تَصَدُّدٌ۔ معترض ہونا۔

صَدَدٌ۔ قصد، عزم، سامنے، مقابل، نزدیک ہونا۔

يُسْقٰى مِنْ صَدِیْدِ اَهْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کی پیپ اس کو پلائی جائے گی۔

اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلِ وَالصَّدِيْدِ۔ کفن تو پیپ اور خون کے لئے ہے (اس لئے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لئے دو، مجھ کو پرانے ہی کپڑوں میں کفن دیدو (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے انتقال کے وقت فرمایا) (اصل میں مُهْلٌ تیل کی تلچھٹ کو کہتے ہیں یا پگھلے ہوئے سیسہ کو یا پگھلے ہوئے تانبے کو۔ یہاں مراد وہ پیپ اور خون ہے جو مردے کے جسم سے بہتا ہے) -

فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ ذٰلِكَ۔ یہ تم کو روک نہ دے باز نہ رکھے برگشتہ نہ کر دے (اہلِ عرب کہتے ہیں:

صَدَّهٗ اَصَدَّهٗ صَدَّ عَنْهُ۔ اس کو روکا باز رکھا) -

صَدٌّ کے معنی ہجراں اور مفارقت کے بھی آئے ہیں۔

يَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا۔ یہ ادھر منہ پھیر لے وہ اُدھر منہ پھیر لے (ایک دوسرے سے رُخ نہ ملائیں)۔

صُدَّهٗ۔ اپنی جانب۔

فَاَلْقُوْهُ بَيْنَ صُدَّيْنِ يا صَدَّيْنِ۔ اس کو نالے کے دونوں کناروں میں ڈال دو۔

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّوْنَ۔ ناگاہ تیری قوم کے لوگ منہ پھیر لیتے ہیں (اعراض کرتے ہیں) (ایک قرأت میں: يَصِدُّوْنَ ہے بکسرۂ صاد) یعنی چیختے ہیں، چلاتے ہیں اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ہار گئے الزام پا گئے۔ حضرت سلمان فارسی رض سے روایت ہے کہ آں حضرت ؐ اپنے اصحاب رض کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں آپ نے فرمایا، اب تمہارے پاس وہ شخص آنے والا ہے جو حضرت عیسیٰ ؑ کا شبیہ ہے یہ سُنکر بعض حضرات جو بیٹھے تھے اُٹھ کر چلے گئے، اس خیال سے کہ جب آئیں تو حضرت عیسیٰ ؑ کے ہم شبیہ بنیں۔ کہ اسی دَوران میں حضرت علی رض تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد صلعم یہاں تک راضی نہ ہوئے کہ علی رض کو ہم پر فضیلت دی اور ان کو حضرت عیسیٰ ؑ کا ہم شبیہ بنایا۔ اس وقت یہ آیت اتری کہ " ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه يضجون " لیکن لوگوں نے یضجون کو بدل کر یصدون کر دیا۔ کذا فی مجمع البحرین۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں اُتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل بیت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علی رض کو خلیفہ بننے سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال سب حبط کر دیئے۔ یعنی جو اعمال انھوں نے آں حضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی امداد وغیرہ۔ امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب آں حضرت ؐ کی

Marfat.com

وفات ہوگئی تو لوگ مسجد نبوی میں جمع تھے، حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی، اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ابن عباس نے کہا، ابوالحسن تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علی نے فرمایا میں نے قرآن میں سے کچھ پڑھا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں آپ نے کسی مطلب سے اس آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت علی رضؓ نے کہا بے شک اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا کیا تم آں حضرتؐ پر اس بات کی گواہی دوگے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انھوں نے کہا نہیں میں نے تو آں حضرتؐ سے یہی سُنا ہے کہ آپؐ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمہارے لئے وصیت کی) حضرت علیؓ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی۔ ابن عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر اتفاق کرلیا اس لئے میں نے بھی اُنہی سے بیعت کرلی۔ یہ جواب سُن کر حضرت علیؓ نے فرمایا، ہاں گوسالہ پرستوں نے بھی گوسالہ پر اجماع کرلیا تھا۔ بے تم گمراہ ہوگئے، انتہی مافی مجمع البحرین)۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے۔ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ الآیۃ، ان کافروں کے حق میں اتری ہے جنھوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آں حضرتؐ سے لڑے اور دوسرے لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے رہے، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے اعمالِ خیر مثلاً صدقات اور خیرات وغیرہ اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ اور معاذ اللہ کہ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو گوسالہ پرستوں سے تشبیہ دی ہو یہ کسی شیعی کا افترا اور بہتان ہے۔ حضرت علیؓ نے تو بخوشی اور برغبت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے بیعت کی اور ہر صلاح و مشورہ میں شریک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے۔ حضرات شیعہ کو ایسی بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بھلا اگر یہ آیت ان صحابۂ کرام کے باب میں اُتری تو اس میں صیغہ استقبال کا ہوتا نہ کہ ماضی کا کیونکہ آں حضرتؐ کے زمانہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہ رضؓ ایمان پر قائم برابر دین کی مدد کرتے رہے، خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلّم مانی گئی ہے، پھر اُن ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اُتر سکتی ہے۔ خود حضرت علی رضؓ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنھوں نے ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہوجائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے، کذا فی نہج البلاغۃ)۔

اَلْمَصْدُوْدُ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَالْمَحْصُوْرُ لَا تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ۔ جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے (کافر روک دیں تو اس کے لئے) عورتیں مباح ہیں اور جو شخص بیماری وغیرہ کے سبب رُک جائے، اس کے لئے عورتیں درست نہیں ہیں (جب تک مکہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے)۔

لَا اٰمَنُ اَنْ سَتُصَدَّ۔ مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)۔

صَدَرٌ۔ لوٹنا، رجوع کرنا، لوٹانا۔

صُدُوْرٌ۔ حادث ہونا، نکلنا، ظاہر ہونا، سینہ پر مارنا۔

تَصْدِیْرٌ اور اِصْدَارٌ۔ لوٹانا۔

تَصْدِیْرٌ۔ دیباچہ بنانا، آگے کرنا، اعلیٰ مقام پر بٹھانا۔

مُصَادَرَۃٌ۔ مطالبہ کرنا، جرمانہ کرنا۔

تَصَدُّرٌ۔ صدر مقام میں بیٹھنا۔

صَدَرٌ۔ اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے طَوَافُ الصَّدَرِ یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹتے وقت کیا جاتا ہے جس کو طَوَافُ الْوَدَاعِ بھی کہتے ہیں)۔

یَهْلِکُوْنَ مَهْلَکًا وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں دھنس کر ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح بہ طرح لوٹیں گے (کوئی

Marfat.com

دوزخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)۔

لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ۔ جو شخص مکہ سے ہجرت کرچکا ہے وہ طواف صدر کے بعد تین روز تک مکہ میں رہ سکتا ہے (اس سے زیادہ نہ رہے) (یہ حکم اُن صحابہ رضہ کے لئے تھا جنھوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)۔

کَانَ لَهُ رَكْوَةٌ تُسَمَّى الصَّادِرَ۔ آپ کا ایک ڈول چمڑہ کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ پیاسا شخص اس سے سیراب ہوکر لوٹتا تھا)۔

فَاَصْدَرَتْنَا رِكَابُنَا۔ ہمارے اونٹوں نے ہم کو سیراب کرکے لوٹایا (پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی احتیاج نہیں ہوئی)۔

اَصْدَرَتْنَا مَاشِيَتُنَا۔ ہم کو ہمارے جانوروں نے سیراب کرکے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں کے پانی میں برکت ہوئی۔ دوسری حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ڈول کے پانی میں برکت ہوئی۔ دونوں میں منافاۃ نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ دونوں میں برکت ہوئی ہو)۔

لَابُدَّ لِلْمَصْدُورِ مِنْ اَنْ يَّسْعُلَ۔ جس کے سینہ میں بیماری ہو اُس کے لئے بغیر کھانسے چارہ نہیں ہے۔ (یہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہا جب ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم کب تک شعر کہتے رہوگے۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے سینہ کی بیماری میں کھانسی آنا ضرور ہے آدمی اس کو روک نہیں سکتا، اسی طرح شاعر بھی شعر کہنے پر مجبور ہوجاتا ہے، اس کی طبیعت نہیں رکتی)۔

وَيَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ اَنْ لَّا يَنْفُثَ۔ جس کے سینہ میں بیماری ہو اس کو تھوکنا ضرور ہے (یہ زہری کا کلام ہے جب کسی نے ان سے کہا کہ عبیداللہ اشعار کہا کرتے ہیں شعر کو تھوک سے تشبیہ دی، کیونکہ دونوں آدمی کے منہ سے نکلتے ہیں)۔

قِيلَ لَهُ رَجُلٌ مَصْدُورٌ يَّنْهَزُ قَيْحًا اَحْدَثٌ هُوَ قَالَ لَا۔ عطاء سے کسی نے پوچھا اگر کسی شخص کو سینہ کی بیماری ہو اور منہ سے پیپ اور خون نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انھوں نے کہا نہیں (بلکہ وضو اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل یا دُبر سے نکلے)۔

وَعَلَيْهَا صِدَارٌ مُمَزَّقٌ وَصِدَارُ شَعْرٍ۔ حضرت عائشہؓ (کے جسم) پر ایک پھٹا ہوا سربند تھا اور ایک چھوٹا سا کرتا تھا۔

صِدَارٌ چھوٹی قمیص (اسی سے صُدْرَةٌ جو صرف سینہ پر رکھتی ہے) (بعض نے کہا صِدَارٌ ایک ایسا کپڑا ہے جس کا سر مقنعہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کے نیچے کا حصہ سینہ اور مونڈھوں کو چھپاتا ہے)۔

میں کہتا ہوں کہ صِدَارٌ کرتی کو کہتے ہیں جو عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ جنوبی ہند کے لوگ اس کو کرتی کہتے ہیں۔

اُتِيَ بِاَسِيرٍ مُصَدَّرٍ۔ ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ بڑا تھا۔

يَضْرِبُ اَصْدَرَيْهِ۔ اپنے مونڈھوں پر مارتا تھا (ایک روایت میں اَسْدَرَيْهِ ہے۔ ایک میں اَزْدَرَيْهِ ہے ان کا ذکر اوپر ہوچکا)۔

يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ۔ لوگ آں حضرت صلعم کا ارشاد سنکر لوٹ جاتے تھے (آپ کے ارشاد پر عمل کرتے اور ان کو اطمینان قلب حاصل ہوجاتا)۔

وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ۔ اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

فَاِنْ فَاتَهُ ذٰلِكَ وَكَانَ لَهُ مُقَامٌ بَعْدَ الصَّدَرِ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِمَكَّةَ (جو شخص متمتع ہو اور اس کو ہدی کا مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب رکھے کہ لوٹ کر اپنے گھر والوں میں آئے) اگر کسی شخص کو اس کا موقع نہ ملا اور طواف صدر کے بعد مکہ میں رہنا ہوگیا تو تین روزے وہیں رکھ لے۔

اَلْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ مِنْهُ مَا اَدّٰى صَدْرًا فَاِذَا اَدّٰى

Marfat.com

صَدَرَ اَفَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوْهُ فِي الرِّقِّ۔ مکاتب اگر بدل کتابت میں سے ایک حصہ ادا کرے تو اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جائے گا اور اس کے مالک پھر اس کو غلام نہیں بنا سکتے۔

صَدَرَ النَّاسُ عَنْ حَجِّهِمْ۔ لوگ حج کر کے لوٹے۔

اَلنَّاسُ يَصْدُرُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ۔ لوگ حج کر کے تین قسم ہو کر لوٹتے ہیں۔

صَدَرَ النَّاسُ مِنَ الْمَوْقِفِ۔ لوگ وقوف کے مقام (یعنی عرفات یا مزدلفہ) سے لوٹے۔

لَا تَصْدُرُ الْحَوَائِجُ اِلَّا مِنْهُ۔ ہر حاجت پروردگار ہی پوری کرتا ہے (اس کے سوا کوئی حاجت بر لانے والا نہیں ہے)۔

صَدَرُ الْعُقُوْدِ۔ بڑا اعلیٰ عہدے والا۔

صَدَارَةٌ۔ وزارت۔

صَدْرِ اَعْظَمْ۔ وزیر اعظم (پرائم منسٹر)

مُصَادَرَةٌ عَلَى الْمَطْلُوْبِ یہ ہے کہ دعویٰ یا اس کا ایک جز یا موقوف علیہ دلیل کا ایک جز ہو، یہ ایک طرح کا مغالطہ ہے۔

صَدْعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا، جدا کرنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا، صاف صاف کہہ دینا۔

صُدُوْعٌ۔ مائل ہونا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

صُدَاعٌ۔ درد سر۔

تَصْدِيْعٌ۔ تکلیف دینا، سر میں درد کر دینا۔

تَصَدُّعٌ۔ متفرق ہونا۔

اِنْصِدَاعٌ۔ پھٹ جانا۔

فَتَصَدَّعَ السَّحَابُ صِدْعًا۔ ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔

صَدَعْتُ الرِّدَاءَ صَدْعًا۔ میں نے چادر کو پھاڑ ڈالا۔

صَدْعُ الزُّجَاجَةِ۔ شیشہ کی ٹوٹن۔

فَاَعْطَانِيْ قُبْطِيَّةً وَّقَالَ اصْدَعْهَا صِدْعَيْنِ مجھ کو قبطیہ[1] کا ایک کپڑا دیا، فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھ دو کر لے۔

فَصَدَعْتُ مِنْهُ صَدْعَةً۔ انھوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا پھاڑ لیا (اس کا سربند بنایا)۔

قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ۔ وہ ٹوٹ گیا تھا، اس کو زنجیر سے باندھ دیا۔

اِنَّ الْمُصَدِّقَ يَجْعَلُ الْغَنَمَ صِدْعَيْنِ ثُمَّ يَاْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ۔ زکوٰۃ لینے والا بکریوں کے آدھوں آدھ دو حصے کر دے، پھر ہر ایک حصہ کی زکوٰۃ لے۔

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَكَذَا۔ جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چل دیئے۔

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدَعٌ تُفَرِّقُ وَلَا تَجْمَعُ۔ عورتیں چار طرح کی ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جو بانٹ دیتی ہے جوڑتی نہیں (جو کچھ آئے وہ اڑا دیتی ہے)۔

صَدَعٌ مِنْ حَدِيْدٍ۔ لوہے کا ایک ٹکڑا ہیں (یعنی بڑے لڑنے والے، جنگی۔ مراد حضرت علی رضؓ ہیں) (بعض نے کہا صَدَعٌ بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی نر بز کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا پھلکا، سخت اور زور دار ہوتا ہے۔

فَاِذَا صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ۔ ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، مردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)۔

ایک روایت میں صَدْعٌ بہ سکونِ دال ہے۔ یعنی ایک جوان معتدل القامت کو دیکھا۔

حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا۔ (ہم دونوں اتنے دنوں تک ملے جلے رہے کہ) لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

فَاِذَا فَرَقْتُ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ۔ جب میں آں حضرتؐ کے بالوں میں مانگ نکالتی تو چندیا پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک داہنی

[1] مصر والے (یہ کپڑا مصریوں نے بنایا ہوگا اس وجہ سے قبطی کہا) ۱۲

Marfat.com

طرف ایک بائیں طرف۔

یَصْدَعُ بِالْحَقِّ۔ حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں۔

صَدَعٌ۔ متوسط القامت آدمی یا ہلکا پھلکا کم گوشت۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدَعٍ فِیْ کَتِفٍ۔ گویا میں اس کے الحاق کو مونڈھے کی ہڈی پر جہاں شگاف تھا دیکھ رہا ہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)۔

اَوَتَرٰی اَحَدًا اَصْدَعَ بِالْحَقِّ مِنْ زُرَارَةَ۔ زرارہ سے بھی زیادہ تم نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا۔

صَدِیْغٌ۔ صبح صادق۔

صَدْغٌ۔ مونڈھے سے مونڈھا برابر کر کے چلنا، مار ڈالنا، پھیر دینا۔

صَدَاغَةٌ۔ ضعف اور ناتوانی۔

مُصَادَغَةٌ۔ مزاحمت کرنا، معارضہ کرنا۔

صُدْغٌ۔ وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی کنپٹی۔

مَاشَانُ هٰذَا الصَّدِیْغِ الَّذِیْ لَا یَحْتَرِفُ وَلَا یَنْفَعُ نَجْعَلُ نَصِیْبًا فِی الْمِیْرَاثِ۔ (قتادہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے، بھلا یہ کمزور اور ناتواں کس کام کا نہ کچھ کماتا ہے نہ فائدہ پہنچاتا ہے، اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں۔ اسی ایام جاہلیت میں لوگ لڑکیوں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے، حالانکہ اگر غور کرو تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتواں بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جوان لڑکے تو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں، ان کا حق تو مورث نے ادا کر دیا۔ اور بچہ اور دختر کمانے کے لائق نہیں ہیں لہٰذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے) (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَا یَصْدَغُ نَمْلَةً مِّنْ ضَعْفِهٖ۔ اتنا کم طاقت ہے کہ چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا)۔

(بعض نے کہا:

صَدِیْغٌ اس کو کہتے ہیں جو بچہ صرف سات دن کا ہو، کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صُدْغ مضبوط ہوتی ہے

اِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْهِ۔ کچھ تھوڑی سی سپیدی آپؐ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی) (ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں عنفقہ میں آپؐ کے کچھ سپیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی آپؐ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نصرانی نے ہمارے پیغمبرؐ کی تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نصرانی نے وفات کے قریب کی آپؐ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور آپؐ کے حلیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انہوں نے آپؐ کی ریش مبارک بہت لمبی اور کھچڑی دکھائی ہے۔ درحالیکہ ریش مبارک نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان تصویروں میں بتائی گئی ہے۔ اور چہرہ مبارک بھی ایسا نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصاویر بے وقوف اور جاہل نصرانیوں نے اپنے دل سے بنالی ہیں۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی کی مجال تھی کہ آپؐ کی تصویر بناتا۔ اسی نوعیت کی تصویریں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی ہیں جو نصاریٰ اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے ہادیؐ نے تصاویر کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے، خواہ وہ کسی کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ ہے جس کو مٹانے کے لئے ہمارے ہادی صلعم اور دوسرے تمام انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر کی تعظیم جائز نہ ہو تو پھر امام حسینؓ کے روضہ کی نقل جو بناتے ہیں، یعنی تعزیہ اس کی تعظیم کیوں کر جائز ہوگی اول تو قبر پر عمارت بنانے سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ

Marfat.com

اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے آں حضرتؐ کے روضۂ مبارک یا امام حسینؓ کے مزار مبارک کی شبیہ اُتارنا درست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی تعظیم اور تکریم اس پر کوئی شرعًا دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص جب عوام اس کی وجہ شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں، تب تو اس کا میٹ ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعثِ اجر اور ثواب ہوگا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے شجرۂ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا، جب یہ سُنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا شجرۂ رضوان بالتحقیق معلوم نہ تھا اور لوگ محض گمان سے اس کو تجویز کرتے تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹوا ڈالا خیر جو کچھ ہو، جو کام عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف لے جاتا ہو، اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس ماجور ہوگا نہ کہ معتوب، البتہ اس قدر صحیح ہے کہ یہ روکنا ادب اور حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اگلے بزرگوں اور صالحینِ کرام کی توہین ہو۔ آں حضرت صلعم نے مطلق مومنین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی، تو اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور بطریق اولیٰ واجب الحرمت اور واجب التعظیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور کو اصنام کے حکم میں رکھا ہے انھوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ صنم یعنی بُت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔ بُت خواہ وہ کسی کی صورت ہو اس کو توڑ ڈالنا چاہئے، بلکہ جلا کر پھینک دینا چاہئے، مومنین کی قبور کے لئے یہ حکم نہیں، بلکہ آں حضرتؐ نے قبور پر بیٹھنے یا جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اور زیارتِ قبور کا حکم دیا۔ لہٰذا بُت اور قبر کے اِس فرق کو یاد رکھنا چاہئے اور اسی لئے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد انبیاءؑ یا اولیاء کی قبور پر تعمیر کر لئے گئے ہیں ان کو علیٰ حالہٖ چھوڑ دینا مناسب ہے، لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے جو ممنوع ہوں تو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے اسی طرح کوئی نئی عمارت یا پوکھنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنانے دینا چاہئے اور ہمارے اکثر اصحاب نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میٹ دینا ضروری ہے، مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم آں حضرت صلعم کے روضۂ مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر جرأت نہیں کرتے۔ محمد بن عبد الوہابؒ نے بھی اپنے زمانہ میں تمام قبور کی عمارات کو منہدم کر دیا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ کے روضۂ مبارک کو اسی طرح رہنے دیا تھا۔ اور متوکل علی اللہ نے امام حسینؑ کے روضۂ مبارک کو منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیا تھا۔ مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو پسند نہیں کیا اور اس کو غرور اور نصب اور عداوتِ اہلِ بیت پر محمول کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

صَدْفٌ یا صُدُوْفٌ۔ کوٹنا، مائل ہونا، اعراض کرنا پھیر دینا۔

مُصَادَفَةٌ۔ اچانک ملاقات ہو جانا۔

اِصْدَافٌ۔ پھیر دینا، مائل کرنا (جیسے تَصْدِیْفٌ ہی)

تَصَدُّفٌ۔ اعراض کرنا۔

صَدَفٌ۔ سیپی۔

صَادِفَةٌ وہ اونٹ جو پینے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب سیراب ہو کر جگہ خالی کرے تو وہ پیئے۔

صَوَادِفُ۔ یہ جمع ہے صَادِفَةٌ کی۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِصَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ۔

آں حضرتؐ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے جو جھکی ہوئی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا)، تو جلدی سے نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دور اندیشی ہے کہ آدمی دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن لوگوں نے اِس طرزِ عمل کو شجاعت یا اللہ پر بھروسہ کے خلاف سمجھا ہے وہ نادان ہیں)۔

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ يَنْوِي التَّوَكُّلَ

Marfat.com

فَلْيَرْمِ بِنَفْسِهٖ مِنْ طَمَارٍ۔ جو شخص کسی جھکی ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے) تو اس کو چاہیئے کہ خود کو بلندی پر سے نیچے گرا دے یا پہاڑ پر سے، اگر نہ گرائے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹ موٹ توکل کا نام لیتا ہے اور در حقیقت جہالت و نادانی میں مبتلا ہے)۔

اِن حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اسباب کی فراہمی اور مواقع ہلاکت خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے منافی نہیں ہے۔

اِذَا امْطَرَتِ السَّمَاءُ فَتَحَتِ الْاَصْدَافُ اَفْوَاهَهَا جب آسمان سے پانی برستا ہے (نیسان کا پانی) تو سیپیاں اپنے مُنہ کھول دیتی ہیں (اور پانی کا قطرہ ان کے مُنہ میں جا کر اللہ کی قدرت سے موتی بن جاتا ہے)۔

صَدَفٌ۔ پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور نشانے یعنی ھَدَفٌ کو بھی۔

صَدُوْفٌ۔ وہ عورت جو اپنا مُنہ دِکھائے اور پھر چھپالے۔

صَدْقٌ یا صِدْقٌ یا مَصْدُوْقَةٌ۔ سچ بولنا، پورا حق ادا کرنا۔

تَصْدِيْقٌ۔ سچ کرنا، سچا بتانا، یقین کرنا۔

مُصَادَقَةٌ۔ دوستی کرنا، نافذ کرنا۔

اِصْدَاقٌ۔ مہر مقرر کرنا۔

تَصَادُقٌ۔ دوستی کرنا۔

صِدَاقٌ۔ مہر۔

صَدِيْقٌ۔ دوست۔

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے گا، نہ بکرا (یعنی نر) مگر جب زکوٰۃ کا تحصیلدار لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو۔ ایک روایت میں مُصَدَّقٌ بہ فتحۂ دال ہے یعنی جب جانوروں کا مالک نر جانور دینا پسند کرے۔ (ایک روایت میں مُتَصَدِّقٌ ہے یعنی صاحبِ مال۔ اصل میں مُتَصَدِّقٌ تھا بہر حال استثناء نر جانور سے متعلق ہے کیونکہ بوڑھا جانور کسی صورت میں زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)۔

يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار صاحبِ مال کو بیس۲۰ درم دیدے گا۔

يُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ۔ اس سے بنتِ لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحبِ مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کو (باقی کی نقد قیمت) ادا کرے گا۔

اِنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کو زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کر کے بھیجا۔

فَصَدَّقَهُمْ۔ اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا، لوگوں کو سچا بتلایا۔

صَدَّقَهُمْ۔ حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق کی۔

اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ رَاضٍ جب زکوٰۃ کا تحصیلدار تمہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الادا زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)۔

مِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَظْلِمُوْنَنَا۔ زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضروری نہیں اور جب شخص سے وہ زیادہ چاہیں یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ چاہیں تو ہرگز نہ دے)۔

لَا تُغَالُوْا فِي الصَّدُقَاتِ۔ عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو (یہ دراصل جمع ہے صَدُقَةٌ کی یعنی مہر۔ شوہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو جیسے

Marfat.com

ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے، مقدور تو کوڑی کا نہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں)۔

لَیْسَ عِنْدَ اَبَوَیْنَا مَا یُصْدِقُ عَنَّا۔ ہمارے والدین کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کردیں۔

اِصْدَاقٌ۔ مہر مقرر کرنا۔

صِدِّیْقٌ۔ بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بعض نے کہا صِدِّیْق وہ ہے کہ جس کا قول و فعل مطابق ہو۔ اور یہ لقب حضرت ابوبکر صدیق کا ہے اور حضرت علی رض نے بھی اپنے آپ کو "صدیق" فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں)۔

تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ وَمِنْ دِرْھَمِہٖ وَمِنْ ثَوْبِہٖ (وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرفیاں، روپوں کپڑوں میں سے خیرات کرے (اللہ کے لئے مستحقین کو دے، یہی کل یعنی آخرت کے لئے سامان بھیجنا ہے)۔

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَکْرِہٖ۔ اس نے اپنے اونٹ کی عمر صحیح بتلائی (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے)۔

اَلصَّدَقَۃُ مَا تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلَی الْفُقَرَاءِ۔ صدقہ وہ ہے جو تو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ ہے گو اگر مال دار کو بھی لاعلمی میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب مل جائے گا۔ جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے)۔

وَمَا یُصَدِّقُ النِّسَاءُ۔ ان باتوں کا بیان جن میں عورتوں کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے، جیسے حیض، حمل، رضاع وغیرہ)۔

تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ۔ چور کو خیرات دی گئی۔

اَلْخَادِمُ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔ نوکر بھی دو خیرات دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر و خزانچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے، جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے، بشرطیکہ اس میں کمی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ کئے ادا کرے)۔

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ۔ ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضروری ہے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ زکوٰۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے)۔

ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا۔ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے۔ ان کا طرزِ عمل یہ تھا کہ زکوٰۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے، تو آں حضرت ؐ کو ان کا یہ اِنفاق پسند آیا۔ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں، بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اِس لئے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہیے۔ آصف الدولہ مرحوم شاہِ اودھ اگرچہ شیعہ تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ ایک رات شاہِ موصوف اپنے محل کے بالاخانے پر موجود تھے موسم نہایت سرد تھا۔ دیکھا تو نیچے چند محتاج سردی کی شدت سے سُوں سُوں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصفُ الدولہ کو لوگ سخی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اپنے توشہ خانے کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دو شالے لیکر آؤ، داروغہ تھے پُرانے اور سمجھ دار انھوں نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لئے مانگتے ہیں اس لئے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دوشالے لے آئے۔ بادشاہ ان کو دیکھ کر غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ دادا کے وقت کے پُرانے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو برطرف کردیتا تم اتنا نہ سمجھے کہ میں اِس وقت دوشالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو جس نے مجھ کو یہ سب کچھ دیا ہے۔ جاؤ اور بھاری سے بھاری جو دوشالے ہوں، وہ لے کر آؤ! کہتے ہیں کہ اُس

چونکہ آپ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کی تھی۔

Marfat.com

وقت شاہی توشہ خانہ میں سات سو دوشالے ایک ایک ہزار روپے کی قیمت کے نکلے، بادشاہ نے وہ سب فقیروں کو بانٹ دیئے۔ چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سخاوت یہ ادنیٰ سی ایک اس کی ہے
کہ ایک دن دوشالے دیئے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے، اور کہنے لگے تم نے میری ہجو کی ہے، بھلا سات سو دوشالے دیدینا کونسی بڑی سخاوت ہے)۔

اَلْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ۔ حضرت عیسیٰ ؑ صدیق ہیں (جو حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔

صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ۔ شیطان نے یہ بات تجھ سے سچ کہی (آیۃ الکرسی کی تعریف وتاثیر) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر:

اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ۔ جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔

صَدَّقَهُ رَبُّهُ۔ اس کے مالک نے اس کی تصدیق کی (فرمایا بے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے)۔

لَا تُغَالُوْا فِيْ صَدُقَةِ النِّسَاءِ۔ عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو۔

صَدُقَةٌ اور صُدْقَةٌ اور صَدْقَةٌ۔ مہر کو کہتے ہیں (سب سے گراں مہر بیوی اُم حبیبہ کا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی، مگر یہ نجاشی بادشاہ حبش نے تبرعاً آپ کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری۔

لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ۔ اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں ان کو سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہے بلکہ اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو اللہ نے ہم پر نازل فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ۔ ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا۔ کیا کوئی ایسا نہیں جو اس شخص پر تصدق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ثواب مل جائے جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے)۔

جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ۔ (جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ، امانت دار مقرر کرتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ کا غصہ ہوتا ہے اس کا وزیر جھوٹا، بے ایمان اور نمک حرام مقرر کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے جیسے ابن علقمی معتصم کا وزیر، اور میر صادق ٹیپو سلطان کا وزیر تھا)۔

اَنْ تَرُدُّوا الصَّدَاقَ۔ ان کا مہر مشرکوں کو دیدیں (یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آجائیں اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ حکم آغاز اسلام میں تھا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً۔ جس شخص کو دوسرا شخص کچھ زخم پہنچائے (وہ دیت نہ لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدل قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ۔ دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی ہم سچا رہا (بھاگا نہیں، بلکہ لڑا اور صبر کیا) یہاں تک کہ

Marfat.com

ہار گیا۔

صَدَّقَ رُؤْیَاکَ فَسَجَدَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آں حضرتؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ) اپنا خواب سچا کر! (اور آپ لیٹ گئے) انھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا (گویا آپ کعبہ کی طرح ٹھہرے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں اگر کوئی نیک کام کرتا ہوا دیکھے، تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرنے دیکھے)۔

اَلصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ۔ سچے اور سچے کہے گئے (یعنی لوگ آپ کو سچا کہتے ہیں تو صادق وہ جو اپنی باتوں میں سچا ہو اور مصدوق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کرلیں)۔

وَثَوَابُ الصِّدْقِ۔ اور اچھا نیک بدلہ۔

اَلْمُتَشَابِهَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں نہ کہ لغوی معنی۔ متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے)۔

اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ۔ کیا تم مجھ کو سچا سمجھنے والے تھے۔

فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقُوْنِيْ۔ اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ صَادِقِيَّ آیا ہے)۔

فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا۔ اس کا مہر مقرر کرکے اس سے نکاح کرلے۔

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کرسکتے ہو۔

وَمَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا صَدَقَ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان سے غلطی نہیں ہوئی، انھوں نے ٹھیک کہا (جھوٹے بنے نہیں)۔

بِصِدْقِهٖ۔ اس کی دلیل پا جس پر وہ صادق آئے۔

اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا۔ اگر تو سچا مسلمان پیغمبرؐ کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل، ابن عباس کے قول کو چھوڑ۔

صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا۔ انھوں نے کچھ سچ کہا کچھ جھوٹ (اس میں سچے ہیں کہ آں حضرتؐ نے طواف میں رَمل کیا۔ لیکن رَمل کرنا ہمیشہ کے لئے سنت ہے یہ غلط ہے۔ اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آں حضرتؐ نے سوار ہو کر طواف کیا، لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہو کر طواف کرنا افضل ہے بلکہ آں حضرتؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رَمل ہمیشہ کے لئے سنت ہے، یعنی پہلے تین پھیروں میں)۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو غلبہ دیا اور مکہ فتح کرادیا)۔

فَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ۔ شرم گاہ آدمی کی نیت کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے (یعنی جب غیر محرم نے اجنبی عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس عورت پر قدرت پاکر اس سے زنا کیا اور جو قابو پاکر زنا سے بچا رہا تو یہ دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بد نظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہوگا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھتے وقت ذکر کو انتشار ہوا اور شہوت پیدا ہو تو ایسی حالت نظر بد کی دلیل ہے۔ اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہو تو ایسی صورت نظر بد کی نفی کرتی ہے)۔

اَلصَّدَقَةُ مَاذَا قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ خیرات کیا ہے، فرمایا دوگنے تین گنے لینا ہے (ایک دے کر دس لینا ہے)۔

تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِالْقُرْصَةِ۔ ایک شخص (روپیوں کی) تھیلی خیرات کرے۔

اَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ۔ اس کو زکوٰۃ کے جانوروں میں سے دیا (حالانکہ زکوٰۃ بنی ہاشم پر حرام ہے اور احتمال ہے کہ بیع سلم کے عوض دیا ہو)۔

Marfat.com

يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ۔ میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں (یعنی کوئی بات میری سچی نکلتی ہے کوئی جھوٹی۔ یہ ابن صیاد نے آنحضرت سے کہا)۔

اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ ابْنُ اٰدَمَ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ يُّخْفِيْهَا۔ ہوا سے بھی زیادہ سخت وہ آدمی ہے جو خیرات کر کے اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو مخیر مشہور نہ کرے۔ انسان ہوا اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے۔ اور خاک کی طبیعت قبض ہے مگر جب خیرات دی تو قبض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا خاک کو مغلوب کیا۔ اور ہوا کی خاصیت پھیلنا ہے مگر جب خیرات کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا)۔

هُوَ مِنْ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ۔ یہ ہدیہ اس شخص کی طرف سے ہے جس کو ہدیہ دیا گیا تھا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے اور وہ کسی امیر کو ہدیے کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر کے لئے اس کا لینا درست ہے)۔

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔ یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ میں ملا تھا اور ہم کو بریرہ رض کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)۔

اِشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ اپنے بندے کو چنگا کر دے اور اپنے پیغمبر کو سچا کر (جس نے تندرستی کا وعدہ کیا یا اس کے لئے دعا کی)۔

لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ۔ اگر آدمی اپنی زندگی میں (بحالتِ تندرستی ایک روپیہ خیرات کرے تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے (یعنی تندرستی میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ جتنا مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے کا۔ کیونکہ مرتے وقت تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال ومتاع میرے کام نہیں آسکتا اور سب کچھ چھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ برخلاف تندرستی کے کہ اُس وقت مال بہت عزیز ہوتا ہے)۔

تَحْرِيْمُ الصَّدَقَةِ مُطْلَقًا عَلَى النَّبِيِّ صلعم۔ آنحضرت پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوٰۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا (اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوٰۃ حرام ہے لیکن نفل صدقہ لینا درست ہے)۔

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں بنی ہاشم کو فرض زکوٰۃ کا لینا درست رکھا ہے، کیونکہ اب بیت المال نہیں جس سے ان کی خبرگیری کی جائے، پہلے تو ان کے لئے خمس الخمس مالِ غنیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوٰۃ کے محتاج نہ تھے لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوٰۃ ان پر حرام ہے۔

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ جس شخص نے دوسرے سے کہا آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ (توبہ کر لے اور کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے بعضوں نے کہا کہ اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا وہ جوا کھیلنے والا تھا)۔

اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ۔ سچ آدمی کو نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے۔

اَلصِّدْقُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔

هِبَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔ آدمی اپنے گھر والوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ بڑا ثواب اُس خیرات میں ہے جو نادار شخص محنت مزدوری کر کے خیرات کرے (محتاج کی ایک دمڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے)۔

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ عَنِ الْبَاقِرِ كُوْنُوْا مَعَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ الرِّضَا اَنَّهٗ قَالَ الصَّادِقُوْنَ الْاَئِمَّةُ۔ امام محمد باقر نے فرمایا اس آیت کونوا مع الصادقین کی تفسیر میں کہ حضرت محمد صلعم کی آل کے ساتھ رہو ان کی رفاقت

کرو، اُن سے محبت رکھو۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ "صادقین" سے مُراد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں)۔

صَادِقُ الْوَعْدِ۔ وعدے کے سچے حضرت اسمٰعیلؑ تھے (امام رضاؑ نے فرمایا اُنھوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے رہے۔)

هُوَ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِيْقِهٖ فَيَأْكُلُ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ۔ امام جعفر صادقؑ نے اَوْ صَدِيْقِكُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ، کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے۔

فَاطِمَةُ صِدِّيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا اِلَّا صِدِّيْقٌ حضرت فاطمہؓ صدیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح ان کو بھی اللہ تعالےٰ نے صدیقہ فرمایا) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں (یعنی حضرت علی رضؓ انھوں نے ہی حضرت فاطمہ رضؓ کو غسل دیکر راتوں رات ہی دفن کردیا)۔

صَادِق۔ لقب ہے امام جعفر بن محمدؑ کا، بوجہ اُن کے کمالِ صدق اور سچائی کے، امام مالکؒ اور بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر تعجب ہے کہ انھوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہلِ بیت علیہم السلام تھے۔ امام بخاریؒ نے ان کے باب میں یحییٰ بن سعید قطان کے قول پر اعتماد کیا جو کہتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادق کی طرف سے کچھ شبہ ہے اور مجالد بن سعید ان سے زیادہ مجھ کو پسند ہیں حالانکہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور منجملہ نزغات شیطانی ہے، کجا امام جعفر صادق اور کجا مجالد بن سعید "چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک" ہزار دل مجالد امام جعفر صادق پر سے تصدق ہیں۔ جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے کہا اگر کوفہ میں تم ایسی بات مُنہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے پڑتے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاری، کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی ثقاہت میں کوئی شبہ نہیں لیکن اُن کو امام جعفر صادق کی روایتیں صحیح طریق سے نہیں پہنچیں اس لئے انھوں نے نہیں نکالیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ توجیہہ بالکل غلط ہے اس لئے کہ امام بخاری کو امام مالکؒ کی روایتیں کئی صحیح طریقوں سے مثلاً قتیبہ اور تنیسی اور اسماعیل بن ابی ادیس اور معن اور قعنبی اور یحییٰ بن یحییٰ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں اور امام مالکؒ امام جعفر صادق رضؓ سے بلاواسطہ روایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرے امام بخاری کی جو علمِ حدیث کے بڑے پیشوا تھے گو ان سے اِس باب میں ایک غلطی ہوئی مگر یہ غلطی اُن کے دوسرے فضائل اور مناقب اور وفورِ علم اور تبحر فی الحدیث کے سامنے کچھ قابلِ لحاظ نہیں ہے اللہ تعالےٰ نے انھیں کی ہمت مردانہ سے آج تک علمِ حدیث کو باسنادِ صحیح متصل قائم رکھا ہے اور جیسے وہ حدیث میں تمام مومنین کے سردار تھے ویسے ہی فقہ اور استنباطِ مسائل میں بھی طاق اور بے نظیر تھے، غفر اللّٰہُ لنا ولہٗ۔)

فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَصَدَّقَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِخَاتَمِهٖ وَنَزَلَتْ بِوِلَايَتِهٖ آيٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ ذی الحجہ کی چوبیس تاریخ کو حضرت علیؑ نے اپنی انگوٹھی (عین حالتِ نماز میں) خیرات کردی۔ اور قرآن شریف میں آپ کے ولی ہونے کا ذکر اُترا (یعنی یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین اٰمنوا اکثر مفسرین نے والذین اٰمنوا سے جناب امیر کو مُراد لیا ہے اور اسی قصہ کو ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے اسی طرح آیت فان اللہ ھو مولٰہ وجبریل وصالح المؤمنین میں "صالح المؤمنین" سے حضرت علی رضؓ کو مُراد لیا ہے اور آپ کا ولی اور مولیٰ ہونا بالاتفاق مسلّم ہے صحیح حدیث میں ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور حضرت عمر رضؓ نے آپ سے کہا تھا ھنیالک یا ابن ابی طالب اصبحت مولیٰ کل مؤمن ومؤمنۃ۔ مگر مولیٰ اور ولی کے

Marfat.com

معنی لغتِ عربی میں کئی آئے ہیں اس لئے یہ لفظ آپ کی خلافت بلا فصل
کے لئے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت کی صحت
نکلتی ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آپ حضرت عثمان رضؓ کے
بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے)۔

مُصْدُوْق۔ مشہور ہے بضمہ صاد۔

صَدْمٌ۔ مارنا، دھکیلنا، سخت تکلیف پہنچانا۔

مُصَادَمَةٌ۔ مارنا، دھکا دینا، لڑجانا۔

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔ صبر وہ ہے کہ صدمہ ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (ورنہ روپیٹ کر تڑپ تڑپا کر تو سب ہی کو صبر آجاتا ہے اور اس کی کوئی فضیلت نہیں) (نہایہ میں ہے:

صدمٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے مارنا۔)

صدمۃٌ۔ ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لئے استعمال ہونے لگا جو دفعۃً پہنچے)۔

خَرَجَ حَتّٰی اَفْتَقَ مِنَ الصَّدْمَتَیْنِ۔ آپ نکلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہوگئے (دونوں کناروں کو صدمتین کہا کیونکہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں)

اِنِّیْ قَدْ وَلَّیْتُكَ الْعِرَاقَیْنِ صَدْمَةً فَسِرْ اِلَیْهِمَا (عبد الملک بن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایکبارگی دی، تو ان ملکوں کو روانہ ہو)۔

مَنْ ذَكَرَ الْمُصِيْبَةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ اَفْضَلَ مِنْهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ لَهٗ اَوَّلَ صَدْمَةٍ۔ جو شخص مصیبت کی بات کو یاد کرکے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ مجھ کو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما، تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع صدمہ میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

صَدُّوْ۔ تالی بجانا۔

صَدًی۔ پیاسا ہونا، لمبا ہونا۔

تَصْدِیَةٌ۔ تالی بجانا۔

مُصَادَاۃٌ۔ ظاہرداری کرنا، خاطرداری، چھپانا، معارضہ کرنا، عقل دوڑانا۔

اِصْدَاءٌ۔ مرجانا، لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پہاڑ یا گنبد سے صدائے بازگشت آتی ہے)۔

تَصَدِّیْ۔ متعرض ہونا، منتظر ہونا، انتظار میں سر اٹھانا، کسی کام کا قصد کرنا۔

صَدًی۔ وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد میں سے لوٹ کر آتی ہے۔

فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَتَصَدّٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم لِیَاْمُرَهٗ بِقَتْلِهٖ۔ وہ شخص آں حضرت صلعم کی طرف دیکھنے لگا، اس انتظار میں کہ آپ اس کے مار ڈالنے کا حکم دیں۔

کَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِیًّا لَا یُصَادٰی غَرْبُهٗ۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ایک اور پرہیزگار شخص تھے مگر ان کا غصہ تھم نہیں سکتا تھا (آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی، کیونکہ آپ دبلے پتلے صفراوی مزاج کے آدمی تھے، مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لئے ہوتی۔ آپ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا)۔

ایک روایت میں کَانَ یُصَادٰی مِنْهُ غَرْبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جاتی رہتی جیسے آپ سریع الغضب تھے ویسے ہی سریع الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہوجاتے اور ان کے دل میں ذرا بھی افسردگی اور ملال باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کی یہی خصلت ہے اور کینہ میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ جب حضرت

Marfat.com

ابوبکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور قدامت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تقررِ خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا چونکہ ہم لوگ آں حضرتؐ کے رشتہ دار ہیں۔ یہ سُن کر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور جواب میں ارشاد فرمانے لگے، خدا کی قسم آں حضرتؐ کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور اگر تم کہو تو میں اپنے آپ کو معزول کئے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرتا ہوں اس وقت جناب امیر نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں، اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے ملوں گا۔ چنانچہ ظہر کے بعد تمام بنی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جناب امیر ہر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے۔ جو لوگ ان پاکباز، نیک دل اور خدا ترس بزرگوں کو نفاق اور کینے سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت فرمائے۔ ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاندینِ اسلام کو مخالفینِ اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں)۔

لَتَرِدُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَوَادِيَ۔ تم قیامت کے دن پیاسے آؤ گے (ایک تو میدانِ حشر کی گرمی دوسرے پیاس تیسرے اس دن کی درازی، اللہ ہی مددگار ہے وہی مہربانی کرنے والا ہے)۔

أَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاكَ۔ (حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا، اللہ تیری آواز بہری کردے تو جواب نہ دے سکے، یعنی تو ہلاک ہو جائے کچھ نہ سُنے۔ (مگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا دماغ بہرہ کردے یا تیرا کان)

صَدٰی۔ نر اُلّو کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی بُوم کی۔

کہتے ہیں کہ توبہ بن حُمیر لیلیٰ اخیلیہ پر عاشق تھا اُس نے غلبہ محبت میں یہ شعر کہا،

وَلَوْ أَنَّ لَيْلَى الْأَخْيَلِيَّةَ سَلَّمَتْ
عَلَيَّ وَدُوْنِي جَنْدَلٌ وَّصَفَائِحُ!
لَسَلَّمْتُ تَسْلِيْمَ الْبَشَاشَةِ أَوْزَقَا
إِلَيْهَا صَدًى مِّنْ جَانِبِ الْقَبْرِ صَائِحُ

یعنی اگر لیلیٰ مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پڑی ہوں، تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں، یا میری قبر سے ایک آواز لوٹ کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک مدت کے بعد لیلیٰ کا خاوند اس کو لے کر توبہ کی قبر پر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹے توبہ کی قبر ہے، تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کرکے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؟ لیلیٰ نے کہا، اب جانے بھی دو، وہ مرگیا، گیا گزرا ہو گیا.... .... لیکن اُس کے شوہر نے لیلیٰ کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہیئے۔ ناچار لیلیٰ مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی، سلام کیا۔ قبر کی ایک جانب سوکھی گھانس کا ایک ڈھیر تھا، اُس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اُس نے ایک آواز نکالی۔ اس آواز کو سُن کر لیلیٰ کا اونٹ بگڑا اور لیلیٰ گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر توبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کردیا گیا اس قصّہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔

باب الصّاد مع الرّاء

صَرْبٌ۔ کاٹنا۔ کھانا، دہی بنانا، قبض کرنا، روک رکھنا دودھ کو (یعنی دودھ دوہنے کی وجہ سے جو تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)۔

صَرَبٌ۔ جمع ہونا۔

تَصَرُّبٌ۔ گوند کھانا۔ دہی پینا۔

اِصْتِرَابٌ۔ دینا۔

اِصْطِرَابٌ۔ دہی بنانے کے لئے دودھ کو جمع کرنا۔

اِصْرِئْبَابٌ۔ چکنا ہونا۔

صَرْبٌ اور صَرَبٌ۔ کھٹا دودھ اور لال گوند جیسے صَرِبٌ ہے)۔

صِرَبٌ۔ غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر۔

هَلْ تُنْتِجُ إِبِلَكَ وَافِيَةً أَعْيُنُهَا وَآذَانُهَا فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ فَتَقُولُ صَرْبٰى. جب تیرے (یہاں) اونٹ پیدا ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں، پھر تو ان کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ "صربیٰ" ہے۔ (یعنی اس کا دودھ دُوہا نہیں جاتا۔ عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اونٹنی کے کان چیرتے یا کترتے تو اس کا دودھ نہیں دوہتے مگر صرف مہمانوں کے لئے)۔

فَيَأْتِي بِالصَّرِيبَةِ مِنَ اللَّبَنِ. پھر وہ کھٹا دودھ لیکر آئے۔

جَاءَ بِصَرِيبَةٍ تَزْوِي الْوَجْهَ مِنْ حُمُوضَتِهَا. ایسا کھٹا دودھ لے کر آیا جس کی کھٹاس سے تو منہ پھرا جاتا ہے۔

صَارُوجٌ. چونا، گچ۔

صَرَّجَ الْحَوْضَ. حوض پر چونا لگایا، گچی سے بنایا۔

صَرُحَ. بیان کرنا ظاہر کرنا۔

صَرَاحَةٌ اور صُرُوحَةٌ. بیان کرنا، صاف صاف کہنا، صاف ہونا، خالص ہونا۔

تَصْرِيحٌ. صراحت سے کہدینا، کھول کر بیان کرنا (یہ تَعْرِيضٌ کی ضد ہے۔ جس کے معنی اشارے، کنایے اور استعارے میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں)۔

مُصَارَحَةٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ. پکار کر کہنا رُو در رُو کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالمواجہ بات کرنا)۔

إِصْرَاحٌ. صاف کہنا۔

اِنْصِرَاحٌ. کھل جانا۔

صَرْحٌ اور صَرَاحٌ اور صُرَاحٌ. خالص اور بے آمیزش۔

صُرَاحِيَّةٌ. شراب کا ایک برتن ہے۔

صَرْحٌ. محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں۔

صَرْحَةُ الدَّارِ. مکان کا صحن۔

ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ. دل میں یہ وسوسہ آنا تو خالص ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا کرنے کے لئے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے)۔

دَعَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهُ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدٍ. ایک بانجھ بکری کو بلایا وہ دودھ دینے لگی، اس کے تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر جھاگ تھا۔

مَتٰى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِيْنَ يُصَرِّحُ. ابن عباس رضؓ سے دریافت کیا گیا کہ (کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟ انھوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھل جائے (یعنی وہ پکنے پر آجائے۔ خطابی نے کہا صحیح يُصَوِّحُ ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

صَرْخَةٌ. چیخ، زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں۔

صُرَاخٌ اور صَرِيخٌ. چلانا، فریاد کرنا، پکارنا۔

إِصْرَاخٌ. فریادرسی کرنا، مدد کرنا۔

إِسْتِصْرَاخٌ. فریاد کرنا مدد چاہنا۔

اِصْطِرَاخٌ. فریاد کرنا۔

صَارِخٌ. فریاد کرنے والا، فریادرس اور مرغ۔

كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الصَّارِخِ. آں حضرتؐ تہجد کی نماز کے لئے اس وقت اٹھتے جب مرغ کی بانگ سنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے بانگ دینا شروع کرتا ہے)۔

أَنَّهُ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهٖ. (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو) ان کی بیوی (صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی، یا ان کی سخت بیماری کی۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ صَوْتُ الْمُسْتَصْرِخِ خَرَجُوا إِلَيْهِ. انھوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سنی تو اس کی طرف چلے (یعنی کفار قریش اپنے قافلہ کی امداد کے لئے)۔

لَا صُرَاخَ. چلا کر یہ کہوں گا کہ؛

يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ. اے فریاد کرنے والوں

کی فریاد سُننے والے ان کی مدد کرنے والے۔

اَلْبُوْمَۃُ الْقَارِحَۃُ مِنَ الشُّوْمِ لِلْمُسَافِرِ. چلانے والا اُلّو مسافر کے لئے منحوس ہے۔

صَرْدٌ. نافذ کرنا، جاری کرنا، چلانا۔

صَرَدٌ. جلد سردی لگنا، گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا، تیر خطا ہونا۔

صَرِدَ قَلْبِیْ. میرا دل مایوس ہوگیا۔

تَصْرِیْدٌ. تھوڑا تھوڑا کرکے دینا۔

صَمَادٌ. پہاڑ کا بلند ٹھنڈا مقام (جیسے بَرُوْدٌ ہے)۔

صُرَدٌ. ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور عرب اس کو منحوس خیال کرتے ہیں۔

تَحَاتَّ وَرَقُہٗ مِنَ الصَّرِیْدِ. (آخرت سے غافل لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک سبز ہرا بھرا درخت، اُن درختوں کے درمیان جن کے پتے پالا پڑنے سے جھڑ جاتے ہیں (ایک روایت میں مِنَ الْجَلِیْدِ ہے معنی وہی ہیں)۔

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا یَمُوْتُ فِی الْبَحْرِ صَرْدًا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِہٖ. حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، جو مچھلی دریا میں سردی پڑنے سے مرجائے، اس کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

اِنِّیْ رَجُلٌ مِصْرَادٌ. میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لئے قوتِ برداشت نہیں)۔

مِصْرَادٌ. اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو طاقتور ہو سردی کی برداشت کرسکے۔ (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)۔

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا تَصْرِیْدًا. بہشت میں تھوڑا تھوڑا کرکے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا)۔

تَصْرِیْدٌ. اصل میں تھوڑا تھوڑا پلانے کو کہتے ہیں جس سے سیری نہ ہو، یا تھوڑا تھوڑا دینے کو۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ صَرَّدَ لَہُ الْعَطَاءَ. اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی)۔

یُسْقَوْنَ فِیْہَا شَرَابًا غَیْرَ تَصْرِیْدٍ. بہشت میں شراب پلائی جائے گی (خوب سیر کرکے) نہ یہ کہ تھوڑی تھوڑی۔

اِنَّہٗ نَہَی الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ. آں حضرتؐ نے احرام باندھے ہوئے شخص کو صُرد کے قتل سے منع کیا۔

صُرَد۔ (محیط میں ہے کہ) صُرد ایک پرندہ ہے کہ جس کا رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے اور پیٹھ سبز ہوتی ہے اور سر اور چونچ ضخامت دار، یہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے۔ نہایہ میں ہے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ۔ ہندی میں اس کو لٹورا کہتے ہیں۔

نَہٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَۃِ وَالنَّحْلَۃِ وَالْہُدْہُدِ وَالصُّرَدِ. چار جانوروں کے قتل سے منع کیا، چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہُدہُد اور صُرد۔ (خطابی نے کہا کہ چیونٹی سے وہ چیونٹا مراد ہے جو بڑا لمبے پاؤں والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور ہدہد اور صرد کا گوشت حرام ہے اس لئے ان کے قتل سے منع فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ ہُدہُد کا گوشت بدبودار ہوتا ہے تو جلالہ کی طرح ہوا اور صرد کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں اس لئے اس کو مکروہ سمجھا۔ بعض نے کہا یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے، کیونکہ تصرید کم دینے کو کہتے ہیں۔) (مجمع البحرین میں ہے کہ صُرد حضرت آدمؑ کو سراندیپ سے جدّہ تک راستہ بتلاتا گیا۔ اور ہدہد حضرت سلیمانؑ کا قاصد تھا اس لئے ان کے قتل سے منع کیا۔)

(کعب احبار نے کہا صُرد سبحان ربی الاعلیٰ ملأ سمائہ وارضہ پکارتا ہے)۔

کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ رَجُلًا صَرِدًا لَا تُدْفِئُہٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ. امام زین العابدینؓ سردی کا تحمل نہیں کرسکتے تھے، آپ حجاز کی پوستینوں سے گرم نہیں ہوتے تھے۔

صَرْدَحٌ. ہموار مقام۔

رَاَیْتُ النَّاسَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ جُمِعُوْا فِیْ

Marfat.com

صَرْدَحٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ. حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں میں نے دیکھا، لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کئے گئے۔ ان سب پر نگاہ چلتی تھی اور آواز ان کو سنائی جا سکتی تھی۔

صَرْدَح کی جمع صَرَادِحُ ہے۔

صَرٌّ۔ مادہ کے تھن پر تھیلی باندھنا تاکہ وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا سکے۔ اور باندھنا، کھڑا کرنا، آواز نکالنا۔

صَرِيْرٌ۔ کان میں جھن جھن کی آواز آنا۔

صُرَّ النَّبَاتُ۔ سبزی پر پالا پڑا۔

صِرٌّ۔ سخت سرد ہوا۔

إِصْرَارٌ۔ ضد کرنا، قائم رہنا، ہمیشہ کرنا، اعتاد کرنا۔

صَرُوْرَةٌ۔ جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے حج نہ کیا ہو۔

صِرَارٌ۔ وہ تھیلی یا بندھن جو تھن پر باندھا جائے تاکہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔ (صِرَار اس بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں چڑھ سکتا)۔

صَرَّةٌ۔ نالہ، فریاد وچیخ، تکلیف کی شدت، ترش روئی۔

صِرَّةٌ۔ سخت سردی۔

صُرَّةٌ۔ تھیلی، ہمیانی (اس کی جمع صُرَرٌ ہے)۔

حَتّٰى سَمِعْتُ صَرِيْرَ الْأَقْلَامِ۔ یہاں تک کہ میں نے قلم چلنے کی آواز سنی (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے لکھ رہے تھے اور ان کی روانی قلم کی آواز آرہی تھی)۔

مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ جس نے گناہ سے توبہ کی نادم ہوا اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو مُصِر نہیں کہہ سکتے)، گو ایک دن میں وہی گناہ ستر بار کرے۔

وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ۔ گناہ پر اصرار (واشکبار) کرنے والوں کے لئے خرابی ہے (اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ گناہ کرتا رہے اور اس پر نادم اور شرمندہ نہ ہو، توبہ نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ گناہ کو، اگرچہ وہ کمتر درجہ کا ہو حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر پھولا رہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کئی ہوں تو سب مل کر کبیرہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا مُصِر ہے)۔

لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں اکیلا رہنا (مجرد رہنا اور نکاح نہ کرنا) نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں نکاح نہیں کرتا۔ کیونکہ نکاح کرنا مسنون طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا رہبانیت اور درویشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)۔

صَرُوْرَةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی حج نہ کیا ہو (یہ صَرٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی حبس اور منع)، بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے، اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی جرم کرکے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھیڑتے، اگر مقتول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ صرورہ ہے اس کو مت چھیڑ۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

تَأْتِيْنِيْ وَأَنْتَ صَارٌّ بَيْنَ عَيْنَيْكَ (آنحضرت نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ) تم میرے پاس کشیدہ ہو کر آتے ہو دونوں آنکھوں کو ملائے ہوئے، جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)۔

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَحُلَّ صِرَارَ نَاقَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا فَإِنَّهُ خَاتَمُ أَهْلِهَا۔ جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہے اس کے لئے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بندھن مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نکالے) کیونکہ وہ

Marfat.com

سربند ہوں گویا مالک کی مہر ہے (اور کسی کی مہر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَاقَةٌ مُصَرَّرَةٌ۔ وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سربند ہوں)۔

وَقُلْتُ خُذُوهَا هٰذِهِ صَدَقَاتُكُمْ مُصَرَّرَةً أَخْلَافُهَا لَمْ تُحَرَّدِ۔ (مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انہوں نے زکوٰۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا) یہ تمہارے ہی صدقے ہیں ان کو لے لو، ان کے تھن بندھے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے۔

مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً۔ جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک رکھا ہو کئی دن تک نہ دوہا ہو (تاکہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خرید لے)۔

مُصَرَّاةٌ۔ اگر صَرٌّ سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر صَرْيٌ سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آرہا ہے۔

تَكَادُ تَنْصَرُّ مِنَ الْمَلْإِ۔ بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی۔

أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِهِ۔ تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو (یعنی جو دل میں ہے وہ کہو) (ایک روایت میں تُسَرِّرَانِ ہے جو تم چپکے چپکے کہہ رہے تھے)۔

أَمَا وَهُوَ مَصْرُورٌ فَلَا۔ (عبداللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا کہ اس کو قتل کریں، اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا۔

إِنَّكُمْ مُصَرِّرُونَ مُحَشْحِشُونَ۔ تم تو بندھے ہوئے ہو کانٹا لگے ہوئے (یعنی بخیل ہو)۔

حَتَّى أَتَيْنَا صِرَارًا۔ یہاں تک کہ ہم "صرار" پر آئے (صرار ایک پرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے راستے پر)۔

نَهَى عَمَّا قَتَلَهُ الصِّرُّ مِنَ الْجَرَادِ۔ جس ٹڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

اِطَّلَعَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَأَنَا أَنْتِفُ صِرًّا۔ امام زین العابدین نے مجھ کو جھانکا میں "صِر" کے پر اکھیڑ رہا تھا۔

صِرٌّ۔ ایک قسم کا پرندہ ہے۔

فَاصْطَرَّتِ السَّارِيَةُ۔ (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تیار کرالیا گیا اور آپؐ نے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ رونے کی آواز نکالنے لگی۔ (سبحان اللہ! یہ آپؐ کا ایک بڑا معجزہ تھا، جب لکڑی آپؐ کے فراق پر رونے لگی تو مومنین کو آپ کی مفارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبرؐ سے ملا دے)۔

أَزْرَقُ مُصْطَرُّ النَّابِ صَرَّارُ الْأُذُنِ۔ نیلگوں دانت گرا ہوا، کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لئے)۔

إِنَّمَا أَمْرُ اللّٰهِ صِرًّى یا صِرِّيٌّ یا صُرِّيٌّ یا صُرًّى۔ یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

صَرْصَرٌ۔ بہت ٹھنڈی تیز ہوا۔

لَا كَبِيرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ۔ جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہوگا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے (اگرچہ وہ صغیرہ ہو) تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہو جائے گا۔

سَمِعَ نُوحٌ صَرِيرَ السَّفِينَةِ عَلَى الْجُودِيِّ۔ نوح نے کشتی کی آواز سنی جب وہ جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری۔

سَمِعَ صَرِيرَ الْكَوْثَرِ۔ جب کوئی کانوں میں انگلیاں دے لے تو حوض کوثر کے پانی کی آواز سنے گا (یعنی ایسی آواز جھر جھر بھر بھر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی حوض کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)۔

صُرْصُورٌ۔ بڑا اونٹ۔

Marfat.com

صِرَاطٌ۔ راستہ، راہ اور وہ پُل جو دوزخ کی پشت پر بنا ہوا ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔

صُرَاطٌ۔ لمبی تلوار کاٹنے والی۔ (سِرَاطٌ سین سے بھی بمعنی صِرَاط ہے)۔

امام جعفر صادقؓ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اس راہ پر چلا جس سے تیری محبت پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچا دے اور رائے اور خواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے کسی کی مجرد رائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے)۔

وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ ایک راستہ ہے اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے، جو کہہ رہا ہے "سیدھے چلے جاؤ" (اِدھر یا اُدھر نہ مُڑو)۔

فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ پھر آپ نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام کا راستہ دین ہے (اور کھلے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ یعنی جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے، اور پردے اللہ کی حدیں ہیں اور پکارنے والا راستے کے سرے پر قرآن ہے (تو جو کوئی قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہو گیا)۔

صَرْعٌ یا صِرَاعٌ یا مَصْرَعٌ۔ زمین پر گرا دینا، دروازے کے دو پٹ کرنا۔

صُرِعَ۔ اس کو مرگی کا عارضہ ہو گیا۔

تَصْرِيْعٌ۔ گرانا۔

مُصَارَعَةٌ۔ کشتی کرنا۔

صُرَاعَةٌ اور صِرِّيْعٌ۔ بڑا پہلوان گرانے والا۔

صَرْعٌ۔ مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں دماغ میں سُدّہ پڑ جاتا ہے۔

مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ هُوَ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ تم پہلوان کشتی میں گرانے والا کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اس کو جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں، آپ نے فرمایا، نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر اختیار رکھے (اس کی عقل غالب ہو جو نفس کو پچھاڑ دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے، وہی سب بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پچھاڑا اور شریعت اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو درحقیقت وہی بڑا پہلوان ہے۔ سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایک شہوت یعنی خواہش دوسرے غصہ۔ اور یہ دونوں نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور شرع کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ تَصْرَعُهَا الرِّيْحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى۔ مومن کی مثال ایک نرم پودے کی سی ہے (جو تر و تازہ ہو) کبھی اس کو ہوا ٹیڑھا کر دیتی ہے پھر سیدھا کر دیتی ہے (کیونکہ وہ نرمی کی وجہ سے مُڑ جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر شو کے سخت درخت کی طرح ہے مُڑتا ہی نہیں۔ جب مُڑا تو بس گیا گزرا اور جڑ سے ہی اکھڑ گیا۔)

اِنَّهُ صُرِعَ عَنْ دَابَّةٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ۔ آں حضرت سواری پر سے گرے، آپ کی (داہنی کروٹ چھل گئی، وہاں کی کھال اُدھڑ گئی (اس کے علاوہ کچھ ضرب نہیں آئی، اللہ نے محفوظ رکھا)۔

اَرْدَفَ صَفِيَّةَ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيْعًا۔ (آں حضرت جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو) آپ

Marfat.com

نے اُمّ المومنین حضرت صفیہ رض کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھا لیا اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور دونوں اس پر سے گر پڑے۔

فَرَاَیْتُهُمْ صَرْعٰی فِی الْقَلِیْبِ۔ میں نے ان شیطان کافروں کو (جنھوں نے عین نماز میں آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھدی تھی اور خوب قہقہے لگائے تھے) بدر کے اندھے کنوئیں میں پڑے دیکھا (یہ سات کافر تھے، ان میں سے پانچ جنگِ بدر میں داصلِ جہنّم ہوئے، ان کی نعشیں کتّوں کی طرح ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں اور دو یعنی عمارہ اور عقبہ بھی بُری طرح مرے۔ عمارہ حبش کو بھاگا، وہاں کے بادشاہ کی عورت پر نظر ڈالی اس نے ایک جادوگر سے عمل کراکر اس کو دیوانہ بنا دیا۔ جانوروں کی طرح وحشی بن کر جیا۔ آخر حضرت عمر رض کی خلافت میں وہیں مر گیا اور عقبہ کو آپؐ نے بدر سے لوٹ کر قتل کرایا جو قید کر لیا گیا تھا)۔

مَصْرَعُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے۔ (یعنی مر کر گرنے کی)۔

سَاَلْتُهٗ عَمَّا صَرَعَ الْمِعْرَاضُ مِنَ الصَّیْدِ۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ بے پر کے تیر سے اگر شکار مارا جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

فَقَمَصَتِ الْمَرْکُوْبَةُ فَصَرَعَتِ الرَّاکِبَةَ۔ (سواری جس پر تیسری سوار تھی) اس نے دونوں پاؤں اُٹھائے اور جو اس پر سوار تھی اس کو گرا دیا (ہُوا یہ تھا کہ تین لڑکیاں ایک پر ایک سوار ہوئیں، نیچے والی نے بیچ والی کے چٹکی لی وہ الف ہو گئی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی، حضرت علی رض نے ایک ایک تہائی دیت کی اُن دونوں لڑکیوں سے دلائی اور ایک تہائی ساقط کر دی اِس لئے کہ مرنے والی نے خود اپنی خوشی سے یہ کھیل کھیلا تھا)۔

وَصَرِیْعٌ یَتَلَوّٰی۔ ایک شخص زمین پر گرا ہوا (یعنی زخمی ہو کر) دُہرا ہو رہا تھا، اس کو تشنج ہو رہا تھا)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سَقِیْمٍ مُضْرِعٍ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیماری سے جو زمین پر گرا دے (یا جو مرگی میں مُبتلا کر دے)۔

مِصْرَاعُ الْبَابِ۔ دروازے کا ایک پٹ۔

اَوَّلُ مَنْ عَلَّقَ عَلٰی بَابِ الْکَعْبَةِ مِصْرَاعَیْنِ مُعَاوِیَةُ۔ جس نے پہلے کعبہ کے دروازے کے دو پٹ کئے وہ معاویہ تھے (ان سے پہلے یہ دروازہ ایک ہی پٹ کا تھا)

مِصْرَعٌ اور مِصْرَاعٌ شعر کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں (اور بیت دونوں مصرعوں کو ملا کر)۔

مَصَارِعُ الشُّهَدَاءِ۔ جہاں پر شہداء گریں (مر کر)

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ الْهَوَانِ احسان کرنا ذلت میں گرنے سے بچاتا ہے۔

صَرْفٌ۔ پھیر دینا، اَوندھا دینا، ہٹا دینا، خالص رکھنا، آمیزش نہ کرنا، رخصت کرنا۔

تَصْرِیْفٌ۔ پھیر دینا، گردان کرنا۔

صَرِیْفٌ۔ اُس آواز کو کہتے ہیں جو دروازے کو بند کرتے یا کھولتے وقت نکلتی ہے۔

اِصْرَافٌ۔ پھیر دینا۔

اِصْطِرَافٌ۔ خریدنا۔

اِسْتِصْرَافٌ۔ پھیر دینے کا سوال۔

صَرَّافٌ۔ پرکھنے والا (مشہور مستعمل لفظ ہے، صراف سونے چاندی اور زیورات کا بیوپاری)۔

اِنْصِرَافٌ۔ لوٹ جانا۔

صَرْفٌ۔ اُس بیع کو کہتے ہیں جس میں دونوں طرف نقد ہوں۔ جیسے روپیوں کے بدلے اشرفیاں لی جائیں۔

صِرْفٌ۔ خالص۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اللہ اس کی طرف سے نہ توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ یا نہ نفل اس کا قبول ہوگا نہ فرض۔

اِذَا صُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ جب حد

کی تقسیم ہو جاتے اور ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیئے جائیں تو اب شفعہ کا حق نہ رہے گا (اس لئے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہو گئی اور راستے معین ہو گئے تو اب شرکت نہ رہی اس لئے شفعہ کا بھی حق نہ ہوگا۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے، ان کی دلیل دوسری حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے)۔

مَنْ طَلَبَ صَرْفَ الْحَدِيْثِ يَبْتَغِيْ بِهٖ إِقْبَالَ وُجُوْهِ النَّاسِ إِلَيْهِ۔ جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنانا چاہے (خوشامد، چاپلوسی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کے لئے) اس لئے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ لَا يُحْسِنُ صَرْفَ الْكَلَامِ۔ فلاں شخص کلام کا پرکھنا نہیں جانتا (اچھے اور برے میں تمیز نہیں)۔

فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَارًّا وَجْهُهٗ كَأَنَّهُ الصِّرْفُ۔ (حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپؐ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے آپؐ کا چہرۂ مبارک "صرف" کی طرح سرخ تھا۔

صِرْفٌ۔ ایک درخت ہے سرخ رنگ کا جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں۔

تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ كَأَنَّهُ الصِّرْفُ۔ ان کا چہرہ متغیر ہو گیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہے (صرف کے معنی سطورِ بالا میں بیان ہو چکے)۔

صِرْف۔ اس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب یا خون کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملا ہو۔

لَنُعَرِّكَنَّكُمْ عَرْكَ الْأَدِيْمِ الصِّرْفِ۔ وہ تم کو ایسا مَل دے گی رگڑے گی جیسے سرخ نری ملی جاتی ہے رگڑی جاتی ہے۔

إِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَإِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَيُوْعِدَانِ فَوَضَعَا جُرُنَهُمَا۔ آں حضرتؐ مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، دیکھا تو وہاں دو اونٹ دانتوں سے آواز نکال رہے ہیں (نر اونٹ یہ آواز مستی کے وقت کرتا ہے اور مادہ تکان کے وقت) اور حملہ کرنے کے لئے بڑبڑ کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین پر گردن رکھ دی (بس آپؐ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی اور شرارت بھول گئے۔ عاجز ہو کر گردن جھکا دی)۔

لَا يَرُوْعُهٗ مِنْهَا إِلَّا صَرِيْفُ أَنْيَابِ الْحِدْثَانِ۔ اس کو کوئی چیز نہیں ڈراتی، مگر زمانہ کے حادثوں کے دانتوں کی آواز۔

أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ۔ میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا (جو فرشتے لوحِ محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے تھے) (بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

إِنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ التَّوْرَاةَ۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے لئے توراۃ شریف (اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰؑ اللہ کا قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے دست مبارک سے تیار فرمائیں۔ ایک تو آدمؑ کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے توراۃ اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے۔ اللہ تعالیٰ جہمیوں کو تباہ کرے جو ہمارے پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)۔

وَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَصَرِيْفِهِمَا۔ وہ دونوں ان کے دودھ اور تازہ دودھ ہوئے دودھ میں رات گزارتے تھے۔

صَرِيْفٌ۔ اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھن سے دوہا گیا ہو۔

Marfat.com

لٰکِنَّ غِذَاءَهَا اللَّبَنُ الْخَرِیْفُ الْمَخْضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِیْفُ. اس کی غذا فصلِ خریف کا دودھ ہے (اس فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھاکر خوب موٹے تازے ہوتے ہیں) وہ دودھ جس پر سے مکھن نکال لیا جاتا ہے۔ اور دہی اور تازہ دوہا ہوا دودھ۔

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِيْئَةً اَوْ صَرِيْفًا۔ میں بیس آدمیوں کو سیر کرنے والا پیالہ دودھ کا اکیلا پی جاتا ہوں خواہ میٹھا ہو یا تازہ دوہا ہوا ہو (یہ عمرو ابن معدی کرب نے کہا جو بڑے پیٹ والے اور بہت کھانے والے تھے)۔

اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الصَّرَفَانَ. کیا تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہو؟

صَرَفَان۔ ایک قسم کی عمدہ اور وزنی کھجور ہے۔

يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ. (حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے) یوں سمجھ کر نماز سے فارغ ہو کر داہنی ہی طرف جانا ضروری ہے۔ حالانکہ داہنی طرف جانا صرف مستحب اور مندوب ہے مگر واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب کام کو واجب اور لازمی قرار دے گویا وہ شیطان کا پیرو ہوا۔ آں حضرتؐ نماز پڑھ کر اکثر داہنی طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف بھی جاتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون کام کا ہمیشہ کرنا منع ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ مستحب کام کو مستحب ہی سمجھ کر کرے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی نہ کرے اس پر طعنہ اور ملامت کرے، یہ شیطانی حرکت ہے، ہمارے زمانہ میں مستحب تو مستحب ہے ہی مگر جس کام کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب اور ضروری سمجھنے لگے ہیں اور اس کے نہ کرنے والے کو ملعون کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کے وقت انگلیاں چومنا، تیجہ، دسواں، چہلم کرنا، مجلسِ میلاد کرنا، فاتحہ، عرس، صندل، چراغاں وغیرہ۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان شیطانی حرکات سے ان کو نجات ملے گی، ورنہ نیم ملا خطرۂ ایمان ہے جیسے نیم طبیب خطرۂ جان۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب سنت پر اصرار کرنا شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوگا)۔

وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ. میرا دل اس کی طرف سے پھیر دے (یہ واصرفه عنّی کے بعد فرمایا اس لئے کہ آدمی کبھی گناہ سے باز رہتا ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے، تو فرمایا کہ میرا دل بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی برے کاموں سے نفرت ہو جائے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ صَرْفٌ. جس کے پاس نقد روپے ہوں (وہ ان کو اشرفیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ۔ روحاء کے آخری مقام پر (روحاء ایک مقام کا نام ہے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ مُتَفَاضِلًا فَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔ میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی کو چاندی کے بدلہ یا سونے کو سونے کے بدلہ کم و بیش فروخت کیا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دونوں طرف سے نقدا نقد ہو۔ سود تو جب ہوگا جب ادھار کا معاملہ ہو (یہ قول صرف بعض علماء کا ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے بدلہ یا سونا سونے کے بدلہ کم و بیش بیچنا درست نہیں اگرچہ نقدا نقد ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر جنس[1] مختلف ہو تب کمی بیشی درست ہے، لیکن ادھار درست نہیں)۔

فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ اپنی نگاہ داہنی اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

[1] جیسے چاندی سونے کے بدلہ یا سونا چاندی کے بدلہ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

غلط کہا جو قرانی کے پیشہ کو ناجائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر لے۔
(اور جب نماز کا وقت آجائے تو جو تیرے ہاتھ میں ہو اس کو چھوڑ کر نماز کے لئے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی ہے)۔
صَرْفُ الدَّهْرِ۔ زمانہ کی گردش (صَرْفٌ کی جمع صُرُوْفٌ ہے)۔
صَرْفُ الْحَدِيْثِ۔ مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔
صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ الْاَذٰى۔ اللہ نے تیری تکلیف ٹال دی (تجھ کو تندرست کر دیا، یا پاک کر دیا، تیری نجاست دُور کر دی)۔
لَمْ يَزَلِ الْاِمَامُ مَصْرُوْفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوْءِ۔ امام سے ہمیشہ بُرائی کی تہمتیں دُور کی جاتی ہیں (اللہ تعالےٰ اس کو بُری باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔
اَللّٰهُ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ۔ اللہ تعالیٰ (عرش پر رہ کر) دنیا میں قلم چلنے کی بھی آواز سنتا ہے۔
اَلرَّجُلُ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّأُ۔ اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ لوٹے اور وضو کرے (اکثر علماء کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔
صَرَفْتُ الْمَالَ۔ میں نے روپیہ خرچ کیا۔
صَرَفْتُ الرَّجُلَ فِيْ اَمْرِيْ۔ میں نے اپنے مقصد کے لئے دوڑ دھوپ کی۔
صُرِفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِلَى الْكَعْبَةِ۔ آنحضرتؐ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے)۔
وَاَصْرِفْ قَلْبِيْ اِلٰى طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ۔ میرا دل اپنی اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے ڈرتا رہوں اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا رہوں)۔
يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل (ایمان پر) جمائے رکھ۔
صَارَفْتُ الْاَجِيْرَ۔ میں نے مزدور کو رخصت کر دیا (اس کو چھوڑ دیا)۔
كَلْبَةٌ صَارِفَةٌ کتیا نر کی خواہش رکھنے والی۔
اَلصَّرَفَانُ سَيِّدُ تُمُوْرِكُمْ۔ صرفان تمہاری سب کھجوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کھجوروں سے عمدہ اور زیادہ مزے دار ہے)۔
صَرَقٌ۔ پتلی، باریک، رقیق۔
صَرِيْقَةٌ۔ چپاتی۔
كَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْقَةِ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ سُنَّةٌ۔ عبداللہ ابن عباس رضؓ عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے چپاتی کا ایک ٹکڑا کھا لیتے اور کہتے یہ (یعنی عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کھجوریں کھا لیتے)۔
صَرِيْقَةٌ کی جمع صُرُقٌ اور صَرَائِقُ آئی ہے۔
(خطابی نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:
لَا اَغْدُوْ حَتّٰى اٰكُلَ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْفَةِ فائے موحدہ سے، حالانکہ صحیح صَرِيْقَةٌ قاف سے ہے)۔
صَرْمٌ۔ کاٹنا، چھوڑ دینا، ترکِ کلام و سلام کرنا۔
صُرَامٌ۔ (اسم مصدر ہے)۔
صَرَمَ الْحَبْلُ۔ رسّی ٹوٹ گئی۔
صَرَمَ شَهْرًا عِنْدَنَا۔ ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔
سَيْفٌ صَارِمٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔
مُصَارَمَةٌ۔ کاٹنا۔
اَصْرَمَ النَّخْلُ۔ کھجور کاٹنے کا وقت آن پہنچا (جب
اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا)۔
تَصَرُّمٌ۔ خوب کاٹنا۔
تَصَارُمٌ۔ مضبوط رہنا، لڑائی ختم ہو جانا۔

Marfat.com

وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔ آنحضرتؐ
صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب ہم میں سے
کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا (اس قدر روشنی
ہوتے ہی آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ تو معلوم ہوا
کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے کیونکہ آپ نمازِ فجر میں بہت
لمبی قرأت کیا کرتے۔ اس حدیث سے حنفیہ کا یہ قول باطل
ہوتا ہے کہ صبح کی نماز روشنی میں شروع کرنا افضل ہے۔
اور یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ نمازِ فجر سے
فارغ ہوتے اور عورتیں اپنے گھروں کو لوٹتیں تو تاریکی کی
وجہ سے ان کی شناخت نہ ہوتی، تو یہ حدیث اس حدیث
کے خلاف نہیں ہے اس لئے کہ وہ عورتیں دور ہونے کی وجہ
سے نہ پہچانی جاتیں، جب تھوڑی سی روشنی ہو تو پاس والا
آدمی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دور والے کی شناخت نہیں
ہوتی)۔

ثُمَّ انْصَرَفَ۔ پھر وہ لوٹ گئے (یعنی منبر کی طرف سے
نہیں کر ترکِ سنت کی وجہ سے انھوں نے نماز اس کے ساتھ
پڑھنا چھوڑ دی)۔

فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ۔ جب یہ حال دیکھا،
جلدی سے ہی نماز سے فارغ ہو گئے (معلوم ہوا
اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو نماز کو مختصر کر دینا درست ہے)۔

فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّيْ۔ ہم نے آپس
میں مول تول کیا (یعنی چکایا) یا اپنے مال کی تعریف کی یہاں
تک کہ اس نے روپے مجھ سے خرید لئے (بیع صرف ہو گئی)۔

صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ۔ ان کے منہ پھر گئے (یعنی
شکست ہو گئی پیٹھ موڑ کر بھاگے)۔

لَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَ
وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ۔ نماز میں مجھ سے آگے (یعنی مجھ سے پہلے)
رکوع کیا کرو نہ سجدہ نہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو (یعنی
سلام پھیرو یا مسجد سے نکلو کیونکہ مقتدی کو نماز کے ہر رکن میں
امام کی متابعت کرنی چاہیے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہیے

نَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ۔ آں حضرتؐ
نے صحابہؓ کو اس سے منع کیا کہ (نماز پڑھ کر) آپ کے لوٹنے سے
پہلے لوٹ جائیں (کیونکہ آپ کے ساتھ عورت اور مرد سب نماز
میں شریک رہتے تھے، آپ سلام کے بعد تھوڑی دیر توقف
فرماتے، تاکہ عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں، اس کے بعد مرد
نکلیں)۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ۔ جب
آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا، فرمایا یوں
مت کہو، اللہ کو سلام (صحابہ شروع میں اسی طرح کہنے لگے تھے
آپ نے اس سے منع فرمایا۔ کیونکہ سلام خود اللہ تعالیٰ کا نام ہے)

لَوْ تَفَرَّتَتْ كَبِدُهُ عَطَشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ
صَيْرَفِيٍّ۔ اگر اس کا کلیجہ پیاس سے پھٹ رہا ہو جب بھی صراف
کے گھر کا پانی نہ پیے (کیونکہ صراف اکثر سود خوار ہوتے ہیں، اور
ان کا مال حرام کا مال ہوتا ہے)۔

صَيَارِفَةٌ۔ صیرفی کی جمع ہے بمعنی صراف جو پیسوں
کا بیوپار کرتا ہو۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ كَانُوْا صَيَارِفَةً
کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اصحاب کہف کلام کے پرکھنے والے تھے
(تو انھوں نے سچی بات یعنی توحید کو مان لیا اور جھوٹی بات یعنی
شرک سے انکار کیا۔ یہاں صیارفۃ سے یہی مراد ہے۔ یہ مراد
نہیں ہے کہ وہ روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے)۔

میں کہتا ہوں کہ ظاہر مطلب یہی ہے کہ وہ صراف تھے
اور روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے۔ اور صراف کے پیشہ میں
کوئی قباحت نہیں اگر برابر دے اور برابر لے، سود نہ کھائے
اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو مکروہ پیشوں کے باب
میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ عبارت کہ:

كَذَبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَّاَعْطِ سَوَاءً

Marfat.com

تصادُمٌ- ایک دوسرے سے ملاقات ترک کر دینا۔

صادِمٌ- شیر کو بھی کہتے ہیں۔

صِرَام- جنگ۔

فَتَجدَ عُهَا وَتَقُولُ هٰذِهٖ صُرُمٌ۔ تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کٹے ہیں۔

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ۔ کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترکِ ملاقات کرے (بلکہ اگر کچھ رنجش یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرزِ عمل جب اختیار کرنا چاہیے کہ جب دنیوی وجوہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترکِ ملاقات جائز ہے)۔

اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔ دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)۔

اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ۔ دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آگیا ہے)۔

لَا تَجُوزُ الْمُصَرَّمَةُ الْاَطْبَاءِ۔ زکوٰۃ میں وہ بکری درست نہیں، جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں۔ یا داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دیدیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)۔

لَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ صلعم ابْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ۔ جب کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجتے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے، جیسا کہ انہوں نے عہد کیا تھا مشہور روایت یہی ہے)۔

يُصْرَمُ۔ بہ فتحِ راء، اور ایک روایت میں يُصْرِمُ ہے بہ کسرۂ راء یہ اَصْرَمَ النَّخْلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

صِرَام- خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کا جاتا ہے۔

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَصِرَامِهِمْ۔ ہمارا حصہ ان کے جا اور ان کے پھلوں میں ہے۔

اِنَّهٗ غَيَّرَ اِسْمَ اَصْرَمَ فَجَعَلَهٗ زُرْعَةَ۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا، آپ نے یہ نام بدل کر زرعہ رکھ دیا۔ (اس لئے کہ اصرم کے معنی کاٹنے والا ، شاید آپ نے کروہ سمجھا ہو۔ اور زرعہ زراعت سے ماخوذ ہے جو برکت کی چیز

اِنْ تُوُفِّيْتُ وَفِيْ يَدِيْ صِرْمَةُ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَسُنَّتُهَا سُنَّةُ ثَمْغٍ۔ اگر میں اس زخم سے مر گیا تو ابن اکو کا کھجور کا باغ (یا اونٹوں کا گلہ) جو میرے ملک میں ہے اس کا حال وہی ہوگا جو ثمغ کا ہے (ثمغ کو حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا تو فرمایا کہ یہ ابن اکوع کا بھی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد وقف ہے)۔

وَكَانَ يُغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے آ اترتے ہیں ص کی تاریکی میں لوٹتا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَلَا يُغِيْرُوْنَ عَلَى الصِّرْمِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ۔ جس عورت نے آں حضرت کو پانی دیا تھا (حضرت علی اس کو پکڑ کر لائے صحابہ کیا کرتے اس عورت کے گرد اگرد گاؤں کو لوٹتے اور جس ٹکڑے میں وہ عورت تھی، اس کو چھوڑ دیتے)۔

فَقَرَّبْنَا صِرْمًا مَيِّتًا۔ ہم نے اپنے جانوروں کا گل نزدیک کیا۔

فِي التَّبِيْعَةِ وَالصِّرْمَةِ شَاتَانِ اِنِ اجْتَمَعَ وَاِنْ تَفَرَّقَتَا شَاةٌ شَاةٌ۔ بکریوں کے گلے اور منڈے میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو بیس سے زیادہ تو دو بکریاں زکوٰۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو ایک گلے والے سے ایک ایک بکری کی لی جائے گی (مثلاً سا

Marfat.com

بریوں کے دو گلے ہوں تو ہر گلّہ میں سے ایک بکری لی جائے گی
سو بکریوں تک۔ اگر ایک سو میں بکریاں ایک ہی جگہ ہوں
ہی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی)۔

اَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ۔ جس کے تھوڑے
اونٹ ہوں یا تھوڑی بکریاں (بے چارہ غریب ہو) تو اس کو سرکاری
رمنہ (چراگاہ میں) آنے دے (اپنے جانور وہاں چرانے دے۔
حضرت عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا)۔

فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ قَدْ مَضَتْ اَرْبَعٌ
وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الصَّيْرَمُ۔ اس امت میں پانچ فتنے
ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو
بالکل تباہ کرنے والا ہے۔

اَلدُّنْيَا تَصَرَّمَتْ وَاٰذَنَتْ بِانْقِطَاعٍ۔ دنیا ختم
ہوگئی اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دیدی۔

تَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔

صَرَمَةٌ۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ جو تیس درخت
تک ہوں۔

صَرْيٌ۔ کاٹنا، دفع کرنا، روکنا، حفاظت کرنا، آگے ہو جانا،
پیچھے ہو جانا، موڑ دینا، ہلاکت سے بچانا، قضیہ چکانا، اوپر ہونا،
نیچے ہونا، مزہ بدل جانا۔

تَصْرِيَةٌ۔ جانور کا دودھ نہ نچوڑنا بلکہ تھن میں رہنے
دینا۔

اِصْرَاءٌ۔ دودھ روکا ہوا جانور بیچنا۔

مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيْ عَبْدِيْ۔ کس چیز نے
تجھ کو مجھ سے کاٹ دیا (یعنی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:
مَا يَصْرِيْكَ مِنِّيْ آیا ہے، معنی وہی ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ
جو شخص ایسا جانور خریدے (بکری، گائے، بھینس یا اونٹنی
جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو (تاکہ خریدار دھوکہ میں

آجائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے) تو
اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا (خواہ وہ ادا
شدہ قیمت کے عوض جانور کو اپنے پاس رہنے دے خواہ بائع کو
واپس کر دے اور جو دودھ وہ جانور سے حاصل کر چکا ہے اس کے
بدل کھجور کا ایک صاع دیدے۔ خواہ دودھ اس سے زیادہ قیمت
کا ہو یا کم کا۔ ایسے معاملہ میں آں حضرتؐ کا حکم یہی ہے جو ہمیں
خوش دلی کے ساتھ ماننا چاہیئے)۔

لَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ۔ اونٹ اور بکری کا
دودھ نہ روکو (ان کے تھنوں میں جمع نہ کیا کرو۔ یعنی خریدار کو
دھوکا دینے کے لئے)۔

اِمْرَاَتِيْ صَرَى لَبَنُهَا فِيْ ثَدْيِهَا فَدَعَتْ
جَارِيَةً لَهَا فَمَصَّتْهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ۔ ایک
شخص نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے دریافت کیا کہ میری بیوی
کا دودھ اس کی چھاتی میں رک گیا تھا، اس نے ایک لڑکی
کو بلایا جس نے اس کی چھاتی چوس لی (دودھ پی لیا) ابو موسیٰ رضؓ
نے جواب دیا کہ اب وہ چھوکری تجھ پر حرام ہوگئی (اس لئے کہ وہ
رضاعت کے رشتہ سے تیری بیٹی ہوگئی۔ یہ ان لوگوں کے مسلک
سے بھی متعلق ہے جن کا کہنا ہے کہ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے
سے حرمت ہو جاتی ہے۔ اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ دو برس
کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی، لیکن رفعِ حجاب کے
لئے یہ درست ہے کہ عورت کسی بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلائے
تاکہ اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز اس حدیث
سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورت کا دودھ حرام نہیں ہے اور بڑے
آدمی کو بھی اس کا پینا جائز ہے۔ خصوصاً بطور دوا اور علاج
کے اور بھی انسب ہے)۔

اِنَّهٗ مَسَحَ بِيَدِهِ النَّصْلَ الَّذِيْ بَقِيَ فِيْ لَبَّةِ
رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَتَفَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَصْرِ۔ آنحضرتؐ
نے تیر کی اس انی پر جو رافع بن خدیج کے گلے میں اٹک کر
رہ گئی تھی ہاتھ پھیرا اور تھوک دیا تو اس میں پیپ نہیں پڑی

(وہ زخم پکا نہیں مندمل ہو گیا یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

عَلِمْتُ اَنَّهَا اَمْرُ اللّٰهِ صِرِّی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم ہے (جس میں اب کوئی تغیر تبدل نہیں ہو سکتا) (بعضوں نے صِرِّیٌّ روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں) (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ صِرِّیُّ الْعَزْمِ۔ اس کا ارادہ قطعی ہے (جس کام کا قصد کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے)۔

عَلِمَ رَبِّیْ اَنَّهَا مِنِّیْ صِرِّی۔ (ایک شخص کی اونٹنی کھو گئی، اس نے پروردگار سے عرض کیا کہ تیری قسم اگر تو نے میری اونٹنی مجھ کو نہ دلوائی تو میں کبھی تیری بندگی نہ کروں گا اس کے بعد اونٹنی مل گئی، اس کی نکیل ایک درخت کی شاخ سے اٹک گئی تھی، یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میرے مالک اور میری پرورش کرنے والے آقا نے سمجھ لیا کہ میری یہ قسم قطعی ہے (یعنی میں ضرور قسم کے مطابق کروں گا)۔

وَاِنَّمَا نَزَلْنَا الصَّرَّیَیْنِ۔ ہم دو پانی پر اترے (ریا اور سامہ پر یہ تثنیہ ہے صَرًّی کا بمعنی مجتمع پانی)۔ (ایک روایت میں صِیْرَیْنِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)

فَاَمَرَ بِصَوَارٍ فَنُصِبَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ انھوں نے (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ نے) مستولوں کے لئے حکم دیا وہ کعبہ کے گرد کھڑی کی گئیں (مستول وہ لکڑی جو کشتی کے بیچ میں سیدھی کھڑی کی جاتی ہے)۔

صَوَارٍ۔ جمع ہے صَارِیْ کی۔

وَاَیْدِیْهِ كَالصَّوَارِیْ اس کے ہاتھ جہاز کے مستولوں کے برابر تھے۔

صَرَایَةٌ۔ اندرائن (اس کے اندر)۔

صِرَاءٌ۔ یہ جمع ہے صَرَایَةٌ کی۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الطَّاءِ

مِصْطَبَّةٌ۔ ایک جگہ ہوتی ہے مثل دوکان کے اس پر بیٹھتے ہیں)۔

حَتّٰی اَخَذَ بِلِحْیَتِیْ فَاَقَمْتُ فِیْ مِصْطَبَّةِ الْبَصْرَةِ۔ اس نے میری ڈاڑھی پکڑی، میں بصرہ کی ایک دوکان میں ٹھہر گیا (ایک چبوترے پر جو دوکان یا مکان کے برابر ہوتا ہے)۔

مِصْطَحٌ۔ جنگل جس میں سبزہ وغیرہ نہ ہو اور غلہ کو کھلیان کرنے کے لئے جو جگہ برابر کرتے ہیں۔

صَطْرٌ یا صَطَرٌ بمعنی سَطْرٌ ہے۔

مُصْطَارٌ۔ تازہ شراب جو جلد نشہ کرے۔

مُصَیْطِرٌ۔ غالب، مسلط۔

مِصْطَعٌ۔ فصیح اور بلیغ۔

اِصْطَفْلِیْنَةٌ۔ گاجر۔

لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِیْنَةِ (معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے اس طرح اکھیڑ ڈالوں گا جیسے گاجر (کو زمین سے) اکھیڑ لیتے ہیں۔

اِنَّ الْوَالِیَ لَتَنْحِتُ اَقَارِبُهٗ اَمَانَتَهٗ كَمَا تَنْحِتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِیْنَةَ۔ حاکم کے عزیز و اقربا، اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں، جیسے بسولا گاجر کو تراش ڈالتا ہے (یعنی وہ اپنے عزیز و اقربا کی رعایت کرکے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے، اس سے اس کی امانت داری میں خلل واقع ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اپنے قرابت داروں اور تعلق والوں کی قطعاً رعایت نہیں کی، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس معاملہ میں ان کے عادلانہ طرزِ عمل کی وجہ سے کسی خویش و درویش کو یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے عدلِ فاروقی ضرب المثل ہے)۔

اُصْطُمَّةٌ۔ بیچا بیچ، عین وسط، ہر چیز کا بڑا مقام۔

هُوَ فِیْ اُصْطُمَّةِ قَوْمِهٖ یا اُسْطُمَّةِ قَوْمِهٖ۔ وہ

Marfat.com

اپنی قوم کے بین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں)۔

بابُ الصّاد مع العین

صَعْبٌ۔ سخت۔
صُعُوبَةٌ۔ سختی۔
تَصْعِیْبٌ۔ سخت کرنا۔
مُصَاعَبَةٌ۔ سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاهَلَةٌ ہے، اور مُسَامَحَةٌ یعنی نرمی کرنا)۔
اِصْعَابٌ۔ دشوار ہونا، کسی کام کو سخت پانا۔
تَصَعُّبٌ۔ سخت ہونا (جیسے اِسْتِصْعَابٌ ہے)۔
مَنْ کَانَ مُصْعِبًا فَلْیَرْجِعْ۔ جس کا اونٹ خندہ ہو (شریر ہو) وہ لوٹ جائے۔
کُنْتُ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ۔ میں ایک جوان نر اونٹ پر جو شریر اور سرکش تھا سوار تھا۔
فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ۔ جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھنا شروع کیا (یعنی اچھے بُرے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے)۔
صَعَابِیْبُ وَھُمْ اَھْلُ الْاَنَابِیْبِ۔ سخت لوگ (یہ جمع ہے صُعْبُوْبٌ کی، بمعنی سخت اور دشوار)۔
وَاَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْاُمُوْرِ۔ میں نے تم کو سخت اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو)۔
اَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ۔ میں نے تم کو دشوار اور مشکل گفتگو سے ڈرایا (جو صاف صاف سمجھ میں نہ آئے، اور لوگ اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں۔ علمائے متقدمین کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار کرے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے۔ لیکن متاخرین نے اس کو ہنر سمجھ لیا اور عبارات میں اختصار کرنے لگے۔ جیسے مختصر وقایہ، کنز، کافیہ، شافیہ، سلم، تہذیب، مختصر الاصول، ہدایۃ الحکمت اور مسلم میں یہی طریقہ برتا گیا ہے۔ یہ کتابیں ہرگز پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ ان کے بدلہ جامع صغیر اور قطر مغنی اللبیب، شرح مطالع، شرح حکمۃ العین، اصول شاشی، اور فخر الاسلام بزدوی (اصول البزدوی) پڑھانا چاہیے۔ علم اصول فقہ میں امام شوکانی کی کتاب ارشاد الفحول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو توضیح تلویح اور مسلم کی جگہ اس کو پڑھنا بہتر ہے)۔
حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا یَحْتَمِلُهٗ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَّلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ۔ ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کرلی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو)۔
حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ذَکْوَانٌ اَمْرَدُ مُقَنَّعٌ۔ ہماری بات سخت ہے، دشوار ہے، پاکیزہ ہے بدلنے والی نہیں، پوشیدہ ہے۔
اَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) ہمارا کلام بہت سخت اور دشوار ہے (اس لئے کہ لوگ ہم سے ناراض ہیں۔ وہ میری اور میری اولاد کی خلافت مشکل ہی سے منظور کریں گے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام اٹھ کھڑے ہوئے اور امام حسنؓ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا)۔
مَصَاعِبُ۔ مشقتیں اور تکلیفیں۔
صَعْبٌ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔
مُصْعَبٌ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ کے بھائی تھے، جنہوں نے مختار کو مارا۔

Marfat.com

صَعْبَرٌ یا صَنْعَبَرٌ۔ ایک قسم کا درخت ہے۔
صَعْتَةٌ۔ میانہ قامت۔
صَعْتَرٌ۔ ایک بوٹی ہے۔
صَعْتَرَہٗ۔ اس کو آراستہ کیا۔
صَعْتَرِیٌ۔ شاطر، شجاع، بہادر۔
صَعَدٌ یا صُعُوْدٌ۔ چڑھنا۔
تَصْعِیْدٌ۔ چڑھنا۔
اِصْعَادٌ۔ چلنا، سیر کرنا، توجہ کرنا، اُترنا۔
تَصَعَّدَ اور اِصَّعَّدَ۔ چڑھا۔
صُعَادِیٌ۔ طویل، لمبا۔
صَعَدًا۔ سخت۔
صَعْدَاءُ۔ مشقت اور تکلیف۔
اِیَّاکُمْ وَالْقُعُوْدَ فِی الصُّعُدَاتِ یا بِالصُّعُدَاتِ
تم مکانات کے سامنے جو راستے ہیں، اُن میں بیٹھنے سے پرہیز کرو (دراصل یہ جمع ہے صُعُدٌ کی، اور وہ جمع ہے صَعِیْدٌ کی۔ جیسے طُرُقَات جمع ہے طُرُقٌ کی، اور وہ جمع ہے طَرِیْقٌ کی۔ بعضوں نے کہا صُعْدَۃٌ کی جمع ہے، جیسے ظُلُمَاتٌ جمع ہے ظُلْمَۃٌ کی)۔
اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ۔ اس کے معنی بھی وہی ہیں۔
تَخْرُجُنَّ اِلَی الصُّعُدَاتِ۔ تم رستوں اور جنگلوں میں نکل جاتے۔
اِنَّہٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَۃٍ یَتْبَعُہَا حُذَاقِیٌّ عَلَیْہَا قَوْصَفٌ لَمْ یَبْقَ مِنْہَا اِلَّا قَرْقَرُہَا۔ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، جس کی پیٹھ لمبی تھی، اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس گدھی پر ایک کملی پڑی تھی، جس نے اس کے سارے جسم کو پشت کے سوا ڈھانپ لیا تھا۔
یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّۃَ مُصْعِدَاتٍ۔ باگوں سے زور کر رہی تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں، تمھاری طرف آرہی تھیں۔
(ایک روایت میں اَلْاَسِنَّۃَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی آرہی تھیں) عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ:
صَعِدَ اِلٰی فَوْقَ صُعُوْدًا۔ اوپر چڑھ گیا۔
اور:
اَصْعَدَ فِی الْاَرْضِ۔ چلا گیا، روانہ ہوا۔
لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًا
جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت) نہ پڑھے، اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔
فَہُوَ یَنْمِیْ صُعُدًا۔ وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے۔
فَصَعَّدَ اِلَیَّ النَّظَرَ وَصَوَّبَہٗ۔ مجھ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔
اَلسَّاطِعُ الْمُصْعِدُ۔ وہ صبح جو طویل اوپر چڑھنے والی ہو (یعنی صبح کاذب)۔
کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صُعُدٍ۔ جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں اور اُترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت فِیْ صَبَبٍ ہے، یعنی جیسے نشیبی مقام میں اُترتے ہیں)۔
صُعُدٌ جمع ہے صَعُوْدٌ کی (جیسے ہُبُطٌ جمع ہے ہَبُوْطٌ کی)۔
صَعَدٌ۔ چڑھائی کو کہتے ہیں (جیسے صَبَبٌ اُتار کو)۔
مَا تَصَعَّدَنِیْ شَیْءٌ مَا تَصَعَّدَتْنِیْ خُطْبَۃُ النِّکَاحِ۔ مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح کے جلسہ میں شریک ہونا (کیونکہ نکاح کا جلسہ پرائیوٹ ہوتا ہے اس میں حاکم اور محکوم برابر ہیں)۔
اِنَّ عَلٰی کُلِّ رَئِیْسٍ حَقًّا اَنْ یَّخْضِبَ الصَّعْدَۃَ اَوْ تَنْدَقَّا۔ ہر رئیس پر لازم ہے کہ برچھے کو رنگین کرے (دشمنوں کے خون سے یا برچھا ہی ٹوٹ جائے)۔
اَلصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ یَکْفِیْہِ۔ پاک مٹی اس کو بس کرتی ہے (یعنی جب پانی نہ ملے تو تیمم کافی ہے)۔
یَجْمَعُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ فِیْ صَعِیْدٍ

Marfat.com

وَاحِدٍ - اگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہموار میدان میں جمع کئے جائیں گے۔

فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا وَّاَنَا مُنْهَبِطَةٌ - میں آنحضرتؐ سے ملی آپ چڑھ رہے تھے میں اُتر رہی تھی۔

حَتّٰی صَعِدَ الْوَحْیُ - یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ اوپر چڑھ گیا۔

فَصَعِدَا بِیْ - وہ دونوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔

فَسَمَا بَصَرِیْ صُعُدًا - میری نگاہ اوپر چڑھتی چلی گئی۔

اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الصَّعِیْدِ - ایک عورت مدینہ کے بالائی جانب سے آئی۔

صَعَدًا - سخت۔

صَعُوْدٌ - یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔

صَعِیْدًا زَلَقًا - ہموار چکنا مقام۔

یَتَصَعَّدُ فِیْهِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا - کافر اس پر ستر برس تک چڑھتا رہے گا۔

صَاعِدٌ اِلَیْکَ اٰسَرُ وَاَحْصُمُ - ان کی رُو میں تیرے پاس چڑھا دوں گا (کذا فی مجمع البحرین) (حالانکہ صَاعِدٌ اِلَیْکَ بَارٌّ وَاحِصُمُ ہوتا تو پھر یہ معنی درست ہوتے)۔

صَعَرٌ - ایک قسم کا گوند (یعنی صعرور کھانا) ایک طرف جھک جانا، چھوٹا ہونا۔

تَصْعِیْرٌ - غرور سے مُنہ پھیر لینا، ناک بھوں چڑھانا۔

تَصَعُّرٌ - مائل ہونا۔

یَاْتِیْ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْهِ اِلَّا اَصْعَرُ اَوْ اَبْتَرُ - ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں یا تو مُنہ پھرانے والے (مغرور) لوگ ہوں گے، یا ناقص کم ذات سفلے۔

لَا یَلِیْ الْاَمْرَ بَعْدَ فُلَانٍ اِلَّا کُلُّ اَصْعَرَ اَبْتَرَ - اب فلاں شخص (یعنی حضرت علیؓ) کے بعد لوگوں کے حاکم نہ ہوں گے مگر جو حق سے مُنہ پھیرنے والے ہیں اور ناقص و عیب دار ہیں، دُم بریدہ (یہ حضرت عمارؓ نے کہا معاویہ اور بنی اُمیہ کی حکومت کی طرف اشارہ ہے)۔

کُلُّ صَعَّارٍ مَلْعُوْنٌ - ہر گھمنڈ کرنے والا مغرور ملعون ہے (اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔

فَاَنَا اِلَیْهِ اَصْعَرُ - میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔

اِنَّهٗ کَانَ اَصْعَرَ کُهَا کُهًا - حجاج مردود مغرور اور ہنسنے والا تھا (یعنی کوئی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

قَصِیْرًا اُکَیْهِا کُهًا (یعنی پست قد ہنس مکھ)۔

صَعَرٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی، جس میں اُس کی گردن ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ غرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف سے پھیر لیتا ہے اور رُوگردانی کرتا ہے)۔

فِی الصَّعَرِ الدِّیَۃُ - اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

صَعْرَرَۃٌ - گمانا۔

تَصَعْرُرٌ - گھومنا۔

صُعْرُوْرٌ - ایک قسم کا گوند ہے۔

صَعَارِیْرُ - یہ صُعْرُوْرٌ کی جمع ہے۔

صَعْصَعَۃٌ - جُدا کرنا، ڈرنا، ہلانا۔

تَصَعْصُعٌ - ہلنا، متفرق ہونا، نامرد ہونا، عاجزی کرنا۔

تَصَعْصَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَاَصْبَحُوْا کَلَا شَیْءٍ - زمانے ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا، بکھیر دیا) نیست و نابود ہو گئے، (ایک روایت میں تضعضع ہے ضاد معجمہ سے۔ یعنی ذلیل و خوار کر دیا)۔

فَتَصَعْصَعَتِ الرَّایَاتُ - جھنڈے ہلنے لگے۔

صَعْصَعَۃُ - ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علیؓ کے رفیقوں

[1] بعضوں نے صَعَارِیْر کے معنی چلغوزے کے ہیں۔ ۱۲ منہ

میں سے تھے اور ان کے والد کا نام صوحان تھا)۔

مَا كَانَ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يَّعْرِفُ حَقَّهٗ اِلَّا صَعْصَعَةُ وَاَصْحَابُهٗ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا، حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں آپ کے حق کا پہچاننے والا صعصعہ اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

صَعْفٌ۔ لرزہ چڑھنا سردی سے ہو یا ڈر سے۔

صَعْفَرَةٌ۔ جدا کرنا۔

تَصَعْفُرٌ اور اِصْعِنْفَارٌ۔ جدا جدا ہو جانا، جلدی سے بھاگنا۔

صَعْفَقٌ۔ خالی ہاتھ بازار میں جانے والا۔

صَعَافِقَةٌ (یہ صَعْفَقٌ کی جمع ہے) یعنی وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور بازار میں جاتے ہیں جب دوسرے لوگ کوئی مال خریدتے ہیں تو یہ ان کے ساجھی بن جاتے ہیں۔

مَا جَاءَكَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخُذْهُ وَدَعْ مَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الصَّعَافِقَةُ (امام شعبی نے کہا) جو بات حضرت محمد صلعم کے اصحاب سے تجھ کو پہنچے اس کو لے لے۔ (یعنی اس پر عمل کر اور اعتقاد رکھ) اور ان ٹٹ پونجیوں (یعنی جاہلوں کی بات مت سن، ان کو بکنے دے اور ان) کی باتوں کو چھوڑ دے۔

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَمَّنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا يَقُوْلُ فِيْهِ الصَّعَافِقَةُ۔ امام شعبی سے پوچھا گیا کہ اگر کسی نے رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھا (تو کیا حکم ہے) انھوں نے کہا اس مسئلہ میں یہ ٹٹ پونجیے بے علم لوگ کیا کہتے ہیں۔

صَعَافِيْقُ۔ بے ہتھیار، نامردے اور ناتوان کمزور لوگ (ماخوذ از محیط)۔

صَعْقٌ۔ سخت آواز ہونا۔

صَاعِقَةٌ۔ بجلی گرنا۔

صَعْقٌ اور صَعَقٌ اور صَعْقَةٌ اور تَصْعَاقٌ غش آنا

آواز سن کر بے ہوش ہو جانا۔

صَاعِقَةٌ۔ بجلی اور موت اور ہر ایک ہلاک کرنے والا عذاب اور چیخ اور وہ کوڑا جو ابر کو چلانے والے فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَجُوْزِيَ بِالصَّعْقَةِ اَمْ لَا (قیامت کے دن میں قبر سے سب سے پہلے اٹھوں گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰؑ مجھ سے بھی پہلے عرش کو تھامے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ اس کا بدل وہ بیہوشی تھی جو طور پہاڑ پر ان کو ہو چکی ہے یا اور کچھ وجہ ہے)۔

صَعِقٌ۔ سخت آواز سن کر بے ہوش ہو جانا۔ اور اکثر موت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فَاِذَا زَجَرَ رَعَدَتْ وَاِذَا رَعَدَتْ صَعِقَتْ۔ جب فرشتہ ابر کو ڈانٹتا ہے تو وہ گرجتا ہے اور جب گرجتا ہے تو اس پر بجلی پڑتی ہے (آگ کا کوڑا)۔

يُنْتَظَرُ بِالْمَصْعُوْقِ ثَلٰثًا مَا لَمْ يَخَافُوْا عَلَيْهِ نَتْنًا۔ جو شخص بے ہوش ہو جائے (اس کو سکتہ کی طرح پر بیماری ہو) تو تین دن انتظار کریں (شاید ہوش میں آجائے۔ جلدی سے عام مردوں کی طرح دفن نہ کریں) جب تک اس کے بدبودار ہو جانے کا ڈر نہ ہو (اگر بدبو پیدا ہونے لگے تو دفن کر دیں۔ کیونکہ بدبو زندہ جسم میں پیدا نہیں ہوسکتی)

لَوْ سَمِعَهُ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔ اگر آدمی اس کو سنے (یعنی مردے کی آواز کو جب اس پر عذاب ہوتا ہے تو ڈر کی وجہ سے) بیہوش ہو جائے۔

صَعْقَةٌ۔ صور کی آواز (جس سے قیامت کا آغاز ہوگا)۔

صَوَاعِقُ۔ یہ صَعْقَةٌ کی جمع ہے۔

صَعِقَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ۔ ان پر بجلی گری۔

لَا يَصْعَقُ لِشَيْءٍ بَلْ لِخَوْفِهٖ تَصْعَقُ الْاَشْيَاءُ

Marfat.com

پروردگار کسی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے ڈر سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعَلٌ۔ چھوٹا باریک سر ہونا۔

اَصْعَل۔ باریک پتلے سر والا یا دُبلا نحیف۔

لَمْ تُزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ۔ اس کا چھوٹا سر ہونے سے اس میں عیب نہیں ہوا۔

كَاَنِّیْ بِهٖ صَعْلٌ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ (ایک روایت میں اَصْعَلُ ہے) یعنی جیسے میں اس کو دیکھ رہا ہوں چھوٹے سر والا کعبہ کو گرا رہا ہے (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

كَاَنِّیْ بِرَجُلٍ مِّنَ الْحَبَشَةِ اَصْعَلَ اَصْمَعَ قَاعِدٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ۔ جیسے میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں، (جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی) اور سر چھوٹا، باریک کان چھوٹے چھوٹے، وہ کعبہ پر بیٹھا ہے اور کعبہ گرایا جا رہا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ قیامت کے قریب بے دینی اور دہریت کا زور ہوگا۔ حبش کے نصاریٰ بھی سب دہری اور نیچری ہو جائیں گے خدا کے قائل نہ رہیں گے اور ان میں سے حبشی بادشاہ کعبہ پر بھی تسلط کر لے گا اور کہے گا کہ یہ گھر کیوں بنایا گیا اور لوگ اس کی تعظیم کیوں کرتے ہیں۔ عجب بیوقوف ہیں۔ اور اس کو گرا کر مسمار کر دے گا۔ قرامطہ نے بھی تیسری صدی میں ایسا ہی کیا تھا۔ کعبہ کو خراب کیا اور حاجیوں کو گدھا کہہ کر حرم کے اندر قتل کیا حجر اسود کو اکھیڑ کر لے گئے۔

كَانَ صَعْلَ الرَّأْسِ یا اَصْعَلَ الرَّأْسِ۔ احنف کا سر چھوٹا تھا۔

اِصْعَانٌ۔ چھوٹا سر، کم عقل ہونا۔

اِصْعِنَانٌ۔ باریک اور لطیف ہونا۔

صُعْلُوْكٌ۔ مفلس، محتاج۔

يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ آنحضرتؐ مہاجرین کے غریب نادار شخصوں کی برکت اور وسیلہ سے اللہ سے فتح اور ظفر مانگتے تھے (دوسری حدیث میں ہے کہ مفلس لوگ مال داروں سے پانچسو برس پیشتر بہشت میں جائیں گے

اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ۔ معاویہ تو مفلس نادار ہے۔

صَعْنَبٌ۔ چھوٹے سر والا۔

صَعْنَبَةٌ (کسی چیز کو) اٹھا کر بیچ کا حصہ اونچا کر دینا، انقباض۔

اِنَّهٗ سَوّٰى ثَرِيْدَةً فَلَبَّقَهَا ثُمَّ صَعْنَبَهَا آپ نے ثرید بنایا اس کو لت کیا پھر سب طرف سے برابر کر کے بیچ میں اونچا کیا۔

صَعْوٌ۔ باریک ہونا چھوٹا ہونا۔ مولا (ایک نر چڑیا کا نام)۔

صَعْوَةٌ۔ مولی (یہ ایک چڑیا ہے)۔

نَاقَةٌ صَعْوَةٌ۔ چھوٹے سر کی اونٹنی۔

مَالِيْ اَرٰى اِبْنَكِ خَاثِرَ النَّفْسِ قَالَتْ مَاتَتْ صَعْوَتُهٗ۔ آپ نے امّ سلیم سے پوچھا کیا سبب ہے میں تیرے بیٹے کو دیکھتا ہوں کہ سست اور بھاری ہو رہا ہے (یعنی رنجیدہ اور مغموم) انھوں نے کہا کہ اس کی مولی (چڑیا) مر گئی۔

باب الصاد مع الغین

صَغْرٌ۔ چھوٹا ہونا۔ جیسے صَغَارَةٌ اور صِغَرٌ اور صَغَرٌ اور صُغْرَانٌ ہے۔ ذلت پر راضی ہونا، سورج ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَصْغِيْرٌ۔ چھوٹا کرنا (جیسے اِصْغَارٌ صَاغِرًا۔ ذلیل، ذلت پر راضی)۔

صَغَارٌ۔ ذلت، رسوائی۔

تَصَاغُرٌ۔ چھوٹا بن جانا۔

اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔ جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے یا مکھی کی طرح ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

Marfat.com

بِرَغْمِ الْمُنَافِقِيْنَ وَصِغَرِ الْحَاسِدِيْنَ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے ان کو خلافت عطا فرمائی) منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور حسد کرنے والوں کو ذلیل کرکے۔

اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بِصِغَرٍ لَهَا۔ احرام والا شخص سانپ کو ذلیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَةُ فَصَغَّرَهُ۔ عروہ نے کہا، انھوں نے ان کو کم سن سمجھا (کمسنی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت میں فَغَفَّرَهُ ہے یعنی اللہ ان کو بخش دے)

يُرَبِّيْ صِغَارَ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ۔ پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں (یعنی جزئیات) یاد کرائے پھر بڑی بڑی باتیں قواعد اور اصول کلیہ سکھائے (تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع ہی سے طالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں وہ بے وقوف ہیں)۔

فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ۔ وضیع اور شریف سب کے یتیموں میں۔

اَلْحَجُّ الْاَصْغَرُ۔ چھوٹا حج (یعنی عمرہ۔ اس کے مقابلہ میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور رمی جمار وغیرہ ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے عرفہ کے روز جمعہ کا دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے، انھوں نے سطحی فکر سے کام لیا ہے)۔

لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ۔ ان کے ساتھ ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو (کیونکہ یہ حدیث ایسی مشہور ہے کہ ہم میں سے بچے بچے کو معلوم ہے)۔

لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا عَكْسُهٗ جو عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً بھتیجی یا بھانجی) وہ اس عورت پر نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً پھوپی اور خالہ) اور نہ اس کا الٹا کیا جائے یعنی بھتیجی یا بھانجی نکاح میں ہو پھر پھوپی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَاغِرُوْنَ قِمَاءٌ۔ ذلیل خوار۔

اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ اِنْ قَاتَلَ قَاتَلَ بِجَنَانٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِبَيَانٍ۔ آدمی اپنی دو چھوٹی چیزوں کی وجہ سے آدمی ہے، ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان دونوں کی درستی پر آدمیت کا انحصار ہے)۔

ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ۔ (آں حضرت صلعم کے پاس جب کسی فصل کا میوہ اول بار آتا) تو آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو دیتے (مثلاً جب آم یا خربوزے یا انگور یا کھجور کسی پھل کا موسم ہو اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے اللہ برکت دے گا اور وہ میوہ صحت اور عافیت کے ساتھ کھانا نصیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں بعض جاہل عورتیں آم یا خربوزہ یا اور کوئی فصلی میوہ اس وقت تک نہیں کھاتیں جب تک اس پر فاتحہ نہ پڑھ لیں، مگر یہ عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا اَسْئَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَمَا اَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ۔ تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہوں کو تو پوچھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے ہو (خدا سے نہیں ڈرتے۔ یہ حضرت ابن عمرؓ نے عراق والوں سے کہا جب انھوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے تو کیسا ہے؟ انھوں نے جواب میں فرمایا! سبحان اللہ، مکھی کا مارنا کیسا، خوب ہیں یہ دریافت کرنے والے، اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؓ کو بلا تامل شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا صحیح معنی میں تقویٰ کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ مجھ پر بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہوکر

Marfat.com

تفریحِ طبع کے لئے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ہارمونیم بھی سُن لیتا۔ ایک حنفی صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں، مجھ پر اعتراض کیا۔ حالانکہ وہ غیبت اور جھوٹ اور ترکِ جمعہ اور جماعت اور مسلمانوں خصوصاً اہلِ حدیث کی ایذادہی کو اپنے لئے ایک مشغلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی۔ ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہلِ حدیث کہتے اور بڑے تقوے اور پرہیزگاری کا دم بھرتے، وہ بھی حنفی صاحب کی طرح، شطرنج اور سماع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے۔ مگر حضرت کا خود اپنا حال یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے۔ لوگوں سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے۔ کسی وعدہ کا اعتبار نہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ احناف تو آج تک بدنام تھے کہ ان کو صدق، ایفائے عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہلِ حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغابازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ مکروہ اور بدعت گناہِ صغیرہ ہوگی چھوڑ کر کبیرہ گناہوں میں، یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغابازی میں مبتلا ہو گئے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ یا اللہ ہم میں سے زندہ اور مُردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مُراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے ہوں)۔

صَغِيْرَةٌ۔ وہ گناہ جس پر اللہ تعالےٰ نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں کی یا صاف طور پر اس سے منع نہیں فرمایا۔ اور کبیرہ وہ گناہ جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے کچھ اور صراحت بھی کی ہے جو حدیث کی کتابوں سے معلوم ہوگی۔)

صَغْصَغَةٌ۔ کنگھی کرنا۔

سُئِلَ عَنِ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَغْصِغُهٗ فِيْ رَاْسِيْ هٰكَذَا۔ (حربی نے کہا کہ صحیح اُسَغْسِغُهٗ ہے، سین سے) یعنی، میں بالوں کو احرام باندھتے وقت خوشبو سے تربتر کر لیتا ہوں (عرب اہلِ زبان کہتے ہیں کہ:

صَغْصَغَ شَعْرَهٗ۔ اپنے بالوں میں کنگھی کی۔

صَغٌّ۔ بہت کھا لینا۔

صَغْوٌ یا صَغًی یا صُغِيٌّ۔ جھک جانا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔

اِصْغَاءٌ۔ کان لگا کر سُننا، جھکانا۔

صَاغِيَةٌ۔ دوست، آشنا، عزیز و اقربا جو اپنی حاجتیں لے کر تیرے پاس آئیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يُصْغِيْ لَهَا الْاِنَاءَ۔ آں حضرتؐ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے۔ (تاکہ آرام سے پانی پی لے) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے)۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا۔ جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سُنے گا وہ اپنی گردن اس کی طرف جھکائے گا (غور کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے)۔

كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَنْ يَحْفَظَنِيْ فِيْ صَاغِيَتِيْ بِمَكَّةَ وَاَحْفَظَهٗ فِيْ صَاغِيَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ (عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ) میں نے امیہ بن خلف کو (جو مکہ کے مشرکین میں سے تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکہ میں نگہبانی کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا۔

كَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِيَتِهٖ وَزَافِرَتِهٖ اِنْبَسَطَ۔ حضرت علی جب اپنے خاص لوگوں اور خیرخواہوں میں ہوتے تو کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)۔

لِمَ كَانَ صَغْوُ النَّاسِ اِلٰى عَلِيٍّ۔ لوگ حضرت علیؓ کی طرف کیوں مائل تھے۔

Marfat.com

باب الصاد مع الفاء

صَفْتٌ ۔ اعراض کرنا، معاف کرنا۔

تَصَفُّتٌ ۔ قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

صَفْتَۃٌ ۔ غلبہ۔

صِفِتٌّ اور صِفْتَانٌ اور صِفِتَّانٌ اور صِفْتَانٌ
موٹا، بدن پرگوشت۔

وَرَأَنِي صِفْتَاتًا ۔ (مفضل بن رالان نے کہا کہ میں نے امام حسن بصری رحمۃ سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور پاجامہ پر تری دیکھے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں غسل کر) انھوں نے دیکھا میں موٹا تازہ پرگوشت آدمی ہوں (ایسے آدمی میں منی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ تری تیری منی کی ہوگی)۔

صَفْحٌ ۔ روگردانی کرنا، معاف کرنا، چھوڑ دینا، اعراض کرنا، جانے دینا، تلوار کے عرض سے مارنا، سائل کو جواب دینا، چوڑا کرنا، ایک ایک کرکے دیکھنا۔

تَصْفِيحٌ چوڑا یا لمبا کرنا، تالی بجانا، صاف پتھروں کا فرش بچھانا۔

مُصَافَحَۃٌ ۔ ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔

تَصَافُحٌ ۔ بند کرلینا۔

اِصْفَاحٌ ۔ سائل کو جواب دینا۔

تَصَفُّحٌ ۔ غور کرنا، تلاش کرنا، کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا۔

اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ (اگر نماز میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔

(بعض نے کہا کہ تَصْفِيحٌ اور تَصْفِيقٌ کے ایک ہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا تَصْفِيحٌ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا، اور تَصْفِيقٌ ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنا)۔

صَفَّحَ الْقَوْمُ ۔ لوگوں نے تالی بجائی۔

اَلْمُصَافَحَۃُ عِنْدَ اللِّقَاءِ ۔ مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا چاہئے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے، بس یہی سنت ہے۔ لیکن نماز کے بعد مصافحہ کرنا، یا جمعہ، وعظ اور عیدین کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)۔

اَكَانَتِ الْمُصَافَحَۃُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟ (طیبی نے کہا مصافحہ ہر ملاقات کے وقت مسنون اور مستحب ہے لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت کرلی ہے اس کی اصل شرع شریف سے کچھ نہیں ہے، مگر اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شرعیہ سے علیحدہ ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لئے کیا جائے تو ایک مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہئے)۔

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلّم نہیں ہے اور جماعت علماء نے عصر اور ظہر کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے رہا یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے، اس سے عصر اور ظہر اور عید اور جمعہ اور مجلس وعظ کے بعد مصافحہ کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجالانا چاہیے جس کو شارع نے بیان کردیا ہے۔ اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو تمام بدعتیں جائز ہوجائیں گی۔ مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح کی اذان دیا کرے یا وبا کے دفع کرنے کے لئے اذان دے یا قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر فاتحہ دے وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے۔ اسی طرح قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے، اسی طرح سورۃ فاتحہ بھی پڑھنا شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا۔ صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرت نے بتلا دیا ہے اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل

Marfat.com

اس کا کرنا بدعت رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہؓ نے اُس شخص کا انکار کیا جس نے عیدگاہ میں نمازِ عید سے پہلے نفل پڑھے۔ اسی طرح جس نے چھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا، آں حضرتؐ نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے۔

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مُصْفَحٌ عَلَى الْحَقِّ۔ مومن کا دل حق بات کی طرف جھکایا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو غور و فکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رُو سے حق سمجھے فوراً اس کی طرف پھر جائے۔ اپنے ملک کے رسم و رواج، یا اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیرباد کہہ دے اور یہ ترک واختیار بغیر کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہئے۔ اگر یہ بات اس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا مرشدوں کے طریق کو وہ مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی پچ کرتا ہے تو ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا قَلْبٌ مُصْفَحٌ اِجْتَمَعَ فِيْهِ النِّفَاقُ وَالْاِيْمَانُ۔ دل چار طرح کے ہیں۔ ایک دو رُخا دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہیں (یعنی زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں، جب مومنوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کے پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرزِ عمل میں شریک ہوتے رہتے ہیں)۔

غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ۔ نہ تو اپنا سر جھکائے ہوئے نہ ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے۔

تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ۔ میرے منہ کی (طرف) ایک جانب سے تیر یا برچھے پھسل رہے تھے۔

تُجْزِئُ مِنْ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ۔ دو پتھر مقعد کے دونوں کناروں کے لئے اور ایک خود مقعد کے لئے (یعنی استنجا کے لئے کم سے کم تین پتھر لے)۔

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ یا غَيْرَ مُصْفِحٍ (سعد بن عبادہؓ نے کہا، یا رسول اللہ صلعم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) نہ کہ اُلٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں۔

قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ لَنَضْرِبَنَّكُمْ بِالسُّيُوْفِ غَيْرَ مُصْفَحَاتٍ۔ ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے دھار کی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

اَصْفَحَهُ بِالسَّيْفِ۔ یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مارا نہ کہ دھار سے۔)

اِنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مُصْفَحَ الرَّأْسِ۔ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا۔

صَفُوْحٌ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ) وہ جاہلوں سے منہ پھیر لینے والے تھے (جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)

صَفُوْحٌ۔ اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے، اس لئے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔

مَلَائِكَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى۔ بلند ترین آسمان کے فرشتے۔

صَفِيْحٌ آسمان کا ایک نام ہے۔

عِمَارَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى مِنْ مَلَكُوْتِهِ۔ سب سے بلند آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)۔

لَعَلَّهُ قَامَ عَلٰى بَابِكُمْ سَائِلٌ فَاَصْفَحْتُمُوْهُ۔ (حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تحفہ میں بھیجا، میں نے خدمتگار سے کہا کہ اس پارچہ کو آں حضرتؐ کے لئے اٹھا رکھ، پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر

Marfat.com

کاٹکڑا ہوگیا ہے۔ میں نے اِس واقعہ کو آں حضرتؐ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمھارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھرا دیا (اِس وجہ سے یہ گوشت پتھر ہوگیا) (اہلِ عرب کہتے ہیں کہ:

صَفَحْتُهٗ یعنی میں نے اس کو دیا۔ اور اَصْفَحْتُهٗ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)۔

صِفَاحٌ۔ یہ ایک مقام کا نام ہے حُنین اور حرم کی حدود کے درمیان۔

وَضَعَ الرِّجْلَ عَلٰی صَفْحِ الذَّبِیْحَةِ۔ آں حضرتؐ نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صِفَاحِهَا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ صَفْحٌ کی جمع ہے)۔

فَمَا بَقِیَ اِلَّا صَفِیْحَةٌ یَمَانِیَةٌ۔ (دو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) یمن کا ایک چوڑا اکتہ رہ گیا۔

صَفِیْحَةٌ۔ چوڑی تلوار۔

صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ۔ جو شخص زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے) چوڑے چوڑے ٹکڑے بنائے جائیں گے (پھر ان سے اس کا بدن داغا جائے گا معاذ اللہ یا اللہ بچائیو اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوٰۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصور وار ہیں)۔

مَنْ یُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَیْهِ۔ جو شخص اپنا حال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)۔

وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ۔ نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھرانے والا ہوگا۔

لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ فرشتے تم سے مصافحہ کرتے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہتے جس حال پر میرے سامنے رہتے ہو)۔

وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهٖ۔ اپنا پاؤں ذبح کے وقت اس کے پہلو پر رکھا (تاکہ وہ ہلنے نہ پائے)۔

وَاَنَا اَتَصَفَّحُهُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ (حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے منہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تفتیش کرتا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آگیا تاکہ اس کی روح قبض کروں)۔

صَفَائِحُ الرَّوْحَاءِ۔ روحا کے اطراف و جوانب (وہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)۔

مَرَّ فِیْ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا عَلٰی صَفَائِحِ الرَّوْحَاءِ عَلَیْهِمِ الْعَبَاءُ الْقَطْوَانِیَّةُ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ۔ حضرت موسیٰؑ ستر پیغمبروں کے ساتھ قطوان کے کمبل اوڑھے ہوئے روحاء کے کناروں پر سے گزرے، لبیک کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ، بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)۔

صَفْدٌ۔ باندھنا، مضبوط جکڑنا۔

تَصْفِیْدٌ اور اِصْفَادٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِصْفَادٌ۔ دینا، غلام ہبہ کرنا۔

صِفَادٌ۔ وہ رسّی یا تسمہ یا بیڑی جس سے قیدی کو باندھیں۔

صَفَدٌ۔ عطیہ۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیٰطِیْنُ۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے، آدمی روزہ کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتا ہے، شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا)۔

مترجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب ہے مگر غالباً مُراد کل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہیں آتے، تو شاید مُراد وہ شیطان ہوں جو چھٹے پھرتے ہیں اور کسی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں، یا وہ شیطان جو فرقتوں کی

Marfat.com

باتیں چوری سے سُننے کے لئے اوپر جاتے ہیں۔)

نَهٰی عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِدِ۔ دونوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی حالتِ قیام میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جُڑے ہوئے ہیں)۔

لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا۔ میں نے یہ چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں۔

صَفَدٌ۔ بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔

اَصْفَادٌ اُس کی جمع ہے۔

طِبِّيْ طِبٌّ لَمْ اٰخُذْ عَلَيْهِ صَفَدًا۔ میرا علاج ایسا علاج ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں لیتا (اجرت یا فیس کا طلب گار نہیں)۔

صَفَرٌ۔ پیٹ میں زرد پانی (صفرا) جمع ہوجانا۔

صَفِيْرٌ۔ پھونک کی آواز نکالنا۔

صَفَرٌ اور صُفُوْرٌ۔ خالی ہونا۔

تَصْفِيْرٌ۔ زرد رنگنا۔

صُفْرَةٌ۔ زردی۔

اِصْفَارٌ۔ محتاجی، مفلسی، خالی کرنا۔

اِصْفِرَارٌ۔ زرد ہونا۔

صَفْرٌ اور صِفْرٌ اور صُفْرٌ۔ خالی۔

صَفَرٌ۔ مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہے۔ اور ایک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد ہوجاتا ہے۔ یعنی یرقان اور بھوک اور عقل۔

لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔ بیماری کا چھوت لگنا، اُلّو کا منحوس ہونا۔ اور صَفَر کوئی چیز نہیں ہے (عرب لوگ سمجھتے تھے کہ "صَفَر" ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں پیدا ہوجاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے، اور یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ آں حضرت ؐ نے اِس خیال کو باطل کیا۔ بعضوں نے کہا کہ یہاں صفر سے مُراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کردینا جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں اِن مہینوں کے اندر تقدم اور تاخر کرلیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اِس ماہِ صفر کو جس کو وہ تیرہ تیزی کا چاند بھی کہتی ہیں، نامبارک خیال کرتی ہیں۔ اسلام نے اِس خیال کو باطل قرار دیا)۔

مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان ایسے واہی خیالات میں مُبتلا ہیں۔ کسی تاریخ کو منحوس کہتے ہیں، کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں، تیرہ تیزی کے صدقے نحوست کو دفع کرنے کے لئے نکالتے ہیں۔ اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں، مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند اِن نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آجاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ گھسیٹتے ہیں۔ اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالےٰ پر بھروسا رکھتے۔ سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کرسکتے ہیں نہ طالع کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہے۔ میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں، نصاریٰ کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کرکے چلاتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریبًا تمام دُنیا ان کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنتِ رُوم یعنی ترکی، اور سلطنتِ ایران باقی ہے۔ مگر ان میں ایران کی سیاسی صورتِ حال پریشان کُن ہے۔ اِس لئے کہ ایک طرف سے روس اور ایک جانب سے مغربی اقوام اُس میں قدم جمانے کی فکر کررہے ہیں۔ سُلطانِ رُوم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں، خوف زدہ اور مرعوب ہیں، وہ ان کے ایما اور مشوروں کو طوعًا وکرہًا وزن دیتے ہیں اور

Marfat.com

پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ اگر مسلمان اب بھی خواب غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی یفعل اللہ مایشاء ویحکم مایرید۔

صَفْرَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ اللہ کی راہ میں ایک بار بھوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ؛

صَفِرَ الْوَطْبُ۔ مشکیزہ خالی ہوا (یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ۔ ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استسقاء کی بیماری ہوئی۔ لوگوں نے کہا، شراب پیے تو فائدہ ہوگا۔ (آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی)۔

صِفْرُ رِدَائِهَا وَمِلْأُ كِسَائِهَا۔ اس کی چادر تو خالی ہے اور ازار بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو ہلکا ہے اور نیچے کا بھاری ہے)۔ كِسَائِهَا سے اِزَارِهَا مراد ہے، جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رانیں۔ اہل عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو، اسی طرح رانیں اور پنڈلیاں)۔

اَصْفَرُ الْبُيُوْتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتُ الصِّفْرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو اللہ کی کتاب سے خالی ہو (نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو)۔

نَهٰى فِي الْاَضَاحِيْ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ یا عَنِ الْمَصْفُوْرَةِ آں حضرتؐ نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا۔ (ایک روایت میں عَنِ الْمُصْفَرَّةِ ہے، معنی وہی ہیں۔

بعضوں نے کہا دبلا جانور) (ایک روایت میں؛ عَنِ الْمُصْعَرَةِ ہے، غین معجمہ سے، جس کے معنی نیم اور خراب جانور)۔

كَانَتْ اِذَا سُئِلَتْ عَنْ اَكْلِ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَرَاَتْ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الْاٰيَةَ۔ حضرت عائشہ رضؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ دانت والے درندوں کا (جیسے بلی، شیر، ریچھ، چیتا، بھیڑیا، تیندوا، لومڑی اور بجو وغیرہ کو) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں: "اے محمدؐ! کہدو کہ مجھ پر تو جو وحی نازل ہوئی، اس میں، میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو، یا بہتا خون یا سور کا گوشت" یہانتک حضرت عائشہ رضؓ کہتی تھیں کہ ہانڈی کے اوپر (خون کی) زردی آجاتی ہے (یعنی گوشت کے پکتے وقت۔ ام المومنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجودیکہ اللہ تعالےٰ نے بہتے خون کو حرام فرمادیا مگر اس کے باوجود ہانڈی میں گوشت پکنے کے دوران جو خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے، وہ حرام نہیں ہے، اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حرمت تو اللہ کی کتاب میں بالکل نہیں ہے، پھر وہ کیسے حرام ہوں گے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں۔ مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک دوسری حدیث کی رو سے وہ حرام ہیں۔ اور شاید حضرت عائشہ رضؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ اسی طرح حشرات الارض، یعنی چوہا، گھونس، نیولا وغیرہ ائمہ ثلٰثہ کے نزدیک حرام ہیں، لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہیں اور گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے۔ صرف امام ابوحنیفہؒ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور خرگوش بالاتفاق حلال ہے مگر امامیہ اس کو حرام کہتے ہیں۔ ہاتھی بھی امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے مگر دوسرے امام حرام کہتے ہیں۔ زرافہ (جو امریکہ و افریقہ میں ہوتا ہے) حلال ہے۔ بعضوں نے حرام بتایا ہے۔ الو حنفیہ کے

نزدیک حلال ہے مگر اہلِ حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ پنجرے سے تماشا کرتا ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے آپؐ نے منع فرمایا)۔

یَا مُصَفِّرَ اِسْتِہٖ۔ اپنی گانڈ کو (زعفران سے) زرد رنگنے والے (یہ عتبہ نے ابوجہل کو کہا) (بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لفظ اُس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو ناز و نعم میں پلا ہو، اس کو زمانہ کی سختیوں اور مصیبتوں کا تجربہ نہ ہو۔ بعضوں نے کہا مُصَفِّرِ اِسْتِہٖ سے گوز لگانے والا مُراد ہے۔ یعنی سُرین سے آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بُزدل ہے۔ بعضوں نے کہا ابوجہل کے سرین پر برص تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا)۔

اِنَّہٗ سَمِعَ صَفِیْرَہٗ۔ اس نے اس کی سیٹی سُنی۔

صَالَحَ اَھْلَ خَیْبَرَ عَلَی الصَّفْرَاءِ وَالْبَیْضَاءِ وَ الْحَلْقَۃِ۔ آں حضرتؐ نے خیبر والوں سے اشرفی، روپیہ اور زرہوں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں ان سے لینا ٹھہرائیں)۔

یَا صَفْرَاءُ اِصْفَرِّیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْیَضِّیْ۔ اے سونے تو زرد ہو کر چمکتا رہ، اے چاندی تو سفید ہو کر چمکتی رہ (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ یعنی مجھ کو نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی)۔

اُغْزُوْا تَغْنَمُوْا بَنَاتِ الْاَصْفَرِ۔ جہاد کرو رومیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) بیٹیاں لوٹ میں لو۔

بَنُوا الْاَصْفَرِ۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی رُومیوں کو، کیونکہ ان کا دادا رُوم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم زرد رنگ کا تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہلِ چین و جاپان کو کہتے ہیں)۔

حُمْرَان۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا نصاریٰ کے دادا روم بن عیصو نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی۔ بعضوں نے کہا کہ ان کا دادا اصفر بن روم بن عیصو تھا۔

مَرْجُ الصُّفَّرِ۔ دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے (اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی)۔

ثُمَّ تَجِیْ‌ءُ الصُّفَیْرَاءَ۔ وہاں پر صفیراء کی وادی ختم ہوئی ہے وادیِ صفراء یا صفیراء ایک مقام ہے بدر کے نزدیک۔ اَب بھی مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوَضَّأَ مِنْ صُفْرٍ۔ پیتل کے لوٹے میں وضو کیا معلوم ہوا کہ پیتل کے برتن میں سے وضو کرنا یا اس میں پانی پینا درست ہے[1]۔ بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بُت پیتل ہی کے بناتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشرکین پیتل ہی کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَعَا بِصُفْرَۃٍ۔ خوشبو منگوائی (یعنی زرد خوشبو)۔

اَثَرُ صُفْرَۃٍ۔ ان پر زردی کا نشان تھا (یعنی خوشبو کا جو انھوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صَفْرَاءَ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءَ۔ زرد سمجھ یا کالی سمجھ (یعنی صَفْرَاءَ یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد، یا سَوْدَاءَ یعنی سیاہ کے معنی میں، کیونکہ صُفْرٌ لون کے معنی میں بھی آیا ہے، جیسے:

كَاَنَّہٗ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

لَا اَدَعُ صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ۔ میں کعبہ میں نہ سونا چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کردوں)۔

صَفْرَاوَاتٌ۔ نالے یا پہاڑ۔

اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج زرد ہوجائے۔

فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَۃً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ جب پانی پر زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی مستحاضہ پانی پر زردی دیکھے تو اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کرلے)۔

---

[1] ابن منذر نے کہا کہ میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا نہ سُنا جس نے پیتل یا تانبے یا شیشے کے برتن سے وضو کرنا مکروہ جانا ہو۔ ایسا ہی مبین اور حسبت وغیرہ ۱۲

اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا (اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس سے کچھ مانگے) اور وہ ان کو خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دُعا قبول نہ کرے)۔

صِفْرُ الْيَدَيْنِ۔ خالی ہاتھ جس کے پلے کچھ نہ ہو۔

لَا يَسْجُدُ عَلٰى صُفْرٍ وَّلَا شَبَهٍ۔ پیتل اور شبہ پر سجدہ نہ کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پیتل ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا ہے اعلیٰ قسم کا)۔

صَفْصَفَةٌ۔ ہموار میدان میں اکیلے چلنا، صفصاف چڑانا۔

صَفْصَاف۔ ایک درخت ہے۔

قَاعٌ صَفْصَفٌ۔ ہموار میدان۔

صَفْعٌ۔ گردنی دینا، چپت لگانا۔

صَفْعَانٌ۔ چپت خورہ، کمینہ۔

صَفٌّ۔ صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلانا۔

مُصَافَّةٌ۔ طرفین سے صف بندی۔

اِصْطِفَافٌ۔ صف باندھنا۔

نَهٰى عَنْ صُفَفِ النُّمُوْرِ۔ تیندوؤں یا چیتوں کی کھال کے زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ تیندوؤں کی کھالوں پر سواری سے آپ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ۔ زین پوش۔

صُفَفٌ۔ جمع ہے صُفَّةٌ کی اور اونٹ کی کاٹھی پر جو ڈالا جائے اُس کو مِيْثَرَة کہتے ہیں اس کی جمع مَيَاثِر۔

اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ صُفَّةً وَّلَا لُقْمَةً۔ میں نے اس حال میں صبح کی کہ مٹھی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ وہ وحشی جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ کا سُکھایا ہوا گوشت توشہ کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

(معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے نہ کہ جنگلی جانوروں کا گوشت کھانا، جن کو خود محرم نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو یا کسی دوسرے نے شکار کر کے اس کو دیا ہو)۔

اَهْلُ الصُّفَّةِ۔ مفلس و نادار اور متوکل و مجرد مہاجر مسلمان، جن کے رہنے کے لئے کوئی گھر بھی نہ تھا وہ مسجد نبوی کے سائبان میں رہتے، ان حضرات کی تعداد ستر تھی۔ مگر اس تعداد میں کمی یا بیشی بھی ہوتی رہتی تھی۔

صُوْفِيٌّ۔ اصل میں یہ صُفِّيٌّ تھا ایک فا کو واؤ سے بدل دیا (گویا یہ لفظ اہل صُفّہ کی طرف منسوب ہے)۔

صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ۔ ابن عباسؓ نے زمزم کے کنارے میں نماز پڑھی۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ۔ آنحضرتؐ عسفان میں دشمن کے سامنے تھے۔

(اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْجَيْشَ فَهُوَ مُصَافٌّ۔ یعنی دشمن کے لشکر کے سامنے صفیں باندھیں۔

وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ۔ ہم اُحد کے دن جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفیں باندھے ہوئے تھے)۔

مَصَافٌّ۔ جمع ہے مَصَفٌّ کی۔ یعنی جنگ اور صف بندی کا مقام۔

عَلٰى مَصَافِّكُمْ۔ اپنی اپنی جگہوں میں رہو (جہاں جنگ کے لئے صف بندی ہوتی ہے)۔

كَاَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ۔ سورۂ بقرہ اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے، جو پنکھ پھیلائے ہوئے اُڑ رہے ہیں۔

صَوَافُّ۔ جمع ہے صَافَّةٌ کی (بعض نے مندرجہ بالا جملہ کی ترجمانی اس طرح کی ہے "جو قطار باندھے ہوئے اُڑ رہے ہیں" جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ قسم ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے ہوئے اللہ کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں)۔ اور

Marfat.com

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ۔ اُن اونٹوں پر اللہ کا نام لو، جو نحر کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ اگر پہلی صف میں (جو امام کے پیچھے سب سے پہلی صف ہوتی ہے) جو فضیلت ہے اس کو لوگ جانتے ہوتے (تو اس پر قرعہ ڈالتے، اس کے لئے مسابقت کرتے، ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اوّل صف میں رہوں، بالآخر قرعہ ڈالنا پڑتا)۔

صَفَّ الرِّجَالَ۔ پہلے مردوں کی صف باندھی۔

كُنَّا بِصِفِّيْنَ۔ ہم صفین میں تھے۔

صِفِّيْنَ۔ یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سن کر باغ باغ ہو گئے کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی۔

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَ صِفُّوْنَ۔ میں صفین میں موجود تھا اور وہ بُرا مقام ہے (کیونکہ وہاں مسلمان آپس میں لڑ کر کٹ مرے)۔

مِثْلُ الطَّائِفِ يَصُفُّوْنَهَا۔ کملیوں کی طرح اُن کے زین پوش بناتے ہیں۔

يُؤْكَلُ مَا دَفَّ وَلَا يُؤْكَلُ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ جو دورانِ پرواز پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر) کھایا جائے اور وہ پرند جو پنکھ پھیلا کر منڈلاتا ہے (جیسے چیل یا گدھ وغیرہ)۔

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو، صفوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جزء ہے۔

جُعِلَ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کیں (یکساں برابر سیدھی متصل اور باقاعدہ)۔

صَفَفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفُّوْا۔ میں نے لوگوں کو صف باندھنے کے لئے کہا، انھوں نے صف باندھ لی۔

اَلصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ۔ وہ صف جو آپ سے نزدیک تھی۔

صَفَّهُمْ فِي الْقِتَالِ۔ نماز کی صف کو جہاد کی صف کی طرح قرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)۔

كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ۔ آں حضرتؐ نماز میں ہماری صفوں کو تیر کی طرح برابر کرتے تھے۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں لڑنے لگو گے کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے۔ جب مسلمان صفوں میں مِل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے، تو اس کی برکت سے اللہ تعالےٰ اُن کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔

(اِس زمانہ میں مسلمانوں نے اِس خیال کو چھوڑ دیا ہے اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں اُن کو بھلا دیا ہے، اِسی کا یہ اثر ہے کہ اُن میں آپس میں پھوٹ اور ایسی نا اتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہ اسلام کے دشمن کمین گاہ میں رہ کر مسلمانوں کی نا اتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے، بلکہ جو کوئی اُن کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے، اس کے فوائد بتائے، یہ نا سمجھ اُسی کے دشمن بن جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دشمنانِ اسلام کی صفوں میں مِل کر اُن کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ ارشاد کہ:

يَا اُمَّةً ضَحِكَتْ مِنْ جَهْلِهَا الْاُمَمُ مسلمانوں ہی کی شان میں ہے۔

اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا یعنی صفوں کو قائم کرو اور سیدھے مِل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا

داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بایاں پاؤں، دوسرے کے داہنے پاؤں سے ملا رہے درمیان میں ذرا سی جگہ بھی خالی نہ رہے)۔

اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا کیا تم اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں۔

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا مَردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بُری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مَردوں سے دُور ہوتی ہے) اور بُری صف پہلی صف ہے (جو مَردوں سے نزدیک ہوتی ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ آں حضرتؐ کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے)۔

رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ. اپنی صفوں کو ٹھوس بناؤ (بیچ میں خالی جگہ مت رکھو مل کر کھڑے ہو)۔

اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ. پہلے آگے کی صف کو پُورا کرلو (پھر جو اس کے نزدیک ہے اگر کچھ کمی رہے تو اخیر کی صف میں رہے (ایسا نہ کرو کہ آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے)۔

رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ آں حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، آپؐ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا (کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو بلکہ اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے، تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اہلِ حدیث کا یہی قول ہے۔ مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہوگی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا)۔

اِلَّا مَا قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ. مگر جو دو لشکروں کے بیچ میں مارا جائے۔

صَفْقٌ. مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو، ہاتھ پر ہاتھ مارنا، بیع ختم ہونے کے لئے تالی بجانا، بندکرنا، کھولنا۔

صَفَاقَةٌ. سنگین ہونا۔

تَصْفِيْقٌ. پنکھ مارنا یا تالی بجانا، دستک دینا۔

اِصْفَاقٌ. پیٹ بھر کھانا لانا۔

تَصَفُّقٌ. تردّد۔

اِنْصِفَاقٌ. لوٹ جانا۔

اِصْطِفَاقٌ. حرکت اور تموج۔

صَافِقَةٌ. وہ جماعت جو آکر اُترے۔

اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفْقَتِكَ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اُس سے عہد و اقرار کرے) پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ دغا اور فریب ہے جو سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)۔

اَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ۔ اس کو اپنے ہاتھ کی مار دی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دیدیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کرلی تو دل سے اس کو پُورا کرنا چاہیئے

اَلْهَاهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔ ان کو بازاروں میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرتؐ کی ان کو سُننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)۔

صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ۔ نقصان کا سودا۔

صَفْقَتَانِ فِيْ صَفْقَةٍ۔ ایک عقد میں دو معاملہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب البیوع میں بیعتان فی بیعۃ کے متعلق گزر چکی ہے۔

نَهٰى عَنِ الصَّفْقِ وَالصَّفِيْرِ. تالی بجانے اور سیٹی دینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے، سیٹیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بٹے۔ مجمع البحار میں ہے، بعضوں نے کہا کہ اسی تالی کے لئے ممانعت ہے جو کھیل کود کے طور پر ہو)۔

Marfat.com

مترجم کہتا ہے، لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً نماز میں کوئی حادثہ ہو یا اور کسی ناگزیر ضرورت سے، تو وہ منع نہیں ہے۔

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ۔ بڑا معاملہ کرنے والا، جہان میں پھرنے والا (یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں دیدہ)۔

اِذَا اصْطَفَقَ الْاٰفَاقُ بِالْبَيَاضِ۔ جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے۔

فَاصْطَفَقَتْ لَهٗ نِسْوَانُ مَكَّةَ۔ مکہ کی عورتیں اُن کے پاس جمع ہوئیں۔ (ایک روایت میں فَانْصَفَقَتْ لَهٗ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ حَتّٰى اَصْفَقْنَاهُ۔ ہم نے پانی کھینچ کھینچ کر حوض میں ڈالا، اس میں جمع کیا (صحیح اَصْفَهْقْنَاهُ ہے یعنی اس کو بھر دیا۔)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ اَخَذَتْ بِاُنْثَيَيْ زَوْجِهَا فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ فَقَضٰى بِنِصْفِ ثُلُثِ الدِّيَةِ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے فوطے پکڑ لئے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی باریک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی۔ آپ نے حکم دیا تہائی دیت کے نصف حصہ کا۔

صِفَاقٌ۔ وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چمٹی ہوتی ہے۔

لَاَنْزِعَنَّكَ عَنِ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفَانِيَّةِ میں تجھ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت گاروں (یعنی غلام اور لونڈیوں کو نکال دیتے ہیں (یعنی ذلت اور رسوائی کے ساتھ، یہ معاویہؓ نے بادشاہِ رُوم کو لکھا تھا)۔

اَلتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ۔ عورتوں کو (اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو) دستک دینا چاہئے (اور مرد سُبحان اللہ کہیں)۔

اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَلْيَصْفِقْ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ جب آدمی وضو کرے تو اپنے مُنہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے، یعنی زور سے چھپا کہ مارے۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ صَفْقَةٌ ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے، معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا۔ اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صَفْقَةٌ کہنے لگے، جس طرح مستعمل ہے)۔

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ صَفْقَةِ يَدِكَ۔ یعنی اللہ تم تمہارے معاملہ میں برکت دے۔

مَنْ نَكَثَ صَفْقَةَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَى اللّٰهِ اَجْذَمَ۔ جو شخص امام برحق سے بیعت کرکے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دست و پا شکستہ یا جذام کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گل جاتے ہیں۔ اور یہاں پر امام سے مُراد ایسا امام یا امیر ہے کہ جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو۔ لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مامور و متبعین کو خلافِ شرع احکام دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قلادہ اپنی گردن سے اُتار پھینکے بلکہ اُس کو اِس منصب سے معزول کردینا ہی درست ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ جب بیع کا معاملہ قطعی ہوجائے تو پھر اس میں کمی کرانا یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کردے) اس سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے)۔

وَيُطَافُ عَلٰى نُزَّالِهَا فِيْ اَفْنِيَةِ قُصُوْرِهَا بِالْاَعَاسِيْلِ الْمُصَفَّقَةِ۔ بہشت میں اُترنے اور ٹھہرنے کے مقاموں میں، اس کے محلات کے صحنوں میں صاف کئے ہوئے شہد کا دَور دورہ ہوگا۔

Marfat.com

اَلْعَسَلُ الْمُصَفّٰی. صاف کیا ہوا شہد۔

فَضَرَبَهٗ فِی الْعَانَةِ فَخَرَجَتِ الصِّفَاقُ یا فَخَرَجَتِ السِّفَاقُ۔ اُس کے پیڑو پر مارا تو اندر کی جھلی جو گوشت پر ہوتی ہے نکل آئی۔

صَفِیْقُ الْوَجْهِ. بے شرم۔

صَفْنٌ یا صُفُوْنٌ. تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں اُٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا، مارنا، متفکر ہونا، حیران ہونا۔

تَصْفِیْنٌ. صَفْن بنانا، یعنی وہ گھر جو زنبور اپنے لئے بناتی ہے۔

تَصَافُنٌ. حصّوں کے موافق بانٹ لینا۔

صَفْنٌ اور صَفَنٌ. خصیہ کی تھیلی کو بھی کہتے ہیں اور بالی کے غلاف کو اور دسترخوان کو۔

صُفْنٌ. ڈولچی جس سے وضو کرتے ہیں اور توشہ دان۔

اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قُمْنَا خَلْفَهٗ صُفُوْفًا كَأَنَّ صَافِنٌ قَدَمَيْهِ قَائِمًا فَهُوَ صَافِنٌ. جب آں حضرتؐ رکوع سے سر اُٹھاتے، ہم سب صفیں باندھے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو "صافن" کہتے ہیں)۔

صُفُوْنٌ یہ جمع ہے صَافِنٌ کی (جس طرح قُعُوْدٌ جمع ہے قَاعِدٌ کی)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّقُوْمَ لَهُ النَّاسُ صُفُوْنًا. جو شخص اس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کرکے اس کے لئے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے)۔

فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ صَافَنَّاهُمْ. جب وہ نزدیک آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے۔

نَهٰی عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِنِ. آں حضرتؐ نے دونوں پاؤں جوڑ کر (کہ درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

صَافِنٌ. یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف ہے۔ دراصل صَافِن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف موڑ لے، جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے۔ مگر بعض کا کہنا ہے کہ "صافن" وہ ہے جو ایک ہی پیر پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیر اٹھا رہنے دے۔

رَاَيْتُ عِكْرِمَةَ يُصَلِّيْ وَقَدْ صَفَنَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ. میں نے عکرمہ کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے۔

اِنَّهٗ عَوَّذَ عَلِيًّا حِيْنَ رَكِبَ وَصَفَنَ ثِيَابَهٗ فِيْ سَرْجِهٖ. جب حضرت علیؓ جنگ کے لئے سوار ہوتے، تو آنحضرتؐ نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی (یعنی اللہ کی حفاظت ان کے لئے چاہی) اور ان کے کپڑے اُن کی زین میں جوڑ دیئے۔

لَئِنْ بَقِيْتُ لَاُسَوِّيَنَّ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى يَأْتِيَ الرَّاعِيَ حَقُّهٗ فِيْ صُفْنِهٖ. اگر میں اور زندہ رہا تو سب لوگوں کو برابر کر دوں گا (کسی پر ظلم نہ کرنے کا حتیٰ کہ گڈریے (چرواہے) کا حق اس کے توشہ دان میں آجائے گا (اس کو اپنے حق کے لئے لڑنا جھگڑنا نہ پڑے گا)۔

صُفْنٌ. وہ تھیلا جس میں چرواہے کا کھانا، چقماق اور دوسری ضروریات رہتی ہیں۔

اَلْحَثْيُ بِالصُّفْنِ. پانی کی ڈولچی لے کر مجھ سے مل۔

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَ الصِّفُّوْنَ۔ میں (جنگ) صفین میں موجود تھا اور صفین بُری جگہ تھی۔ (ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لڑکر مسلمانوں کی اجتماعیت پاش پاش ہوگئی)۔

صَفْوٌ یا صَفَاءٌ یا صُفُوٌّ. صاف ہونا، آسمان پر ابر نہ ہونا اور بالائی حصہ کا عمدہ کھانا نکال لینا۔

صَفْوٌ اور صَفَاوَةٌ. دودھ بہت ہونا۔

تَصْفِيَةٌ. صاف کرنا۔

مُصَافَاةٌ اور اِصْفَاءٌ. صاف رکھنا۔

Marfat.com

اَصْفَى الرَّجُلُ. کثرتِ جماع کے سبب خالی ہوگیا، اب اُس میں منی نہ رہی. شاعر کی شعر گوئی ختم ہوگئی۔

تَصَافِی. باہم صاف ہونا، موافقت کرلینا۔

اِصْطِفَاءٌ. چُن لینا، برگزیدہ کرنا۔

اِسْتِصْفَاءٌ. برگزیدہ سمجھنا۔

صَافِي. سوداگروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد وضعِ اخراجات۔

اِنْ اَعْطَيْتُمُ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ. اگر تم لوٹ کے مال میں پانچواں حصہ، اور آں حضرتؐ کا حصہ اور صفی ادا کردو، تو پھر تم کو امن ہے کچھ ڈر نہیں۔

صَفِيٌّ. وہ چیز جو لشکر کا سردار لوٹ کے مال میں سے خاص اپنے لئے چُن لے تقسیم غنیمت سے پہلے۔ اس کو صَفِيَّةٌ بھی کہتے ہیں[1]۔

صَفَايَا. جمع ہے صَفِيَّة کی۔

كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ. ام المومنین صفیہؓ صفی تھیں (یعنی آں حضرتؐ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان کو خاص اپنے لئے منتخب فرمالیا تھا)۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامِ لَزْبَةٍ. کسی کام میں ایک بار سبحان اللہ کہنا، ایک دودھیل اونٹنی سے بہتر ہے جو جننے کے قریب ہو اور قحط اور سختی کے سال میں ملے۔

اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ. اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے خالص چہیتے (مثلاً فرزند یا بیوی یا دوست یا بھائی) کو اٹھالے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تم سے اس کا ثواب چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے سوا دوسرا کوئی بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت میں جائے گا)۔

كَسَانِيْهِ صَفِيِّيْ عُمَرُ. میرے منتخب دوست عمرؓ نے مجھ کو یہ پہنایا۔

لَهُمْ صِفْوَةُ اَمْرِهِمْ. اُن کو اپنے کام میں، جو بہتر ہو اس کا اختیار ہے۔

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوَافِي الَّتِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ (حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ دونوں اُن مالوں کے لئے) جھگڑتے ہوئے آئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص کرکے دیئے تھے بنی نضیر یہودیوں کی جائدادوں میں سے۔

صَوَافِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ املاک اور اراضی جن کے مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مرگئے اور وہ لاوارث رہ گئیں۔

صَافِيَة. یہ صَوَافِي کا مفرد ہے (ازہری نے کہا کہ صَوَافِي وہ املاک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف کے لئے مخصوص کرلے) (اور بعضوں نے قرآن میں اس طرح پڑھا ہے:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافِيَ. یعنی اُن جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لو جو خاص اس کے لئے رکھے گئے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے دکن کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ جس کو بادشاہ اپنے لئے مخصوص کرلیتا ہے "صرفِ خاص" کہتے ہیں اور اب تک ریاست حیدرآباد میں ایک قطعۂ ملک اس نام سے مخصوص ہے جو نظام کے مصارف خاص میں صرف کیا جاتا ہے۔

صَفَا وَ مَرْوَة. یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَا جمع ہے، صَفَاةٌ کی بمعنی چکنا اور صاف پتھر)۔

يَضْرِبُ صَفَاتَهَا بِمِعْوَلِهٖ. اس کے سخت اور چکنے پتھروں کو اپنے سبل سے مارتا ہے (سبل زمین کھودنے کا آلہ۔ یعنی اس کو خوب پرکھتا ہے)

[1] طیبی نے کہا یہ صفی لینا صرف آں حضرتؐ کو جائز تھا اور کسی حاکم کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَا تُقْرَعُ لَھُمْ صَفَاۃٌ۔ ان کا کوئی پتھر نہیں ٹھونکا جاتا (یعنی ان کو کوئی نہیں ستاتا)۔

کَاَنَّھَا سِلْسِلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ۔ وحی کی آواز ایسی ہے جیسے ایک زنجیر کو صاف سپاٹ چکنے پتھر پر چلائیں۔

صَفْوَان کی جمع صُفِیٌّ ہے۔ بعضوں نے کہا کہ وہ خود جمع ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَۃٌ۔

اَبْیَضُ مِثْلُ الصَّفَا۔ سفید، چکنے اور صاف پتھر کی طرح (یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت و صفائی کی)۔

وَصَفْوُہٗ لَکُمْ وَکَدَرُہٗ عَلَیْھِمْ۔ اچھا اچھا تو تمہارے لئے ہے اور خراب خراب سب اُن پر ہے (یعنی رعیت کے لوگ مزے میں رہتے ہیں، بادشاہوں کے عطیات لے کر مزے اور آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا پڑتی ہیں۔ مال کا وصول اور جمع کرنا، پھر مناسب مواقعوں پر صرف کرنا۔ رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں رہنا)۔

اِصْفَاءٌ۔ چُننا۔

اِنَّمَا سُمِّیَ الصَّفَا صَفًا لِاَنَّ الْمُصْطَفٰی اٰدَمَ ھَبَطَ عَلَیْہِ۔ صفا پہاڑ کا نام صفا اس لئے ہوا کہ مصطفےٰ (یعنی حضرت آدمؑ) اسی پر اترے تھے۔

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَنَا لَنَا الْاَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ۔ ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اطاعت فرض کی ہے، ہم ہی کو لوٹ کے مال ملنے چاہئیں اور منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہئے۔

لِلْاِمَامِ صَوَافِی الْمُلُوْکِ۔ امام کو بادشاہوں کی خاص چُنی ہوئی چیزیں ملنی چاہئیں (یعنی کافر بادشاہوں کی)۔

قَدِ اصْطَفٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ مُنَبِّہِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَھُوَ ذُوالْفِقَارِ اِخْتَارَہٗ لِنَفْسِہٖ۔ آنحضرتؐ نے غزوۂ بدر میں (لوٹ کے مال سے) مُنبّہ بن حجاج کی تلوار خاص اپنے لئے رکھ لی، اسی کا نام ذوالفقار تھا۔ پھر وہ تلوار حضرت علیؓ کو دیدی)۔

مُحَمَّدٌ صَفْوَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ۔ حضرت محمدؐ اللہ کے منتخب (بندہ) ہیں، اس کی مخلوقات میں۔

صَافِیَۃٌ۔ یہ حضرت فاطمہؓ کا ایک باغ تھا۔

صَفْوَان۔ یہ کئی راویانِ حدیث کا نام ہے۔ اس کے علاوہ صفوانؓ بن معطل وہ صحابی تھے جن سے اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی۔

صَفِیَّۃٌ۔ یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپی تھیں حضرت زُبیرؓ ان کے بیٹے تھے۔ اور صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بیوی تھیں جو غزوۂ خیبر میں ہاتھ آئی تھیں۔

بابُ الصّاد مع القاف

صَقْبٌ۔ گھونسا لگانا یا سخت ٹھوس چیز پر مارنا، بلند کرنا، اکٹھا کرنا، آواز کرنا، قریب ہونا، دور ہونا۔

مُصَاقَبَۃٌ۔ مواجہ اور موافقت۔

اِصْقَابٌ۔ نزدیک کرنا، نزدیک ہونا۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ۔ ہمسایہ اپنے نزدیک والی زمین یا مکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حقِ شفعہ حاصل ہے۔ ایک روایت میں بِسَقَبِہٖ ہے سین سے، معنی وہی ہیں۔ یہ حدیث امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حقِ شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء صرف شریک کے لئے حقِ شفعہ ثابت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہئے، اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے، اس کا حق دُور والوں پر مقدم ہے، اور اگر اس سے شفعہ کا حق مُراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہمسایہ شریک پر مقدم ہو۔ حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے قائل نہیں ہیں۔ کذا قال الکرمانی)۔

کَانَ اِذَا اُدْنِیَ بِالْقَتِیْلِ فَقَدْ وُجِدَ بَیْنَ الْقَرْیَتَیْنِ حَمَلَہٗ عَلٰی اَصْقَبِ الْقَرْیَتَیْنِ اِلَیْہِ

Marfat.com

حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ایسا مقتول آتا جس کی نعش دو بستیوں کے درمیان ملتی، تو آپ اس کو نزدیک والی بستی میں اُٹھالاتے (وہاں دریافت کرتے قسامت کا حکم دیتے)۔

صَقَعٌ۔ سر کے سامنے کے حصّے پر بال نہ ہونا۔ بمعنی صَلَعٌ ہے

اَصْقَعُ بمعنی اَصْلَعُ۔

صَقْرٌ۔ مارنا۔

صَاقُوْرٌ۔ پہاوڑے یا بیلچہ سے توڑنا، سُلگانا، جلانا، سخت گرمی پہنچانا۔

تَصَقُّرٌ۔ سُلگانا، روشن ہونا۔

اِصْقِرَارٌ۔ بہت تُرش ہونا۔

صَقْرٌ۔ ہر شکاری پرند کو کہتے ہیں۔ جیسے باز، شاہین بحری وغیرہ۔

صَاقِرٌ۔ جو پرند شکار نہیں کرتے اُن کو کہتے ہیں۔

صَقْرٌ۔ کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

کُلُّ صَقَّارٍ مَلْعُوْنٌ۔ ہر صقار ملعون ہے (لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صقار کون؟ ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے، جب وہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَّار ہے سین سے، اس کو کتاب "س" میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض نے کہا کہ صَقَّار سے چغل خور مُراد ہے اور بعض نے مغرور اور متکبر معنی کئے ہیں)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الصَّقُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چغل خور (یا دیوث) کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ یا جلدی سے چل دینے والا پرند۔

نَاقَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ۔ تیز رو اونٹنی (اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

لَيْسَ الصَّقْرُ فِیْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ۔ کھجور کا شیرہ درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اُتار کر اُس سے بنایا جاتا ہے)۔

صَقْعٌ۔ مارنا یا سر پر مارنا، داغ دینا، گوز لگانا، گرانا، سیدھے راستہ سے پھر جانا یا خیر اور احسان کے راستے سے پھرنا۔ چیخنا پکارنا (جیسے صُقَاعٌ اور صَقِيْعٌ ہے)۔

صَقْعٌ۔ بیہوش ہونا۔

صَقِيْعٌ۔ شبنم، اوس۔

مِصْقَعٌ۔ فصیح وبلیغ بلند آواز والا۔

مَنْ زَنٰى مِمْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوْهُ مِائَةً۔ جو شخص کنواری سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِمْ بِكْرٍ اصل میں مِنْ بِكْرٍ تھا، مگر نون کے بعد جب بے آتی ہے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ مِمْ بِكْرٍ ہے بکسرۂ را بلا تنوین۔ اصل میں مِنَ الْبِكْرِ تھا اور یہ اہل یمن کی لغت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں جیسے لیس من امبر امصیام فی امسفر۔

اِنَّ مُنْقِذًا صُقِعَ آمَّةً فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔ منقذ کے سر پر زمانہ جاہلیت میں ایک زخم لگا تھا جو اس کے داغ پر پہنچا تھا۔

صُقْعَةٌ۔ سخت سردی۔

شَرُّ النَّاسِ فِی الْفِتْنَةِ الْخَطِيْبُ الْمِصْقَعُ۔ فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطبہ سُنانے والا ہے جو فصیح اور بلیغ آواز والا ہو (لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ گمراہ ہوں اور فتنہ اور فساد پر مستعد ہوں)۔

صَقْعَبٌ۔ لمبی آواز دینے والا۔

صَقْعَرَةٌ۔ چیخنا۔

صُقْعُرٌ۔ ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظ و بدبو دار پانی۔

صَقْلٌ یا صِقَالٌ۔ جلا دینا، صاف کرنا، صیقل کرنا، میل نکال ڈالنا، مارنا۔

مُصَاقَلَةٌ۔ مدارات کرنا، مداہنت کرنا۔

Marfat.com

صِقَالَۃُ الْبِنَاءِ - پاڑ جس کو بنا کر عمارت کے بالائی حصّہ کو تعمیر کرتے ہیں۔

صُقْلَۃٌ - کوکھ۔

صَیْقَل - وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے، اُن کو جلا دیتا ہے۔

صَیَاقِل اور صَیَاقِلَۃ یہ صَیْقَل کی جمع ہیں۔

وَلَمْ تُزْرِ بِہٖ صُقْلَۃٌ - لاغری اور دُبلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقَلْتُ النَّاقَۃَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے اونٹنی کو دُبلا کیا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کوکھ پھولا تھا اور نہ بالکل دُبلا تھا)۔

وَیُصْبِحُ صَقِیْلًا دَھِیْنًا - آنحضرتؐ صبح کرتے اور آپ چمک دار چکنے ہوتے (یعنی حضورؐ کا جسم صاف، چمکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔

مِصْقَلَۃُ - حضرت علی رضؓ کا عامل تھا۔ اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شئے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَۃ کہتے ہیں۔

صَقِیْلٌ - چکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو بلکہ اوپر ہی سے بہہ جائے۔

صِقْلَابٌ - بہت کھانے والا، اور سفید رنگ۔

صَقَالِبَۃ - چھٹی اقلیم کے لوگ جو سفید رنگ ہوتے ہیں، (جیسے بلغاری اور روسی)۔

باب الصّاد مع الکاف

صَکٌّ - زور سے مارنا، دھکیلنا، طمانچہ لگانا، تمسک، دستاویز، قبالہ بند کرنا، ملا دینا۔

اِصْطِکَاکٌ - رگڑ کھانا۔

صَکَّاکٌ - قبالہ نویس۔

صَکِیْکٌ - ضعیف، ناتوان۔

مَرَّ بِجَدْیٍ اَصَکَّ مَیِّتٍ - آنحضرتؐ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے، جس کے گھٹنے رگڑے گئے تھے۔

صَکَکٌ - دوڑنے کے وقت ایک پیر کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو "صَکَک" کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ اَصَکّ سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔

قَاتَلَکَ اللّٰہُ اُخَیْفِشَ الْعَیْنَیْنِ اَصَکَّ الرِّجْلَیْنِ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (کمبخت) آنکھوں کا بیمار، پاؤں کا "اَصَکّ" ہے (یعنی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑ کھاتا ہے)۔

حَمَلَ عَلٰی جَمَلٍ مِصَکٍّ - ایک مضبوط زوردار اونٹ پر سوار کیا (بعضوں نے کہا "مِصَکّ" سے وہی مطلب ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کونچیں رگڑ کھائیں)۔

فَاَصَکَّ سَھْمًا فِیْ رِجْلِہٖ - میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیا۔

فَاصْطَکُّوْا بِالسُّیُوْفِ - آخر وہ تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر وار کرنے لگے)۔

اَحْلَلْتَ بَیْعَ الصِّکَاکِ - (ابوہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے دستاویزوں کی بیع درست کر دی (اُس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالیانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم ادا کر دی جائے گی۔ لوگ اِن سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابوہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شئے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی، اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے روپیہ لے کر اتنے ہی روپے کی ایک دستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس دستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بغاوت کرنا ہے۔ بہرحال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر بیچے یعنی سو روپے کا سو روپے کے عوض، ورنہ سود ہوگا اگر بغیر بٹہ کے گزر نہ ہو تو ایسا کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدل آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لیلے تو اس صورت میں اختلافِ جنس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقد النقد کرے نہ کہ اُدھار، کیونکہ یہ بیع صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف اُدھار ہونا درست نہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو یا غلہ وغیرہ دینے کا، تو اس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے لیکن جس نے اس کو خریدا، وہ پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا غلہ وصول نہ کرلے۔

كَانَ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّ جَفْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ فِيْ صَكَّةِ عُمَيٍّ۔ آں حضرت ؐ عبداللہ بن جدعان کے کٹرے میں دوپہر کے وقت سایہ لیتے (یہ کٹرہ بہت بڑا تھا۔ عبداللہ بن جدعان زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے، سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ عُمَیؓ ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دوپہر کی گرمی میں خدمت کرتا، اُن کو پانی پلاتا۔ بعضوں نے کہا ایک لٹیرا تھا جس نے دوپہر کے وقت اپنی قوم کو لوٹا۔ پھر صَكَّةَ عُمَيٍّ کا لفظ دوپہر کے لئے عام طور پر استعمال ہونے لگا)۔

صَكَّةَ عُمَيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نصف النہار کے وقت شدتِ حرارت میں جو کوئی باہر نکلتا ہے تو سورج کی عمودی شعاعیں آنکھ نہیں کھولنے دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہلِ عرب کہتے ہیں:

لَقِيْتُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ۔ میں اس سے ٹھیک دوپہر کو ملا۔

حَتّٰى اَعْطٰى صِكَاكًا۔ یہاں تک کہ اس نے دستاویزیں دیدیں۔

فَلَمَّا جَاءَهٗ صَكَّهٗ۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے انکی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی (کیونکہ وہ اس وقت آدمی کے بھیس میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَشْهَدُ شَهَادَةَ زُوْرٍ عَلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مَكَانًا صَكًّا مِنَ النَّارِ۔ جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان پہنچانے کے لئے) تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبالہ اس کے لئے لکھ دے گا (وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا)۔

هَلْ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَنْ تَقْبِضُ قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ صِكَاكٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِقْبِضْ نَفْسَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ۔ (کسی نے حضرت عزرائیلؑ سے پوچھا کیا تم کو یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی روح میں قبض کروں گا یعنی قبض کرنے سے پیشتر تم کو اس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت فلاں وقت آئے گی) انہوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ (ہر روز) آسمان سے پروانے اترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی جو فلانے کا بیٹا ہے روح قبض کر دیں خدائی پروانوں پر عمل کرتا ہوں باقی موت کا وقت وہ مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے، بجز پروردگار کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ساری دنیا حضرت عزرائیلؑ کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے پڑے ہوں۔ پھر جس دانے کے اٹھا لینے کا حکم ہوتا ہے اس کو وہ اٹھا لیتے ہیں)۔

فَجَاءَتِ الرِّيْحُ بِبَوْلِهٖ فَصَكَّتْ وُجُوْهَنَا وَثِيَابَنَا ہوا اس کا پیشاب اڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں پر مار دیا۔

صَكْوٌ۔ مار ڈالنا، دھکیلنا۔

Marfat.com

صَاکِمٌ۔ موزہ۔
صُکُمٌ۔ جمع ہے صَاکِمٌ کی۔
صَکْمَۃٌ۔ سخت صدمہ۔
صَوَاکِمُ۔ مصائب، سختیاں۔
صَکَمَتْہُ الصَّوَاکِمُ۔ اُس پر مصائب ٹوٹ پڑے۔

بابُ الصّاد مع اللام

صَلْبٌ۔ جلانا، سُولی دینا، چربی نکالنا، بھوننا، ہمیشہ رہنا، سخت ہونا۔
صَلَابَۃٌ۔ سختی۔
تَصْلِیْبٌ۔ سُولی دینا، ترسول بنانا۔
تَصَلُّبٌ۔ سخت بن جانا، سخت ہونا۔
نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْمُصَلَّبِ۔ آنحضرتؐ نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (ترسولی) کی شکلیں بنی ہوں (نصاریٰ یہ شکل برکت کے لئے بناتے ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت عیسٰی سُولی پر چڑھائے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالٰی نے ان کو زندہ کرکے اُٹھالیا)۔
کَانَ اِذَا رَاٰی التَّصْلِیْبَ فِیْ مَوْضِعٍ قَضَبَہٗ۔ آپ کسی کپڑے میں کہیں ترسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے۔
فَنَاوَلْتُہَا عِطَافًا فَرَاَتْ فِیْہِ تَصْلِیْبًا فَقَالَتْ نَحِّیْہِ عَنِّیْ۔ میں نے ان کو ایک چادر کاکونہ دیا، انھوں نے دیکھا اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دُور رکھو)۔
تَکْرَہُ الثِّیَابَ الْمُصَلَّبَۃَ۔ حضرت بی بی اُمّ سلمہؓ ان کپڑوں کو مکروہ سمجھتی تھیں، جن میں صلیب کی شکل بنی ہوتی
رَاَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ ثَوْبًا مُصَلَّبًا۔ میں نے امام حسنؓ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی۔
تَصْلِیْبٌ۔ عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناوا۔

صَلَّبَتِ الْمَرْاَۃُ خِمَارَہَا۔ یعنی عورت نے اپنی اوڑھنی میں تصلیب کی۔
خَرَجَ اِبْنُہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَضَرَبَ جُفَیْنَۃَ الْاَعْجَمِیَّ فَصَلَّبَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبیداللہ نکلے اور جفینہ عجمی کو (جو آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا) اُس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا، ترسول کی شکل بنادی۔ (یعنی ایسی شکل +)۔
صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی خَاصِرَتِیْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ ہٰذَا الصَّلْبُ فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہٰی عَنْہُ۔ میں نے حضرت عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا انھوں نے کہا نماز میں سُولی کی شکل بنانا یہی ہے، آنحضرتؐ اس سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ جس شخص کو سُولی دیجاتی ہے اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)۔
خَلَقَہَا لَہُمْ وَہُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَائِہِمْ۔ اللہ تعالٰی نے کچھ لوگوں کو بہشت کے لئے بنایا اور بہشت کو ان کے لئے اُس وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں تھے (ابھی دنیا میں آئے بھی نہ تھے)۔
اَصْلَابٌ۔ یہ صُلْبٌ کی جمع ہے، بمعنی پُشت۔
قَرَابَۃٌ صُلْبِیَّۃٌ۔ خون کا رشتہ۔
قَرَابَۃٌ سَبَبِیَّۃٌ۔ شادی کی رشتہ داری، یعنی ازار بندی رشتہ۔
فِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ۔ اگر کمر توڑ ڈالی جائے، (آدمی کبڑا ہوجائے) تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعضوں نے اس طرح پر ترجمہ کیا ہے کہ "پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے اگر منی کا نکلنا موقوف ہوجائے تو دیت لازم ہوگی")
تُنْقَلُ مِنْ صَالَبٍ اِلٰی رَحِمٍ + اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ (یہ اُس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ

Marfat.com

نے آں حضرتؐ کی تعریف میں کہا، یعنی تم پشتِ پدر سے ماں کے پیٹ میں منتقل ہوتے رہے، جب ایک عالم گزرا تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا۔

لَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ اَتَاہُ اَصْحَابُ الصُّلُبِ۔ جب آپ مکہ میں آئے تو ہڈیوں کے پکانے والے آپ کے پاس آئے (یہ وہ لوگ تھے جو ہڈیاں[1] جمع کرکے اُن کو پانی میں پکاتے اور جو کچھ روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے)۔

اِنَّہُ اسْتُفْتِیَ فِی اسْتِعْمَالِ صَلِیْبِ الْمَوْتٰی فِی الدِّلَاءِ وَالسُّفُنِ فَاَبٰی عَلَیْھِمْ۔ حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا کہ مُردار کی چربی ہم ڈولوں اور کشتیوں میں لگائیں! آپ نے فرمایا نہیں۔

صَلِیْبٌ چربی کو بھی کہتے ہیں صُلُبٌ اُس کی جمع ہے۔

تَمْرُ ذَخِیْرَۃَ مُصَلِّبَۃٌ۔ ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔

تَمْرُ الْمَدِیْنَۃِ صُلَّبٌ۔ مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کہ؛

رُطَبٌ مُصَلِّبٌ۔ پکی کھجور سخت اور خشک۔

اَطْیَبُ مَضْغَۃٍ صَیْحَانِیَّۃٌ مُصَلِّبَۃٌ۔ جو صیحانی کھجور سخت ہو گئی ہو، وہ چبانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے۔ (صیحانی مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے)۔

اِنَّ الْمُغَالِبَ صُلْبَ اللّٰہِ مَغْلُوْبٌ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہوگا (کیونکہ اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں، جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے۔)

فِیْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ اَوْ تَصَاوِیْرَ۔ اس کپڑے میں جس میں ترسول کی شکل بنی ہو یا تصویریں ہوں۔

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ (جب حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے تو) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ (مذہب عیسائیت کو جو نصاریٰ نے اختیار کر لیا ہے اس کی تردید کریں گے اور باطل قرار دیں گے اور توحید اور اسلام کو پھیلائیں گے)۔

لَمْ یَکُنْ فِیْہِ تَصَالِیْبُ اِلَّا نَقَضَہٗ۔ جہاں جہاں اس میں مورتیں تھیں ان کو توڑ ڈالا (تصالیب سے تصاویر مراد ہیں)۔

اَمَرَ بِمَحْوِ الصُّلُبِ۔ آپ نے ترسول کو میٹ ڈالنے کا حکم دیا۔

صَالِبٌ۔ سخت بخار لرزے کے ساتھ۔

صَلِیْبِیَّۃٌ۔ نصاریٰ کی وہ فوجیں جو اپنے جھنڈوں اور کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں لاکھوں نصاریٰ اور مسلمان مارے گئے۔ بالآخر بیت المقدس پر قبضہ مسلمانوں ہی کا رہا۔ سُلطان صلاح الدینؒ نصاریٰ پر غالب ہوئے اور ان کو نکال باہر کیا۔ محاربہ صلیب اسی جنگ کا نام ہے۔

اَقِمْ صُلْبَکَ۔ اپنی پیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ۔

صَلْتٌ۔ اڑ لگانا، چکنائی کم ہونا، کشادہ پیشانی، عمدہ صیقل کی ہوئی تلوار، بڑی چھری، جو شخص اپنی حاجتوں کو پورا کرے۔

صَلْتٌ اور صُلْتٌ۔ ننگی تلوار سے مارنا۔

اِصْلِیْتٌ اور مِصْلَاتٌ اور مِصْلَتٌ اور مُنْصَلِتٌ۔ بہادر، جری، اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا۔

کَانَ صَلْتَ الْجَبِیْنِ۔ آں حضرت صلعم کشادہ پیشانی تھے۔

سَھْلَ الْخَدَّیْنِ صَلْتَھُمَا۔ رخسار ڈھلے ہوئے برابر نہ یہ کہ گال پھولے ہوئے۔

فَاخْتَرَطَ السَّیْفَ وَھُوَ فِیْ یَدِہٖ صَلْتًا۔ (غورث نے آں حضرتؐ کی تلوار لے کر سونت لی (آپؐ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے) ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی

[1] یعنی وہ ہڈیاں جن پر کا گوشت لے کر لوگ پھینک دیتے ہیں ۱۲ منہ

اَصْلَتَ السَّیْفَ۔ تلوار سونت لی یا نیام سے نکال لی (مجمع البحار میں صَلَتَ السَّیْفَ جو اس معنی میں لکھا ہے اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

جَاءَ بِمَرَقٍ یَصْلِتُ۔ ایک شوربا ایسا لیکر آیا جس میں چکنائی کم تھی، پانی اوپر نظر آرہا تھا۔

مَرَّتْ سَحَابَۃٌ فَقَالَ تَنْصَلِتُ۔ ایک ابر گزرا تو فرمایا یہ پانی برسانے کا قصد کرتا ہے۔

اِنْصَلَتَ یَنْصَلِتُ۔ برہنہ ہوا، جلدی بھاگا۔ (ایک روایت میں تَمَسَّلَتُ ہے، یعنی آیا۔

صَلْجٌ۔ گلانا، ملنا، مارنا۔

صَلَجٌ۔ بہرا ہونا۔

صُلْجٌ۔ کھرے روپے۔

صُلْحٌ۔ آشتی کرنا، صلح، کرنا، مل جانا۔

صَلَاحٌ اور صُلُوحٌ اور صَلَاحَۃٌ۔ درست ہونا۔ (اس کی ضد فساد ہے، یعنی بگڑ جانا۔)

مُصَالَحَۃٌ اور صِلَاحٌ۔ موافقت کرنا (اس کی ضد مُخَالَفَۃٌ ہے)۔

اِصْلَاحٌ۔ درست کرنا، بنانا۔

تَصَالُحٌ۔ مل جانا، صلح کرلینا (جیسے اِصْطِلَاحٌ ہے)۔

صَالِحٌ۔ نیک اور پرہیزگار۔

صَلَاحٌ۔ مکہ کا ایک نام ہے۔

لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَکَ۔ صفیہ آپ کے لائق ہیں (نہ کہ دحیہ کلبی کے، کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں معزز اور محترم تھیں)۔

اِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ۔ (بدن میں گوشت کا ایک مضغہ ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار رہو کہ وہ مضغہ آدمی کا دل ہے)۔

فَارْکَبُوْھَا صَالِحَۃً۔ تو اس کو درست رکھ کر اس پر سواری کرو (یعنی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پورا طرح خیال رکھو، وہ بے زبان جانور ہے)۔

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔ اچھا خواب یعنی سچا خواب۔ (جس کا دیکھنے والا صالح، متقی اور باعلم آدمی ہوتا ہے)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَہٗ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ فَلَاحًا۔ یا اللہ! اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے لئے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں مصروف رہیں) اور اس کے درمیانی حصہ کو ہمارے لئے حاجت روائی کا ذریعہ بنا (دنیا کے مقاصد اس میں پورے ہوں، روٹی رزق ملے) اس کے آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ اسلام پر ہو، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بجائے اس کی رضامندی حاصل کرسکوں)

اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ۔ میری دنیا درست کر (کسی کا محتاج نہ ہوں) اور میری آخرت بھی درست کر (یعنی دنیا میں اعمالِ صالحہ کی وجہ سے آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور مقامِ عزت حاصل کرسکوں)۔

فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ۔ اگر نماز اس کی اچھی نکلی (سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا۔

لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ۔ نیک کاموں کی۔

صَالِحٌ۔ صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قومِ ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔

اِجْعَلْ دُعَائِیْ اٰخِرَہٗ صَلَاحًا۔ آخری دعا میری اچھی کر۔

مَنْ اَصْلَحَ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ اَصْلَحَ اللّٰہُ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ۔ جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست کردے گا۔

اَصْلَحَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو درست کیا۔

Marfat.com

اَلْعَبْدُ الصَّالِحُ۔ سکندر یا خضرؑ یا امام موسیٰ کاظمؑ۔

اِذَا ضَلَلْتَ الطَّرِیْقَ فَنَادِ یَا صَالِحُ اَرْشِدْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُكَ اللهُ۔ جب تو جنگل میں) راستہ بھول جائے تو اس طرح پکار، اے صالح ہم کو راستہ بتلاؤ، اللہ تم پر رحم کرے (اس لئے کہ صالح خشکی پر مامور ہیں اور حمزہ دریا پر۔ کذا فی مجمع البحرین) (یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے، جب تم میں سے کسی کا جانور بھڑک کر نکل جائے کسی جنگل کی طرف تو یوں پکارے، اللہ کے بندو! میری مدد کرو)۔

یَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمٌ صَالِحٌ۔ جمعہ کا دن اچھا دن ہے۔

اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔ مسلمان آپس میں جس طرح صلح کرلیں، ہر صلح جائز ہے، مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر۔

قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ رَجُلٌ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ كَانَ لَهُ عِنْدِیْ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اِلٰی اَنْ اُصَالِحَ وَرَثَتَهُ وَلَا اُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ قَالَ لَا یَجُوْزُ حَتّٰی تُخْبِرَهُمْ۔ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا، ایک یہودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درم امانت تھے (وہ مرگیا) اب میں اس کے وارثوں سے صلح کرسکتا ہوں ان کو کچھ دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ متوفی کے کتنے درم میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں، جب تک تو ان سے بیان نہ کردے کہ اتنے درم میرے پاس امانت تھے (اگر وہ اس بیان کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہوجائیں تو پھر صلح جائز ہے)۔

اِصْطِلَاحٌ۔ کسی قوم، کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی خاص مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا، مثلاً "صلوٰۃ" کے لغوی معنی دعا کے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ لفظ نماز کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

صَلَخٌ۔ خارشت بہراپن۔

دَاهِیَةٌ صَنُوْخٌ۔ ہلاک کرنے والی آفت۔

تَصَالُخٌ۔ بہرا بننا۔

اِصْلِخَاخٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

صَلَخْدٌ یا صِلَخْدٌ یا صِلْخَادٌ۔ قوی زور آور۔

نَاقَةٌ صَلَخْدَاةٌ۔ زوردار اونٹنی۔

صَلْخَمٌ۔ سخت شدید۔

عُرِضَتِ الْاَمَانَةُ عَلَی الْجِبَالِ الصُّمِّ الصَّلَاخِمِ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی (گروہ بھی ڈر گئے، مگر آدمی نے قبول کرلی)۔

صَلْدٌ۔ چکنا، صاف، سخت، جس پر کچھ نہ اگے۔

صُلُوْدٌ۔ آواز دینا، پر آگ نہ دینا۔

صَلَدٌ۔ دوڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا، چڑھنا، آواز دینا، سخت ہونا، چکنا۔

صَلَادَةٌ۔ بخیلی۔

تَصْلِیْدٌ۔ بخیلی کرنا۔

اِصْلَادٌ۔ سخت ہونا۔

اَصْلَدُ۔ بخیل۔

صَلْدَاءُ۔ یہ مؤنث ہے اَصْلَد کا۔

لَمَّا طُعِنَ سَقَاهُ الطَّبِیْبُ لَبَنًا فَخَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ اَبْیَضَ یَصْلِدُ۔ جب امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا، وہ اسی طرح سفید چمکتا ہوا زخم سے باہر نکل آیا (زخم آر پار ہوگیا تھا اور سخت کاری تھا۔ دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضؓ سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں)۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ لَمَّا تَقَیَّأْتَ فَقَاءَ لَبَنًا یَصْلِدُ۔ انہوں نے قے کی تو سفید چمکتا ہوا دودھ نکلا۔

ثُمَّ لَمَّا قَضَیْتُهُ فَاِذَا هُوَ اَبْیَضُ یَصْلِدُ

Marfat.com

پھر اپنی چھڑی کا پوست نکالا، وہ سفید چمک رہی تھی۔

زَنْدٌ صَلَادٌ۔ وہ چقماق جس سے آگ نہ نکلے (آواز دے کر رہ جائے)۔

اِنْ صَلَدَتْ زِنَادُکُمْ۔ اگر تمہاری پتھری آگ نہ دے (یعنی تم بخیلی کرنا چاہو)۔

صَلْدَحٌ۔ چوڑا پتھر۔

جَارِیَةٌ صَلْدَحَةٌ۔ چوڑی چھوکری۔

صَلَنْدَحَةٌ۔ سخت۔

صَلْدِمٌ۔ شیر سخت۔

صُلَادِم۔ یہ صَلْدِمٌ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے۔

صِلَوْرٌ۔ ار ماہی (یعنی بام مچھلی)۔

صَلْصَلَةٌ۔ آواز دینا، ڈرانا۔

صَلْصَالٌ۔ گارا۔

کَاَنَّہٗ صَلْصَلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ۔ گویا وہ لوہے کی آواز ہے جو سفید صاف چکنے پتھر پر حرکت کرے (نہایہ میں ہے صلصلہ لوہے کی آواز جب اس کو ہلائیں۔ اور "صلصلہ" کی آواز "صلیل" سے زیادہ ہے)۔

مِثْلُ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ۔ گھنٹے کی سی آواز (یہ آواز فرشتہ کی ہوگی یا اس کے پنکھوں کی جو وحی کے وقت آنحضرتؐ کو سنائی دیتی۔ ایسی وحی میں آپ پر بہت سختی ہوتی سخت جاڑوں میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)۔

مترجم کہتا ہے: یہ تاویل فاسد ہے۔ اس لئے کہ دوسری روایت میں اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر پر چلائیں۔ تو یہ آواز خاص جناب احدیت کے کلام سے پیدا ہوتی ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن لوگوں نے کلام الٰہی میں آواز اور حروف کا انکار کیا ہے وہ بے وقوف ہیں۔ متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ:

صَلْصَالٌ۔ وہ گارا جو پکایا نہ گیا ہو، مگر خشک ہونے کے بعد کھن کھن کر رہا ہو (جب پکا لیا جاتے تو اس کو فخار کہتے ہیں)۔

صَلْصَل۔ بدبودار کو بھی کہتے ہیں۔ یہ صَلَّ اللَّحْمُ سے ماخوذ ہے (یعنی گوشت بدبودار ہو گیا)۔

اِغْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَةً بِيَمِينِهٖ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفُرَاتِ فَصَلْصَلَهَا فَجَمَدَتْ فَقَالَ لَهَا مِنْكِ اَخْلُقُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ وَالْاَئِمَّةَ الْمُهْتَدِينَ الحدیث۔ (اللہ تعالیٰ نے ایک چلو داہنے ہاتھ سے میٹھے شیریں پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں اور نیک بندوں اور راہ پانے والے اماموں کو پیدا کروں گا (پھر ایک چلو کھارے پانی کا لیا، اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے ظالم بادشاہوں اور شریر متکبر لوگوں اور شیطان کے بھائیوں کو بناؤں گا)۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ذِي الصَّلَاصِلِ۔ ذی الصلاصل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (ذی الصلاصل ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں، محمد بن مکی نے کہا کہ اس مقام پر خسف کا عذاب اترا تھا)۔

صِلٌّ۔ وہ سانپ جس کا منتر نہ ہو۔

صُلْصُلَةٌ۔ فاختہ۔

صَلَعٌ۔ سر پر سامنے کی طرف بال نہ ہونا۔

تَصْلِيعٌ۔ پھیلا کر ہاتھ رکھنا، کسی امر کو خوب ظاہر کرنا۔

تَصَلُّعٌ۔ نمایاں ہونا ابر سے نکل جانا۔

اَصْلَعُ۔ گنجا۔

اُصَيْلِعُ۔ ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا، اس کا سر گولی کی طرح ہوتا ہے۔ اور ذکر کو بھی کہتے ہیں۔

وَاِنْ لَا اَرٰى مَطْمَعًا فَوْقَاعٌ بِصُلَّعٍ۔ میں

Marfat.com

کسی سے کچھ طمع نہ رکھوں، ایک پٹپر میدان میں جہاں کچھ روئیدگی نہ ہو، جا پڑوں۔
(اصل میں یہ صَلَعٌ سے ماخوذ ہے، یعنی سر پر بال نہ ہونا، تو اسی مشابہت سے جس زمین پر روئیدگی نہ ہو وہ بھی گویا گنجی ہے)۔

مَا جَرَى الْيَعْفُوْرُ بِصُلَّحٍ۔ پٹپر میدان میں ہرن کا بچہ نہیں جاتا یا جنگلی بیل۔

وَتُحْتَرَشُ بِهَا الضِّبَابُ مِنَ الْأَرْضِ الصَّلْعَاءِ۔ وہاں گوہ کا شکار کیا جاتا ہے، سپاٹ زمین میں (جہاں گھانس اور پیداوار وغیرہ نہ ہو)۔

تَكُوْنُ جَبْرُوَّةً صَلْعَاءُ۔ صاف ظالم بادشاہت ہو گی۔

إِنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّلَيْعَاءِ وَالْقُرَيْعَاءِ۔ ایک گنوار نے آں حضرتؐ سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اُگے یا جس کے کناروں میں اُگے درمیان میں کچھ نہ اُگے۔

رَكِبْتَ الصُّلَيْعَاءَ۔ تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے یا بہت ہی بُرا کام جس کی بُرائی ظاہر ہے، تم نے کیا (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے معاویہ رضؓ سے کہا جب معاویہ نے زیاد کو جو ولدالزنا تھا یعنی ابوسفیان نے اُس کی ماں سمیّہ سے زنا کیا تھا، اپنا بھائی بنالیا)۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ۔ سُورج صاف ہو گیا، ابر سے نکل گیا۔

كَأَنِّي بِهٖ أُفَيْدِعَ أُصَيْلِعَ۔ گویا میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا) کم بخت ٹیڑھے پاؤں کا سر کا گنجا ہے۔

مَا قَتَلْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا۔ (ہم نے جنگِ بدر میں) بوڑھوں کو نہ مارا جن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صُلْعٌ اور صُلْعَانٌ جمع ہے اَصْلَعُ کی۔

أَيُّمَا أَشْرَفُ الصُّلْعَانُ أَوِ الْفُرْعَانُ (کسی نے حضرت عمر رضؓ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال نہ رہے ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انھوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا، آپ کے تو سر پر بال نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا، آں حضرتؐ کے تو سارے سر پر بال تھے)۔

صَلْعَمْ۔ مختصر ہے صلّی اللہ علیہ وسلّم کا۔ جیسے تعؔ مختصر ہے تعالیٰ کا، اور رضؔ مختصر ہے رضی اللہ عنہ کا، اور ؑ مختصر ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہے اور پڑھنے والے کو پورے الفاظ اس طرح پڑھنے چاہئیں صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور تَعَالٰى اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اور عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ بعضوں ایسے اشاروں کو کتابت میں بھی مکروہ جانا ہے لہٰذا پورا لکھنا بہتر ہے۔

صُلُوْغٌ۔ دانت نکل آنا، یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِغٌ۔ جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِغُ۔ یہ جمع ہے صَالِغٌ کی۔

صَلَغَةٌ بڑی کشتی۔

صَلَغَةٌ۔ چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَيْهِمُ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ۔ ان کو پانچ پانچ، چھ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوٰۃ میں)۔

صَلَفٌ۔ اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو، حد سے زیادہ بڑھ جانا، غرور اور تکبّر سے نمو اور برکت کم ہونا، بہت گرجنا اور کم برسنا، حظ نہ اُٹھانا۔

إِصْلَافٌ۔ گراں جان ہونا، بے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلُّفٌ۔ تملّق اور تکلّف۔

آفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَفُ۔ ظرافت کی آفت مبالغہ ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبّر کے ساتھ)۔

مَنْ يَّبْغِ فِي الدِّيْنِ يَصْلَفُ۔ جو شخص دین میں حد سے بڑھ جائے گا اُس کا حظ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا

ذراسی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین میں سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اُس سے اَور دل کو فائدہ اور ان سے اس کو حظ ہو)۔

كَمْ مِنْ صَلَفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ۔ جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جو ان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف زبانی ڈینگیں مارتے ہیں)۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً لَا تَتَصَنَّعُ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگار نہ کرے (ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ اِحْدٰكُنَّ فَتُصَانِعُ بِمَالِهَا عَنِ ابْنَتِهَا الْحَظِيَّةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّلِفَةِ كَانَتْ اَحَقَّ۔ تم میں کوئی عورت جاکر اپنی بیٹی سے، جو خاوند نے فیض اُٹھا رہی ہے (اس کے باوجود ماں جاکر) اپنے مال سے سلوک کرتی ہے، اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ پیسہ دیتی ہے) حالانکہ اس کو اپنی اُس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری تھا جو خاوند سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں رہتی ہے خاوند اس کی خبر نہیں لیتا، اس کی ضروریات پوری نہیں کرتا)۔

اِمْرَاَةٌ صَلِفَةٌ۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کو عزیز نہ ہو (خاوند اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

اِنِّیْ اُحَالِفُ مَا دَامَ الصَّالِفُ مَكَانَهٗ قَالَ بَلْ مَا دَامَ اُحُدٌ مَكَانَهٗ (ضمیرہ نے کہا یا رسول اللہ) میں آپ سے قسمیہ عہد کرتا ہوں جب تک صالف اپنی جگہ رہے آپ نے فرمایا نہیں، جب تک اُحد پہاڑ اپنی جگہ رہے۔

صَالِف۔ ایک پہاڑی ہے زمانۂ جاہلیت کے مشرک لوگ اس کے پاس جاکر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے، آپ نے اس کا ذکر مکروہ جانا اور فرمایا کہ اس کی بجائے اُحد پہاڑ کا نام لے (جو مدینہ کے پاس ہے)۔

صَلْفَاءُ۔ سخت زمین۔

صَلِيْفٌ۔ گردن کی ایک جانب۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا عَنِفٌ وَّلَا صَلِفٌ۔ مومن نہ بدمزاج بدخو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رساں، کثیر الخیر، مہربان حلیم اور بُردبار ہوتا ہے)۔

صَلْفَحَةٌ۔ اولٹنا پلٹنا۔

صَلَافِحُ۔ دراہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلْفَعَةٌ۔ گردن مارنا، مونڈنا۔

صَلْفَعَ۔ مفلس ہوگیا۔

صَلْقٌ۔ زور سے چلانا، مارنا، جماع کرنا، آفت ڈالنا۔

اِصْلَاقٌ۔ یہ صَلْقٌ کا مترادف ہے۔

تَصَلُّقٌ۔ دردِ زہ سے عورت کا چلانا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ وَحَلَقَ۔ ہم مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہے جو مصیبت کے وقت چلائے (نوحہ کرے) اور بال منڈائے، سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کرے جیسے ہندو مشرک کیا کرتے ہیں (بعضوں نے کہا صَلَقَ کے معنی یہ ہیں کہ منہ پر طمانچے مارے، کپڑے پھاڑے، سینہ کوٹے)۔

اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ۔ میں اُس عورت سے بیزار ہوں (بے تعلق ہوں) جو چلاکر روئے بال منڈائے۔

اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَاكِرَ وَاَسْنِمَةٍ وَّلَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصَلَاءٍ وَّصِنَابٍ وَّصَلَائِقَ (حضرت عمرؓ نے کہا) یہ بات نہیں کہ میں اونٹ کے سینے کی کرکری بڈی اور کوہانوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے کوہان اور سینے میں جو گٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کرکرہ کہتے ہیں، اس کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے) اگر میں چاہوں تو بھنا

گوشت اور رائی اور انگور کا سالن اور باریک چپاتیاں منگواؤں اور کھاؤں دگر دنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعضوں نے صَلَائِق کا ترجمہ بھُنے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں سَلَائِق سین سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَ صَنَابِكَ۔ اگر میں چاہوں تو سارے آنگن حلوانوں کے بھُنے ہوئے گوشت اور باریک چپاتیوں دمیدے کے مانڈوں) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدور دیا ہے)۔

اِنَّهٗ تَصَلَّقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔ ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سمٹ گئے اُلٹ گئے مُڑ گئے۔

ثُمَّ صَبَّ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيْهَا۔ پھر اُس میں پانی اُنڈیلا، وہ اس میں اُلٹ رہا تھا۔

غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔ یہ ایک مشہور جہاد ہے۔

بَنُو الْمُصْطَلِقِ۔ قبیلۂ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

صَلٌّ۔ صاف کرنا، پہنچنا۔

صَلِيْلٌ۔ آواز کرنا، انڈا پھوٹنے کی باریک آواز یا پانی بہنے کی آواز۔

صِلٌّ۔ آفت، شمشیرِ بُرّاں۔

كُلْ مَارَدَّ عَلَيْكَ قَوْسُكَ مَالَمْ يَصِلَّ۔ جو جانور تیرے تیر سے مارا جائے اس کو کھا جب تک بدبُو دار نہ ہو گیا ہو یہ صَلَّ اللَّحْمُ اور اَصَلَّ سے ہے۔ یعنی گوشت بدبُو دار ہو گیا نہایہ میں ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، اس لئے کہ بدبُو دار سڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)۔

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا كَالْحَمِيْرِ الصَّالَّةِ۔ کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعضوں نے الضَّالَّةِ ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَالٌّ اور صَلْصَالٌ۔ گورخر بڑی آواز والا۔

صَلْصَالٌ۔ سوکھو گارے کو بھی کہتے ہیں جو ٹھن ٹھن آواز دینے لگے۔ یا بدبُو دار ہو جائے (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ صَلْصَالٌ وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے، پھر زمین پھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)۔

صَلٌّ۔ ایک قسم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے، آدمی جب اُس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابنِ سینا نے کہا اِس سانپ کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں ہے، بجز اُس عضو کے کاٹ ڈالنے کے، کاٹنے کا عمل فوراً ہونا چاہیے ورنہ تین ساعت میں مُہلک ہے)۔

مَاءٌ صَلَالٌ۔ بدبُو دار پانی۔

طِيْنٌ صَلَالٌ۔ آواز دینے والی مٹی۔

صُلَّةٌ۔ بچا ہوا پانی، بدبو۔

صِلِّيَانٌ۔ ایک قسم کی بھاجی ہے۔

مُصَلَّلٌ۔ سردار، کریم النسب، شریف۔

صَلْمٌ۔ کاٹنا یا کان یا ناک جڑ سے کاٹنا۔

اِصْطِلَامٌ۔ جڑ سے نکالنا۔

صَلَمٌ۔ سخت آدمی (یہ جمع ہے صَالِمٌ کی)۔

صَيْلَمٌ۔ آفت، مصیبت، تلوار۔

اَصْلَمُ۔ پسُو۔

يَكُوْنُ النَّاسُ صُلَامَاتٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔

لَمَّا قُتِلَ اَخُوْهُ مُصْعَبٌ اَسْلَمَهُ النَّعَامُ الْمُصَلَّمُ الْاٰذَانِ اَهْلُ الْعِرَاقِ۔ جب عبداللہ بن زبیر کے بھائی مصعب بن زبیر مارے گئے تو کٹے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا، ان کا بچاؤ نہ کیا۔ (شتر مرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کٹے ہیں۔ بعض نے کہا اِس سے ذلیل و خوار مُراد ہے)۔

فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْا وَاتَّدَيْتُمْ فَمَشُّوْا بِاٰذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ۔ اگر تم اپنی مقتول کا بدلہ نہ لو اور

دیت پر راضی ہو جاؤ، تو شتر مرغ کے کٹے کانوں کے ساتھ چلدو (یعنی ذلیل اور خوار ہو کر جاؤ)۔

وَتُصْطَلَمُوْنَ فِي الثَّالِثَةِ۔ اور تیسرے فتنہ میں بالکل جڑپیڑ سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے۔

وَلَا الْمُصْطَلَمَةُ اَطْبَاؤُهَا۔ اور قربانی میں وہ جانور بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کٹے ہوں۔

لَئِنْ عُدْتُمْ لَيَصْطَلِمَنَّكُمْ۔ اگر پھر ایسا کرو گے تو جڑپیڑ سے تم کو اکھاڑ دے گا۔

فَتَكُوْنُ الصَّيْلَمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔ پھر مجھ میں اور اُس میں ایک آفت ہوگی (یعنی دنگا فساد)۔

اُخْرُجُوْا يَا اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الصَّيْلَمِ كَاَنِّيْ بِهٖ اُفَيْحِجَ اُفَيْدِعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ اے باشندگانِ مکہ بڑی آفت آنے سے پہلے مکہ سے نکل جاؤ، گویا میں اُس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کم بخت) اُس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے، پاؤں ٹیڑھے ہیں اور کعبہ کو گرا رہا ہے۔

عَدُوٌّ يَصْطَلِمُ۔ وہ دشمن جو جڑپیڑ سے اکھیڑ دے (سارا مال لوٹ لے)

صِلَّوْرٌ۔ بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَاْكُلُوْا الصِّلَّوْرَ وَالْاِنْقِلِيْسَ۔ صِلّور اور اِنقلیس مچھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)۔ امامیہ نے اِسی قول کی رُو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت عمار رضہ کا ہے) اِن دونوں مچھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے۔ اور بعض نے مکروہ کہا ہے)۔

صَلْوٌ۔ سُرین کی ہڈی پر مارنا، سُرین کی ہڈیاں ہلانا۔

صَلًا۔ سرین لٹک جانا زچگی کے قریب سے۔

تَصْلِيَةٌ۔ پیچھے جانا، دُعا کرنا، نماز پڑھنا۔

صَلٰوۃٌ اور صَلَوَاتٌ بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں مذکور ہے۔ لغت میں صلوٰۃ دُعا کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ۔

اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ۔ یعنی سب دُعائیں جن سے تعظیم مقصود ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ! حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اُتار، اُن کا نام دنیا اور آخرت میں روشن کر، اُن کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ، اُن کی شفاعت آخرت میں قبول کر۔ اِس بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے بھی اِس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ؟ صحیح جواب اس کا یہ ہے کہ جائز نہیں۔

(خطابی نے کہا کہ لفظ صلوٰۃ کو تعظیم و تکریم کے معنی میں آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہیں استعمال کر سکتے البتہ اِس لفظ کو برکت و رحم کے لئے دوسروں کے واسطے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے آں حضرتؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ یا اللہ! ابو اوفیٰ کی آل پر رحمت اور برکت فرما۔)

طیبی نے کہا، انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا بالاجماع درست ہے لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتداءً اوروں پر منع ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ تنزیہاً مکروہ ہے کیونکہ سلف سے صلوٰۃ کا لفظ انبیاءؑ ہی کے لئے ماثور ہے۔ جس طرح عزّوجل خاص پروردگار کے لئے۔ اگرچہ آں حضرتؐ بھی عزیز اور جلیل ہیں۔

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَشْرًا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اپنی رحمت اُتارے گا یا فرشتے دس بار اس کے لئے دُعا کریں گے (کہ اے اللہ تو اُس کو بخش دے)۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ۔ یا اللہ اگلے لوگوں کے ساتھ بھی حضرت محمد صلعم پر اپنی رحمت اُتار اور بعد والوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)۔

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ۔ روحوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ

Marfat.com

اپنی رحمت اُتار اور بدوؤں کے ساتھ بھی اُن پر اپنی رحمت اُتار۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ۔ جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دُعا کرے یا وہاں نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے (تاکہ اُس مکان میں برکت ہو۔ اگر روزہ نفل ہو اور میزبان اُس کے کھانا نہ کھانے سے ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھالے)۔

الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ۔ روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ روزہ کی وجہ سے نہ کھا سکے تو فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

إِذَا مِتْنَا صَلَّى لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ۔ جب ہم مر جائیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دُعا کریں گے۔

سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوڑ میں) آگے بڑھ گئے، حضرت ابوبکرؓ کسی قدر پیچھے آپؐ کے ساتھ ہی رہے (کیونکہ اُن کے گھوڑے کا سر آں حضرتؐ کے گھوڑے کے پٹھے کے برابر رہا) حضرت عمرؓ ان کے بعد رہے (یعنی تیسرے نمبر پر)۔

أَنَّهُ أُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ۔ آں حضرتؐ کے پاس بھنی ہوئی بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَلَيْتُ اللَّحْمَ۔ جب آگ پر گوشت بھونیں، اگر آگ میں ڈال دیں اور جلا دیں تو صَلَّيْتُ تشدید کے ساتھ کہتے ہیں یا أَصْلَيْتُ۔ چنانچہ:

صَلَّيْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ۔ یعنی میں نے آگ پر رکھ کے لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا۔

أَطْيَبُ مُضْغَةٍ صَيْحَانِيَّةٌ مَصْلِيَّةٌ۔ نہایت مزیدار لقمہ صیحانی کھجور ہے جو دھوپ میں سکھائی گئی ہو۔

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ وَصِنَابٍ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں۔

فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ۔ میں نے ابوسفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھ آگ سے تاپ رہا تھا۔

أَنَا الَّذِي لَا يُصْطَلَى بِنَارِهِ۔ میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيَ وَفُخُوخًا۔ شیطان کے پاس پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ بَارَكَ لِدَوَابِّ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي صِلِّيَانِ أَرْضِ الرُّوْمِ كَمَا بَارَكَ لَهَا فِي شَعِيْرِ سُوْرِيَا۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو رُوم کی صلیان میں وہ برکت دی جیسے شام کے جَو میں۔

صِلِّيَانٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

صلوٰۃ کی دُوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ سے

صَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ۔ آپؐ نے اُحد کے شہیدوں کے لئے ایسی دُعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں (حالانکہ اُن کو دفن ہو کر کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہٰذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)۔

كَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي۔ میں اپنے لئے جو دُعا کرتا ہوں اُس میں آپؐ کس قدر دُرود بھیجوں (یعنی کتنی دُرود پڑھوں، اور دوسری دُعائیں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کروں؟)

أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا۔ میں اپنی ساری دعا یہی رکھتا ہوں کہ آپؐ پر دُرود بھیجوں (یہ سُن کر آں حضرتؐ نے فرمایا کہ تیری فکر بس اُسی وقت دُور ہوگی، تیرا مقصد پورا ہوگا

Marfat.com

معلوم ہوا درود بھیجنا اپنے لئے دعا کرنے سے افضل ہے اور درود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جائیں گے اپنے لئے دعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے سوال نہ کر سکے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شئ قدير۔ بہتر دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انھوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس نے ابن جدعان کی تعریف کی، اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا کیا ابن جدعان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے، اللہ تعالےٰ نہیں سمجھ سکتا)۔

عُلِّمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو بتا یا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)۔

إِذَا صَلَّى مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَهُ۔ جب ایک بار مجلس میں آپ پر درود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)۔

صَلٰوتُهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ كَذٰلِكَ۔ آدھی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہارِ ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)۔

لَا يُصَلِّي لَكُمْ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا) آں حضرتؐ نے فرمایا، اب یہ تمھاری امامت نہ کرے، (کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے۔ فکر کی ضرورت ہے کہ جب اتنی سی خلافِ شرع بات کرنے پر آں حضرتؐ نے اس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہوگا۔ البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہوگا۔ منصبِ امامت پر اس شخص کو مقرر اور مامور کرنا چاہیے جو قاری اور فقیہ اور متقی اور پرہیزگار، سب مقتدیوں سے افضل ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامیہ تو اس حکم کے پابند ہیں اور جاہل اور فاسق بھی اِس بارے میں احتیاط برت رہے ہیں مگر بعض سُنّی حضرات اس مسئلہ میں لاپروائی کر جاتے ہیں اور اکثر اہلِ علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئے بھی جاہل کو یہ منصب دیدیتے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ جلا ایسے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقۂ سنت پر کاربند ہوں)۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ۔ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نمازِ مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلافِ سنت بلکہ مروانیوں کا طریق ہے)۔

فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا الصَّلٰوةُ۔ میں نے عرض کیا نماز کا وقت آگیا یا نماز پڑھئے (فرمایا:

الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ۔ نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملاکر)۔

وَالْمُصَلّٰى أَمَامَكَ۔ نماز کا مقام تیرے آگے ہے۔

فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا نماز کا وقت آپہنچا اور ان کے پاس پانی نہ تھا (تیمم کا حکم ابھی نہیں اترا تھا۔ آخر انھوں نے بے وضو) نماز پڑھ لی (اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو یونہی نماز پڑھ لے)۔

الصَّلٰوةَ جَامِعَةً۔ نماز کے لئے، جو اکٹھا کرنے والی ہے آؤ۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ۔ نماز جماعت کے ساتھ ہے۔

إِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ (جب تو امام کے پیچھے ہو) تو سورۂ فاتحہ چپکے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھ)

فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔ اُن کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی طرح نہیں پڑھتے)۔

صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ۔ بیٹھ کر

ع یعنی امیہ بن ابی الصلت۔

Marfat.com

نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔ مُراد وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود بیٹھ کر ہی پڑھے۔ لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پُورا ثواب ملنے کی اُمید ہے)۔

بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَبَيْنَ الْجِدَارِ۔ آنحضرت صلعم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان۔

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ جبرئیل علیہ السلام اُترے انھوں نے نماز پڑھی، آں حضرت صلعم نے بھی ان کے بعد ہی پڑھی (جبرئیلؑ امام تھے اور آں حضرت مقتدی تھے تو آپؐ نے نماز کا ہر جز جبرئیلؑ کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی بالتوافق جیسے مقتدی کو کرنا چاہیے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کے نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز پڑھی)۔

صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔ دوسرے دن ظہر کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی، اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آجاتا ہے پھر اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی)۔

وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ۔ اور عصر کی نماز اُس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (یعنی ایک مثل سایہ ہو جانے پر عصر کی نماز شروع کی، اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہوگی حالانکہ اُس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہو گا)۔

صَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ فِي الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سوا سایۂ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سایۂ زوال سمیت، اب کوئی اشکال نہ رہے گا)۔

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ پہچانتا ہے یا اس کے مقرب فرشتے اس کے بعد پھر ان کے بعد دوسرے لوگ۔ ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا، کیا سورج ڈھل گیا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں ہاں اور کہا نہیں اور ہاں کے درمیان سُورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سُورج گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے، جیسے بطلیموس کا خیال ہے۔ لیکن زمانۂ حال کے تمام سائنس داں اس خیال پر متفق ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے)۔

فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا۔ دوسرے دن صبح کی نماز اپنے وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائتہ نماز کو دوبارہ ادا کرے)۔

اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا یا اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا۔ کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپؐ نے اس شخص پر کیا جس نے فرضوں کے لئے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو، اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رَدّ ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ اُمید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کے باوجود فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے۔

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔ جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے فرض نماز کے۔

ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔ وتر کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمدؒ اور اوزاعیؒ نے اس دوگانہ کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے، کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز کرو۔ اور آں حضرتؐ نے

Marfat.com

شاذ و نادر ہی یہ دوگانہ پڑھا بیان جواز کے لئے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو آں حضرتؐ سے۔ امام احمدؒ نے فرمایا میں یہ دوگانہ پڑھتا ہوں نہ اُس سے منع کرتا ہوں۔)

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دوگانہ پڑھنا لازم کرلیا ہے، ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو مطعون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے۔

فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ۔ آں حضرتؐ نے نمازِ خوف اِس طرح اَدَا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دُو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے، اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ بھی دُو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دوگانہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض (معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے)

نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَہٗ صلعم اِذْ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ۔ ہم آں حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلّہ لے کر آ پہنچا۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ۔ تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جاکر پڑھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ٹھہرو نہیں فوراً جاؤ۔ اِس ارشادِ نبویؐ کے بعد بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پرواہ نہ کی، بنی قریظہ پہنچکر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کرو لہٰذا انھوں نے راستہ میں نماز پڑھ لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی، اس لئے آپ نے کسی پر ملامت نہیں کی)۔

صَلَّیْتُ مَعَہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی پنجگانہ نمازیں نہ کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا۔ آں حضرتؐ نے عیدگاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد (امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کی رُو سے عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعیؒ نے اس کو جائز کہا ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ عَلَی الصَّلٰوةِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ عَلٰی مُخَالَفَةِ السُّنَّةِ۔ (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اُس نے کہا کیا اللہ تعالےٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انھوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنّت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ (دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو نکالنا بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس درجہ ثوابِ عظیم کا کام ہے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعثِ عذاب ہے۔ مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ، اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی، یا ایک اذان کی جگہ دُو اذانیں کہے یا اذان کے اوّل اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبیر سے پہلے دُرود شریف پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے، یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں۔ عباداتِ بدنیہ[۱] میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے)

مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ۔ جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا۔

[۱] بعض علمائے امّت اور بزرگانِ سلف کے بارے میں جو روایات مذکور ہیں کہ وہ شب میں سَو سَو، دو دو سو نفل رکعتیں پڑھا کرتے تھے تو یہ بدعت اِس وجہ سے نہیں کہ نفل نماز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بِلا قید و بلا تعیّن ثابت ہے یعنی نوافل کے لئے آپؐ نے کوئی تعداد مقرر نہیں فرمائی ہے۔ بایں ہمہ میرے نزدیک نفل نمازوں میں بھی اتباعِ سنت افضل ہے اور جتنی رکعتیں آنحضرتؐ نے جن موقعوں پر پڑھی ہیں اتنی ہی پڑھی جائیں تو افضل ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ منہ

(بعضوں نے اِسی حدیث کی رُو سے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے، لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اِس حدیث میں فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ صحیح ہے۔ یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ فَلَا شَیْءَ لَهٗ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علیٰ کے معنی میں ہے)۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ۔ جس نے اپنے تئیں مار ڈالا تھا (خودکشی کی تھی) آں حضرتؐ نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن صحابہ نے پڑھ لی۔ اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرا تھا تو آپؐ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو، پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا، تب آپؐ نے اس پر نماز ادا کی)۔

صَلّٰی فِیْهَا بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ۔ آپؐ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (اب یہ جو اُسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہوگی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی اور احتمال ہے کہ اُسامہ نے آپؐ کی نماز پر خیال نہ کیا ہوگا صرف دُعا کرتے دیکھا ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)۔

لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْهِ امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے۔

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ۔ ایک دن میں ایک ہی نماز دو بار مت پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے، امام مالکؒ نے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے۔ ورنہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو جو آپؐ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا چونکہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد آیا تھا۔ اور حضرت معاذؓ آنحضرتؐ کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)۔

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب کے فرض سے پہلے ایک دوگانہ (سنت کا) پڑھ لو) اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عشاء کے فرضوں سے پہلے بھی ایک دوگانہ سنت کا ادا کر سکتا ہے گو آں حضرتؐ اور صحابہؓ سے منقول نہیں ہے)۔

مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَکَعَاتٍ۔ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوٰۃ الاوابین کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے)۔

اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ یُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِیْ صَلٰوةِ السَّحَرِ۔ ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنّت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنّت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں جتنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)۔

اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے۔

صَلٰوتُهٗ فِیْ بَیْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ مَسْجِدِیْ (سنّت اور نفل) گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) ادا کرنے سے افضل ہے۔ اِس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جس کو دیکھو وہ سُنّتیں ہمیشہ مسجد ہی میں ادا کرتا ہے، حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ یعنی ان میں نماز نہ پڑھ کر اور جمعہ کے بعد تو کبھی آں حضرتؐ نے سُنّتیں مسجد میں نہیں پڑھیں، اگر پڑھی بھی تو گھر میں آ کر۔ مگر ہمارے زمانہ کے ناواقفوں کو کیا کہا جائے، وہ جمعہ کے بعد سُنّتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں)۔

یُصَلُّوْنَ لَکُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَکُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَکُمْ وَعَلَیْهِمْ۔ امام لوگ جو امامت کرتے ہیں

اگر ٹھیک طور سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور اُن کو دونوں کو ثواب ملے گا۔ اگر غلطی کریں گے (مثلاً بے وضو نماز پڑھا دیں اور تم کو خبر نہ ہو) تو تم کو ثواب مل جائیگا (تمھاری نماز درست ہوگی) اور وبال اُن پر پڑے گا۔

قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ۔ کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں۔

صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ۔ (امام حسن بصری رح نے کہا) تو نماز پڑھ لے، اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وبال اسی پر پڑے گا (تیری نماز صحیح ہوجائے گی)۔

مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا۔ جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے۔ اب دل کا حال اللہ تعالےٰ جانے)۔

صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ۔ عمر ابن عبد العزیز رح نے (بنی امیہ کی عادات کے موافق) نماز ظہر میں دیر کی (جب حدیث سنی تو اوّل وقت پڑھنے لگے)۔

صَلّٰى فَصَلّٰى ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى۔ جبرئیل ع نے نماز پڑھی آنحضرت نے بھی اُن ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبرئیل ع نے دوسری نماز پڑھی، آنحضرت ﷺ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہوگیا۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ بندے اور کفر کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں چلدیا)۔

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا) کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا، نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔

وَلَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ۔ اُن دنوں (علانیہ) نماز کہیں نہیں ہوتی سوائے مدینہ کے (کیونکہ مکہ میں بھی اس وقت کافروں کا غلبہ تھا، جو ناتوان مسلمان وہاں رہ گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے)۔

اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔ مرض الموت میں آں حضرتؐ برآمد ہوئے (حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے) لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور ابوبکرؓ آں حضرتؐ کی (حضرت ابوبکرؓ کی اقتدار کا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے، نہ یہ کہ وہ امام تھے امام تو آں حضرتؐ ہی تھے)۔

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَاٰمُرُ بِالصَّلٰوةِ۔ میں جلانے کی لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں حاضر نہ ہو اُس کا گھر جلا دوں)۔

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ آپؐ نے مرض الموت میں فرمایا۔ اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف)۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ کی نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ۔ (جتنی ہوسکیں مگر گیارہ سے زیادہ آں حضرتؐ نے نہیں پڑھیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں)۔

مترجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح پر کہ پہلا دوگانہ بیٹھ کر مختصراً ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ کر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا ہوں، رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں امام ابن قیم نے زاد المعاد میں آں حضرتؐ کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے، بہر حال سنت نبوی کی پیروی کرنا بہتر ہے دوسرے فقراء اور مشائخین کی پیروی سے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب کی بھی گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں، گویا وہ دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)۔

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی بِتَشَہُّدٍ۔ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں تشہد کے ساتھ (یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرے، نہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے)۔

یُصَلِّیْ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ صفِ اول کے لئے دُعا کرتے (یوں کہتے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمْ تین بار)۔

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ۔ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (یہاں تک کہ راتبہ سنتوں سے بھی۔ مگر بعضوں نے کہا کہ راتبہ سنتیں افضل ہیں)۔

فَاجْعَلْہُ لَہٗ صَلٰوۃً۔ جس شخص کو میں نے بُرا کہا ہو یا اُس پر لعنت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو اپنی اُمت سے کس قدر اُلفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو بُرا کہا، زمانہ آخر میں ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہی)۔

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مُرادآباد میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے۔ اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے، خدا تم کو تباہ کرے، ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرمایا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ جس کو میں کوسوں تو اس پر رحمت اور برکت اُتار۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ۔ "سبحان اللہ" ساری مخلوقات کی تسبیح ہے (سب اس کی پاکی زبانِ قال یا حال بیان کر رہی ہیں)۔

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ۔ تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمہارے لئے دُعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر مہربان اور عادل اور منصف ہیں رعایا کے وہ خیرخواہ ہیں اور رعایا ان کی خیرخواہ ہے، ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اوروں تو خوف یا طمع کی وجہ سے ابن الوقت قسم کے لوگ بڑے سے بڑے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دُعا کرنا، یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو۔ (بعضوں نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے:

"جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں، اور تم اُن پر جب ان کا انتقال ہو نمازِ جنازہ پڑھتے ہو"۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ۔ جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے (ذرا آرام لے پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو۔ یہ مسنون ہے، امام ابن حزمؒ نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)۔

اَنَا الصَّلٰوۃُ۔ (قیامت کے دن سب اعمال آئیں گے نماز آکر کہے گی) میں نماز ہوں۔

اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَانِ۔ پہلے ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)۔

فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ۔ اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز بہت پڑھا کرتے ہیں)۔

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ۔ نماز کا وقت آگیا میں نے اُن کی امامت کی۔

فَلَمَّا صَلَّی الصُّبْحَ وَصَلَّیْنَا۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی (یہ حدیث اُم ہانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں، ایک فجر کی دوسری عصر کی)۔

فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَّ قُرْبَانٌ۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں دُعا ہیں اور اللہ کی قربت کا ذریعہ۔ یعنی اُن کو پڑھنے

Marfat.com

سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے)۔

مَاصَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ۔ اے اللہ! میں نے جو رحمت کی دعا کی ہے وہ اس کے لئے کہ جس پر تو رحم کرنا چاہتا ہے (اور جو میں نے لعنت بھیجی ہے وہ اس پر کہ جس پر تو لعنت کرنا چاہتا ہے)۔

فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ۔ دو بھائی ایک ہفتہ کے فاصلے سے مرے تھے۔ لوگوں نے یوں دعا کی۔ یا اللہ! تو اس کو اپنے بھائی سے لادے، آپ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے)۔ اس نے جو اپنے بھائی کے بعد نماز پڑھی، وہ کہاں جائے گی اور جو عمل نیک اس نے اس کے بعد کیا وہ کہاں جائے گا۔ دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے)۔

اَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهٗ وَصَلّٰى بَعْدَهٗ سِتَّةَ اٰلَافِ رَكْعَةٍ وَكَذَا وَكَذَا (دو شخص ایک برس کے فاصلے سے مرے تھے، صحابہؓ نے ان میں سے ایک کا مرتبہ خواب میں زیادہ دیکھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا پچھلے شخص نے چھ ہزار اور اتنی (یعنی ۳۰۵ رکعتیں) سال بھر میں نہیں پڑھیں (ہر روز سترہ رکعت کے حساب سے سال بھر میں اتنی رکعتیں ہو جاتی ہیں)۔

اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ۔ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو اس پر خیرات کرے، اس کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھ لے (تاکہ اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے یہ اس شخص کے لئے فرمایا جو نماز جماعت کے بعد مسجد میں آیا تھا)۔

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔

اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ۔ جس شخص نے رات کو اپنی بیوی کو جگایا پھر دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا مرد نے الگ پڑھی (عورت نے الگ) گو دو رکعتیں ہی، تو اس کا نام اللہ کے ذاکروں میں لکھا جائے گا۔

اَفَاضَ صَلْعَمٌ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔ آپ دن کے آخری حصہ میں لوٹے، جب ظہر پڑھ چکے تھے (اور عصر بھی)۔

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ۔ ہر نیک اور بد کے پیچھے (جب تک وہ صریح کفر نہ کرتا ہو) نماز پڑھ لو (مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم اور بادشاہ اگر بدکار بھی ہو تو اس کے پیچھے جمعہ اور عید ادا کر لو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی مساجد میں امامت کے لئے بدکار شخص کو بھی منتخب کر سکتے ہو۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں نیک ہوں اس کے خلاف نہ ہوگا۔ کیونکہ مسجد میں امامت کے لئے اسی کو منتخب کرنا چاہئے جو نیک اور پرہیزگار اور قاری ہو۔ کذا فی مجمع البحار)۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ جا پھر سے نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ ٹکریں لگائیں۔ یہ اس شخص سے فرمایا جس نے جلدی جلدی نماز پڑھ لی تھی)۔

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب سے پہلے (دو رکعتیں سنت کی) پڑھ لو (صحیح یہ ہے کہ یہ دوگانہ مستحب ہے، سلف کا یہی قول ہے لیکن خلفائے راشدین اور امام مالک اور اکثر علما نے اس کو مستحب نہیں سمجھا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہم کو آں حضرتؐ کی حدیث مل جانے کے بعد نہ خلفائے راشدین سے کچھ کام ہے نہ امام مالکؒ سے اور نہ کسی عالم یا مجتہد سے، بس حدیث شریف کی پیروی سب پر مقدم ہے خواہ اس پر کسی نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اہل حدیث کا یہی اصول ہے البتہ جس مسئلہ میں آں حضرتؐ کی حدیث نہ ملے نہ قرآن کی آیت، اس میں تم خلفائے راشدین، اور صحابہ اور مجتہدین کی رائے پر عمل کر سکتے ہو اور ان کی پیروی تمہاری اپنی رائے پر مقدم ہے۔

وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ۔ ایک شخص (ایک نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز کا) انتظار کرے امام

کہ اس کو امام کے ساتھ جماعت سے) پڑھے ، اس کو اس سے بڑھ کر
ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو رہے (اور دوسری نماز کا انتظار نہ کرے)۔
اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے یعنی
صلوٰۃ التسبیح۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جزری نے حصن میں
اس کو ذکر کیا ہے دارقطنی نے کہا قرآن کے فضائل میں جتنی
حدیثیں آئی ہیں ان سب میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی فضیلت میں حدیث
زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح نمازوں کی فضیلت میں جو حدیثیں
منقول ہیں ان میں صلوٰۃ التسبیح کی حدیث زیادہ صحیح ہے)۔
فَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ عشاء کی نماز تم سے پہلے
کسی امت نے نہیں پڑھی (گو پیغمبروں نے پڑھی ہو اس
صورت میں اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں یہ بیان ہے
کہ یہی اوقات نماز کے اگلے پیغمبروں کے تھے)۔
اِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ۔ جب نکلے تو
آں حضرتؐ پر درود و سلام بھیجے۔
لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ
فَصَلِّ۔ (ایک شخص محنت مزدوری کر کے تھک جاتا اور رات کو
جب سوتا تو صبح کی نماز کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلتی ، اس نے
اپنا عذر آں حضرتؐ سے بیان کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ) میں
اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا کہ سورج نکل آتا ہے آپؐ نے
فرمایا جب تو جاگے اس وقت پڑھ لے (کیونکہ سونے والے پر
کوئی گناہ نہیں ہے ، جب سو کر اٹھے اس وقت نماز میں دیر
نہ کرے وہی اس کا وقت ہے)۔
حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ یہاں تک کہ تو اپنے پیغمبر پر
درود بھیجے (یہ حضرت عمرؓ کا کلام ہے یا آں حضرتؐ کا)۔
اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلٰوةِ
ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کو چھوڑ دینا
ہے (جب تک نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام
جاری کریں گے ، جب نماز چھوڑ دیں گے تو ان کو کافر سمجھیں گے)۔
لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ
فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ فرشتے
برابر اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی
جگہ میں رہتا ہے ، یوں کہتے ہیں ، یا اللہ اس پر مہربانی کر ، اس
پر رحم کر۔
اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ۔ نماز قیامت
کے دن نور ہوگی اور صدقہ دلیل ہوگا (مجمع البحرین میں ہے کہ نماز
میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امامیہ اور امام احمد اور شافعی
کے نزدیک واجب ہے (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے) اور
امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اسی
طرح غیر نماز میں جب آپ کا ذکر آئے تو درود بھیجنا واجب ہے۔
ابن بابویہ نے جو ہمارے فقہاء میں سے ہیں یہی کہا ہے اور زمخشری
نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور طحاوی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)۔
اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ اَفْضَلُ مِنَ الدُّعَاءِ لِنَفْسِهٖ
آں حضرتؐ پر درود بھیجنا اپنی ذات کے لئے دعا کرنے سے افضل
ہے (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے سب مقاصد پورے کر دے
گا اور تمام حاجات بر لائے گا)۔
مَا مِنْ صَلٰوةٍ يَحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ
بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو
ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے پکارتا ہے۔
صَلًا۔ گھوڑے کی دم کا مقام۔
صَلَوَانِ۔ وہ ڈونڈیاں جو دم کے داہنے اور بائیں
اٹھی ہوتی ہیں۔
مُصَلِّيْ۔ اس گھوڑے کو بھی بولتے ہیں جو شرط میں دوسرے
نمبر پر آتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے
پٹھے کے پاس ہوتا ہے۔

باب الصاد مع المیم

صَمْصًا۔ نکلنا ، طلوع ہونا ، برانگیختہ کرنا ، ابھارنا ، لادنا۔
صَمَتَ یا صَمَاتٌ یا صُمُوْتٌ۔ خاموش رہنا۔

Marfat.com

تصمیتٌ اور اِصْمَاتٌ۔ خاموش کرنا

صَامِت۔ وہ مال جو خاموش ہے (جیسے چاندی سونا جواہرات وغیرہ۔ اور ناطق وہ مال جو جاندار ہو جیسے اونٹ گھوڑے، گائے، بیل، بکری وغیرہ۔

لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم دَخَلْتُ عَلَیْہِ یَوْمَ اُصْمِتَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ۔ جب آں حضرتؐ پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں آپ کے پاس گیا، جس دن آپ کی زبان بند ہو گئی تھی آپؐ نے بات نہیں کی (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَمَتَ الْعَلِیْلُ یا اُصْمِتَ الْعَلِیْلُ۔ جب وہ خاموش ہو جائے بات نہ کر سکے۔

اِنَّ امْرَأَۃً مِّنْ اَحْمَسَ حَجَّتْ مُصْمِتَۃً۔ (قبیلہ احمس کی ایک عورت نے خاموش رہ کر حج کیا (تمام حج میں کسی سے بات نہ کی)۔

اُصْمِتَتْ اُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ۔ امامہ بنت ابی العاص (جو آں حضرتؐ کی نواسی تھیں) ان کی زبان بند ہو گئی تھی۔

اِنَّمَا صُمْتَۃُ لِلصَّغِیْرِ۔ کھجور بچہ کو چپ کرنے والی ہے (جہاں رویا تو ایک کھجور منہ میں دیدی وہ پھر چپ ہو جاتا ہے)

اِنَّمَا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنْ خَزٍّ۔ آں حضرتؐ نے اس کپڑے سے منع فرمایا جس میں نرا ریشم ہو (سوت نہ ہو)۔

عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ۔ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہو گا۔

وَقَدْ اُصْمِتَتْ یا اَصْمَتَتْ۔ وہ خاموش ہو گئی تھیں۔

لَا صَمْتَ یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ۔ خاموشی کا روزہ ہمارے دین میں نہیں ہے کہ آدمی صبح سے شام تک چپ رہے (اگلے دینوں میں یہ روزہ مشروع تھا)۔

مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ جو کوئی خاموش رہے گا وہ نجات پائے گا (بہت سی آفتوں سے محفوظ رہے گا جو زبان ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں اور بے فائدہ باتیں کرنے سے)۔

اِلْزَمِ الصَّمْتَ تَسْلَمْ۔ خاموشی کو لازم کر لے تو سلامت رہے گا۔

مَالَہٗ صَامِتٌ وَّلَا نَاطِقٌ۔ وہ بالکل نادار ہے نہ خاموش مال اس کے پاس ہے نہ بولتا مال (یعنی نہ سونا چاندی ہے نہ گائے بیل اور اونٹ وغیرہ)۔

صَمْتُ الصَّوْمِ حَرَامٌ۔ چپ روزہ رکھنا حرام ہے۔

مُصْمَت۔ ٹھوس (اس کی ضد اَجْوَف کھوکھلا

صِمِّیْتٌ۔ بہت خاموش رہنے والا (جیسے سِکِّیْتٌ ہے)۔

مُصْمِت۔ فریاد سُننے والا۔

صَمْحٌ۔ مارنا گلا دینا، سختی کرنا۔

اَصْمَحُ۔ بہادر۔

صَمْخٌ۔ کان کے سوراخ پر مارنا۔

فَاَخَذَ مَاءً فَاَدْخَلَ اَصَابِعَہٗ فِیْ صِمَاخِ اُذُنَیْہِ۔ پھر پانی لیا اور انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔ (بعض نے سِمَاخ سین سے روایت کیا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَضَرَبَ اللّٰہُ عَلٰی اَصْمِخَتِہِمْ۔ اللہ نے ان کے کانوں کو تھپک دیا (یعنی سلا دیا)۔

اَصْغَتْ لِاسْتِرَاقِہٖ صَمَائِخُ الْاَسْمَاعِ۔ ان کو چوری سے سُننے کے لئے کانوں نے اپنے سوراخ جھکائے

کُلُّ اُذُنٍ وَلُوْدٌ وَّکُلُّ صِمَاخٍ بَیُوْضٌ۔ جس جانور کے کان بڑے بڑے ہیں وہ بچہ جنتا ہے اور جس کے کان چھوٹے ہیں وہ انڈا دیتا ہے۔

صَمْدٌ۔ قصد کرنا، برابر مقابل میں ہونا، مارنا، کھڑا کرنا، ڈاٹ لگانا، بندمن لگانا۔

صَمَدٌ۔ سردار، ٹھوس۔

Marfat.com

صَمَدٌ۔ اللہ کا بھی ایک نام ہے، بمعنی سردار اور دائم اور باقی۔ یا جس میں جوف نہ ہو یا جس کی طرف لوگ اپنی حاجات لے کر جائیں۔
صَمَّدَ الْبَيْتَ۔ گھر کو آراستہ کیا۔
صَمَّدَتِ الْعَرُوْسَ۔ دُولہن کو اونچی جگہ پر (بلند مقام پر) بٹھایا۔
تَصْمِيْدٌ۔ جمع کرنا۔
مُصَامَدَةٌ۔ جھگڑا کرنا۔ مارپیٹ کرنا۔
صِمَادٌ۔ ڈانٹ، بندص۔
لَوْ قُلْتُ لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِلَّا صَمَدٌ مَا خَرَجَ اِلَّا اَقَلُّكُمْ۔ حضرت عمرؓ نے کہا، نسب اور خاندانوں کا علم سیکھو اور لوگوں کے نسب پر طعنہ مت مارو، قسم خدا کی اگر میں کہوں اِس دروازے سے وہی نکلے جو شریف ہو (جس کے خاندان میں کوئی عیب نہ ہو) تو تم میں سے بہت کم لوگ نکلیں گے۔
فَصَمَدْتُ لَهٗ حَتّٰى اَمْكَنَتْنِيْ مِنْهُ غِرَّةٌ۔ میں نے ابو جہل کے مارنے کا قصد کیا یہاں تک کہ اس کی ایک غفلت نے مجھ کو موقع دیا، میں نے مار کر اس کو گرا دیا (یہ معاذ بن عمرو بن جموح رضؓ نے کہا)۔
فَصْمُدُوْا اُصْمُدُوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ لَكُمْ عَمُوْدُ الْحَقِّ توجہ کرتے رہو توجہ یہاں تک کہ حق کا ستون تم پر کھل جائے۔
لَا يَصْمُدُ اِلَيْهِ صَمْدًا (آں حضرتؐ نے جب کسی ستون یا لکڑی کی طرف نماز پڑھی تو اس کو اپنی داہنی یا بائیں ابرو کے برابر رکھتے اور سیدھا اس کے مقابل نہیں کھڑے ہوتے۔ بلکہ ایک طرف ذرا مڑے رہتے، اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس لکڑی یا ستون کی عبادت نہیں کرتے)۔
اَلصَّمَدُ الْمَصْمُوْدُ اِلَيْهِ فِي الْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ۔ صمد وہ ہے جس کی طرف لوگ توجہ کریں تھوڑا کام ہو یا بڑا کام۔
وَقَدْ صَمَدُوْا لَهَا۔ لوگوں نے جمرۂ وسطیٰ کا قصد کیا اس کے سر پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے لگے۔
مَا كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ بَيْتًا ظَاهِرًا لِلّٰهِ فِي اَكْنَافِ مَكَّةَ يُصْمَدُ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک کھلا گھر مکہ کے اطراف میں اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا جس کی طرف لوگ قصد کریں گے۔
وَلَا رَهْبَةَ اِلَّا سَيِّدٌ صَمَدٌ۔ (یعنی سردار ہے لوگ اپنی حاجات کے لئے اس کی طرف رُجوع کرتے ہیں (مرجعِ خلائق ہے)۔
خُذْهَا حُذَيْفُ فَاَنْتَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ۔ یہ تلوار کی ضرب لے، اے حذیفہ تو سردار اور سب لوگوں کا مرجع تھا۔
اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ بَلَدِيْ۔ اے اللہ! میں اپنے شہر سے تیرا قصد کر کے نکلا۔
فَصَمَدَ اِلٰى جَدِّيْ۔ اُس نے میرے دادا کا قصد کیا۔
بِئْرُ عَبْدِ الصَّمَدِ۔ ایک کنواں ہے مکہ معظمہ کے راستے میں۔
صَمْدَحَةٌ۔ بہت زیادہ گرم ہونا۔ سخت۔
صُمَادِحٌ۔ سخت، خالص، شیر، کھلا راستہ۔
صَمَيْدَحٌ۔ گرم دن سخت۔
صَمْرٌ۔ بخیلی کرنا، روکنا، تھم جانا۔
صَمَرًا۔ دہی بن جانا۔
صَامُوْرَاءُ۔ دہی۔
صُمَادِيْ۔ گاندبسرین۔
صَمْرَا۔ ایک درخت ہے۔
اِدْفَعْ هٰذَا اِلٰى اَسْمَاءَ لِتَدْهُنَ بِهٖ بَنِيْ اَخِيْهِ مِنْ صَمَرِ الْبَحْرِ۔ یہ گھی کا کپا اسماء کو دیدے وہ اپنی بھتیجوں کا بدن اس سے چکنا کر کے سمندر کی بدبو کو دفع کرے۔
صِمْرِدٌ۔ دودھیل اونٹنی یا کم دودھ دینے والی۔
صَمَارِيْدُ۔ سخت زمینیں یا موٹی یا دُبلی بکریاں۔
صَمْصَمَةٌ۔ رواں ہونا۔
صُمَامِمٌ۔ شیر۔
صَمْصَمٌ۔ بخیل۔
صِمْصِمَةٌ۔ جماعت کا بیچ۔

Marfat.com

لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلٰى رَقَبَتِيْ۔ اگر تم کاٹنے والی تلوار میری گردن پر رکھو۔

صَمْصَامٌ کی جمع ہے صَمَاصِمُ۔

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ۔ انہوں نے تلواروں کو اپنی چادر بنایا (یعنی تلواریں لے کر چلے، ان کے حمائل کو مونڈھوں پر رکھا)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صَمْصَام اُس تلوار کو کہیں گے جو خوب روانی کے ساتھ کاٹے اور مڑے نہیں۔

صَمْعٌ۔ باتوں میں روک لینا، مارنا۔

صَمْعٌ۔ کلام میں غلطی کرنا۔

تَصْمِيْعٌ۔ مضبوط ارادہ کرنا جیسے تَصْمِيْمٌ ہے۔

اَصْمَعُ۔ چھوٹے کان والا۔ کاٹنے والی تلوار۔

اِصْمَعِيْ۔ ابوسعید عبد الملک جو عرب کا بڑا ادیب اور فصیح شخص گزرا ہے۔

كَأَنِّيْ بِرَجُلٍ أَصْعَلَ أَصْمَعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ۔ گویا میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو چھوٹے سر چھوٹے کان والا کعبہ کو گرا رہا ہے۔

كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يُّضَحِّيَ بِالصَّمْعَاءِ۔ عبد اللہ ابن عباسؓ چھوٹے کان والی بکری قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (یعنی جب بکری کے کان پیدائشی طور پر چھوٹے ہوں، نہ یہ کہ کان کٹے ہوں)۔

كَإِبِلٍ أَكَلَتْ صَمْعَاءَ۔ ان اونٹوں کی طرح جنہوں نے صمعاء کھایا ہو۔

صَمْعَاءُ۔ ایک بھاجی ہے اس کو ہُمَّی بھی کہتے ہیں۔

صَوْمَعَةٌ۔ نصاریٰ کا معبد یعنی گرجا۔ اور مینار کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع صَوَامِعُ ہے)۔

اِصْمَعَدَّ۔ جلدی چلنا۔

مُصْمَعِدٌّ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔

اَصْبَحَ وَقَدِ اصْمَعَدَّتْ قَدَمَاهُ۔ صبح کو اس کے پاؤں سوج گئے تھے۔

صَمْعَرٌ۔ سخت اور سخت زمین۔

صَمْعَرِيٌّ۔ سخت جس پر جادو منتر اثر نہ کرے۔

صَمْعَرِيَّةٌ۔ خبیث سانپ۔

صُمْعُوْرٌ۔ پست قد، بہادر۔

صَمْغٌ یا صَمَغٌ۔ گوند۔

صَمْغَةٌ۔ زخم یا گوند کا ٹکڑا۔

نَظِّفُوا الصِّمَاغَيْنِ فَإِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَكَيْنِ۔ ہونٹوں کے دونوں کناروں کو جہاں تھوک جمع ہوتا ہے صاف پاک رکھو، وہاں دو فرشتوں کی بیٹھک ہے۔

صِمَاغَانِ اور صَامِغَانِ اور صَامِغَانِ اور صِوَارَانِ۔ ہونٹوں کے دونوں کنارے، دونوں جبڑوں کے جوڑ۔

حَتّٰى عَرِقْتُ وَزَبَّبَ صِمَاغَاكَ۔ یہاں تک کہ تو پسینے پسینے ہوگئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر جھین آگیا۔

إِذَا كَانَ مَجْدُوْرًا كَأَنَّهُ صَمْغَةٌ۔ یتیم کو جب چیچک نکل آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے۔

لَأَقْلَعَنَّكَ قَلْعَ الصَّمْغَةِ۔ میں تجھ کو اس طرح اکھاڑ ڈالوں گا جیسے گوند کو اکھاڑتے ہیں (کہ اس کا کوئی اثر شاخ پر نہیں رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی ہے۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیادی طور پر تجھ کو تباہ اور بے نشان کردوں گا)۔

شَاةٌ مُصْمِغَةٌ بِلَبَنِهَا۔ بکری تازہ دودھ دینے والی۔

خُبْزٌ مُصَمَّغٌ۔ گوند کی روٹی۔

صَمْغَدٌ۔ سخت۔

مُصْمَغِدٌّ۔ چربی یا بیماری سے پھولا ہوا۔

صَمْقَةٌ۔ بدمزہ دودھ۔

اِصْمَاقٌ۔ بند کرنا۔

صَمَالِيْقُ۔ بھوکا پیاسا۔

Marfat.com

مَصْمَقٌ۔ حیران، پریشان ہو کھائے نہ پیئے۔
صَمْقَاءٌ۔ کھٹا ہونا، روشن ہونا۔
یَوْمٌ مُصْمَقِرٌ۔ گرم دن۔
صَمَکَۃٌ۔ قوی، زور آور۔
اِصْمِیکَاکٌ۔ غصہ ہونا، پھٹ جانا۔
صَمَکُوکٌ۔ جاہل، برائی کے لئے جلدی کرنے والا۔
صَمَکِیکٌ۔ یہ صَمَکُوکٌ کا مترادف ہے یعنی احمق، جلدباز۔
مُصْمَئِکَۃٌ۔ تر، مرطوب۔
صَمَکْمَکٌ۔ بدبودار، مجرد، قوی زور آور۔
صَمَلٌ۔ سخت ہونا، شدید ہونا، مار رہنا، مارنا۔
اِصْمِئْلَالٌ۔ سخت ہونا، گنجان ہونا۔
صَامِلٌ۔ خشک۔
صُمُلٌّ۔ بدخلق۔
اَنْتَ رَجُلٌ صُمُلٌّ۔ تو بدخلق آدمی ہے۔
ھُوَ صُمُلٌّ صُمُلٌّ۔ وہ سخت گیر بدخلق ہے۔
صَمَلَ الشَّجَرُ۔ درخت پیاسا ہو کر سخت ہو گیا۔
اِنَّھَا صَامِلَۃٌ۔ اس کی پنڈلیاں سخت اور خشک ہیں۔
صَمَمٌ۔ بند کرنا، قطعی عزم کرنا، مارنا۔
صَمَمٌ۔ بہراپن، اونچا سننا۔
صَمَّتِ الْاُذُنُ۔ کان بہرا ہو گیا۔
صُمَّ صَدَی فُلَانٍ۔ فلاں شخص مرگیا۔
صَمَّتْ حَصَاۃٌ بِدَمٍ۔ اتنا زیادہ خون ہے کہ اس میں کنکری ڈالو تو آواز نہیں دیتی۔
صَمَّمَ السَّیْفُ۔ ہڈی تک کو تلوار نے کاٹ دیا۔
وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ النَّاسِ (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) ننگے پیر پھرنے والوں، برہنہ جسم والوں، بہروں، گونگوں کو لوگوں کا سردار دیکھے گا (یعنی جو قومیں یکسر جاہل اور گنوار اور حکمت، دانائی، تدبر اور عدل و تقوے سے عاری ہیں ان

کو قوموں کا بندوبست اور اقتدار مل جائے گا۔ بہروں سے یہ مراد ہے کہ قوم کے منصفانہ فیصلوں اور مطالبوں اور مظلوموں کی دادرسی کے لئے وہ بے حس اور بہرے بن جائیں گے)۔
اَلْفِتْنَۃُ الصَّمَّاءُ الْعَمْیَاءُ۔ ایسا فتنہ جو بہرا اور اندھا ہوگا (یعنی سخت فتنہ جو مٹائے نہ مٹے گا۔ جس طرح بہرا شخص نہ کسی مصلح کی بات سن سکتا ہے نہ اندھے کو روشنی دکھانے سے راہ کے خطرات نظر آتے ہیں)۔
بعض نے کہا کہ صَمَّاءُ سے مراد وہ سانپ ہے کہ جس کے کاٹے کا منتر نہیں۔
فِتْنَۃٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ۔ ایک فتنہ بہرا گونگا اندھا ہوگا (لوگ اس میں بہرے ہو جائیں گے، حق بات نہیں سنیں گے، گونگے ہوں گے، حق بات نہیں کہیں گے، اندھے ہوں گے ہدایت کا سیدھا راستہ نہیں دیکھیں گے)۔
ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَصَمَّنِیْھَا النَّاسُ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات فرمائی، جس کے سننے سے لوگوں نے مجھ کو بہرا کر دیا (یعنی لوگوں کے شور غل کی وجہ سے میں سن نہ سکا)۔
ایک روایت میں صَمَّتَنِیْھَا النَّاسُ۔ یعنی لوگوں نے مجھ کو وہ بات آں حضرت سے پوچھنے نہ دی اور خاموش کر دیا۔
شَھْرُ اللّٰہِ الْاَصَمُّ رَجَبٌ۔ اللہ کا بہرا مہینہ رجب کا مہینہ ہے (چونکہ رجب کو عرب کے لوگ حرام مہینہ سمجھتے تھے اس میں جنگ و جدال اور لوٹ مار نہیں کرتے تھے، اس لئے اس کو بہرا فرمایا یعنی لوگ اس مہینہ میں بہرے رہتے ہیں ان کے کانوں میں ہتھیاروں کی آواز نہیں آتی)۔
نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ۔ آپ نے اشتمال صماء سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے ہاتھ اور پیر سب بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے۔ گویا اس کو اس پتھر سے مشابہت دی جس کو صَخْرَۃٌ صَمَّاءُ کہتے ہیں یعنی وہ

Marfat.com

پتھر جس میں کوئی سوراخ یا شگاف نہ ہو، سب طرف سے سخت اور یکساں ہو)۔

بعضوں نے کہا اِشْتِمَالِ صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی ایک ہی کپڑے سے اپنا تمام جسم ڈھانپ کر کسی ایک جانب سے کپڑے کو اٹھادے تو اس کا ستر کھل جائے۔ غرض دونوں باتیں مکروہ ہیں۔

اَلْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءَ۔ فاسق شمشاد کے درخت کی طرح ہے جو مڑتا ہی نہیں، نہ اس میں سوراخ ہوتا ہے (کیونکہ یہ درخت ٹھوس اور سخت ہوتا ہے جہاں مڑا اس گیا اور سیدھا نہیں ہوتا)۔

فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ۔ دخول ایک ہی سوراخ میں ہونا چاہیے (یعنی فرج میں، نہ کہ دُبر میں)۔

وَلَوْ شِئْتَ لَاَصْمَمْتَنِیْ۔ اگر تو چاہتا تو مجھ کو بہرا کر دیتا۔

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَيْرًا ذُكِرْتُ بِهٖ۔ جب کوئی میری تعریف کرتا ہے تو بہرے بن جاتے ہیں اور جب کوئی برائی کرتا ہے تو کان لگا کر سنتے ہیں۔

امام جعفر صادق نے فرمایا اِشْتِمَالِ صَمَّاء یہ ہے کہ آدمی چادر کو دونوں بغلوں کے نیچے سے لیجا کر اس کے دونوں کنارے ایک مونڈھے پر کرلے۔ (جب امام نے یہ تفسیر کی ہے تو یہی معنی لینا اولیٰ ہے)۔

خَلْخَالٌ اَصَمُّ۔ وہ پازیب جس میں آواز نہ نکلے۔

لَا تَاْخُذِ الْحِجَارَ الصُّمَّ۔ سخت اور ٹھوس کنکریاں مت لے بلکہ نرم کئی رنگ کی کنکریاں لے۔

صَمِيْمَ الْقَلْبِ۔ خلوصِ دل سے اور دل کا درمیانی حصہ۔

صِمَّةٌ۔ شجاع، بہادر، شیر نر، سانپ۔

صَمْیٌ۔ شکار کے جانور کا سامنے مرجانا، کسی کام کا واقع ہونا۔

اِصْمَاءٌ۔ جلدی کرنا، شکار کے جانور کو دیکھتے دیکھتے مار ڈالنا۔

صَمَيَانٌ۔ الٹنا، کودنا، جلدی کرنا۔

اِنْصِمَاءٌ۔ اونڈلنا۔

كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ۔ وہ جانور کھالے جو شکار کے بعد تیرے دیکھتے دیکھتے مرجائے (کیونکہ وہاں یقین ہوتا ہے کہ شکار کے زخم سے وہ مرا) جو جانور شکار کے دوران زخمی ہوکر غائب ہو جائے، پھر مرا ہوا ملے اُس کو چھوڑ دے (کیونکہ شاید وہ شکار کے زخم سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے مرا ہو)۔

بابُ الصّاد مع النّون

صِنَابٌ۔ وہ سالن جو رائی اور تیل سے بنایا جاتا ہے۔

اَتَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا وَجَاءَ مَعَهَا بِصِنَابِهَا۔ ایک گنوار آں حضرت کے پاس خرگوش لے کر آیا جس کو بھون لیا تھا، اس کے ساتھ اس کا جوڑ یعنی "صناب" بھی لیکر آیا۔

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ وَّصِنَابٍ۔ اگر میں چاہوں تو بریاں گوشت اور صناب منگواؤں۔

صِنَابٌ۔ اچار۔

صَنَبَرَةٌ۔ درخت کمزور اور پتلے تنے اور بے ثمر کا۔

يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا صُنْبُوْرٌ۔ کفار ان قریش کہتے تھے محمد نامٹے (بے اولاد) ہیں (لہٰذا ان کے انتقال کے بعد کوئی یادگار بھی نہ رہے گی)۔

مترجم کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے ان کو جھوٹا کیا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دینِ اسلام کی وجہ اس دم تک قائم ہے انشاء اللہ قیامت تک رہے گا۔ آپ کی آل میں بھی اللہ تعالے نے ایسی برکت دی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لاکھوں سید موجود ہیں۔ پھر ابوجہل اور ابولہب کی اولاد کا پتہ نہیں، اگر کوئی ہو بھی تو وہ شرم کی وجہ سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ اللہ تعالے نے "بے اولاد" کی پھبتی چُست کرنے والوں کو ہی صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کر دیا۔

Marfat.com

اِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِيْنَ صُلِبَ، فَقَالَ قَدْ كُنْتَ تَجْمَعُ بَيْنَ قُطْرَيِ اللَّيْلَةِ الصِّنَّبْرَةِ قَائِمًا۔ (حجاج نے) عبداللہ بن زبیرؓ کو سُولی پر چڑھایا تو ایک شخص ان کی نعش کے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا، تم سرد رات کے دونوں کناروں کو کھڑے رہ کر ملاتے تھے[1]

صِنَّبْرُ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی سخت سردیاں۔

صِنَّبْرٌ۔ سرد ہوا کو بھی کہتے ہیں۔

صَنَوْبَرٌ۔ ایک مشہور درخت ہے جس کے پھل چھوٹے چھوٹے اور لمبے ہوتے ہیں، ان کے اندر سفید چکنا مغز ہوتا ہے۔

صَنْجٌ۔ جھانجھ کی ایک تھالی جو دوسری تھالی پر ماری جاتی ہے اس کو بجاتے ہیں۔ اور چنگ (یعنی ستار کو بھی کہتے ہیں)۔

اَيُّ صَنْجٍ هُوَ۔ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

صَنْجَةُ الْمِيْزَانِ۔ ترازو کا باٹ۔

صَنَّاجَةٌ۔ روشن۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا بڑا جانور جو تبت میں ہوتا ہے۔

اِيَّاكَ وَالضَّرْبَ بِالصَّوَانِجِ۔ تھالیاں ملا کر مت بجاؤ شیطان تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ فرشتے تم سے نفرت کریں گے۔

صَنَخَمَةٌ۔ مَیل کچیل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُذْهِبُ الصَّنِخَةَ وَيُذَكِّرُ النَّارَ۔ حمام بھی کیا اچھا گھر ہے، مَیل کچیل دُور کر دیتا ہے اور دوزخ کی یاد دلاتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَنِخَ بَدَنُهُ۔ اس کے جسم پر مَیل ہے) (جیسے سَنِخَ اور وَسِخَ سب کے ایک ہی معنی ہیں)۔

صِنْدِيْدٌ۔ سردار، شجاع، حلیم، سخی، شریف، بہادر۔

صَنَادِيْدُ۔ یہ صِنْدِيْدٌ کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ آفات کو بھی کہتے ہیں اور لشکر کی ایک جماعت کو بھی۔

صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ۔ قریش کے سردار اور شریف لوگ۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ صَنَادِيْدِ الْقَدَرِ۔ تقدیر کی آفتوں سے پناہ مانگتے تھے۔

صَنْعٌ یا صُنْعٌ۔ کوئی کام کرنا۔

صَنَعَ فَرَسَهٗ۔ اپنے گھوڑے کی اچھی طرح خبرگیری کی

صُنِعَتِ الْجَارِيَةُ۔ چھوکری کی اچھی طرح خدمت کی وہ موٹی ہو گئی۔

صَنَّعَ۔ اس کا بھی یہی معنٰی ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے وہ کر (بے حیا باش ہرچہ خواہی کن)۔

اُنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَالَ الصَّنَعُ، قَالَ نَعَمْ۔ (حضرت عمر فاروقؓ جب زخمی ہوئے تو ابن عباسؓ سے فرمایا "دیکھو تو مجھ کو کس نے قتل کیا؟" انھوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے۔ فرمایا اُس غلام نے جو کاری گر ہے؟ (بہت سے ہنر جانتا ہے اُس کا نام ابو لؤلؤ فیروز تھا جو قوم کا پارسی تھا اللہ اس پر لعنت کرے) ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔

رَجُلٌ صَنَعٌ۔ کاری گر مرد۔

اِمْرَاَةٌ صَنَاعٌ۔ کاری گر عورت۔

اَلْاَمَةُ غَيْرُ الصَّنَاعِ۔ بے کار لونڈی۔ (جس سے کوئی کام نہ آتا ہو یعنی بے ہنر)۔

اِصْطَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی (جیسے اِكْتَتَبَ لکھوایا)۔

لَا تُوْقِدُوْا بِلَيْلٍ نَارًا ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا وَاصْطَنِعُوْا۔ رات کو آگ نہ سلگاؤ! پھر فرمایا سُلگاؤ اور کھانا پکاؤ (اللہ کے واسطے غریبوں کو کھلانے کے لئے)۔

[1] یعنی رات بھر نماز میں کھڑے رہتے تھے۔ عبداللہ بن زبیرؓ جس طرح شجاعت اور بہادری میں طاق تھے، اسی طرح عبادت اور ریاضت میں بھی شہرۂ آفاق تھے۔ ۱۲ منہ

أَنْتَ كَلِيمُ اللّٰهِ الَّذِي اصْطَنَعَكَ لِنَفْسِهٖ. تم وہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کلام کیا اور تم کو اپنی عنایت سے سنوارا کیا (اپنے کام کے لئے تم کو تیار کیا)۔

كَانَ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ. وہ اپنے چلنے والے کی خاطرداری کرتے۔

مُصَانَعَة. دراصل یہ ہے کہ آپ ایک چیز دوسرے کے لئے تیار کریں اس لئے کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں تمہارے لئے تیار کرے۔

مَنْ بَلَغَ الصِّنْعَ بِسَهْمٍ. جس کا تیر صنع تک پہنچ جائے۔

صِنْعٌ. وہ مقام جہاں پانی اکٹھا اور جمع کیا جاتا ہے، صِنْعٌ کی جمع اَصْنَاعٌ ہے اور مَصْنَعٌ بھی اس کا ہم معنی و مترادف ہے مگر اس کی جمع مَصَانِعُ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صِنْعٌ سے مُراد قلعہ ہے۔ اور مَصَانِع محلوں اور عالی شان عمارات کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ لِاَحَدِكُمْ وَادِيَ مَالٍ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى سَبْعَةِ اَسْهُمٍ صُنُعٍ لَكَلَّفَتْهُ نَفْسُهٗ اَنْ يَنْزِلَ فَيَاْخُذَهَا. اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک میدان بھر کر مال و اسباب ہو پھر وہ راستہ میں سات (عدد) تیر تراشے ہوئے تیار کئے ہوئے دیکھے تو اس کا نفس یہی کہے گا کہ اتر کر ان کو لے لے۔ (کیونکہ آدمی طبعاً حریص ہے کتنا ہی مال اس کے پاس ہو مگر پھر بھی اس میں مزید اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے، کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی)۔

(حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ صنیعة ہے یعنی یکساں ایک شخص کے بنائے ہوئے)۔

وَيَكُفُّ عَلَيْهِ صَنْعَتَهٗ. اس کا پیشہ اس کو پھیر دیدے، پھیر دے۔

اِذًا اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (اگر میں کعبہ میں جانے سے روکا گیا، تو جیسا کہ آنحضرت نے حدیبیہ میں) کیا تھا میں بھی ویسا ہی کروں گا (احرام کھول ڈالوں گا)۔

وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ. جیسا حج کے احرام میں کرتا ہے (جن چیزوں سے بچتا ہے) ویسا ہی عمرے کے احرام میں بھی کر (عمرے میں صرف دو چیزیں نہیں ہیں ایک تو وقوف عرفہ اور دوسرے رمی جمار)۔

فَتُصَانِعُ بِمَالِهَا عَنِ ابْنَتِهَا الْحَظِيَّةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّلِفَةِ كَانَتْ اَحَقَّ. تم میں سے کوئی جاکر اپنا پیسہ خرچ کرکے اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی ہے جس کو اس کا خاوند چاہتا ہے اگر وہ اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی جو خاوند پر بوجھ ہے تو وہ زیادہ اس کی حقدار تھی۔

مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ. تم نے ایسا کیوں کیا۔ (کہ تین بار اذن مانگنے اور جواب نہ ملنے کے بعد چل دیئے)۔

اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ. یا اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا (وہ لوگ صبانا صبانا کہہ رہے تھے لیکن حضرت خالدؓ نے ان کو قتل کر دیا)۔

تُعِيْنُ صَانِعًا. تو کسی کاری گر کی مدد کرے (ایک روایت میں ضَايِعًا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے)۔

كَالْاِبِلِ الْمَخْشُوشِ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ. جیسے نکیل پڑا ہوا اونٹ وہ اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے (جس طرف چاہے اس کو لے جا سکتا ہے)۔

(بندے کو بھی اپنے مالک کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی مرضی پر شاکر اور خوش رہنا چاہئے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست)

صَنْعَاءُ. یمن کا پایۂ تخت اور مشہور شہر ہے۔

صَنِيْعُهٗ وَصَنِيْعَتُهٗ. وہ اس کا کام ہے اسی کی تربیت ہے۔

اَرْبَعَةٌ يَتَّذْهَبُنَ ضَيَاعًا مِنْهَا الصَّنِيْعَةُ اِلٰى غَيْرِ

Marfat.com

[illegible] چار چیزیں نیکیاں کھا جاتی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ نالائق کے ساتھ احسان کرنا جو اُلٹا احسان کے بدلے بُرائی کرے۔

مترجم کہتا ہے جتنا میں اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں شاید اس قدر دوسرا کم ہوا ہوگا اور یہ خود میری غلطی تھی کہ میں بہت جلد ہر ایک کا دوست بن جاتا اور اس کے ساتھ حقیقی بھائی کی طرح سلوک کرتا۔ پھر وہ میرا ہی دشمن بن جاتا حتیٰ کہ میری ہلاکت کے درپے ہوتا۔ ایک شخص کو میں نے پڑھایا لکھایا۔ اتفاق سے وہ جسٹس یعنی جج ہوگیا بعد ازاں اس نے مجھ پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ ایک دوسرے شخص کو میں نے اپنا معاون بنا کر سارا کام اس کو سونپ دیا، اس کی توقیر بڑھائی، مگر اس نے میرے ہی نکالنے کی فکر کی۔ اس کے علاوہ کئی شخصوں کو میں نے ان کی منت وزاری پر روپیہ قرض دلایا، بالآخر کھا کر بیٹھ گئے اور مجھ کو پھنسا دیا۔ ایک شخص کو میں نے اپنی تالیفات مفت بلامعاوضہ چھاپنے کے لئے دیں، اس نے ہزاروں روپے تالیفات کے ذریعے کمائے پھر بھی ساتھ وعدہ خلافی اور دغا بازی کی۔ بہرحال موجودہ زمانہ ایک ایسا خراب زمانہ ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کرنا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ عقل و دانش کا تقاضہ ہے کہ آدمی کے مزاج اور اس کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اور سمجھ کر معاملہ کرنا چاہیے۔

صِنَاعَةٌ۔ حرفہ، پیشہ۔

تَصَنُّعٌ۔ تکلف، بناوٹ۔

اَلْحَدِيْثُ مُتَصَنِّعٌ بِالْاِسْلَامِ۔ زبانی بات ظاہری اسلام ہے۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ لوگوں سے نیکی کرنا بُری موت سے بچاتا ہے۔

اِصْطَنَعْتُ عِنْدَهٗ صَنِيْعَةً۔ میں نے اس کے ساتھ احسان کیا۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صَنْعَاء پہلا شہر ہے جو طوفانِ نوح کے بعد بنایا گیا۔

صَنْعَاء کی نسبت صَنْعَانِيٌّ ہے۔

صِنْفٌ۔ صنف، قسم۔

اَصْنَافٌ اور صُنُوْفٌ۔ صِنْفٌ کی جمع ہیں۔

تَصْنِيْفٌ۔ قسم قسم کرنا، جمع کرنا، تالیف کرنا۔

صَنَّفَ الشَّجَرُ۔ درخت کے پتے نکل آئے۔

تَصَنُّفٌ۔ پہل کرنا۔

فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ۔ اس کو اپنے تہبند کے پلو سے جھٹک لے (یعنی بستر کو جب اس پر سونے لگے) کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بعد اس پر کیا چیز آگئی ہے (یعنی کوئی کیڑا وغیرہ شاید آگرا ہو)۔

صَنَّفَ تَمْرَهٗ۔ اپنی کھجور کی الگ الگ قسمیں کرد (ہر ایک قسم کا الگ ڈھیر لگا)۔

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ دو گروہوں کو میری امت کے اسلام میں سے کچھ حصہ نہیں ایک تو مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے بعد پھر کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا) اور (دوسرے) قدریہ (جو تقدیرِ الٰہی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے کاموں میں پورا اختیار ہے) ان کے مقابل ہیں:

جَبْرِيَّةٌ۔ جو لوگ بندہ کو بالکل مجبور جانتے ہیں جمادات کی طرح ان کو جبریہ کہتے ہیں (جبریہ اور قدریہ یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔ حقیقت میں انسان بالکلیہ مجبور ہے نہ بالکل قادر اور اپنے افعال کا خالق، بلکہ اس کی حالت اِن دونوں کے بین بین ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادق رضؓ نے فرمایا:

لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ بَيْنَ بَيْنَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے)۔

صَنَمٌ۔ پلید ہونا، قوی ہونا اور وہ بُت یا مورتی جس کی کافر پرستش کرتے ہیں۔

صَنَمَ الرَّجُلُ۔ آدمی نے آواز دی (صوفیہ کے نزدیک دنیا کی جس چیز میں آدمی مشغول ہو اور اس طرح مشغول ہو کہ اللہ کو بھلا دے وہی اس کا صنم ہے)۔

Marfat.com

اَصْنَامٌ۔ یہ صَنَمٌ کی جمع ہے۔

بعضوں نے صَنَمٌ اور وَثَنٌ میں فرق کیا ہے اُن کا کہنا ہے کہ صَنَمٌ اُس کو کہیں گے جو مجسم اور صورت دار ہو، اور وَثَنٌ وہ جو اللہ کے سوا پُوجا جائے۔ اَوْثَانٌ اس کی جمع ہے۔

صُنَانٌ۔ بغل یا جوڑوں کی بدبُو۔

اَصَنَّ اللَّحْمُ۔ گوشت بدبودار ہو گیا۔

اَصَنَّ الرَّجُلُ۔ آدمی بدبودار ہو گیا۔

صِنٌّ۔ دبر کا پیشاب یا اونٹ کے پیشاب کی بدبُو۔

صِنَّانٌ۔ بہادر۔

اَصَنٌّ۔ غافل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ يُذْهِبُ الصِّنَّةَ۔ حمام بھی کیا اچھا گھر ہے بدن کی بدبو (میل کچیل) دور کر دیتا ہے۔

صَنٌّ۔ بڑی زنبیل جس میں روٹی رکھی جاتی ہے (محیط میں اس کو بکسرۂ صاد لکھا ہے)۔

صِنْوٌ۔ برابر والا، بھائی، بیٹا، چچا (اس کی جمع اَصْنَاءٌ ہے)۔

صَنْوٌ۔ چھوٹا درخت، دو پہاڑوں میں تھوڑا پانی۔

صِنْوَانٌ جمع ہے صِنْوٌ کی، یعنی دو درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہوں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کا "صنو" ہے۔

اَلْعَبَّاسُ صِنْوُ اَبِیْ۔ عباس میرے والد کے جوڑ ہیں۔ (یعنی میرے باپ کی طرح ہیں، دونوں میرے دادا کے نطفے ہیں)۔

فَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کا جوڑ ہے۔

اِذَا طَالَ صِنَاءُ الْمَيِّتِ نُقِّيَ بِالْاُشْنَانِ۔ جب میت پر میل کچیل بہت ہو تو اشنان سے صاف کیا جائے (وہ میل کو صاف کرتی ہے اسی طرح صابون بھی)۔

بابُ الصّاد مع الواو

صَوْبٌ یا مَصَابٌ۔ گرنا، اُترنا، قصد کرنا، بہانا۔

تَصْوِيْبٌ۔ کسی بات کو یا کسی رائے کو ٹھیک بتلانا، جھکانا۔

يُصَعِّدُ وَيُصَوِّبُ بَصَرَهٗ۔ اپنی نگاہ اوپر کرتا تھا اور نیچی کرتا تھا۔

اِصَابَةٌ۔ ٹھیک کہنا، پہنچانا، نشانہ پر لگنا، ارادہ کرنا۔

تَصَوُّبٌ۔ اُترنا۔

اِنْصِبَابٌ۔ نیچے اُترنا۔

رَأْیٌ صَائِبٌ۔ ٹھیک تجویز۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے (جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے) اللہ اس کو سر کے بل دوزخ میں اوندھا کرے گا۔ ابوداؤد نے کہا کہ اس سے مراد وہ بیری کا درخت ہے جو چٹیل میدان میں ہو اور مسافر اس کے سایے میں آرام پاتے ہوں)۔

وَصَوَّبَ يَدَهٗ۔ اپنا ہاتھ جھکایا۔

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ (یہ بندہ کی آزمائش کے لئے ہوتا ہے اور جس قدر بندہ اللہ کا مقرب ہوتا ہے اسی قدر اس پر دنیا کی تکالیف زیادہ آتی ہیں۔ اے غفور الرحیم! ہم ضعیف و ناتواں اور کمزور دل کے لوگ ہیں ہم کو اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ، رحم فرما اور ہر آفت سے بچائے رکھ، اس لئے کہ ہم کو ایسا دل نصیب نہیں ہوا ہے جو تیرے مقرب اور صالح بندوں کو ملا ہے)۔

ایک روایت میں يُصَبْ مِنْهُ بہ صیغۂ مجہول ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے۔

مُصِيْبَةٌ اور مَصُوْبَةٌ اور مُصَابَةٌ۔ تکلیف، درد، دُکھ۔

مَصَائِبُ اور مَصَاوِبُ۔ یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں۔

يُصِيْبُوْنَ مَا اَصَابَ النَّاسُ۔ جو لوگوں نے حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں گے۔

كَانَ يُصِيْبُ مِنَ الرَّأْسِ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آں حضرت صلعم بحالت روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومتے

Marfat.com

(اور سے لیتے)۔

كَانَ يُسْأَلُ عَنِ التَّفْسِيرِ فَيَقُولُ أَصَابَ اللّٰهُ الَّذِي أَرَادَ۔ اُن سے قرآن کی تفسیر پوچھتے تو کہتے جو اللہ کی مراد ہے وہ ٹھیک ہے (اگرچہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَصَابَ فِي قَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ۔ اپنے قول و فعل میں اس نے صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

أَصَابَ السَّهْمُ الْقِرْطَاسَ۔ تیر برابر کاغذ پر لگا (نشانہ صحیح ہوا)۔

أَنْتَ أَصَبْتَنِي۔ تو نے ہی مجھ کو مارا (اور پھر پوچھتا ہے کہ کس نے مارا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ عبدالملک بن مروان نے جو بادشاہِ وقت تھا حجاج کو لکھا کہ سب کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے ازراہِ نخوت و خودسری ایک شخص کو اشارہ کر دیا لہٰذا اُس نے حجاج کے منشا کی تکمیل کے لئے زہر آلود برچھا آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف سے حضرت عبداللہؓ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایامِ علالت میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارا ہے اول تو عبداللہ بن عمرؓ نے کنایہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اُس شخص نے مارا جس نے زمانۂ حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔ پھر جب دوبارہ حجاج نے دریافت کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے ہی تو مجھ کو مارا اور پھر عیادت بھی کرتا ہے، خیر اللہ تعالےٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس بات پر ناراض ہوا تھا کہ انہوں نے کعبہ پر منجنیق لگانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشۂ حکومت اور اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے آپؓ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ دونوں کام کر ڈالے۔

إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا۔ (جو شخص دنیا کمانے کے لئے) ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی، بلکہ انہی کاموں کے لئے ہوگی۔

فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ۔ مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ تم ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو بھی وہی عذاب ہو جو اُن کو ہوا تھا۔

إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ صَيِّبًا نَافِعًا۔ جب آپؐ بارش (کے آثار) کو دیکھتے تو دعا فرماتے کہ اے اللہ! اس کو برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار میں ترقی ہو)۔

إِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔ جب ہم اُتار میں اترتے تو سُبحان اللہ کہتے۔

لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ۔ آپؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے نہ جھکاتے (یعنی پیٹھ اور سر سب برابر رکھتے)۔

فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ۔ کبھی وہ سوداگری میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔

أُصِيبَتْ دَعْوَتُهٗ۔ اس کی دعا قبول ہوگی (یعنی کھانا کھلانے والے کے حق میں)۔

أَصَبْتَ أَصَابَ اللّٰهُ أُمَّتَكَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ تم نے ٹھیک کیا (جو دودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا) اللہ تعالےٰ تمہاری اُمت کو پیدائشی ٹھیک طریقہ پر رکھے۔

(شراب انسان کی تیار کردہ اور خود ساختہ چیز ہے اور اس میں ہزاروں طرح کے ضرر اور نقصانات ہیں لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور شراب نوشی سے خود کو تباہ و برباد کرتے ہیں برخلاف دودھ کے جو انسان کی فطری غذا ہے اور اس میں سراسر فائدے ہیں، نقصان کا نام نہیں۔)

Marfat.com

فَاَصَابَهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوْفٍ۔ ان کو بھی اس میں سے کچھ دے۔

اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ ثِمَارٍ۔ ایک شخص کے میوے پر آفت آئی (میوہ خراب ہو گیا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ اِلَّا رَفَعَہٗ دَرَجَۃً۔ جس شخص کو کچھ ضرر پہنچے (زخم یا مار) پھر وہ پہنچانے والے کو معاف کر دے (نہ دیت لے نہ قصاص) تو اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِیْبُوْنَ۔ تمہاری فتح ہو گی اور تم لوٹ کا مال حاصل کرو گے اور ملک بھی۔

حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ وَمُصِیْبَةٍ۔ ابھی جاہلیت اور مصیبت کا تازہ زمانہ گزرا ہے (مصیبت یہ تھی کہ ان کے عزیز اقربا مارے گئے مال اور ملک چھن گیا)۔

اَصَابَ مِنْهَا۔ ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے جماع کیا (بچہ کی ماں نے کہا کہ بچہ کو اب سکون ہے، وہ سمجھے کہ بچہ اچھا ہے حالانکہ ماں کا مطلب یہ تھا کہ وہ مر گیا اور اس کی بے قراری جاتی رہی انہوں نے کھایا پیا، اپنی بیوی سے صحبت کی، ان کے حمل رہ گیا۔ اللہ نے بہت سے بچے دیئے۔ جب جماع سے فارغ ہوئے تو ماں نے بچہ کی موت کی خبر دی اگر پہلے ہی سے کہہ دیتیں تو ابو طلحہؓ نہ کچھ کھاتے نہ پیتے نہ اپنی بیوی سے صحبت کرتے۔ ایسی شاکر اور متحمل مزاج عورتیں کہاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو ٹھیک راستہ نصیب کرے (ہدایت اور بہشت کا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ مِنْ جَسَدِهٖ فَیَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً۔ جس شخص کو کوئی جسمانی صدمہ پہنچایا جائے پھر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ بِشَرْبَةٍ۔ میں اس دودھ میں سے ایک گھونٹ ہی پی لیتا۔

فَاَیُّ اٰیَةٍ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَكَ وَاُمَّتَكَ۔ اللہ کے پیغمبر آپ کونسی نشانی پسند کرتے ہیں جو آپ کو اور آپ کی امت کو ملے۔

فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ۔ اگر (نماز میں) تمہارے امام غلطی نہ کریں ٹھیک طور سے ادا کریں تو تم کو بھی فائدہ ہوا اُن کو بھی۔ اگر غلطی کریں تو تمہاری نماز ہو جائے گی، غلطی کا وبال انہی پر رہے گا۔

اُصِیْبَ فِیْهَا اَوْصِیَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔ رمضان کی ستائیسویں شب میں پیغمبروں کے وصی مارے گئے (جیسے حضرت علیؓ اسی شب میں شہید ہوئے یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

صَابٌ۔ ایک کڑوے درخت کا شیرہ ہے۔

صَابَةٌ۔ آفت، جنون۔

صُوْبَةٌ۔ ملک کا ایک حصہ۔

صَوْتٌ۔ پکارنا، آواز دینا جیسے تَصْوِیْتٌ ہے۔

فَانْصَاتَ۔ قبول کیا۔

فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ۔ حلال اور حرام میں فرق آواز اور باجہ کا ہے (یعنی حلال نکاح وہی ہے جس کا اعلان کیا جائے، لوگ جمع ہوں غل غپاڑا ہو، گانا بجانا یہ رسمیں اسی نکاح میں ہوتی ہیں جو شرعاً جائز ہے باقی حرام اور زنا تو خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کو آشکارا طور پر نہیں کرتے، اس حدیث سے یہ نکلا کہ شادی بیاہ میں دف بجانا درست ہے اسی طرح دوسرے باجوں کو بھی ایک جماعتِ علماء نے دف پر قیاس کیا ہے اور شادی بیاہ میں اس کو جائز رکھا ہے۔ اور خود آں حضرتؐ نے معوذ بن عفراء کی بیٹی کے نکاح میں گانا سنا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: فَهَلَّا لَهْوٌ یعنی کوئی کھیل تماشا کیوں نہیں کیا۔ جیسے شادیوں میں قاعدہ ہوتا ہے لوگ خوشی کے کھیل کیا کرتے ہیں۔ اور جس شخص نے اس باب میں تشدد کیا ہے اور شادی بیاہ میں بھی گانا بجانا جائز نہیں رکھا اس کا قول صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ اس کا رد کرتی ہیں)۔

كَانُوْا یَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ جنگ کے وقت آواز کرنے کو ناپسند کرتے تھے (یعنی بے فائدہ یا فخر کی راہ سے

Marfat.com

چلانے کو جیسے کافروں کا دستور تھا۔ صحابہ اس کو بُرا جانتے تھے البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرنے)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ۔ فرشتوں کی آواز سُنے ان کا نور دیکھے۔

نُهِیْتُ عَنْ صَوْتَیْنِ اَحْمَقَیْنِ فَاجِرَیْنِ۔ مجھ کو دو آوازیں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک تو بے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلّانے کی)۔

فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا۔ تین بار آواز دے (اس جانور والے کے مالک)۔

فَیُنَادِیْ بِصَوْتٍ یَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ کَمَنْ قَرُبَ۔ پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سُنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حروف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناقص عقل پر چلتا ہے)۔

اِذَا سَمِعَ صَوْتَهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ۔ جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالیٰ کی آواز سُنتے ہیں۔

مُؤَذِّنٌ صَیِّتٌ۔ بڑی آواز والا مؤذن۔

صَوْحٌ۔ چیر دینا۔

تَصْوِیْحٌ۔ سُکھا دینا، خشک کر دینا، سُوکھ جانا۔

تَصَوُّحٌ۔ پھٹ جانا، اوپر کا حصہ سُوکھ جانا۔

صُوَاحٌ۔ گچ، نرم زمین، کھجور کا خوشہ۔

صَوْحٌ اور صُوْحٌ۔ وادی کا پشتہ، پہاڑ کا دامن۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ یُصَوِّحَ۔ اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور بُرائی معلوم ہو۔

مَتٰی یَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِیْنَ یُصَوِّحُ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا خریدنا (جو ہنوز درخت سے توڑی نہ گئی ہو) کب درست ہے۔ انھوں نے کہا جب اس کا حال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ نکلے گا)۔

اَللّٰهُمَّ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا۔ اے اللہ! ہمارے پہاڑ سُوکھ کر پھٹ گئے (بارش نہ ہونے کی وجہ سے)۔

فَبَادِرُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِیْحِ نَبْتِهٖ۔ علم اس سے پہلے حاصل کر لو کہ اس کی گھانس سُوکھ جائے، پژمردہ ہو جائے یعنی علماء تعلیم و تدریس کے لئے باقی نہ رہیں)۔

فَهُوَ یَنْصَاحُ لَکُمْ بِوَابِلِ الْبَلَایَا۔ وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے یَنْضَاخُ روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَاحَةٌ۔ پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو مدینے کے قریب ہیں۔

فَلَمَّا دَفَنُوْهُ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَاَلْقَوْهُ بَیْنَ صَوْحَیْنِ۔ جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو دامنوں میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)۔

زَیْدُ بْنُ صُوْحَانَ۔ امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھا۔

بَنِیْ صُوْحَانَ۔ ایک شاخ ہے عبد القیس قبیلہ کی۔

صَوْخٌ۔ دھنس جانا (یعنی سَوْخٌ ہے)۔

اِصَاخَةٌ۔ سُننا، کان لگانا۔

صَوْرٌ۔ آواز دینا، جھکانا، منہ سامنے کرنا۔

صَیْرٌ بھی صَوْرٌ کا مترادف ہے (قرآن شریف میں فَصُرْهُنَّ اور فَصِرْهُنَّ دونوں قراتیں ہیں۔ یعنی ان کا منہ اپنی طرف کرو ان کو کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرو۔ بعض نے کہا بضمہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ملاؤ مانوس کر لو۔ اور بکسرۂ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالو)۔

صَارَ الشَّیْءَ۔ اس کو کاٹ کر جدا کر دیا۔

صَارَ الْحَاکِمُ الْحُکْمَ۔ حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا۔

صَوْرٌ۔ جھکانا۔

تَصْوِیْرٌ۔ صورت بنانا۔

صُوِّرَ لِیْ۔ اس کی صورت میرے خیال میں آئی۔

تَصَوُّرٌ۔ کسی صورت کا خیال کرنا، گر پڑنا۔

Marfat.com

اِصَارَۃٌ۔ جھکانا۔

اِنْصِیَارٌ۔ جھک جانا۔

مُصَوِّرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ بمعنی صورت گری کرنے والا شکل بنانے والا۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود دو آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو۔ کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔ یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمانِ علم جیالوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مزید کتنے کروڑ رہتی ہے، ان کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے اگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے۔ یہ جو بعض جانور مثلاً چیونٹیاں، مکھیاں، مچھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و امتیاز ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اور چیونٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر مکھی یا چیونٹی کو اپنے چھتے یا بل میں نہیں آنے دیتیں۔ ذرا غور کیجئے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانۂ وہم میں بھی نہیں سما سکتیں جلّ شانہٗ وعزّ برہانہٗ۔

اَتَانِی اللَّیْلَۃَ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ۔ رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا (یہ قصہ خواب کا ہے آں حضرتؐ نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوبرو و بے ریش و بے بروت کی صورت میں دیکھا۔ اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر بے مثال اور ناقابلِ بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو۔)

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں۔

اور جہمیہ اور معتزلہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی یوں تاویل کی ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے۔ بعض نے ایسی تاویل کی ہے جس پر ہنسی آتی ہے اور یہ تاویل کیا ہے بلکہ تحریف ہے انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آں حضرتؐ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا۔ غضب خدا کا ان تاویل کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوبرو و بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا۔ اس کے سر پر کانوں تک بال تھے۔ کیا یہاں بھی آں حضرتؐ خود ہی کو مراد لیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ان حدیثوں کا انکار کرنے والا زمخشری صاحبِ کشاف ہے۔ وہ تو اپنی تفسیر میں فحش باتیں ذکر کر کے اہلِ حدیث پر طعنہ کرتا ہے۔ ان بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آں حضرتؐ نے اللہ کو کیسے دیکھا۔ معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور اُلٹا جو لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں، ان کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ فَوَضَعَ کَفَّہٗ عَلٰی ظَہْرِیْ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا، میں نے اس کی ٹھنڈک پائی پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا (اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لئے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیمؑ کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی۔

طیبی نے کہا عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا مطلب یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کے سب چیزیں رتی رتی مجھ کو معلوم ہو گئیں، کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذروں کا علم نہ تھا۔ ایسا علم

Marfat.com

پیدا تو بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بیوقوف ہے وہ شخص جو آں حضرتؐ کو بھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے۔ اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم غیب خاصۂ الٰہی ہے اور آں حضرتؐ کو غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالےٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرامؑ کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر آں حضرتؐ کو بھی غیب پر مطلع کیا تھا۔

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر بنایا (گویا آدمؑ کو اپنا مظہر بنایا، جب ہی تو اُن کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی۔ بعضوں نے اِس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُوْرَتِہٖ کی ضمیر آدمؑ کی طرف پھرتی ہے یعنی آدم کو انہی کی صُورت پر بنایا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائے آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے، یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مُضغہ ہوتے اور انسانوں کی طرح۔ اِس سے دہریوں اور نیچریوں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں۔ یہ قول بالکل غلط بے بنیاد اور بے دلیل ہے۔ خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے) اہلِ حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنیٰ ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا مظہر ہے۔ اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف عَلٰی صُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ موجود ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صُوْرَتِہٖ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بَیْتُ اللّٰہِ و رُوْحُ اللّٰہِ کی۔

امام محمد باقرؒ نے فرمایا عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر۔ اور امام رضاؒ سے منقول ہے اُن سے کسی نے اِس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اِس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ آنحضرتؐ دو شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اٹھا کہ اللہ تیرا مُنہ قبیح کرے۔ آپؐ نے یہ سُنکر فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا۔

صَوَّرَ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ۔ آدمؑ کی صورت بہشت میں بنائی (یعنی ان کی خاص شکل، ورنہ اُن کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا۔ پہلے کیچڑ تھا پھر کھنکھناتی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد مکہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا۔ مدت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اس میں جان ڈالی۔

فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِیْھَا (بہشت میں صورتوں کا ایک بازار ہوگا) جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)۔

فَیَاْتِیْھِمُ اللّٰہُ فِیْ صُوْرَةٍ غَیْرِ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ رَاَوْھَا مِنْ قَبْلُ۔ پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہوگی، اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے (یہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوگا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلے صورت ایک مخلوق ہوگی اللہ کی مخلوقات میں سے، اس نے صریح غلطی کی ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہوگا)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُصَوِّرَ۔ اللہ تعالےٰ مورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی مورت بنائے، نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے مطلقاً ہر جاندار کی مورت بنانے سے منع فرما دیا اِس خیال سے

Marfat.com

کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ پھر بُت پرستی کرنے لگیں۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ (رحمت اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو۔ باقی محکوم فرشتے تو ہر جگہ جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ اگر صورت ایسی جگہ پر ہو جس کی اہانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہوگی۔ مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جائیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے اُلفتِ مومنین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں) ۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر طرح کی تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو، خواہ عکسی ہو جیسے فوٹو وغیرہ۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف مجسمہ منع ہے عکسی اور نقشی منع نہیں۔ اور مجسمہ میں سے بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنےٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رض اوائل میں گڑیوں سے کھیلتیں آں حضرت ؐ نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا صورتیں ہوں (مُراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلا ضرورت پالا جائے۔ لیکن جو کتا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے۔ اسی طرح وہ صورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقًا جاندار کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پر، اور گڑیوں کی صورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لئے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا ہے گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے، اور روپیہ، اشرفی اور پیسوں گویا ہر ایک سکہ پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے۔ مگر یہ صورت سایہ دار نہیں ثانیًا سارے جسم کی نہیں ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے، اس سے مقرر کی کوئی صورت نہیں، اِس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک معاشی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لئے کوئی قباحت نہیں، اور اگر بحالتِ نماز تصویری سکہ جیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز ہو جائے گی گر کراہت میں شک نہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ لیکن جو صورتیں حیوانوں کی بصورتِ مجسمہ ہوں بت کی طرح تو وہ بالاتفاق حرام اور منع ہے البتہ عکسی و نقشی منع نہیں۔ افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان مجسم حیوانی صورتوں کو زینت کے لئے اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی صورتیں رکھی ہوں وہاں جانا، نماز پڑھنا منع ہے اگر بغیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہوگی، البتہ عکسی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے، لیکن مجسم جاندار کی صورت کا توڑ ڈالنا اور مٹا دینا لوازم اسلام میں سے ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے)۔

كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ۔ انسان کے مُنہ پر نشان کرنے کو آپ نے بُرا جانا (جیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے مُنہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں، گودنا گود کر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے۔

نَهٰى عَنْ ضَرْبِ الصُّوْرَةِ وَالْوَسْمِ۔ داغ دینے سے اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا (انسان کو مطلقًا داغ دینا حرام ہے خواہ مُنہ میں ہو یا اور کہیں، اور جانوروں کو داغ دینا شناخت کے لئے دُرست ہے بشرطیکہ مُنہ پر نہ ہو (کیونکہ آنحضرت نے زکوٰۃ کے جانوروں پر داغ دیا) ۔

يَطْلُعُ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصَّوْرِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ۔ ان کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے۔ پھر ابوبکر صدیق رض وہاں سے نکلے (تو معلوم

Marfat.com

ہو آپ چیشی ہیں) نہایہ میں ہے کہ،

صَوْرٌ کھجور کے درختوں کا جھنڈ اور اس کا مفرد اس کے لفظ کا نہیں ہے۔ اس کی جمع صِیْرَانٌ آئی ہے۔

اِنَّهٗ خَرَجَ اِلٰی صَوْرٍ بِالْمَدِیْنَةِ۔ آں حضرتؐ مدینہ میں چند کھجور کے درختوں کی طرف نکلے۔

اِنَّهٗ اَتٰی اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَفَرَشَتْ لَهٗ صَوْرًا وَّ ذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً۔ آنحضرتؐ انصار کی ایک عورت کے پاس آئے اس نے کھجور کے درختوں میں آپ کے لئے بستر بچھایا اور ایک بکری آپ کے لئے کاٹی۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ بَعَثَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاَحْرَقَا صَوْرًا مِّنْ صِیْرَانِ الْعُرَیْضِ۔ ابو سفیان نے اپنے لوگوں میں سے دو آدمی بھیجے، انھوں نے عریض کے باغوں میں سے ایک باغ (کھجور کے درختوں کا) جلا دیا۔

وَتُرَابُهَا الصُّوَارُ۔ بہشت کی مٹی مشک ہے۔

صُوَارٌ یا صِوَارٌ۔ مشک یا نافہ مشک (اس کی جمع اَصْوِرَةٌ آئی ہے)۔

تَعَهَّدُوا الصِّوَارَیْنِ فَاِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَكِ منہ کے دونوں کناروں کو جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، صاف پاک رکھو، ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی جھک ہے (یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال لکھتے ہیں)۔

کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ صَوَرٍ۔ آپ کی چال میں ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا (یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک طرف ذرا جھکے ہوتے، یہ نہیں کہ پیدائشی آپ میں جھکاؤ تھا)۔

تَنْعَطِفُ عَلَیْهِمْ بِالْعِلْمِ قُلُوْبٌ لَا تَصُوْرُهَا الْاَرْحَامُ (حضرت عمرؓ یا حسن بصری کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے عالموں پر دل ایسے مائل ہو جاتے ہیں کہ رشتہ داری اور قرابت بھی ان کو ایسا مائل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے زمانہ کا حال ہوگا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے ان سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں تو جہل کی ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور الفت کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے ہیں، وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی مخالفت سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں، اس کے علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے، سب سے زیادہ آفت دکن میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

"اَلْجَاهِلُوْنَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءٌ"

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم لوگ جاہل امیروں، نوابوں اور حاکموں پر مخلصانہ تنقید کرتے ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور ان کی غلطیوں میں ساتھ نہیں دیتے ہیں اور اس قسم کی دوسری وجوہ ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاُدْنِی الْحَائِضَ مِنِّیْ وَمَا بِیْ اِلَیْهَا صَوْرَةٌ۔ میں حائضہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں، لیکن مجھ کو شہوت نہیں ہوتی (یہ خواہش نہیں ہوتی کہ حیض کی حالت میں اس سے جماع کروں)۔

کَرِهَ اَنْ تُصْوَرَ شَجَرَةٌ مُّثْمِرَةٌ۔ میوہ دار درخت کو جھکانا (اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے) بُرا جانا۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ، میوہ دار درخت کا کاٹنا ناپسند کیا)

حَمَلَةُ الْعَرْشِ كُلُّهُمْ صُوْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا تخت اُٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (وزن کی وجہ سے)۔

صُوْرٌ۔ یہ جمع ہے اَصْوَرُ کی۔ یعنی جس کی گردن ایک طرف مڑی ہوئی ہو)۔

صُوْرٌ۔ نرسنگا، قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیل پھونکیں گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لئے)۔

بعض نے کہا صُوْرٌ جمع ہے صُوْرَةٌ کی یعنی مُردوں

Marfat.com

کی صُورتوں میں پھونک ماریں گے وہ زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

يَتَصَوَّرُ الْمَلَكُ عَلَى الرَّحِمِ۔ فرشتہ ماں کی بچہ دانی پر گرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً تَصَوَّرَ مِنْهَا میں نے اس کو ایسی مار لگائی کہ وہ گر گیا)۔ ایک روایت میں يَتَسَوَّرُ ہے یعنی بچہ دان پر اُترتا ہے۔

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ۔ تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ مُنہ پر مارنا حرام ہے (مُنہ کی حرمت کرنا چاہئے اگر کسی چھوٹے کو بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر نہ مارے بلکہ گردن پیٹھ اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے مُلّا جو بچوں کے مُنہ پر طمانچہ مارتے ہیں، وہ جاہل اور بیوقوف ہیں انھیں تربیت کرنے کی ضرورت ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں مُلّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

ایسے ہی مُلّاؤں کی شان میں ہے۔

يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا۔ اللہ تعالے ہر صُورت کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا (اور وہ اپنے بنانے والے کو عذاب کرتی رہے گی۔) (مجمع البحار میں ہے، اگر کوئی صورت پُوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو دو گنا عذاب ہوگا ایک تو کفر پر دوسرے صُورت بنانے پر۔)

بعض نے کہا جب صُورت بنانے والا اللہ کی پیدائش کی مُشابہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی نیت ہو، نہ اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت، تو وہ فاسق ہے۔

فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ۔ پھر مونہہ کی شکلیں اچھی بنائیں۔

فَاضْطَجَعْنَا فِي صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ۔ ہم کھجور کے درختوں کے ایک قطعہ میں لیٹ رہے۔

إِنَّ قَوْمًا مِنَ الْعِرَاقِ يَصِفُونَ اللهَ بِالصُّورَةِ وَالتَّخْطِيطِ يَعْنِي الْجِسْمَ وَهٰؤُلَاءِ الْمُجَسِّمَةُ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ۔ عراق کے کچھ لوگ اللہ تعالے کے لئے صورت اور خط و خال (یعنی مخلوقات کی طرح اس کو جسم (گوشت پوست خون سے مرکب) قرار دیتے ہیں، یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے۔

مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی طرح گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے ہیں، جیسے محمد بن کرام کا خیال تھا۔ لیکن اہلِ حدیث نہ مجسمہ ہیں نہ معطلہ بلکہ بین بین ہیں جو اہلِ حق کا طریق ہے، یعنی جو صفات اور الفاظ اللہ تعالے کے لئے قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی مشابہت سے پاک جانتے ہیں۔ اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث میں یہ لفظ اللہ کے لئے وارد نہیں ہے، اس لئے جیسے اللہ تعالے کو جسیم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی یہ کہنا بھی باطل ہے کہ وہ جسیم نہیں ہے۔ ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے گڑھے میں گر پڑے، یعنی تشبیہ سے بھاگے تو تعطیل میں پڑ گئے، اور اللہ تعالےٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا۔ یعنی یوں کہنے لگے کہ، نہ وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں، نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم اور حیز رکھتا ہے، نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے ہے نہ بائیں، نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ معدوم کی بھی یہی صفت ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا۔ شرح مواقف میں ہے کہ جو کوئی اس طرح کہے، اللہ ایک جسم ہے پر نہ دوسرے اجسام کی طرح، اس کے ساتھ نزاعِ لفظی ہو جائے گا۔ یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہوگا، کیونکہ جسم سے مراد اس کی موجود ہے اور اللہ تعالے کا موجود ہونا بالاتفاق مسلّم ہے میں کہتا ہوں اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ کی تنزیہ اتنی ہی شرعی ہے، جو قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ مثلاً نہ وہ جنا گیا ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں، وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے نہ اُونگھتا ہے، لیکن اس کا مکان عرشِ معلّےٰ پر ہے اور اُس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے وہ جہت فوق میں ہے، جہاں چاہے وہاں جا سکتا ہے اور چڑھتا

ہے اور نیچے اُترتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے، یہ سب صفات اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان صفات سے بھی اس کی تنزیہ کی ہے وہ نادان اور کم علم ہیں۔

مَا بَیْنَ الصَّوْرَیْنِ اِلَی الثَّنِیَّۃِ۔ دونوں پہاڑوں کے درمیان گھاٹی تک (مراد مدینہ کے دو پہاڑ ہیں عائر اور عیر)۔

صُوْصٌ۔ بخیل، جو تنہائی کی جگہ پر اُترے اور چھپ کر اکیلا ہی کھالے۔ تاکہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے۔

اَصْوَصُ۔ موٹی اور توانا اونٹنی۔

صُوْصُ۔ مرغی کے چوزوں کو بھی کہتے ہیں۔

صُوْصِرَۃٌ۔ خراب تیل۔

صَوْعٌ۔ ایک کے پیچھے ایک جانا۔

صَاعَ الشَّیْءَ۔ صاع سے ماپا، جدا کیا، ڈرایا، گھبرایا۔

تَصْوِیْعٌ۔ داہنے بائیں پھرانا، پرکار کا گھمانا۔

صَاعٌ۔ مشہور پیمانہ ہے (جیسے ہندوستان میں پائلی۔ آں حضرتؐ کا صاع چار مُد کا تھا یعنی کچھ کم اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ مُد کا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔ آنحضرتؐ ایک صاع پانی سے غسل کرلیتے (حالانکہ آپؐ کے سر پر بہت بال تھے) اور ایک مُد پانی سے وضو کرلیتے۔ مُد ایک رطل عراقی اور تہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)۔

اَصْوُعٌ اور اَصْوُعٌ۔ صاع کی جمع ہے۔

اَعْطٰی عَطِیَّۃَ بْنَ مَالِکٍ صَاعًا مِّنْ حَرَّۃِ الْوَادِیْ۔ میدان کی زمین میں سے آں حضرتؐ نے عطیہ بن مالک کو ایک صاع غلہ بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ کا بیج بو سکتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ صاع سے ہموار اور نرم زمین مراد ہے)۔

کَانَ اِذَا اَصَابَ شَاۃً مِّنَ الْغَنَمِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ عَمِدَ اِلٰی جِلْدِھَا فَجَعَلَ مِنْہُ جِرَابًا وَاِلٰی شَعْرِھَا فَجَعَلَ مِنْہُ حَبْلًا فَیَنْظُرُ رَجُلًا صَوَّعَ بِہٖ فَرَسُہٗ فَیُعْطِیْہِ۔ حضرت سلمان فارسیؓ جب دارالحرب (کافروں کے ملک) میں کوئی بکری لوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا توشہ دان بناتے، (مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا) اور اس کے بالوں کی رسّی بٹتے، پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا اِدھر اُدھر پھرتا (شوخی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ رسّی) دیدیتے۔

وَانْصَاعَ مُدْبِرًا۔ جلدی سے پیٹھ موڑ کر بھاگا۔

کَانَ صَاعُ النَّبِیِّ خَمْسَۃَ اَمْدَادٍ۔ آں حضرتؐ کا صاع پانچ مُد کا تھا (یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے مشہور یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا صاع چار مُد کا تھا۔ جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُعْتُہٗ فَانْصَاعَ۔ میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔

تَصَوُّعٌ۔ علیحدہ علیحدہ ہونا۔

فَانْصَاعَ بِہٖ سَحَابُہٗ۔ اس کا ابر جا بجا پھیل گیا۔

صُوَاعٌ اور صِوَاعٌ۔ ماپنے کا پیمانہ۔

صَوْغٌ۔ زمین میں جذب ہو جانا، ڈھالنا، تیار کرنا، ہضم ہونا۔

اِنْصِیَاغٌ۔ ڈھلنا، تیار ہونا۔

صَائِغٌ۔ ڈھالنے والا، گلانے والا۔ سُنار وغیرہ۔

صَاغَۃٌ اور صُیَّاغٌ۔ یہ صَائِغٌ کی جمع ہے۔

ھُمَا صَوْغَانِ۔ وہ دونوں ایک سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَّاغٌ۔ جھوٹا، باتیں بنانے والا۔

صِیْغَۃٌ اور مُصَاغٌ۔ زیور۔

وَاعَدْتُ صَوَّاغًا مِّنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ۔ میں نے بنی قینقاع کے ایک سُنار سے وعدہ کیا (ٹھہرایا کہ میں اس کو سونا صاف کرنے کی گھاس لاکر دوں گا، سُنار درہم دے گا جن میں حضرت فاطمہؓ کا ولیمہ کروں گا)۔

Marfat.com

أَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُونَ۔ سُنار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔ بعض نے کہا ہے صَوَّاغُونَ سے باتیں بنانے والے، چرب زبان مراد ہیں۔ ایک روایت میں صَيَّاغُونَ ہے معنی وہی ہیں)۔

قِيلَ لَهُ خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ كِذْبَةٌ كَذَبَهَا الصَّوَّاغُونَ۔ لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا، دجّال نکل آیا، انھوں نے کہا جھوٹ ہے بننے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا تُسَلِّمْهُ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا۔ بچہ کو حجّام اور سُنار اور قصّاب کے سپرد مت کر (یہ پیشے مت سکھا) کیونکہ سُنار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجّام اور قصّاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے، دوسرے حجام پچھنے لگانے والا، اسی طرح قصّاب دونوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں)۔

يَدْخُلُ صَوْغًا وَّيَخْرُجُ سُرُحًا۔ کھانے طرح طرح کی صنعت سے (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور پھر جلد ہی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرے تو کراہت ناگواری کے سبب ناک بند کرنے لگے۔ پاخانے نے بزبان حال کہا ابھی چند ساعت بیشتر تم نے مجھ کو کیسے کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا، اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے حلق میں ڈالا۔ تھوڑی دیر جو میں تمھارے ساتھ رہا، تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے، یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے۔ خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَاغَهُ اللّٰهُ صِيَاغَةً حَسَنَةً۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو اچھی شکل میں ڈھالا۔

صَوْفٌ۔ بال نکلنا، نشانہ سے ہٹ جانا، مائل ہونا۔

صَوَفٌ۔ بہت بالوں کا ہونا۔

تَصْوِيفٌ۔ صوفی بنانا۔

إِصَافَةٌ۔ ہٹا دینا۔

تَصَوُّفٌ۔ صوفی ہو جانا۔

صُوفِي۔ وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و مافیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صُوف سے نکلا ہے کیونکہ صوفیا لوگ "صُوف" یعنی بکری وغیرہ کے اون کا لباس پہنتے تھے۔ بعض نے کہا ہے سُوفُوس سے جو ایک یونانی لفظ ہے بمعنی حکمت۔ بعض نے کہا صُوفِي اصل میں صُفِّي تھا یعنی اصحاب صُفّہ میں سے جو مسجد نبوی میں سائبان کے اندر متوکلانہ زندگی گزار رہے تھے، اِس لفظ میں ایک فا کو واؤ سے بدل دیا۔)

تَصَوُّف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ تصوّف کے معنی مخلوقات سے قطع تعلق کرنا اور اللہ تعالےٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔ یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا تصوف آں حضرتؐ اور صحابۂ کرامؓ سے ثابت نہ تھا، وہ دُنیا اور دین دونوں کے لئے مسلمانوں کو تیار کرتے تھے۔ البتہ اگر تصوّف کے معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پہ اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرتؐ اور تمام صحابۂ کرام صوفی تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔ اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت کے خلاف کرتا ہے، وہ ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کی طرح یا نصاریٰ کے مانک (MONK) اور نن (NUN) کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں کہیں گے، ولایت بغیر از اتباعِ شریعت ممکن نہیں)۔

مُتَصَوِّفٌ۔ جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صوفی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقرا اور مشائخین ہیں دعوے تو بڑے بڑے مگر اندر بالکل خالی۔ ان کو درویشی کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے کے لئے دنیا داروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں، خوشامد اور ضمیر فروشی ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ معاذ اللہ ایسے درویشوں اور مشائخوں سے عام دنیا دار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوْا فَالصُّوْفُ۔ اُنھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا حکم ہے

Marfat.com

فرمایا ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلَى الصُّوْفِ۔ بالوں پر سجدہ مت کر (یہ امیہ کی روایت ہے)۔

صَوْقٌ۔ ہانکنا۔

تَصَوُّقٌ۔ لتھڑ جانا۔

صَاقٌ۔ بمعنی ساق۔

صَوْقَعَةٌ۔ مارنا، یا سر پر مارنا، چندیا۔

صَوْكٌ۔ چپک جانا۔

تَصَوُّكٌ۔ لتھڑ جانا۔

مَا بِهٖ صَوْكٌ وَلَا بَوْكٌ۔ وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوْكٌ۔ نطفہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوْلٌ۔ حملہ کرنا، غلبہ کرنا (جیسے صِيَالٌ اور صُؤُوْلٌ اور صَيَلَانٌ اور صَالٌ اور مَصَالَةٌ ہے۔

تَصْوِيْلٌ۔ پانی سے نکالنا، جھاڑنا۔

مُصَاوِلٌ۔ نر جو مادہ پر حملہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ۔ یا اللہ تیری ہی مدد اور توفیق سے میں بچتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ كَانَا يَتَصَاوَلَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔ یہ دونوں انصار کے قبیلے اوس اور خزرج آں حضرتؐ کے ساتھ ایسے کیا کرتے تھے جیسے دو نر اونٹ حملہ کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا، تو دوسرا بھی ویسا ہی ایک کام بجا لاتا)۔

لَصَمَاتُ صَمْتَةٍ اَلْفَدُ مِنْ صَوْلِ غَيْرِهٖ۔ ایک شخص کی خاموشی دوسرے کے حملے سے زیادہ مجھ پر اثر کرتی ہے۔

صَوْمٌ۔ کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا، خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔ اور شرع میں روزہ رکھنا جو مشہور ہے۔

تَصْوِيْمٌ۔ روزہ رکھانا۔

صَوَامٌ۔ خشک زمین۔

صَوْمُ الْوِصَالِ۔ ملے کے روزے رکھنا (یعنی دو دو، تین تین دن برابر نہ کچھ کھانا نہ پینا۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ۔ تمہارا روزہ اس دن صحیح ہوگا (تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ رکھو گو تم سے خطا ہو جائے۔ مثلاً تیسواں روزہ رکھا۔ پھر معلوم ہوا کہ اس دن عید تھی، یا تیسویں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم ہوا کہ وہ رمضان کا غرہ تھا، تو نہ ان پر قضا لازم آئے گی، نہ گناہ ہوگا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم افطار کرو اور بقر عید اسی دن ہے جس دن تم قربانی کرو اور عرفہ اسی دن ہے جس دن تم عرفات میں وقوف کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان تاریخوں میں غلطی سے تقدیم یا تاخیر ہو جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا)۔

لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ۔ (جس نے مسلسل روزے رکھے اس نے) نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ (یعنی اس کو روزے کا ثواب نہ ملے گا کیونکہ اس نے طریقۂ سنت کے خلاف کیا۔ سنت طریقہ تو یہ تھا کہ کبھی روزہ رکھتا کبھی افطار کرتا، جس طرح آں حضرتؐ کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یہ بد دعا ہے اس کے لئے کیونکہ ایسا کرنے والا ایام ممانعت میں بھی روزہ رکھے گا۔ حالانکہ بعض معینہ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ بعض نے کہا، اگر ایام ممانعت کو چھوڑ کر اگر باقی پورے سال روزے رکھے تو منع نہیں ہے کیونکہ آں حضرتؐ نے حمزہ بن عمرو کو اس کی اجازت دی۔ اور کئی صحابہؓ اور تابعین سے ایسا منقول ہے۔ بہر حال افضل یہی ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے، تاکہ نفس کو روزے کی عادت نہ ہو جائے ورنہ اس کو روزے میں کوئی مشقت اور تکلیف نہ رہے گی اور ثواب تو مشقت اور تکلیف اٹھانے سے ملتا ہے)۔

Marfat.com

فَاِنِ امْرَأٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ
اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اور وہ روزہ دار ہو تو کہدے (بھائی) میں روزہ دار ہوں (یہ کہہ کر اس سے جدا ہو جائے یہ نہیں کہ روزے کی حالت میں لڑنے لگے یا سب وشتم پر اتر آئے ایسے روزہ دار کو جو روزے کے تقاضوں کو پورا نہ کرے روزہ کا ثواب کیسے مل سکتا ہے)۔

بعضوں نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں، اور ظلم و زیادتی کرنے والے کو کچھ نہ کہے۔

اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ۔ جب کوئی تم میں سے کھانے کے لئے بلایا جائے (اور کھانا سامنے آئے) تو کہدے میں روزہ دار ہوں (تاکہ میزبان کو اس کے نہ کھانے کی وجہ سے رنج نہ ہو۔ اگر نفل روزہ ہو اور میزبان اصرار کرے، تو روزہ توڑ دینا بھی درست ہے)۔

كَانَ يُجِيْبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرتؐ روزہ دار ہوتے تب بھی دعوت میں جاتے (یہ آپ کا حسنِ خلق تھا۔ سبحان اللہ تعالےٰ)۔

مَنْ مَاتَ وَهُوَ صَائِمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ۔ جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ فرض روزے ہوں، تو اس کا وارث یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

(اہلِ حدیث کا یہی قول ہے، اِسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے قول کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جسمانی عبادات کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ اہلِ حدیث کا مذہب صحیح ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ قرأت قرآن یا دعا یا صدقہ سب کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔ البتہ قرآن خوانی کے لئے سوم یا چہلم یا دہم میں لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی اصلیت احادیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسم عہدِ رسالت یا عہدِ صحابہ میں تھی۔

كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ۔ آں حضرتؐ پورے شعبان میں روزے رکھتے (یعنی شعبان کے اکثر دنوں میں۔ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے پورے مہینے کے روزے بجز رمضان کے نہیں رکھے)۔

وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ۔ دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں روزہ جائز نہیں ہے۔

اَلصَّوْمُ لِيْ۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو خاص میرے لئے کی جاتی ہے (کیونکہ اس میں ریا کو دخل نہیں ہے۔ آدمی تنہائی میں جو کھانے پینے اور جماع سے باز رہتا ہے، وہ خالص خداوند کریم کی رضامندی کے لئے کرتا ہے ورنہ عین ممکن ہے کہ خفیہ طور سے کھا پی لے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ میں روزہ دار ہوں۔ دوسری عبادات میں یہ صورت نہیں اُن میں ریا اور دکھاوٹ ہو سکتی ہے)۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصَّوْمَ۔ ہر نیک کام میں نفس کو بھی حظ مل سکتا ہے (نیک کام کی وجہ سے لوگوں میں اس کی تعریف ہو سکتی ہے) مگر روزے میں (کہ وہ خالص خدا کے لئے ہوتا ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ، جس قدر اعمالِ صالح ہیں وہ بندوں کے اوصاف اور ان کی صفات ہیں۔ مگر روزہ رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کیونکہ نعوذ باللہ نہ اللہ تعالیٰ کھاتا ہے نہ پیتا اور جماع کرتا ہے۔

سَاَلْتُهٗ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ رجب میں روزے رکھنا کیسا ہے (انھوں نے کہا سنت نہیں دیکھو رجب اور دوسرے مہینوں کی طرح ہے۔ البتہ حرام مہینوں میں روزہ رکھنے کی ترغیب دوسری حدیث میں وارد ہے اور رجب بھی ان میں شامل ہے)۔

اَمَرَ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا (اس لئے کہ اگر خدا قبول کرے تو عام حالات میں

ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو گویا ہر مہینے میں تیس روزوں کا ثواب ملا۔ ان روزوں کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے، بعض نے کہا یہ روزے ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے جیسے کہ دوسری روایت میں ہے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخوں میں۔ بعض نے کہا مہینے کے شروع میں رکھنا مستحب ہے اور صحیح تو یہ ہے کہ جس عشرہ اور تاریخوں میں رکھے گا اس کو ثواب مل جائے گا)۔

مَا رَأَيْتُهُ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ۔ میں نے آں حضرتؐ کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا (حالانکہ عشرۂ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ راوی نے دیکھا نہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ ذی الحجہ کے نو دنوں میں (یعنی غرہ سے نویں تک) اور عاشورہ کے دن اور ہر مہینے کے تین دنوں میں روزے رکھتے)۔

لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ۔ کوئی تم میں سے اکیلا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اس طرح کر سکتا ہے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے (یعنی پنجشنبہ) کو بھی روزہ رکھے (تو جمعرات اور جمعہ کو دو روزے ملا کر رکھ سکتا ہے (اکیلا جمعہ کا روزہ اس لئے منع ہوا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا، کپڑے بدلنا، نماز کے لئے جانا یہ سب کام انجام دینے ہیں شاید روزے کی وجہ سے ان میں خلل پڑ جائے۔ اور جب جمعرات کو بھی روزہ رکھا تو ذرا عادت ہو جائے گی اور جمعہ کا روزہ شاق نہ گزرے گا بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جمعرات کا روزہ اس خلل کا کفارہ ہو جائے گا جو روزہ کی وجہ سے جمعہ کی عبادات میں واقع ہو جائے اور بات یہ بھی ہے کہ آں حضرتؐ کے عہد میں لوگ دو دو تین تین کوس دور مدینہ کے اطراف سے اور دیہات سے نماز جمعہ کے لئے مسجد نبوی میں حاضر ہوتے، ان حالات میں آپؐ نے جمعہ کے اکیلے روزہ کو منع فرمادیا، تاکہ ایسے لوگوں کو دور تک چلنے کی اور نماز اور خطبہ میں شریک ہونے کی بخوبی طاقت رہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو جمعہ کی عبادات اور وظائف میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہ ہو، تو وہ جمعہ کو روزہ رکھ سکتا ہے)۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى النَّبِيُّ صلعم عَنْ صَوْمِهِ۔ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کسی شخص نے یوم النحر کو روزہ رکھنے کی نذر کی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالےٰ نے تو نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے (فرمایا ولیوفوا نذورہم) اور آں حضرتؐ نے یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (بس اسی قدر جواب دیا اور صاف حکم نہیں دیا کہ نذر پوری کرنے کے لائق نہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی احتیاط تھی۔ فتویٰ دینے میں صحابہ رضؓ کا یہی طرز تھا کیونکہ فتویٰ دینے میں وہ نہایت ڈرتے تھے خیال کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو غلطی ہو جائے۔ اور مواخذہ دار ہوں۔ ہمارے زمانہ میں اکثر نیم ملاؤں نے فتویٰ دینا بڑے فخر کی بات سمجھ رکھا ہے اور وہ عموماً بلا تامل اور بے غور و فکر ہر مسئلہ میں فتویٰ دیدیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ اور موجب مواخذۂ اخروی ہے۔ ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں۔ ان حضرات نے بہت سے مسائل میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ بعض کل کے چھوکرے نادان سلونی ماشئتم کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس حدیث پر نظر کرنا چاہئے — اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النار)۔

صَامَهُ، آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا (یہ روزہ آپ پہلے سے یعنی مدینہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں بھی رکھا کرتے تھے۔ پھر مدینہ میں بھی شروع شروع میں رکھا کرتے تھے، اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرمادیا کہ اب عاشورہ کا روزہ فرض نہیں رہا جس کا جی چاہے رکھے، جس کا جی چاہے نہ رکھے)۔

لَا فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ۔ حضرت داؤدؑ کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں (ایک روز آپ روزہ رکھتے اور ایک روز ناغہ کرتے۔ یہ نفس پر بہت شاق ہے نہ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی)۔

Marfat.com

كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ۔ آنحضرتؐ ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے (اور کبھی دوسرے ایام، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو بھی)۔

مَنْ صَامَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے یا خالص اللہ کی رضامندی کے لئے روزہ رکھے۔

أَصُومُ ثَلٰثَةً مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنُ وَالْخَمِيسُ۔ مجھ کو حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں اور شروع پیر یا جمعرات سے کروں۔

إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا۔ جب ماہِ شعبان آدھا گزر جائے تو پھر رمضان تک روزے نہ رکھو (یہ اس شخص کے لئے حکم ہے جو پے درپے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسا شخص اگر پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھے گا تو احتمال ہے کہ رمضان کے روزے خاص نقاہت یا علیل ہو جانے کی وجہ سے نہ رکھ سکے جو فرض ہیں)۔ (اسی نوعیت کی ایک دوسری حدیث ہے:

نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ یعنی عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے آپؐ نے منع فرمایا)

(اس بعد والی حدیث کا حکم صرف حجاج کے لئے ہے تاکہ اُن کے اندر ارکانِ حج بجالانے کی طاقت بحال رہے)۔

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ۔ (اور) رمضان شریف کے بعد پھر افضل روزہ اللہ کے مہینہ میں (محرم کے مہینہ میں عاشورہ کا روزہ ہے۔ مگر حیرت ہے کہ حضراتِ شیعہ اس افضل روزہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ امام حسینؓ اسی دن شہید ہوئے اس لئے اس روز فاقہ کرتے ہیں، جس فاقہ کا کچھ ثواب نہیں)۔

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ إِلَّا الصَّوْمُ۔ ہر نیک کام میں دوگنا، تین گنا (حتیٰ کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ) ثواب ملتا ہے، مگر روزے کا کوئی حساب نہیں (اُس کا جس قدر اجر اور ثواب مل سکے گا وہ اُس اللہ عطا کرنے والے ہی کو معلوم ہے۔ سبحان اللہ تعالےٰ)۔

لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ۔ بہشت کا ایک دروازہ ریّان ہے اس میں صرف روزہ دار ہی جائیں گے۔

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ۔ روزہ اور قرآن دونوں (قیامت کے دن) بندے کی سفارش کریں گے (روزہ کہے گا خداوندا! میں نے اس کو کھانے اور خواہشوں سے دن کو روکا، میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اس کو رات میں سو رہنے سے روکا، میری سفارش قبول کر۔ پھر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا)۔

مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا۔ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے (اگرچہ دودھ پانی کے ایک گھونٹ پر، اس کے گناہ اعمال نامہ سے ساقط کر دیئے جائیں گے اور دوزخ سے آزاد کیا جائے گا۔ اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اس کو اللہ تعالےٰ (رسول اللہؐ نے فرمایا) میرے حوض سے ایسا پلائے گا کہ پھر پیاسا ہی نہ ہوگا اور پھر بہشت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مہمانی ہوگی)۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔ جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا غازی کا سامان کر دے (اس کو راہ خرچ، اسلحہ اور سواری وغیرہ دے کر) تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار یا غازی کو ملے گا)

مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ۔ جس نے شک کے دن روزہ رکھا (مثلاً تیس شعبان کو) اُس نے حضرت ابو القاسم صلعم کی نافرمانی کی (یعنی جب اس دن رمضان کا چاند ثابت نہ ہو صرف گمان پر احتیاطاً روزہ رکھ لے)۔

أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا۔ (ایک گنوار آں حضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ صلعم میں نے چاند دیکھا یعنی رمضان کا چاند) آپؐ نے فرمایا تو لا الٰہ الا اللہ اور

Marfat.com

محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے، اس نے کہا جی ہاں، تب آپ نے بلال کو حکم دیا کہ) لوگوں کو خبر کردیں، کل روزہ رکھیں (معلوم ہوا کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک مسلمان کی گواہی بھی کافی ہے بشرطیکہ اس کا فسق کھلا ہوا نہ ہو۔ مگر کافر کی گواہی یا فاسق مسلمان کی ہرگز قابلِ قبول نہیں)۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ۔ یا اللہ میں نے خاص تیرے لئے روزہ رکھا۔

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ روزہ گناہوں کی سپر ہے (گناہوں سے روکتا ہے)۔

كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آں حضرتؐ روزے میں اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے۔

صُوَّام۔ ایک خاکی رنگ کا پرند ہے جو اکثر کھجور کے درخت پر بسیرا کرتا ہے۔

صَوْمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَفِطْرِهٖ فِي الْحَضَرِ۔ سفر میں رمضان کے روزے رکھنا، ایسا ہے جیسے گھر میں رہ کر رمضان کے روزے نہ رکھنا (جو سخت گناہ ہے، یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو، یا جہاد یا حج کا سفر ہو اور روزہ کی وجہ سے ناطاقتی کا ڈر ہو)۔

اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ سفر میں تیرا جی چاہے تو روزے رکھ چاہے نہ رکھ۔

مَا رَاَيْتُهٗ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ صَوْمًا۔ میں نے آنحضرتؐ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے (رمضان کے سوا) کسی مہینے اکثر روزے رکھے ہوں۔ نہ یہ دیکھا کہ کسی مہینے میں تمام ماہ افطار کیا ہو۔ (یعنی یہ دیکھا کہ آپ ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ روزے ضرور رکھتے)۔

صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ۔ چاند دیکھکر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ۔ آپؐ سے پوچھا گیا، پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے۔ فرمایا میں تو اسی دن پیدا ہوا، اسی دن قرآن اترا (تو آپؐ کی پیدائش کی خوشی میں اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اِس حدیث سے ایک جماعتِ علماء نے آپؐ کی ولادت کی خوشی یعنی مجلسِ میلاد کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر اس مجلس میں آپ کی ولادت کے مقاصد اور دنیا کی رہنمائی کے لئے آپ کی ضرورت اور امورِ رسالت کی حقیقت کو بالکل صحیح طریقہ پر اس لئے بیان کیا جائے کہ لوگوں میں اِس حقیقت کا چرچا ہو، اور سننے والے یہ ارادہ کرکے سنیں کہ ہم کو اپنی زندگیاں اُسوۂ رسول کے مطابق گزارنا ہیں اور ایسی مجالس میں کوئی بدعت نہ ہو تو مبارک ہیں ایسی مجلسیں، اور حق کے طالب ہیں ان میں حصہ لینے والے۔ بہرحال یہ ضرور ہے کہ یہ مجلسیں عہدِ صحابہ میں نہ تھیں)۔

صَوْمُ يَوْمٍ فِيْهَا يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامُ لَيْلَةٍ يَعْدِلُ قِيَامَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں میں کسی دن روزہ رکھنا، ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان راتوں میں ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔

قَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ آپ جمعہ کے دن اکثر روزہ رکھتے (یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ نہ رکھتے بلکہ ایک روزہ اور ملا کر رکھتے)۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص رسالت مآبؐ کے لئے تھا کہ وہ جمعہ کا اکیلا روزہ بھی رکھ سکتے تھے۔

اَنَا صَائِمٌ (معاویہؓ نے خطبہ سنایا، عاشورہ کا دن تھا، تو کہا اے ساکنانِ مدینہ! تمہارے علماءِ کرام کہاں ہیں؟ —— آں حضرتؐ نے عاشورہ کے روزہ کو فرض نہیں کہا۔ لیکن) میں روزہ دار ہوں۔

شاید معاویہؓ نے یہ سنا ہوگا کہ بعض لوگ عاشورہ کے روزے کو فرض سمجھتے ہیں، یا پھر یہ سنا ہوگا کہ اس کو مکروہ کہتے ہیں، غالبًا اسی غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے یہ خطبہ دیا ہوگا۔

لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ۔ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو (مگر فرض روزہ رکھو، تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو، مراد

Marfat.com

ہے کہ اکیلا ہفتہ کا روزہ نہ رکھا جائے، لیکن اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے، تو کوئی قباحت نہیں)۔

کَانَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ۔ آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے (کسی تاریخ میں بھی یہ روزے رکھے قباحت نہیں، لیکن اگر ابتدا پیر یا جمعرات سے ہو تو بہتر ہے یعنی ایک ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو رکھے، پھر دوسرے ہفتہ میں پیر کو یا جمعرات کو۔ یا ایک ہفتہ میں جمعرات کو، دوسرے ہفتہ میں پیر کو، تیسرے ہفتہ میں پیر جمعرات کو۔ اور بعض نے کہا ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں میں رکھے تو افضل ہے۔ بعضوں نے کہا غرّہ اور دسویں اور بیسویں کو)۔

صَوْمَعَةٌ۔ جمع کرنا۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ، گرجا معبد۔

صَوْمَلَةٌ۔ کمال خشک ہو جانا بسبب بھوک اور بیماری۔

صَوْنٌ۔ بچانا، محفوظ رکھنا۔

صَانَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا اپنے سُم کے کنارے پر کھڑا ہوا۔

اِصْطِیَانٌ۔ بچانا۔

صِوَانُ الثَّوْبِ یا صِوَانُ الْکِتَابِ جس میں کپڑے یا کتاب محفوظ ہو یعنی غلاف۔

اَصْوِنَةٌ۔ یہ صِوَانٌ کی جمع ہے۔

قَلْبٌ صَوَانٌ۔ سخت دل۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ۔ علم حاصل کرو اگرچہ چین کے ملک میں ہو (یعنی اگر چین تک جانا پڑے۔ جو عرب سے بہت دور مشرق میں واقع ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ صِیْن کوفہ میں ایک موضع کا نام ہے، یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَلْحَدِیْدُ الصِّیْنِیُّ مَا اُحِبُّ التَّخَتُّمَ بِهٖ۔ چین کے لوہے کی انگوٹھی پہننا مجھ کو پسند نہیں ہے۔

اِسْتَوْصُوْا بِالصِّیْنِیَّاتِ خَیْرًا۔ چھوٹی چھوٹی چڑیوں سے جو گھر میں پالی جاتی ہیں بھلائی کرو۔ (ان کے دانہ اور پانی کی خبر رکھو)۔

فَاَدْخَلْتُ ثِیَابَ صَوْنِی الْعَیْبَةَ۔ میں نے اپنے غلاف کے کپڑے گٹھڑی میں ڈالے۔

صُوِیٌّ۔ سوکھ جانا، پست آواز نکلنا۔

صَوِیَ۔ قوی ہونا آواز دینا، سوکھ جانا۔

اِصْوَاءٌ۔ آواز دینا۔

تَصْوِیَةٌ۔ بکری کا دودھ سکھا دینا، اس کو موٹا کرنے کے لئے۔

صَادِی۔ خشک، سوکھا۔

اَبُوْ صُوَی۔ ایک پرندہ ہے، اس کی آواز سے سانپ ڈرتے ہیں۔ اور اس تہہ بہ تہہ غبار کو بھی کہتے ہیں جو ساحل سمندر پر ہوا کے ساتھ اٹھتا ہے۔

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوًی وَّمَنَارًا کَمَنَارِ الطَّرِیْقِ۔ اسلام میں نشان کے پتھر اور مینار ہیں رستوں کے مینار کی طرح (یعنی دین اسلام میں حق کی شناخت کے لئے نشان مقرر ہیں، وہ نشانات کیا ہیں، قرآن وحدیث، اقوال صحابہ اور تابعین)۔

فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَصْوَاءِ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ۔ قبروں سے نکل کر اس کو دیکھیں گے۔

اَلتَّصْوِیَةُ خِلَابَةٌ۔ جانور کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھنا (یعنی تَصْرِیَة) ایک فریب ہے (چونکہ اس سے خریدار کو دھوکہ ہوتا ہے اور وہ جانور کو زیادہ دودھ والا سمجھ کر گراں قدر قیمت کو خرید لیتا ہے)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْهَاءِ

صَهْ۔ ایک زجر کا کلمہ ہے جس کے معنی خاموش رہ، چپ رہ۔ مفرد اور تثنیہ اور جمع سب کے لئے یکساں مستعمل ہوتا ہے اور کبھی صَهٍ بہ تنوین اس کو بھی کہتے ہیں۔

صَهْبٌ یا صُهْبَةٌ یا صُهُوْبَةٌ۔ سرخی اور سیاہی ملی ہوئی ہونا

Marfat.com

صَیْهَبٌ۔ سخت گرمی، لمبا آدمی، سخت پتھر۔

اَصْهَبُ یا اُصَیْهِب۔ سرخ اور سیاہ بال والا، اور اونٹ میں وہ اونٹ جو سفید سرخی مائل ہو۔ مثلاً پشت سرخ ہو اور پیٹ سفید ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَصْهَبَ یا اُصَیْهِبَ۔ اگر اس عورت کا بچہ اصہب پیدا ہوا۔

کَانَ یَرْمِی الْجِمَارَ عَلٰی نَاقَۃٍ صَهْبَاءَ۔ آنحضرتؐ ایک سُرخ سفید اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے تھے۔

صَهْبَاء۔ یہ ایک مقام کا نام ہے خیبر کے پاس۔

نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَیْبٌ لَوْ لَمْ یَخَفِ اللّٰهَ لَمْ یَعْصِہٖ (صہیبؓ رومی جو مشہور صحابہ میں سے تھے۔ آں حضرتؐ نے ان کی تعریف میں فرمایا) صہیب کیسا اچھا بندہ ہے اگر اللہ کا اس کو ڈر بھی نہ ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا (پاک نفس اور نیک فطرت بندے ایسے ہی ہوتے ہیں ان کو بالطبع گناہ سے نفرت ہوتی ہے اور نیکی اور بھلائی سے رغبت۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ صہیب میں اگر خوفِ خدا نہ ہوتا تب بھی وہ برے اور گناہ کے کام نہ کرتا۔ مگر اب جب کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے اندر خوفِ خدا اور آخرت کی بازپرس کا احساس پیدا کر چکا ہے، اس سے گناہ کیوں کر سرزد ہو سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ایک حکیم سے پوچھا کہ تم کو حکمت سے کیا فائدہ ہوا۔ انھوں نے جواب دیا۔ فائدہ یہ ہوا کہ تم جن کام کو عذاب کے ڈر سے نہیں کرتے، میں اس کو خوشی کے ساتھ نہیں کرتا یعنی میری طبیعت گناہ کی کدورت کے باعث اس سے نفرت کرنے لگی ہے اور گناہ کی کدورت کو میں نے اسی حکمت کی وجہ سے جانا ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ صُهَیْبٌ کَانَ یَبْکِیْ عَلٰی عُمَرَ۔ صہیبؓ اچھے آدمی نہیں تھے، حضرت عمرؓ (کی وفات) پر روتے تھے۔ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ واعمراہ واعمراہ کہہ کر رونے لگے۔ اہل سنت کی کتابوں میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ حضرت صہیبؓ رومی ایک جلیل القدر صحابی اور تحریکِ اسلامی کے ایک جانباز رکن تھے۔ ان کی انہی خوبیوں کی وجہ سرکارِ دو عالمؐ نے تعریف فرمائی ہے پھر کس کی مجال ہو سکتی ہے کہ ان کے خلاف زبان کھولے۔ دراصل یہ بھی ایک افترا ہے ائمہ اہلِ بیت پر۔)

رَحِمَ اللّٰهُ بِلَالًا کَانَ یُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ صُهَیْبًا کَانَ یُعَادِیْنَا۔ اللہ تعالیٰ بلال پر رحم کرے وہ اہلِ بیت سے محبت رکھتے تھے اور صہیب پر...... کرے وہ ہم سے دشمنی رکھتے تھے (معاذ اللہ، یہ بھی قطعاً جھوٹ اور افترا ہے امام جعفر صادق پر۔ حضرت صہیبؓ کے بارے میں تو اس طرح پر سوچا بھی نہیں جا سکتا)۔

اصل میں حضراتِ شیعہ حضرت صہیبؓ سے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ خلیفۂ دوم حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے محبت کرتے تھے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت صہیبؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے موذن مقرر ہو گئے اور حضرت بلالؓ نے آں حضرتؐ کی وفات کے بعد اذان دینا چھوڑ دیا۔

صَهْدٌ۔ جلا دینا۔ صَهْدَانٌ گرمی کی شدت۔

صَهُوْدٌ۔ موٹا، جسیم۔

صَهْرٌ۔ جلا دینا، لگ جانا، گلا دینا۔

مُصَاهَرَۃٌ۔ شادی کا رشتہ کرنا، دامادی۔

کَانَ یُؤَسِّسُ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَیُصْهِرُ الْحَجَرَ الْعَظِیْمَ اِلٰی بَطْنِہٖ۔ آپ مسجدِ قُبا کا پایہ بھرتے تھے تو بڑے پتھر کو اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے۔

نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَیْہِ (ربیعہ بن حارث نے حضرت علیؓ سے کہا) تم آں حضرتؐ کے داماد بن گئے، ہم نے تم سے کوئی حسد نہیں کیا۔

ثُمَّ ذَکَرَ صِهْرًا مِنْ عَبْدِ شَمْسٍ۔ پھر عبد شمس کی اولاد میں سے آپ نے ایک داماد (یعنی ابوالعاص کا ذکر کیا (جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے، ان کے سلوک کی تعریف کی۔

اصل میں صِهر بیوی اور شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں، اس میں خسر، خوش دامن وغیرہ زوجین کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ صرف دیور اور داماد کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے)۔

اِنَّ الْاَسْوَدَ کَانَ یَصْهَرُ رِجْلَیْهِ بِالشَّحْمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ اسود (جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگرد تھے) احرام کی حالت میں اپنے پاؤں کو چربی سے چکنا کرتے۔

صَهُوْرٌ۔ چربی گلانے والا، گوشت بھوننے والا۔

کَانَ صِهْرَ النَّبِیِّ صلعم وَبَیْتَهٗ بَیْتَهٗ۔ حضرت علیؓ کا حال کیا پوچھتے ہو وہ تو آں حضرتؐ کے داماد ہی تھے اور ان کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا (جو کوئی ان کی فضیلت میں شک کرے یا ان کو برا سمجھے، وہ مردود اور احمق ہے)۔

صِهْرِیْج یا صُهَارِج۔ وہ حوض جس میں پانی جمع ہوتا ہے یا بڑا کنڈ۔ (تالاب)

صَهْصَلَقٌ۔ زور سے ہنسنا۔

صَهْصَهَةٌ۔ خاموش کرنا۔

صَهٍ صَهٍ۔ کسی کو خاموش کرتے وقت کہتے ہیں۔

صَهْطَلَةٌ۔ نرمی، ملائمت۔

صَهِیْلٌ۔ گھوڑے کی آواز۔

تَصَاهُلٌ۔ گھوڑوں کا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنہنانا۔

صَاهِلٌ۔ گھوڑا۔ اس کی جمع صَوَاهِل ہے۔

فِیْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ۔ اس کی آواز میں سختی اور قوت ہے۔ (ایک روایت میں صَحَلٌ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَهْلِ صَهِیْلٍ وَّ اَطِیْطٍ۔ مجھ کو گھوڑے اور اونٹ والا کر دیا (مطلب یہ ہے کہ پہلے میں مفلس اور نادار تھی، جب اس سے شادی ہوئی تو مالدار ہو گئی)۔

فَصَهَلَتْ بِهِمْ وَصَهَلُوْا بِهَا۔ دوزخ ان کو آواز دے گی وہ دوزخ کو آواز دیں گے۔

بابُ الصّاد مع الیاء

صَیَابَةٌ۔ وہ کچرا جو زچگی کے بعد نکلتا ہے۔

تَصْیِیْعٌ۔ تھوڑا اتر کرنا، یا کم دھونا۔

صَاءَةٌ۔ وہ پانی جو بچہ والی کو ہوتا ہے یا بچہ کے سر پر

اَنْتِ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَتَصِیْءُ۔ تو بچھو کی طرح ہے جو ڈنک مارتی اور چلاتی ہے۔

صَیْبٌ۔ ٹھیک کرنا۔

سَهْمٌ صَیُوْبٌ۔ جو تیر ٹھیک نشانہ پر لگے۔

صُیَابٌ۔ خالص، بہتر اور عمدہ۔

اَسْقِنَا غَیْثًا صَیِّبًا۔ ہم پر خوب برستا ہوا مینہ اتار (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا۔ چونکہ اصل میں صَیْوِبٌ تھا)۔

وُلِدَ فِیْ صُیَابَةِ قَوْمِهٖ۔ آں حضرتؐ اپنی قوم کے عمدہ لوگوں میں پیدا ہوئے (یعنی شریف اور معزز خاندان میں)

صِیْتٌ۔ شہرت، چرچا، ذکر۔ (اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَلَهٗ صِیْتٌ فِی السَّمَاءِ۔ ہر بندہ کا تذکرہ آسمان میں رہتا ہے (اگر اچھا ہے تو تعریف کے ساتھ برا ہے تو برائی کے ساتھ)۔

کَانَ الْعَبَّاسُ صَیِّتًا۔ حضرت عباسؓ بڑی آواز کے آدمی تھے۔

صَیْحٌ یا صَیْحَةٌ یا صِیَاحٌ یا صُیَاحٌ یا صَیَحَانٌ۔ چیخنا چلانا آواز دینا۔

تَصْیِیْحٌ۔ خوب چیخنا۔

تَصَایُحٌ۔ ایک دوسرے پر چلانا۔

فَسَمِعْتُ صَائِحًا۔ ایک پکارنے والے کی پکار سنی۔

کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَتَصَیَّحُ بِهٖ۔ حضرت ابو ہریرہؓ لوگوں میں پکار پکار کر اس کو سناتے تھے۔

Marfat.com

لَا یُصَلِّیْ عَلَی الْمَوْلُوْدِ الَّذِیْ لَمْ یَصْخَ۔ جو بچہ آواز نہ دے (پیدا ہوتے وقت) اس پر نماز نہ پڑھیں۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ۔ جب تم مرغ کی بانگ سنو۔

صَیْحَانِیْ۔ ایک قسم کی کھجور ہے

صَیْخٌ۔ خاموش رہ کر سُننا۔

مَامِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ مُصِیْخَۃٌ۔ (جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے) اس میں ہر جانور خاموش ہو کر کان لگاتا ہے۔ (ایک روایت میں مُسِیْخَۃٌ ہے سین سے۔ جس کو اوپر بیان کیا جا چکا)۔

فَانْصَاخَتِ الصَّخْرَۃُ۔ پتھر پھٹ گیا۔

صَیْخَدٌ۔ آفتاب کا گردہ۔ چشمۂ آفتاب۔

یَوْمٌ صَیْخُوْدٌ۔ شدید گرمی کا دن۔

صَخْرَۃٌ صَیْخُوْدٌ یا صَیْخَادٌ۔ سخت پتھر۔

صَیْخَدُوْن۔ سختی۔

صَیْدٌ۔ شکار کرنا، پھانس لینا۔

اَصْیَدُ۔ جس کی گردن مائل ہو۔

اِصَادَۃٌ۔ شکار کرانا، شکار پر مدد کرنا، اس کی رغبت دلانا۔

اِصْطِیَادٌ۔ شکار کرنا۔

صَیْدٌ۔ شکار کے جانور کو بھی کہتے ہیں۔

صَیَّادٌ۔ شکاری، شیر جال۔

صَیُوْدٌ۔ شکاری۔

مِصْیَدٌ یا مَصْیَدَۃٌ۔ جس سے شکار کریں یعنی جال۔

ھَلْ اَشَرْتُمْ اَوْ اَصَدْتُمْ۔ تم نے شکار بتایا یا شکار کرایا۔

اِنَّا اَصَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ۔ ہم نے ایک گورخر شکار کیا۔

اِنَّا ھِیَ کَتُوْنٌ لَفُوْتٌ صَیُوْدٌ۔ تو تو میلی کچیلی خاوند کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کرنے والی شکار کرنے والی ہے (شوہر کا مال اڑا لینے والی۔ یہ بات حجاج نے ایک عورت سے کہی)۔

اَنْتَ الَّذِیْ اَذُوْدُ عَنْ حَوْضِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَذُوْدُ عَنْہُ الرِّجَالَ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیْرُ الصَّادُ۔ (آں حضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا) قیامت کے دن تو میرے حوض پر سے لوگوں کو اس طرح دھکیلے گا (ہٹائے گا) جیسے بیمار اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث میں لفظ صَادٌ "صَیَدٌ" سے نکلا ہے۔ جو اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جو اس کے سر میں ہو جاتی ہے اور جس کے سبب اونٹ کی ناک بہتی رہتی ہے اور وہ گردن نہیں موڑ سکتا۔ بعض نے کہا ہے صَادٌ مخفف ہے صَادِی کا، یعنی جیسے پیاسا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے)۔

ھَلْ تَجْنُوْنَ اَوْ تَصِیْدُوْنَ۔ تم دوڑنا چاہتے ہو یا شکار کرنا؟

اِنِّیْ رَجُلٌ اَصْیَدُ اَنَا اُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَاَزْرِرْہُ عَلَیْکَ وَلَوْ بِشَوْکَۃٍ (سلمہ بن اکوعؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا میری گردن نہیں مڑتی (بیمار ہوں یا شکاری آدمی ہوں) کیا میں ایک کرتے میں نماز پڑھ سکتا ہوں (یعنی بغیر ازار کے) آپؐ نے فرمایا ہاں، مگر سامنے سے اس کی ٹانک لے اگرچہ ایک کانٹے سے سہی (تاکہ ستر نہ کھلے) (مذکورہ حدیث میں مشہور روایت اَصِیْدُ ہے یعنی میں شکار کرتا ہوں اور شکار میں پاجامہ باندھ کر تیز نہیں دوڑا جاتا)۔

کَانَ یَحْلِفُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ الدَّجَّالُ۔ حضرت جابرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابنِ صیاد (جو مدینہ میں ایک یہودی کا لڑکا تھا) وہی دجال ہے، اس کا نام صاف تھا آں حضرتؐ کو بھی اس پر دجال ہونے کا شبہ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ حرہ میں غائب ہو گیا اور پتہ ہی نہ لگا کہ کدھر گیا۔ وہ کاہن بھی تھا، اور کوئی کوئی بات صحیح بھی ہو جاتی۔ اس نے آنحضرتؐ کو جب آپؐ نے اپنے دل میں اس آیتِ کریمہ کا تصور کیا یوم یاتی السماء بدخان مبین یہ بتا دیا ہو الدخ۔ بعضوں نے کہا حضرت جابرؓ کا مطلب یہ تھا کہ جن دجالوں

Marfat.com

کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی ہے، ان میں سے ایک ابن صیاد بھی تھا اور یہ غرض نہیں کہ وہ بڑا دجّال تھا جس کو حضرت عیسیٰؑ جبلِ دخان پر قتل کریں گے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ بھی ان ہی دجالوں میں سے ایک دجّال تھا، جن کے ظہور کی خبر آں حضرت صلعم نے دی ہے)۔

مَالَمْ تَصِیْدُوْہُ اَوْ یُصَادُ لَکُمْ۔ جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار کیا جائے۔ اگر تم خود شکار کرو، احرام کی حالت میں یا احرام والوں کے لئے کوئی اور شکار کرے، تو اس کا کھانا درست نہیں

اِنِّیْ اِصَّدْتُ وَمَعِیْ مِنْہُ۔ میں نے شکار کیا میرے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے۔

اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ۔ مگر شکار کا کتا (اس کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔)

فَاغْتَسِلْ مِنْ صَادٍ۔ (میرے نزدیک آ اور صاد کے پانی سے غسل کر (صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے داہنے بازو سے بہتا ہے)۔

فِی الَّذِیْ یُدْرِکُ صَیْدَہٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ۔ جو شخص شکار کا جانور تین دن بعد مرا ہوا پائے اور (یقین ہو کہ دوسرے کسی صدمہ سے نہیں مرا ہے) تو اس کو کھا سکتا ہے اگر سڑ نہ گیا ہو۔

مَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکٰوتَہٗ فَکُلْ اگر سکھایا ہوا کتا تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے (اور وہ جانور کو مار ڈالے) تب بھی اس کو کھا۔ اگر سکھایا ہوا کتا نہ ہو اور وہ شکار کرے تو اس کو مت کھا۔ مگر ہاں جب تو جانور کو زندہ پائے اور اس کو ذبح کر لے تو کھا سکتا ہے (قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے کہ سکھائے ہوئے کتے کا شکار درست ہے اگر اللہ کا نام لے کر اس کو جانور پر چھوڑے خواہ شکار کردہ جانور شکاری کے پہنچنے سے پہلے مر جائے اور یہ حکم نہیں دیا کہ اس گوشت کو دھو کر کھاؤ۔ یہ بات ان لوگوں کے حق میں دلیل بن سکتی ہے جن کا کہنا ہے کہ کتے کا جھوٹا اور اس کا لعاب نجس نہیں، بہرحال جمہور علمائے کرام کے نزدیک ناپاک اور نجس ہے)۔

صَیْدَانٌ۔ بچو، موٹا کمل، بادشاہ، لومڑی۔

صَارَ یَصِیْرُ یا مَصِیْرٌ یا صَیْرُوْرَۃً۔ لوٹنا، بدل جانا، گھر بدلنا، ختم ہونا، حالت بدل جانا (یعنی مفلس سے مالدار اور جاہل سے عالم ہو جانا)۔

مَصِیْرٌ۔ مرجع اور معاد۔

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ صِیْرِ بَابٍ فَقَدْ دَمَرَ۔ جس شخص نے دروازہ کی درز سے جھانکا وہ گویا اندر آ گیا۔

اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ۔ میں دروازہ کی دراڑ میں سے دیکھ رہا تھا۔

اِنَّا نَزَلْنَا بَیْنَ صِیْرَیْنِ۔ ہم دونوں پانیوں کے درمیان اترے (یمامہ اور سماوہ کے درمیان)۔

اَرَاَیْتَ لَوْ دَخَلْتَ صِیْرَۃً فِیْہَا خَیْلٌ دُھْمٌ وَفِیْہَا فَرَسٌ اَغَرُّ مُحَجَّلٌ اَمَا کُنْتَ تَعْرِفُہٗ مِنْہَا۔ (آنحضرتؐ نے فرمایا، میں اپنی امت کے ہر شخص کو قیامت کے دن پہچان لوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے کیونکہ وہاں بے شمار مخلوق ہوگی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا بھلا اگر تو ایسی باڑ میں جائے جس میں سب سیاہ مشکی گھوڑے ہوں اور ان میں ایک گھوڑا اسفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کا ہو، تو کیا تو اس کو نہیں پہچان لے گا (اسی طرح میں بھی اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے نور سے چمکتے ہوں گے)۔

وَعَلَیْکَ مِثْلُ صِیْرٍ غُفِرَ لَکَ۔ (آں حضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا، میں تجھ کو چند کلمے ایسے بتاؤں کہ اگر صیر برابر بھی تجھ پر گناہ ہوں جب بھی وہ معاف ہو جائیں۔

صِیْرٌ۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔

ایک روایت میں بجائے صِیْرٍ کے صَبِیْرٌ ہے جس کے

Marfat.com

معنی اوپر بیان کئے جا چکے۔

لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ صِيْرٍ دَيْنًا لَأَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ۔ حضرت علیؓ نے ابو وائل سے کہا اگر تجھ پر صیر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو بھی اللہ اس کو ادا کرا دے (اس دعا کی برکت کی وجہ سے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ مَعَهُ صِيْرٌ فَذَاقَ مِنْهُ۔ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرؓ پر گزرا اس کے پاس صیر تھا انہوں نے اس کو چکھا۔

بعض کہتے ہیں "صحناۃ" کو، یعنی اس سالن کو جو چھوٹی چھوٹی مچھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ الصِّيْرَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ هٰذَا۔ شاید صیر تجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے (صیر وہی مچھلیوں کا سالن۔ بعض نے کہا کہ یہ لفظ سریانی ہے)۔

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ تجھ پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیرے ہی طرف لوٹنا ہے۔

فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ آخر میں اہل بہشت کے اعمال کرے گا (یعنی جس کے مقدر میں بہشت لکھ دی گئی ہے تو اگرچہ تمام عمر معصیت میں گزری ہو گر بالآخر خدا سے ڈر کر سچی توبہ کرے گا اور پھر اس کا انجام بخیر ہوگا)۔

مَرَّ بِصِيْرَةٍ فِيْهَا نَحْوٌ مِنْ ثَلٰثِيْنَ شَاةً۔ ایک گلہ پر سے گزرے اس میں تیس بکریوں کے قریب تھیں۔

صَارَ الْعَصِيْرُ خَمْرًا۔ شیرہ شراب ہوگیا۔

صَيْصٌ۔ کھجور کا خراب ہونا۔ (شیص ہو جانا یعنی گٹھلی سخت نہ ہونا۔ یہ بہت خراب قسم کی کھجور ہے)۔

صِيْصِيَةٌ۔ قلعہ (اس کی جمع صیاصی ہے۔ اور گائے کے سینگ کو بھی کہتے ہیں)۔

كَأَنَّهَا صَيَاصِيْ بَقَرٍ۔ (ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا) وہ گائے کے سینگوں کی طرح ہوگا (یعنی سخت اور مضبوط بعضوں نے کہا اس فتنہ میں برچھے چلیں گے، ان کو گائے کے سینگوں سے مشابہت دی)۔

شَوَارِبُهُمْ كَالصَّيَاصِيْ۔ دجال کے ساتھیوں کی مونچھیں گائے کے سینگوں کی طرح ہونگی (یعنی خمدار، سخت اور لمبی)۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں پر کیا آفت آئی ہے کہ اکثر نوجوانوں نے نصاریٰ اور ہنود کی وضع اختیار کرلی ہے داڑھی منڈاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں۔ اور ترکوں نے تو عموماً یہی طریقہ اختیار کیا ہے جو دجال کے ساتھیوں کا ہوگا۔ اسلام کی وضع تو یہ ہے کہ داڑھی چھوڑی جائے اور مونچھیں کتروائی جائیں۔

وَصِيْصِيَتَهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَنْسِجُ بِهَا۔ (ایک عورت مجاہدین کے ساتھ) لشکر میں نکلی اور اپنی بارہ بکریاں اور جھاڑو جس سے کپڑا بنتی تھی چھوڑ گئی۔

اصمعی کہتے ہیں صِنَارَہ کو۔ (یعنی جلاہے کا کوچ)۔ وہ سینگوں کا ایک مٹھا ہوتا ہے جھاڑو کی طرح اس کو باندھتے ہیں، اس سے کپڑا بنتے وقت سوت کو تر کرتے جاتے ہیں۔

صَيْعٌ۔ جدا جدا کرنا۔

تَصْيِيْعٌ۔ راستہ بھول جانا۔

تَصَيُّعٌ۔ اضطراب، بے قراری، کام نکلنے کی کوئی شکل نہ پانا۔

اِنْصِيَاعٌ۔ جلدی سے مڑ کر لوٹ آنا۔

صِيْغَةٌ۔ ایک ہیئت، ایک شکل، ایک سانچہ۔

رَمَيْتُ بِكَذَا وَكَذَا صِيْغَةً مِنْ كُتُبٍ فِيْ عَدُوِّكَ۔ میں نے ایک کاریگر کے بنے ہوئے اتنے تیر نزدیک سے تیرے دشمن کو مارے۔

سِهَامٌ صِيْغَةٌ۔ ایک ہی کاریگر کے یکساں اور برابر بنائے ہوئے تیر۔

هٰذَا صَوْغُ هٰذَا۔ یہ اس کے برابر ہے۔

هُمَا صَوْغَانِ۔ وہ دونوں برابر کے جوڑ ہیں۔

(صرفیوں کی اصطلاح میں صیغہ اس مشتق کو کہتے

Marfat.com

ہیں جو مصدر سے نکالا جاتا ہے۔ مثلاً یَنْصُرُ نَصْرٌ سے نکلا ہے۔
صَیْفٌ۔ گرمی، گرمی کے موسم میں اقامت کرنا، تیر کا نشانہ سے الگ لگنا۔

فَکَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ فَصَافَ عَنْهُ (آنحضرتؐ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے مشورہ لیا، انھوں نے کچھ عرض کیا، پھر آپؐ نے ان کو چھوڑ کر دوسرے سے رائے لی۔

صَافَ اَبُوْبَکْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ۔ حضرت ابوبکرؓ ابوبردؓ سے الگ ہو گئے۔

صَلّٰی فِیْ جُبَّةٍ صَیْفِیَّةٍ۔ ایک بالوں کے جبہ میں نماز پڑھی۔

تَکْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ۔ تجھ کو (کلالہ کے باب میں) وہ آیت کافی ہے جو گرمی کے موسم میں اتری (یعنی سورۂ نساء کی آخر کی آیت، اس سے پہلے کی آیات جاڑے میں اتری تھیں)۔

اِنَّ بَنِیَّ صِبْیَةٌ صَیْفِیُّوْنَ اَفْلَحَ مَنْ کَانَ لَهٗ وِلْدٌ بِعِیُّوْنَ۔ (سلیمان بن عبدالملک نے اپنے انتقال کے وقت کہا) میرے بچے تو بڑھاپے کی پیدائش ہیں (یعنی جب میں بوڑھا ہو گیا اُس وقت پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ کم سنی کی وجہ سے نظامِ حکومت کو چلانے کے لائق نہیں ہیں۔ بڑا کامیاب ہے وہ شخص کہ جس کے عہد جوانی میں اولاد پیدا ہو۔ اس لئے کہ وہ اپنے والد کے عمرِ طبعی کے پہنچنے تک کاروبار کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے۔)

خَرَجَ فِیْ صَائِفَةٍ۔ دن کے گرم وقت میں نکلے (یعنی دھوپ اور سورج کی تمازت میں۔ ایک روایت میں طَائِفَةٍ ہے یعنی دن کے ایک حصہ میں)

فِیْ یَوْمٍ صَائِفٍ۔ گرم دن میں۔

فِی الصَّیْفِ ضَیَّعْتِ اللَّبَنَ۔ تو نے گرمی کے زمانہ میں دودھ کو ضائع کر ڈالا (یہ مثل ہے، اس وقت کہی جاتی ہے کہ جب کوئی بے موقع و بے محل اپنے اوقات یا سرمایہ یا صلاحیتوں کو صرف کر دے) ✦

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

ابن ماجہ (عربی) مع رسالہ ماتمس الیہ الحاجہ لمن یطالع سنن ابن ماجہ مع شروط الائمۃ الخمسۃ وشروط الائمۃ الستۃ۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ

ابوداؤد (عربی) مع شروط الائمۃ الخمسۃ وشروط الائمۃ الستۃ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ گلیز کاغذ

اصول البزدوی (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی

اصول الشاشی مع حاشیہ احسن الحواشی (عربی) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ مع حواشی نفیسہ ومفیدہ۔ عمدہ کاغذ

البلاغۃ الواضحۃ (البیان والمعانی والبدیع) (عربی) عمدہ آرٹ پیپر پر طبع ہے۔

ایساغوجی بیکروزی (مع) حواشی متفرقہ ومفیدہ عمدہ گلیز کاغذ اعلیٰ طباعت۔

بوستان سعدی (فارسی) بہ حاشیہ اردو (مولانا قاضی سجاد حسین) اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

تاریخ الخلفاء (عربی) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی گلیز کاغذ۔

تحریر سنبٹ شرح کافیہ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

تحفہ خطاطین (فن خط عربی کے جملہ تمام نادر نمونہ جات و اصلاحیں) مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی عمدہ کاغذ

تدریب الراوی (عربی) مجلد ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ

ترمذی شریف (عربی) (مع) الثواب المعلی تتمۃ المسلک الذکی (مع) شروط الائمۃ الخمسۃ وشروط الائمۃ الستۃ۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ

تفسیر للبیضاوی مع الحواشی المفیدہ اعلیٰ کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

تعلیم المتعلم طریق التعلم (مع حواشی جدیدہ وتحقیقات مفیدہ) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

التوضیح والتلویح (مع) حاشیۃ التوشیح معہ نادر دو رسالہ (۱) شیخ الاسلام (۲) ملا خسرو۔ مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ
جلد اول۔ مکمل۔

جواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ۔ عمدہ کاغذ مجلد پشتہ ریگزین سنہری ڈائی

الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری (وبھامشہ اللباب فی شرح الکتاب للمیدانی) مجلد ریگزین سنہری ڈائی اعلیٰ کاغذ۔

حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح (عربی)
مجلد ریگزین پشتہ سنہری ڈائی سفید گلیز کاغذ
" " " " زرد کاغذ

حمار الطنبوری۔ کامل کیلانی (عربی) عمدہ کاغذ

الحسامی بالتامی (عربی) اعلیٰ کاغذ

الحسامی (مع شرح) النظامی (عربی) گلیز کاغذ

ثمرات الجنینہ اعلیٰ زرد کاغذ

مفتاح التجوید اعلیٰ کاغذ

حی بن یقظان: کامل کیلانی (عربی) عمدہ کاغذ

درایۃ النحو (شرح) ہدایۃ النحو۔ اعلیٰ کاغذ

دروس التاریخ الاسلامی۔ خیاط (الجزء الاول) عمدہ کاغذ

تفصیلی فہرست کتب مفت۔ طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو)
کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ۔

التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

التوضیح الضروری (لحلِ مسائل) المختصر القدوری
(از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ
مجلد ریگزین سنہری ڈائی

تیسیر الباری ترجمہ وشرح صحیح البخاری (ترجمہ وشرح
علامہ وحید الزماںؒ جلد اول ۔ جلد دوم

حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ ومکمل شرح اردو
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

حیات وحید الزماں (اردو)

خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق۔
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔
" " مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔

خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی
(مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

درودِ اکسیرِ اعظم

دروس البلاغۃ (مع ترجمہ وشرح اردو شروح البلاغۃ)
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔ (کلاں)

دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی

دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) بحواشی جدیدہ مع حل لغات
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۔

رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر)

رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ

روایت النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو)
گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل۔

سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی و رسالہ
"نبوی لیل ونہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔

صحیح بخاری شریف جلد اول
جلد سوم

ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و
فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی

عربی کا معلم اول
" " دوم
" " سوم
" " چہارم
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۔ کامل

عربی کی کلید	اول	۲/-
" "	دوم	۲/-
" "	سوم	۴/-
" "	چہارم	۶/-

عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی

عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۴ جلد)

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com

کتاب "ض"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الضَّادِ

ض حروف تہجی میں یہ پندرہواں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے معجمہ سے مشابہ ہے گو مخرج اُس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ظاء میں تمیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اُس کا عدد حساب جمل میں آٹھ سو ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوْءٌ۔ روشنی۔

(صاحب مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضَوْءٌ کو ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اُس کا باب نہیں ہے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرَى شَيْئًا۔ آنحضرتؐ نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھلائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈر نہ جائیں)۔

ضِئْبٌ۔ دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ۔

ضُوْبَانٌ۔ موٹا۔ قوی مرد یا اونٹ۔

ضَأْدٌ۔ جھگڑنا عورت کی شرمگاہ۔

ضُؤُوْدٌ۔ زکام۔

ضَأْزٌ۔ ظلم کرنا۔ گھٹانا۔ کم کرنا۔

ضِيْزٰى۔ ناقص۔ گھٹیا۔ بھونڈی۔

ضَأْضَأَةٌ۔ لڑائی میں آواز بلند کرنا۔

ضِئْضِئٌ۔ اصل کان۔ معدن نسل۔

يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ اُن کے ہنسلیوں کے نیچے نہ اترے گا (دل پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگا نہیں رہتا یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی دوسری حدیث سے نکلتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نمازی اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گذار مگر ایمان کا نور اُن کے

Marfat.com

دلوں میں نہ ہوگا)۔
اَعْطَیْتُ نَاقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِیَ مِنْ نَسْلِھَا اَوْ قَالَ مِنْ ضِئْضِئِھَا فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْھَا حَتّٰی تَجِیْئَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَوْلَادُھَا فِیْ مِیْزَانِکَ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اُس کی نسل میں کر ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرت ؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (ایسا ہی ایک گھوڑی کے خریدنے سے بھی آپ نے منع فرمایا جس کو حضرت عمرؓ خیرات کر چکے تھے)۔

ضُؤَاکٌ۔ زکام۔
ضُئِکَ الرَّجُلُ۔ اُس کو زکام ہوگیا۔

ضَأْلٌ چھوٹا سمجھنا۔ چھوٹا کرنا۔
ضَآلَۃٌ۔ چھوٹا ہونا۔
تَضَاؤُلٌ۔ چھوٹا بننا۔
ضُؤُلَۃٌ۔ ضعیف نحیف جیسے ضَئِیْلٌ ہے
وَاِنَّہٗ لَیَتَضَاءَلُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ۔ وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے۔
تَضَاءَلَ الشَّیْئُ۔ وہ سمٹ کر چھوٹی ہوگئی۔
اِنِّیْ اَرَاکَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا۔ میں تجھ کو دبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)۔
اِنَّکَ لَضَئِیْلٌ۔ تو تو دبلا حقیر ناتواں ہے۔ لاغر ونحیف ہے۔

ضَأْنٌ۔ بھیڑ۔
اَضْأَنَ الرَّجُلُ۔ اُس کی بھیڑیں بہت ہوگئیں۔
ضَائِنٌ۔ ضعیف پیٹ لٹکا ہوا۔
ضَأْنٌ کی جمع اَضْؤُنٌ ہے۔
مَثَلُ قُرَّاءِ ھٰذَا الزَّمَانِ کَمَثَلِ غَنَمٍ ضَوَائِنَ ذَاتِ صُوْفٍ عِجَافٍ۔ اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دُبلی (گوشت ندارد)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْبَاءِ

ضَبْأٌ۔ زمین سے لگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا۔
اِضْبَاءٌ۔ چھپانا۔ خاموش ہو جانا۔
ضَبِیْءٌ۔ زمین سے لگا ہوا۔
فَضَبَأَ اِلٰی نَاقَتِہٖ۔ اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ گیا (چھپ گیا)۔
فَاِذَا ھُوَ مُضْبِیٌٔ۔ ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا۔
ضَبَأَ اِلَیْہِ یا اَضْبَأَ۔ اُس کی پناہ لی اُس کی آڑ میں چھپ گیا۔
وَاَضْبَأَ اِلَیَّ اِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِیْدَتِہٖ۔ میرے پیچھے لگ گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

ضَبٌّ۔ بہنا یا خون اور تھوک بہنا خاموش ہونا۔
ضَبٌّ۔ گوہ۔ سوسمار، گورپھوڑ، اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں ورم سے ہو جاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور ہونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے۔
اِنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مُضِبَّۃٍ۔ ایک گنوار آنحضرت ؐ کے پاس گھورپھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھورپھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہور یوں ہے

Marfat.com

مَضَبَّۃٌ یعنی وہ زمین جہاں گھوڑپھوڑ (گوہ) ہوں۔
اَضَبَّتْ اَرْضُ فُلَانٍ۔ اُس کی زمین میں گوہ بہت ہو گئے (مَضَبَّۃٌ کی جمع مَضَابٌّ ہے)۔
لَمْ اَزَلْ مُضِبًّا بَعْدُ۔ میرے دل میں اُس کے بعد سے برابر کینہ رہا۔
کُلٌّ مِّنْهُمَا حَامِلٌ ضَبًّا لِصَاحِبِہٖ۔ اُن میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو۔
فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَیْهَا۔ قاسم بن محمدؒ غصے ہوئے اور اُن کے دشمن بن گئے۔
فَلَمَّا اَضَبُّوْا عَلَیْہِ۔ جب اُنھوں نے پے در پے بولنا شروع کیا اور سب مستعد ہو گئے۔
کَانَ یَفْعَلُ بِیَدَیْہِ اِلَی الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ وَهُمَا تَضِبَّانِ دَمًا۔ وہ اپنے ہاتھ زمین پر جھکاتے سجدے میں اور ہاتھوں سے خون ٹپکتا رہتا (معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔
ضَبَّتْ لِثَاتُہٗ دَمًا۔ اُس کے مسوڑھے سے خون بہنے لگا۔
مَا زَالَ مُضِبًّا مُذِ الْیَوْمِ۔ آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑھے سے خون ٹپکتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)۔
اِنَّ الضَّبَّ لَیَمُوْتُ هُزْلًا بِذَنْبِ ابْنِ اٰدَمَ۔ سوسمار (گھوڑپھوڑ) دُبلا ہو کر اپنے سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتا ہے (اُن کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑ پھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہو جاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑپھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اُس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے) ایک روایت میں ضَبٌّ کے بدلے حُبَارٰی ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ کی تلاش میں بہت دور تک اُڑ جاتا ہے۔
لَوْ سَلَکْتُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَکْتُمُوْهُ (تم بھی اگلی اُمتوں کے چال پر چلو گے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی گھسو گے۔
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ۔ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤ گے (اُن کی پیروی کرو گے)۔
مترجم کہتا ہے اگلی اُمتوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔
لَا آکُلُہٗ وَلَا اَنْهٰی عَنْہُ۔ نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اُس کے کھانے سے منع کرتا ہوں (کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت ؐ نے ذاتی نفرت کی وجہ سے اُس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)۔
اُکِلَ الضَّبُّ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ گھوڑپھوڑ (گوہ) آنحضرت ؐ کے دسترخوان پر کھایا گیا (خالد بن ولیدؓ نے کھایا)۔
نَهٰی عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ۔ گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں ہو سکتی جن سے گوہ کی حلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی ہو)۔
اَقِطًا وَّ اَضُبًّا۔ پنیر اور گھوڑپھوڑ (گوہ) (اَضُبٌّ جمع ہے ضَبٌّ کی)۔
ثُمَّ وَضَعَ ضَبِیْبَ السَّیْفِ۔ پھر تلوار کی دھار[ع] اُس پر رکھی (مجمع البحار میں ہے کہ صحیح ظُبَۃَ السَّیْفِ ہے یعنی تلوار کی دھار کا کنارہ کیونکہ ضَبِیْبٌ کہتے ہیں مُنہ سے خون بہنے کو اور وہ معنی یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں صَبِیْبَ السَّیْفِ ہے صاد مہملہ سے یعنی تلوار کا کنارہ)۔
فَاِذَا ضَبَابَۃٌ وَسَحَابَۃٌ۔ یکایک کہرا اور ابر آیا

ع مجمع میں ہے کہ ضبیب السیف تلوار کی دھار بعضے ضباب السیف بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

لَیْسَ فِیْھَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ۔ اُن میں کوئی بکری ایسی نہ ہو جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تھن زائد ہو (جو عیب ہے)۔

فَاَصَابَتْنَا ضَبَابَۃٌ فَرَّقَتْ بَیْنَ النَّاسِ میں مکہ کے راستہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک کہراہم پر چھا گیا جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا۔ (اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَا مِنْ مِّنًی مِنْ طَرِیْقِ ضَبٍّ۔ آنحضرتؐ صبح کو منا سے روانہ ہوئے ضب کے راستہ سے (ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجد خیف کے پاس ایک روایت میں مِنْ طَرِیْقِ ضَبِّۃٍ ہے یعنی نشیبی راستہ سے۔

ضَبَّۃٌ۔ دروازہ کا پائزہ۔ دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا موسلا۔ ضِبَابٌ جمع ہے۔

ضَبَّۃُ بْنُ اُدٍّ۔ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے یمامہ اور وادی العقیل (نجد) میں ان کی چراگاہیں تھیں، جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کا دفاع کرتے ہوئے اُن کے ستر آدمی مارے گئے تھے۔

ضَبْثٌ۔ زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا دُبلاپن اور موٹاپن دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا۔ مارنا۔

ضُبَاثٌ۔ شیر کے پنجے۔

لَا یَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَایَا بَیْنَ اَضْبَاثِھِمْ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو مجھ کو اُس حال میں) نہ پکاریں جب گناہ اُن کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوں تو بہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں ہوتی)۔

ضَبَثْتُ عَلَی الشَّیْءِ۔ میں نے اُس کو مٹھی سے تھاما یا خوب مضبوط تھاما۔

فُضُلٌ ضُبَاثٌ میلے کچیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو تھام لینے والیاں، مکار فریبی، جو مال مل جائے اُس کو مار لینے والیاں ایک روایت میں مُتْفَاتٌ ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبْجٌ۔ زمین پر پڑ جانا تھکن سے یا مار سے۔

ضَبْحٌ۔ گھوڑے کا آواز بلند کرنا، دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی آواز۔

ضُبَاحٌ۔ لومڑی کی آواز۔

لَا یَخْرُجَنَّ اَحَدُکُمْ اِلٰی ضَبْحَۃٍ بِلَیْلٍ۔ رات کے وقت کوئی آواز سنائی دے تو اُس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچے)۔

قَاتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَ الثَّعْلَبِ۔ اللہ اُس کو تباہ کرے لومڑی کی طرح اُس نے آواز نکالی۔

اِنْ اُعْطِیَ مَدَحَ وَضَبَحَ۔ اگر اُس کو دیا جائے تب تو تعریف کرے اور چلائے دینے والے سے جھگڑا کرے۔

فَاِنِّیْ وَالضَّوَابِحِ کُلَّ یَوْمٍ۔ میں قسم پکار کر پڑھنے والوں کی ہر دن۔

ضَبْرٌ۔ گٹھا بنانا پاؤں جوڑ کر کودنا۔

تَضْبِیْرٌ۔ جمع کرنا ٹھوس ہونا۔

یَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ۔ دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر)۔

ضِبَارَۃٌ۔ گٹھا۔ کتابوں کا بنڈل۔

اَتَتْہُ الْمَلٰئِکَۃُ بِحَرِیْرَۃٍ فِیْھَا مِسْکٌ مِّنْ ضَبَائِرِ الرَّیْحَانِ۔ فرشتے اُس کے پاس ایک ریشمی ٹکڑا لاتے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے اور ریحان

Marfat.com

کے گئے ۔
اَلضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ وَالطَّعْنُ طَعْنُ اَبِیْ مِحْجَنٍ کودنا تو بلقاء کا کودنا ہے (جو سعد بن ابی وقاص رضؓ کا گھوڑا تھا) اور برچھا مارنا ابو محجن کا برچھا مارنا ہے ۔ (ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ ایران میں ابو محجن کو شراب خواری کے جرم میں قید کیا تھا جب قادسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور انھوں نے دیکھا کہ سوارانِ ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو محجن نے کہا آپ خدا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہوں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالدوں گا سعد کی بیوی نے اُن کی رسیاں کھولدیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جدہر حملہ کرتے اُدھر سے دشمن کو بھگا دیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈالدیئے اور جو اقرار سعد کی بیوی سے کیا تھا اُس کو پورا کیا۔ اُنھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے اُن کو چھوڑ دیا) ۔

جَعَلَ اللّٰہُ جَوْزَہُمُ الضَّبْرَ ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کا اخروٹ جوز البر کر دیا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا ضبر جنگلی اخروٹ کو کہتے ہیں) ۔

اِنَّا لَا نَأْمَنُ اَنْ یَّاْتُوْا بِضُبُوْرٍ ۔ ہم کو ڈر ہے کہیں وہ ضبور لیکر آئیں (ضُبُور جمع ہے ضَبْرَۃٌ کی یعنی دبابہ وہ یہ ہے کہ اندر لکڑیاں اُس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح بناتے ہیں۔ اُس میں بیٹھ کر کچھ لوگ غنیم کے قلعہ کیطرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی مار اُن پر اثر نہیں کرتی) ۔

ضَبْسٌ ۔ الحاح کرنا ۔ اصرار کرنا ۔
ضَبَسٌ ۔ خبیث ہونا ۔
ضِبْسٌ ۔ بدکار شریر ۔
ضَبِیْسٌ ۔ احمق، سخت گیر، اکھل کھرا، بدخلق ۔ مکار (جیسے ضَبِیْسٌ ہے بمعنی ثقیل گراں جان نامرد احمق) ۔
ھُوَ ضَبِیْسٌ شَرٌّ ۔ وہ بُرا آدمی ہے ۔
اَلْفَلُوُّ الضَّبِیْسُ ۔ گھوڑے کا بچھیرا سرکش اور سخت ضدی ۔
ضَبِسٌ ضَبِوسٌ زبیر بن عوام رضؓ سخت گیر اور بدخلق ہیں (اُن کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے) ۔

ضَبْطٌ یا ضَبَاطَۃٌ ۔ مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا ۔ مضبوط کرنا ، درست کرنا ، زور سے تھامنا
ھُوَ اَضْبَطُ مِنْ ذَرَّۃٍ ۔ (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دو گنی تگنی چہار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر لیجاتی ہے اور ایسے زور سے اُس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اُس کے منہ سے نہیں چھوٹتی چیونٹے سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اُس کا دھڑ کاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا) ۔
ضَبَطَ الْبِلَادَ ۔ شہروں کا عمدہ انتظام کیا ۔
رَجُلٌ ضَابِطٌ ۔ ہوشیار منتظم آدمی ہے ۔
ضَابِطَۃٌ ۔ قاعدہ ۔ دستور العمل
ضَابِطِیَّہ اور ضَبْطِیَّہ پولس کے لوگ ۔
اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاَضْبَطِ ۔ کسی نے پوچھا اضبط کس کو کہتے ہیں (فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں کر

یکساں کام کرے یعنی بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ وَإِنَّ الْبَعِيْرَ الضَّابِطَ وَالْمَزَادَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى الرَّجُلِ مِمَّا يَمْلِكُ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اُس وقت ایک زبردست اونٹ اور دو پکھالیں (پانی لانے کے لئے) اُس کو اپنے سارے مال سے زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ و فساد کی وجہ سے آدمی جنگل میں رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دو مشکیں ضروری ہیں)۔

فَتَضَبَّطُوهُمْ وَأَصَابُوا مِنْهُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر میں گئے اُن کا توشہ ختم ہوگیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے ایک قبیلہ پر اُن کا گذر ہوا اُن سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو کھانا کھلاؤ لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب اُن سے یہ کہا ہم کو قیمتاً کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انھوں نے یہ بھی نہیں کیا (بیچنے پر بھی رضامند نہوئے) تو انصاری لوگوں نے زبردستی اُن سے کھانا لیا (آخر کرتے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اُس سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ دے تو اُس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اُس سے لے لینا درست ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر کسی قوم کے پاس جاکر اُترے اور وہ اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو اپنی مہمانی کے موافق اُن کے مال میں سے لے لینا درست ہے)۔

ضِبَطْرٌ اور ضَبَيْطَرٌ۔ شیر اور موٹا ٹھوس۔

ضَبْعٌ۔ بازو بڑھانا (مارنے کے لئے) بازو حصہ کرنا ظلم کرنا بددعا کے لئے بازو پھیلانا جلدی چلنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے) مائل ہونا۔

ضَبَعٌ۔ مادہ کا نر کی خواہش کرنا۔

اِضْطِبَاعٌ۔ ایک بازو کھول دینا۔

اِسْتِبْضَاعٌ۔ لطف لینا۔

فَرَسٌ ضَابِعٌ۔ بڑا دوڑنیوالا گھوڑا۔

أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہم بجو کھا گیا (بجو مشہور جانور ہے جو مُردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور گرانی ہے)۔

خَشِيْتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں کال اُن کو نہ کھا جائے۔

فَأَخَذَتْ بِضَبْعَيْهِ وَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ (آنحضرتؐ اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر سے گذرے اُس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا) اُس نے بچہ کے دونوں بازو تھامے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہوکر اُس کو حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ۔ اپنے دونوں بازو (سجدے میں) جدا رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ) ایک روایت میں ہے کہ دونوں بازو اتنے الگ رکھتے کہ اُن کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل جائے۔

طَعَنَ بِالسَّرْوَةِ فِيْ ضَبْعِهَا۔ تیر سے اُس کے پٹھے میں کونچا دیا۔

إِنَّهُ طَافَ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَخْضَرُ۔ آنحضرتؐ نے اضطباع کرکے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ داہنی بغل کے نیچے کرے اور

اُس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں مونڈھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھلی رکھے بغل کو بھی ضبع کہہ دیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے ہوئے ہیں)۔

فَیُمْسَخُہُ اللّٰہُ ضِبْعَانًا اَمْدَرَ۔ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیمؑ کے باپ کو نر بجو کی صورت میں مسخ کردے گا جو کیچڑ میں اور نجاست میں لتھڑا ہوا دکھائی دے گا (فرشتے اُس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیمؑ کی ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ اُن کا باپ دوزخ میں جارہا ہے حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالےٰ کے خلیل ہیں اور آنحضرتؐ کے بعد تمام پیغمبروں سے اُن کا مرتبہ زیادہ ہے انھوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے نجات نہیں ملے گی اس لئے اُن کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور اُن کے باپ مشرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف اُن کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کے باپ کو انسانی صورت سے نکال کر بجو کی صورت میں کردے گا)۔

لَا تُعْطِہٖ اُضَیْبِعَ۔ آپ اس چھوٹے بجو کو یہ سامان نہ دیجئے (بلکہ ابوقتادہ کو دیجئے جو شیر کی طرح بہادر اور شجاع ہے ایک روایت میں اُصَیْبِغ ہے اُس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے)۔

ضَبَغْطٰی۔ سخت، لمبا، احمق آدمی کھیت میں پرندوں کو ڈرانے کے لئے جو ایک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور بچوں کو ڈرانے کا ایک کلمہ ہے۔

ضَبْنٌ۔ روک رکھنا، منع کرنا، تنگ ہونا۔

اِضْبَانٌ۔ تنگ کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الضُّبْنَۃِ فِی السَّفَرِ یا اللہ میں سفر میں عیال و اطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت عیال و اطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)۔

ضُبْنَۃٌ یا ضِبْنَۃٌ۔ جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی متعلقین جن کا کھانا پینا اُس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضِبْنٌ سے وہ مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو عیال و اطفال کی طرح سر کا بوجھ ہو جائیں نہ کام کریں نہ کاج کھانے کو حاضر)۔

فَدَعَا بِمِیْضَاۃٍ فَجَعَلَھَا فِیْ ضِبْنِہٖ۔ ایک وضو کا لوٹا منگوایا اُس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

اِضْطِبَانٌ۔ گود میں لے لینا۔

اِنَّ الْکَعْبَۃَ تَفِیْءُ عَلٰی دَارِ فُلَانٍ بِالْغَدَاۃِ وَتَفِیْءُ ھِیَ عَلَی الْکَعْبَۃِ بِالْعَشِیِّ وَکَانَ یُقَالُ لَھَا رَضِیْعَۃُ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اِنَّ دَارَکُمْ قَدْ ضَبَنَتِ الْکَعْبَۃَ وَلَا بُدَّلِیْ مِنْ ھَدْمِھَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں شخص کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اُس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اُس کا سایہ کعبہ پر چھا جاتا ہے اسی لئے اُس کو کعبہ کا شیرخوار کہتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا اس گھر نے تو کعبہ کو گود میں اُٹھا لیا ہے میرے لئے اُس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اُٹھا لیا یعنی اُس پر سایہ ڈالا)۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ قَدْ سُدَّتْ ضِیْقِیْ وَنَتْنِیْ وَضِبْنِیْ (جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی

Marfat.com

ہے) اے آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو
اور میرے پہلو میں آنے سے ڈرایا گیا تھا پر تو نے
کچھ خیال نہ کیا اور بےفکری سے گناہوں میں مشغول رہا۔
(ضِبْنٌ بمعنی جنب پہلو اور ناحیہ کونہ اس کی جمع
اَضْبَانٌ ہے)۔
لَا یَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَایَا بَیْنَ اَضْبَانِہِمْ۔ مجھ
سے اُس حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ اُن کے
پہلوؤں پر ہوں (ورنہ دعا قبول نہ ہوگی دعا اُسی
وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے توبہ کریں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِیْمِ

ضَجٌّ۔ شور مچانا۔
ضَجَّۃٌ۔ چیخ پکار۔
ضَجِیْجٌ۔ چیخنا۔ پکارنا، رونا پیٹنا۔
تَضْجِیْجٌ۔ چل دینا، مائل ہونا۔
مُضَاجَّۃٌ اور ضِجَاجٌ۔ شور وشغب کرنا۔
اِضْجَاجٌ۔ چلّانا، شور مچانا۔
لَا یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَضِجُّوْنَ مِنْہُ اِلَّا اَرْدَفَہُمُ اللّٰہُ اَمْرًا یَشْغَلُہُمْ عَنْہُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اُس سے چیخیں چلّائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اُس کے ساتھ ہے اُن کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اُس کو بھول جائیں گے (اُس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔
غُبْرًا ضَاجِّیْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبّیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔
فَضَجَّ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ کر رونے لگے۔
فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔
وَضَجَّتْ عَرَصَاتُہَا۔ اُس کے میدانوں میں آوازیں بلند ہوئیں۔
اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَی اللّٰہِ۔ چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (رو کر عرض کیا)۔
مَا اَکْثَرَ الضَّجِیْجَ وَاَقَلَّ الْحَجِیْجَ۔ چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔
ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخلق ہونا (جیسے تَضَجُّرٌ ہے)۔
اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّہٗ مَنْ کَسِلَ لَمْ یُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجِرَ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی حَقٍّ۔ سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہو سکتا۔
ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔
تَضْجِیْعٌ۔ قصور کرنا، سستی کرنا۔
مُضَاجَعَۃٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا، جماع کرنا۔
اِضْجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا، جھکانا۔
اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔
کَانَتْ ضِجْعَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدَمًا مَحْشُوُّہَا لِیْفٌ۔ آنحضرتؐ جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اُس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔
جَمَعَ کُوْمَۃً مِّنْ رَمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَیْہَا۔ حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اُس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اُس پر لیٹ گئے)۔
اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ۔ جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)۔

Marfat.com

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ کر آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (اہلحدیث کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں بصیغۂ امر وارد ہے)۔
فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ یعنی فجر کی دو سنت پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ رہے (امام مالک اور بعض علماء نے اس کو بدعت سمجھا ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اُس کا انکار کیا ہے اور نخعیؒ نے کہا یہ شیطانی لیٹنا ہے)۔
بَابُ الضِّجْعَةِ۔ کس طرح لیٹے اس باب میں یہ بیان ہے۔ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ۔ بھوک بُری ساتھ لیٹنے والی ہے (کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں جی لگتا ہے نہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)۔
بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کی خوابگاہ بُری ہے
فُرِغَ مِنْ مَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ۔ اُس کی سکون اور حرکت سب سے فراغت ہو گئی ہے (سب اُس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے)۔
عَجِّلُوْا مَوْتَاكُمْ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ۔ اپنے مُردوں کو اُن کی خوابگاہوں (یعنی قبروں) کی طرف لے جانے میں جلدی کرو (دفن میں دیر نہ لگاؤ)۔
اِخْتَارُوْا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ الْخَالَ اَحَدُ الضَّجِیْعَیْنِ اپنے نطفے ڈالنے کے لئے اچھی شریف عورتیں چنو اس لئے کہ ماموں بھی دونوں ساتھ لیٹنے والوں میں سے ایک ہے (مطلب یہ ہے کہ جب بچہ کا ماموں شریف ہوگا تو اُس کا بھانجا بھی شریف ہوگا اگر وہ رذیل ہوگا تو اُس کی بہن کا بیٹا بھی رذیل ہوگا گو باپ شریف ہو غرض ننھیال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے شریف خاندانی عورت سے نکاح کرنا چاہئے)
لَیْسَ فِی الْمُضَاجَعَةِ وُضُوْءٌ۔ عورت کے ساتھ لیٹنے سے وضو نہیں جاتا۔
ضَجَمٌ ٹیڑھا ہونا کج ہونا۔
تَضَاجُمٌ۔ اختلاف۔
اَضْجَمُ۔ جس کا منہ کج ہو (ٹیڑھے منہ والا)۔
ضَجْنَانُ۔ ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔
حَتّٰی اِذَا کَانَ بِضَجْنَانَ۔ جب ضجنان میں پہنچے
لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ۔ سرد رات میں ضجنان کے مقام پر۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْحَاءِ

ضِحٌّ۔ سورج یا اُس کی روشنی، کھلی ہوئی زمین جس پر دھوپ پڑے۔
جَاءَ بِالضِّحِّ وَالرِّیْحِ (یہ عربوں کی ایک مثل ہے) وہ چیز لے کر آیا جس پر سورج نکلتا ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی بہت مال و اسباب لیکر آیا)۔
یَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الضِّحِّ وَالرِّیْحِ وَاَنَا فِی الظِّلِّ۔ آنحضرتؐ تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ میں رہتا (بعضوں نے کہا ضح اور ریح سے مراد یہ ہے کہ آپ گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)۔
لَا یَقْعُدَنَّ اَحَدُكُمْ بَیْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ فَاِنَّهٗ مَقْعَدُ الشَّیْطَانِ۔ تم میں سے کوئی اس طرح نہ بیٹھے کہ اُس کے بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان

Marfat.com

کی بیٹھک ہے (طِبَّا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا تو سب دھوپ میں رہے یا سب سایہ میں)

لَمَّا هَاجَرَ اَقْسَمَتْ اُمُّهٗ بِاللّٰهِ لَا يُظِلُّهَا ظِلٌّ وَلَا تَزَالُ فِي الضِّحِّ وَالرِّيحِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهَا جب عیاش بن ابی ربیعہؓ نے ہجرت کی تو اُن کی ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ میں نہ بیٹھے گی بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہاں تک کہ عیاش اُس کے پاس لوٹ کر آئیں (مگر انہوں نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور آنحضرتؐ کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)

لَوْ مَاتَ كَعْبٌ عَنِ الضِّحِّ وَالرِّيحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ - اگر کعب بن مالکؓ مال اسباب چھوڑ کر مرتے تو زبیرؓ اُن کے وارث ہوتے (کیونکہ آنحضرتؐ نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی بنا دیا تھا)۔

ضَحْضَحَةٌ - پتلا ہونا۔ اتھلا ہونا، پایاب ہونا۔

ضَحْضَاحٌ - وہ پانی جو اتھلا ہو ٹخنوں تک ہو یا پنڈلیوں تک یا جس میں ڈباؤ نہ ہو۔

غَنَمٌ ضَحْضَاحٌ - بہت بکریاں۔

وَجَدْتُهٗ فِي غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهٗ اِلٰى ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ - ابو طالب کو میں نے دوزخ کے ڈباؤ میں (گہری تہوں میں) پایا پھر میں نے اُن کو وہاں سے نکال کر اتھلی آگ میں رکھا (جو صرف اُن کے ٹخنوں تک پہنچتی تھی مگر وہ بھی اتنی سخت تھی کہ اُن کا بھیجا اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل رہا تھا۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ ابو طالب ایمان پر مرے تھے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ ابو طالب کو مرتے وقت آنحضرتؐ نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں تیسری حدیث میں ہے کہ جب ابو طالب مر گئے تو حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا آپ نے فرمایا جا ایک گڑھا کھود کر اُس کو اُس میں ڈال دے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہوگی اُس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلنا اور بہشت میں جانا اُن کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شفاعت کی وجہ سے اُن کے عذاب میں تخفیف ہو جیسے ابو طالب کے لئے ہوا۔ ایک شخص نے ابولہب کو بھی خواب میں دیکھا اُس نے بیان کیا کہ پیر کے دن کچھ پانی پینے کے لئے مجھ کو مل جاتا ہے یہ اُس کا اجر ہے جو میں نے ثویبہ کو آنحضرتؐ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعضے اموات مرتے کے ساتھ ہی دوزخ یا بہشت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔

جَانَبَ غَمْرَتَهَا وَمَشٰى ضَحْضَاحَهَا وَمَا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ - حضرت عمرؓ دنیا کے ڈباؤں سے الگ رہے اور اُس کے اتھلے مقام میں چلے کہ اُن کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہے)۔

ضَحْلٌ[ع] - پتلا ہونا۔ رقیق ہونا۔

ضَحَلَ الْغَدِيْرُ - تالاب کا پانی کم ہو گیا۔

بَلَدُكُمْ ضَحْلٌ وَمَاؤُكُمْ ضَحْلٌ - تمہارا شہر تمہارا

ع۔ اس کو ضحک کے بعد بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع اور سیوطی صاحب نے ضحک سے پہلے اُس کو بیان کیا ہے ہم نے بھی اُن کی متابعت کی ۱۲ منہ

Marfat.com

زدہ ہے اور تمہارا پانی اُتھلا ہے۔
وَلَنَا الضَّاحِكَةُ مِنَ الضَّحَلِ۔ کُھلا، تھلا پانی
ہمارا ہے (ایک روایت میں مِنَ الْبَعْلِ ہے اُس
کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔
ضَحِكٌ یا ضِحْكٌ یا ضِحِكٌ یا ضَحِكٌ ہنسنا۔
ضَحِكٌ۔ تعجب کرنا۔ گھبرانا، چمکنا۔ کھل جانا۔
کلی پھوٹنا، آواز بلند کرنا، حیض آنا، کوند پہنا، نمود
ہونا۔
مُضَاحَكَةٌ۔ ایک دوسرے سے ہنسی کرنا، ہنسی
میں غالب آنا۔
اِضْحَاكٌ۔ ہنسانا۔
تَضَاحُكٌ اور اِسْتِضْحَاكٌ۔ ہنسنا۔
اِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ۔ حیض والی عورت۔
يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ أَحْسَنَ
الضَّحِكِ۔ اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے۔ وہ اچھی طرح
ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنسنے میں آدمی
کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے
تو گویا وہ ہنستا ہے)۔
ضَحِكَتِ الْاَرْضُ۔ یعنی زمین ہنسی لہلہائی
یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ۔
مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ۔ انھوں نے ہنسنے کے
لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا بھی نہیں ہنسے)۔
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَصْدِيْقًا لَّهٗ۔ آنحضرتؐ اُس یہودی کی بات
(کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک
اُنگلی پر اور زمین کو ایک اُنگلی پر اُٹھالے گا)
سُن کر ہنس دیئے اُس کی بات کو سچ مان کر۔
مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث
کی جو احادیث صفات میں سے ہے تاویل کی
ہے اور اُنگلی سے قدرت مراد لی ہے بعضوں نے
کہا آنحضرتؐ اس لئے ہنسے کہ اُس یہودی کے
خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے
لئے اُنگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت
نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ہاتھ ہیں ویسے
ہی اُس کی اُنگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت
مراد ہوتی تو تثنیہ کے کیا معنے ہوں گے،
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ۔ اسی طرح اگر اُنگلی
سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا
معنیٰ ہوں گے، "اَلْقُلُوْبُ بین اصبعین من
اصابع الرحمان" یعنی دل اللہ تعالیٰ کے
اُنگلیوں میں سے اُس کے دو اُنگلیوں کے
درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ
بنے یا نہ بنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے
مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرنے
میں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ اُن کو لازم تھا
کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد
اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور
رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اُس کو رد کرتے
اور باطل قرار دیتے۔ اب جن لوگوں نے یہ کہا
ہے کہ آنحضرتؐ اُس یہودی کے کلام کو رد
کرنے کے لئے ہنسے اُن کا قول محض غلط ہے
حدیث کی ایک روایت میں صاف تَصْدِيْقًا لَّهٗ
موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے
تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا
یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی اُنگلیاں ہیں
تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد
فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو
اُنگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے

Marfat.com

انگلیاں کیسے ثابت کرتے بات یہ ہے کہ ہاتھ اور انگلیاں اور منہ اور قدم اور کمر یہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جیسے اُس نے اور اُس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور انگلیاں اور منہ اور قدم اور کمر اُسی طرح بلاکیف ہیں جیسے اُس کی ذات مقدس بلاکیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے، تعالیٰ شانہ وتقدس۔

اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ اَضْحَکَ۔ اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے)۔

یَضْحَکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان اُنکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے)۔

مِنْ ضِحْکِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ پروردگار کے ہنسنے سے یَضْحَکُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنسنا بھی اُس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے فرشتے ہنستے ہیں بعضوں نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادّہ مراد ہے بعضوں نے کہا متوجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوْکٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اُس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِکَتْ۔ حضرت فاطمہ ہنس دیں۔ (ہوا یہ کہ مرض موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور چپکے کر اُن کے کان میں فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر اُن کے کان میں فرمایا، تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ۔ آپ نے مرض موت میں حجرے کا پردہ اُٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھکر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادت الٰہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ معروف ہیں)۔

وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِہٖ الْقَوْمَ۔ خرابی ہے اُس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں) امام غزالی نے کہا آنحضرتؐ بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی "دل لگی"¹ مگر زبان سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اُس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور "دل لگی" کو اپنا پیشہ کرلے یا حد سے زیادہ اُس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتا ہوں اُس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی حبشیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر اُن کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرتؐ نے بھی حضرت عائشہ کو اُن کا ناچ دکھلایا تھا انتہی)۔

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو حبشیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اُس میں

¹ ظرافت اور خوش طبعی ۱۲ منہ

Marfat.com

قباحت نہیں چہ رات دن اُس میں مشغول رہنا یا اس کو
پیشہ قرار دینا یہ شریعت کے خلاف ہے۔
میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلّم نہیں ہے۔
جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ
کبھی کبھی ہو اُس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ غایۃ
مافی الباب یہ ہے کہ اگر اُس کی وجہ سے عباداتِ
ضروری اور فرایض میں خلل واقع ہو تب وہ اس
حیثیت سے منع ہوگا نہ کہ فی ذاتہٖ وہ ممنوع
ہوگا اور بھانڈ اور مسخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری
حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گذری۔
اِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ بہت
ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے (سخت کر دیتا ہے
اُس میں خوفِ الٰہی اور تضرع اور زاری کا مادّہ
نہیں رہتا)۔
ضَحَّاکٌ۔ ملکِ شام کے ایک ظالم بادشاہ کا
نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا
تھا۔ اِس نے جمشید شاہ ایران پر حملہ کر کے اسے
سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور
پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور
قتل کر دیا۔

ضَحْلٌ۔ (اس کا بیان ضحک سے پہلے دیکھو)۔
ضَحْوٌ یا ضُحُوٌّ یا ضُحِیٌّ۔ دھوپ میں آنا دھوپ لگنا
ظاہر ہونا۔
ضَحَا ظِلُّہٗ۔ وہ مر گیا۔

ضَحِیَ۔ دھوپ لگنا۔
ضَحِیَ ضَحَاءً۔ عرق آلودہ ہوا کھل گیا۔
تَضْحِیَۃٌ۔ دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا
دھوپ میں آنا۔
ضَاحِیَۃٌ۔ بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور
بستیاں۔
ضَوَاحِیْ۔ آسمان۔
اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ اَضْحَاۃً کُلَّ عَامٍ۔ ہر گھر
والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک
بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک
گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔
سنت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف
سے ایک بکری قربانی کی جائے)۔
اَضْحَاۃٌ اور اُضْحِیَۃٌ اور اِضْحِیَۃٌ اور
ضَحِیَّۃٌ قربانی کا جانور (ضَحَایَا جمع ہے ضَحِیَّۃ
کی اور اَضَاحِیْ اُضْحِیَۃٌ کی)۔
ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے
دو سینگ دار مینڈھے خصّی قربانی کئے۔
بَیْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک بار ہم آنحضرتؐ کے
ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت
کھانا کھا رہے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)۔
ضَحَاءٌ۔ وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک
اونچا ہو جاتا ہے۔
اَلَا ضَحُّوْا رُوَیْدًا (یہ عرب کا محاورہ ہے)۔
اونٹوں پر آسانی کرو یعنی اُن کو یہاں چر لینے دو۔
فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ فِی الضَّحَاءِ۔ میں نے
اُن کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا

Marfat.com

پنکھے کی ہوا لیتے تھے۔

ضَحْوَةٌ۔ دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر۔

ضُحٰی۔ وہ وقت جب سورج ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اُسی سے ہے صَلٰوۃُ الضُّحٰی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)۔

اِضْحُوْا بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اُس میں دیر نہ کرو)۔

اَلَا اَضْحِ رُوَیْدًا اَقَدْ بَلَغَتِ الْمَدٰی۔ ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہونچ گئے ہو۔

فَاِذَا انْصَبَ عُمُرُہٗ وَضَحَا ظِلُّہٗ۔ جب اُس کی عمر تمام ہو گئی اُس کا سایہ دھوپ ہو گیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مرگیا۔

اَللّٰھُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا یا اللہ ہمارا ملک دھوپ پڑنے والا ہو گیا (ابر کا نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہو گئی (بارش نہ ہونے سے رات دن گرد اُڑتی رہتی ہے)۔

رَاٰی مُحْرِمًا قَدِ اسْتَظَلَّ فَقَالَ اَضْحِ لِمَنْ اَحْرَمْتَ لَہٗ (عبداللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں سایہ لے رہا تھا انہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اُسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ تکلیف بھی گوارا کر محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے۔ اَضْحِ اور صحیح اِضْحَ ہے)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَحًا۔ میں اُس وقت ڈر گئی جب آنحضرت سامنے آگئے (میرے پاس چلے آئے کیونکہ آپ کا عقد حضرت عائشہ کے ساتھ ہو گیا تھا)۔

اِنَّ لَنَا الضَّاحِیَۃَ مِنَ الْبَعْلِ وَلَکُمُ الضَّامِنَۃُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درخت بستی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں وہ ہمارے ہیں اور جو بستی میں اور بستی کے اطراف میں ہیں وہ تمہارے ہیں۔

ضَاحِیَۃُ الظِّلِّ جس کا سایہ نہ ہو۔ فَعَلَہٗ ضَاحِیَۃً۔ .... دن دھاڑے، روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکَ مِنْ ھٰذِہِ الضَّاحِیَۃِ میں تجھ پر اس کوسنے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں ہے)۔

اَمَا اِنَّھَا ضَاحِیَۃُ قَوْمِکَ۔ وہ تو تیری قوم کا ملک ہے (یعنی شام کا ملک)۔

وَضَاحِیَۃُ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مضر کے ملک والے تو آنحضرتؐ کے مخالف ہیں۔

اَلْبَصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِکَاتِ فَانْزِلْ فِیْ ضَوَاحِیْھَا۔ بصرہ تو اُن بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو اُلٹ دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اُتر اُس کے اطراف میں اُتر۔

عَلَیْکَ بِضَوَاحِیْھَا۔ تو اُس کے اطراف میں رہ

قُرَیْشُ الضَّوَاحِیْ۔ قریش کے لوگ مکہ کے اطراف میں آباد ہیں۔

فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ۔ چاندنی رات میں۔

اِضْحِیَانَۃٌ اور ضَحْیَاءُ۔ روشن۔

مَا اُخْبِرَ اَنَّہٗ صَلَّی الضُّحٰی۔ اُن کو اس کی خبر نہیں دی گئی کہ آنحضرتؐ نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں سے اُس کا پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت ہے۔ البتہ یہ نماز آپ نے کبھی کبھی شاذ و نادر پڑھی ہے ایسا نہیں

Marfat.com

پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھی ہے)۔
لَا يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ آنحضرتؐ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر) تو چار رکعتیں چاشت کی پڑھتے عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا کرمانی نے کہا اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعت حسنہ ہے)۔
اُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى۔ مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے)۔
ذٰلِكَ ضُحًى۔ یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت تھا۔
ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔ پھر اُس کا ناشتہ کرایا (یہ ضَحّٰی قَوْمَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا)
فَاَضْحَيْتُ۔ چاشت کا وقت ہوگیا۔
شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔ میں دسویں تاریخ یوم النحر کو موجود تھا۔
وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهٗ۔ رات اور دن میں جو چیزیں دکھلائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اُس اکیلے اللہ ہی کی ملک ہیں۔
ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى۔ پھر آٹھ رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوتی ہیں دوسری حدیث میں چار رکعتیں مذکور ہیں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْخَاءِ

ضِخَمٌ۔ یا ضَخَامَةٌ دلدار ہونا موٹا ہونا۔
تَضْخِيْمٌ۔ دلدار کرنا موٹا کرنا۔
ضُخَامٌ۔ موٹا، فربہ، دلدار (جیسے ضَخْمٌ اور ضَخَمٌ ہے)۔
مِضْخَمٌ۔ سخت مار لگانے والا سردار۔ عالی ہمت شریف۔
بَخٍ بَخٍ اِنَّكَ لَضَخْمٌ۔ واہ واہ تو تو موٹا ہے۔
ضَاخِيَةٌ۔ آفت مصیبت جیسے دَاهِيَةٌ ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الدَّالِ

ضَدٌّ۔ غالب آنا، پھیر دینا، نرمی سے روکنا پھیر دینا۔
مُضَادَّةٌ۔ مخالفت کرنا۔
اِضْدَادٌ۔ غصہ ہونا۔
تَضَادٌّ۔ اختلاف۔
ضِدٌّ۔ مثل مخالف دشمن (اس کی جمع اَضْدَادٌ ہے)۔
لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ کوئی اُس کا جوڑ اور برابر والا نہیں۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الرَّاءِ

ضَرْءٌ۔ پوشیدہ ہونا۔
مَشَوْا فِي الضَّرَاءِ۔ درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی اُن کی آڑ میں چھپ کر)۔
فُلَانٌ يَمْشِي الضَّرَاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے۔
هُوَ يَدِبُّ لَهُ الضَّرَاءَ۔ وہ رینگتا ہوا چپکے چپکے اُس کے پاس جاتا ہے (یعنی اُس سے

Marfat.com

مکر اور فریب کرتا ہے)۔
وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَاءِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ
اور میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے۔ بدون کسی ضرر اور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک (چلنے) میں خلل ڈالے۔
يَمْشُوْنَ الْخَفَاءَ وَيَدِبُّوْنَ الضَّرَاءَ۔ پوشیدہ چال چلتے ہیں اور مکر و فریب کرتے ہیں۔
ضَرْبٌ۔ مارنا۔ چلدینا، روک دینا۔ اقامت کرنا۔ جماع کرنا، ملا دینا۔ فساد ڈالنا۔ بیان کرنا، تیرنا، ڈنک مارنا، جوش مارنا، حرکت کرنا، لمبا ہونا۔ اعراض کرنا، قائم کرنا، نصب کرنا، کھڑا کرنا، مقرر کرنا، ٹھہرانا۔
ضَرَبٌ۔ سردی لگنا۔
تَضْرِيْبٌ۔ مارنا۔ ملا دینا۔
مُضَارَبَةٌ۔ آپس میں مار پیٹ کرنا کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا۔
إِضْرَابٌ۔ اقامت کرنا، اعراض کرنا۔
تَضَرُّبٌ۔ حرکت کرنا، جوش مارنا۔
اِضْطِرَابٌ۔ بیقرار ہونا۔ کمانا ایک دوسرے کو مارنا۔
تَضَارُبٌ۔ ایک دوسرے کو مارنا۔
ضَرْبُ الْأَمْثَالِ۔ مثالیں بیان کرنا۔
ضَرْبٌ۔ مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں۔
إِنَّهُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ۔ حضرت موسیٰ دُبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دُبلے نہ بہت موٹے۔
فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ۔ ناگاہ ایک شخص نمودار ہوا جو چھریرہ لمبا تھا اُس کے سر کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگھریالے۔
ضَرْبُ اللَّحْمِ۔ آنحضرت کم گوشت چھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پُر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)۔
لَا تُضْرَبُ الْأَكْبَادُ يَا أَكْبَادُ الْإِبِلِ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ۔ اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی اُن پر سوار ہوکر سفر نہ کیا جائے بقصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)
طُوَالٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ۔ دجّال لمبا تڑنگا چھریرے بدن کا آدمی ہوگا۔
إِذَا كَانَ كَذَا ضَرَبَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ بِذَنَبِهٖ جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دُم ہلائے گا (یعنی فتنوں سے بھاگ کر جنگل بیابان میں چلدے گا)۔
لَا تَصْلُحُ مُضَارَبَةُ مَنْ طُعْمَتُهٗ حَرَامٌ۔ جو شخص حرام خوار ہو اُس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اُس میں تجارت کرنا)۔
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ۔ آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے۔
لَا يَذْهَبُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ يَتَحَدَّثَانِ دو مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں بلا پاخانہ کے وقت باتیں کرنا بالاتفاق مکروہ ہے)۔
نَهٰى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔ اونٹ کو اونٹنی پر کُدانے (جفتی کرانے) سے یعنی اُس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری

Marfat.com

روایت میں ہے نَہٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ)۔
ضِرَابُ الْفَحْلِ مِنَ السُّحْتِ۔ نرکُدانے کی اجرت حرام ہے۔
كَمْ ضَرِيْبَتُكَ۔ تیرا روز کا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کرکے اُس کی روزانہ اوسط کیا ہے۔ اُس کی جمع ضَرَائِبُ ہے)۔
كَانَ عَلَيْهِنَّ ضَرَائِبُ لِمَوَالِيْهِنَّ۔ لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کرکے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کرتیں)۔
وَتَعَاهُدُ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ۔ لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بدکاری اور فسق و فجور کرکے روپیہ کمائیں)۔
نَهٰى عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ۔ غوطہ خور کا غوطہ بیچنا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک غوطہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہوں اُس میں جو نکلے وہ تیری قسمت اِس کو منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے یا ایسا بے حقیقت مال نکلے جو مقررہ قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو)۔
ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ وَسْطَ شَجَرٍ تَحَاتَّ مِنَ الضَّرِيْبِ۔ غافلوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت اُن درختوں میں ہو جس کے پتے پالے کی وجہ سے مرجھا کر گر گئے ہوں۔
اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصُّوَّامِ بِحُسْنِ ضَرِيْبَتِهٖ۔ جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے۔ (ضَرِيْبَة طبیعت اور خصلت بمعنی سَجِيَّة ہے)۔
اِنَّهُ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)۔
يَضْطَرِبُ بِنَاءً فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے۔
حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے اُن کی نشستگاہ میں لے گئے۔
ضُرِبَ عَلٰى اَصْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ۔ وہ سو گئے بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا۔
يَضْرِبُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ تم میں سے ایک کے سر کا آخری حصہ پر یعنی گُدّی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتا رہ بہت رات پڑی ہے)۔
فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدِهٖ۔ میں نے قصد کیا اُس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کر لوں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفْقَة بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہنے لگے)۔
اَلصُّدَاعُ ضَرَبَانٌ فِي الصُّدْغَيْنِ۔ دردِ سر میں کنپٹی کی رگیں زور زور سے ہلنے لگتی ہیں۔
فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرَبَانِهٖ۔ زمانہ اپنی گزر میں سے کچھ گزر گیا (یعنی کچھ زمانہ گزرا)۔

Marfat.com

عَتَبُوْا عَلٰی عُثْمَانَ ضَرْبَهٗ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا۔ حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ انہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (اُن سے پہلے دُرّے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)۔

اِذَا ذَهَبَ هٰذَا وَضُرَبَاؤُهٗ۔ جب یہ اور اُس کے برابر والے گزر جائیں گے۔

لَاَجْزُرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے سفید جمے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کر دوں گا تجھ کو ہلاک کر ڈالوں گا ایک روایت میں صَرَبَ ہے صاد مہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)۔

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔ ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو اُن سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ قسم کھانے کی بُری عادت پڑ جائے)۔

فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ اُنہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں اُن کے مونڈھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)۔

وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ لِضُرُوْبٍ۔ انہوں نے پانسوں اور تیروں پر فال کھولنا کئی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا (کبھی تقسیم بھی اُنہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)۔

اَوْ يَضْرِبُهٗ فَيَقْتُلُهٗ۔ یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے۔

دَعْنِيْ فَلِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ۔ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اُس کی گردن ماروں۔

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)۔

وَهُوَ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعجب اور افسوس سے کہ حضرت علیؓ نے ایسی ناسمجھی کی بات کہی)۔

يَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا۔ فرشتے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں (عاجزی اور فروتنی ظاہر کرنے کے لئے)، ثُمَّ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ۔ پھر دوزخ پر پُل باندھا جائے گا (جس کو پُل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینود پل کہتے ہیں)

قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ۔ اب اس شیر کے پاس جو اپنی دُم مار رہا ہے (یا ہلا رہا ہے) بھیجنے کا وقت آن پہونچا (دُم سے مراد زبان ہے)۔

يَضْرِبُ بِذَنَبِهٖ جَنْبَيْهِ۔ اپنی دُم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسّان اپنی زبان کو دو طرف پھراتے تھے)۔

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ۔ پھر پانی سے استنجا کرکے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی بایاں ہاتھ اس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)۔

فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ۔ زمین کے شرقی حصّوں کی سیر کرو۔

فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ الْاَيْدِيَ۔ اُنھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اُس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی یہ

اُس وقت کا قصہ ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نو مسلم ہو اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کر لے تو اُس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرتؐ نے اُس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)۔
فَضَرَبَ فَخِذِیْ ۔ میری ران پر مارا۔
لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔
فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخَرِ (جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا بہ صلاح و مشورہ اور باتفاقِ اکثر ارباب حل وعقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اُس کی گردن مار دو (کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نا اتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا ہے)۔
يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔ عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اُس سے منع کرتے تھے)
كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ ۔ جیسے طلح (ببول) کے کانٹے سے کھال پر مارا (یعنی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔
فَلَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ ۔ نہ تو آنحضرتؐ کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹا دیا جاتا تھا نہ ہنکا کر نہ ہٹو بچو کہہ کر (کیونکہ یہ سب باتیں دنیا دار متکبر بادشاہوں کی سواری میں کیجاتی ہیں)۔
فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ۔ حضرت عمرؓ نے اُس یہودی کو درّہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اُس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔
فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ۔ لگا داہنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا داہنی بائیں طرف دیکھنے لگا (کہ کون اُس کی حاجت پوری کرتا ہے)
فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فَأَكَلَ ۔ اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔
فَضَرَبَ كَعْبًا ۔ کعب کو مارا (حالانکہ اُن کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کنز (دفینہ) میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے اُن کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال جوڑنا ہی ضروری نہیں گو اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اُس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔
نَهٰى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ ۔ نر اونٹ کو مادہ پر کُدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔
يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْإِبِلِ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلدی جلدی اُن کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (اکثر لوگوں نے کہا مراد اس سے امام مالکؒ ہیں سب سے پہلے اُنہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صدہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آکر مؤطا کی سند اُن سے لی درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جڑ اور اصل ہے)۔

Marfat.com

لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا اگر ایلچیوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسیلمہ کذاب کے ایلچیوں سے فرمایا انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے مسیلمہ کو اللہ کا رسول کہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ - دو مرد پائخانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِيبُ النَّاسِ - لوگوں کو بھڑکانا - ابھارنا۔

ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور منسوخ اور ناسخ کو نہ سمجھ کر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ - جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موذی نہیں ہے مگر آنحضرت ﷺ نے اُس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے کہ اول تو وہ غلیظ ہے دوسرے اُس میں سے سمی ہوا نکلتی ہے تیسرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیم ؑ پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعضوں نے کہا وہ موذی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوْا عَلَيْهَا اِبْنَ عَشْرٍ (جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو اُن کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز نہ پڑھنے پر اُن کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہوتے ہی ایک بارگی اُن سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعضے بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْطَرِبَانِ وَيَدْفِقَانِ - ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهٰى اَنْ يَّضْرِبَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَلَاءً تَحْتَ شَجَرَةٍ - درخت کے تلے پائخانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آکر بیٹھتے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ عَلَيْهِ خَرَاجًا - میں نے اُس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

اَلدُّعَاءُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَبْلَغُ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْاَرْضِ - سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشایش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کر کے جتنی روزی آدمی کماتا ہے اُس سے زیادہ روزی اُس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے)۔

فَيُصِيْبُ جَسَدَهٗ وَرَاْسَهُ الضَّرَبُ - اُس کے بدن اور سر پر سفید شہد لگ جائے۔

مَا اَقَلَّ ضَرْبُكَ فِيْ دَهْرِنَا - تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ضَرْبَكَ - اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے

Marfat.com

ضَرَبُوا النَّاسَ۔ لوگوں میں مل گئے۔

ضَرْبٌ۔ حساب کا ایک مشہور عمل ہے۔

مُضْطَرِبٌ۔ وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا اختلاف ہو۔

ضَرَائِبُ۔ شکلیں۔

ضُرَبَاءُ۔ امثال اور نظائر (یہ جمع ہے ضَرِیْبٌ کی یعنی مثل اور نظیر)۔

اِضْرَابٌ۔ عدول کرنا منحرف ہونا۔ ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگنا۔

مَضْرَبٌ۔ مارنا تلوار کی دھار۔

دَارُ الضَّرْبِ۔ سکہ بنانے کا مکان ٹکسال۔ یعنی روپیہ اشرفی پیسے طیار کرنے کا گھر۔

مَضْرِبُ عَسَلَةٍ۔ اصل قوم شرافت۔

مَضْرِبُ السَّیْفِ۔ تلوار کی دھار۔

مُضْرِبٌ۔ وہ سانپ جو حرکت نہ کرے۔

اِضْرِبْ رَأْسًا طَالَ مَا عَصَى اللّٰهَ۔ اس سر کو خوب مار جس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہو (یہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے اُس سوار سے کہا جس نے غصہ میں آکر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے)۔

ضَرْجٌ۔ چیرنا۔ لتھیڑنا گرا دینا۔

تَضْرِیْجٌ۔ لٹکانا۔ زینت دینا آراستہ کرنا۔ سرخ رنگنا۔ خون آلود کرنا۔

تَضَرُّجٌ۔ لتھڑ جانا۔ سرخ ہونا۔

اِنْضِرَاجٌ۔ پھٹ جانا۔ چر جانا۔

مَرَّ عَلٰى جَعْفَرٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُضَرَّجُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ۔ جعفر بن ابی طالب (جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے) اُن کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا اُن کے دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اُسی طرح فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں)۔

وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ۔ میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اُس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا)۔

وَضَرَّجُوْهُ بِالْأَضَامِيْمِ۔ اُس کو گٹھوں سے مار کر خون آلود کیا۔

تَكَادُ تَتَضَرَّجُ مِنَ الْمَلْءِ۔ اُس کی کھال پانی سے اتنی بھری تھی کہ پھٹنے کے قریب تھی۔

اِنَّ بَنِيَّ ضَرَّجُوْنِيْ بِالدَّمِ شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ۔ میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی موروثی ہے)۔

كَرِهَ الصَّلٰوةَ فِي الْمُشْبَعِ بِالْعُصْفُرِ الْمُضَرَّجِ بِالزَّعْفَرَانِ۔ بھڑکیلے اور تیز کسم کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو زعفران سے لتھڑا ہو نماز مکروہ رکھی ہے

عَدُوٌّ مُضْرِجٌ۔ سخت دشمن۔

اِضْرِيْجٌ۔ زرد کملی۔ سرخ ریشمی کپڑا۔

مَضَارِجُ۔ سختیاں۔ پرانے کپڑے۔

مُضْرِجٌ۔ شیر۔

ضَرْحٌ۔ دھکیلنا، ہٹانا، قبر کھودنا، لات مارنا (جیسے ضِرَاحٌ ہے)۔

ضُرُوْحٌ۔ مندا ہونا، یعنی کساد بازاری۔

مُضَارَحَةٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

اِضْرَاحٌ۔ بگاڑنا خراب کرنا۔ دور کرنا۔

ضُرَاحٌ۔ بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ

Marfat.com

کے مقابل (ایک روایت میں ضَرِیۡحٌ ہے معنی
وہی ہیں اور جس نے صاد مہملہ سے روایت کی اُس
نے غلطی کی)۔

ضَرِیۡحٌ۔ صندوقی قبر جیسے لحد بغلی قبر۔

مَضۡرَحِیٌّ۔ سردار کریم النفس سفید۔

مُضۡطَرَحٌ۔ ایک کونے میں پڑا ہوا۔

نُرۡسِلُ اِلَی اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ تَرَکۡنَاہُ۔ (جب آنحضرتؐ کے لئے قبر طیّار کرنا چاہی تو صحابہ نے کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بغلی قبر بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کو بُلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اُسی کو کام پر لگا دیں گے۔

اَوۡفیٰ عَلَی الضَّرِیۡحِ۔ قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچا۔

ضَرٌّ۔ یا ضُرٌّ یا ضَرَرٌ۔ نقصان (یہ ضد ہے نفعٌ کی)۔

تَضَرُّرٌ۔ نقصان پہونچانا، مخالفت کرنا۔ ایک دوسرے سے ملجانا۔ ٹھہر جانا۔

اِضۡرَارٌ۔ سوکن کرنا۔ نقصان پہونچانا۔ جلدی کرنا۔ زبردستی کرنا۔ بہت نزدیک ہونا۔

اِضۡطِرَارٌ۔ محتاج ہونا، لاچار کرنا، بے قرار ہونا۔

ضَارُوۡرَآءُ۔ قحط، سختی، حاجت۔

ضَرَارَۃٌ۔ بینائی جاتی رہنا۔

ضَرِیۡرٌ۔ اندھا۔

ضَرَّۃٌ۔ سوکن (ضَرَائِرُ جمع ہے)۔

ضَرُوۡرَۃٌ۔ حاجت۔

اَلضَّرُوۡرَاتُ تُبِیۡحُ الۡمَحۡذُوۡرَاتِ۔ حاجت اور ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کر دیتی ہے (مثلاً کوئی بھوک سے مر رہا ہے تو اُس کے لئے مُردار بھی حلال ہے گلے میں نوالہ اٹک گیا اُس کو اُتارنے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب سے بھی اُتار سکتا ہے)۔

ضَآرٌّ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہونچانا بھی اُسی کا کام ہے جیسے نفع پہونچانا۔

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِی الۡاِسۡلَامِ۔ اسلام میں اپنے بھائی کو نقصان پہونچانا نہیں ہے نہ نقصان کے بدلے نقصان دینا (یعنی نہ ابتداءً کسی کو نقصان پہونچائے نہ نقصان کے بدلے اُس کو ضرر پہونچائے بلکہ معاف کر دے اور درگذر کرے بعضوں نے کہا ضرر سے وہ کام مراد ہے جس پر دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اُس کو فائدہ ہو اور ضِرار یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے تئیں بھی کوئی فائدہ نہ ہو بعضے نسخوں میں لَا اِضۡرَارَ ہے)۔

فَیُضَارِرَانِ فِی الۡوَصِیَّۃِ فَتَجِبُ لَھُمَا النَّارُ۔ ایک مرد و عورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک وارث کو ضرر پہونچاتے ہیں (کسی کو اُس کے حصۂ شرعی سے زیادہ دلاتے ہیں کسی کو کم یا ثُلث سے زائد... وصیت کرتے ہیں وارثوں کو نقصان پہونچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں اُس کو وصی بناتے ہیں) پھر اُن کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہو جاتا ہے۔

لَا تُضَارُّوۡنَ فِیۡ رُؤۡیَتِہٖ۔ تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو تم کو اُس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلنے اور ہٹانے اور تکلیف پہونچانے کی یا تم اُس کے

Marfat.com

دیدار میں ایک دوسرے سے ملے اور جُڑے نہ ہو گے جیسے ہجوم میں ہوتا ہے۔ بلکہ الگ الگ رہ کر اپنی اپنی جگہ میں بہ فراغت اُس کا دیدار حاصل کرو گے۔

مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ۔ سب دروازوں میں سے کسی کو بُلانے کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں سے بُلایا جائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ہوگا مجھ کو امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو گے یہ آپ نے ابو بکر صدیق رضؓ سے فرمایا)۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُضْطَرِّ۔ زبردستی کی بیع سے آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے بالجبر اپنا مال بیچے سے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زیرباری کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے اُس کو قرض دِلائے یا جب تک اُس کی تنگی دور نہ ہو اُس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اُس کو مہلت دے تاکہ وہ فراغت سے مناسب قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو اُس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اُس کو نقصان نہ پہونچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خریدلی تو بیع صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا اخلاقِ اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)۔

لَا تَبْتَعْ مِنْ مُضْطَرٍّ شَیْئًا۔ جس شخص پر جبر ہو رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو) اُس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقًا ہے البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اُس کو تو خریدنا جائز ہی نہیں نہ ایسی خریدی صحیح ہوگی)

فَقُضِیَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ۔ اگر اُن دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اُس بچہ کو شیطان نقصان نہ پہونچا سکے گا (یعنی اُس کو مرگی کا عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اُس کو کونچا نہ مار سکے گا۔ مگر یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے کہ ہر ایک بچہ کو پیدا ہوتے وقت شیطان کونچا مارتا ہے مگر مریمؑ اور عیسیٰؑ اُس سے محفوظ رہے تو مراد دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو)۔

لَا یَضُرُّهٗ اَنْ یَّمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ لَهٗ۔ اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو اُس کے لگانے میں کچھ نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گویا اُس کی ترغیب ہے)۔

کَانَ یُصَلِّیْ فَاَضَرَّ بِهٖ غُصْنٌ فَکَسَرَهٗ۔ معاذؓ نماز پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے اُن کو تکلیف پہونچائی، اُنہوں نے اُس کو توڑ ڈالا۔

فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَشْکُوْ ضَرَارَتَهٗ۔ عبداللہ ابن امّ مکتومؓ آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر۔

اُبْتُلِیْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَابْتُلِیْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ۔ جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقر و فاقہ) تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیا کی فراغت ہوئی تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش و عشرت میں پڑ کر

Marfat.com

مست ہو گئے اللہ کے حکموں کو بھلا دیا)۔
یَجْزِیْ مِنَ الضَّارُوْرَةِ صَبُوْحٌ اَوْ غَبُوْقٌ۔
جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کرے یا شام کو کچھ کھالے (یعنی ایک وقت کھالینا کافی ہے اگر وہ مُردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)۔
مِنْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ۔ اس کا ترجمہ پہلے گذر چکا باب الراء مع الھمزہ میں حالانکہ اُس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)۔
عِنْدَ اعْتِکَارِ الضَّرَائِرِ۔ اختلافی باتوں کے ملجانے پر (اصل میں ضَرَائِر جمع ہے ضَرَّۃٌ کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے کبھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ضَرَائِر کہنے لگے)۔
لَہٗ بِصَرِیْحِ ضَرَّةِ الشَّاةِ مُزْبِدٌ۔ نتہار دودھ بھین اُٹھانے والا اُس کے تھن سے نکل رہا تھا۔ (تو یہ آنحضرتؐ کا معجزہ تھا کہ بے دودھ والی بکری یوں دودھ دینے لگی)۔
وَمَا یَضُرُّکَ اٰیَةٌ قَرَأْتَ۔ اگر تو کوئی بھی آیت کسی سورت کی پڑھ لے تو کچھ نقصان نہیں (کیونکہ آیتیں اس طرح نہیں اُتریں کہ ایک سورت کی سب آیتیں ختم ہونے کے بعد دوسری سورت اُتری بلکہ جب کوئی آیت اُتری تو آنحضرتؐ فرما دیتے کہ اُس کو فلاں سورت میں شریک کرو اور ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک سورت مکی ہے اور اُس کی بعض آیتیں مدینہ میں اُتریں بعضی سورتیں مدنی ہیں لیکن اُسکی کچھ آیتیں مکہ ہی میں اُتر چکی تھیں اسی لئے بعض علماء نے آیات کی بھی تقدیم و تاخیر جائز رکھی ہے بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ آیات کی ترتیب خود آنحضرتؐ کے عہد میں آپ کے فرمانے سے ہو گئی تھی اس لئے اُس میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں ہے البتہ سورتوں میں تقدیم و تاخیر جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ پہلی رکعت میں آلِ عمران پڑھے پھر بقرہ اسی طرح بچوں کو جو پارۂ عم اخیر سے پڑھاتے ہیں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے اور قرآن کے سورتوں کی ترتیب کچھ تو رائے و اجتہاد صحابہ سے ہوئی ہے کچھ آنحضرتؐ کی قرات کو سن کر آپ نے جس سورت کو پہلے پڑھا یا اُس کا ذکر پہلے کیا اُس کو پہلے رکھا اور جس کو بعد میں پڑھا یا اُس کا ذکر بعد میں کیا اُس کو بعد میں رکھا۔ جیسے ایک حدیث میں ہے، اَلْبَقَرَۃُ وَاٰلِ عِمْرَانَ تو آپ نے پہلے سورۂ بقرہ کا ذکر کیا پھر آلِ عمران کا تو مصحف میں بھی پہلے سورۂ بقرہ رکھی گئی پھر آلِ عمران افسوس کہ آنحضرتؐ کو بہ ترتیب نزول قرآن مرتب کرنے کی مہلت نہیں ملی اور حضرت علی رضؓ نے کہتے ہیں کہ اس طور سے قرآن مرتب کیا تھا مگر اُس کی اشاعت نہ ہو سکی اور اللہ تعالے کی کچھ حکمت اسی میں تھی کہ قرآن تمام جہان میں ایک ہی طرح کا اور ایک ہی ترتیب کا رہے یہ سب قرآن حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی خلافت میں جمع کر لیا گیا تھا اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت عمر رضؓ کے پاس رہا پھر اُن کی صاجزادی امّ المومنین حضرت حفصہ رضؓ کے پاس آیا حضرت عثمان رضؓ نے اُن سے مانگ کر اُس کی نقلیں کرائیں اور ایک ایک نقل ایک ایک صوبہ میں بھیجدی کہ سب لوگ اُسی سے نقل کریں اور اُسی کے موافق قرات کریں اور باقی تمام

Marfat.com

متفرق پرچوں کو جن پر لوگوں نے اپنی اپنی سماع کے موافق قرآن لکھا تھا اور کہیں کہیں تفسیر بھی شریک کر لی تھی جمع کر کے جلا دیا اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو آج قرآن کا بھی وہی حال ہوتا جو انجیل کا حال ہے کہ اس کے مختلف نسخے شائع ہیں اور ہر ایک اپنے نسخہ کو صحیح اور دوسرے کو غیر معتبر جانتا ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں ان کو حضرت عثمانؓ کا یہ بڑا کام برا معلوم ہوتا ہے ع

گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست

لَا يَضُرُّكِ اَنْ لَا تَذْكُرِيْ حَدِيْثَهَا - اگر تو فاطمہ بنت قیس کی حدیث بیان نہ کرے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس کا قصہ کتاب الشین میں گذر چکا ہے)۔

مَنْ ضَارَّ اَوْ شَاقَّ - جو شخص مسلمان کو نقصان پہونچائے یا اس کو تکلیف میں ڈالے (امام مالک نے کہا اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بیع وغیرہ معاملات میں مسلمان کو دھوکا دیں اس کو نقصان پہنچائیں اسی طرح وہ طالب العلم بھی جو ایک دوسرے کو ذلیل کرنا خواہ مخواہ بحث اور جنگ وجدل کرنا چاہتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں اور وہ نام کے مولوی بھی جو اپنی علمیت اور لیاقت کے اظہار کے لئے بے ضرورت سوالات کرتے ہیں اور دوسرے مسلمان کو لاعلم اور نالائق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ - اس پروردگار کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام لینے سے کوئی چیز خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہونچا سکتی (چونکہ اس کے نام کی حرمت اور عزت زمین اور آسمان والے سب کرتے ہیں اور ہر جگہ اس کی حکومت ہے سب اس کے تابعدار اور فرماں بردار ہیں)

هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ - کیا تم کو چاند دیکھنے میں کوئی آڑ چن (تکلیف) ہوتی ہے (نہیں ہر شخص بہ فراغت چاند کو دیکھتا ہے اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا)۔

لَا تُضَارَّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَارَّ بِاُمِّهٖ فِيْ رَضَاعِهٖ - نہ تو ماں کو نقصان پہونچایا جائیگا (اس کا بچہ اس سے چھین کر) اور نہ باپ کو نقصان پہونچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کرے)۔

اَيْ مُضَارَّةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ - جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی (یہ لوگ منافق تھے انہوں نے مسجد قبا کو جس میں سب مسلمان ملکر نماز پڑھتے تھے ویران کرنے کے لئے اسی کے قریب ایک دوسری مسجد بنائی اور آنحضرت ؐ سے درخواست کی کہ آپ مسجد قبا کی طرح اس میں بھی آن کر نماز پڑھ دیجئے اور ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ اس وقت تبوک کو جا رہے تھے فرمایا جب سفر سے میں لوٹ کر آؤں گا تو پڑھ لوں گا پھر جب تبوک سے لوٹ کر آئے تو آپ نے عمار بن یاسرؓ اور وحشی دونوں کو بھیجکر اس مسجد کو گروا دیا اور جلا کر خاک کرا دی اور اس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا کہ وہاں نجاست اور کوڑا کچرا ڈالا کریں)۔

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْاَرَضِيْنَ وَالْمَسَاكِنِ وَقَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ - آنحضرت ؐ نے شریکوں کے

Marfat.com

درمیان اور گھروں میں شفعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دے کر اپنا فائدہ کرنا) اور نہ ضِرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو) بعضے نسخوں میں وَلَا اِضْرَارَ ہے یہ غلط ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتِ عَلٰی ضَرَائِرِكِ فَاقْرَئِیْ عَنَّا السَّلَامَ۔ جب تو اپنی سوکنوں کے پاس پہنچے تو اُن کو ہماری طرف سے سلام کہنا۔ ضَرُوْرِی بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنے جس کے سمجھنے میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارُ بْنُ مَالِكِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِیْ ۔ صحابی ہیں مرتدین بنی اسد سے جنگ کی ۔ فتوحاتِ شام میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ رہے۔

ضَرْسٌ۔ زور سے کاٹنا۔ سخت ہونا۔ رات تک چُپ رہنا۔

ضَرَسٌ۔ کھٹاس سے دانتوں کا کُند ہونا۔

تَضْرِیْسٌ۔ آزمودہ کرنا، مضبوط کرنا، سخت ہونا۔

مُضَارَسَةٌ۔ آپس میں لڑنا، ایک دوسرے کو کاٹنا۔

اِضْرَاسٌ۔ پریشان کرنا، رنج دینا، چپ کرنا، دانتوں کا کُند کرنا۔

تَضَارُسٌ۔ برابر نہ ہونا۔

ضِرْسٌ۔ ڈاڑھ یا دانت بعضوں نے کہا اضراس وہ دانت جو ثنایا (سامنے کے دو دو دانت) اور رباعیات اور انیاب (کچلیوں) کے بعد ہر طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں۔ ضِرْسٌ۔ سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرِسٌ شَرِسٌ۔ بدخُلق بدخو سخت مزاج اکھڑ۔

اِشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا کَانَ اِسْمُهٗ الضَّرِسَ فَسَمَّاهُ السَّكْبَ۔ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص سے ایک گھوڑا خریدا جس کا نام ضرس تھا (آپ نے اس نام کو بُرا جانا) اور اُس کا نام سکب رکھدیا (یعنی خوب چلنے والا اور وہی گھوڑا اسی گھوڑے پر پہلے پہل آپ نے جنگِ اُحد کی)۔

هُوَ ضَبِسٌ ضَرِسٌ۔ زبیر بڑے سخت درشت مزاج آدمی ہیں (یہ حضرت عمر رضؓ کا قول ہے)۔

کَانَ تِلْعَابَةً فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰی ضَرِسٍ حَدِیْدٍ یا اِلٰی ضَرْسٍ حَدِیْدٍ۔ حضرت علی رضؓ بڑے ظریف اور زندہ دل آدمی تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملائمت اور ظرافت اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر جب کوئی اُن کی پناہ لیتا (دشمن سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو گویا اُس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی پناہ)۔

کَانَ مَا نَشَاءُ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ جیسے ہم چاہتے تھے حضرت علی رضؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی صاحبِ عزم اور ہمت قوتِ فیصلہ رکھنے والے)۔

لَا یَعَضُّ فِی الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ علم میں کاٹنے والا دانت سے نہیں کاٹتا مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کر کے صحیح رائے قائم نہیں کرتا)۔

مَشْطُ اللِّحْیَةِ یَشُدُّ الْاَضْرَاسَ۔ ڈاڑھی

Marfat.com

میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
اِتَّقَاكُرِهَ الضَّمُوسَ۔ انہوں نے دن بھر چپ رہنا (صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) مکروہ جانا۔
كَالنَّابِ الضَّرُوسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا۔ کاٹنے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)۔
يَأْكُلُ أَبَوَايَ الْحُمَّضَ وَأَضْرَسُ أَنَا۔ (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا تھا (حرامی بچہ) اُس نے قربانی کی وہ قبول نہیں ہوئی تب اُس نے دعا کی پروردگار) میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کُند ہوں (تیرے کرم اور رحم سے یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مؤاخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالے نے اُس کی قربانی قبول فرمالی)۔
حُمَّضٌ۔ ایک ترش بوٹی ہے اونٹ جب اُس کو چرتا ہے تو اُس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)۔
ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَاضِرْسٍ۔ کھُر والے جانور اور دانت والے درندے۔
غُلَامٌ أَضْرَسُ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔ بڑے دانت والا لڑکا اُس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بُرا بُرا کیا کرتا ہی)۔
فَعَطَفَ عَلَيْهَا عَطْفَ الضَّرُوسِ۔ اُس پر اس طرح مُڑا جیسے شریر (سرکش اونٹنی مُڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور کاٹتی ہی)۔
ضَرَطٌ۔ آواز کے ساتھ پادنا، گوز کرنا۔
ضُرَاطٌ۔ پاد گوز۔
اِضْرَاطٌ۔ پدانا یا مُنھ سے پاد کی طرح آواز نکالنا۔

ضَرِطٌ۔ ایک جانور ہے جو ڈر کر پادنا رہتا ہی۔ بوڑھا۔ بیکار۔
أَضْرَطُ أَنْتَ الْأَعْلَى۔ تو اوپر ہے پھر بھی پادتا ہے (یہ ایک مثل ہے یعنی قوی اور زور آور ہو کر شکوہ اور شکایت کرتا ہے)۔
ضَرُوطٌ اور ضَرَّاطٌ۔ پدو۔ بہت پادنے والا۔
أَضْرَطُ پدوڑا (مؤنث ضَرْطَاءُ ہے)۔
إِذَا نَادَى الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ۔ جب مؤذن نماز کی آذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اُس کا گوز نکل جاتا ہے)۔
دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ فَأَضْرَطَ۔ حضرت علی رض خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حقارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال و اسباب کو بے حقیقت سمجھا)۔
إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَأَضْرَطَ بِالسَّائِلِ۔ حضرت علی رض سے ایک بات پوچھی گئی۔ انہوں نے ٹھٹے سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر اُن میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا اس کو اِضْرَاط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)۔
يَضْرِطُ۔ گوز لگاتا ہے۔
ضِرْطِمٌ۔ بڑے پیٹ والا۔ توندل۔
ضَرْعٌ۔ تابعدار کرنا۔ سدھانا۔
ضُرُوعٌ۔ نزدیک ہونا۔ ڈوبنے لگنا۔
ضَرَاعَةٌ۔ عاجزی تواضع، انکسار، فروتنی۔
مُضَارَعَةٌ۔ مشابہت۔
اِضْرَاعٌ۔ زچگی سے پہلے دودھ اُترآنا خرچ کرنا۔ ذلیل کرنا۔
تَضَرُّعٌ۔ عاجزی گڑگڑانا۔

Marfat.com

ضَرَعٌ - تھن -
ضِرْعٌ - مثل رسّی کی لٹ -
ضَارِعٌ - کمزور، لاغر، چھوٹا -
ضَرَعٌ - کمزور - بزدل -
ضَرُوعٌ - بڑے تھن والی - عاجز ذلیل -
اَضْرَعٌ - لاغر، کمزور، چھوٹا -
ضَرْعَاءُ یا ضَرِیْعَۃٌ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری) -
تَضَارُعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا -
ضَرِیْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھاس جو جہنم میں ہوگی "خار دار جھاڑ" -
مَالِیْ اَرَاھُمَا ضَارِعَیْنِ فَقَالُوْا اِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْھِمَا - آنحضرت صلعم نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دُبلا ناتواں پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا اُن کو نظر جلدی لگ جاتی ہے -
اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ - میں دُبلے ناتواں اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کو مانگے پر دیا کرتا ہوں -
وَاِذَا فِیْھَا فَرَسٌ اٰدَمُ وَمُھْرٌ ضَرَعٌ - ناگہاں ایک تو اُس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک بچھیرا ناتواں -
لَسْتُ بِالضَّرَعِ - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) میں ناتواں نہیں ہوں -
مَالِیْ اَرَاکَ ضَارِعَ الْجِسْمِ - کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو ناتواں کمزور دیکھتا ہوں -
لَا یَخْتَلِجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّۃَ - (یہ آنحضرت صلعم نے عدی ابن حاتم رضؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ نصاریٰ کا طیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے) تیرے دل میں کوئی خدشہ اِس بات کا نہ گزرے کہ جس چیز میں تو نصاریٰ کا مشابہ ہوگیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصاریٰ کا طیار کیا ہوا ہو یا اُن کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعضوں نے یوں معنی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشے پیدا کرکے نصاریٰ کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصاریٰ کے پادریوں نے دین میں پیدا کردی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اُس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے) -
اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام سود کے مشابہ نہ ہو جائے -
اَخَافُ اَنْ یُّضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں جَو گیہوں کے مشابہ نہ ہو تو اُس میں بھی ربا (سود ہوگا یعنی جَو بھی گیہوں کے بدلے زیادہ کم لینا ناجائز ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ جَو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے اُن کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے) -
لَسْتُ بِنُکَحَۃٍ طُلَقَۃٍ وَّلَا بِسُبَبَۃٍ ضُرَعَۃٍ - میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ بکنے والا اور دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معاویہؓ کا قول ہے) -
خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا - آنحضرت صلعم استسقا کے لئے یوں ہی پریشان حال (بن بناؤ) عاجزی کرتے ہوئے نکلے گڑگڑاتے ہوئے - (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

Marfat.com

فَقَدْ ضَرِعَ الْكَبِيْرُ وَرَقَّ الصَّغِيْرُ - بڑا بوڑھا گڑگڑانے لگا اور بچہ رونے لگا۔

أَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے۔

قَدْ ضَرِعَ بِهٖ - اُس پر غالب ہوگیا۔

فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ و فریاد مچائیں گے تو اُن کی دادرسی ضریع سے کی جائے گی (وہ کھانے کو ملے گی ضریع ایک بوٹی ہے ملک حجاز کی اُس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں بعضوں نے کہا شبرق جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے طیبی نے کہا ضریع آخرت کی ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)۔

مَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ - نہ تو اُن کے پاس کھیتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔

أَهْلُ ضَرْعٍ - یعنی گاؤں کھیڑے کے رہنے والے (کیونکہ اُن کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)۔

لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا - نہ تو کھیتی کر کام آئے نہ دودھ کے۔

اَلضَّرِيْعُ شَيْءٌ يَكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشَّوْكَ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ وَأَنْتَنُ مِنَ الْجِيْفَةِ وَأَشَدُّ حَرًّا مِنَ النَّارِ - ضریع ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کی طرح ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم۔

اَلتَّضَرُّعُ تَحْرِيْكُ الْأَصَابِعِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا - تضرع کیا ہے انگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ (کلمہ کی انگلی) کا داہنی بائیں طرف ہلانا یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعضے اہلحدیث کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی انگلی کا ہلانا مسنون اور آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اِس کا انکار کیا ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلضَّرَعِ - جو گھوڑا ناتواں سواری کے لائق نہ ہو اُس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

مُضَارِعٌ - وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَتَيْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے۔

ضِرْغَامٌ - زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر، شجاع آدمی، قوی۔

ضَرْفَطَةٌ - رسّی سے باندھنا، مضبوط کرنا، گردن پر سوار ہونا۔

ضَرَاكَةٌ - محتاج ہونا، فقیر ہونا۔

ضَرِيْكٌ - محتاج حال - فقیر۔

ضُرَاكٌ - شیر سخت، بدخلق آدمی، موٹا، توانا۔

عَالَةٌ ضَرَائِكُ - محتاج بال بچے یا دُبلے لاغر بدحال۔

ضَيْرَاكٌ - مچھلی۔

ضَرَمٌ - سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنا یا گرم ہونا۔

تَضْرِيْمٌ اور إِضْرَامٌ - روشن کرنا - سلگانا۔

تَضَرُّمٌ - غصہ سے مشتعل ہونا۔

اِسْتِضْرَامٌ - روشن کرنا۔

ضِرَامٌ - پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے

ضَرَمَةٌ - انگارہ، شعلہ۔

Marfat.com

مَا بِالدَّارِ نَافِخُ ضَرَمَةٍ - گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا نہیں رہا (سب مر گئے یا چلے گئے) -

كَانَ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ - ابوبکرؓ کی ڈاڑھی گویا سُلگی ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفج ایک درخت ہے جو جلدی سُلگ جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو ڈاڑھی سرخ انگارے کی طرح معلوم ہوتی تھی) -

وَاللهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ - خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے -

(دوسری روایت میں یوں ہے لَا عَامِرُ دَارٍ وَلَا نَافِخُ نَارٍ - یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علی رضؓ نے قسم کھا کر فرمایا) -

فَاَمَرَ بِالْاَخَادِيْدِ وَاُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ - اُس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور اُن میں آگ سلگائی گئی -

وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ - گھڑی اتنی چھوٹی ہوگی جیسے گھانس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا ہے -

وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالضَّرَمَةِ - دن ایسا چھوٹا ہوگا جیسے آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (جھٹ جلکر بجھ جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی دنوں اور ساعتوں میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گذرتا معلوم ہوگا) -

وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِهِ - دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھانس کے تنکے کا سلگ جانا -

فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ - (سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے، گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے (تیل کی بتی گھسیٹ کر لے جاتا ہے گھر میں آگ لگ جاتی ہے) -

ضَرِيَ یا ضِرَاءٌ یا ضَرَاءٌ - لازم کر لینا - عادت ہو جانا - حرص کرنا - جرأت کرنا -

ضَرَاوَةٌ یا ضَرْيٌ یا ضَرَاءَةٌ - چسکہ لگ جانا - لت پڑ جانا - عادت ہو جانا -

ضُرُوٌّ - خون بہنا نہ تھمنا -

كَلْبٌ ضَارٍ - شکاری کتا جس کو شکار کی عادت ہو -

اِنَّ قَيْسًا ضِرَاءُ اللهِ - قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگی لوگ ہیں) -

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ ضَرَاوَةً - اسلام کا چسکہ لگ جاتا ہے (جہاں آدمی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا سیدھا صاف دین ہے جس میں عقل سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے) -

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - گوشت کا چسکہ بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خوار سے گوشت نہیں چھوٹ سکتا معلوم ہوا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب ہیں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں) -

اِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَاِنَّ لَهُ عَادَةً - گوشت خوری سے بچے رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اُس کی عادت ہو جاتی ہے شراب کی طرح) -

Marfat.com

مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارِیًا
جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے، اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا)۔
لَیْسَ بِکَلْبِ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارِیَۃٍ۔ ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتا نہ ہو۔
نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ فِی الْاِنَاءِ الضَّارِیْ۔ اُس برتن میں جس میں شراب بنائی جاتی ہو شربت یا پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اُس میں جلد نشہ آجائے گا۔ بعضوں نے کہا ضاری سے بہنے والا برتن مراد ہے)۔
اَکَلَ مَعَ رَجُلٍ بِہٖ ضِرْوٌ مِّنْ جُذَامٍ ایسے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بہ رہا تھا (اُس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہوگیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوتا تھا)۔
یَدِبُّوْنَ الضَّرَاءَ۔ گھنے درختوں میں چھپ کر رینگتے ہیں (مکر و فریب کرتے ہیں)۔
کَانَ الْحِمٰی حِمٰی ضَرِیَّۃٍ عَلٰی عَھْدِہٖ سِتَّۃَ اَمْیَالٍ۔ محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ تھی اُن کے زمانہ میں چھ میل تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا، پھر ایک مقام کا نام ہوگیا نجد میں)۔
عِرْقٌ ضَرِیٌّ۔ وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو۔
کَانُوْا یَنْتَبِذُوْنَ فِیْھَا حَتّٰی ضَرِیَتْ۔ اُس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ اُس میں تیزی آگئی (شراب کی سی بو اُس میں پیدا ہوگئی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الزَّاءِ

ضَزْنٌ۔ کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔
تَضَازُنٌ۔ ایک دوسرے کو دبانا۔
ضَیْزَنٌ۔ نگہبان معتبر اولاد عیال اطفال شریک ساجھی قائم مقام۔
کَانَ مَعِیْ ضَیْزَنَانِ یَحْفَظَانِ وَیَعْلَمَانِ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجا پھر اُس کو موقوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اُس کی بیوی کہنے لگی نوکری کی کمائیاں کہاں ہیں اُس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (اُن کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے مجمع البحار میں ہے کہ ضیزن اُس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اُس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الطَّاءِ

ضَوْطَرٌ۔ موٹا، فربہ، بڑے سرین والا، بخیل۔
مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَۃِ ان موٹے فربہ لوگوں کی طرف سے کون معذرت کرے گا (یہ جمع ہے ضیطار کی)۔
اِضْطِرَادٌ۔ بمعنی اِطِّرَادٌ (اور اصل میں بھی اطراد تھا) یعنی دوڑنا، پے درپے آنا۔
اِذَا کَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَیْلِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّیُوْفِ اَجْزَاَ الرَّجُلَ اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوتُہٗ تَکْبِیْرًا۔ جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سونتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ

Marfat.com

لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر ارکان ادا کرے اگر اتنی بھی فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرے، فرصت ملتے ہی ادا کر لے جیسے جنگ خندق میں آنحضرت ؐ نے کیا تھا)۔

اِضْطِمَامٌ ع۵۔ ہجوم کرنا۔ ازدحام کرنا۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اضْطَمَّ عَلَیْہِ النَّاسُ اَعْنَقَ۔ جب حج میں لوگ آپ ؐ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ ہو کسی کو صدمہ پہونچے)۔

فَدَنَا النَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے ملکر چلے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْعَیْنِ

ضَعْزٌ۔ خوب روندنا۔

ضَعْضَعَۃٌ۔ گرا دینا، منہدم کرنا۔

تَضَعْضُعٌ۔ عاجزی کرنا، محتاج ہونا، چھپ جانا، عقل جاتی رہنا، ناتواں ہو جانا۔

ضَعْضَاعٌ۔ بھولا، بے عقل، ناتواں۔

مَا تَضَعْضَعَ اِمْرُؤٌ لِاٰخَرَ یُرِیْدُ بِہٖ عَرَضَ الدُّنْیَا اِلَّا ذَھَبَ ثُلُثَا دِیْنِہٖ۔ جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیا داروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اُس کے دین کے دو حصے تباہ ہو جائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔

قَدْ تَضَعْضَعَ بِھِمُ الدَّھْرُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ۔ زمانہ نے اُن کو ذلیل و خوار بنا دیا آخر قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے (مر گئے)۔

ضَعْفٌ یا ضُعْفٌ۔ ناتواں ہونا، کمزور ہونا۔

ضِعْفٌ۔ دُگنا۔

ضَعَافَۃٌ۔ ناتوانی۔

مُضَاعَفَۃٌ۔ دُگنا کرنا۔ جیسے تَضْعِیْفٌ ہے۔

اِضْعَافٌ۔ دُگنا کرنا۔ کمزور کرنا۔

مَنْ کَانَ مُضْعِفًا فَلْیَرْجِعْ۔ جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ لوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔

اَلْمُضْعِفُ اَمِیْرٌ عَلٰی اَصْحَابِہٖ۔ جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانوروں کو اُس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔

اَلضَّعِیْفُ اَمِیْرُ الرَّکْبِ۔ ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اُس کے ساتھ چلتے ہیں)

اَھْلُ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ۔ بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اُس کو ذلیل و کمزور سمجھیں (اُس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اُس پر ظلم اور جبر کریں)۔

مَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا الضُّعَفَاءُ (بہشت کہتی ہے) میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زور آور نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)۔

کُلُّ مُتَضَعَّفٍ۔ بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔

کَانَ یُکْثِرُ التَّکْبِیْرَ فِیْ اَضْعَافِ الْخُطْبَۃِ۔ آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُھُمْ (ہرقل نے ابو سفیان سے پوچھا

ع۵: اس کو باب الضاد مع المیم میں ذکر کرنا تھا مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ

Marfat.com

اُس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تُلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ ۔ بیکس و بے بس یعنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا اُن کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ ۔ اللہ سے ان دو ناتوانوں کے باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ..... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو اُن پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔

فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا ۔ ایک شخص کو میں نے کمزور سمجھا (ناتواں، اُس سے پوچھا) ایک روایت میں فَتَضَيَّفْتُ ہے یہ غلط ہے۔

غَلَبَنِيْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنَ فَيُضَعَّفُ وَاَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيُفَجَّرُ (حضرت عمرؓ نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا۔ اگر میں اُن پر کسی ایماندار خداترس کو مامور کرتا ہوں تو اُس کو ضعیف اور ناتواں بتاتے ہیں اور اگر کسی زبردست شخص کو مقرر کرتا ہوں تو اُس کو فاسق فاجر گنہگار ٹھہراتے ہیں۔

اِلَّا رَجَاءَ الضِّعْفِ فِي الْمَعَادِ ۔ مگر آخرت میں دگنا ثواب ملنے کی امید پر (بعضوں نے کہا ضعف کہتے ہیں مثل اور برابر کو اور ضعفان دوچند کو بعضوں نے کہا ضعف برابر سے لیکر دوچند سہ چند بلکہ بہتا تک سب کو کہتے ہیں)۔

ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ (یا اللہ مدینہ میں اتنی برکت دے جتنی تو نے مکہ میں دی ہے بلکہ) اُس سے دوچند یا سہ چند۔

مِنْهُ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ۔ اُس سے لیکر سات سو گنے تک۔

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ۔ جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس (۲۵) درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے (اسی طرح گھر میں یا بازار میں (اکیلے) پڑھنے سے)۔

فِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ ۔ ابوبکر صدیقؓ کے پانی نکالنے میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی (یہ آنحضرتؐ نے خواب میں دیکھا تھا چونکہ اُن کی خلافت تھوڑی مدت تک رہی اور اُن کے زمانہ میں بڑے بڑے شہر فتح نہیں ہوئے جیسے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس لئے اُس کو ناتوانی سے تعبیر کیا)۔

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ ۔ عبداللہ بن عمرؓ اپنے ناتواں بال بچوں کو رات ہی سے مزدلفہ سے منا روانہ کر دیتے (اور خود نماز فجر کے بعد نکلتے اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ آسانی سے کنکریاں وغیرہ ماریں ہجوم میں اُن کو تکلیف نہ ہو)۔

هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ۔ تم کو مدد ان لوگوں کے طفیل سے ملتی ہے اُنہی کے طفیل سے جو ناتواں، نادار غریب کم استطاعت ہیں (کیونکہ اُن کی عبادت خلوص کے ساتھ ہوتی ہے دنیا کی فکریں اُن کو زیادہ نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ایسے لوگوں پر ہوتی ہے اسی لئے اگلے دیندار بادشاہ جنگ میں دونوں قسم کے لشکر ساتھ رکھتے تھے دعا کا لشکر اور دغا کا لشکر)۔

وَفِيْنَا ضَعَفَةٌ وَّرِقَّةٌ ۔ ہم میں ناتوانی تھی اور ناطاقتی (سواریاں نہ ملنے سے)۔

اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ ۔ (ابن عباسؓ نے کہا) میں اُن ناتواں بال بچوں میں سے تھا جن کو آنحضرتؐ

Marfat.com

نے مزدلفہ سے آگے بھیج دیا تھا۔
اَلضَّعِیْفُ مَنْ لَّمْ تُدْفَعْ اِلَیْہِ حُجَّۃٌ وَّلَمْ یَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ (امام ابوالحسنؑ سے پوچھا گیا اس آیت کی تفسیر میں "سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا" کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں فرمایا) ضعیف وہ ہوتا ہے جس کو حجت اور بحث کرنا نہ آئے اور نہ وہ اختلاف رائے کو سمجھے (یعنی نادان اور بھولا ہو)۔
اِنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِیْفَ۔ اللہ تعالیٰ ناتواں مسلمان کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس کے ایمان میں ضعف ہو ڈھل مل یقین ہو)۔
رَاَیْتُ فِیْ اَضْعَافِ الثِّیَابِ طِیْنًا۔ میں نے کپڑوں کی تہوں میں کیچڑ دیکھی۔
فِیْ اَضْعَافِ کِتَابِہٖ۔ اس کی کتاب کے سطور اور حواشی میں "ضَعِیْفٌ مُضْعِفٌ" وہ بھی ناتواں اس کی سواری کا جانور بھی ناتواں۔
سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ فَقَالَ الْبَلْھَاءُ فِیْ خِدْرِھَا۔ آپ سے پوچھا گیا مستضعفین سے کیا مراد ہے فرمایا بھولی بھالی عورتیں جو اپنے پردوں میں رہتی ہیں۔
ضَعَلٌ۔ بچہ کا دبلا ہونا اس وجہ سے کہ اس کی ماں اس کے باپ کی رشتہ دار ہے (جیسے خالہ یا چچا یا ماموں یا پھوپی کی بیٹی سے کوئی نکاح کرے تو اولاد اکثر ضعیف ہوتی ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے دوسرے موروثی بیماریاں بچوں میں قائم رہتی ہیں اسی لئے حکیموں نے اجنبی اور غیر عورتوں سے جو جسمانی طاقت بخوبی رکھتی ہوں شادی کرنا بہتر رکھا ہے)۔
ضَاعِلٌ۔ زبردست اونٹ۔
ضَعْوٌ۔ چھپ جانا۔

ضَعَۃٌ۔ ایک درخت کا نام ہے۔
ضَعَۃٌ۔ اصل میں وُضْعٌ تھا ذلت کمتی خواری۔
وَضِیْعٌ۔ کمینہ بدذات۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْغَیْنِ

ضَغْبٌ۔ خرگوش کی طرح آواز نکالنا، ڈرانا، جماع کرنا۔
ضَاغِب۔ چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکال کر ڈرانا۔
ضُغَابٌ۔ خرگوش یا بھیڑئے کی آواز۔
رَجُلٌ ضَغِبٌ۔ ککڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا۔
اَرْضٌ مُضْغَبَۃٌ۔ جس زمین میں ککڑیاں بہت ہوں۔
ضَغَابِیْسُ۔ ککڑیاں (یہ جمع ہے ضُغْبُوْسٌ کی) بعضوں نے کہا ثمام کی جڑیں جو گھانس اگتی ہے ہلیون کے مشابہ (اس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں)۔
لَا بَأْسَ بِاجْتِنَاءِ الضَّغَابِیْسِ فِی الْحَرَمِ۔ حرم کی زمین میں ککڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے۔
ضَغْثٌ۔ دانتوں اور ڈاڑھوں سے چبانا۔
ضَغْثٌ۔ ہلانا، خلط ملط کرنا۔
اِضْغَاثٌ۔ پریشان مخلوط گڑبڑ خواب دیکھنا۔
فَمِنْھُمُ الْاٰخِذُ الضِّغْثَ۔ ان میں کوئی ایک مٹھا لینے والا ہے۔
ضِغْثٌ۔ گھانس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی بوٹیاں ہوں (بعضوں نے کہا گٹھا یعنی حُزْمَۃ۔ مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)۔
فَاَخَذْتُ سِلَاحَھُمْ فَجَعَلْتُہٗ ضِغْثًا (سلمہ ابن الاکوع رض نے کہا) میں نے ان ڈاکوؤں کی ہتھیار

Marfat.com

لیکر اُن کا ایک گٹھا کیا۔
فِیْهِ ثَلَاثُ اَعْیُنٍ اَنْبَتَتْ بِالضِّغْثِ۔ کوفہ کی مسجد میں تین چشمے ہیں جنھوں نے ضغث اُگایا (یعنی وہ ضغث (مٹھا، جھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوب ؑ کو اپنی بیوی کے مارنے کا حکم دیا تھا)۔
لَاَنْ یَمْشِیَ مَعِیَ ضِغْثَانِ مِنْ نَارٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَسْعٰی غُلَامِیْ خَلْفِیْ۔ اگر میری ساتھ دو گٹھے گھاس کے جلتے ہوئے چلیں یا دو گٹھے لکڑیوں کے جلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیادار متکبروں کی عادت ہے کہ اُن کے غلام نوکر چاکر خدمتگار ان کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)۔
اَللّٰهُمَّ اِنْ کَتَبْتَ عَلَیَّ اِثْمًا اَوْ ضِغْثًا فَامْحُهُ عَنِّیْ (حضرت عمر رض نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ یا ایسا کام جو خالص تیری رضامندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اُس میں کوئی نفسانی غرض یا ریا مخلوط ہو) لکھا ہو تو اُس کو مٹا دے (معاف کر دے نامۂ اعمال سے نکال دے)۔
اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)۔
کَانَتْ تَضْغَثُ رَأْسَهَا۔ حضرت عائشہ غسل میں اپنا سر ہاتھ سے رگڑتی تھیں (تاکہ پانی اندر پہونچ جائے)۔
فَجَعَلَهُ ضِغْثًا۔ اُس کا ایک گٹھا بنا دیا۔
ضَغْدٌ۔ گلا گھونٹنا حلق دبانا۔
ضَغْضَغَةٌ۔ بوڑھے شخص کا چبانا جس کے دانت نہ ہوں۔ اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا۔
ضَغْطٌ۔ نچوڑنا دبانا بھینچنا (جیسے مُضَاغَطَةٌ اور اِضْغَاطٌ ہے)۔
تَضَاغُطٌ۔ ہجوم کرنا۔
ضِغَاطٌ۔ ہجوم اور اژدحام۔
ضَغْطَةٌ۔ دباؤ نچوڑ۔
ضُغْطَةٌ۔ زحمت تنگی۔
لَتُضْغَطَنَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا۔
لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی مَنَاکِبُهُمْ لَتَزُوْلُ۔ بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر دبائے جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ مونڈھے اُتر جانے کے قریب ہوں گے۔
لَا تُضَاغِطُوْا۔ ایک دوسرے کو مت دباؤ۔
لَا یَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً۔ عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دباکر پکڑا گیا (یعنی زور زبردستی سے تم مکہ میں آگئے ہم مغلوب ہوگئے)۔
لَا یَشْتَرِیَنَّ اَحَدُکُمْ مَالَ امْرِئٍ فِیْ ضُغْطَةٍ مِنْ سُلْطَانٍ۔ کوئی تم میں سے دوسرے کا مال حکومت کے دباؤ سے نہ خریدے (بلکہ مال والے کی خوشی اور رضامندی کے ساتھ بغیر کسی دباؤ یا زور کے۔ اکثر حکام اور سرکاری عہدہ دار ایسا کیا کرتے ہیں کہ حکومت کا دباؤ ڈالکر رعایا سے سستا مال خرید کر لیتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو اُتنے داموں پر نہیں ملتا آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا)۔
لَا تَجُوْزُ الضُّغْطَةُ۔ ضغطہ درست نہیں ہے (وہ یہ ہے کہ قرضخواہ مقروض سے اپنے قرض کے ایک حصہ پر صلح کرلے اور باقی قرض معاف کر دے پھر جب ثبوت ملجائے تو سارے

مال کا اُس پر دعویٰ کرکے اُس سے وصول کرے)۔

كَانَ لَا يُجِيزُ الْإِجْتِهَادَ وَالضُّغْطَةَ (شریح قاضی معاملات میں) جبر اور ظلم اور دباؤ کو جائز نہیں رکھتے تھے (جو معاملہ اس طرح کیا جائے وہ لغو ہو حاکم اُس کو فسخ کر دے گا۔ بعضوں نے کہا یہاں ضغطہ سے یہ مراد ہے کہ مقروض نادہندی کرکے قرض خواہ کو تنگ کر دے آخر کو اُس سے کہے اگر تو اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے تو میں باقی نقد دیتا ہوں وہ بیچارہ مجبوراً اُس پر راضی ہو جائے گو اُس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبْدِهٖ مَا شَاءَ ثُلُثًا اَوْ رُبُعًا اَوْ خُمُسًا لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ ضُغْطَةٌ آدمی اپنے غلام میں سے جتنا چاہے آزاد کرے اُس کا تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر کوئی دباؤ نہیں ہے (کہ خواہ مخواہ کُل ہی آزاد کر دے یا اتنا حصہ)۔

لَمَّا رَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَتْ لَهٗ امْرَأَتُهٗ اَيْنَ مَا جِئْتَ بِهٖ فَقَالَ كَانَ مَعِيَ ضَاغِطٌ۔ جب معاذ بن جبل رض حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر آئے تو اُن کی بیوی کہنے لگی کیا کما کر لائے وہ کمائی کہاں ہے انہوں نے کہا میرے ساتھ ایک دباؤ رکھنے والا تھا (جو میرے ہر کام کو دیکھتا رہتا مراد اللہ تعالیٰ ہے)۔

كَيْفَ صَارَ التَّكْبِيْرُ يَذْهَبُ بِالضِّغَاطِ هُنَاكَ (رمی جمار کے وقت یا حج میں) اللہ اکبر کہنے سے ہجوم کیوں گھٹ جاتا ہے (انہوں نے کہا جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار ان تراشیدہ بتوں کی طرح نہیں ہے نہ اور ٹھاکروں کی طرح جن کو مشرک پوجتے ہیں بس شیطان اور اُس کے لشکر والے جو حاجیوں کے راستے تنگ کرتے ہیں یہ آواز سنکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور فرشتے اُن کا پیچھا کرتے ہیں)۔

ضَغْمٌ۔ کاٹنا، نوچنا۔

ضُغَامَه۔ جو مُنھ سے نکال کر پھینکا جائے۔

ضَيْغَمٌ۔ شیر اور کاٹنے والا۔

فَغَدَا عَلَيْهِ الْاَسَدُ فَاَخَذَ بِرَاْسِهٖ فَضَغَمَهٗ صبح کو شیر اُس پر لپکا اور اُس کا سر پکڑ کر چبا ڈالا (یہ آنحضرت ص کی بددعا کا اثر تھا آپ نے دعا کی تھی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اُس پر مسلط کر دے)۔

اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ جَرْحِ الدَّهْرِ وَضَغْمِ الْفَقْرِ اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی زخم رسانی اور محتاجی کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔

ضَغَنٌ۔ حسد کرنا۔ ہونسنا مائل ہونا۔

مُضَاغَنَةٌ۔ حسد اور کینہ رکھنا (جیسے تَضَاغُنٌ)

ضَغِيْنَةٌ۔ کینہ (ضَغَائِنُ جمع ہے)۔

ضِغْنٌ۔ گوشہ اور کونا۔ پہاڑ کی گود۔ پہاڑ کا پہلو بغل۔ میلان۔ شوق۔ حسد (اُس کی جمع اَضْغَانٌ ہے)

ضَغِنٌ۔ ٹیڑھا۔ کج۔

فَيَكُوْنُ دِمَاءٌ فِيْ عَمْيَاءَ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ وَّحَمْلِ سِلَاحٍ۔ اندھا دھند خون ہوں گے نہ تو کینہ کی وجہ سے نہ ہتھیار اُٹھا کر (یعنی علانیہ جنگ کے ساتھ)۔

فَاِنَّمَا شَهِدُوْا عَنْ ضِغْنٍ (جب لوگ کسی شخص کے خلاف ایک جرم کی گواہی دیں اور مجرم حاضر نہ ہو) تو وہ گواہی کینہ اور عداوت کی وجہ سے ہوگی (ورنہ اُس کے مُنھ پر گواہی دیتے پیٹھ پیچھے ایسی گواہی دینا دشمنی کی دلیل ہے)۔

Marfat.com

اِنَّا لَنَعْرِفُ الضَّغَائِنَ فِیْ وُجُوْہِ اَقْوَامٍ (حضرت عباس رض نے کہا) ہم قریش کے لوگوں کے مُنھوں پر کینہ پاتے ہیں (بعضے لوگ قریش کے ہم سے صفائی کے ساتھ نہیں ملتے اُن کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی ہاشم سے کینہ رکھتے ہیں)۔

یَکُوْنُ فِیْ دَابَّتِہِ الضِّغْنُ۔ اُس کے جانور میں سرکشی ہو (سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)۔

فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ یُذْھِبُ الضَّغَائِنَ۔ ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں کے کینوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اُس کی وجہ سے دوست بن جاتے ہیں)۔

وَکَانَ بَیْنَ الْحَیَّیْنِ ضَغَائِنُ۔ دونوں قبیلوں میں دشمنیاں تھیں (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی اوس اور خزرج)۔

ضَغْوٌ یا ضُغَاءٌ۔ چیخنا چلانا ذلیل بننا خیانت کرنا۔

اِضْغَاءٌ۔ چیخوانا۔

تَضَاغِیْ۔ چلانا فریاد کرنا واویلا کرنا۔

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکَ تَضَاغِیَھُمْ فِی النَّارِ۔ اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو مشرکوں کی اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سُنا دے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کی اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا اُنہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)۔

وَلٰکِنِّیْ اُکْرِمُکَ اَنْ تَضْغُوَ ھٰؤُلَاءِ الصِّبْیَۃُ عِنْدَ رَأْسِکَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا۔ میں تیری خاطر اس طرح سے کرتا ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر روز) تیرے سر پر چیخیں چلائیں (ہائے واویلا کریں)۔

وَصِبْیَتِیْ یَتَضَاغَوْنَ حَوْلِیْ۔ میرے بچے میرے گرد غل پکار کر رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)۔

فَاَلْوٰی بِھَا حَتّٰی سَمِعَ اَھْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ کِلَابِھِمْ۔ حضرت جبرئیل ع ان بستیوں کو اوپر لیکر اُڑے یہاں تک کہ آسمان والوں نے اُن کے کتوں کا پکارنا سُنا (یعنی سدوم وغیرہ حضرت لوط ع کی بستیوں کو)۔

حَتّٰی سَمِعَتِ الْمَلٰئِکَۃُ ضَوَاغِیَ کِلَابِھَا۔ یہاں تک کہ فرشتوں نے اُن کے چلانے والے کتوں کی آواز سُنی۔ (ضَوَاغِی جمع ہے ضاغیہ کی یعنی چلانے والی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْفَاءِ

ضَفْدٌ۔ ہتیلی سے مارنا۔

ضَفْدَعَۃٌ۔ مینڈک پیدا ہو جانا۔

ضِفْدَعٌ یا ضَفْدَعٌ یا ضُفْدُعٌ یا ضِفْدِعٌ یا ضُفْدَعٌ۔ مینڈک۔

فَنَھَاہُ عَنْ قَتْلِھَا (ایک شخص نے آنحضرت ص سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دوا میں ڈالنا چاہتا ہوں) آپ نے اُس کے قتل سے منع فرمایا۔ ضَفَادِعُ جمع ہے۔

نَھٰی عَنْ قَتْلِ سِتَّۃٍ وَعَدَّ مِنْھَا الضِّفْدَعَ۔ آنحضرت ص نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا اُن میں سے ایک مینڈک ہے (کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیم کی آگ پر پانی ڈالا تھا)

نَقَّتْ ضَفَادِعُ بَطْنِہٖ۔ اُس کا پیٹ بھوک سے قر قر کرنے لگا (ریاح کی آوازیں نکلنے لگیں)

ضَفْرٌ۔ گوندنا، دوڑنا، بالوں کو گوندھنا، بلنا، کوئی عمارت بغیر چونے گارے کے صرف پتھر بنانا، ڈالنا، جوڑنا۔

Marfat.com

مُضَافَرَۃٌ مدد کرنا (جیسے تضافر ہے)۔
ضَفِیْرَۃٌ - بالوں کی لٹ جو الگ گوندھی گئی ہو۔
اِنَّ طَلْحَۃَ نَازَعَہٗ فِیْ ضَفِیْرَۃٍ کَانَ عَلِیٌّ ضَفَرَھَا فِیْ وَادٍ - طلحہ رض نے حضرت علی رض سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں جو حضرت علی رض نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضفیرہ لمبی نالی کو کہتے ہیں جو لکڑی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)
فَقَامَ عَلٰی ضَفِیْرَۃِ السُّدَّۃِ - وہ دروازے کے ضفیرہ (چھجہ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اُس سائبان پر جو دروازے پر چھت کی طرح بناتے ہیں)۔
وَاَشَارَ بِیَدِہٖ وَرَاءَ الضَّفِیْرَۃِ - اپنے ہاتھ سے ضفیرہ کے پیچھے اشارہ کیا۔
اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ - میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں۔ (اُس میں چوٹیاں گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی ہوں)۔
مَنْ عَقَصَ اَوْ ضَفَرَ فَعَلَیْہِ الْحَلْقُ - جو شخص جوڑا باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اُس کو (حج میں احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)۔
مَنْ ضَفَرَ فَلْیَحْلِقْ - جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے۔
اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَیْھِمُ الْحَلْقُ
بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہیے۔
اِنَّہٗ غَرَزَ ضَفْرَہٗ فِیْ قَفَاہُ - امام حسن رض نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے کھونس لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)۔

اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَبِعْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ - جب لونڈی فاحشہ ہو جائے زنا کرائے تو اُس کو بیچ ڈال گو ایک بالوں کی بٹی ہوئی رسی کے بدلے سہی (کیونکہ بیچنے میں یہ گمان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اُس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اُس کے رعب و داب میں آکر حرامکاری چھوڑ دے)
مَا جَزَرَ عَنْہُ الْمَاءُ فِیْ ضَفِیْرِ الْبَحْرِ فَکُلْہُ - جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اُس کو کھا۔
لَا تُضَافِرُ الدُّنْیَا اِلَّا الْقَتِیْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ - (جو شخص مر جاتا ہے اور اُس کو اللہ تعالیٰ کے پاس بہتری ملتی ہے) وہ پھر کبھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے (وہ چاہتا ہو کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)۔
مُضَافَرَۃُ الْقَوْمِ - قوم کی امداد و اعانت۔
ضَفْنٌ - لقمہ منہ میں ڈالنا، ہٹانا، جماع کرنا۔
مَلْعُوْنٌ کُلُّ ضَفَّانٍ - ہر چغل خور ملعون ہے (اُس پر خدا کی پھٹکار)۔
فَیَضْفِنُوْنَہٗ فِیْ اَحَدِھِمْ - وہ اُن میں سے کسی کے منہ میں اُس کو ڈالیں گے لقمہ کرائیں گے۔
ضَفَنْتُ الْبَعِیْرَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے منہ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے۔
ضَفَائِنُ - بڑے بڑے لقمے۔
ضَفِیْنٌ - وہ جو جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں۔
مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِہٖ فَلْیَضْفِنْہُ بَعِیْرَہٗ (آنحضرت ؐ قوم ثمود کے چشمے پر گذرے تو فرمایا)

Marfat.com

جس شخص نے اُس کے پانی سے آٹا گوندھا ہو تو اُس کو خود نہ کھائے بلکہ) وہ آٹا اپنے اونٹ کو ایک لقمہ کرا دے (اُس کو کھلا دے چونکہ ثمود کی قوم پر اللہ کا عذاب اُترا تھا اس لئے آپ نے اُن کا پانی بھی استعمال کرنا مناسب نہ سمجھا۔

أَلَا إِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يُحِبُّونَكَ يُضْفِرُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ قَالَهَا ثَلَاثًا (آنحضرت ؐ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے اُن کے مُنہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے۔ تین بار یہ فرمایا۔

ضَفَنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ آنحضرت ؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے۔

لَمَّا قُتِلَ ذُو الثُّدَيَّةِ ضَفَنَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ ضَفْنًا۔ جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالثدیہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندارد اور چُوچی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اُس کی خبر آنحضرت ؐ نے پیشتر ہی سے دیدی تھی کہ یہ شخص اُن لوگوں کے گروہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علی رضؓ کے ساتھی خوشی کے مارے اُچھلنے کُودنے لگے (پہلے پہل اُن کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاریٔ قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے اُن کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرت ؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالثدیہ کو اس گروہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور اُن کا تردد دور ہو گیا)۔

أَوْتَرَ بِسَبْعٍ أَوْ تِسْعٍ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سُمِعَ ضَفِيزُهُ أَوْ ضَغِيزُهُ۔ آنحضرت ؐ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں یا نو رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ (خطابی نے کہا ضغیز تو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضفیز کہتے ہیں غطیط کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خراٹے کو) ایک روایت میں صفیر ہے صادِ مہملہ سے سیوطی نے کہا یہی ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)۔

ضَفْطٌ۔ باندھنا۔

ضَفَاطَةٌ۔ پیٹ بڑا ہونا، جہالت، کم عقلی۔

تَضَافُطٌ۔ ٹھوس ہونا۔

ضَافِطَةٌ۔ لدّو اونٹ۔ رذیل کمینے لوگ۔

فَقَدِمَ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَكِ۔ میدے کا ایک قافلہ آیا۔

ضَافِطٌ اور ضَفَّاطٌ۔ وہ لوگ جو غلّہ اور اسباب باہر سے لاتے ہیں اور جو جانوروں کو کرایہ پر چلاتا ہے (آنحضرت ؐ کے زمانہ میں یہ نبط کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل وغیرہ لایا کرتے)

إِنَّ ضَفَّاطِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ۔ مدینہ میں بنجارے (غلّے کے بیوپاری) آئے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (یعنی ضعف رائے اور جہالت سے)۔

أَنَا أُوتِرُ حِيْنَ يَنَامُ الضَّفَطَى۔ میں اُس وقت وتر کی نماز پڑھتا ہوں جب نادان کم عقل لوگ سوتے رہتے ہیں (یہ دونوں حضرت عمر رضؓ کے قول ہیں)۔

إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى الرَّجُلِ الضَّفِيطِ الْمُطَاعِ فِي قَوْمِهِ فَانْظُرُوا إِلَى هٰذَا۔ اگر تم کو ایسے شخص کو دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن

اُس کے قوم والے اُس کی اطاعت کرتے ہوں تو اس
کو دیکھو (یعنی عُیینہ بن حِصن کو بعضوں نے کہا ضَفِیط
سخی کو بھی کہتے ہیں اور شریر اونٹ کو اور جاہل کو بھی)۔
اِنَّ فِیَّ ضَفَطَاتٍ وَھٰذِہٖ اِحْدٰی ضَفَطَاتِیْ
(ابن عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند نادانی کی باتیں ہیں
اُن میں سے ایک یہ ہے (یعنی میری غلطی اور غفلت ہے)۔
اِنِّیْ لَاَکْرَاہُ ضَفِیْطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی
کوئی بات پہونچی تو انہوں نے کہا) میں تو اُس کو نادان
کم عقل سمجھتا ہوں۔
اِنَّہٗ شَھِدَ نِکَاحًا فَقَالَ اَیْنَ ضَفَاطَتُکُمْ۔
(ابن سیرینؒ ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول ڈھمکا
کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے ابجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے
(یعنی باجا وغیرہ، مراد دَف ہے جو عرب لوگ
شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری
حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک انصاری
کی شادی میں فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا۔
اہل ظاہر اور ایک طائفہ علمائے اہلحدیث نے
شادی اور خوشی کے رسموں میں گانا بجانا جائز
رکھا ہے اور ہر ایک قوم کے مروجہ باجے کو
دَف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض علماء نے صرف
دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام
باجوں کو ناجائز رکھا ہے)۔
ضَفٌّ۔ ساری ہتیلی لگا کر دودھ دوہنا، جمع کرنا، اژدحام
ہجوم کرنا۔
تَضَافٌّ۔ اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا۔
ضَفَافَۃٌ۔ بے عقل۔
اِنَّہٗ لَمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ
آنحضرتؐ نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر
اکیلے نہیں کھایا (بلکہ لوگوں کے ساتھ ملکر بعضوں
نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت روٹی سے سیر
نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت
کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا ساری عمر
موقع نہیں ملا۔ بعضوں نے کہا ضفف یہ ہے
کہ کھانا کھانے والوں کے برابر ہو)۔
اَحَبُّ الطَّعَامِ مَا کَانَ عَلٰی ضَفَفٍ۔ بہت
مزے دار وہ کھانا ہوتا ہے جو بھوک کی سختی کے
بعد ملے یا محنت مشقت اور تکلیف اور شدت
کے بعد یا بہتر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں
کا ہجوم ہو کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے
ہوں۔
فَیَقِفُ ضِفَّتَیْ جُفُوْنِہٖ۔ اُن کی پلکوں کے
دونوں جانب ٹھہرے (اصل میں "ضِفَّۃٌ" نہر
کے ایک کنارے کو کہتے ہیں مجازاً پلک کے
کنارے کو کہنے لگے)۔
ضَفْنٌ۔ بیٹھنے کے لئے آنا۔ سُرین پر پاؤں مارنا۔
ضِفَنٌّ اور ضِفَنٌّ۔ بونا۔ احمق۔
ضَفَنَتْ جَارِیَۃً لَّھَا۔ اپنی لونڈی کے سُرین
(چوتڑوں) پر پاؤں سے مارا۔
ضَفْوٌ۔ بال بہت ہونا۔ بھر کر بہ نکلنا۔
ضَفَا۔ جانب۔
ضَفْوَۃٌ۔ عورت۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْقَافِ

ضَقٌّ۔ آواز کرنا (جیسے طقٌّ ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْکَافِ

ضَکْزٌ۔ زور سے چٹکی لینا۔ زور سے چھونا۔
ضَکْضَکَۃٌ۔ جلدی چلانا، دبانا۔

Marfat.com

تَضَحْضُحٌ۔ شگفتہ ہونا، کھلنا۔
ضَحْضَاحٌ اور ضُحَاضِحٌ۔ چھوٹا ٹوس (مؤنث ضَحْضَاحَةٌ اور ضُحَاضِحَةٌ ہے)۔
ضَغْطٌ۔ دبانا، تنگ ہونا، بھینچنا، مغلوب کرنا۔
ضَحْلٌ۔ تھوڑا پانی۔
ضَیْکَلٌ۔ بڑا۔ موٹا، ننگا فقیر، بڑے ڈیل ڈول کا، (ضیاکل اور ضیاکلة جمع ہے)۔
اَضْکَلُ۔ ننگا، برہنہ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ اللَّامِ

ضُلَضِلٌ یا ضَلَضِلٌ یا ضُلَضُلَةٌ۔ غلیظ زمین اور پتھر جس کو آدمی اُٹھا سکے۔
ضُلَاضِلٌ اور ضُلَضِلٌ۔ ہوشیار راستہ بتانیوالا۔
اَرْضٌ ضُلَضِلَةٌ جس زمین میں آدمی راستہ بھول جائے۔
ضَلْضَلَةٌ۔ گمراہی۔
ضَلَاضِلُ الْمَاءِ۔ جو پانی بچ رہے۔
ضَلَعٌ۔ مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، پسلی پر مارنا، کھانے یا پانی سے بہت سیر ہونا۔
تَضْلِیْعٌ۔ کپڑے پر جو کونے نقش بنانا جھکانا۔ مائل کرنا، ٹیڑھا کرنا۔
اِضْطِلَاعٌ۔ قوی ہونا۔
ضَلَعٌ۔ کجی۔
ضِلَعٌ۔ نرم باریک پہاڑ، ٹیڑھی لکڑی، پسلی۔ خربوزہ وغیرہ کی پھانک "قاش" چھوٹا پہاڑ، پھندا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ۔ تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں ضَلَعٌ کے معنی کجی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اُس کی استقامت کھو دیتا ہے لہٰذا اس بوجھ کو

بھی کہنے لگے)۔
وَارْدُدْ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا یُضْلِعُكَ مِنَ الْخُطُوْبِ۔ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اُن کاموں کو پھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں۔
فَرَاٰی ضَلَعَ مُعَاوِیَةَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیر رضی نے) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمان رض کے قتل کا سبب ہوا)۔
لَا تَنْقُشِ الشَّوْكَةَ بِالشَّوْكَةِ فَاِنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا۔ کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے ع کند ہم جنس باہم جنس پرواز)۔
حُتِّیْهِ بِضِلَعٍ۔ حیض کے خون کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال۔
كَاَنِّیْ اَرَاهُمْ مُقَتَّلِیْنَ عَلٰی هٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ (آنحضرت ص نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس اکیلے سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں۔
اِنَّ ضَلَعَ قُرَیْشٍ عِنْدَ هٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ اس اکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر کج ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)۔
كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَلِیْعَ الْفَمِ۔ آنحضرت ص کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا۔ بعضوں نے کہا ضلیع الفم کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے) "ضَلِیْعٌ" پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔
قَالَ لَهُ الْجِنِّیُّ اِنِّیْ مِنْهُمْ لَضَلِیْعٌ (حضرت عمر رض سے جن نے کہا) میں اُن میں بڑا بھاری اعضا

Marfat.com

والاہوں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا - میں نے یہ آرزو کی کاش میں اُن دونوں سے بڑھ کر زوردار لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمان بن عوفؓ کا قول ہے جنگِ بدر کی صف میں جب وہ دو انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان تھے انہی دونوں نے وہ بہادری کی کہ بادوشاید ابوجہل پر چیل کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے مار کر اُس کو گرا دیا)۔

حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ - یہاں تک کہ جس کی موت عہ پہلے لکھی ہو وہ مرجائے۔

كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ - جو بوجھ آنحضرتؐ پر ڈالا گیا تھا آپ نے زور سے اُس کو اُٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت علی رضؓ نے آنحضرتؐ کی توصیف میں فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بارِ نبوت اور ہدایتِ خلق اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور اور قوت کے ساتھ اُس کو اُٹھایا اور تمام تکالیف اور آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ کا حکم اُس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ - آپ نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اتنا پیا کہ پسلیاں لمبی ہوگئیں (یعنی خوب چھک کر پیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ - ابن عباسؓ زمزم کا پانی خوب چھک کر پیتے تھے۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ - منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم کا پانی چھک کر نہیں پیتے (کیونکہ اُن کو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں پینے لگے لوگوں کو دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ سِيَرَاءَ مُضَلَّعٌ بِقَزٍّ - آنحضرتؐ کو ایک دھاری دار ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ (حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا قسّی کیا کپڑا ہے (جس سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا) اُنھوں نے کہا قسّی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے بنے ہوتے ہیں اُن میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

اَلْحِمْلُ الْمُضْلِعُ وَالشَّرُّ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اِظْهَارُ الْبِدَعِ - بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے اور بہت برا کام جس کی برائی ختم نہ ہو کیا ہے، دین میں بدعتیں نکالنا (معاذ اللہ بدعت نکالنا بڑا سخت گناہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اُس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب کا کام سمجھ کر اُس کو کرتا ہے تو اُس میں دُہرا گناہ ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیکی سمجھا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)۔

(ایک روایت میں اَلْحِمْلُ الْمُطْلِعُ ہے طاء معجمہ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَاَمَرَ بِضِلَعَيْنِ يَا ضِلَعَيْنِ دو پسلیاں لانے کا حکم دیا۔

وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهَا - پسلی کا

عہ مجمع البحار مطبوعہ میں بجائے الاَعْجَلُ کے الاَضْلَعُ چھاپ دیا ہے ہم نے اس غلطی کو ظاہر کرنے کے لئے اس عبارت کو بیان کیا ورنہ اُس کا تعلق اس باب سے نہ تھا۔ ۱۲ منہ سلمہ

Marfat.com

اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اُس کا سیدھا کرنا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے اُن کی خلقت پسلی سے ہے جس میں کجی ہوتی ہے اس لئے نرمی سے سمجھا بجھا کر اُن کو سیدھا کرو تو درستی کی امید ہوتی ہے۔ اگر ایکبارگی سختی سے اُن کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں اُن کو طلاق دیدو چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اِضْطَلَعَ بِہٖ۔ اُس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ یا ضَلَالَۃٌ۔ گمراہ ہونا، بھٹک جانا، سیدھی راہ سے مڑ جانا، مر جانا، ہلاک ہونا۔

اِضْلَالٌ اور تَضْلِیْلٌ گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ تلف کرنا۔

تَضَالٌّ۔ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

اِسْتِضْلَالٌ۔ گمراہی چاہنا۔

ضَلٌّ اور ضُلٌّ۔ گمراہی۔

ضُلُّ بْنُ ضُلٍّ۔ گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں بھلائی نہ ہو۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ ضَلَالَۃَ الْعَمَلِ مَا رَزَأْنٰکُمْ عِقَالًا۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالٰے کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں کرتا تو ہم ایک رسی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے۔

ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی زندگی میں اُس کی فکروں میں اُن کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھر دنیا کی اصلاح اور درستی میں مصروف رہے۔ آخرت کی کچھ فکر نہ کی)۔

ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ۔ مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے بیل بھینسا اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے۔

(البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیئے کا ڈر ہے کہیں اُس کو کھالے اصل میں ضَالَّۃٌ۔ ہر گمے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس سے نکلکر بھٹک گیا ہو اسی طرح ہر گمی ہوئی چیز کو)۔

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ یا اَلْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (جہاں اُس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے لے یا ہمیشہ اُس کی تلاش میں رہے)۔

(ایک روایت میں ضَالَّۃُ کُلِّ حَکِیْمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جیسے کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے)

ذُرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ لَعَلِّیْ اَضِلُّ اللّٰہَ۔ میری لاش جلا کر راکھ کر ڈالو پھر اُس کو آندھی میں اڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اُس کے عذاب سے بچ جاؤں)۔

ضَلَلْتُ الشَّیْءَ یا ضَلِلْتُہٗ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یہ اُس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا بھول جائے تجھ کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضْلَلْتُہٗ۔ جب تو اُس کو تلف کر دے۔

ضَلَّ النَّاسِیْ۔ اُسکو یاد نہیں رہا۔

اَضْلَلْتُہٗ۔ میں نے اُس کو گمراہ پایا۔ گمراہ کر دیا۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی قَوْمَہٗ فَاَضَلَّھُمْ۔ آنحضرت ؐ اپنی قوم قریش میں جب آئے تو اُن کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار سچے خدا سے غافل)۔

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّۃٌ اِنْ عَصَیْتُمُوْھُمْ ضَلَلْتُمْ۔ تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے

Marfat.com

اگر تم اُن کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا کے حال سے بے خبر یا اُن پر ظلم کرتے ہوں مطلب یہ ہے کہ اُن کے جور اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حتی المقدور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے)۔

اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّيْلُ (حضرت علی رض سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے؟ فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہے (یعنے امرؤ القیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا۔ حضرت علیؓ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسے متنبی اور ابو تمام اور بحتری اور ابو عبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرؤ القیس کا اشعار کچھ نہیں ہیں)۔

كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ۔ تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو بھی سیدھی راہ پر لگا دے)۔

فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ۔ پھر اُس نے گمی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنی اُس کو اُٹھا لے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اُس کو پکڑ سکتا ہے برخلاف اونٹ اور گائے بیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا بھی اُٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر اُن جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)۔

مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْ۔ جو شخص گمشدہ چیز کو لے کے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں سے نہ پہچنوائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)۔

اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ۔ جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہچاننے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا۔

ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ صَاحِبَهٗ۔ ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اُس کو کھو دیا (یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضَلَلَةٌ جمع ہے ضَالٌّ کی۔

تُرْكَبُ الضَّالَّةُ۔ گمشدہ جانور پر اُس کو پانے والا سواری کر سکتا ہے (اُس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گروی دار گروی جانور پر سواری کر سکتا ہے اُس کا دودھ دوہ سکتا ہے)۔

غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔ سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے والے کے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْمِيْمِ

ضَمْجٌ۔ اتنی خوشبو لتھیڑنا گویا وہ ٹپک رہی ہے۔

ضَمَجٌ۔ جوش مارنا چپک جانا۔

ضَمَجَ۔ بمعنی ضَمِجَ ہے یعنی چمٹ جانا۔

ضَمْخٌ۔ اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو گئی ہے (جیسے تَضْمِيْخٌ ہے)

اِنْضِمَاخٌ اور تَضَمُّخٌ۔ خوشبو لتھیڑ جانا۔

اِنَّهٗ كَانَ يُضَمِّخُ رَأْسَهٗ بِالطِّيْبِ۔ آنحضرت ﷺ اپنے سر میں خوشبو لتھیڑتے تھے۔

Marfat.com

اِنَّہٗ کَانَ مُتَضَمِّخًا بِالْخَلُوْقِ۔ آنحضرتؐ خوشبو میں لتھڑے (بسے) ہوئے تھے۔

اَلْمَلَكُ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ فرشتے اُس بادشاہ کے نزدیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھڑا (لبسا) رہے (ہر وقت عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا وقت گذارے رعایا کی اُس کو فکر نہ ہو)۔

ضَمْحَلَۃٌ ۔ مٹ جانا۔

اِضْمِحْلَالٌ ۔ ناتواں ہو جانا۔ چلدینا۔ کھل جانا جدا ہو جانا پھٹ جانا، نیست ونابود ہونا۔

ضَمْدٌ ۔ زخم پر پٹی باندھنا، لیپ کرنا (جیسے ضِمَادٌ ہے) سر پر مارنا۔ دو گھر رکھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ)۔

ضَمَدٌ ۔ سوکھ جانا۔ حسد کرنا۔ سخت غصہ ہونا۔

تَضْمِيْدٌ ۔ لیپ کرنا۔ سر پر پٹی باندھنا۔

اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ فَضَمِدَ (حضرت علی رضؓ سے کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمان رضؓ کے قتل کا حکم دیا یہ سنکر وہ بہت غصے ہوئے۔

مِنْ خُوْصٍ وَّضَمَدٍ کھجور کے ہرے اور سوکھے پتوں سے۔

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تَكُوْنَ بِجَانِبِ ضَمَدٍ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اُس کے حکم بجا لاتا رہ اور اگر تو ضَمَدٌ کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں۔

ضَمَدٌ ۔ ایک بستی کا نام ہے یمن میں۔

اِضْمِدْهَا ۔ اُس کو لتھیڑ دے۔

فَنَضْمُدُ جِبَاهَنَا ۔ ہم اپنی پیشانیوں پر لیپ کرتے

كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ ۔ ہم غسل کرتے اور ہمارے بدن یا بالوں پر لیپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ ضماد اور طلا میں یہ فرق ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا رقیق)۔

ضَمْرٌ ۔ پچکے پیٹ والا، لطیف الجسم مرد، دُبلا لاغر چھریرے بدن والا (اس کا مؤنث ضَمْرَۃٌ ہے)

ضُمْرٌ اور ضُمُوْرٌ ۔ لاغری، دُبلا پن۔

ضَمِيْرٌ ۔ دل، خاطر۔

ضُمُوْرٌ ۔ دُبلا ہونا۔ پیٹ پچک جانا، لاغر ہونا۔

تَضْمِيْرٌ اور اِضْمَارٌ ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے طیار کرنا (پہلے اُس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کرکے روز دوڑا کر دُبلا کرتے ہیں) دل میں کسی بات کا قصد کرنا۔

تَضَمُّرٌ ۔ دُبلا ہونا، لمجانا (جیسے اِضْطِمَارٌ ہے)

ضَامِرٌ ۔ دُبلا پیٹ پچکا ہوا۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لِلْمُضَمِّرِ الْمُجِيْدِ ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُس کو ستر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے طیار کئے ہوئے عمدہ ذات کے گھوڑے طے کریں دوزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں مُضَمِّرٌ ہے بصیغہ اسم فاعل یعنی اضمار کرنے والا عمدہ گھوڑے رکھنے والا ستر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہی کہ جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستر برس میں طے کریں)۔

سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ ۔ آنحضرتؐ نے اُن گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے طیار کئے گئے تھے (یعنی اضمار کرکے)۔

وَالَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ ۔ اور اُن گھوڑوں میں جو شرط

Marfat.com

کے لئے طیار نہیں کئے گئے تھے۔

اَلْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ - آج یعنی دنیا شرط کے لئے طیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجا لاکر) اور کل یعنی قیامت کے دن گھوڑ دوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکل جائیگا شرط جیت جائے گا)۔

اِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمُ امْرَأَۃً فَلْیَاتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُضْمِرُ مَا فِیْ نَفْسِہٖ - جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے اگر صحبت کرے ایسا کرنے سے اس کے دل کی خواہش کمزور ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر لو تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)۔

ضِمَارٌ - ایک بت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اس مال کو بھی کہتے ہیں جس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈوبا ہوا روپیہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مالِ مغصوب یا امانتی جس کا غاصب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحبِ مال کے پاس گواہ نہ ہوں۔

کَتَبَ اِلٰی مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ فِیْ مَظَالِمَ کَانَتْ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ اَنْ یَرُدَّھَا اِلٰی اَرْبَابِھَا وَیَاْخُذَ مِنْھَا زَکٰوۃَ عَامِھَا فَاِنَّھَا کَانَتْ مَالًا ضِمَارًا (عمر بن عبد العزیزؒ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے میمون بن مہران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلاف شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ اُن کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ اُن سے لے لو یعنی صرف اُسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اُن پر نہیں ہے کیونکہ وہ مالِ ضمار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ اُن سالوں کی دینے کی ضرورت نہیں جن میں وہ وصول نہیں ہوا تھا)۔

جَعَلَ اللّٰہُ شَھْرَ رَمَضَانَ مِضْمَارًا لِخَلْقِہٖ - اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کے مہینے کو شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)۔

لَوْ اَنَّکَ تَوَضَّأْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرِّجْلِ غَسْلًا ثُمَّ اَضْمَرْتَ ذٰلِکَ مِنَ الْمَفْرُوْضِ لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ بِوُضُوْءٍ - اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھو ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہوگا (یہ روایت امامیہ کی ہے اُن کے نزدیک وضو میں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے اگر مسح کے بدلے پاؤں دھولے گا تو وضو صحیح نہ ہوگا مگر اکثر اہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا اُن پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود اُنہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے۔ اور دھونے سے مسح کا ادا نہ ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلافِ قیاس ہے)۔

ضَمْزٌ - چپ رہنا، بات نہ کرنا، جم جانا، لازم ہو جانا، لالچ کرنا، نگل جانا۔

ضَامِزٌ - چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان

Marfat.com

کرنے والا (جیسے ضَمُوْسٌ ہے)۔

اَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَّقُلُوْبُهُمْ قَرِحَةٌ۔ اُن کے منہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں۔

مِنْهُ تَظَلُّ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَةً وَّلَا تَمْشِيْ بِوَادِيْهِ الْاَرَاجِيْلُ۔ اُس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اُس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمُزٌ خُنُسٌ۔ اونٹ جگالی سے باز رہنے والے پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔ (ایک روایت میں ضُمَّزٌ ہے جو جمع ہے ضَامِزٌ کی)۔

فَضَمَزَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ۔ مجھ کو اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا۔ ضَمَزَ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چُپ ہوا اور چُپ کیا ایک روایت میں فَضَمَزَ لِیْ ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)۔

ضَمْسٌ۔ چپکے چپکے چبانا۔ آہستہ آہستہ چبانا۔

ضَرِسٌ ضَمِسٌ۔ بدخُلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَبِسٌ معنی وہی ہیں)۔

ضَمْضَمَةٌ۔ دل قوی کرنا، بہادر کرنا، آواز کرنا۔

ضَمْضَامٌ۔ غصیلا شیر بہادر جری۔

ضَمْضَامٌ ضُمَاضِمٌ۔ کاٹنے والا۔ غصیلا بہادر ہے۔

ضَمْعَجٌ۔ موٹے پورے بدن کی عورت۔

ضَمْعَجٌ ضَمَاعِجُ لُهْبًا۔ موٹی بڑی بڑی چھاتیوں والی۔

ضَمِيْلَةٌ۔ لنجی۔ لنگڑی۔

خَطَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِنْتًا لَهٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ اِنَّهَا ضَمِيْلَةٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَشَرَّفَ بِمُصَاهَرَتِكَ وَلَا اُرِيْدُهَا لِلسِّبَاقِ فِی الْحَلْبَةِ (ایک شخص نے معاویہ کی بیٹی کا پیغام دیا (یعنی نکاح کا) معاویہؓ نے کہا وہ تو لولی لنگڑی ہے یا اُسکی پنڈلیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس لئے تھوڑی نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے بڑھ جائے (یعنی بلا سے لولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد بنکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)۔

ضَمٌّ۔ ملانا، قبضہ کرنا، جمع کرنا، پیش دینا (یعنی ضَمّہ جو ایک حرکت ہے)۔

مُضَامَّةٌ۔ ملانا ایک پر ایک جڑنا۔ اژدحام ہونا (جیسے تَضَامٌّ ہے)۔

اِنْضِمَامٌ۔ ملنا (جیسے اِضْطِمَامٌ ہے)۔

ضِمَامٌ۔ آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)۔

اِضْمَامَةٌ۔ جماعت (اُسکی جمع اَضَامِيْمُ ہے)

لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ۔ پروردگار کے دیدار میں تم ایک سے ایک ملو گے نہیں (یعنی ہجوم اور اژدحام کی ضرورت نہ ہوگی ہر ایک شخص بفراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ ایک روایت میں لَا تُضَامُوْنَ بتخفیفِ میم ہے یعنی اُسکے دیدار میں تم پر ظلم نہیں ہوگا کہ کوئی دیکھے کوئی محروم رہے)۔

مَنْ زَنَا مِنْ ثَيِّبٍ فَضَرِّجُوْهُ بِالْاَضَامِيْمِ جو شخص شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اُس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا ہو تو اُس کو پتھروں سے مار کر گرا دو (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَةٌ پتھر کو بھی کہتے ہیں۔

لَنَا اَضَامِيْمُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے

Marfat.com

کی (یعنی اصول مختلف ہیں)۔
ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ۔ کتابوں کا ایک گٹھا۔
یَا هُنَيُّ ضُمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ۔ اسے ہُنی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملامت سے ملتا رہ (ترشروئی اور سختی برا عیب ہے)۔
وَعَيْنَاهُ تَنْضَمَّانِ۔ میں نے حضرت عباس رض کو دیکھا اُن کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)۔
اَعْذِرْنِي عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ جُنْدِكَ ضَمَّ مِنِّي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اُس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اُس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (پرایا مال) اُس نے دبا لیا ہے ناحق اُس پر قبضہ کر لیا ہے۔
لَوْ كَانَتِ السَّمَاءُ حَلْقَةً لَضَمَّتْهَا۔ اگر آسمان ایک چھلا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اُس کو ملا دیتا۔
مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا۔ کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اُسکو مہمان رکھتا ہے (اُس کی ضیافت کرتا ہے)۔
لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔ پہلے زمین نے ایک بار اُس کو دبوچا پھر چھوڑ دیئے گئے۔ (ایک داب اُن پر بھی ہوا) یعنی ضغطِ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے۔ جن کے جنازے میں ستّر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے۔
ثُمَّ ضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ۔ پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جائے لا کر جمع کرو تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)۔
ضَمِنَ۔ لُنجا ہونا۔
ضَمْنٌ اور ضَمَانٌ۔ ضامن ہونا۔
تَضَمُّنٌ۔ شامل ہونا۔
تَضْمِيْنٌ۔ شامل کرنا۔
وَلَكُمُ الضَّامِنَةُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درخت بستیوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (اُن میں ہم کو کوئی دخل نہیں)۔
مَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے (جہاد یا حج کے سفر میں) اللہ اُس کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے۔
ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔ تین آدمیوں کا اللہ ضامن ہے (یعنی اللہ پر اُنکی ذمہ داری ہے)
تَضَمَّنَ اللّٰهُ۔ اللہ اُس کا ضامن ہوا۔
فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ۔ میں اُس کا ذمہ دار ہوں۔
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ۔ جو بچے باپ کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کے پیٹ میں ہوں اُن کے بیچنے سے منع فرمایا[۵]۔
مَضْمُوْنُ الْكِتَابِ كَذَا۔ کتاب میں یہ مضمون ہے (یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اُس کے اندر یہ ہے)
اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ امام مقتدیوں کی نماز کا نگہبان ہے یا اُن کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے (لوگوں کا امین ہے اُس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ کرے (یعنی وقت پر اذان دے)۔
لَا تَشْتَرِ لَبَنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مُضَمَّنًا وَّلٰكِنِ اشْتَرِهٖ كَيْلًا مُّسَمًّى۔ گائے یا بکری کا دودھ جب اُس کے تھنوں میں ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ دوہ لیا جائے تو ناپ کے حساب سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو

۵ یعنی مواشیوں کے جو بچے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں، ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

تو اُس کی مقدار معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع جائز نہیں ہے)۔

مَنِ اکْتَتَبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لولا۔ لنگڑا، اپاہج) لکھوائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اُسی حال میں اُٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور بتلائے حالانکہ وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اُس کی سزا یہی معذور ہی ہو کر اُٹھے گا)۔

ضَمَنٌ۔ اپاہج ہونا، معذور ہونا۔ ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ (جیسے زمانۃٌ کے)۔

اَلْاِبِلُ ضُمُنٌ۔ اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

مَعْبُوطَةٌ غَيْرُ ضَمِنَةٍ۔ بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی بیماری یا علت کے۔

اَصَابَتْهُ رَمْيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا (عامر بن ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں) ایک مار لگی وہ اُس کی وجہ سے معذور ہو گیا۔

اِنَّهُمْ كَانُوا يَدْفَعُونَ الْمَفَاتِيحَ اِلَى ضَمْنَاهُمْ وَيَقُولُونَ اِنِ احْتَجْتُمْ فَكُلُوا۔ (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر کی کنجیاں معذور لوگوں کو (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ ہوتے) دے جاتے اور اُن سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے تو گھر میں جو غلہ وغیرہ ہے اُس کو کھانا۔

اِشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ۔ ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی اور وہ سانڈنی بائع کے ضمان میں تھی۔ (یعنی اُسی کی ذمہ داری میں، اگر ہلاک ہوتی تو اُسی کا نقصان ہوتا نہ کہ مشتری کا) یہ ٹھہرا کہ سانڈنی کا مالک ربذہ میں اُس کو مشتری کے حوالے کرے۔

بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ۔ نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث سے امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اُس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابوحنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے احتیاطی سے اُس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا)۔

بِعَيْنِهِ ضَمَانَةٌ۔ وہ کانا ہے۔

ضِمْنُ الْكِتَابِ۔ کتاب کی تہ۔ ضَمِنٌ عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مُؤْمِنًا ضَمِنَ كِسْوَتَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اُس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

اَلْوَضِيعَةُ بَعْدَ الضَّمِينَةِ حَرَامٌ۔ جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹانا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ النُّوْنِ

ضَنًّا۔ چلے جانا۔ چھپ جانا۔ بہت اولاد ہونا جیسے ضُنُوءٌ ہے)۔

Marfat.com

اِضْنَاءٌ۔ کا بھی معنی بہت اولاد ہونا۔
ضَنْأٌ۔ اصل اور معدن۔ ضِنْأٌ۔ اولاد۔
ضُنَاءَةٌ۔ ضرورت۔
وَلَا نَتْ ضِنْأُ نَجِیْبَةٍ۔ تو تو شرافت کی جڑ ہے۔
ضِنْأُ صِدْقٍ۔ سچائی کی جڑ۔
ضِنْأُ سُوْءٍ۔ برائی کی جڑ۔
ضَنْبٌ۔ مارنا، قبضہ کرنا۔
ضَنْطٌ۔ عورت کا دو آشنا رکھنا۔
ضَنَطٌ۔ ٹھوس ہونا۔
ضِنَاطٌ۔ ہجوم، اژدحام۔
ضَنْكٌ۔ تنگی۔
ضَنَاكَةٌ۔ ناتوانی (جسمانی یا عقلی)۔
ضُنَاكٌ۔ زکام۔
ضِنَاكٌ۔ مضبوط سخت بھاری سرین والی عورت، بڑا درخت۔
فِی الْبَیْعَةِ شَاةٌ لَا مُقْوَرَّةُ الْاَلْیَاطِ وَلَا ضِنَاكٌ۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دُبلی کھال لٹکی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی)۔
عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَشَمَّتَهٗ رَجُلٌ ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهٗ ثُمَّ عَطَسَ فَاَرَادَ اَنْ یُّشَمِّتَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ مَضْنُوْكٌ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اُس کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر چھینکا پھر اُس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اُس شخص نے جواب دینا چاہا آنحضرتؐ نے فرمایا اب جانے بھی دے اُس کو تو زکام ہے (تو کہاں تک جواب دے گا معلوم ہوا کر دو بار تک جواب دے پھر اُس کے بعد ضروری نہیں بعضوں نے کہا تین بار تک جواب دے)۔
اَضْنَكَهُ اللّٰهُ یَا اَزْكَمَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اُس کو زکام میں مبتلا کرے۔
اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ۔ ناک سنک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے۔
فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا۔ اُس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہوگی۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ كُلِّ ضَنْكٍ مَّخْرَجًا۔ یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے۔
سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا فَقَالَ وَاللّٰهِ هُمُ النُّصَّابُ۔ امام ابو عبداللہ جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا کن لوگوں کے باب میں ہے فرمایا قسم خدا کی یہ ناصبی لوگوں کے باب میں ہے (جو آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناصبی لوگوں کو دیکھا عمر بھر اُنھوں نے راحت اور فراغت میں کاٹی۔ فرمایا یہ اُس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اُس وقت گُوہ کھائیں گے۔ کذا فی مجمع البحرین)۔
ضَنٌّ۔ بخیل کرنا۔
ضَنَائِنٌ۔ آدمی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دینے میں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھر یا باغ وغیرہ۔
اِنَّ لِلّٰهِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهٖ یُحْیِیْهِمْ فِیْ عَافِیَةٍ وَّیُمِیْتُهُمْ فِیْ عَافِیَةٍ۔ اللہ تعالیٰ کے چند خاص (چہیتے) بندے ہیں ایسے جن کو وہ دنیا میں

Marfat.com

تندرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی اُن کی چین سے گذرتی ہے) اور آرام کے ساتھ اُن کو مار ڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں اُٹھاتے)۔

فُلَانٌ ضِنِّی مِنْ بَیْنِ اِخْوَانِی یا ضِنَّتِی (یہ اہلِ عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ لِلّٰہِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِہٖ۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے (جس پر اُس کی خاص عنایت ہوتی ہے)۔

لَمْ نَقُلْ اِلَّا ضِنًّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ہم نے یہ بات اس لئے کہی کہ آنحضرتؐ کے ساتھ ہم کو بخل تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرتؐ کی خدمت گذاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے لوگ اُس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)۔

اَخْبِرْنِیْ بِھَا وَلَا تَضْنَنْ بِھَا عَلَیَّ (جمعہ میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے) وہ مجھ کو بتلا دو اُس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)۔

اِحْفِرِ الْمَضْنُوْنَۃَ۔ اُس کنویں کو کھودو جس کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد زمزم کا کنواں ہے)۔

ضَنِیْنٌ۔ بخیل۔ لالچی۔

وَلَمْ یَضْنَنْ بِھَا عَلٰی اَعْدَائِہٖ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخل نہیں کی (بلکہ کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔

ضَنِیْنٌ بِخُلَّتِہٖ۔ مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے (ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ اُس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے کے بعد اُس کا دوست بنتا ہے۔ ایک روایت میں بِخَلَّتِہٖ ہے بہ فتحۂ خا یعنی اپنی حاجت بیان کرنے میں بخیلی کرتا ہے۔ حتّٰی الْمَقْدُوْرِ اپنی حاجت دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا۔ جو کچھ مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے)۔

ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِہٖ۔ چقمری نے آگ نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مثل ہے جو بخیل کے لئے کہی جاتی ہے)۔

ھٰذَا عِلْقُ مَضَنَّۃٍ۔ یہ بہت نفیس چیز ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے۔

ضَنًی

ضَنًی۔ بیماری سے گل جانا، لاغر ہو جانا۔

اِضْنَاءٌ۔ بیماری سے کمزور ناتوان کر دینا۔

اِنْضِنَاءٌ۔ بیماری سے بالکل ناتوان ہو جانا۔

ضَنْوٌ اور ضِنْوٌ۔ اولاد۔

ضَنَاءٌ۔ بہت اولاد ہونا۔

اِنَّ مَرِیْضًا اِشْتَکٰی حَتّٰی اَضْنٰی۔ ایک بیمار کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ دُبلا ہو گیا اُس کا جسم گل گیا۔

لَا تَضْطَنِیْ عَنِّیْ۔ مجھ سے بخیل مت کر (یعنے مجھ سے ملاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں کرنے میں)۔

اِنِّیْ اَعْطَیْتُ بَعْضَ بَنِیَّ نَاقَۃً حَیَاتَہٗ وَاِنَّھَا اَضْنَتْ وَاضْطَرَبَتْ فَقَالَ ھِیَ لَہٗ حَیَاتَہٗ وَمَوْتَہٗ (عبداللہ بن عمرؓ سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک

Marfat.com

بیٹے کو ایک اونٹنی دی تھی اُس کی زندگی تک اُس کے بہت سے بچے ہوگئے اور وہ بیقرار ہو رہے ہیں عبداللہ نے کہا وہ اونٹنی اُسی کی ہے زندہ رہے یا مرجائے (اب تو اُس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کے وارثوں کی ہوگی)۔

ضَنَتِ الْمَرْاَۃُ تَضْنِیْ ضَنًا وَ اَضْنَتْ وَضَنَاَتْ وَ اَضْنَاَتْ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اُس کی اولاد بہت ہوجائے۔

اَلْخِضَابُ یَذْھَبُ بِالضَّنَاءِ۔ بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے۔

اَلدُّنْیَا تُضْنِیْ ذَالثَّرْوَۃِ الضَّعِیْفِ۔ دنیا اُس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیفُ الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ رنج اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اُس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اُٹھاتا ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْوَاوِ

ضَوْءٌ یا ضُوْءٌ یا ضِیَاءٌ۔ روشنی چمک۔

تَضْوِیْئٌ۔ روشن کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

اِضَاءَۃٌ۔ روشن کرنا۔

اَضِئْ لِیْ اَقْدَحْ لَکَ۔ تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ سے صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

اِسْتِضَاءَۃٌ۔ روشنی لینا۔ (ضیاء اور نُوْر میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعضوں نے کہا نور عام ہے اور ضیا خاص)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ اللہ تعالیٰ تو نور ہے میں اُس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے بھی یہی نکلتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (یعنی اُن سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ اُن کی رائے پر عمل کرو)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ۔ آنحضرتؐ شروع زمانۂ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اُس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَ ضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا، آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہوگئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضَاءَ اور اَضَاءَ۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

اَضَاءَتْ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔ دونوں جمعہ کے درمیان اُس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اُس کو چمکا دے گا (یعنی اُس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے)۔

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَہٗ۔ جب اُس کے گرداگرد روشنی ہوگئی یا جب آگ نے اُس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

Marfat.com

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ ۔ اُس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرتؐ کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اُس کے دیکھتے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنائیں)۔

تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى ۔ وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دکھا دے گی۔

مِنْ أَضْوَئِهِمْ ۔ اُن سب میں جو زیادہ روشن ہوگا۔

ضوج ۔ مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے اِنْضِيَاجٌ ہے)۔

أَضْوَاجُ الْوَادِي ۔ گھاٹی کے موڑ بعضوں نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھاٹی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں اِنْضَاجَ لَكَ یعنی گھاٹی کشادہ ہو گئی)۔

ضور ۔ بہت بھوکا ہونا ضرر پہنچانا، سخت بھوک۔

تَضَوُّرٌ ۔ بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دُہرا ہونا لیٹنا بھوک سے چیخنا چلّانا۔

دَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ وَهِيَ تَتَضَوَّرُ مِنْ شِدَّةِ الْحُمَّى ۔ آنحضرتؐ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل پیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی یا ہائے واویلا کر رہی تھی)۔

كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ ۔ تمہارے ساتھی کو ہم تیر مارتے تھے وہ چلّاتے نہیں تھے اور دُہرے نہیں ہوتے تھے تم تو دُہرے ہو جاتے ہو۔

ضوضی ۔ چیخ پکار غل جو جنگ میں ہوتا ہے۔

ضَوْضَى الْقَوْمُ ضَوْضَاةً ۔ لوگوں نے غل مچایا

ضَوَاضِيَةٌ ۔ آفت مصیبت۔

مُضَوْضِي ۔ آواز بلند کرنے والا۔

فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا ۔ جب اُن پر اُس کی لپٹ آتی تھی تو وہ چیختے تھے چلّاتے تھے۔

وَقَعَ بَيْنَ أَبِي عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءُ ۔ امام ابو عبداللہ اور عبداللہ بن حسن میں جھڑپ (گلخپ) ہو گئی (ایک دوسرے پر چلّائے)۔

ضوع ۔ ہلانا ۔ گھبرا دینا ۔ ڈرانا ۔ تکلیف میں ڈالنا ۔ دُبلا کرنا ۔ خوشبو پھیلنا یا بدبو پھیلنا۔

ضَوَائِعُ ۔ دُبلے اونٹ۔

ضَوَاعٌ ۔ لومڑی۔

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَضَوَّعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَائِحَةً لَمْ يَجِدْ مِثْلَهَا ۔ حضرت عباسؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرتؐ میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبو انھوں نے کبھی نہیں سونگھی (آنحضرتؐ کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے تھے بلکہ جس گلی یا کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی)۔

ع هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ ۔ اُن کا ذکر مُشک کی طرح ہے جب اُس کو لگاؤ اُس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار اُن کے ذکر میں مزہ آتا ہے)۔

ضوك ۔ کود جانا۔

اِضْطِوَاكٌ ۔ کسی چیز پر سخت جھگڑا کرنا۔

Marfat.com

ضُوَاکَۃٌ۔ جماعت۔

ضَوْنٌ۔ بہت اولاد ہونا۔

ضُوِیٌّ یا ضَیٌّ۔ بلنا پناہ لینا رات کو آنا۔

ضَوًی۔ ہڈی پتلی ہو جانا، ناتواں ہونا، دُبلا ہو جانا۔

اِضْوَاءٌ۔ ناتواں بچہ جننا۔ ناتواں کرنا۔ گھٹانا ضعیف کرنا۔

ضَوٰی اِلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ (جب آپ اراک ٹیکری سے حنین کے دن اُترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے۔

اِنْضِوَاءٌ۔ جھکنا، مائل ہونا۔

اِغْتَرِبُوْا وَلَا تُضْوُوْا۔ غیر عورتوں میں شادی کرو۔ اپنی اولاد کو ناتواں مت بناؤ۔ (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے ہیں طب کے قواعد بھی اسکو مقتضی ہیں)۔

اَضْوَتِ الْمَرْأَۃُ۔ عورت نے کمزور بچہ جنا۔

لَا تَأْتُوْا بِأَوْلَادٍ ضَاوِیْنَ۔ ناتواں اور کمزور بچے مت نکالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کرکے جب اولاد کے جسمانی قویٰ اچھے اور مضبوط ہوں گے تو اُنھی سے دینی اور دُنیوی مقاصد پورے طرح سے ادا ہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کرسکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آسکتے ہیں)۔

لَا تَنْکِحُوا الْقَرَابَۃَ الْقَرِیْبَۃَ فَاِنَّ الْوَلَدَ یُخْلَقُ ضَاوِیًا۔ اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچہ ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْھَاءِ

مُضَاھَاۃٌ۔ مشابہ ہونا۔ نرمی کرنا۔

ضَھْبٌ۔ بدل دینا۔

ضُھُوْبٌ۔ ناتوانی۔

تَضْھِیْبٌ۔ گرم پتھر پر بھونا۔

ضَھْتٌ۔ خوب روندنا۔

ضَھْدٌ۔ قہر کرنا، غلبہ کرنا (جیسے اِضْھَادٌ اور اِضْطِھَادٌ ہے)۔

کَانَ لَا یُجِیْزُ الْاِجْھَادَ وَلَا الضُّغْطَۃَ شریح قاضی اُس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے تنگ کرکے کیا گیا ہو اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراء نکاح طلاق یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کرکے کئے جائیں تو باطل اور لغو متصور ہوں گے)۔

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُضْطَھَدَ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر قہر کرے (مجھ کو مجبور کرکے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرالے)۔

ضَھْرٌ۔ کچھوا، پہاڑ کی چوٹی۔

ضَاھِرٌ۔ وادی، پہاڑ کا بالائی حصہ۔

ضَھْزٌ۔ خوب روندنا، جماع کرنا، جانور کا مُنہ سے کاٹنا۔

ضِھْزِمٌ۔ بخیل۔ کمینہ۔

ضَھْسٌ۔ مُنہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا۔

لَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ اِلَّا ضَاھِسًا۔ اللہ اُس کو اتنا ہی کھانا دے کہ مُنہ کے آگے کے حصہ سے کھائے (یعنی تھوڑی گھانس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اُس کے مُنہ بھر نہیں ہوتی یہ ایک بددعا ہے اُس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاہُ اِلَّا قَارِسًا۔ اُس کو پینے کو ٹھنڈے

Marfat.com

پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ نہ شراب)۔
ضَهْلٌ۔ جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا۔ دودھ کم ہونا، پتلا، رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا۔ تھوڑا تھوڑا دینا۔
اَضْهَلَ النَّخْلُ۔ کھجور میں پختگی آگئی۔
عَطِيَّةٌ ضَهْلَةٌ۔ تھوڑی بخشش۔
ضَهُوْلٌ۔ کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ کنواں جسیں پانی کم ہو۔
اَنْشَأَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا۔ وہ لگی اس میں ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا دینے (یا اس کے گھر والوں کی طرف اس کو پھیر دینے یہ ضَهَلَتْ اِلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اس کی طرف لوٹ گئی)۔
ضَهْيٌ۔ عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا۔
ضَهْيَاءُ وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ اُبھریں۔
مُضَاهَاةٌ۔ مشابہت۔
اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ۔ سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی مورتیں بناتے ہیں (یعنی مصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شامل ہو جو جاندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقشی یا مجسم)۔
ضَاهَيْتَ الْيَهُوْدَ۔ تو نے یہودیوں کی شباہت کی۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْيَاءِ

ضَيَحَانٌ یا ضُيُوْحٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا۔
ضَيْحٌ۔ خالی ہوا، دودھ میں پانی ملانا۔
ضَيَاحٌ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔
لَوْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ عَنِ الضَّيْحِ وَالرِّيْحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ۔ اگر وہ اس دن ہوا اور دوا سے مر جاتے تو زبیر اُن کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الضَّحِّ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے محیط میں ہے کہ ضیح عرب میں ریح کا تابع ہے جیسے اردو زبان میں "ہوا" "دوا" بولتے ہیں۔ یا روٹی ووٹی)۔
اِنَّ اٰخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا ضَيَاحٌ۔ اخیر گھونٹ جو تو پیئے گا وہ دودھ پانی کا ہوگا (یہ حضرت عمار رض نے صفین کے دن روایت کی ایسا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا اُن کے سامنے لایا گیا۔ اور اس کو پی کر کہنے لگے غَدًا اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ۔ کل ہم حضرت محمد اور اُن کے گروہ سے مل جائیں گے۔ اُن کو یقین ہو گیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدان جنگ میں شہید ہوئے۔ آنحضرت ص نے جیسا فرمایا تھا اُن کا آخری گھونٹ یہی ہوا)۔
فَسَقَتْهُ ضَيْحَةً حَامِضَةً۔ اُن کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا۔
مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ اِلَّا مُتَضَيِّحًا۔ جو شخص کسی کے پاس عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اُس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اُس وقت آئے گا جب سب لوگ اُس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے اور نیچے کچھ گدلا بچا ہوا پانی رہ جائے گا (مطلب یہ

Marfat.com

ہے کہ سب کے اخیر میں اُس کو حوضِ کوثر پر آنا نصیب ہوگا)۔

ضَیخٌ - بہنا - برسنا -

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاكُمْ سَحَابُهٗ وَهُوَ مُنْضَاخٌ عَلَيْكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - موت کا ابر تم پر چھا گیا ہے اور وہ بلاؤں کا مینہ تم پر برسائیگا۔ (اِنْضَاخٌ اور اِنْضِیخٌ بہا زمخشری نے کہا صحیح مُنْضَاخٌ ہے ضَیخٌ سے)۔ ضَاخَۃ - آفت اور مصیبت (کذا فی المحیط)۔

ضَیْرٌ - ضرر نقصان پہونچانا -

لَاضَیْرَ - کچھ پرواہ نہیں -

لَاتُضَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ - اللہ تعالے کے دیدار میں تمکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لَاتُضَارُّوْنَ ہے یہ تشدید راء اُس کا ذکر اوپر ہوچکا)۔

لَایَضِیْرُكِ - تجھ کو کچھ نقصان نہیں یعنی حیض آجانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

تَضِیْرُ - ضرر باقی رہے (یہ ابن حارث کے اشعار میں ہے جو اُس نے بویرہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شروع ان کا یہ ہے ۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

لَاضَیْرَ عَلَیْکُمْ - تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گذر گیا)۔

مَاضَارَ ذٰلِكَ - اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا -

ضَیْزٌ - ظلم کرنا، ستم کرنا، کسی کا حق کم کر دینا -

ضِیْزٰی - ظلمی، جبری گھاٹے کی -

قِسْمَةٌ ضِیْزٰی - ظلمی بٹوارہ - بھونڈی تقسیم -

ضَیْعٌ یا ضِیْعٌ یا ضَیْعَةٌ یا ضَیَاعٌ - گم ہونا، تلف ہونا، بیکار ہوجانا -

تَضْیِیْعٌ - ضائع کرنا - ہلاک کرنا - گم کرنا، کھو دینا۔

فِی الصَّیْفِ ضَیَّعْتِ اللَّبَنَ - تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھو دیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اُس کو کھو دیا اب پھر اُس کو کیوں چاہتا ہے)۔

اِضَاعَةٌ - ضائع کرنا -

تَضَیُّعٌ - خوشبو پھوٹنا (جیسے تَضَوُّعٌ ہے)

ضَیْعَةٌ - زمین، مکان، پیشہ، حرفہ، تجارت -

مَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ - جو شخص بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو اُن کی پرورش میرے ذمہ ہے) ضِیَاع بہ کسرۂ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے ضَائِعٌ کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچّے (اس حدیث کا شروع یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ تو اُس کے وارثوں کو ملیگا)

مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ - جو شخص قرضدار ہو کر مر جائے یا بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اُس کا قرض ادا کرنا اور اُس کے بال بچوں کی پرورش کرنا میرے ذمّہ ہے اوائل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت ؐ قرضدار پر جنازے کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالے نے فتوحات دیں مسلمان مالدار ہوگئے تو آنحضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی)۔

تُعِیْنُ ضَائِعًا - تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں صَانِعًا ہے یعنی کاریگر کی جو مفلسی کیوجہ سے اپنا پیشہ نہ کر سکتا ہو اُس کو سامان خرید دے)۔

Marfat.com

إِنِّي أَخَافُ عَلَى الْأَعْنَابِ الضَّيْعَةَ - میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں۔
أَفْشَى اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ - اللہ تعالیٰ اُس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے)۔
لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا - دنیا کے پیشوں اور ساز و سامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں ایسے مشغول نہ ہو کر (اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤ اور) شب و روز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کا تمام دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے بلکہ اُس کو آخرت کے صلاح اور فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں الدنیا مزرعة الآخرة مومن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اُس کو ٹھکرا دیتا ہے)۔
رَجُلٌ مُضِيعٌ - وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو۔
عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَاتِ - ہم عورتوں اور معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔
نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ - آنحضرت صلعم نے مال کو بیکار تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنے اسراف اور فضول خرچی سے اور مال کو گناہ اور معصیت میں خرچ کرنے سے بعضوں نے کہا مال کا تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کے حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اُس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آم یا اور کوئی میوہ آئے اُس کو رہنے دے نہ آپ کھائے نہ دوسروں کو کھلائے یہاں تک کہ وہ خراب ہو جائے مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اُس میں اپنا روپیہ لگائے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پلنگ ایک بچھونا کافی ہے بیسیوں پلنگ اور بچھونے طیار کرے سیکڑوں کوچ کرسیاں مکان میں رکھے بے ضرورت متعدد کوٹھیاں اور مکانات طیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سیکڑوں جوڑے طیار کرائے بیسیوں جوتے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور ترمیم کرائے مکان کے نقش اور زیب و زینت میں روپیہ لگائے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجائے یہ سب اسراف میں داخل ہیں اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)۔
وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضِيعَةٍ - اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا۔
لَا تَدَعِ الْكَثِيرَ بِدَارِ مَضِيعَةٍ - اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو (اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)۔
فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ - اُس گھوڑے کو اُس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اُس کے

Marfat.com

دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی وہ دُبلا اور کمزور ہوگیا)۔

لَا یَنْبَغِیْ لِعَالِمٍ اَنْ یُّضِیْعَ نَفْسَہٗ۔ کسی عالم کو یہ نہیں چاہیئے کہ اپنے تئیں بیکار کر دے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ و نصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس و تدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرے۔ ایسے عالم سے قیامت میں سخت مؤاخذہ ہوگا۔

اَلَیْسَ ضَیَّعْتُمْ فِیْھَا مَا ضَیَّعْتُمْ۔ کیا تم نے نماز کو بھی تباہ نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا (بے وقت پڑھنے لگے سنت کا خیال نہ رکھا جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے جاہلوں کو امام بنانے لگے عالموں کو اُن کا مقتدی بننا پڑا شرائط اور آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں صَنَعْتُمْ فِیْھَا مَا صَنَعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت ؐ کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں کوئی قضائے عمری پڑھتا ہے کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اُسکا نام صلوٰۃ غوثیہ رکھتا ہے کوئی رجب میں صلوٰۃ الرغائب پڑھتا ہے کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے کوئی صلوٰۃ فی الزوال پڑھتا ہے۔ کوئی الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)۔

مَنْ لِّیْ بِضَیْعَتِھِمْ۔ اُن کے بال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے۔

بَیْعُ الْاِمَامِ اَمْوَالَھُمْ وَضِیَاعَھُمْ۔ امام کا اُن کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیچ ڈالنا۔

یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ۔ اُس کی پیٹھ پیچھے اُس کی تباہی کو روکے (اُس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اُس کی غیبت یا بدگوئی کرے تو اُس کا رد کرے اُس کو جواب دے)

لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ۔ جس کے پاس امانت رکھاؤ تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شَی اُس کے سپرد کرو وہ محفوظ رہتی ہے)۔

بَیَّنَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضَیَّعُوْہُ۔ آنحضرت ؐ نے لوگوں سے اُس کا بیان کر دیا لیکن اُنھوں نے اُس کو بھلا دیا (اُس پر عمل نہیں کیا)۔

اَلْعَتَمَۃُ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ وَذٰلِکَ تَضْیِیْعٌ۔ عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضائع کرنا ہے۔

ضَیَّعْتَنِیْ ضَیَّعَکَ اللّٰہُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلافِ سنت پڑھتا ہو ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اُس سے کہتی ہے تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

فَضَیَّعْتُ غَسْلَہٗ۔ میں نے اُس کپڑے کے دھونے میں کمی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔

اَخَافُ عَلَیْہِ الضَّیْعَۃَ۔ مجھ کو اُس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ ضَیَاعًا۔ تیری پناہ اُس مال و دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت و آبرو میں اُس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اُس کے سبب سے خراب ہو)۔

کُلُّ رَجُلٍ وَّضَیْعَتُہٗ۔ ہر شخص اور اُس کا پیشہ کاروبار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد ہر کارے

ضَیْفٌ - مائل ہونا، مہمان ہونا، مہمانداری کرنا۔ اُترنا، مائل ہونا۔

تَضْیِیْفٌ - جھکانا مائل ہونا۔

اِضَافَةٌ - دوڑنا، بھاگنا، ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غُلَامُ زَیْدٍ تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَیُّفٌ - مہمان ہونا۔ جھکنا۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا تَضَیَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ - آنحضرت ﷺ نے اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اُس وقت شیطان اپنی زلفیں سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا تَضَیَّفَتْ لِلْغُرُوْبِ وَنِصْفُ النَّهَارِ - تین وقتوں میں آنحضرت ﷺ ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضِفْتُ عَنْكَ یَوْمَ بَدْرٍ - (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اُن کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔

مُضِیْفٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْقُبَّةِ - اپنی پیٹھ گنبد سے لگائے ہوئے تھے (اُس پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ وَمَضَایِفِهٖ - حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اُس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انھوں نے غفلت میں ایک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے)۔

اَتَیْنَاكَ مُضَافَیْنِ مُثْقَلَیْنِ - (ابن الکوا اور قیس بن عباد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا) ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

اَضَافَ مِنْهُ - یعنی اُس سے ڈرا۔

مَضُوْفَةٌ - وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ضَافَهَا ضَیْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مہمان اُترا انہوں نے ایک زرد چادر اُس کو اوڑھنے کیلئے بھجوائی۔

ضِفْتُ الرَّجُلَ - میں اُس مرد کے پاس مہمان ہوا۔

اَضَفْتُهٗ - میں نے اُس کی مہمانی کی۔

تَضَیَّفْتُهٗ - میں اُس کے پاس مہمان اُترا۔

تَضَیَّفَنِیْ - اُس نے مجھ کو مہمان اُتارا۔

تَضَیَّفْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ سَبْعًا - میں نے سات دن تک مہمان رکھا)۔

ضَیْفٌ - مہمان (اُس کی جمع ضُیُوْفٌ اور ضِیْفَانٌ ہے)۔

خُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّیْفِ قَهْرًا - اُن سے مہمان کا حق زبردستی لے لو (یہ اُس صورت میں ہے جب کوئی بستی والے خوشی سے مسافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت

Marfat.com

کا خرچ زبردستی اُن سے لے لینا جائز ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ بعضوں نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ اُن کو بُرا بھلا کہو اُن کی ہجو کہو کرمانی نے کہا ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ولیمہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُرس اور ختنہ کے کھانے کو اِعذار اور عمارت طیار ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اُس کو وَکِیرَۃ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو نَقِیعَۃ اور غمی کے کھانے کو وَضِیمَۃ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو عَقِیقَۃ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اُس کو مَأْدُبَۃ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور سنت ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفۂ علماء کے نزدیک واجب ہے)۔

کَانَ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم اُن ہی سے شروع ہوئی)۔

ضَافَ عَلِیًّا۔ حضرت علیؓ کی ضیافت کی (کھانا طیار کر کے اُن کے پاس بھیجدیا)۔

فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ۔ ہر شخص کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ ہو ورنہ جائز ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَیْقٌ یا ضِیْقٌ تنگ ہونا۔

تَضْیِیْقٌ۔ تنگ کرنا۔

اِضَاقَۃٌ۔ تنگی مفلسی۔

تَضَیُّقٌ۔ تنگ ہونا (جیسے تَضَایُقٌ ہے)۔

ضِیْقُ النَّفَسِ۔ دمہ جو مشہور بیماری ہے۔

مَنْ ضَیَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِیْقًا۔ جس نے مکان تنگ کیا یا راستہ کاٹ دیا (اُس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ کُلِّ مَا ضَاقَ عَلَی النَّاسِ۔ سب کاموں میں جو لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

مَا یَجُوْزُ عَلَی النَّاسِ وَمَا یَضِیْقُ عَلَیْہِمْ۔ جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے

اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسی تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں)۔

ضَاقَ۔ بخیلی کی۔ تنگی کی۔

ضَبْکٌ۔ غصہ ہونا۔

ضَالٌ۔ جنگلی بیر کا درخت۔

اَضَالَ اِضَالَۃً یا اَضْیَلَ اِضْیَالًا۔ بیر کے درخت اُگائے۔

اَیْنَ مَنْزِلُکَ قَالَ بِاَکْنَافِ بِیْشَۃَ بَیْنَ نَخْلَۃٍ وَضَالَۃٍ۔ تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جریر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیری کے درخت کے درمیان ہے)۔

وَبْرٌ تَدَاْ لٰی مِنْ رَاْسِ ضَالٍ۔ (ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا) یہ ایک جنگلی بلا ہے جو ضال کی چوٹی سے اُتر آیا ہے (ابو ہریرہ

Marfat.com

کی تحقیر کی، ضال ایک پہاڑ ہے اُس قبیلے کا جس میں ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُوْمُ ضَالٍ وَ اَنْتَ مُتَکَلِّمٌ بِھٰذَا۔ ضال کی ٹیکری سے اُترا اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ ابان نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آن کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرت ؐ سے عرض کیا کہ ابان کو خیبر کی لُوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہیئے)۔

ضَیْمٌ۔ ظلم کرنا۔ جبر کرنا۔ کسی کا حق گھٹا دینا۔

ضِیْمٌ۔ پہاڑ کا کونا، کنارہ۔

ضَیْوَنٌ۔ نر بلا (اُس کی جمع ضَیَاوِن ہے)۔

تمت

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب
آرام باغ۔ کراچی

Marfat.com

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ

بے شک یہ بیان حق ہے

قصص القرآن

قصصِ قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات
اور ان کی دعوتِ حق کی مستند ترین تاریخ

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

Marfat.com